ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب
لغات الحدیث
عربی۔ اُردو
جِلد: چہارم
حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃُ اللہ علیہ
نعمانی کتب خانہ

لغات الحديث
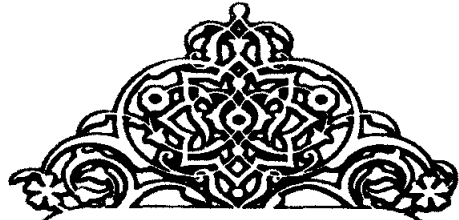
عربی - اُردو

نام کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

جلد: چہارم

سرورق
رضحم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
چاچا حمید پرنٹرز لاہور

ناشر
نعمانی کتب خانہ
لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل

اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

جلد چہارم

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث، اہلِ سُنّت و امامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمۃُ اللہ علیہ

نعمانی کتب خانہ
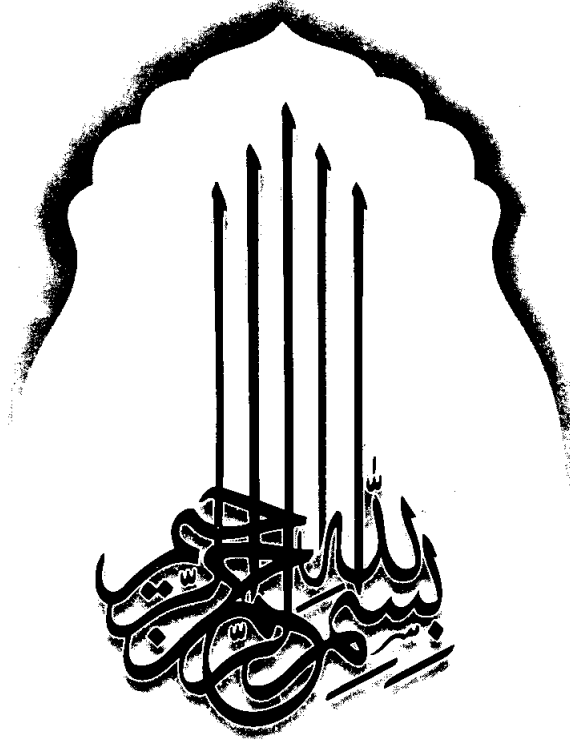
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب الکاف ک

یہ حروف تہجی میں سے بائیسواں حرف ہے- حساب جمل میں اس کا عدد بیس ہے...... ك جارہ اور غیر جارہ ہوتا ہے اور تشبیہ و تعلیل واستعلاء و مبادرت اور تاکید کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی زائد ہوتا ہے جیسے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

بابُ الکاف مع الھمزہ

كَأْبٌ كَآبَةٌ یا كَأَبَةٌ- رنج اور غم، دل شکستگی-

اِكْآبٌ- رنجیدہ ہونا، ہلاکت میں پڑنا، رنجیدہ کرنا-

كَأْبَاءٌ- رنج اور غم-

اِكْتِئَابٌ- رنجیدہ ہونا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ- یا اللہ تیری پناہ سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے (اس طرح کہ سفر سے جو مقصد ہو وہ پورا نہ ہو یا راستے میں لٹ پٹ جائے یا وطن میں آئے تو اپنے عزیزوں کو مردہ یا بیمار پائے، گھر تباہ دیکھے)-

كَآبَةِ الْمَنْظَرِ- نگاہ کے رنج سے (کسی چیز کو دیکھ کر رنجیدہ ہونے سے)-

كَأْدٌ- رنجیدہ ہونا-

تَكَأُّدٌ اور تَكَؤُّدٌ- مشقت کے ساتھ کسی کام کو کرنا-

تَكَاؤُدٌ- شاق ہونا-

اِكْوِنْدَادٌ- بڑھاپے سے رعشہ ہو جانا-

كَأْدَاءُ- سختی، رنج، اندھیری رات-

وَلَا يَتَكَأَّدُكَ عَفْوٌ عَنْ مُذْنِبٍ- تجھ پر کسی گنہگار کو معاف کرنا سخت نہیں ہے (بلکہ بہت آسان ہے)-

عَقَبَةٌ كَؤُوْدٌ یا عَقَبَةٌ كَأْدَاءُ- سخت دشوار گزار گھاٹی-

اِنَّ اَمَامَكُمْ (یا اِنَّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا) عَقَبَةً كَئُوْدًا لَايَجُوْزُهَا اِلَّا الرَّجُلُ الْمُخِفُّ- ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گزار گھاٹی ہے اس کے پار وہی جا سکتا ہے جو ہلکا پھلکا ہو (دنیا کے زیادہ تعلقات نہ رکھتا ہو)-

وَيَكَأْدُنَا ضِيْقُ الْمَضْجَعِ- ہم کو خواب گاہ کی تنگی تنگ کرے گی- (یعنی قبر کی ضیق)-

مَا تَكَأَّدَنِيْ شَيْءٌ مَا تَكَأَّدَتْنِيْ خُطْبَةُ النِّكَاحِ- مجھ پر کوئی چیز اتنی دشوار نہیں ہے جتنا نکاح کا خطبہ دشوار ہے-

لَا يَتَكَأَّدُهُ صُنْعُ شَيْءٍ- اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کا بنانا دشوار نہیں ہے-

كَأْسٌ- پیالہ، گلاس جب اس میں شراب یا پانی ہو- (نہیں تو اس کو زجاجہ یا اناء یا قدح کہیں گے- اس کی جمع اَكْؤُسٌ اور كُؤُوْسٌ اور كَأْسَاتٌ ہے)-

كَأْسٌ- شراب کو بھی کہتے ہیں-

كَأْكَأَةٌ- پیچھے ہٹنا، نامرد ہونا، ناتوان ہونا، جمع ہونا (جیسے تَكَأْكُؤٌ ہے)-

مَالَكُمْ تَكَأْكَأْتُمْ عَلَيَّ تَكَأْكُؤَكُمْ عَلٰى ذِيْ جِنَّةٍ اِفْرَنْقِعُوْا عَنِّيْ- تم کو کیا ہوا ہے میرے گرد اس طرح اکٹھا ہو گئے ہو جیسے دیوانے شخص پر اکٹھا ہو جاتے ہیں، چلو میرے پاس سے دور ہو (یہ عیسیٰ بن عمر نے کہا، جب ایک روز وہ گدھے پر سے گر گئے اور لوگ ان پر جمع ہو گئے)-

خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ تَكَأْكَأَ النَّاسُ عَلٰى اَخِيْهِ

عِمْرَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثَ الشَّيْطَانُ لَتَكَأْكَأَ النَّاسُ عَلَيْهِ-حکیم بن حزام ایک بار گھر سے نکلے دیکھا تو ان کے بھائی عمران پر لوگ جمع ہیں انھوں نے کہا سبحان اللہ اگر شیطان حدیث بیان کرے تو لوگ اس پر بھی اکٹھا ہو جائیں گے-

كَأَيِّنْ-(اصل میں كَأَيِّنْ تھا یعنی کتنا)-

كَأَيِّنْ تَعُدُّوْنَ سُوْرَةَ الْأَحْزَابِ-تم سورۂ احزاب کو کتنی سمجھتے ہو (محیط میں ہے کہ كَأَيِّنْ میں اور لغت بھی ہیں جیسے كَيْئِنْ اور كَائِنْ اور كَاءٍ اور كَاءِ اور یہ ایک مرکب لفظ ہے کاف تشبیہ اور اَیٍّ سے)-

باب الکاف مع الباء

كَبٌّ-اوندھا دینا' منہ کے بل گرانا' بھاری ہونا-

تَكْبِيْبٌ-کباب بنانا-

اِكْبَابٌ-پچھاڑنا' لازم کر لینا' جھک پڑنا-

تَكَبُّبٌ-بیماری سے گر جانا-

اِنْكِبَابٌ-لازم کر لینا-

كَبَابٌ-وہ گوشت جو آگ پر بھونا جائے-

كَبَابَه-کباب چینی-

فَاكَبُّوْا رَوَاحِلَهُمْ عَلَى الطَّرِيْقِ-انھوں نے اپنے اونٹوں کو راستے پر لگا دیا (رات دن ان کو چلانا شروع کیا-نہایہ میں ہے کہ صحیح كَبُّوْا ہے یعنی راستہ ان کے لئے لازم کر لیا-عرب لوگ کہتے ہیں: اَكَبَّ الرَّجُلُ يُكِبُّ عَلٰى عَمَلٍ-اس نے یہ یہ کام کرنا لازم کر لیا (برابر کئے جاتا ہے اس کو چھوڑتا نہیں)-

فَلَمَّا رَاَى النَّاسُ الْمِيْضَاةَ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا-جب لوگوں نے وضو کا لوٹا دیکھا تو اس پر جھک پڑے (جمع ہو گئے)-

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى النَّاسُ مَاءً تَكَابُّوْا عَلَيْهَا-لوگ پانی دیکھتے ہی اس پر جھک پڑے-

خَشْيَةَ اَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ-اس ڈر سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ میں) اوندھا نہ گرائے (اگر اس کو کچھ نہ دیا جائے تو اسلام سے پھر جائے یا اللہ کے رسول کو بخیل سمجھے' بہر حال میں وہ دوزخ میں گرے گا)-

اَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ-بالوں کا ایک گچھا نکالا-

اِنَّهٗ رَاٰى جَمَاعَةً ذَهَبَتْ فَرَجَعَتْ فَقَالَ اِيَّاكُمْ وَ كُبَّةَ السُّوْقِ فَاِنَّهَا كُبَّةُ الشَّيْطَانِ-تم بازار کے جتھوں سے بچے رہو وہ شیطان کا جتھا ہے (اس میں جھوٹ فریب ہوتا ہے' بے کار باتیں بنائی جاتی ہیں)-

اِنَّكُمْ لَتُقَلِّبُوْنَ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُقِيَ كُبَّةَ النَّارِ-(معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا' ذرا میری کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کی کروٹ بدلو گی جو بہت چالاک اور عیار ہے اگر دوزخ کے صدمہ سے بچایا جائے (یعنی میں بہت چترا اور عاقل ہوں لیکن یہ چترائی اور عقل مندی سب بے کار ہے اگر دوزخ میں ڈالا جاؤں-ایک روایت میں كَيَّةَ النَّارِ ہے یعنی آگ کا داغ)-

لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ الْمُؤْمِنِ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ-اگر آسمان اور زمین والے سب لوگ ایک مومن کے ناحق خون میں شریک ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دوزخ میں گرا دے گا (حالانکہ آسمان اور زمین میں کتنے نیک و صالح اور عابد لوگ ہیں' مگر خون ناحق ایسا سخت گناہ ہے کہ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی اور دوزخ میں جانا لازم ہو گا)-

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ-لوگوں کو دوزخ میں ناکوں کے بل اور کون چیز گرائے گی؟ یہی بات جو ان کی زبان سے نکلتی ہے (معلوم ہوا کہ زبان بڑی آفت کی چیز ہے اسی سے کفر کے کلمے اور گناہ کی باتیں نکلتی ہیں اور اکثر لوگ اسی زبان کی وجہ سے آفت میں پڑیں گے)-

يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ الْكُبَّةِ فَتَدْفَعُ فِيْ ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ فَتُدْخِلُ الْجَنَّةَ-قیامت کے دن ایک چیز آئے گی وہ مومن کی پیٹھ کو ڈھکیلے گی (دھکا دے گی) اس کو بہشت میں پہنچا دے گی پھر کہا جائے گا یہ ماں باپ سے عمدہ سلوک ہے-

وَ طَرَحْنَا عَلَيْهِ لَحْمًا نُكَبِّبُهٗ-ہم نے اس آگ پر

گوشت ڈالا اس کو کباب کر رہے تھے۔

کَبْتٌ - پچھاڑنا' ذلیل کرنا' پھیر دینا' توڑ ڈالنا' ہلاک کرنا' اوندھا کرنا۔

مُکْتَبِتٌ - رنجیدہ۔

کَبُوْتَ - ایک کملی جو کپڑوں کے اوپر پہنی جاتی ہے (اس کی جمع کَبَابِیْت ہے)۔

اِنَّهٗ رَاٰی طَلْحَةَ حَزِیْنًا مَکْبُوْتًا - آپ نے طلحہ کو رنجیدہ اور سخت غمگین دیکھا (بعض نے کہا اصل میں یہ مَکْبُوْدًا تھا معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ کَبَتَ الْکَافِرَ - اللہ تعالیٰ نے کافر کو پچھاڑ دیا ہے' اپنی رحمت سے ناامید کر دیا ہے۔

کَبْثٌ - رنجیدہ کرنا۔

کَبَثٌ - متغیر ہونا' بدبودار ہونا۔

کَبَثَ السَّفِیْنَةَ - کشتی کو خشکی کی طرف موڑا یا اس کا سامان دوسری کشتی میں لے گیا۔

کَبَاثٌ - پیلو کا پکا ہوا پھل (جس کو عرب لوگ کھاتے ہیں)۔

کَبِیْثٌ - بدبودار سڑا (جیسے مَکْبُوْثٌ ہے)۔

کُنَّا نَجْتَنِی الْکَبَاثَ - ہم پیلو کے پکے پکے پھل چنتے تھے (کھانے کے لئے - بعض نے ''کباث'' کے معنی پیلو کے پتے کئے ہیں)۔

کَبْحٌ - کھینچنا' پھیر دینا' مارنا۔

مُکَابَحَةٌ - آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

وَهُوَ یَکْبَحُ رَاحِلَتَهٗ - وہ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ رہا تھا (تاکہ آہستہ چلے دوڑے نہیں)۔

کَبَحَ الدَّابَّةَ بِاللِّجَامِ - جانور کی لگام کھینچی تاکہ ٹھہر جائے۔

کَبْدٌ - جگر پر مارنا' قصد کرنا' شاق ہونا' تنگ کرنا۔

کَبْدٌ اور کَمْدٌ - رنجیدہ ہونا۔

کُبِدَ فُلَانٌ - اس کا جگر بیمار ہو گیا۔

تَکْبِیْدُ الشَّمْسِ - سورج کا بیچ آسمان میں آ جانا۔

مُکَابَدَةٌ اور کِبَادٌ - مشقت اٹھانا تکلیف کھینچنا۔

تَکَبُّدُ الشَّمْسِ - سورج کا بیچ آسمان میں آ جانا۔

تَکَبُّدٌ - جگر تک پہنچنا' قصد کرنا' جم جانا' دہی بن جانا۔

اَذَّنْتُ فِیْ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُمْ فَقُلْتُ کَبَدَهُمُ الْبَرْدُ - (بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ایک سردی کی رات میں میں نے اذان دی لیکن کوئی (مسجد میں جماعت میں شریک ہونے کو) نہیں آیا - آنحضرت ﷺ نے مجھ سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا ان کو سردی نے تنگ کر دیا ہے (یا سردی نے ان کے کلیجے پر اثر کیا ہے - کلیجہ میں تو خون بنتا ہے وہاں سخت گرمی ہے جب سردی بہت شدت کی ہو تب ہی اس کا اثر کلیجہ تک پہنچتا ہے)۔

اَلْکُبَادُ مِنَ الْعَبِّ - کلیجہ میں درد غٹ غٹ پانی پینے سے ہوتا ہے (یعنی ایک دم پانی پی جانے سے)۔

فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی کَبِدِیْ - آپ نے اپنا ہاتھ میرے کلیجے پر رکھا (یعنی پہلو پر جس طرف جگر ہے)۔

وَتُلْقِی الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِهَا - زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال کر ڈال دے گی (یعنی کانیں اور خزانے زمین کے سب نکالے جائیں گے)۔

فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ - پہاڑ کے جگر یعنی اس کے جوف میں سوراخ یا گھائی۔

فَوَجَدَهٗ عَلٰی کَبِدِ الْبَحْرِ - حضرت موسیٰ نے حضرت خضرؑ کو دریا کے درمیانی حصے میں پایا (یعنی کنارے سے وسط میں)۔

لَوْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ ذٰلِکَ الرِّیْحُ - اگر پہاڑ کے کلیجے میں گھس جائے تو یہ ہوا وہاں بھی گھسے گی۔

فَعَرَضَتْ کَبْدَةٌ شَدِیْدَةٌ - زمین کا ایک سخت ٹکڑا نمودار ہوا (عرب لوگ کہتے ہیں اَرْضٌ کَبْدَاءُ وَقَوْسٌ کَبْدَاءُ یعنی سخت زمین اور سخت کمان - ایک روایت میں فَعَرَضَتْ کُدْیَةٌ نہایہ میں ہے کہ یہی محفوظ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)۔

کَبِدُ الْقَوْسِ - کمان کا درمیانی حصہ یعنی چلہ میں جہاں

تیر رکھ کر مارتے ہیں۔

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ- ہر تازے کلیجے میں ثواب ملے گا (یعنی ہر جان دار کو آرام دینے سے اس کو پانی پلانے سے)۔

یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ- وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے (دور دور کے ملکوں سے ان پر سوار ہو کر آئیں گے) پھر وہ اس زمانہ میں مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہ پائیں گے (کہتے ہیں اس حدیث میں آنحضرتؐ نے امام مالکؒ کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ آپ اپنے زمانہ میں بڑے عالم اور مجتہد گزرے ہیں اور آپ کی کتاب مؤطا حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ معتبر اور صحیح ہے چونکہ آپ سے لے کر آنحضرتؐ تک کبھی دو ہی واسطے ہوتے ہیں)۔

یُکَابِدُ مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَ شَدَائِدَ الْاٰخِرَةِ- دنیا کی مصیبتیں اور آخرت کی سختیاں جھیلتا ہے (یہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن بصری نے...... لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ)

لَا یَزَالُ یُکَابِدُ مُرًّا حَتّٰی یُفَارِقَ الدُّنْیَا- آدمی مسلسل دنیا میں تلخی اور تکلیف اٹھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہوتا ہے۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یُقَارِفُ الشَّمْسَ اِذَا ذَرَّتْ وَاِلٰی کَبَّدَتْ- شیطان سورج کے نزدیک ہو جاتا ہے جب وہ نکلتا ہے اور جب بیچ آسمان میں آتا ہے (یعنی طلوع اور استواء کے وقت)۔

عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ عِنْدَ کَبِدِ السَّمَاءِ- سورج ڈھلنے کے وقت جب وہ آسمان کے جگر پر ہوتا ہے۔

کَبَّدَ النَّجْمُ السَّمَاءَ- ستارہ آسمان کے بیچ میں آ گیا۔

لِکُلِّ کَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ- ہر جگر کا ٹھنڈا کرنے میں ثواب ملے گا (آدمی ہو جانور یہاں تک کہ پیاسے کتے کو بھی پانی پلانے میں)۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اِبْرَادَ الْکَبِدِ الْحَرَّاءِ- اللہ تعالیٰ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرنا (پیاسے کو پانی پلانا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ وَّجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلٰی کَبِدِهٖ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ- جو شخص ہماری محبت کی خنکی اپنے جگر پر پائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

غَلَظَتْ کَبِدُهٗ- اس کا دل سخت ہو گیا۔

کَبَدُوْا عَدُوَّنَا بِالْوَرَعِ یَنْعَشُکُمُ اللّٰهُ- انھوں نے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا اللہ تمہارا درجہ بلند کرے۔

لَا تَعُبُّوا الْمَاءَ فَاِنَّهٗ یُوْرِثُ الْکُبَادَ- پانی کو غٹ غٹ ایک دم نہ پی جاؤ' اس سے جگر کا درد پیدا ہوتا ہے (بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے دم لے لے کر پیو جیسے چوستے ہیں)۔

کَبُرَ- بڑھ جانا۔

کَبْرٌ اور کِبَرٌ اور مَکْبِرٌ- معمر ہونا۔

کِبَرٌ اور کُبْرٌ اور کَبَارَةٌ- بڑا ہونا اور عظیم اور جسیم ہونا۔

کَبِیْرٌ اور کُبَّارٌ اور کُبَارٌ- عمر میں بڑا بوڑھا۔

تَکْبِیْرٌ اور کُبَّارٌ- اللہ اکبر کہنا۔

مُکَابَرَةٌ- غلبہ چاہنا' عناد کرنا- اصطلاح میں مکابرہ' اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے بحث و مباحثہ کریں نہ اظہارِ حق کے لئے بلکہ خصم کو الزام دینے اور اس کو ذلیل کرنے کے لئے۔

کَابِرٌ- بڑا شریف۔

کِبْرٌ- بڑائی' شرف۔

کُبْرٌ- بڑا۔

مُتَکَبِّرٌ اور کَبِیْرٌ- اللہ تعالےٰ کے نام ہیں- یعنی بڑی عظمت اور بزرگی والا یا مخلوقات کی صفات سے برتر اور پاک (بعض نے کہا مُتَکَبِّرٌ کے معنی یہ ہیں کہ مغروروں پر جابر اور قاہر اور بڑائی کرنے والا)۔

کِبْرِیَاءٌ- عظمت اور سلطنت یا کمال ذات اور وجود اور یہ صفت خاص ہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ یعنی سوائے اللہ تعالےٰ کے دوسرے کسی کو ذو الکبریا نہیں کہیں گے۔

ذُو الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَالْجَبَرُوْتِ- بڑی بادشاہت اور عظمت اور حکومت والا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ - اللہ بڑا ہے (تو اکبر بمعنی کَبِیْر ہے یا اللہ ہر چیز سے بڑا ہے یا وہ اس سے برتر ہے کہ کوئی اس کی کنہ اور حقیقت دریافت کر سکے - اس تاویل کی وجہ یہ ہے کہ اکبر کا استعمال بغیر الف لام یا اضافت کے نہیں ہوسکتا اذان اور نماز میں اکبر کی را کو ساکن پڑھنا چاہئے اور ضمہ دینا جائز نہیں)-

کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا - آنحضرتؐ جب نماز شروع کرتے تو فرماتے 'اللہ اکبر کبیرا' کبیرا منصوب ہے باضمار فعل یعنی اُکَبِّرُ کَبِیْرًا میں بڑے کی بڑائی کرتا ہوں-

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا - یعنی حمدا کثیرا-

یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ - حج اکبر کا دن (یعنی عرفہ کا دن یا یوم النحر - اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں، عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں- اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آئے تو وہ حج اکبر ہے اس کی اصل صحیح احادیث سے معلوم نہیں ہوتی - لیکن ملا علی قاری نے اپنی مناسک میں کچھ ضعیف حدیثیں اس حج کی فضیلت میں نقل کی ہیں جس میں عرفہ جمعہ کے دن آئے)-

اِنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَارِثٌ فَقَالَ اِدْفَعُوْا مَالَہٗ اِلٰی اَکْبَرِ خُزَاعَۃَ - ایک شخص (قبیلہ خزاعہ کا) مرگیا - اس کا کوئی وارث نہ تھا - آنحضرتؐ نے فرمایا اس کا مال خزاعہ قبیلہ میں سے اس شخص کو دے دو جو سب سے بڑا بوڑھا ہو (کیونکہ وہ بہ نسبت دوسرے کے جدّ اعلیٰ سے زیادہ قریب ہوگا)-

اَلْوَلَاءُ لِلْکُبْرِ - غلام لونڈی کا ترکہ خاندان کے بڑے شخص کو ملے گا (مثلاً زید مرگیا اس نے دو بیٹے عمرو اور بکر چھوڑے اب دونوں ولاء کے وارث ہوں گے - لیکن اگر عمرو مر گیا اور خالد اپنے بیٹے کو چھوڑا تو خالد کو ولاء میں سے اپنے باپ کا حصہ نہ ملے گا بلکہ کل ولاء خالد کے چچا یعنی بکر کو ملے گی - کذا فی النہایہ - عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ کُبْرُ قَوْمِہٖ فلاں شخص اپنی قوم کا بڑا ہے یعنی جدّ اعلیٰ تک بہ نسبت دوسروں کے وہ کم وسایط رکھتا ہے)-

اِنَّہٗ کَانَ کُبْرَ قَوْمِہٖ - حضرت عباسؓ اپنی قوم یعنی بنی ہاشم میں سب سے بڑے تھے (ہاشم تک ان کے واسطے سب سے کم تھے)-

اَلْکُبْرَ اَلْکُبْرَ - بڑے کو پہلے بات کرنے دے بڑائی کا خیال رکھ (ایک روایت میں کَبِّرُوا الْکُبْرَ ہے یعنی بڑے کو مقدم کرو - ایک روایت میں اَلْکِبَرَ اَلْکِبَرَ ہے مطلب وہی ہے)-

فَقِیْلَ لِیْ کَبِّرْ - مجھ سے کہا گیا پہلے اس کو مسواک دے جو عمر میں بڑا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ کھانے پینے چلنے سوار ہونے سب کاموں میں اس کو مقدم کرنا چاہئے جو عمر میں بڑا ہو یہ اس وقت ہے جب سب ملے جلے ہوں اگر ترتیب سے بیٹھے ہوں تو داہنے ہاتھ والے کو مقدم کرنا چاہئے)-

اَنْ کَبِّرْ - پہلے بڑے کو دے-

وَیُجْعَلُ الْاَکْبَرُ مِمَّا یَلِی الْقِبْلَۃَ - (اگر ایک قبر میں کئی آدمی دفن کئے جائیں تو) جو عمر میں بڑا ہو اس کو قبلے سے قریب رکھیں - بعض نے کہا اکبر سے مراد یہاں وہ ہے جو افضل ہو، اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو-

فَلَمَّا اَبْرَزَ عَنْ رَبَضِہٖ دَعَا بِکُبْرِہٖ فَنَظَرُوْا اِلَیْہِ - جب عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کا پایہ کھول ڈالا تو بوڑھے بوڑھے شخصوں کو بلایا انھوں نے اس کی طرف دیکھا-

بُعِثَ نَبِیٌّ مِّنْ مُّضَرَ یَدْعُوْ بِدِیْنِ اللّٰہِ الْکُبَرِ - ایک پیغمبر مضر قبیلہ میں سے بھیجا گیا جو دین کے بڑے بڑے احکام کی دعوت دیتا ہے-

اِنَّہَا لَاِحْدَی الْکُبَرِ - قیامت تو ایک بڑی چیزوں میں سے ہے (یہ جمع ہے کُبْرٰی کی)-

وَرِثْتُہٗ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ - یہ مال و دولت تو میرا موروثی ہے میں نے اس کو ایک بڑے سے دوسرے بڑے کی طرف منتقل ہو کر حاصل کیا ہے (یعنی میرے آباؤ اجداد جو شرافت اور بزرگی والے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے کے بعد یہ ملا یہاں تک کہ مجھ کو پہنچا)-

لَاتُکَابِرُوا الصَّلٰوۃَ بِمِثْلِہَا مِنَ التَّسْبِیْحِ فِیْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ - نماز میں سلام پھیرنے کے بعد اس قدر تسبیح (اور تہلیل وغیرہ) اسی مقام میں نہ کرو جو نماز سے بڑھ جائے (بلکہ اگر اسی

حبہ جہاں نماز پڑھی ہے کچھ تسبیح اور تہلیل کرو تو مختصر کرو جو نماز سے بڑھنے نہ پائے-بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو تسبیح کہی جاتی ہے یعنی رکوع اور سجدے میں اس کو نماز سے مت بڑھاؤ-یعنی نماز سے زیادہ لمبی مت کرو بلکہ نماز لمبی رکھو)-

كَبَائِر-جمع ہے کبیرہ کی یہ لفظ متعدد حدیثوں میں وارد ہے-کبیرہ وہ گناہ ہے جس کی ممانعت شریعت میں سختی کے ساتھ وارد ہے-مثلاً ناحق خون کرنا' زنا کاری' کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا بعض نے کہا وہ گناہ جس پر حد واجب ہوتی ہے یا جس پر خاص کوئی وعید وارد ہے سب کبیرہ گناہوں میں شرک بہت بڑا گناہ ہے' پھر اس کے بعد درجے ہیں ایک دوسرے سے کم ہے-

وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ-جس نے اس طوفان کا بڑا حصہ لیا (جو حضرت عائشہؓ پر کیا گیا تھا یا اس گناہ عظیم کو اپنے سر لیا)-

اِنَّ حَسَّانَ كَانَ مِمَّنْ كَبُرَ عَلَيْهَا-حسان بن ثابت نے اس طوفان کے بڑے حصہ کو لیا تھا (وہ بھی ان لوگوں میں تھے جو اس طوفان کے بانی مبانی اور بہت مشہور کرنے والے تھے)-

اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ-ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کے نزدیک ان کا گناہ کچھ بڑا نہ تھا (گو واقع میں وہ بڑا گناہ تھا اس لئے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے-اسی طرح چغل خوری سے فساد اور خون خرابہ ہوتا ہے مگر یہ دونوں شخص ان گناہوں کو حقیر اور چھوٹا سمجھتے تھے-معلوم ہوا کہ وہ دونوں مسلمان تھے ورنہ عذاب کی تخفیف کی امید ان کے لئے کیوں کی جاتی-بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے آنحضرتؐ نے ان گناہوں کو بڑا نہ سمجھا-پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی تو فرمایا وہ بڑے گناہ ہیں)-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ-بہشت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے برابر کبر ہو (یعنی کفر اور شرک میں مبتلا ہو-بعض نے کہا مطلق غرور اور تکبر مراد ہے اور ایسا شخص اگر مسلمان ہو تو بہشت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ اولین وہلہ میں دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا یا جب بہشت میں جائے گا کہ کبر وغرور اس کے دل سے نکال لیں گے اس کا دل صاف کر دیں گے)-

وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ-غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو قبول کرنے سے کنیائے (اور اپنی خطا کا قائل نہ ہو جان بوجھ کر کہ میں ناحق پر ہوں' اپنی بات کی پچ کرے-اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عمدہ کھانا کھانا یا عمدہ لباس پہننا یا عمدہ لباس سے محبت رکھنا یہ کبر نہیں ہے بلکہ اچھا ہے اگر اس نیت سے ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا اثر اس پر معلوم ہو اور اس کی مہربانیوں کا شکریہ دل سے نکلے' البتہ دوسرے بندگان خدا کو ذلیل اور حقیر جاننا ان سے نفرت کرنا' یہ کبر اور غرور ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ يَاسَوْءِ الْكِبْرِ-یا اللہ تیری پناہ خراب بوڑھی عمر سے (جب ہوش وحواس میں فرق آ جائے) یا کبر وغرور کی برائی سے-

اِنَّهٗ اَخَذَ عُوْدًا فِيْ مَنَامِهٖ لِيَتَّخِذَ مِنْهُ كَبَرًا-انھوں نے خواب میں ایک لکڑی لی کہ اس کا طبلہ بنائیں (نماز کے لئے' اس کو بجا کر لوگوں کو بلایا کریں)-

سُئِلَ عَنِ التَّعْوِيْذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ فَقَالَ اِنْ كَانَ فِيْ كَبَرٍ فَلَا بَأْسَ بِهٖ-عطا سے پوچھا گیا حائضہ عورت پر اگر تعویذ (جس میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی ہوں) لٹکایا جائے تو کیسا ہے؟ انھوں نے کہا اگر چھوٹے طبلہ کے اندر ہو (چمڑے کا غلاف بنا کر یا سیسے کا یا تانبے کا یا چاندی کا) تو کچھ قباحت نہیں (اسی طرح موم کا غلاف بنا کر-ایک روایت میں فِيْ قَصَبَةٍ ہے یعنی ایک بانس میں یا نرکل میں)-

سَجَدَ اَحَدُ الْاَكْبَرَيْنِ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ-ابوبکرؓ یا عمرؓ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کیا (یعنی سجدۂ تلاوت)-

حَتّٰى اِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا-جب آنحضرتؐ کی عمر زیادہ ہوگئی (وفات سے ایک سال پہلے) تو آپ تہجد کی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگے-

يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ-بوڑھے ہوئے بعد کہتے تھے-

وَقَدْ كَانَ سَفِينَةُ كَبِرَ - سفینہ بوڑھے ہو گئے تھے-
فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ - انسؓ بوڑھے ہو جانے کے بعد روزوں کے بدل مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے-
فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ - یہ امر (یعنی ابی کا انکار کرنا) مجھ پر شاق گزرا (ابی نے اس بات کا انکار کیا کہ جو کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو دوزخ اس پر حرام ہے کیونکہ دوسری حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ گناہ گار مومنین میں سے بھی بعض دوزخ میں جائیں گے تو دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا حرام ہے یعنی کبھی نہ کبھی وہ دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا)-
فَكَبُرَ عَلَيْهِمَا - ان پر شاق گزرا-
اَلْجَمْرَةُ الْكُبْرٰى - یعنی جمرۂ عقبہ جس کو عام حاجی لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں-
يَرٰى مَالَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا وَّ غَيْرَهُ - وہ دیکھے جو اس کو پسند نہیں ہے جیسے بڑھاپا اور کوئی چیز (جیسے بدخلقی)-
كَبَّرْنَا - ہم نے اس کو بڑا سمجھا' یا اللہ اکبر کہا-
قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَيْنِ - بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے-
يَكْبُرُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ - آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں (وہ جوان ہوتی جاتی ہیں)-
فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ - مسلمانوں پر یہ شاق گزرا (جو حکم اس آیت میں ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ آخر تک کیونکہ وہ سمجھے جو شخص کچھ روپیہ اکٹھا کر کے رکھے گا' وہ اس وعید میں داخل ہے- آنحضرتؐ نے بیان فرمادیا کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز نہیں ہے)-
لَاتَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا - دنیا کو ہمارا اہم (بھاری) مقصد مت کر (کہ رات دن دنیا کی فکر میں رہیں' آخرت کو بھول جائیں' تھوڑی فکر دنیا کی کرنا جس سے روٹی کپڑا چلے منع نہیں ہے- لیکن اس میں غرق ہو جانا اس طرح کہ خدا کی عبادت اور بجا آوری احکام کا خیال نہ رہے نہایت مذموم اور قبیح ہے)-

عَائِلٌ مُّتَكَبِّرٌ - عیال دار ہو کر مغرور ہو (اپنے غرور کی وجہ سے نہ زکوٰۃ لے نہ صدقہ محنت مشقت کر کے کمانے میں شرم کرے' کیونکہ وہ اپنی عیال کو نقصان پہنچاتا ہے)-
اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ - کبریا (یعنی بزرگی اور عظمت یا کمال ذات اور وجود یہ) میری چادر ہے (دوسرا کوئی اس کا استعمال نہیں کر سکتا گو وہ دنیا کا بادشاہ اور رئیس ہو)-
مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ - اس کو کبر اور غرور ہی نے روکا-
اِلَّا رِدَاءَ الْكِبْرِ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ - جنت العدن میں بزرگی کی چادر اٹھادی جائے گی جمال الٰہی دکھائی دے گا-
مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرًا - میں نے بہشت کے لئے کچھ بڑا سامان تیار نہیں کیا ہے- (بلکہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں)-
فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِيْ ذَرْعِيْ - یہ امر مجھ کو بھاری معلوم ہوا (گراں گزرا)-
فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً - بائیس تکبیریں کہیں (یعنی چار رکعتی نماز میں)-
اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكَبَّارَةِ - ہم کو طبلہ کے توڑ ڈالنے کا حکم ہوا-
وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَايُنْكَرُ عَلَيْهِ - کوئی عرفات میں تکبیر کہتا (لبیک کے بدلے) اس پر اعتراض نہ کیا جاتا (گو حاجی کا عرفات میں لبیک کہنا سنت ہے)-
سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ اَهِيَ سَبْعٌ فَقَالَ هِيَ اِلَى السَّبْعِمِائَةِ اَقْرَبُ - ابن عباس سے پوچھا گیا کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ انھوں نے کہا سات سو کے قریب ہیں (ایک روایت میں ابن عباسؓ سے یوں منسوب ہے کہ کبیرہ گناہ گیارہ ہیں' چار تو سر میں ہیں- شرک کرنا' پاک دامن عورت کو تہمت لگانا' جھوٹی قسم کھانا' جھوٹی گواہی دینا- اور تین پیٹ میں' سود کھانا' شراب پینا' یتیم کا مال کھا جانا- اور ایک پاؤں میں ہے' کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا- اور ایک شرمگاہ میں ہے وہ زنا ہے- اور ایک دونوں ہاتھوں میں' وہ ناحق خون کرنا ہے- اور ایک تمام بدن میں' وہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے)-

مَنِ اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوْبَهٗ - امام جعفر صادقؑ نے فرمایا - جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کردے گا -

لَمْ يَزَلْ بَنُوْا اِسْمَاعِيْلَ وَلَاةَ الْبَيْتِ يُقِيْمُوْنَ لِلنَّاسِ حَجَّهُمْ وَ اَمْرَ دِيْنِهِمْ يَتَوَارَثُوْنَهٗ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ حَتّٰى كَانَ زَمَانُ عَدْنَانَ - اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہمیشہ کعبہ کی متولی رہی، لوگوں کو حج کراتی تھی، دین کی باتیں بتلاتی تھی، ان میں ہر ایک بڑا شخص دوسرے بڑے شخص کا ان کاموں میں قائم مقام ہوتا یہاں تک کہ عدنان کا زمانہ آ گیا (جو قریش کا جدِّ اعلیٰ تھا)-

كِبْرِيْت - گندھک -

اَلْمُؤْمِنُ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ - مومن سرخ گندھک سے زیادہ عزت والا ہے (سرخ گندھک ایک نایاب چیز ہے)-

كَبْسٌ - بھر دینا، پاٹ دینا، چھپانا، داخل کرنا، ناگہاں ہجوم کرنا، گھیر لینا، ایک بار جماع کرنا، سال میں ایک دن بڑھا دینا -

تَكْبِيْسٌ - عادت کرانا -

تَكَبُّسٌ - پٹ جانا -

فَاسْتَخْرَجْتُهٗ مِنْ كِبْسٍ - (قریش کے لوگوں نے ابو طالب سے کہا، تمہارے بھتیجے یعنی آنحضرتؐ نے ہم کو تکلیف دے رکھی ہے، یعنی وہ ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں ہم کو ستاتے ہیں - ابو طالب نے عقیل سے کہا ذرا محمدؐ کو میرے پاس بلا لاؤ! میں گیا) میں نے آنحضرتؐ کو ایک چھوٹی کوٹھڑی سے نکالا (ایک روایت میں مِنْ كِنْسٍ ہے نون سے - یعنی ہرن کے رہنے کا گھر، جو چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے)-

فَاكْتَبَسُوْا فَاَلْقَوْا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ - (انھوں نے چند لوگوں کو دیکھا جن کو دوزخ کی آگ نے بالکل کھا لیا ہے صرف چہرہ باقی ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے) انھوں نے اپنا سر کپڑوں میں چھپا لیا پھر بہشت کے دروازے پر ڈال دیئے گئے (عرب لوگ کہتے ہیں: كَبَسَ الرَّجُلُ رَأْسَهٗ آدمی نے اپنا سر چھپا لیا)-

يَكْبِسُ رِجْلَيْهِ - ان کے پاؤں دباتا تھا -

فَكَمَنْتُ لَهٗ اِلٰى صَخْرَةٍ وَّهُوَ مُكَبِّسٌ - (وحشی نے کہا میں حضرت حمزہؓ کو قتل کرنے کے لئے) ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا، حمزہؓ اس وقت لوگوں پر حملہ کر رہے تھے ان کو چھپا کر نیست و نابود کر رہے تھے اور نر اونٹ کی طرح بڑبڑا رہے تھے (ان کے منہ سے کف نکل رہا تھا اور آواز آ رہی تھی جو شجاعت اور بہادری کی علامت ہے)-

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلِ - ایک شخص اس درخت میں سے کھجور کے چند خوشے لے کر آیا -

كَبَائِسُ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ - تازے موتیوں کے خوشے -

يَامَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَاءِ - اے وہ خدا! جس نے زمین کو پانی میں گھسیڑ دیا یا چھپا دیا -

اِنَّا نَكْبِسُ الزَّيْتَ وَالسَّمَنَ نَطْلُبُ فِيْهِ التِّجَارَةَ - ہم تیل اور گھی سوداگری کرنے کے لئے جمع کر رکھتے ہیں -

كَابُوْس - ایک دماغی بیماری ہے جو مرگی کا مقدمۃ الجیش ہے -

كَبِيْسَة - وہ سال جو شمسی حساب پورا کرنے کے لئے ایک دن زیادہ کا ہوتا ہے یہ ہر چوتھے برس ہوتا ہے لیپ کا سال - اس میں ماہ فروری کا ایک دن زیادہ ہوتا ہے یعنی بجائے ۲۸ کے ۲۹ دن -

كَبْشٌ - لڑنے والا مینڈھا اور قوم کا سردار (اس کی جمع اَكْبُشٌ اور كِبَاشٌ اور اَكْبَاشٌ ہے)-

لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ - (ابوسفیان نے کہا جب وہ کافر تھے) اب تو ابو کبشہ کے بیٹے (یعنی آنحضرتؐ) کا کام بڑا ہو گیا (ان کا درجہ بڑھ گیا اتنا کہ روم کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے - کہتے ہیں ابو کبشہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ کا جس نے بتوں کی پرستش میں قریش کی مخالفت کی اور شعری ستارے کی پوجا شروع کی تو آنحضرت ﷺ کو جو دین میں قریش کے مخالف تھے اس سے تشبیہ دی - بعض نے کہا ابو کبشہ آنحضرتؐ کے ننھیالی رشتہ دار تھے یا رضاعی رشتہ رکھتے تھے بہر حال ابوسفیان

نے تحقیر کی راہ سے آنحضرت کو ابو کبشہ کا بیٹا کہا)۔

هُوَ اَبُو الْاَكْبُشِ الْاَرْبَعَةِ - مروان چار مینڈھوں کا باپ ہے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا - مروان کے چاروں بیٹے عبدالملک اور عبدالعزیز' بشر اور محمد سب نے خلافت حاصل کی اور یہ امر تاریخ میں نہیں ملتا کہ مروان کے بیٹوں کے سوا اور دوسرے چار بھائیوں نے خلافت کی ہو)۔

كَبْكَبَةٌ - جماعت' الٹ دینا' پچھاڑنا' غار میں پھینک دینا -

تَكَبْكُبٌ - لپٹ جانا -

كُبَاكِبٌ - مجتمع الخلق -

حَتّٰى مَرَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاَعْجَبَتْنِيْ - یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک گھنی جماعت لئے ہوئے گزرے -

كَبْكَبَة - ملی ہوئی گھنگور جماعت -

اِنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى حكَبْكَبَةٍ قَدْ اَقْبَلَتْ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ - آپ نے ایک گھنی ہوئی جماعت دیکھی' پوچھا یہ کون لوگ ہیں - لوگوں نے کہا بکر بن وائل قبیلے کے لوگ ہیں -

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا - اس میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جائیں گے -

كَبْلٌ - بیڑی ڈال کر قید کرنا' ادائے قرض کے لئے مہلت دینا -

مُكَابَلَةٌ - پیچھے کرنا' روک رکھنا' ایک گھر کی خریداری میں دیر کرنا یہاں تک کہ دوسرا خرید لے' پھر شفعہ کا دعویٰ کر کے اس سے لے لینا - اس کو لوگوں نے مکروہ سمجھا ہے -

تَكْبِيْلٌ - قید کرنا -

تَكَبُّلٌ - قید ہونا -

كَبْلٌ - چھوٹا -

مَكْبُوْلٌ اور مُكَبَّلٌ - قیدی -

ضَحِكْتُ مِنْ قَوْمٍ يُؤْتٰى بِهِمْ اِلَى الْجَنَّةِ فِيْ كَبْلِ الْحَدِيْدِ - مجھ کو ان لوگوں پر ہنسی آ گئی جو لوہے کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے بہشت میں لائے جا رہے ہیں -

فَفَكَكْتُ عَنْهُ اَكْبُلَهٗ - اس کی بیڑیاں نکالیں -

مُتَيَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُوْلٌ - اس کی محبت میں گرفتار ہے کوئی فدیہ دے کر چھڑاتا بھی نہیں قید ہے -

اِذَا وَقَعَتِ السُّهْمَانُ فَلَا مُكَابَلَةَ - جب جائیداد کی تقسیم ہو کر ہر ایک شریک کی حد بندی کر دی جائے تو اب شفعہ کا حق نہیں رہے گا (کوئی شریک دوسرے کی جائیداد پر شفعہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس کو غیر کے ہاتھ بیچنے سے روک نہیں سکتا' یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو شفعہ کا حق صرف مشترکہ جائیداد میں رکھتے ہیں (یعنی جب سب کے حصے ملے جلے ہوں) لیکن جن لوگوں کے نزدیک ہمسایہ کو بھی شفعہ ہے وہ کہتے ہیں مُكَابَلَه کے معنی یہ ہیں کہ ایک ہمسایہ اپنا مکان بیچے اور دوسرا ہمسایہ اس کو لینا چاہتا ہو' پر صرف اس وجہ سے دیر کرے کہ دوسرا شخص لے لے اس کے بعد حق شفعہ کا دعویٰ کرے یہ مکروہ ہے)۔

لَا مُكَابَلَةَ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَلَا شُفْعَةَ - جب حد بندی ہو جائے تو پھر نہ مکابلہ ہے نہ شفعہ -

اِنَّهٗ كَانَ يَلْبَسُ الْفَرْوَ الْكَبَلَ - وہ بڑی پوستین پہنتے تھے (کذا فی النہایہ - محیط میں ہے کہ كَبَلٌ بہت بال والی پوستین)۔

كَبْنٌ یا كُبُوْنٌ - ہلکا دوڑنا' کپڑا موڑ کر سینا' غائب کرنا' عدول کرنا' ہمسائے کو چھوڑ کر دوسرے سے سلوک کرنا' تھم جانا -

اِكْبَانٌ - روکنا -

اِكْبِنَانٌ - سمٹ جانا -

كُبُنٌّ - بخیل -

كُبُنَّةٌ - سوکھی روٹی -

مَكْبُوْنٌ - جس کو کبان کا عارضہ ہو (وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے)۔

مَكْبُوْنُ الْاَصَابِعِ - جس کی انگلیاں پر گوشت ہوں -

مَكْبُوْنٌ - وہ گھوڑا جس کے پاؤں چھوٹے اور جثہ بڑا ہو -

وَقَدْ كَبَنَ ضَفِيْرَتَيْهِ وَشَدَّهُمَا بِنِصَاحٍ - اپنی چوٹیوں کو موڑ کر ان کو ایک دھاگے سے باندھ دیا -

يَكْبِنُ فِي هٰذِهٖ مَرَّةً وَفِي هٰذِهٖ مَرَّةً- کبھی آہستہ دوڑ کر ادھر آتا ہے' کبھی اُدھر (اس کو کہیں قرار اور استقلال نہیں ہے- یہ منافق کی صفت بیان فرمائی)-

كَبْهَةٌ- پیشانی (اصل میں جَبْهَةٌ تھا لیکن بعض لوگ جیم کو کاف کی طرح نکالتے ہیں)-

وَهُوَ عَرِيْضُ الْكَبْهَةِ- دجال کی پیشانی چوڑی ہوگی-

كَبْوٌ یا كُبُوٌّ- اوندھا گرنا' چقماق کا آگ نہ دینا' گرا دینا' بلند ہونا' راکھ اوپر آ جانا' اندر آگ رہنا-

اِكْبَاءٌ- چقماق کا آگ نہ دینا' بدل دینا-

تَكْبِيٌ اور اِكْتِبَاءٌ- کپڑا ڈال کر گرنا' دھواں لینا-

كِبَاءٌ- عود-

كُبَاءٌ- بلند-

كِبَا- گھورا مزبلہ (جیسے كُبَةٌ ہے)-

مَا عَرَضْتُ الْاِسْلَامَ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا كَانَتْ عِنْدَهٗ لَهٗ كَبْوَةٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَتَلَعْثَمْ (آنحضرتؐ فرماتے ہیں) میں نے جس سے مسلمان ہو جانے کو کہا وہ جھجکا (اس نے تامل کیا برا سمجھ کر) مگر ابوبکرؓ نے اسلام لانے میں دیر نہیں کی (فوراً بلا تامل مسلمان ہو گئے کہتے ہی قبول کر لیا)-

كَبَا الزَّنْدُ- چقماق نے آگ نہیں دی-

قَالَتْ لِعُثْمَانَ لَا تَقْدَحْ بِزَنْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَاهَا- بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ کو نصیحت کی تم اس چقماق سے آگ مت نکالو- جس کو آنحضرتؐ نے خالی چھوڑ دیا تھا (اس سے آگ نہیں نکالی تھی- مطلب یہ ہے کو وہ نئے نئے کام مت کرو جو آنحضرتؐ نے نہیں کئے تھے)-

اِنَّ قُرَيْشًا جَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ- (حضرت عباسؓ نے کہا) یا رسول اللہ ﷺ قریش نے آپ کی مثال یوں دی جیسے ایک کھجور کا درخت کچرے کوڑے میں اُگے-

اِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ اِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِيْ كِبَا- انصاری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی قوم والوں قریش کے لوگوں سے آپ کی یہ مثال سنتے ہیں جیسے ایک کھجور کا درخت گھورے (کوڑے کچرے) میں اگا ہو-

اَيْنَ نَدْفِنُ اِبْنَكَ قَالَ عِنْدَ فَرَطِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ- صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم آپ کے صاحبزادے کو کہاں دفن کریں؟ فرمایا ہمارے پیش خیمہ (جو قافلے کے آگے جاتا ہے پانی' لکڑی وغیرہ کا بندوبست کرنے کو) عثمان بن مظعونؓ کی قبر کے پاس-

وَكَانَ قَبْرُ عُثْمَانَ عِنْدَ كِبَا بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ- عثمانؓ بن مظعون کی قبر بنی عمرو بن عوف کے گھورے (کوڑے کچرے کے ڈھیر) کے پاس تھی- جہاں وہ کچرا کوڑا ڈالا کرتے تھے-

لَاتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ بِجَمْعِ الْاَكْبَاءِ فِيْ دُوْرِهَا- یہودیوں کی مشابہت مت کرو گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع کر کے (بلکہ کوڑا کچرا جھاڑ کر مکان کو اور صحن کو پاک صاف رکھو)-

فَشَقَّ عَلَيْهِ حَتّٰى كَبَا وَجْهُهٗ- اس پر شاق گزرا یہاں تک کہ اس کا منہ پھول گیا (غصے سے- عرب لوگ کہتے ہیں:

كَبَا الْفَرَسُ يَكْبُوْا- گھوڑے کی سانس پھول گئی' دم چڑھنے لگا)-

كَبَا الْغُبَارُ- غبار بلند ہو گیا-

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ السُّفْلٰى مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ وَالْمَاءِ الْكُبَاءِ- اللہ تعالیٰ نے زمین کو پانی کے اس پھین سے بنایا جو اوپر آ جاتا ہے اور ادھر ادھر جم کر غلیظ ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ پانی سب مخلوقات سے پہلے تھا جیسے قرآن میں ہے کہ آسمان زمین پیدا ہونے سے پہلے پروردگار کا تخت پانی پر تھا پانی سے جو بخارا اٹھا اس سے ہوا پیدا ہوئی جو جم کر غلیظ ہو گیا اس سے مٹی بنی' ہواؤں کی رگڑ سے آگ پیدا ہوئی' غرض تمام مخلوقات کی اصل پانی ہے ایک جماعت فلاسفہ کا بھی یہی مذہب ہے مگر جدید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پانی گیسوں سے مرکب ہے تو پہلے یہ دونوں گیسیں پیدا ہوئی ہوں گی- یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن- واللہ اعلم)-

كَبْوَةٌ- گر پڑنا-

اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ یَکْبُوْ وَ اِنَّ الزِّنَادَ قَدْ یَخْبُوْ - کبھی عمدہ ذات والا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور کبھی چقماق آگ نہیں دیتی -

بابُ الکافُ مع التّاء

کَتَبٌ یا کِتَابٌ یا کِتْبَۃٌ یا کِتَابَۃٌ - لکھنا' ٹانکنا' ناک میں چھلہ ڈالنا -

تَکْتِیْبٌ - لکھنا' لکھائی سکھانا' فوجیں تیار کرنا -

مُکَاتَبَۃٌ - باہم خط و کتابت کرنا' کسی کے ساتھ لکھنا' غلام یا لونڈی کی کچھ رقم اپنے ذمہ لینا کہ جب وہ اس کو ادا کر دے تو آزاد ہو جائے -

اِکْتِتَابٌ - کتابت سکھانا' لکھوا دینا' ڈاٹ لگانا -

تَکَتُّبٌ - جمع ہونا -

تَکَاتُبٌ - باہم خط و کتابت کرنا -

اِکْتِتَابٌ - دفتر میں نام لکھوانا' رک جانا -

اِسْتِکْتَابٌ - لکھنے کی درخواست کرنا یا لکھوا دینے کی -

مَکْتَبَہ - کتب خانہ (کُتَّابٌ اور کَتَبَۃٌ جمع ہے کَاتِبٌ کی) -

اِنِّیْ کَاتِبٌ حَاسِبٌ - میں منشی ہوں حساب داں -

مُکَتِّبٌ - کتابت سکھانے والا -

لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ - میں تمہارا فیصلہ اللہ کے احکام کے موافق کروں گا جو اس نے اپنی کتاب میں اتارے ہیں (یہاں کتاب اللہ سے قرآن مراد نہیں کیونکہ نفی اور رجم کا حکم قرآن میں نہیں ہے اصل میں کِتَابٌ مصدر ہے یعنی لکھنا - پھر مَکْتُوْب کو بھی کہنے لگے - نووی نے کہا کتاب اللہ سے اس حدیث میں قرآن بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ رجم کی آیت قرآن میں اتری تھی گو اس کی تلاوت موقوف ہو گئی - یعنی اَلشَّیْخُ وَ الشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰہِ) -

کِتَابُ اللّٰہِ اَلْقِصَاصُ - اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے (یعنی اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ یا وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ) -

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ - جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ کے موافق نہ ہو (بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے حکم اور قانون کے خلاف ہو) وہ لغو ہے اگرچہ سو بار ایسی شرط لگائے (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب بریرہؓ کے مالک اس کی ولاء مانگتے تھے حالانکہ ولاء کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہیں ہے' مگر اللہ کی کتاب میں یہ حکم ہے کہ پیغمبر کی اطاعت کرو تو تمام احادیثی احکام گویا قرآن کے احکام ٹھہرے اور حدیث میں صاف مذکور ہے کہ غلام لونڈی کی ولاء اس کے آزاد کرنے والے کو ملے گی) -

مَنْ نَظَرَ فِیْ کِتَابِ اَخِیْہِ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ فَکَاَنَّمَا یَنْظُرُ فِی النَّارِ - جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھے گویا وہ دوزخ کی آگ کو دیکھ رہا ہے (جیسے آگ سے پرہیز کرنا لازم ہے ویسے ہی دوسرے کا خط دیکھنے سے - غیر کے نام کا لفافہ بھی چاک کرنا جان بوجھ کر منع ہے اور قابل سزا ہے - بعض نے کہا آگ کو دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کی آگ سے اس کی آنکھ کو سزا دی جائے گی جیسے کان کو اس حالت میں سزا ملے گی جب ایسے لوگوں کی بات سنے جو اس کو نہ سنانا چاہتے ہوں) یہ حدیث عام ہے ہر قسم کی خط و کتابت کو شامل ہے - بعض نے کہا وہ خط مراد ہے جس میں کچھ راز کی باتیں ہوں' جن کا افشاء کرنا مکتوب الیہ پسند نہ کرتا ہو) -

لَاتَکْتُبُوْا عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْاٰنِ - قرآن کے سوا اور کچھ میرا کلام مت لکھو (یہ حدیث منسوخ ہے اوائل اسلام میں آپ نے یہ حکم دیا تھا پھر اس کے بعد لکھنے کی اجازت دی اور خود حدیث لکھوائی اور تمام امت کا اس کے جواز پر اجماع ہو گیا - امام بخاریؒ نے ایک باب قائم کیا ہے "باب کتابۃ العلم" اور صحیح حدیث سے کتابت حدیث کا جواز ثابت کیا ہے) - بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کو ملا کر ایک جگہ مت لکھو ایسا نہ ہو حدیث قرآن کے ساتھ ملتبس ہو جائے - بعض نے کہا یہ ممانعت اس شخص کے لئے ہے جس کا حافظہ قوی ہو بھول جانے کا ڈر نہ ہو اور لکھنے میں یہ ڈر ہو کہ کتابت پر اعتماد

کر کے یاد رکھنا چھوڑ دے گا یا مراد یہ ہے کہ قرآن اترتے وقت حدیث مت لکھو تا کہ لوگوں کو شبہ نہ ہو-

اِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَ اِنِّیْ اُكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا- میری عورت حج کے لئے جارہی ہے اور میرا نام فلاں لڑائی کے مجاہدین میں لکھا گیا ہے-

مَنِ اكْتُتِبَ ضَمِنًا بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص جہاد سے جان چرا کر بہانہ کر کے معذوروں اپاہجوں میں اپنا نام لکھوائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو معذور اور اپاہج ہی کر کے اٹھائے گا-

قَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ كَاتِبًا مِّنْ اَصْحَابِیْ- میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک لکھا پڑھا (ذی علم) شخص تمہارے پاس بھیجا ہے-

اِنَّهَا جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ بِعَائِشَةَ فِیْ كِتَابَتِهَا- بریرۃ عائشہ کے پاس آئی اپنے بدلے کتابت کی ادائی میں ان سے مدد چاہتی تھی (کتابت کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی غلام کچھ مال باقساط قبول کرے اور مالک سے یہ ٹھہرا لے کہ جب یہ مال میں سب ادا کر دوں گا اس وقت آزاد ہو جاؤں گا)-

عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ- میں اپنا کتابت کا روپیہ ادا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں-

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْاِسْلَامِ- ہم اللہ کے مددگار ہیں اور اسلام کا لشکر ہیں-

كَتَائِبَ لَا تُوَلِّیْ- (معاویہؓ نے کہا- جب امام حسنؑ فوج عظیم لے کر ان کے مقابلے کو آئے) میں دیکھتا ہوں یہ فوجیں تو منہ موڑنے والی نہیں (یہاں تک کہ دشمن کی فوج پیٹھ نہ موڑے یا اس کی جگہ پر قابض نہ ہو جائے)-

وَقَدْ تَكَتَّبَ يُزَنُّ فِیْ قَوْمِهٖ- اس نے کمر پٹہ باندھا یا اپنے کپڑے پہنے اپنی قوم میں جوبن والا ہوا (یہ كَتَبْتُ السِّقَاءَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے مشک کو ٹانکا)-

اَلْكَتِيْبَةُ اَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيْهَا صُلْحٌ- کتیبہ (جو ایک موضع کا نام ہے خیبر میں) اس کا اکثر حصہ بزور فتح ہوا اور کچھ صلح سے بھی-

ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ- تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا- ایک تو اس شخص کو جو اہل کتاب میں سے ہو (یعنی یہودی یا نصرانی- بعض نے کہا صرف نصرانی مراد ہے کیونکہ شریعت عیسوی نے شریعت موسوی کو منسوخ کر دیا تھا- میں کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا عمل اسی شریعت موسوی پر تھا اور انجیل مقدس میں ہے کہ میں موسیٰ کی شریعت منسوخ کرنے کو نہیں آیا ہوں)-

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ- (کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا) کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) کے علاوہ اور کوئی کتاب ہے (جو آنحضرت نے خاص طور سے آپ کو دی ہو- جیسے بعض شیعہ حضرات گمان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے دو کتابیں حضرت علیؓ کو دی تھیں ایک کتاب الجفر دوسری کتاب الجامع اور یہ کتابیں پشت در پشت ائمہ اہل بیت کے پاس رہیں)-

مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَكْثَرُ حَدِيْثًا مِّنِّیْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا اَكْتُبُ- (ابوہریرۃؓ کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صحابی نے مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت نہیں کیں، مگر شاید عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے کی ہوں تو کی ہوں وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا-

مترجم کہتا ہے باوجود اس کے کہ ابوہریرۃؓ لکھتے نہ تھے اور عبداللہ بن عمروؓ لکھتے تھے اس پر بھی ابوہریرۃؓ کی حدیثیں عبداللہ بن عمروؓ سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ عبداللہ بن عمروؓ کی مرویات سات سو سے زیادہ نہیں ہیں- اور ابوہریرۃؓ نے پانچ ہزار تین سو حدیثیں روایت کی ہیں، اور اسی کثرت روایت کی وجہ سے بعض صحابہؓ کو ابوہریرہ کی روایات میں شبہ پیدا ہوا-

اِئْتُوْنِیْ بِكِتَابٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ- (آنحضرتؐ نے مرض موت میں وفات سے تین روز پیشتر فرمایا) میرے پاس لکھنے کا سامان (دوات، قلم، کاغذ) لے کر آؤ! میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں، اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو

(یعنی اس کے موافق میری وفات کے بعد عمل کرو گے تو تم میں اختلاف پیدا نہ ہوگا اور راہ راست سے نہ بھٹکو گے- یہ حدیث القرطاس کہلاتی ہے)-

لَابَاْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِی الْحَمَّامِ وَبِکَتْبِ الرِّسَالَةِ- حمام میں قرآن شریف پڑھنا یا حدیث لکھنا منع نہیں ہے-

اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ- میں تیری کتاب یعنی قرآن یا تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا-

ثُمَّ یُصَلِّیْ مَاکُتِبَ لَہٗ- پھر جو اس کی تقدیر میں لکھی ہے وہ نماز پڑھے (جمعہ کی فرض اور سنت)-

کَاتِبْ وَکَانَ حُرًّا وَّ ظَلَمُوْہُ- (آنحضرتؐ نے سلمان فارسیؓ سے فرمایا) تم اپنے مالک سے کتابت کرلو (یعنی کچھ روپیہ باقساط اس سے ٹھہرالو جب اتنا روپیہ ادا کردو تو تم آزاد ہو جاؤ گے- حالانکہ حضرت سلمانؓ آزاد تھے مگر ظلم سے غلام بنائے گئے تھے)-

لَیْسَ یُحْسِنُ یَکْتُبُ فَکَتَبَ- حالانکہ آنحضرتؐ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ نے لکھ دیا' یہ آپ کا ایک معجزہ تھا کیونکہ آپ اُمی تھے یعنی پڑھے لکھے نہ تھے اور حضرت علیؓ نے ادب اور تعظیم اور عشق پیغمبرؐ کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے رسول کا لفظ مٹانا گوارا نہ کیا حالانکہ آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیں)-

دَعَا الْاَنْصَارَ لِیَکْتُبَ لَھُمْ بِالْبَحْرَیْنِ- آپؐ نے انصاری لوگوں کو بلایا کہ بحرین کے ملک میں ان کو مقطعے دے کر سندیں لکھوا دیں-

فَیُکْتَبُ عَمَلُہٗ- پھر اس بچے کا عمل لکھا جاتا ہے (کہ وہ دنیا میں آکر کیسے کیسے کام کرے گا اچھے یا برے حالانکہ تقدیر الٰہی میں روز ازل سے اس کے اعمال مقرر ہو چکے تھے مگر اس وقت فرشتہ کو وہ معلوم کرائے جاتے ہیں اور اس کو لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے)-

کَتَبَ فِی الذِّکْرِ کُلَّ شَیْءٍ- اللہ تعالیٰ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے (اسی کے مطابق دنیا میں ظہور ہوتا ہے)-

کَتَبَ کِتَابًا فَھُوَ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ- اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی وہ اسی کے پاس ہے اس کے تخت پر- اس میں یہ ہے کہ میرا رحم و کرم میرے غضب پر غالب ہے (اس حدیث میں متاخرین متکلمین اور جہمیہ اور معتزلہ نے بے ضرورت تاویل کی ہے اور اہل حدیث اس کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہیں)-

کَاتَبْتُ اُمَیَّةَ بْنَ خَلَفٍ- حضرت بلالؓ کہتے ہیں' میں نے امیہ بن خلف سے کتابت کی تھی (حضرت بلال اس کے غلام تھے- وہ مردود آپ کو سخت تکلیفیں دیا کرتا صرف اس وجہ سے کہ آپ مسلمان ہو گئے تھے آخر جنگ بدر میں خود بلالؓ کی شرکت سے واصل جہنم ہوا)-

فَکَتَبَ مَا قَتَلْنَا- یہود کے اس گروہ نے لکھا ہم نے اس کو قتل نہیں کیا-

اِنَّمَا اَنْتَ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَ کِتَابِہٖ- (آنحضرتؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا جب انھوں نے کہا کہ عائشہؓ تو آپ کی بھتیجی ہے' آپ اس سے کیونکر نکاح کر سکتے ہیں؟) تم تو میرے دینی بھائی ہو اللہ کی کتاب کے موافق (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ نسبی بھائی نہیں ہو' تو تمہاری بیٹی میرے لئے درست ہے)-

کَتَبَ الْحَسَنَاتِ ثُمَّ بَیَّنَھَا- اللہ تعالیٰ نے نیک باتوں کو لکھا پھر ان کو بیان فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کی زبان پر معلوم ہوا کہ حسن اور قبح شرعی ہیں نہ کہ عقلی)-

یُعَلِّمُ ھٰذِہِ الْکَلِمَاتِ کَمَا یُعَلِّمُ الْکِتَابَ- آنحضرت ان کلموں کو اس طرح سکھاتے تھے (اہتمام اور احتیاط کے ساتھ) جس طرح قرآن سکھاتے تھے-

لَمَّا اسْتُخْلِفَ الصِّدِّیْقُ کَتَبَ لَہٗ کِتَابَ الزَّکٰوةِ- جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے انسؓ کے لئے زکوٰۃ کی کتاب لکھ دی (جس میں زکوٰۃ کے مسائل اور نصابات اور مقادیر مذکور تھے)-

مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ك ف ر- دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ حرف لکھے ہوں گے (بہ قلم قدرت) ک' ف' ر (یعنی یہ کافر ہے مومن پر یہ حرف ظاہر ہو جائیں گے اور کافر اور شقی پر پوشیدہ رہیں گے- بعض نے کہا ان حروف کے لکھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ مومن اس کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان

لے گا کہ یہ وہی کافر و مردود دجال ہے جس کی نشانیاں آنحضرتؐ نے بیان فرما دی ہیں- اوّل تو وہ کانا ہوگا جو ایک بڑا عیب ہے- دوسرے کھاتا' پیتا' موتتا' ہگتا ہوگا ایسا شخص خدا نہیں ہوسکتا' وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا)-

فَیُکْتَبَانِ - پھر دونوں باتیں لکھی جاتی ہیں یعنی یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید-

لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا - آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں وہ جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے)-

حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا - کوئی آدمی ہمیشہ سچ کہنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام سچوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں سچا مشہور ہو جاتا ہے- مصنف لوگ کتابوں میں اس کو سچا لکھتے ہیں یا فرشتوں اور عالم بالا میں اس کا نام سچوں میں لکھا جاتا ہے یا مخلوق کے دلوں پر اس کی سچائی نقش ہو جاتی ہے' سب لوگ اس کو راست باز سمجھتے ہیں)-

کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ - اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنانے سے پچاس ہزار (برس) پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھ دی (جو کچھ ہونے والا تھا وہ لوح محفوظ میں لکھ دیا یا پچاس ہزار برس سے ایک مدت دراز مراد ہے ورنہ آسمان زمین کے پیدا ہونے سے پہلے برس کا وجود کیونکر ہوسکتا ہے)-

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ بِاَلْفَیْ عَامٍ اُنْزِلَتْ مِنْهُ اٰیَتَانِ - اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب یعنی لوح محفوظ زمین آسمان پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے لکھی' اس میں سے دو آیتیں اتری ہیں (یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ لوح محفوظ سب ایک بار نہیں لکھی گئی- ممکن ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے ان کا لکھنا شروع کیا ہو اور دو ہزار برس پہلے بھی اس کا کوئی حصہ لکھا ہو' دوسرے یہ کہ پچاس ہزار یا دو ہزار برس سے اعداد اور شمار مراد نہیں ہیں بلکہ ایک مدت دراز مراد ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

خَرَجَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدَیْہِ کِتَابَانِ - آنحضرتؐ ایک بار برآمد ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ میں ایک ایک کتاب تھی (ایک میں بہشتی لوگوں کے نام' ان کے باپ دادا اور قبیلوں کے نام مذکور تھے دوسری میں دوزخ والوں کے نام' ان کے باپ دادا قبیلوں کے ساتھ درج تھے (یہ کتابیں گویا آپ بہ طور کشف دیکھ رہے تھے اور ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے- مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے کہ کون بہشتی ہے کون دوزخی)-

فِیْهَا یُکْتَبُ کُلُّ مَوْلُوْدٍ وَّ تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ - اس شب میں سال بھر تک جو لوگ پیدا ہونے والے ہیں' وہ لکھے جاتے ہیں (اسی طرح اس سال جو لوگ مرنے والے ہیں) ان کے اعمال بھی جو اس سال اٹھنے والے ہوتے ہیں' وہ بھی لکھے جاتے ہیں-

کُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ - (جو شخص کوئی وظیفہ پڑھتا ہے یا دوسرا کوئی نیک کام کرتا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکے تو) اس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا (جتنا اس کے کرنے میں لکھا جاتا تھا- اس لئے کہ وہ معذور ہے بیماری کی وجہ سے مجبور ہے اگر تندرست ہوتا تو ضرور اپنا معین وظیفہ پڑھتا یا وہ نیک کام کرتا)-

کُتِبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا - ہر آدمی پر اس کے زنا کا حصہ لکھا گیا ہے (آنکھ ملی ہے' دل ملا ہے' شرمگاہ ملی ہے پورا زنا یہ ہے کہ آدمی اجنبی عورت سے جماع کرے اور اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آنکھ سے بہ شہوت اجنبی عورت کو دیکھے یا دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہو)-

لَا اَتَطَهَّرُ اِلَّا صَلَّیْتُ مَا کَتَبَ اللّٰہُ - جب میں وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جتنی نماز میری قسمت میں لکھی ہے اس کو ادا کرتا ہوں-

اَلَا تُرِیْحُوْنَ الْکُتَّابَ - تم لکھنے والے فرشتوں کو آرام نہیں دیتے (برابر باتیں کئے جاتے ہو- یا اعتدال سے زیادہ عمل کرتے ہو لکھنے والے فرشتوں کو فرصت ہی نہیں ملتی' اس حدیث کا یہ مقصود ہے کہ کام میں اعتدال اور میانہ روی عمدہ بات ہے)-

لَوْلَا مَامَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ - اگر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ نہ ہوا ہوتا (یعنی لعان کی آیت) تو میں

اس عورت کو کچھ کر کے بتلاتا (کیونکہ بظاہر حال بچہ کی صورت اور شکل دیکھ کر یہ صاف یقین ہوتا ہے کہ اس نے زنا کرایا وہ سنگسار کرنے کے لائق ہے مگر اس صورت میں جب گواہ نہ ہوں' اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم اتارا ہے اور لعان کر لینے سے زنا کی حد ساقط ہو جاتی ہے)-

مُعَاوِيَةَ وَ صِهْرِهٖ وَ كَاتِبِهٖ- معاویہؓ کے باب میں جو آنحضرتؐ سے سسرالی رشتہ رکھتے تھے (اُمّ المومنین امِ حبیبہ کے بھائی تھے) اور آپ کے منشی تھے-

يَكْتُبُ اللّٰهُ رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی قیامت تک اس کے لئے لکھ دیتا ہے (اس کو دنیا کے فتنوں اور قبر اور آخرت کے ہول اور عذاب سے بچاتا ہے)-

مَكْتُوْبٌ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّ عِيْسٰى يُدْفَنُ مَعَهٗ- آنحضرتؐ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن ہوں گے (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے تو دجال کو مار کر چالیس برس تک زندہ رہیں گے' شادی کریں گے' آپ کی اولاد ہوگی' پھر انتقال فرمائیں گے تو اس حجرہ میں جس میں آنحضرتؐ مدفون ہیں اور اس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے آپ دفن ہوں گے)-

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ- جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں (کسی مسجد میں) جمع ہو کر قرآن پڑھیں (یا پڑھائیں اس کا ترجمہ اور تفسیر لوگوں کو سمجھائیں' اس کے دقائق اور نکات بیان کریں)-

اُكْتُبَا فِيْ صَحِيْفَتِنَا اَنِّيْ اَشْهَدُ- ہمارے صحیفہ میں یہ لکھ دو' میں یہ گواہی دیتا ہوں-

اِنَّكَ تَاْتِيْ اَهْلَ كِتَابٍ- تم اہل کتاب سے ملو گے (نصاریٰ سے)-

لَمَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ- مگر آپ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے-

نَهٰى اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ قبر کو گچ سے پختہ بنائیں یا اس پر کتبہ لگائیں (جس پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے اور اس کے اوصاف و حالات اور تاریخ وفات بھی اس میں ہوتی ہے- بعض نے کہا قرآن کی آیتیں یا دعا لکھنا مراد ہے جو جاہلوں کا فعل ہے)-

كُتِبَتْ اٰثَارُكُمْ يَا تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ- تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں-

كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ- اللہ کی یاد کرنے والوں میں اس کا نام لکھا جائے گا-

اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ- ابوشاہ کے لئے یہ مضمون لکھ دو-

اَلْكِتَابَةُ هِيَ مِمَّا اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَى الْاِنْسَانِ- کتابت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جو آدمی کو ملی (اسی کی وجہ سے اگلے لوگوں کے حالات اور وقائع معلوم ہوتے ہیں- علوم کی بقا ہوتی ہے دور دراز شخص کو آدمی اپنا مطلب بتا سکتا ہے غرض ہزاروں فائدے اس کے ہیں)-

اَوَّلُ مَنْ كَتَبَ بِالْقَلَمِ اٰدَمُ وَقِيْلَ اِدْرِيْسُ- سب سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ حضرت آدمؑ ہیں یا حضرت ادریس-

كَتٌّ- چپکے سے کہنا-

كَتِيْتٌ- ہلکی چال یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلد چلنا-

كَتٌّ- شمار کرنا گننا' نرم آواز کرنا' جوش مارنا' پھد پھد کرنا جیسے تازہ گھڑے یا صراحی میں پانی ڈالنے سے ہوتا ہے قلقل قلقل کرنا' برائی کرنا' ذلیل کرنا-

اِكْتَاتٌ اور اِكْتِتَاتٌ- بمعنی كَتٌّ ہے اور سننا-

كَتٌّ- کم گوشت مرد یا عورت-

كُتَّةٌ- ایک بار زمین کی سبزی-

كُتَّةٌ- خراب مال-

كَتِيْتٌ- ہانڈی کے جوش کی آواز اور سینہ میں سے جو آواز پیدا ہو-

فَتَكَاتَّ النَّاسُ عَلَى الْمِيْضَاةِ- لوگ وضو کے برتن پر جمع ہو گئے (اصل میں تكَاتٌّ لوگوں کا ہجوم ایک آواز کے ساتھ- یہ ماخوذ ہے كَتِيْتٌ سے یعنی جو آواز سینے سے نکلے جیسے هَدِيْر اور

یہ ماخوذ ہے کَتِیْتٌ سے یعنی جو آواز سینے سے نکلے جیسے ھَدِیْر اور غَطِیْط ہے- نہایہ میں ہے کہ زمخشری نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن محفوظ فَتَکَابَّ النَّاسُ ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر گزر چکا)-

وَھُوَ مُکَیِّسٌ لَهٗ کَتِیْتٌ- حضرت حمزہؓ لوگوں کو داب رہے تھے (ان کو قتل کر رہے تھے) ان کے سینہ میں سے آواز نکل رہی تھی (یہ شجاعت اور حمیت کا جوش تھا)-

قَدْ جَاءَ جَیْشٌ لَّا یُکَتُّ وَلَا یَنْکَفُّ- ایسا لشکر آ پہنچا جس کا شمار نہیں ہو سکتا نہ وہ رک سکتا ہے-

کُتَاتَۃ- ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں جو جعفر بن ابی طالب کی اولاد کا تھا-

کَتِدٌ- ایک ستارہ ہے اور آدمی یا گھوڑے کے جسم کا وہ مقام جہاں دونوں کندھے ملتے ہیں یا دونوں کندھوں کے درمیانی حصے سے پیٹھ تک یا وہ مقام جہاں گردن گڑی ہے (اس کی جمع اَکْتَادٌ اور کُتُوْدٌ ہے)-

جَنِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ- آنحضرتؐ کے جوڑوں کی ہڈیاں اٹھی ہوئی اور مونڈھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا-

مُشْرِفُ الْکَتَدِ- کندھوں کا درمیانی حصہ اٹھا ہوا-

کُنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰۤی اَکْتَادِنَا- ہم خندق کی جنگ میں مٹی اپنے کاندھوں کے درمیان پیٹھ پر ڈھو رہے تھے-

کَتَعَ- لے جانا' مستعد ہونا' منقبض ہونا' مل جانا' بھاگ جانا' حلف کرنا' دوڑنا' دور چلے جانا-

کَتَعٌ- مستعد ہونا' منقبض ہونا' مل جانا-

تَکْتِیْعٌ- کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا-

مُکَاتَعَۃٌ- قتال کرنا-

تَکَاتُعٌ- پے در پے جانا-

اِنْکِتَاعٌ- ذلیل ہونا' منقبض ہونا-

کُتَعٌ- بخیل' ذلیل' کمینہ' بھیڑیا لومڑی کا خراب بچہ (کُتَعُ تابع آتا ہے جُمَعُ کا جیسے کُتَعَاءُ جَمْعَاءُ کا- عرب لوگ کہتے ہیں رَاَیْتُ اَخَوَاتِكَ جُمَعَ کُتَعَ میں نے تیری سب بہنوں کو دیکھا اور اِشْتَرَیْتُ ھٰذِهِ الدَّارَ جَمْعَاءَ کَتْعَاءَ میں نے یہ گھر سب کا سب خرید لیا اور اَکْتَعُ اَجْمَعُ کا تابع آتا ہے جیسے اَکْتَعِیْنَ اَجْمَعِیْنَ کَالَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّۃَ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَی اللّٰهِ تم سب کے سب بہشت میں جاؤ گے (یعنی آخری ٹھکانا ہر مسلمان کا بہشت ہوگا- گو چند روز تکلیف اٹھانے کے بعد) مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابل شرارت اور سرکشی کرے (ایسا شخص کافر یا مشرک ہی ہوگا گو نام کا مسلمان ہو بڑی شرارت اور سرکشی یہ ہے کہ مالک حقیقی کے برابر دوسروں کو کر دے' ان کو مصیبت کے وقت پکارے' ان کی پوجا کرے اور اللہ کے احکام اور اس کی شریعتوں کا ٹھٹا کرے)-

جَبَلٌ کَتِیْعٌ- پورا پہاڑ-

کَتْفٌ- دھیمی چال چلنا یا مونڈھوں کو ہلا کر نرمی کرنا' دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا (جیسے کِتَافٌ ہے) مونڈھے پر مارنا' مونڈھا زخمی کرنا' برا جاننا-

کَتَفَانٌ- جلد چلنا-

تَکْتِیْفٌ- دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا' چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر کرنا-

تَکَتُّفٌ- دونوں ہاتھ سینے سے ملا لینا-

کِتَافٌ- وہ رسی جس سے مشکیں کسی جائیں-

کَتِفٌ- وہ چوڑی ہڈی جو مونڈھے کے پیچھے ہوتی ہے (عرب لوگ بجائے کاغذ کے اس پر لکھا کرتے تھے)-

اَلَّذِیْ یُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهٗ کَالَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ- جو شخص بالوں کا جوڑا سر پر باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں بندھا ہوا نماز پڑھے (اس کے دونوں ہاتھ زمین پر نہیں لگ سکتے اسی طرح جوڑے والے کے بال زمین پر نہیں گرتے)-

اِئْتُوْنِیْ بِکَتِفٍ وَّ دَوَاۃٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا- میرے پاس کندھے کی چوڑی ہڈی اور دوات لے کر آؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں' تم اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے (اگر اس کتاب پر چلتے رہوگے)-

حدیث کو تمہارے کندھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے بھول نہ سکو گے ایک روایت میں بَیْنَ اَکْنَافِکُمْ ہے نون سے یعنی تمہارے مکانوں کے صحن اور اطراف میں ڈال دوں گا ہمیشہ تمہاری نظر اس پر پڑے گی (مطلب یہ ہے کہ خوب مشہور کروں گا بار بار سناؤں گا تاکہ تم تنگ ہو)۔

فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ - اس کو میری پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔

اَکَلَ عِنْدَهَا کَتِفًا - ان کے پاس آنحضرتؐ نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا۔

اَکَلَ کَتِفَ شَاةٍ وَّلَمْ یَتَوَضَّأْ - بکری کے کندھے کا گوشت کھایا پھر وضو نہیں کیا۔

کَتْکَتَةٌ - قہقہہ سے کم ہنسنا' آہستہ چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی سے (جیسے تَکَتْکُتٌ ہے)۔

کَتْلٌ - روک رکھنا' قید کرنا۔

کَتَلٌ - چپک جانا' لعاب دار ہونا۔

تَکْتِیْلٌ - گول پھرانا' جمع کرنا۔

مُکَاتَلَةٌ بمعنی مُقَاتَلَةٌ ہے۔

اِنْکِتَالٌ - گزر جانا۔

اُتِیَ بِمِکْتَلٍ مِّنْ تَمْرٍ - ایک تھیلہ کھجور کا آپ کے پاس لایا گیا۔

مِکْتَلٌ - وہ بورہ جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے (اس کی جمع مَکَاتِلُ ہے)۔

فَخَرَجُوْا بِمَسَاحِیْهِمْ وَ مَکَاتِلِهِمْ - یہودی لوگ اپنی پکاسین پھاوڑے اور تھیلے لے کر نکلے۔

وَارْمِ عَلٰی اَقْفَائِهِمْ - ان کی گدیوں پر آفت بھیج (یہ اُکْتَلُ سے ماخوذ ہے بمعنی مصیبت اور زمانہ کی سختی اور کَتَالٌ - بری گزران' خراب زندگی' بوجھ - ایک روایت میں بِمِنْکَلٍ ہے یعنی عذاب یہ نکال سے نکلا ہے)۔

کَانَ سُلَیْمَانُ یَصْنَعُ فِی الْمَکَاتِلِ - حضرت سلیمان زنبیلیں بنایا کرتے تھے (باوجود یہ کہ ایسے بڑے بادشاہ تھے)۔

کَتْمٌ یا کِتْمَانٌ - چھپانا۔

کُتُوْمٌ - اونٹنی کا مِکْتَام یا کَتُوْم ہونا - یعنی وہ اونٹنی جو جفتی کے وقت اپنی دم اٹھائے نہ آواز کرے نہ اس کا حمل معلوم ہو۔

تَکْتِیْمٌ - چھپانا' خوب چھپانا۔

مُکَاتَمَةٌ - چھپانا۔

تَکَاتُمٌ - ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چھپانا۔

اِکْتِتَامٌ - چھپانا۔

اِسْتِکْتَامٌ - چھپانے کی درخواست کرنا۔

سِرٌّ کَاتِمٌ - پوشیدہ راز۔

کَتَمٌ اور کُتْمَانٌ - بسمہ (وسمہ)۔

کُنَّا نَمْتَشِطُ مَعَ اَسْمَاءَ قَبْلَ الْاِحْرَامِ وَ نَدَّهِنُ بِالْمَکْتُوْمَةِ - ہم لوگ اسماء بنت ابی بکرؓ کے ساتھ احرام سے پہلے کنگھی کرتے تھے اور تیل لگاتے۔

مَکْتُوْمَةٌ - وہ ایک سرخ تیل ہے جس میں عرب لوگ زعفران ملاتے ہیں' بعض نے کہا کَتَمْ ملاتے ہیں (یعنی وسمہ جس سے بالوں کو سیاہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یَصْبَغُ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ - ابوبکر صدیقؓ مہندی اور وسمہ کا خضاب کرتے (یعنی صرف مہندی کا یا صرف وسمہ کا ورنہ دونوں کے ملانے سے سیاہ خضاب ہو جاتا ہے اور صحیح روایت میں اس کی ممانعت مذکور ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں بِالْحِنَّاءِ اَوِ الْکَتَمِ ہے - نہایہ میں ہے کہ تمام روایتوں میں باوجود اختلاف کے بِالْحِنَّاءِ وَ الْکَتَمِ ہے واو جمع کے ساتھ)۔

اِحْفِرُ تُکْتَمَ بَیْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ - عبدالمطلب کو (خواب میں) کہا گیا کہ تُکتم یعنی زمزم کو اس مقام پر کھود و جہاں گوبر' لید' خون وغیرہ پڑا ہوا ہے (ہوا یہ تھا کہ زمزم کا کنواں قبیلۂ جرہم کے بعد پٹ پٹا کر بالکل چھپ گیا تھا جب عبدالمطلب کو خواب میں یہ بشارت ہوئی تو انھوں نے وہاں کھدوانا شروع کیا اور زمزم کا کنواں از سر نو تیار ہوا)۔

کَتُوْم - آنحضرتؐ کی کمان کا نام ہے کیونکہ تیر چلانے کے وقت وہ ہلکی آواز دیتی تھی۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهُ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلَجَامٍ

مِّنْ نَّارٍ - جو شخص علم دین کی کوئی بات (جو جانتا ہو) اس سے پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپائے تو قیامت کے دن آگ کی لگام اس کو پہنائی جائے گی (جب کوئی دین کا مسئلہ پوچھے اور وہ جانتا ہو تو اس کا چھپانا سخت گناہ ہے)-

لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ - (ابن عباسؓ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ علم دین چھپانے والا میں ہو جاؤں گا (اور مواخذہ میں گرفتار ہوں گا) تو میں نجدہ حروری کے سوال کا جواب نہ لکھتا (اس سے خط وکتابت نہ کرتا کیونکہ وہ خارجی اور پکا بدعتی تھا)-

تُكْتَمُ - امام رضاؑ کی والدہ کا بھی نام تھا - امام موسیٰ کاظمؑ نے ان کا نام طاہرہ رکھا' جب امام رضاؑ ان کے پیٹ سے پیدا ہوئے-

مَكْتُوم - آنحضرتؐ کے ایک گھوڑے کا بھی نام تھا-

اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوم - مشہور صحابی ہیں جو اذان دیا کرتے تھے آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے' ان کا نام عمرو یا عبداللہ تھا-

كَتَنٌ - چیک جانا' میلا کچیلا ہو جانا-

تَكْتِيْنٌ اور اِكْتِتَانٌ - چپکانا-

اِنَّكِ لَكُتُوْنٌ - تو تو چمٹ جانے والی ہے (جو تجھے ہاتھ لگاتا ہے تو اس کے گلے پڑ جاتی ہے - یہ كَتَنَ الْوَسَخُ سے نکلا ہے یعنی میل چپک گیا - نہایہ میں ہے کہ كَتَنٌ کہتے ہیں دیوار میں دھواں لگ جانے کو)-

كُتَانَة - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں-

بابُ الكاف مع الثاء

كَثَاءٌ - پانی کے اوپر آ جانا' چھین اٹھنا' چھین لے لینا' ملائی جو دودھ پر جمے کھا لینا' سبزی کا بلند ہونا' لنبا ہونا-

كُثَاَةُ اللَّبَنِ - دودھ کی بالائی یا چکنائی جو اوپر آ جاتی ہے-

كَثْبٌ - جمع کرنا' داخل ہونا' حملہ کرنا' کم ہونا' قریب ہونا' موقع دینا-

تَكْثِيْبٌ - کم ہونا-

مُكَاثَبَةٌ - نزدیک ہونا-

اِكْثَابٌ - کثبہ پلانا' نزدیک ہونا-

اِنْكِثَابٌ - جمع ہونا-

كُثَابٌ - بہت-

كَثْبَاءُ - مٹی-

كَثِيْبٌ - ریتی کا ٹیلہ (ٹبہ)-

اِنْ اَكْثَبَكُمُ الْقَوْمُ فَانْبُلُوْهُمْ يَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ - یعنی جب کافر زور پر آ جائیں اور تمہارے نزدیک ہو جائیں' اس وقت ان پر تیر چلاؤ (تاکہ تیر اور نشانہ ضائع نہ جائے)-

وَظَنَّ رِجَالٌ اَنْ قَدْ اَكْثَبَتْ اَطْمَاعُهُمْ - کچھ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی طمع نزدیک آن پہنچی-

يَعْمَدُ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمُغِيْبَةِ فَيَخْدَعُهَا بِالْكُثْبَةِ - کوئی تم میں سے اس عورت کے پاس جاتا ہے' جس کا خاوند غائب ہوتا ہے پھر ایک تھوڑا سا دودھ یا کھانا دے کر اس کو مٹھار لیتا ہے (كُثْبَةٌ قلیل دودھ یا کھانا)-

فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً - میں نے تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے دوہا (کرمانی نے کہا كُثْبَة ایک بار جو دودھ دوہا جائے یا ایک پیالہ دودھ کا یا قلیل دودھ)-

يَمْنَحُ اَحَدُكُمُ الْكُثْبَةَ - کوئی تم میں سے تھوڑا دودھ کسی کو عطا کرتا ہے (دودھ پینے کا جانور مستعار دیتا ہے)-

كُنْتُ فِي الصُّفَّةِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ عَجْوَةٍ فَكُثِبَ بَيْنَنَا وَقِيْلَ كُلُوْهُ وَلَا تُوَزِّعُوْهُ - میں مسجد کے سائبان میں رہا کرتا (جہاں مہاجرین کے فقرا اور محتاج لوگ رہا کرتے تھے) ایک بار آنحضرتؐ نے عجوہ کھجور ہم لوگوں کے لئے بھیجی (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) وہ ہمارے سامنے ڈال دی گئی اور ہم سے یہ کہا گیا کہ اس کو کھاؤ لیکن بانٹو نہیں (تقسیم نہ کرو بلکہ سب مل کر کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے)-

جِئْتُ عَلِيًّا وَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَرَنْفُلٌ مَّكْثُوْبٌ - میں حضرت علیؓ کے پاس آیا لونگوں کا ایک ڈھیر ان کے پاس پڑا ہوا تھا-

ثَلٰثَةٌ عَلٰی کُثُبِ الْمِسْكِ یا عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْكِ- تین آدمی (قیامت کے دن) مشک کے ٹیلوں پر بیٹھے ہوں گے-

عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ- (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اگر میں بیت المقدس میں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ کی قبر بتلا دیتا وہ) لال ریتی کے ٹیلہ کے پاس ہے-

خَلَقَ جُؤْجُؤَ اٰدَمَ مِنْ كَثِیْبِ ضَرِیَّةٍ- آدمؑ کے سینہ کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ نے ضریہ کی ریتی کے ٹیلہ سے بنائیں-

وَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا كَثِیْبًا مِّنْ رَّمْلٍ- اگرچہ ریتی کے ٹیلہ کے سوا اور کوئی آڑ نہ پائے (تو اسی کی آڑ میں حاجت پوری کرے- بہر حال پردہ پوشی جہاں تک ہو سکے ضروری ہے)-

یَضَعُوْنَ ثِیَابَهُمْ عَلٰی كَوَاثِبِ خُیُوْلِهِمْ- اپنے کپڑے گھوڑوں کے کواثب پر رکھ لیتے ہیں (یہ کاثبہ کی جمع ہے یعنی گھوڑے کا وہ مقام جو زین کے سامنے ہوتا ہے جہاں دونوں کندھے ملتے ہیں)-

ظَنَّتْ رِجَالٌ اَنْ قَدِ اكْتَثَبَتْ نُهَزُهَا- بعض لوگوں نے گمان کیا کہ ان کو مہلتیں مل گئیں (ان کی فرصتیں اکٹھا)

كَثٌّ- گھنی داڑھی والا-

كَثَاثَةٌ اور كُثُوْثَةٌ- گھناپن' کثافت-

كَثَثٌ- غلیظ ہونا' دلدار ہونا' نکال پھینکنا-

اِكْثَاثٌ- داڑھی گھنی ہونا-

كَثَاثَاءٌ- جس زمین میں خاک بہت ہو-

كَثُّ اللِّحْیَةِ- آنحضرتؐ کی صفت ہے یعنی گھنی داڑھی والے (نہایہ میں ہے کہ داڑھی کی کثاثت یہ ہے کہ باریک اور لمبی نہ ہو بلکہ اس میں کثافت اور دلدار پنا ہو)-

قَوْمٌ كَثٌّ- گھنی داڑھی والے لوگ-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ فَقَالَ یَذْهَبُ مُحَمَّدٌ اِلٰی مَنْ اَخْرَجَهٗ مِنْ بِلَادِهٖ فَاَمَّا مَنْ لَّمْ یُخْرِجْهُ وَكَانَ قُدُوْمُهٗ كَثَّ مَنْخَرِهٖ فَلَا یَغْشَاهُ- آنحضرتؐ عبداللہ بن ابی پر سے گزرے (جو پکا منافق تھا) تو کیا کہنے لگا محمدؐ تو ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنھوں نے ان کو نکالا (یعنی مکہ والوں کے پاس) اور جس نے ان کو نہیں نکالا بلکہ ان کے آنے سے اس کی ناک خاک آلودہ ہو گئی (اس نے اپنے آپ کو مراد لیا کیونکہ آنحضرتؐ کی تشریف آوری کی وجہ سے اس کو سرداری نہ مل سکی) اس کے پاس نہیں آتے- (کیوں آتے جب کہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ عبداللہ منافق ہے- یہ كَثْكَثٌ سے نکلا ہے بمعنی خاک)-

كَثْرٌ- غالب ہونا کثرت میں-

كَثْرَةٌ- بہت ہونا-

تَكْثِیْرٌ- بہت کرنا-

مُكَاثَرَةٌ- کثرت میں غالب ہونا' کثرت مال اور اولاد کی وجہ سے اترانا' فخر کرنا-

اِكْثَارٌ- بہت کرنا بہت لانا' خوشہ نکالنا' بہت ہونا-

تَكَثُّرٌ- کثرت ظاہر کرنا' بہ تکلف دوسرے کے مال کو بہت جان کر اوروں سے بے پرواہ ہونا-

تَكَاثُرٌ- ایک دوسرے پر کثرت جتانا' فخر کرنا-

اِسْتِكْثَارٌ- بہت جاننا-

كَاثِرٌ- بہت-

كِثَارٌ اور كُثَارٌ- جماعت اور کثیر-

كَثْرٌ اور كَثَرٌ- کھجور کا گابھا-

كُثْرٌ اور كِثْرٌ- بہت ہونا (ضد ہے قُلٌّ اور قِلٌّ کی)-

كُثْرٰی- ایک بت تھا-

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ- میوے کے چرانے میں یا کھجور کا گابھہ چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا-

كَثَرٌ- کھجور کا گابھہ جو سفید سفید نکلتا ہے' اس کو کھاتے ہیں (بعض نے کہا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے)-

نِعْمَ الْمَالُ اَرْبَعُوْنَ وَالْكُثْرُ سِتُّوْنَ- چالیس کے شمار میں مال اچھا ہے اور ساٹھ کا شمار ہو تو بہت ہے-

اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِیْقَتَیْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَیْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ- تم دو خصلتوں کے ساتھ ہو یہ دونوں جس کے ساتھ ہوں گی اس پر غالب آئیں گی کثرت میں (عرب لوگ کہتے ہیں: كَاثَرْتُهٗ فَكَثَرْتُهٗ- میرا اس کا کثرت میں مقابلہ ہوا- آخر میں زیادہ نکلا (کثرت میں غالب آیا)-

مَا رَاَیْنَا مَكْثُوْرًا اَجْرَاَ مَقْدَمًا مِّنْهُ- جناب امام حسینؓ

کی طرح ہم نے کسی کو نہیں دیکھا' جو باوجود اس کے کہ دشمن کا عدد بہت زیادہ ہو اور وہ اتنی جرأت کرے (آپ کے ساتھی بہت ہی تھوڑے سو دو سو سے زیادہ نہ تھے اور دشمن ہزاروں کی تعداد میں' پر آپ نے ان سب سے مقابلہ کیا)۔

وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ فِيهَا - ایسی عورت کی سوکنیں ہوتی ہیں تو وہ اس کے حق میں بہت باتیں بناتی ہیں' طرح طرح کے عیب لگاتی ہیں (تاکہ خاوند کا دل اس کی طرف سے پھر جائے)۔

وَكَانَ حَسَّانُ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا - حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہؓ کی نسبت بہت باتیں بنائیں (وہ بھی تہمت لگانے میں شریک تھے)۔

اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَّهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ - میں ابوسعید کے پاس آیا ان پر لوگ کثرت سے جمع تھے (جو اپنے اپنے حقوق اور قرضوں کا ان سے مطالبہ کرتے تھے)۔

اَكْثَرَ عَلَيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ - ابوہریرہؓ نے ہم سے بہت حدیثیں بیان کیں (اس وجہ سے خیال ہے کہ کہیں ان کو اشتباہ نہ ہو گیا ہو' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھوٹے تھے۔ تو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے اس حدیث کی تصدیق حضرت عائشہؓ سے کرائی' ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید کثرت روایات کی وجہ سے سہواً ابوہریرہؓ نے اس حدیث کو مرفوع کر دیا ہو۔ جب حضرت عائشہؓ نے بھی تصدیق کی کہ آنحضرتؐ نے ایسا فرمایا تھا تو عبداللہ بن عمرؓ کا شبہ دور ہو گیا)۔

لَاٰتِيَنَّهٗ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ - میں ان کے پاس آسمان کے تاروں کے شمار سے زیادہ آتا (یہ صرف کثرت سے عبارت ہے۔ جیسے کہتے ہیں میں نے ان سے ہزار بار کہا۔ یعنی بہت بار کہا)۔

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ - یا اللہ اس کے مال کو زیادہ کر (اس حدیث سے اس نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ مال داری مفلسی اور محتاجی سے بہتر ہے' دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ وہ مال داری افضل ہے جس میں تقویٰ اور پرہیزگاری ہو)۔

اَفْضَلُ الْعِتْقِ اَكْثَرُهَا ثَمَنًا - زیادہ فضیلت اس بردے کو آزاد کرنے میں ہے جس کی قیمت زیادہ ہو (بشرطیکہ اس قیمت میں دو بردوں کا آزاد کرانا ممکن نہ ہو سکے ورنہ دو گردنوں کا چھڑانا ایک گردن چھڑانے سے افضل ہوگا اور قربانی کا حکم اس کے برخلاف ہے' قربانی میں ایک موٹی تازی بکری دبلی دو بکریوں سے افضل ہے)۔

رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ - میں نے تم عورتوں کو مردوں سے زیادہ دوزخ میں دیکھا۔

اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلَ اَكْثَرَ - (بعض روایتوں میں اکثر ثائے مثلثہ سے ہے اور بعض میں بائے موحدہ سے)۔

كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ - ان کے پیٹوں میں بہت چربی ہوگی۔

كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ - ابن مسعودؓ اور ان کی والدہ کے آنحضرتؐ کے پاس بہت آنے سے۔

وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ - مسجدوں تک قدم زیادہ ہونا (جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنے ہی قدم زیادہ ہوں گے یا بار بار مسجد میں آنا مراد ہے)۔

دَعْوٰى كَاذِبَةٍ لِيَتَكَثَّرَ بِهَا - جھوٹا دعویٰ کر کے اپنا مال بڑھانا (پرایا روپیہ فریب اور دغا سے مار لینا)۔

لَا يَعْلَمُهٗ كَثِيْرٌ - اس کو بہت لوگ نہیں جانتے (کیونکہ اس کی ممانعت کی دلیل صاف طور سے قرآن اور حدیث میں مذکور نہیں ہے اس لئے عوام اس سے ناواقف ہیں۔ البتہ عالم لوگ جانتے ہیں' غرض یہ ہے کہ اس کی دلیل میں شبہ ہے تو ایسے مشتبہ کاموں سے بھی باز رہنا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے)۔

كَثْرَةُ السُّوَالِ - بہت مانگنا۔

يَسْتَكْثِرْنَهٗ - آنحضرتؐ کی بیویاں آپ کے پاس جمع ہوئیں کچھ زیادہ مانگتی تھیں (جتنا موجود تھا اس سے زیادہ سامان چاہتی تھیں یا زیادہ خرچہ طلب کرتی تھیں)۔

ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا - میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے (خوب گناہ کئے ہیں۔ ایک روایت میں ظُلْمًا كَبِيْرًا ہے یعنی بڑا ظلم کیا ہے)۔

فَاجْتَمَعَ فِى الثَّانِيَةِ اَكْثَرُ - (جب لوگوں کو یہ خبر ہوئی

کہ آنحضرتؐ نے تہجد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی) تو دوسری رات کو بہت لوگ جمع ہوئے۔

اَلْاَکْثَرُوْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ - جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں آخرت میں وہ نادار ہوں گے (ان کو بہ نسبت غریبوں کے اجر اور ثواب کم ملے گا)۔

يَكْثُرُ فِيْكُمُ الْهَرْجُ حَتّٰى يَتَكَثَّرَ فِيْكُمُ الْمَالُ - قیامت کے قریب جنگ بہت ہوگی (اکثر مرد مارے جائیں گے عورتیں رہ جائیں گی) مال و دولت کی کثرت ہوگی (چونکہ جب آبادی کم ہو جائے گی تو مال و دولت کی طرف لوگ زیادہ خیال نہ کریں گے ہر ایک کے پاس روپیہ کی افراط ہوگی)۔

اِنَّ رَافِعًا اَكْثَرَ عَلٰى نَفْسِهٖ - رافع بن خدیج نے تو بہت کر لیا (یعنی مزارعت کے عدم جواز میں ایسا مبالغہ کیا کہ جو مزارعت ناجائز تھی اس میں اور جائز مزارعت میں کوئی فرق نہ رکھا بلکہ مزارعت کی ہر ایک قسم کو خواہ بٹائی ہو خواہ نقدی ناجائز رکھا)۔

نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا - یہود یہ کہنے لگے کہ ہم نے زیادہ کام کیا (اسی طرح نصاریٰ اور ہم کو مزدوری کم ملی)۔

لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِّنْهَا - وہ اپنی بیوی سے زیادہ صحبت رکھنا نہ چاہتا ہو بلکہ اس کو چھوڑ دینا منظور ہو۔

لَايَسْتَكْثِرُ مِنْهَا - زیادہ صحبت نہ رکھتا ہو (یعنی اپنی بیوی سے اس کو رغبت نہ ہو اس کے پاس زیادہ بیٹھنا باتیں کرنا پسند نہ کرے)۔

وَالتَّمْرُ اَكْثَرُ - اس وقت کھانے کی سب چیزوں میں کھجور زیادہ تھی (اسی کا استعمال بہت کرتے)۔

وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ - تہائی مال بہت ہے (اس سے زیادہ مال کی وصیت کرنا درست نہیں کیونکہ وارثوں کی حق تلفی ہوگی ایک روایت میں كَبِيْرٌ ہے بائے موحدہ ہے)۔

اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ - میں نے تم کو مسواک کے باب میں بہت کہا (مسواک کرنے کی بار بار تاکید کی)۔

نَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَ اٰمَنُهٗ بِمِنًا رَكْعَتَيْنِ (ایک روایت میں اٰمَنَةٍ ہے جو جمع ہے اٰمِنٍ کی یعنی) ہمارا شمار ہر ایک زمانہ سے اس وقت زیادہ تھا اور اسی طرح تمام زمانوں کی نسبت اس وقت ہم زیادہ بے خوف تھے مگر اس پر بھی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں (نماز کا قصر کیا بس معلوم ہوا کہ قصر کے جواز کے لئے کافروں کا خوف اور ڈر شرط نہیں ہے بلکہ امن کی حالت میں بھی سفر میں قصر کر سکتے ہیں)۔

اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ - آنحضرتؐ اکثر اس طرح قسم کھایا کرتے تھے (لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ)۔

وَاللّٰهُ اَكْثَرُ جَوَابًا مِّنْ دُعَائِكُمْ - اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سے زیادہ قبول کرتا ہے (یعنی اس کی اجابت تمہاری دعا سے بڑھ کر ہے)۔

فَيَكْثُرُوْنَ - خلیفہ بہت ہو جائیں گے (ہر ایک ملک میں ایک ایک شخص خلافت کا دعویٰ کرے گا)۔

عَادَ كُثْرُهٗ كَالْعُدْمِ - اس کی کثرت ناداری ہوگئی۔ (مال داری کے بعد محتاج ہو گیا)۔

كَوْثَرٌ - ایک نہر ہے بہشت میں (اور یہی صحیح ہے جو مرفوع حدیث سے ثابت ہے اور بعض نے کہا کہ کوثر سے خیر کثیر مراد ہے)۔

فَاَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ - لوگ (قیامت کی ہولناک باتیں سن کر) بہت رونے لگے۔

تَوَضَّأَ وُضُوْءً حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ - دو وضو کے درمیان ایک اچھا وضو کیا اور پانی بہت نہ بہایا۔

وَ اِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُّكَاثِرًا - اگر تو نمائش کی نیت سے اپنا زور جتلانے کو لڑے یا اپنا مال بڑھانے کو لوٹ کا مال کما کر۔

غَيْرَ اَنَّ الشَّرَائِعَ قَدْ كَثُرَتْ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - شریعت کی باتیں (اور مسائل) تو بہت سے ہیں مجھ کو ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کو مضبوطی سے تھامے رہوں (اس پر عمل کرتا رہوں) آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ایسا کر تیری زبان اللہ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے (یعنی ذکر الٰہی کی مداومت کر جو تمام عبادتوں سے افضل ہے اگر ذکر زبان اور دل دونوں سے ہو تو سبحان اللہ اگر

صرف دل سے ہو تو وہ بھی نہایت عمدہ ہے اگر صرف زبان سے ہو تو سب سے کم درجہ کا ہے)۔

وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ- آنحضرتؐ کی حدیث عام ہے (بنی اسرائیل کی عورتوں اور دوسری سب عورتوں کو شامل ہے اور عقل اور مشاہدہ بھی اسی کو مقتضی ہے کہ حیض بنی اسرائیل کی عورتوں سے خاص نہ ہوگا)۔

فِيْمَا يَقَعُ فِي الْبِيْرِ فَيَمُوْتُ فَاَكْثَرُهُ الْاِنْسَانُ يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا وَ اَقَلُّهُ الْعُصْفُوْرُ يُنْزَحُ مِنْهَا دَلْوٌ وَاحِدَةٌ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ- امام ابوعبداللہ نے فرمایا اگر کنویں میں کوئی جانور گر کر مر جائے، سب میں بڑا آدمی ہے تو ستر ڈول اس میں سے نکالے جائیں اور سب میں چھوٹی چڑیا ہے (کنجشک خانگی) وہ اگر گر کر مر جائے تو ایک ڈول پانی نکالا جائے (ایک روایت میں فَاَكْبَرُهُ الْاِنْسَانُ ہے)۔

كُثَيِّرُ عَزَّةَ- ایک مشہور شاعر ہے (عَزَّہ اس کی محبوبہ کا نام تھا- امام جعفر صادقؑ نے حجر بن زائدہ اور عامر بن خزاعہ کے باب میں فرمایا کہ کثیر عزہ اپنی دوستی میں ان دونوں سے زیادہ پکا تھا)۔

كَثْعٌ- چکنائی اوپر آ جانا-

كُثُوْعٌ- پیٹ لٹک جانا، سرخ ہو جانا، خون بہت ہونا-

تَكْثِيْعٌ بمعنی كَثْعٌ ہے اور ایک بارگی نکل آنا-

كَثْعَه- کیچڑ-

كَثْفٌ- جماعت-

كَثَافَةٌ- موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، دلدار ہونا، غلیظ ہونا-

تَكْثِيْفٌ- غلیظ کرنا، گاڑھا کرنا-

تَكَاثُفٌ- جم جانا، گاڑھا ہو جانا (جیسے اِسْتِكْثَافٌ ہے)۔

لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعُ جُدُرٍ كُثُفٍ- دوزخ کی قناتیں چار دیواریں ہیں موٹی موٹی (جن کے اندر دوزخ ہے)۔

شَقَقْنَ اَكْثَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ- انھوں نے اپنی چادروں میں سے جو خوب گاڑھی تھی اس کو پھاڑا اور اوڑھنیاں بنائیں (سینہ اور بال چھپانے کو جب یہ آیت اتری وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ)۔

اِنَّهُ اِنْتَهٰى اِلٰى عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَهُوَ فِيْ كَثْفٍ- عبداللہ بن عباسؓ جنگ صفین کے دن حضرت علیؓ کے پاس پہنچے آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تھے)۔

فَاسْتَكْثَفَ اَمْرُهُ- اس کا کام بلند ہو گیا (عالی شان ہو گیا)۔

كِثْكِثٌ یا كَثْكَثٌ- ریتی، مٹی، کنکریاں-

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عِنْدَ الْجَوْلَةِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غَلَبَتْ وَاللّٰهِ هَوَازِنُ فَقَالَ لَهٗ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بِفِيْكَ الْكُثْكُثُ- جب جنگ ہوازن میں مسلمانوں کو ذرا گردش ہوئی (وہ تیروں کی بارش سے جو ہوازن والوں نے کی گھبرا گئے اور بھاگ نکلے) تو ابوسفیان کیا کہنے لگا (حالانکہ اسلام قبول کر چکا تھا) قسم خدا کی ہوازن والوں کو اب غلبہ ہو گیا (ایک روایت میں یہ ہے کہ اب مسلمان ساحل سمندر تک تھمنے والے نہیں) یہ سن کر صفوان بن امیہ نے کہا (حالانکہ وہ بھی نومسلم تھے) ارے تیرے منہ میں مٹی کنکر پتھر)۔

بابُ الکاف مع الجیم

كَجٌّ- کجہ سے کھیلنا-

كَجَّةٌ یا كُجَّةٌ- ایک کھلونا جس سے بچے کھیلتے ہیں، ایک چیتھڑا لے کر اس کو گول پھراتے ہیں گیند کی طرح-

فِيْ كُلِّ شَيْءٍ قِمَارٌ حَتّٰى فِيْ لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْكُجَّةِ- ہر چیز میں جوا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ کجہ میں جس سے بچے کھیلتے ہیں (جب ہار جیت کی شرط ہو تو ہر کھیل اس شرط کے ساتھ جوا ہے اور حرام ہے)۔

كَجْكَجَةٌ- ایک کھلونا ہے-

بابُ الکاف مع الحاء

كَحْبٌ- دبر پر مارنا-

تَكْحِيْبٌ- دانہ نکل آنا یا بہت دانے نکلنا-

كَاحِبَه- بہت اور وہ آگ جس کا شعلہ بلند ہو-

كَحْبَةٌ - دبر-

ثُمَّ يَأْتِي الْخِصْبَ فَيُعَقِّدُ الْكَرْمُ ثُمَّ يُكَحِّبُ - پھر دجال ایک سرسبز اور شاداب مقام میں آ کر انگور کی بیل چڑھائے گا اور اسی وقت اس میں سے خوشے نکالے گا (انگور کے دانے نمودار ہو جائیں گے (یہ اس کا ایک شعبدہ ہوگا لوگوں کو بہکانے کے لئے)-

كَحْلٌ - سرمہ لگانا قحط سالی ہونا-

اِكْحَالٌ - خشک سالی ہونا، سبزی کی ابتدا-

اِكْتِحَالٌ - سرمہ لگانا، قحط سالی ہونا-

كَحَلٌ - آنکھیں سیاہ ہونا-

تكحُلٌ - سرمہ لگا کر آنکھیں کالی کرنا-

فِيْ عَيْنَيْهِ كَحَلٌ - آنحضرتؐ کی آنکھیں پیدائش سے سرگیں تھیں-

لَيْسَ التَّكَحُّلُ كَالْكَحَلَ - سرمہ لگا کر آنکھوں کو کالا کرنا اس کالک کے برابر نہیں ہے جو پیدائش سے آنکھوں میں یا پلکوں میں ہوتی ہے-

اِنْ جَاءَتْ بِهِ اَدْعَجَ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ - اگر اس عورت کا بچہ کالی سرگیں آنکھوں والا پیدا ہوا-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰى - بہشتی لوگ ان کے بدن پر بال نہ ہوں گے نہ داڑھی مونچھ ہوگی، آنکھیں سرگیں ہوں گی-

اِشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا - اس کی آنکھیں دکھیں ان میں سرمہ لگائے-

لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ - مجھ کو تو نیند ہی نہیں آتی (آنکھ نہیں لگتی)-

اِنَّ سَعْدًا رُمِيَ فِيْ اَكْحَلِهِ - سعد بن ابی وقاص کو اکحل میں تیر لگا (اکحل وہ رگ جس کو ہفت اندام کہتے ہیں یہ ہاتھ میں اکحل کہلاتی ہے اور ران میں نساء اگر یہ رگ کٹ جائے تو خون بند نہیں ہوتا)-

مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ - تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے (جو سرمہ کا پتھر ہے عرب کے ملک میں ہوتا ہے)-

مَنِ اكْتَحَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَرْمَدْ عَيْنَاهُ اَبَدًا - جو شخص عاشورا کے دن سرمہ لگائے اس کی آنکھوں میں کبھی آشوب نہ ہوگا (یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوع کہا ہے)-

بابُ الکاف مع الخاء

كَخْ یا كَخٍ یا كَخِّ یا كِخِ - اس وقت کہا جاتا ہے جب بچہ کو کسی چیز سے روکا جاتا ہے یا پلیدی اور نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے-

اَكَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلعَم كَخْ كَخْ - جناب امام حسنؓ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھالی (اس وقت آپ بچے تھے آپ کو معلوم نہ تھا کہ زکوٰۃ کا مال سادات پر حرام ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا چھی چھی (یعنی ناپاک ہے مت کھا بلکہ منہ سے نکال کر پھینک دے- دوسری روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کے منہ سے نکال کر پھینک دی)-

كَخِيْخٌ - خراٹے لگانا-

بابُ الکاف مع الدال

كَدْأٌ یا كُدُوْءٌ - سردی مارنا، چھوٹا ہونا، خراب ہونا-

اَرْضٌ كَادِئَةٌ - جس زمین میں روئیدگی دیر میں ہو-

تَكْدِئَةٌ - زمین میں لوٹا دینا-

اِكْدَاءٌ - پھیر دینا-

كَدْبٌ یا كَدِبٌ یا كَدَبٌ یا كُدْبٌ - جھوٹ بولنا- (ابن عباسؓ اور حسن بصریؒ نے سورۂ یوسف میں یوں پڑھا ہے بِدَمٍ كَدِبٍ یعنی بدلا ہوا سفید مائل)-

مَكْدُوْبَه - صاف سفید عورت-

كَدْحٌ - کوشش کرنا، محنت کرنا، برے یا بھلے کام کے لئے چھیل دینا، بگاڑنا، خراب کرنا، کمانا-

تَكْدِيْحٌ - چھیلنا، کھرونچنا-

تَكَدُّحٌ - چھلنا، خراش ہونا-

اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ-سوال گویا خراش ہیں جن کی وجہ سے آدمی اپنا منہ چھیلتا ہے (عزت اور آبرو میں بٹہ لگاتا ہے ذلیل ہوتا ہے)-

اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ-مگر بادشاہ سے سوال کرنا (وہ خراش نہیں ہے اس میں ذلت نہیں ہوتی کیونکہ بادشاہ سے تو تمام رعایا کی حاجتیں متعلق ہوتی ہیں بغیر سوال کے چارہ نہیں دوسرے بادشاہ کے قبضہ میں بیت المال ہوتا ہے جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہے تو بادشاہ سے سوال کرنا گویا اپنا حق مانگنا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ بیت المال میں سے مستحق لوگوں کے حقوق نہ دیتا ہو تو حق دار کو بقدر اپنے حق کے ہر ایک تدبیر سے اس میں سے لے لینا درست ہے مجمع البحار میں ہے کہ خَمُوْشٌ اور خَدُوْشٌ اور كَدُوْحٌ سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی خراش اور کھڑونچ)-

يَكْدَحُوْنَ-محنت اور مشقت کرتے ہیں (دنیا یا آخرت کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں)-

مُكَادَحَتُهٗ اَحْلٰى مِنَ الشَّهْدِ-مومن کو روٹی کے لئے محنت و مشقت کرنا شہد سے زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے-

كَدٌّ- سخت کوشش کرنا، اصرار اور الحاح کرنا، کنگھی کرنا، محنت میں ڈالنا، تھکانا، ہاتھ سے چھین لینا-

تَكْدِيْدٌ-زور سے ہانک دینا-

اِكْدَادٌ اور اِكْتِدَادٌ-امساک کرنا، بخیلی کرنا-

اِكْتِدَادٌ-کوشش کی درخواست کرنا-

تَكَدُّدٌ-کوشش کرنے والا بننا، تکلیف پہنچنا-

اِسْتِكْدَادٌ-کوشش کی درخواست کرنا-

كُدُوْدٌ-بخیل اور وہ کنواں جس کا پانی مشکل سے نکلے-

كَدِيْدٌ-نمک-

يَوْمُ الْكَدِيْدِ-عربوں کی لڑائی کا ایک دن گزرا ہے-

اَلْمَسَائِلُ كَدٌّ يَكُدُّبِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ-سوال کیا ہیں گویا اپنی آبرو بہانا ہے (اور رنج اور تکلیف میں اپنے آپ کو ڈالنا ہے)-

وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا- ان کی زندگی رنج اور تکلیف کی نہ کر-

لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا كَدِّ اَبِيْكَ-یہ تیری محنت کا کمایا ہوا نہیں ہے نہ تیرے باپ کی محنت کا (بلکہ مسلمانوں کا مال ہے-یہ حضرت عمرؓ نے اپنے گورنر عتبہ کو لکھا تھا یعنی بیت المال کا روپیہ نہ تیری ملکیت ہے نہ تیرے باپ دادا کی بلکہ عام مسلمانوں کا حق ہے تو بلا مانگے ان کا حق ادا کر)-

فَحَصَّ الْكُدَّةَ بِيَدِهٖ فَانْبَجَسَ الْمَاءُ-سخت زمین کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا تو پانی پھوٹ نکلا-

كُنْتُ اَكُدُّهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- میں آنحضرتؐ کے کپڑے سے منی چھیل (کھرچ) کر پھینک دیتی-

فَاَخْرَجَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَّيْنِ لَهٗ كَدِيْدٌ كَكَدِيْدِ الطَّحِيْنِ- آنحضرت ﷺ نے ہماری دو صفیں کر کے ہم کو نکالا ان کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک خاک اڑ رہی تھی-

فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ- آپ سفر میں روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف)-

كَدَدْتُ-میں نے تکلیف اٹھائی-

كَدَدْتُهٗ-میں نے اس کو تکلیف میں ڈالا (لازم اور متعدی دونوں معنوں میں آیا ہے)-

اَلْكَادُّ عَلٰى عِيَالِهٖ- اپنے بال بچوں کے لئے محنت کرنے والا-

كَدَرٌ یا كَدَارَةٌ یا كُدُوْرَةٌ یا كُدْرَةٌ-تیرہ ہونا، تاریک ہونا (ضد ہے صفائی)-

اَكْدَر اور كَدِيْر اور كَدْرٌ-تیرہ، میلا، گرد آلود-

تَكْدِيْرٌ-رنجیدہ کرنا، بہانا-

تَكَدُّرٌ-تیرہ ہونا، خراب ہونا، رنجیدہ ہونا-

اِنْكِدَارٌ-جلدی کرنا، ٹوٹ جانا، گر پڑنا، پھیل جانا-

اِكْدِرَارٌ (بمعنی كَدَرٌ ہے)-

كُنْدُرٌ-ایک مشہور دوا ہے-

اَکْدَرِیَّہ - ایک مشہور مسئلہ ہے فرائض کا جس میں اکدر کو تردد ہوا تھا - یعنی ایک عورت مرجائے اور خاوند اور ماں اور دادا اور حقیقی بہن چھوڑ جائے -

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ - مشہور راوی ہیں حدیث کے اندر -

اِنْکَدَرَ - جلدی سے گزر گیا -

کَدْسٌ یا کُدَاسٌ - چھینکنا -

تَکْدِیْسٌ - ایک کے اوپر ایک رکھنا -

تَکَدُّسٌ - کندھے ہلا کر جلد جلد چلنا -

کَادِسٌ - (اس کی جمع کَوَادِسُ ہے) بدشگون جیسے چھینک وغیرہ یا ہرن جو پیچھے سے آئے، جس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے تھے -

کُدَّاسٌ یا کَدِیْسٌ - وہ غلہ جو کاٹ کر جمع کیا جائے -

کَدْسَۃٌ - چارپایوں کی چھینک -

وَمِنْھُمْ مَکْدُوْسٌ فِی النَّارِ - ان میں کوئی دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں تَکَدَّسَ الْاِنْسَانُ جب کوئی پیچھے سے دھکیلا جائے اور گر پڑے - ایک روایت میں مَکْدُوْشٌ ہے شین معجمہ ہے اس کا مصدر کَدْشٌ ہے زور سے ہانکنا اور زخمی کرنا، ڈھکیلنا - کرمانی نے کہا پل صراط پر تین قسم کے آدمی ہوں گے کچھ تو بغیر عذاب اور تکلیف کے پار نکل جائیں گے اور کچھ چھل چھلا کر زخمی ہو کر پار ہوں گے اور کچھ کٹ کر دوزخ میں گریں گے -)

مترجم کہتا ہے پل صراط کا ذکر مجوس کی کتاب میں بھی ہے اس کو چنیود پل لکھا ہے، قیامت کے دن اس پر سے سب کو گزرنا ہوگا -

کَانَ لَا یُؤْتَی بِاَحَدٍ اِلَّا کَدَسَ بِہِ الْاَرْضَ - جب کوئی اس کے سامنے لایا جاتا تو اس کو زمین پر گرا ڈالتا - (پچھاڑ دیتا) -

کَانَ اَصْحَابُ الْاَیْکَۃِ اَصْحَابَ شَجَرٍ مُّتَکَادِسٍ - اصحاب ایکہ (جن کا ذکر قرآن میں ہے) وہ جھنڈ جھاڑی میں رہا کرتے تھے (یہ تَکَدَّسَتِ الْخَیْلُ سے نکلا ہے یعنی گھوڑوں کا ہجوم ہوا ایک پر ایک چڑھ گئے) -

کُدْسُ الطَّعَامِ - کھانے کا ڈھیر -

اِذَا بَصَقَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلَیْہِ فَاِنْ غَلَبَتْہُ کَدْسَۃٌ اَوْ سَعْلَۃٌ فَفِیْ ثَوْبِہٖ - جب تم میں سے کوئی نماز میں تھوکے تو بائیں طرف تھوکے یا اپنے پاؤں تلے (اور منہ کے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے یہ جب ہے کہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو لیکن جماعت میں نہ بائیں طرف تھوکے نہ دائیں طرف بلکہ پاؤں کے تلے تھوکے) اگر چھینک یا کھانسی غلبہ کرے تو اپنے کپڑے میں لے -

کَدْمٌ - کاٹنا، ہنکا دینا -

کُدَمٌ - کالی ٹڈی سبز سر کی -

کُدُمَّۃٌ - سخت غلیظ آدمی -

فَلَقَدْ رَاَیْتُھُمْ یَکْدِمُوْنَ الْاَرْضَ بِاَفْوَاھِھِمْ - میں نے عرینہ قبیلہ کے لوگوں کو دیکھا (جنھوں نے ڈاکہ مارا تھا خون کیا تھا - آنحضرتؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر دھوپ میں ڈلوا دیا) وہ پیاس کی شدت سے اپنے مونہوں سے زمین چاٹتے تھے (زمین کو کاٹتے تھے) -

وَھُوَ یَکْدِمُ کَعْبًا شَامِیًّا - وہ کعب شامی کو کاٹ رہے تھے -

وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ عَلَی الْمُکَادَمَۃِ - منہ سے کاٹنے کی عادت رکھو (تاکہ جہاد میں کام آئے) -

فِیْ وَجْھِہٖ کُدُوْمٌ - منہ میں نشان تھا (کاٹنے کا) -

مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ - مشہور تابعی ہیں حدیث کے راوی -

کَدْنٌ - کمر پر باندھ لینا، دو بیل ملا کر کھیت میں چلانا -

کَدْنَۃٌ - کوہان، چربی، گوشت -

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی ھِشَامٍ فَقَالَ لَہٗ اِنَّکَ لَحَسَنُ الْکِدْنَۃِ فَلَمَّا خَرَجَ اَخَذَتْہُ قَفْقَفَۃٌ فَقَالَ لِصَاحِبِہٖ اَتَرَی الْاَحْوَلَ لَقَعَنِیْ بِعَیْنِہٖ - سالم ہشام کے پاس گئے ان سے کہنے لگے تم خوب موٹے تازے ہو جب سالم باہر نکلے تو ہشام کو کپکپی (سردی) آگئی - وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا، اس بھینگے (یعنی سالم) نے مجھ کو نظر لگا دی -

کَدْیٌ - روک رکھنا، مشغول کرنا، نوچنا، کھرونچا مارنا، کم دینا -

تَکْدِیَۃٌ - سوال کرنا-
اِکْدَاءٌ - بخیلی کرنا' کم دینا' قلیل الخیر ہونا-
تَکَدِّیْ - سائل بننا-
فَعَرَضَتْ فِیْہِ کُدْیَۃٌ فَاَخَذَ الْمِسْحَاۃَ ثُمَّ سَمّٰی وَضَرَبَ الْکُدْیَۃَ - جنگ خندق میں (صحابہ خندق کھود رہے تھے کھودتے کھودتے ایک سخت ٹکڑا نکلا - جس میں پکاس نہیں چلتی تھی) آنحضرتؐ نے پکاس (کدال) اپنے ہاتھ میں لی اور بسم اللہ کہہ کر اس سخت ٹکڑے پر ماری-
اَکْدَی الْحَافِرُ - کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ گیا مٹی ہو یا پتھر-
سَبَقَ اِذْوَنَیْتُمْ وَ نَجَحَ اِذْ اَکْدَیْتُمْ - تم نے جب سستی کی تو وہ آگے بڑھ گئے اور تم جب ناکامیاب ہوئے تو وہ کامیاب ہوگئے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ماجد کی توصیف میں کہا)-
اَکْدَیْتُمْ - ماخوذ ہے اَکْدَی الْحَافِرُ سے - یعنی کنواں کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ کر ناامید ہوگیا اور آئندہ کھودنا چھوڑ دیا-
لَعَلَّکِ بَلَغْتِ مَعَھُمُ الْکُدٰی - (آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے فرمایا) تو شاید ان کے ساتھ قبرستان تک گئی (کُدٰی جمع ہے کُدْیَۃٌ کی مراد قبریں ہیں چونکہ عرب لوگ سخت مقاموں میں قبریں کھودا کرتے تھے - دوسری روایت میں ہے کہ اگر تو ان کے ساتھ قبروں تک جاتی تو بہشت دیکھنا بھی تجھ کو نصیب نہ ہوتا - اس حدیث سے بعض نے نکالا ہے کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا اور قبروں کی زیارت کرنا درست نہیں' کیونکہ وہ بے صبری ہوتی ہیں روئیں گی پیٹیں گی - بعض نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا - پھر عورتوں و مردوں سب کو زیارت قبور کی اجازت مل گئی اور اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ شہدائے احد کی زیارت قبور کو جایا کرتیں)-
اِنَّہٗ دَخَلَ مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ وَ دَخَلَ فِی الْعُمْرَۃِ مِنْ کُدیً - آنحضرتؐ جس سال مکہ فتح ہوا اس سال مکہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے (جو ایک بلند ٹیلہ ہے جنۃ المعلیٰ کے پاس) اور عمرہ کرنے کو کدی کی طرف سے گئے (جو ایک نیچا مقام ہے باب عمرہ کے پاس)-
کُدًی - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے نشیبی جانب-
مِنْ کَتِفَیْ کَدَاٍ - کدا کے دونوں جانب سے-
دَخَلَ مَکَّۃَ مِنْ کَدَاٍ وَخَرَجَ مِنْ کُدیً - آنحضرتؐ مکہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدیٰ کی طرف سے نکلے (مطلب یہ ہے کہ بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور نشیبی جانب سے باہر نکلے)-
لَمَّا حَفَرَ مَرَّ بِکُدْیَۃٍ - جب کھودنے لگا تو ایک سخت ٹبہ (ٹیلہ) نکلا (جس کا کھودنا دشوار ہوگیا اور پکاس (کدال) اور سبل اس میں چل نہ سکا)-
وَاَکْدَی الطَّلَبُ - اور تلاش اور جستجو ختم ہوگئی یا ڈھونڈنے والے تھک کر بیٹھ گئے (کہیں پتہ نہ لگا)-
اِنْ قِیْلَ اَثْرٰی قِیْلَ اَکْدٰی - اگر کوئی کہتا ہے بڑا روپے والا ہے (تعریف کرتا ہے) تو دوسرا کہتا ہے بالکل کم دیا کرتا ہے (کسی سے سلوک نہیں کرتا یعنی بخیل ہے مطلب یہ کہ دنیا کو کسی طرح چین نہیں ہے خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے)-

باب الکاف مع الذال

کِذْبٌ یا کَذِبٌ یا کِذْبَۃٌ یا کَذْبَۃٌ یا کِذَابٌ یا کِذَّابٌ - جھوٹ بولنا' غلطی کرنا' واجب ہونا' برانگیختہ کرنا-
تَکْذِیْبٌ - جھٹلانا' دودھ بند ہوجانا' انکار کرنا' پھیر دینا' دیر کرنا-
مُکَاذَبَۃٌ اور کِذَابٌ - جھوٹا کہنا-
اِکْذَابٌ - جھوٹا پانا-
تَکَذُّبٌ - جھوٹا بننا-
تَکَاذُبٌ - ایک دوسرے پر جھوٹ لگانا-
کَاذِبٌ کَذَّابٌ تِکِذَّابٌ کَذُوْبٌ کَذْبَانٌ کَیْذُبَانٌ کُذُبْذُبٌ کُذُّبْذُبٌ کَذَبَۃٌ مَکْذَبَانٌ مَکْذُبَانَۃٌ کُذُبْذُبَانٌ کَذُوْبَۃٌ - جھوٹا یعنی جو جان بوجھ کر واقع کے خلاف کہے (بعض نے کہا بے جانے بھی خلاف واقع کہے تو وہ جھوٹ ہے)-

اَلْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْهَا شِفَاءٌ وَّ بَرَكَةٌ فَمَنِ احْتَجَمَ فَيَوْمُ الْاَحَدِ وَالْخَمِيْسِ كَذَبَاكَ اَوْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَثَاءِ - نہار منہ پچھنے لگانا اس میں شفا اور برکت ہے' اتوار اور جمعرات کے دن جو کوئی پچھنے لگائے تو یہ دونوں دن اپنے اوپر لازم کرلے (ان دنوں میں پچھنے لگا) یا یہ دونوں دن پچھنے لگانے کے لئے اچھے ہیں اس کی ترغیب دیتے ہیں اسی طرح پیر اور منگل کے دن (لیکن چہارشنبہ کو پچھنے لگانا اچھا نہیں - نہایہ میں ہے کہ کذب سے یہاں ترغیب اور برانگیختہ کرنا مراد ہے - جیسے عرب لوگ کہتے ہیں: كَذَبَتْهُ نَفْسُهٗ اس کے دل نے کیا کیا آرزوئیں اس کو دلائیں کیا کیا خیالات اور خواہشیں پیدا کیں جو پوری ہونے والی نہیں اسی لئے نفس کو كَذُوْب بھی کہتے ہیں اور اس کے خلاف میں صَدَقَتْهُ نَفْسُهٗ کہتے ہیں جب نفس ایسے خیالات کرے جو صحیح اور پورے ہونے والے ہیں - جوہری نے کہا كَذَبَ یہاں بمعنی وَجَبَ ہے یعنی اتوار اور جمعرات کو حجامت کرنا تجھ پر لازم اور ضرور ہے)-

كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْجِهَادُ كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْعُمْرَةُ ثَلَاثَةُ اَسْفَارٍ كَذَبْنَ عَلَيْكُمْ - تم پر حج کرنا لازم ہے' تم پر جہاد کرنا لازم ہے تم پر عمرہ کرنا لازم ہے' یہ تینوں سفر تم پر ضرور ہیں (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے - اگر کوئی کہے کہ حج تم پر واجب نہیں ہے تو وہ جھوٹا ہے' اخیر تک)-

كَذَبَتْكَ الظَّهَائِرُ - (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ مجھ کو نقرس کی بیماری ستا رہی ہے (نقرس پاؤں کے انگوٹھے کا درد) آپ نے فرمایا تو دن کو دوپہر کی گرمی میں چلا کر یا بلند زمینوں پر چڑھا کر (یہ دونوں باتیں نقرس کے لئے مفید ہیں)-

اِنَّ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيْ كَرِبَ شَكَا اِلَيْهِ الْمَعَصَ فَقَالَ كَذَبَ عَلَيْكَ الْعَسَلُ - عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے شکوہ کیا کہ میرے پاؤں کے پٹھے میں موچ آ گئی ہے آپ نے فرمایا' تو تیزی کے ساتھ بھیڑیے کی چال چلتا رہ-

كَذَبَتْكَ الْحَارِقَةُ - تو ایسی عورت کر جس کی شرمگاہ تنگ ہو یا پرشہوت ہو-

صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ - اللہ تعالیٰ سچا ہے (جو فرماتا ہے کہ شہد میں لوگوں کی شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (جو شہد کھانے سے اس کو فائدہ نہ ہوا - یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے آنحضرتؐ سے شکوہ کیا کہ اس کے بھائی کو دست آرہے ہیں آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے (شہد خود دست آور ہے اور یہ علاج بالمثل ہے جو بڑے حاذق حکیموں کا طریق ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک دوا میں اس کے استعمال کے بعد ایک مخالفانہ اثر پیدا ہوتا ہے جس سے بیمار کو شفا ہوتی ہے ہومیوپیتھی طب کا یہی اصول ہے جو ہمارے زمانہ میں تمام مہذب ممالک میں جاری ہے - مثلاً ارنڈی کا تیل اول ملین ہے پھر تلیین کے بعد قبض کر دیتا ہے - شہد کا بھی یہی حال ہے اس شخص کے پیٹ میں مادہ فاسد بھرا ہوگا - آپ نے شہد پلوا کر اس کا اخراج کرانا چاہا' اس کے بعد خود بخود دست بند ہو جائیں گے - چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ شخص تندرست ہو گیا اور جس نے ناواقفی اور جہالت سے اس علاج کو قانون کے خلاف سمجھا وہ خود اصول طب سے ناواقف ہے)-

كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ - ابو محمد نے (جو صحابی تھے) غلط کہا (کہ وتر واجب ہیں انھوں نے اجتہاد میں غلطی کی تو کذب سے یہاں جھوٹ بولنا مراد نہیں ہے بلکہ خطا اور چوک ہے)-

كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ - نوف بکالی اللہ کے دشمن نے غلط کہا (جو کہتا ہے کہ حضرت خضرؑ کے ساتھی بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے)-

مَا رَاَيْتُ اَكْذَبَ مِنْ هٰذَا الدَّوْسِيِّ - میں نے دوس کے اس شخص یعنی ابو ہریرہؓ سے زیادہ غلطی کرنے والا نہیں دیکھا (جو کثرت روایت کی وجہ سے اکثر خطا اور غلطی کرتے ہیں - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو ہریرہؓ جھوٹے تھے کیونکہ جھوٹ یہ ہے کہ بولنے والا اپنی بات کو نفس الامر اور واقع کے خلاف سمجھتا ہو گو وہ نفس الامر میں صحیح ہی ہو - جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ - یعنی منافق جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو وہ جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے اعتقاد میں یہ تھا کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں اور صرف بناوٹ

سے اپنی جان بچانے کو رسالت کی تصدیق کرتے تھے گو واقع میں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے)۔

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ بِضْعَ عَشَرَ سَنَةٍ فَقَالَ كَذَبَ - عروہ سے کسی نے کہا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کچھ اوپر دس برس تک رہے۔ انھوں نے کہا ابن عباسؓ نے غلط کہا (ان سے خطا ہوئی نہ یہ کہ وہ جھوٹے تھے)۔

كَذَبْتَ وَلٰكِنَّهٗ يُصَلِّيْهِنَّ مَعًا (سمرہ بن جندب نے یہ فتویٰ دیا کہ جو شخص بے ہوش ہو جائے (اس کی کئی نمازیں قضا ہو جائیں) تو وہ ہر ایک وقتی نماز کے ساتھ ایک ایک وہی نماز اور پڑھا کرے یہاں تک کہ بے ہوشی کی سب نمازیں پوری ہو جائیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے سمرہ سے کہا) تم نے غلطی کی' اس کو چاہئے کہ جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں ان سب کو ایک ساتھ پڑھ لے (جیسے آنحضرتؐ نے جنگ خندق میں کیا تھا)۔

اِنْ شَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَلَا تُكَذِّبُوْا - (حضرت زبیرؓ نے لوگوں سے کہا) اگر میں ان کافروں پر حملہ کروں تو (تم میرے ساتھ رہنا) ایسا نہ ہو کہ بزدلی کرو اور پیچھے ہٹ جاؤ (عرب لوگ کہتے ہیں كَذَّبَ عَنْ قِرْنِهٖ اپنے حریف سے منہ پھیر لیا اور بھاگا - حَمَلَ فَمَا كَذَّبَ - حملہ کیا پھر لڑائی سے منہ نہ موڑا - صَدَقَ الْقِتَالَ - لڑائی میں سچا نکلا یعنی منہ نہ موڑا اور بھاگا نہیں - كَذَّبَ عَنِ الْقِتَالِ لڑائی میں جھوٹا نکلا بھاگ آیا)۔

لَا يَصْلُحُ الْكِذْبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ - تین مقاموں کے سوا اور کہیں جھوٹ بولنا روا نہیں (یہ جھوٹ بھی بہ طور تعریض ہونا چاہئے یعنی سننے والے کے فہم کی نظر سے جھوٹ ہو۔ لیکن کہنے والے کے فہم میں سچ ہو۔ مثلاً سفر ہجرت میں ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی نسبت فرمایا رَجُلٌ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ یعنی یہ ایک رستہ بتانے والے آدمی ہیں۔ سننے والا یہ سمجھا کہ سفر کا راستہ بتانے والا ہے اور اس نظر سے جھوٹ تھا۔ لیکن حضرت صدیقؓ کا یہ مطلب تھا کہ دین کا راستہ بتاتے ہیں جو بالکل سچ تھا)۔

رَاَيْتُ فِيْ بَيْتِ الْقَاسِمِ كَذَّابَتَيْنِ فِي السَّقْفِ - میں نے قاسم کے گھر میں دو جھوٹی تصویریں چھت میں دیکھیں (جھوٹی تصویر وہ ہے کہ کپڑے پر بنا کر اس کو چھت سے چپکا دیں' دیکھنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ تصویر چھت پر بنی ہوئی ہے حالانکہ وہ کپڑے پر ہوتی ہے)۔

وَيَزِيْدُ فِيْهَا مِاَةَ كَذْبَةٍ يَا كِذْبَةٍ - پھر وہ شیطان اس میں سو جھوٹ بڑھاتا ہے۔

اِنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّ مُبِيْرًا - ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو (یہ پیشین گوئی آنحضرتؐ کی پوری ہوئی۔ حجاج بن یوسف ہلاکو ثقیف قبیلہ کا تھا جس نے ہزاروں مسلمانوں کو ناحق قتل کیا اور مختار بن ابی عبیدہ بھی اسی قبیلہ کا تھا اوّل اوّل تو اس نے اچھے کام کئے قاتلان جناب امام حسینؓ سے خوب انتقام لیا۔ لیکن آخر میں بگڑ گیا کہنے لگا جبرئیل میرے پاس آتے ہیں گویا نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے لگا)۔

فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَ اَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اَخَالُهٗ اِلَّا اِيَّاكَ (اسماء بنت ابی بکر عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ نے حجاج سے کہا) جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے (یعنی مختار بن ابی عبیدہ کو جس نے شروع شروع میں لوگوں کا دل مائل کرنے کے لئے یہ دعویٰ کیا کہ میں قاتلین امام حسینؓ سے بدلہ لینا چاہتا ہوں جب بہت لوگ اس کے شریک ہوگئے اور زور اور قوت حاصل کر لی تو لگا جھوٹے دعوے کرنے کہ مجھ پر وحی آتی ہے)۔

كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْهُ - (جب کافر کو قیامت کے دن دوزخ کا عذاب دکھلایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا اگر تو پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو ساری دنیا کا سامان تو فدیہ دے کر اپنے آپ کو اس عذاب سے چھڑانا چاہے گا۔ وہ کہے گا بے شک میں ساری دنیا کا مال اس عذاب سے رہائی پانے کے لئے دے دوں گا' تب اس سے کہا جائے گا) تو جھوٹا ہے' تجھ سے تو ایک آسان بات چاہی گئی تھی (یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اس میں نہ پیسہ خرچ ہوتا تھا نہ کوڑی) پر تو نے نہ مانا (اور شرک اور کفر پر جما رہا)۔

بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ تمہارا وہ میدان ہے جس کی نسبت تم آنحضرت ﷺ پر جھوٹ بولتے ہو (کہ آپ نے یہاں سے

احرام باندھا- حالانکہ آپ نے ذو الحلیفہ سے احرام باندھا تھا)-

دَعْوٰی کَاذِبَۃٌ- جھوٹا دعوٰی (کسی قسم کا ہو مال کا یا زمین کا یا ولایت اور تقرب الٰہی کا یا حسب ونسب کا سب اس میں آ گئے)-

اِقْضِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ ھٰذَا الْکَاذِبِ الْفَاجِرِ- (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) میرا اور اس جھوٹے بدکار کا (یعنی حضرت علیؓ کا) فیصلہ کر دیجئے (حاشا للہ کہ حضرت علیؓ جھوٹے یا بدکار ہوں بلکہ آپ تمام نیکوکاروں اور سچوں کے سردار تھے- اور حضرت عباسؓ کا یہ فرمانا اس طریق پر تھا جس طرح بزرگ لوگ خفگی میں اپنے خوردوں سے خطاب کرتے ہیں اور حقیقی معنیٰ مراد نہیں لیتے بعض نے کہا کاذب سے یہاں غلطی کرنے والا مراد ہے اور فاجر سے اپنے بزرگوں کی بات نہ سننے والا جیسے مالکی مذہب والا حنفی کو کہے کہ حنفی ناقص الدین ہے جو نبیذ پیتا ہے حالانکہ حنفی اس کا پینا جائز جانتا ہے- اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی آراء میں اختلاف تھا اور ہر ایک دوسرے کو خطا کار خیال کرتا تھا اور ایسی ہی تاویل حضرت عمرؓ کے قول کی بھی ضروری ہے)-

رَاَیْتُمَا اَبَابَکْرٍ غَادِرًا کَاذِبًا اٰثِمًا خَائِنًا- یعنی تم دونوں نے ابوبکرؓ کو دغاباز جھوٹا گناہ گار چور سمجھا-

فَاِنْ کَذَّبَنِیْ فَکَذِّبُوْہُ- ہرقل بادشاہ روم نے قریش کے لوگوں سے کہا تم خاموش سنتے رہو) اگر ابوسفیان مجھ سے جھوٹ بولے (اس پیغمبر کی نسبت کوئی جھوٹی بات کہے) تو اس کو جھٹلا دینا- (مجمع البحار میں ہے کہ صَدَقَ اور کَذَبَ کے دو مفعول آتے ہیں- اور صَدَّقَ اور کَذَّبَ کا ایک مفعول آتا ہے- یہ ایک نادر بات ہے)-

مَا عَرَضْتُ عَمَلِیْ عَلٰی قَوْلِیْ اِلَّا خَشِیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مُکَذِّبًا- میں نے اپنے اعمال کو اپنے اقوال کے ساتھ جانچا تو مجھ کو ڈر ہوا کہیں میں جھوٹا نہ ہوں یا لوگ مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں (دیگراں را نصیحت وخود را فضیحت کا مصداق نہ بنوں)-

اَتُحِبُّوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ- کیا تم (لوگوں کو ایسی باتیں سنا کر جو ان کی سمجھ سے باہر ہوں) یہ چاہئے ہو کہ اللہ اور اس کے پیغمبر کو لوگ جھٹلائیں (عوام کے سامنے دین کے باریک مسائل نہ بیان کرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو جھٹلائیں اور کافر بن جائیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل اور فہم کے مطابق گفتگو کرنی چاہئے)-

کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ- شیطان نے تجھ سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا (کھجور چرانے کو)-

لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا جَبَانًا وَّلَا کَذُوْبًا- تم مجھ کو نہ بخیل پاؤ گے نہ بزدل نہ جھوٹا (میں جو کہہ رہا ہوں کہ میں بخیل نہیں ہوں اس میں سچا ہوں، تم مجھ کو جھوٹا نہ پاؤ گے پھر یہ میرا کہنا اس وجہ سے نہیں کہ میں تم سے ڈرتا ہوں بزدل ہوں میں بزدل نہیں ہوں)-

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ- میں اللہ کا پیغمبر ہوں جھوٹ نہیں کہتا (تو اللہ تعالےٰ ضرور میری مدد کرے گا اور ان کافروں کے مقابل مجھ کو فتح دے گا)-

کَذَبَ ثَلٰثَ کَذَبَاتٍ- حضرت ابراہیمؑ نے (عمر بھر میں) تین جھوٹ بولے (وہ بھی بے کار جھوٹے نہ تھے بلکہ دروغ مصلحت آمیز تھے ایک یہ کہ میں بیمار ہوں- دوسرے یہ کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہے تیسرے یہ کہ سارہ میری بہن ہے اور یہ تینوں باتیں بھی درحقیقت جھوٹ نہ تھیں کیونکہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ سے یہ مراد ہے کہ مجھ کو بیمار ہو جانے کا ڈر ہے جو ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے اور بڑے بت سے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے آپ کو مراد لیا- مطلب یہ کہ جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے بڑا سمجھا ہے ان سے تو میں بڑا ہوں کہ ان سب کو توڑ پھوڑ سکتا ہوں- اور سارہ گو آپ کی بیوی تھیں مگر دینی بہن بھی تھیں بموجب اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ)-

لَمَّا کَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ- جب قریش کے کافروں نے (معراج کے باب میں) مجھ کو جھٹلایا-

لَمْ یُکَذَّبْ بِجَوَارِ ابْنِ الدَّغِنَۃِ- ابن دغنہ کی پناہ دہی کو انھوں نے نامنظور نہیں کیا (یہاں تکذیب سے رد کرنا مراد ہے)-

یَرٰی اَنَّہٗ کِذْبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ- وہ اس کو جھوٹ

سمجھتا ہے (باوجود اس کے وہ خبر نقل کرتا ہے) تو وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے (معلوم ہوا کہ اگر وہ اس کو جھوٹ نہ سمجھے بلکہ سچ سمجھ کر بیان کرے تب وہ جھوٹا نہ ہوگا گو واقع میں وہ خبر جھوٹ ہو- ایک روایت میں یُرٰی ہے)-

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ- آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے وہ بیان کردے (تحقیق نہ کرے کہ یہ بات سچ ہے یا قرین قیاس بلکہ جو کچھ سنے وہ کہنے لگے' خواہ اس کا راوی معتبر ہو یا غیر معتبر- عموماً ہر بات کے لئے راوی کا جانچنا مناسب ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا خصوصاً حدیث کی روایت میں بڑی احتیاط اور تنقید کرنی چاہئے-

مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كِذْبٌ يا كِذْبِ- جو لوگ کوئی بات جھوٹ کہیں-

اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ- قیامت کے سامنے (یعنی جب قیامت قریب ہوگی) بہت جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے (کوئی پیغمبری کا دعوٰی کرے گا- کوئی مہدویت کا' کوئی عیسویت کا' یہ سب کانے دجال کے پیش خیمہ ہوں گے یا جھوٹی جھوٹی موضوع حدیثیں بیان کریں گے)-

اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا- (مومن بزدل ہوسکتا ہے اور بخیل بھی ہوسکتا ہے) لیکن جھوٹا نہیں ہوتا (معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا ایمان کے سخت منافی ہے)-

اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَ تُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ- (عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ان کا قرآن سن کر ان پر اعتراض کیا تھا اور عبداللہ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرتؐ کو پڑھ کر سنایا- تو آپ نے فرمایا- تم نے اچھا پڑھا- پھر عبداللہ اس سے یہی بات کررہے تھے کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آئی تب انھوں نے کہا) تو شراب پیتا ہے اور طرہ یہ کہ قرآن کو جھٹلاتا ہے (یعنی صحیح کو غلط بتاتا ہے ورنہ قرآن کو جھٹلانا تو کفر ہے- اسی لئے عبداللہ نے اس کو شراب کی حد لگائی اور قتل کرنے کا حکم نہیں دیا جو ارتداد کی سزا ہے یعنی اسلام سے پھر جانے کی)-

اِنَّ كِذْبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكِذْبٍ عَلٰى اَحَدِكُمْ- مجھ پر جھوٹ باندھنا ویسا نہیں جیسا اور کسی پر جھوٹ باندھنا- (کیونکہ آنحضرتؐ کی جھوٹی حدیث بنانے سے صدہا آدمیوں کے گمراہ ہو جانے کا ڈر ہے اور یہ بڑا سخت گناہ ہے بعض نے اس کو کفر کہا ہے- امام جوینی کا یہی قول ہے)-

فَيُنَادٰى اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ- پھر منادی کی جائے گی یہ شخص جھوٹا ہے اس کا بچھونا دوزخ میں کرو-

وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَّمَا كَذَبَ قَطُّ وَلٰكِنْ اِذَا ذَهَبَ بَنُوْ قُصَيٍّ بِاللِّوَاءِ وَالسِّقَايَةِ وَالْحِجَابَةِ وَ النُّبُوَّةِ فَمَاذَا يَكُوْنُ لِسَائِرِ قُرَيْشٍ- (اخنس نے ابوجہل سے پوچھا بتلاؤ تو محمدؐ سچے ہیں یا جھوٹے؟ یعنی دعوی نبوت میں- ابوجہل نے کہا) خدا کی قسم وہ سچے ہیں انھوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے مگر بات یہ ہے کہ قصی بن کلاب کی اولاد جب علم برداری اور آب رسانی اور خانہ کعبہ کی دربانی اور پھر پیغمبری بھی حاصل کرلیں گے تو دوسرے قریش کے خاندانوں کے لئے کیا باقی رہے گا؟-

اِنَّا لَانُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ- آپ کو ہم نہیں جھٹلاتے لیکن آپ جو لے کر آئے ہیں (یعنی قرآن اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالٰی کی طرف سے اترا ہے) اس کو ہم جھٹلاتے ہیں-

سَقَطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ- میرے دل میں یہ وسوسہ آیا کہ شاید پیغمبر صاحب جھوٹے ہیں-

اَلْكَلَامُ ثَلٰثَةٌ صِدْقٌ وَّكِذْبٌ وَّاِصْلَاحٌ- کلام تین طرح کا ہے- ایک تو سچ' دوسرے جھوٹ تیسرے جو صلح کرانے اور ملانے کے لئے کہا جائے-

ثَلَاثٌ يَحْسُنُ فِيْهِنَّ الْكِذْبُ اَلْمَكِيْدَةُ فِي الْحَرْبِ وَ عِدَتُكَ زَوْجَكَ وَ الْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ- تین موقع پر جھوٹ کہنا اچھا ہے (یعنی برا نہیں) ایک تو جنگ میں داؤں کرنے کو (دشمن کو دھوکا دینے کے لئے) دوسرے اپنی بیوی سے وعدہ کرنے میں (اس کا دل خوش کرنے کو' میں تجھ کو یہ دوں گا وہ دوں گا' یہ بنادوں گا وہ بنادوں گا) تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں (جب دو آدمیوں میں باہمی رنجش ہو تو ان کا دل ملانے کو ایسی بات کہہ دینا جس سے رنج دفع ہوجائے کچھ برا نہیں ہے)-

كَدٌّ- سخت ہونا-
اِكْدَادٌ -كدّان کی زمین میں جانا-
كَدَّانٌ -نرم سفید پتھر-
فَوَجَدُوْا هٰذَا الْكَدَّانَ - پھرانھوں نے اس سفید نرم پتھر کو پایا-
كَذَا -ایک مرکب لفظ ہے' کاف تشبیہ اور ذا سے جو اسم اشارہ ہے' کبھی اس پر ہائے تنبیہ آتی ہے-
هٰكَذَا کہتے ہیں' اسی طرح یا ایسا ہی-
نَجِيْئُ اَنَا وَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى كَذَا وَ كَذَا- میں اور میری امت کے لوگ قیامت کے دن ایسے ایسے مقام پر آئیں گے (ایک روایت میں عَلٰى كَوْمٍ ہے یعنی ایک ٹیلہ پر)-
يَانَبِيَّ اللّٰهِ كَذَاكَ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جنگ بدر میں آنحضرتؐ سے عرض کیا) یارسول اللہؐ بس بس یہ دعا کافی ہے (کیونکہ اللہ تعالےٰ آپ سے فتح ونصرت کا وعدہ فرما چکا ہے اور آپ کی دعا بس یہ کافی ہے اور زیادہ الحاح کی ضرورت نہیں)-
كَذَاكَ مُنَا شَدَتُكَ -بس آپ کا یہ سوال کافی ہے (ایک روایت میں كَفَاكَ ہے)-
كَذَاكَ لَا تَذْعَرُوْا عَلَيْنَا اِبِلَنَا- بس کرو ہمارے اونٹوں کو مت ڈراؤ-
رَجُلٌ كَذَاكَ -ایک خسیس آدمی-
اِشْتَرِلِيْ غُلَامًا وَّلَا تَشْتَرِهٖ كَذَاكَ- مجھ کو ایک غلام خرید دو لیکن خسیس اور کمینہ مت لینا-

بابُ الكاف مع الراء

كَرْبٌ -شاق ہونا' سخت ہونا' بٹنا' تنگ کرنا-
كَرْبٌ اور كِرَابٌ- ناگر (ہل) چلانا' قلبہ رانی-
كُرُوْبٌ -نزدیک ہونا-
تَكْرِيْبٌ- کرابہ کھانا (یعنی بچی ہوئی کھجور جو کاٹنے کے بعد پتوں میں رہ جاتی ہے)-

اِكْرَابٌ- جلد چلنا' بھر دینا' ڈول پر آڑی لکڑی لگانا-
تَكَرُّبٌ- چننا-
اِكْتِرَابٌ یا اِكْرِيْبَابٌ- شاق ہونا' سخت رنجیدہ ہونا-
كَرَابَةٌ- آفت-
كُرْبَةٌ -سختی-
مَا بِالدَّارِ كَرَّابٌ -گھر میں کوئی نہیں ہے-
مَكْرُوْبٌ -رنجیدہ' گرفتار مصیبت-
فَاِذَا اسْتَغْنٰى اَوْ كَرَبَ اِسْتَعَفَّ- جب مال دار ہو گیا یا مال دار ہونے کے قریب ہوا تو باز آ گیا- (عرب لوگ کہتے ہیں كَرَبَ يَفْعَلُ یعنی کرنے کے قریب ہو گیا جیسے كَادَ يَفْعَلُ ہے کرنے کو تھا)-
اَيْفَعَلَ الْغُلَامُ اَوْ كَرَبَ -لڑکا جوان ہو جائے یا جوانی کے قریب ہو-
كَرُّوْبِيُّوْنَ- فرشتوں کے سردار اور مقرب بارگاہ الٰہی (نہایہ میں ہے کہ ہر جانور کو جس کے جوڑ مضبوط ہوں یوں کہتے ہیں اِنَّهٗ لَمُكْرَبُ الْخَلْقِ یعنی خوب قوی اور زور دار ہے تو كَرُّوْبِيُّوْنَ سے زوردار قوی فرشتے مراد ہوں گے)-
كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْوَحْيُ كُرِبَ لَهٗ- آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی (پیشانی پر پسینہ آ جاتا)-
كُرِبَ لِذٰلِكَ وَ تَرَبَّدَ- اس سے سختی ہوئی اور چہرہ متغیر ہو گیا-
فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ- مجھ کو ایسا صدمہ اور رنج ہوا کہ ویسا صدمہ اور رنج کبھی نہیں ہوا-
فَكَرَبْتُ كَرْبًا- میں رنج سے گھٹ گیا-
مَنْ فَرَّجَ كُرْبَةً- جو شخص کسی کی مصیبت اور سختی دفع کرے (اس کا غم غلط کرے اس کی مدد اور اعانت کرے)-
وَاكَرْبَ اَبَاهُ- (حضرت فاطمہ آنحضرتؐ کے مرض موت میں آپ کی تکلیف اور سختی دیکھ کر فرمانے لگیں) ہائے میرے باپ پر کیا سختی ہو رہی ہے-
لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ- آج کے دن کے بعد پھر تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہو گی (کیونکہ اس دنیائے فانی سے

جدا ہونے کے بعد پھر کسی بیماری کی تکلیف نہیں رہتی)-

یَدْعُوْ عِنْدَ الْکَرْبِ - سختی اور تکلیف کے وقت دعا کرے-

یَامُفَرِّجَ الْمَکْرُوْبِیْنَ - اے تکلیف زدوں کی تکلیف دفع کرنے والے' غم زدوں کا غم رفع کرنے والے-

کَرَبُهَا ذَهَبٌ - بہشت کے کھجور کی ڈالیوں کی جڑیں سونے کی ہوں گی-

اُبَنَیَّ اِنَّ اَبَاكَ کَارِبُ یَوْمِهٖ فَاِذَا دُعِیْتَ اِلَی الْمَکَارِمِ فَاعْجَلْ - بیٹا تیرا باپ ایک دن کا مہمان ہے موت کی سختی اس کو آج آ لگے گی تو جب تو اچھی اور عمدہ باتوں کی طرف بلایا جائے تو جلدی کر- ع

''درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست''

سَارِعُوْا اِلَی الْخَیْرَاتِ

وَکُرُوْبَاتٌ یا کُرُبَاتٌ یا کُرْبَاتٌ - سختیاں مصیبتیں-

لِمَنْ نَزَلَ بِهٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ - جس شخص کو کوئی رنج یا سختی یا تکلیف پیش آئے-

اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ کَرَبَةً وَقَالَ تَعَلَّمِیْ مَا فِیْهَا وَکَانَ فِیْهَا کِتَابَةٌ - آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ کو کھجور کی ڈالی کی جڑ دی اور فرمایا اس میں جو لکھا ہے اس کو سیکھ لے (یاد کر لے)-

کُرَبٌ - سختیاں-

کَرْبَسَةٌ - اس طرح چلنا جیسے پاؤں میں بیڑیاں پڑا ہوا شخص چلتا ہے-

کِرْبَاسٌ - سفید روئی کا کپڑا یا کھر کھرا کپڑا (یہ معرب ہے کَرْبَاس کا جو فارسی لفظ ہے' اس کی جمع کَرَابِسٌ یا کَرَابِیْس ہے)-

مُکَرْبَسُ الرَّاْسِ - جس کا سر مجتمع ہو-

وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ مِّنْ کَرَابِیْسَ - حضرت عمرؓ ایک کرتہ روئی کا پہنے ہوئے تھے (یعنی سوتی کرتہ)-

فَاَصْبَحَ وَقَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ کَرَابِیْسَ سَوْدَاءَ - صبح کو ایک سوتی کپڑے کا کالا عمامہ باندھے ہوئے تھے-

بَعَثَ عَمِّیْ اِلَیَّ بِکِرْبَاسَةٍ - میرے چچا نے مجھ کو ایک سوتی کپڑا بھیجا-

کَرْثٌ - سخت ہونا' تکلیف اٹھانا-

اِنْکِرَاثٌ - کٹ جانا-

اِکْتِرَاثٌ - خبر لینا' متاثر ہونا-

کُرَّاثٌ - گندنا جو پیاز کی طرح بدبودار ہوتا ہے-

لَمْ یُخَلِّنَا سُدًی مِّنْ بَعْدِ عِیْسٰی وَ اکْتَرَثَ - حضرت عیسیٰؑ کے بعد اللہ تعالےٰ نے ہم کو خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہماری خبر لی (اور ہم کو دین کا صحیح راستہ بتانے کے لئے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا- نہایہ میں ہے کہ اِکْتَرَثَ ہمیشہ نفی میں مستعمل ہوتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں مَا اِکْتَرَثَ بِهٖ یعنی اس کی کچھ پرواہ نہیں کی نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی اثر ہوا اور اس حدیث میں جو اثبات میں مستعمل ہوا یہ شاذ ہے)-

فِیْ سَکْرَةٍ مُّلْهِثَةٍ وَّ غَمْرَةٍ کَارِثَةٍ - ایسی سختی میں جو زبان باہر نکالنے والی ہو اور ایسی آفت میں جو شاق ہو- (عرب لوگ کہتے ہیں کَرَثَهُ الْغَمُّ وَ اَکْرَثَهٗ یعنی غم والم نے اس کو سخت تکلیف اور مشقت میں ڈالا)-

لَا یَکْتَرِثُ لِهٰذَا الْاَمْرِ - اس کو اس کام کی کچھ پرواہ نہیں-

کَیْفَ یَکُوْنُ صَاغِرًا وَّلَا یَکْتَرِثُ - کیونکہ وہ ذلیل ہوگا اور وہ پرواہ نہ کرے گا-

اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ مَنْ کَانَ الْعَمَلُ بِالْحَقِّ اَحَبَّ اِلَیْهِ وَ اِنْ نَقَصَهٗ وَ کَرَثَهٗ مِنَ الْبَاطِلِ - لوگوں میں جو شخص بڑی فضیلت والا ہے جس کو ناحق کے بدلے حق بات پر عمل کرنا بہت پسند ہو گو اس کو نقصان اور تکلیف پہنچے-

کَرْدٌ - ہانکنا' کاٹنا' نکال باہر کرنا-

مُکَارَدَةٌ - دفع کرنا-

کَرْدٌ - گردن-

کُرْدٌ - ایک قوم ہے ایشیا میں جو بہادری اور جرأت میں مشہور ہے اکثر اس میں مسلمان ہیں-

لَمَّا اَرَادُوا الدُّخُوْلَ عَلَیْهِ لِقَتْلِهٖ جَعَلَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ

الْأَخْنَسِ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ وَ يَكُرُّدُهُمْ بِسَيْفِهٖ - جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کے لئے ان کے گھر میں گھسنا چاہا تو مغیرہ بن اخنس نے ان پر حملہ کرنا اور اپنی تلوار سے ان کو ہٹانا اور دفع کرنا شروع کیا-

كَاَنَّ هٰذَا الْمُتَكَلِّمَ كَرَدَ الْقَوْمَ - گویا اس بات کرنے والے نے لوگوں کی رائے پھیر دی-

وَاللّٰهِ لَا اَقْعُدُ حَتّٰى تَضْرِبُوْا كَرْدَهٗ - (معاذ بن جبلؓ ایمن میں ابوموسیٰ اشعری کے پاس گئے، وہاں ایک شخص کو دیکھا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہوگیا پھر یہودی ہوگیا - اسلام سے پھر گیا - تو معاذؓ نے کہا) میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک تم اس کی گردن نہ مارو گے (اس کو قتل نہ کرو گے بموجب حدیث شریف مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ - یعنی مرتد کو مار ڈالو)-

كَرَدَهٗ - اس کی گردن ماری-

كَرْدَسَةٌ - جمع کرنا، الگ الگ ٹکڑیاں ٹکڑیاں کرنا، باندھنا مقید کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا جیسے بیڑیاں پہنے ہوئے شخص چلتا ہے، زور سے ہانکنا-

كُرْدِسَ الرَّجُلُ - اس کے ہاتھ اور پاؤں ملا کر باندھ دیئے گئے-

تَكَرْدُسٌ - منقبض ہونا-

كُرْدُوْسَانِ - قیس اور معاویہ کو کہتے ہیں - جو مالک بن حنظلہ کے فرزند تھے-

كُرْدُوْسٌ - دو ہڈیوں کا جوڑ (اس کی جمع كَرَادِس اور كَرَادِيْس ہے)-

ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ - آنحضرتؐ کی صفت ہے یعنی آپ کی ہڈیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے (بعضوں نے كَرَادِيْسِ کے معنی ہڈیوں کے سرے کہا ہے)-

اَطْعَمْتُ النَّاسَ كَرَادِيْسَهَا - میں نے لوگوں کو اس کی ہڈیوں کے جوڑ کھلائے-

وَمِنْهُمْ مُكَرْدَسٌ فِى النَّارِ - کوئی ان میں سے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا-

كَرٌّ يا كُرُوْرٌ - لوٹ کر آنا، لوٹانا، بار بار آنا (جیسے تَكْرَارٌ ہے)-

كَرَّارٌ - پھر جنگ کے لئے لوٹ کر آنے والا-

كَرَّ صَدْرُهٗ - اس کے سینہ میں سے کریری جاتی ہے-

كَرِيْرٌ - کہتے ہیں سینہ کی آواز کو جو گلا گھونٹے جانے پر نکلتی ہے یا ٹھسکہ کی آواز جو گرد و غبار سے پیدا ہوتی ہے-

تَكْرِيْرٌ تَكِرَّةٌ - دوبارہ لوٹانا یا کئی بار لانا-

كَرَار - توشہ خانہ-

كَرَارِجِيْ - توشہ خانہ کا داروغہ-

كَرَّةٌ - ایک بار (جیسے مَرَّةٌ ہے)-

كُرٌّ - ایک پیمانہ ہے عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے، یا چھ گدھوں کے بوجھ-

نَاقَةٌ مِكَرَّةٌ - جس اونٹنی کا دودھ ہر دن میں دو بار دوہا جائے-

فَرَسٌ مِكَرٌّ - وہ گھوڑا جس پر سوار ہو کر حملہ کر سکیں-

وَجَعَلْتَا هُمَا فِىْ كُرَّيْنِ غُوْطِيَّيْنِ - (آنحضرتؐ نے سہیل بن عمرو سے زمزم کا پانی چاہا، اس کی عورت نے ایک اور عورت ایلہ نامی سے مدد لی اور چمڑے کے دو توشہ دانوں کو کاٹا) اور ان کو موٹے دو کپڑوں میں جو غوطہ کے بنے ہوئے تھے رکھا (تاکہ پانی ٹپکے نہیں)-

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يَحْمِلِ الْقَذَرَ يا اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ كُرًّا لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا - جب پانی کر کی مقدار میں ہو تو وہ پلیدی نہ اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہ ہوگا بشرطیکہ اس کا کوئی وصف نجاست سے نہ بدلے - نہایہ میں ہے کہ بصرہ میں کر گدھے کے چھ بوجھ ہوتے ہیں - ازہری نے کہا کہ کر ساٹھ قفیز کا ہوتا ہے اور قفیز آٹھ مکوک کا اور مکوک ڈیڑھ صاع کا - اس حساب سے کر بارہ وسق کا ہوا - ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے امامیہ کا عمل اسی قول پر ہے)-

تَكِرُّ فِىْ هٰذِهٖ مَرَّةً - کبھی ادھر مڑتی ہے کبھی ادھر-

فَكَرَّ النَّاسُ - تب تو لوگ لوٹے-

كَالْكَرَّارِ بَعْدَ الْفَرَّارِ - جیسے بھاگ جانے کے بعد پھر حملہ کرنے والا-

اَوْ شَكُّهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ - بھاگنے کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلد حملہ کرنے والے (یعنی گو شاذ و نادر وہ میدان جنگ سے بھاگ جاتے ہیں لیکن پھر اسی وقت لوٹ کر آتے ہیں اور دشمن پر حملہ کرتے ہیں)-

سَاُعْطِي الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّارٍ - میں کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں (بار بار) حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (یہ حدیث آنحضرتؐ نے جنگ خیبر میں فرمائی- شب کو یہ حدیث فرمائی اور صبح حضرت علیؓ کو بلا کر جھنڈا ان کے ہاتھ میں دیا- انھوں نے قلعہ فتح کر لیا اور مرحب یہود کے بڑے پہلوان کو واصل جہنم کیا)-

اِنِّيْ لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَ دَوْلَةُ الدُّوَلِ - میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں-

كَرْزٌ يا كُرُوْزٌ - داخل ہونا' پوشیدہ ہو جانا' التجا کرنا و مائل ہونا' انجیل کی بشارت دینا' بہانا-

كُرَازٌ - شیشہ یا تنگ منہ کا کوزہ-

كُرَّزٌ - کمینہ' خبیث' بخیل باز-

كَرْزَنٌ یا كِرْزَنٌ یا كِرْزِيْنٌ - پکاس یا بڑا تبر یا کلہاڑا (اس کی جمع كَرَازِن اور كَرَازِيْن ہے)-

كَرْزَنٌ - فارس کے تاج شاہی کو کہتے ہیں جو سونے اور جواہر سے مرصع ہوتا ہے-

فَاَخَذَ الْكِرْزِيْنَ فَحَفَرَ - پھر آپ نے پکاس (تبر) لیا اور کھودا (یعنی جنگ خندق میں جب ایک سخت چٹان نمودار ہوئی اور صحابہؓ سے کھد نہ سکی)-

مَا صَدَّقْتُ بِمَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ وَقْعَ الْكَرَازِيْنَ - (بی بی ام سلمہؓ فرماتی ہیں) مجھ کو آنحضرتؐ کی وفات کا اس وقت تک یقین نہ آیا' یہاں تک کہ میں نے پکاسیں (کدالیں) مارنے کی آواز سنی (یعنی قبر کھدنا شروع ہوئی اس وقت یقین ہوا کہ آپ نے انتقال فرمایا)-

كِرْسٌ - ملے جلے گھر' اصل' پیشاب' گوبر جو ایک دوسرے پر تہہ بہ تہہ ہو-

كُرَّاس - کتاب کا ایک جز (اس کی جمع كَرَارِيْس ہے)-

كُرْسِيٌّ اور كِرْسِيٌّ - لکڑی کا تخت اور علم اور تخت شاہی اور مقام اقامت-

وَمِنْهُمْ مَكْرُوْسٌ فِي النَّارِ - بعض ان میں سے دوزخ میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جائیں گے (اکثر روایتوں میں مُكَرْدَسٌ ہے)-

تَكْرِيْسٌ - ملانا (اور شاید یہ كِرْسُ الدِّمْنَةِ سے ماخوذ ہے- یعنی نیچے کا وہ مکان جہاں جانور باندھے جاتے ہیں ان کا گوبر پڑا رہتا ہے-

مَا اَدْرِيْ مَا اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ - (ابوایوب انصاریؓ نے کہا) میں نہیں جانتا ان سنڈاسوں کو کیا کروں' حالانکہ آنحضرتؐ نے ہم کو منع کیا ہے کہ پیشاب پاخانہ میں ہم قبلہ کی طرف منہ کریں (یہ کریاس کی جمع ہے- زمخشری نے كِرْنَاسٌ نون سے نقل کیا ہے یعنی سنڈاس)-

يَافُضَيْلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِيِّ - (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) اے فضیل اللہ تعالےٰ کی کرسی میں ہر چیز آ گئی (اس کی کرسی آسمان اور زمین سب چیزوں کو محیط ہے- جیسے قرآن میں ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ)-

اَلْكُرْسِيُّ وَسِعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالْعَرْشُ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ وَسِعَ الْكُرْسِيَّ - اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمان اور زمین سب کو گھیرے ہوئے ہے اور عرش ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یہاں تک کہ کرسی کو بھی (تو عرش کرسی سے بھی بہت بڑا ہے)-

اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ - اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آخر تک-

كُرْسُعَةٌ كُرْسُوْعَةٌ - آدمیوں کا ایک گروہ-

كُرْسُوْعٌ - پہنچے کا وہ اٹھا ہوا کنارہ جو خنصر کے قریب ہوتا ہے (اس کی جمع كَرَاسِيْعُ ہے)-

فَقَبَضَ عَلٰی کُرْسُوْعِیْ - اس نے میرا کرسوع پکڑ لیا (یعنی پہنچے کا سرا جو خنصر انگلی کے مقابل ہے)-

کَرْسَفَةٌ - کونچیں کاٹنا' تنگ باندھنا' کرسفہ رکھنا-

تَکَرْسُفٌ (مطاوع ہے کَرْسَفَةٌ کا اور) ایک میں ایک گھس جانا-

کِرْسَافَةٌ - آنکھ کی تاریکی اور ظلمت-

کُرْسُفٌ - روئی کا ٹکڑا' پھویا-

کُرْسُفَةُ الدَّوَاةِ - دوات کا صوف-

کُرْسُفِیْ - ایک قسم کا سفید شہد-

اِنَّهٗ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَّةٍ کُرْسُفٍ - آنحضرتؐ کو تین سوتی یمن کے کپڑوں کا کفن دیا گیا...... (کُرْسُفٍ صفت ہے ثیاب کی حالانکہ وہ مشتق نہیں ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَرَرْتُ بِحَيَّةٍ ذِرَاعٍ میں ایک ہاتھ برابر سانپ پر گزرا یا مَرَرْتُ بِاِبِلٍ مِّاَةٍ میں سو اونٹ پر گزرا)-

اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ - میں تجھ کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ تو روئی کا پھویا رکھ لے (تاکہ استحاضہ کا خون دوسرے کپڑوں کو خراب نہ کرے)-

کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ مِّنْ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْهِنَّ عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِیْصٌ - آنحضرتؐ کو تین سفید کپڑوں میں سحول کے (جو ایک موضع ہے یمن میں وہاں روئی کے سفید کپڑے بنے جاتے تھے) کفن دیا گیا جو روئی کے تھے- یعنی سوتی تھے نہ ان میں عمامہ تھا نہ قمیص (تو عمامہ اور قمیص دونوں بدعت ہیں بلکہ تین چادریں کافی ہیں ایک ازار جو سب سے نیچی رہتی ہے' اس پر ایک چادر جو بجائے قمیص کے ہوتی ہے اس پر ایک بڑی چادر جس کو لفافہ کہتے ہیں' اب لفافہ پر ایک اور چادر ڈالنا جیسے آج کل رائج ہے یہ بھی بدعت ہے بعض نے کہا لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ کا یہ مطلب ہے کہ ان تین کپڑوں کے سوا قمیص اور عمامہ علیحدہ تھے تو کل پانچ کپڑوں میں کفن ہوا)-

کُرْسُفٌ - بنی اسرائیل کا ایک عابد زاہد شخص تھا جو ایک عورت کے عشق میں کافر ہو گیا تھا- پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی اس نے توبہ کی اس کا قصور معاف ہو گیا)-

مَنْ اَعْيَتْهُ الْحِيْلَةُ فَلْيُعَالِجِ الْكُرْسُفَ - جس شخص سے کوئی تدبیر بن نہ پڑے تو وہ کرسف کا استعمال کرے-

کِرْشٌ یا کَرِشٌ - جانوروں کا کوٹھا یعنی معدہ (اس کی جمع کُرُوْشٌ ہے)-

کَرْشٌ - سمٹ جانا-

تَکْرِیْشٌ - ترش رو ہونا' پیٹ بڑا ہونا-

تَکَرُّشٌ - سمٹ جانا' جمع ہونا-

اِسْتِکْرَاشٌ - کرش بننا (بکری کا بچہ جب تک گھاس نہیں چرتا تو اس کے معدہ کو اِنْفَحَه کہتے ہیں' جب گھاس کھانے لگتا ہے تو کَرِشٌ کہتے ہیں- کَرِش چھوٹے بچوں کو بھی کہتے ہیں)-

اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ - انصار میرے پیٹ اور گٹھری ہیں (جیسے پیٹ میں چارہ جا کر جمع ہوتا ہے اسی طرح گٹھری میں کپڑے- ویسے ہی میری راز کی باتیں اور امانتیں انصار کے پاس رہتی ہیں- مطلب یہ ہے کہ وہ میرے محرم اسرار اور معتمد علیہ اور راز دار ہیں- بعض نے کہا کَرِش سے جماعت مراد ہے یعنی میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں)-

فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَرِشٍ شَاةٌ - ہر معدہ والے جانور کے مارنے میں جب محرم اس کو مارے تو ایک بکری فدیہ میں دینا ہوگی (مثلاً ہرن مار ڈالے یا خرگوش)-

لَوْ وَجَدْتُ اِلٰی دَمِكَ فَاکَرِشٍ لَشَرِبَتِ الْبَطْحَاءُ مِنْكَ - اگر میں تیرے خون کے لئے معدہ کا منہ پاتا تو میدان تیرا خون پیتا (مطلب یہ ہے کہ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو تجھ کو قتل کرتا اور تیرے خون سے زمین کو سیراب کرتا یہ ایک مثل ہے اس وقت سے شروع ہوئی جب ایک شخص نے بکری کے پارچے اس کے اوجھ میں بھر کر پکائے- لوگوں نے کہا اس کی سری بھی اس میں بھر دے- لیکن اوجھ کا منہ تنگ تھا سری اس کے اندر نہیں جا سکتی تھی تب پکانے والے نے کہا اگر میں اوجھ کا منہ اس لائق پاتا تو ایسا کرتا (یعنی سری بھی اس میں گھسیڑ دیتا)-

اَلْبَغْلُ کَرِشُهٗ سِقَاءُهٗ - خچر کا معدہ اس کا مشکیزہ ہے (اس میں پانی جمع کر لیتا ہے)-

کَرِشُ الرَّجُلِ - اس کے چھوٹے کم سن بال بچے-

كَرْعٌ یا كُرُوْعٌ - لمبی گردن کر کے منہ سے پانی پینا (یعنی چلو یا برتن میں نہ لینا بلکہ منہ لگا کر پینا) پنڈلی پر مارنا-

كَرَعٌ - پایہ کھانا یا پنڈلی میں شکوہ ہونا' جماع کی خواہش کرنا' برسنا-

اِكْرَاعٌ - جانوروں کو منہ سے پانی پلانا' موقع دینا-

تَكَرُّعٌ - وضو کرنا-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ حَائِطِهٖ فَقَالَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنِّهٖ وَاِلَّا كَرَعْنَا - آنحضرتؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی ہے پرانی مشک میں (جو ٹھنڈا ہوتا ہے) تو خیر ورنہ ہم منہ سے پانی پی لیں گے (جیسے جانور پیتے ہیں وہ اکارِعُ یعنی ہاتھ پاؤں پانی میں ڈال دیتے ہیں)-

كَرِهَ الْكَرْعَ فِی النَّهْرِ - پانی کی نہر میں منہ سے پانی پینا (جانور کی طرح) مکروہ رکھا-

اِنَّ رَجُلًا سَمِعَ قَائِلًا يَقُوْلُ فِیْ سَحَابَةٍ اَسْقِ كَرَعَ فُلَان - ایک شخص نے ابر میں سے ایک کہنے والے (فرشتے) کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا فلاں شخص کے کنٹے (تالاب' جوہڑ) میں پانی برسا-

كَرَعٌ - وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے پھر کھیت والا اس کو اپنے کھیت میں پہنچاتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں شَرِبَتِ الْاِبِلُ بِالْكَرَعِ - اونٹوں نے تالاب میں سے پانی پیا- جوہری نے کہا كَرَعٌ آسمان کا پانی جس کو منہ لگا کر پئیں)-

شَرِبْتُ عُنْفُوَانَ الْمَكْرَعِ - میں نے تالاب میں سے شروع میں پانی پیا (صاف اور ستھرا پانی میرے حصہ میں آیا اور دوسروں کو گدلا اور خراب پانی ملا- یہ معاویہ کا قول ہے یعنی مجھ کو دنیا کی بادشاہت اور عزت اچھی طرح ملی)-

فَهَلْ يَنْطِقُ فِيْكُمُ الْكَرَعُ - کیا تم میں پائے اور کھر بھی باتیں کرتے یعنی دنی اور کمینے لوگ-

لَوْ اَطَاعَنَا اَبُوْبَكْرٍ فِيْمَا اَشَرْنَا بِهٖ عَلَيْهِ مِنْ تَرْكِ قِتَالِ اَهْلِ الرِّدَّةِ لَغَلَبَ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ الْكَرَعُ وَالْاَعْرَابُ - اگر حضرت ابوبکر صدیقؓ ہماری بات سن لیتے یعنی ہم نے جو صلاح دی تھی کہ ابھی ان لوگوں سے نہ لڑیں جو اسلام سے پھر گئے تھے تو کمینے اور گنوار لوگ حکومت حاصل کر لیتے (اپنے اپنے قبیلوں کے سردار بن جاتے اور خلیفۂ رسول اللہ کا کوئی اقتدار نہ رہتا)-

حَتّٰی بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ - یہاں تک کہ آپ کراع الغمیم میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دو منزل پر بیر عسفان کے پاس اصل میں كُرَاع ایک لمبا پتھریلا میدان گویا اس کو پنڈلی سے تشبیہہ دی- اور غمیم ایک وادی ہے ملک حجاز میں)-

عِنْدَ كُرَاعِ هَرْشٰی - کراع ہرشےٰ کے پاس ہرشےٰ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان اس کا کراع لمبا پتھریلا میدان جو چلا جاتا ہے)-

كَانُوْا لَا يَحْبِسُوْنَ اِلَّا الْكُرَاعَ وَالسِّلَاحَ - وہ کسی چیز کو روک کر نہ رکھتے تھے مگر گھوڑوں کو اور ہتھیاروں کو-

جَعَلَهٗ فِی السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ - اس مال کو ہتھیاروں اور گھوڑوں کی خریداری میں خرچ کرتے (یعنی جہاد کے لئے)

هَلَكَ الْكُرَاعُ - جانور ہلاک ہو گئے- فَبَدَأَ اللّٰهُ بِكُرَاعٍ - اللہ تعالےٰ نے پہلے ایک ٹکڑا بہشت کے پانی کا بھیجا (اس کو کراع اس لئے کہا کہ وہ لمبا اور تھوڑا تھا جیسے جانور کا پاؤں ہوتا ہے)-

لَا بَأْسَ بِالطَّلَبِ فِیْ اَكَارِعِ الْاَرْضِ - اگر زمین کے اطراف میں کوئی روزی ڈھونڈتا پھرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں-

كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الطَّلَبَ فِیْ اَكَارِعِ الْاَرْضِ - زمین کے اطراف اور نواحی میں ڈھونڈنا ناپسند کرتے تھے (یعنی روزی کی تلاش میں جابجا پھرنا سفر کرنا)-

اِنْ دُعِيْتُمْ اِلٰی كُرَاعِ الشَّاةِ - اگر تم بکری کے ایک پایہ کی طرف بلائے جاؤ (یعنی کوئی اسی سے تمہاری ضیافت کرے)-

لَوْ دُعِيْتُ اِلٰی كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ - اگر میں بکری کے ایک پایہ کی طرف بلایا جاؤں (صرف اسی کی ضیافت ہو) تو میں

قبول کرلوں گا-

مَا يَنْضَجُوْنَ كُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ ضَرْعٌ وَّلَا زَرْعٌ -ان کے پاس تو بکری کا ایک پایہ بھی پکانے کو نہیں نہ دودھ والے جانور ہیں نہ کھیتی ہے-

لَكَانَ النَّاسُ كَرَعَةً كَكَرَعَةِ طَالُوْتَ - (حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف کی فرمایا ابوبکرؓ اپنا اسلام کھولتے تھے اور میں چھپاتا تھا قریش کے لوگ مجھ کو حقیر جانتے لیکن ابوبکرؓ اپنی پوری عزت کراتے خدا کی قسم اگر حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اسلام کا دین دونوں جانب (مشرق و مغرب میں) نہ پھیلتا) اور لوگ اس طرح دین کے مخالف ہو جاتے جیسے طالوت کے ساتھیوں نے طالوت کی مخالفت کی اور منہ لگا کر پانی پینے لگے (ایک بارگی پانی پر گر پڑے اور خوب پانی کر پی لیا)-

كَرْكَدَنٌ - گینڈا جو مشہور جانور ہے-

كَرْكَرَةٌ - کئی بار لوٹانا' قاہ قاہ کر کے ہنسنا' قہقہہ مارنا' پھر جانا' شکست پانا' چیخنا' جمع کرنا' دفع کرنا' روک رکھنا' گھمانا' گول پھرانا' پیسنا (نہایہ میں ہے کہ كَرْكَرَة وہ آواز ہے جو آدمی اپنے پیٹ میں لوٹاتا ہے)-

تَكَرْكُرٌ - ہوا میں گر پڑنا' لوٹ آنا' متردد ہونا-

كِرْكِرَةٌ - لوگوں کی ایک جماعت (اس کی جمع كَرَاكِرُ ہے)-

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ تَضَيَّفُوْا اَبَا الْهَيْثَمِ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ مَا عِنْدَكِ قَالَتْ شَعِيْرٌ قَالَ فَكَرْكِرِيْ - آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ابوالہیثمؓ انصاری کی ضیافت میں گئے- آنحضرتؐ نے ان کی بیوی سے پوچھا' تمہارے پاس کیا کھانا ہے اس نے کہا جو ہیں- فرمایا تو پیس (یعنی جو کو چکی میں پیس کر آٹا بنا)-

وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ - اور جَو کے کچھ دانے پیسے-

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ وَكَانَ بِهَا الطَّاعُوْنُ فَكَرْكَرَ عَنْ ذٰلِكَ - حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں پہنچے تو سنا کہ وہاں طاعون ہے- یہ سن کر آپ لوٹ آئے (کیونکہ جہاں طاعون پلیگ ہو وہاں جانا منع ہے اور اگر وہاں رہتا ہو تو وہاں سے بھاگنا بھی منع ہے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر میں یا وہی جنگل اور صحرا میں جا کر رہ جانا منع نہیں ہے بلکہ قاعدۂ طبی اور شرعی اسی کو مقتضی ہے)-

تَكَرْكَرَ النَّاسُ عَنْهُ - لوگ اس کے پاس لوٹ گئے-

مَنْ ضَحِكَ حَتّٰى يُكَرْكِرَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ - جو شخص نماز میں قاہ قاہ کر کے ہنسے (قہقہہ لگا کر) تو وہ وضو بھی دوبارہ کرلے اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھے (یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ جابرؓ کا قول ہے)-

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَعِيْرِ تَكُوْنُ بِكِرْكِرَتِهٖ نُكْتَةٌ مِّنْ جَرَبٍ - کیا تم نے اونٹ کو نہیں دیکھا' اس کے کرکرے پٹھے میں (جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے) ایک کھجلی کا نقطہ ہوتا ہے (نہایہ میں ہے کہ كِرْكِرَہ اونٹ کا زور جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے اور وہ کسی قدر اس کے جسم سے اٹھا ہوتا ہے' روٹی کی طرح- اس کی جمع كَرَاكِرُ ہے)-

مَا اَجْهَلُ عَنْ كَرَاكِرَ وَ اَسْنِمَةٍ - میں کراکر اور کوہانوں کو نہیں چھوڑتا (کیونکہ اونٹ میں ان کا گوشت نہایت مزے دار ہوتا ہے)-

عَطَاؤُكُمْ لِلضَّارِبِيْنَ رِقَابَكُمْ وَنُدْعٰى اِذَا مَا كَانَ حَزُّ الْكَرَاكِرِ - تم ان لوگوں کو دیتے ہو (ان سے سلوک کرتے ہو) جو تمہاری گردنیں مارتے ہیں اور ہم اس وقت بلائے جاتے ہیں جب کراکر کاٹے جاتے ہیں (اونٹ کو جب ایسی بیماری ہوتی ہے کہ سیدھا بیٹھ نہیں سکتا تو اس کا کرکرہ کاٹ کر ایک رگ اس کی نکال کر اس کو داغ دیتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ آرام اور راحت کے وقت تو ہم کو پوچھتے تک نہیں دشمنوں سے سلوک کرتے ہو اور جب سخت وقت آتا ہے تو ہم کو بلاتے ہو کیونکہ ہم جنگ کا فن جانتے ہیں' لڑائی بھڑائی میں کامل ہیں)-

مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا الْكُرْكُوْرِ - تجھے اس گہری وادی سے کیا چیز روکتی ہے؟

كُرْكُمٌ - زعفران اور کسم-

بَيْنَا هُوَ وَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَتَحَادَثَانِ تَغَيَّرَ وَجْهُ جِبْرِيْلَ حَتّٰى عَادَ كَاَنَّهٗ كُرْكُمَةٌ - ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرتؐ اور حضرت جبریلؑ باتیں کر رہے تھے اتنے میں حضرت جبریلؑ کے چہرے کا رنگ بدل گیا گویا زعفران یا ورس کا ٹکڑا ہو گیا (ورس ایک زرد گھاس ہے خوش بودار - نہایہ میں ہے کُرْکُمَةٌ مفرد ہے کُرْکُمْ کا بمعنی زعفران یا کسم - بعضوں نے کہا وہ ایک اور چیز ہے ورس کی طرح' بہرحال یہ فارسی لفظ ہے معرب - زمخشری نے کہا اس میں میم زائد ہے کیونکہ عرب لوگ سرخ کو کرک کہتے ہیں)-

كَرْمٌ - کرم اور بزرگی میں غالب ہونا -

كَرَامَةٌ اور كَرَمٌ اور كَرَمَةٌ - نفیس ہونا' عزت دار ہونا' سخی ہونا -

تكْرِيْمٌ اور تكْرِمَةٌ - تعظیم کرنا' بزرگی دینا' پانی بہت ہونا -

مُكَارَمَةٌ - ایک دوسرے سے کرم میں مقابلہ کرنا -

اُكْرِمَ الرَّجُلُ - اس کی اولاد نیک ہوئی -

اِكْرَامٌ - بمعنی تکْرِيْمٌ ہے -

تكَرُّمٌ - کریم بننا -

اِسْتِكْرَامٌ - کرم کی درخواست کرنا' کسی کو کریم پانا' اچھی چیز پا جانا -

كَرَامَةٌ - خلاف عادت وہ امر جو مومن نیکوکار کے ہاتھ پر ظاہر ہو (اگر فاسق بدکار کے ہاتھ پر ہو تو وہ استدراج ہے اور کرامت اور معجزہ میں یہ فرق ہے کہ معجزہ دعوٰی نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور کرامت میں نبوت کا دعوٰی نہیں ہوتا)-

كَرَّامِيَّه - ایک فرقہ ہے جو صفات اللہ کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دیتا ہے اس کا بانی ایک شخص تھا جس کا نام محمد بن کرّام تھا -

كَرْمٌ - انگور کو بھی کہتے ہیں -

بِنْتُ الْكَرْمِ - شراب -

كَرِيْمٌ - اللہ تعالیٰ کا نام ہے - یعنی ایسے داتا جس کی دین ختم نہیں ہوتی (بعض نے کہا کریم وہ شخص جو بلاعوض لوگوں کو نفع پہنچائے اگر ضرر سے بچنے کے لئے یا کسی فائدے کے لئے مال خرچ کرے تو وہ کریم نہیں ہے - نہایہ میں ہے کہ اللہ کا نام جو کریم ہے اس کے معنی ہی ہیں کہ جامع انواع خیر اور شرف اور فضائل کا مجموعہ)-

اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ - کریم اور کریم کے بیٹے حضرت یوسفؑ ہیں جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹے تھے (وہ حضرت اسحاقؑ کے وہ حضرت ابراہیمؑ کے' خود بھی پیغمبر' باپ دادا اور پردادا بھی پیغمبر - یہ شرف اور کسی کو حاصل نہیں ہوا - اس کے سوا حسن و جمال اور عدل و انصاف علم اور ریاست اور حکومت تمام باتیں آپ کو حاصل تھیں)-

لَاتُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ - انگور کو کرم مت کہو کرم تو مسلمان آدمی ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور شرافت عطا فرمائی ہے عرب لوگ انگور کو کرم کہا کرتے تھے کیونکہ اس سے شراب بنتی ہے جس کے پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے آنحضرتؐ نے یہ نام مکروہ سمجھا کیونکہ شراب ہماری شریعت میں حرام کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسا عمدہ نام دینا آپ نے مناسب نہیں سمجھا اور یہ اشارہ فرمایا کہ پرہیزگار مومن ایسے ناموں کا زیادہ حق دار ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لَهٗ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اَفَلَا اُكَارِمُ بِهَا يَهُوْدَ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کو شراب کی مشک بھیجی تحفہ کے طور پر تو آپ نے فرمایا - اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے - وہ شخص کہنے لگا' میں یہودیوں کو یہ دے کر ان پر احسان کروں تاکہ وہ بھی اس کا بدلہ کریں (آپ نے فرمایا' جس نے شراب حرام کی ہے اسی نے یہود کو بھی (احسان کے طور پر) اس کا تحفہ بھیجنا حرام کیا ہے - پھر آپ نے اس کے بہا دینے کا حکم دیا -

مُكَارَمَه - یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو کچھ تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ وہ بھی اس کا بدلہ کرے گا -

اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِذَا اَنَا اَخَذْتُ مِنْ عَبْدِىْ كَرِيْمَتَيْهِ فَصَبَرَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اس کو

اندھا کر دیتا ہوں یا اندھا پیدا کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے (ناشکری اور شکایت نہیں کرتا) تو میں کوئی بدلہ اس کے لئے پسند نہیں کروں گا بہشت کے سوا (یعنی اس کو بہشت عنایت کروں گا)-

کَرِیْمَه - آنکھ (کیونکہ بڑی عزیز چیز ہے اور ہر عمدہ اور اچھی چیز کو کریمہ بولتے ہیں (اس زمانہ کے محاورہ میں کَرِیْمَه دختر اور ہمشیرہ کو بھی بولتے ہیں- مثلاً کہتے ہیں تَزَوَّجْتُ کَرِیْمَةَ زَیْدٍ- میں نے زید کی بہن یا بیٹی سے نکاح کیا)-

مَنْ سَلَبْتُ کَرِیْمَتَیْهِ اُعْطِیْهِ الْجَنَّةَ- جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لیں اس کو بہشت دوں گا-

وَ اَنْفِقِ الْکَرِیْمَةَ- اچھی عمدہ چیز خرچ کر-

اِنَّهٗ اَکْرَمَ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ لَمَّا وَرَدَ عَلَیْهِ فَبَسَطَ لَهٗ رِدَائَهٗ وَ عَمَّمَهٗ بِیَدِهٖ وَقَالَ اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمَةُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْهُ- جب جریر بن عبداللہ بجلی (جو یمن کے رئیسوں میں سے تھے) آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے ان کی تعظیم کی اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی اور اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی عزت دار شخص آئے تو اس کی عزت کرو (خاطر داری سے پیش آؤ تاکہ لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں- کَرِیْمَة بہ معنی کریم ہے اور تا تانیث کی نہیں ہے بلکہ مبالغہ کی ہے جیسے عَلَّامَةٌ میں)-

وَاتَّقِ کَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ- ان کے نفیس اور عمدہ مالوں سے بچا رہ (یعنی زکوٰۃ میں ان کا عمدہ مال مت لے مثلاً دودھ والا یا موٹا تازہ جانور یا نسل کا جانور بلکہ اوسط درجہ کا مال لے)-

وَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِیْهِ الْکَرِیْمَةُ- اور وہ جہاد جس میں عمدہ اور پسندیدہ مال خرچ کیا جائے-

خَیْرُ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ مُّؤْمِنٌ بَیْنَ کَرِیْمَیْنِ- اس دن سب لوگوں میں بہتر وہ مومن ہوگا جو دو کریموں کے درمیان ہو (اس کے ماں باپ دونوں مومن ہوں یا اس کا باپ اور بیٹا دونوں مومن ہوں کریم سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو گناہ کی پلیدی سے پاک رہا یا کفر اور شرک کی نجاست سے- بعض نے کریمین کے دو عمدہ اور نجیب گھوڑے مراد لئے ہیں یعنی ان دونوں پر سوار ہو کر جہاد کرتا ہو)-

کَرِیْمُ الْخِلِّ لَا تُخَادِنُ اَحَدًا فِی السِّرِّ- اچھی دوست کسی سے چھپی آشنائی نہیں رکھتی (یعنی عمدہ اور پاک دامن بیوی چھپ کر بدکاری نہیں کرتی- کَرِیْمٌ جو مذکر کا صیغہ ہے مؤنث پر استعمال کیا گیا عورت کو شخص قرار دیا)-

وَلَا یَجْلِسُ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ- کسی کے عزت کے مقام پر (مثلاً مسند تکیہ یا خاص کرسی یا تخت پر) بغیر اس کی اجازت کے نہ بیٹھے (کیونکہ یہ اس کو ناگوار ہوگا- بعضوں نے کہا تکرمہ سے دسترخوان مراد ہے)-

تَکْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ- اللہ نے اس امت کو عزت دینے کو (یہ حکم دیا کہ امیر تم میں سے ہوں گے)-

کِرْمَانُ- ایک صوبہ ہے ملک ایران میں خراسان اور بحر ہند کے درمیان-

یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ کِرْمَانَ- دجال خراسان سے نکلے گا یا کرمان سے-

مَنْ کَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْیُکْرِمْهُ- جو شخص بال رکھتا ہو (سر یا داڑھی کے) تو ان کی عزت کرے (بالوں کو دھو دھلا کر صاف پاک رکھے ان میں تیل ڈالے کنگھی کرے)-

نَخْلَةٌ کَرِیْمَةٌ- کھجور کا عمدہ درخت (جو خوش ذائقہ اور عمدہ پھل دیتا ہو یا کثرت سے پھل دیتا ہو)-

وَاجْعَلْ نَفْسِیْ اَوَّلَ کَرِیْمَةٍ تَنْتَزِعُهَا مِنْ کَرَائِمِیْ- یا اللہ میری عمدہ چیزوں میں سے جو تو پہلے لے وہ میری جان ہو (جان جانے کے بعد آنکھ کان جائیں کیونکہ زندگی میں آنکھ کان جانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے)-

اَلْوَلِیْمَةُ یَوْمٌ وَّ یَوْمَانِ مَکْرُمَةٌ- شادی کی دعوت ایک دن کی ہے اگر دو دن تک ہو تو احسان اور سلوک ہے-

فِعْلُ الْخَیْرِ مَکْرُمَةٌ- اچھا کام کرنا عزت کا باعث ہوتا ہے یا کسی سے سلوک کرنا بھلائی کا موجب ہوتا ہے-

اَکْرِمُوا الضَّیْفَ- مہمان کی خاطر داری کرو (اس کے لئے جلد کھانا تیار کرو کشادہ پیشانی اور خوش روئی کے ساتھ پیش آؤ- کھاتے وقت اچھی باتیں کرو گھر کے دروازہ تک اس کا

استقبال کرو)-

مَكَارِمُ الْاَخْلَاقِ- عمدہ اخلاق (جس سے پیغمبرؑ موصوف ہوتے ہیں یقین، قناعت، صبر، شکر، حلم، حسن خلق، سخاوت، غیرت، شجاعت، مروت-)

اِمْتَحِنُوْا اَنْفُسَكُمْ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَاِنْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَاحْمَدُ واللّٰهَ وَ اِلَّا تَكُنْ فِيْكُمْ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ فِيْهَا- اپنے نفسوں کو جانچو، ان میں عمدہ اخلاق (دسوں جو اوپر بیان ہوئے) اگر موجود ہوں تو اللہ کا شکر کرو، اگر نہ ہوں تو اللہ سے سوال کرو، اس سے التجا کرو (وہ ایسے اخلاق تم کو عنایت فرمائے)-

سُئِلَ عَنْ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَقَالَ الْعَفُوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلَةُ مَنْ قَطَعَكَ وَ اِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ- آپ سے پوچھا گیا عمدہ اخلاق کیا ہیں؟ فرمایا جو شخص تجھ پر ظلم و زیادتی کرے اس کو معاف کر دینا، جو تجھ سے ناطہ توڑے اس سے ناطہ جوڑنا، جو تجھ کو محروم کرے تیرا حق نہ دے اس کو دینا، سچی بات کہنا اگرچہ خود تیرے خلاف ہو (تجھ کو اس سے نقصان پہنچے)-

اِبْنَةُ الْكَرْمِ- انگوری شراب-

دَارُ الْكَرَامَةِ- بہشت کیونکہ وہ عزت اور خاطر داری کا گھر ہے (جیسے دَارُ الْمُقَامَةِ اور دَارُ الْاِرْتِحَالِ دنیا کو کہتے ہیں)-

كِرَانٌ- عود، چنگ جو مشہور باجے ہیں-

فَغَنَّتْهُ الْكُرَيْنَةُ- ستار بجانے والی نے ان کو گانا سنایا- (یعنی حضرت حمزہؓ کو)-

كُرَيْنَه- گانے والی-

كَرْنَفَةٌ- کاٹنا، مارنا-

كِرْنَاف یا كُرْنَاف- شاخوں کی جڑیں جو ڈالی میں کاٹنے کے بعد رہ جاتی ہیں (اس کی جمع كَرَانِيف ہے)-

فَاَتٰى بِقِرْبَتِهٖ نَخْلَةً فَعَلَّقَهَا بِكُرْنَافَةٍ- اس کو جڑ میں لٹکا دیا جو شاخ میں نکلی رہتی ہے-

وَلَا كُرْنَافَةَ وَلَا سَعَفَةَ- نہ جڑ ہے نہ شاخ-

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعَفُهَا وَ كَرَانِيفُهَا

اَشَاجِعُ تَنْهَشُهٗ- اس کی شاخیں اور جڑیں قیامت کے دن اژدہے بن کر اس کو ڈسیں گی-

وَالْقُرْاٰنُ فِي الْكَرَانِيفِ- اس وقت تک قرآن کھجور کی ڈالیوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی جب تک مصحفوں میں قرآن جمع نہیں کیا گیا تھا)-

كَرْهٌ یا كُرْهٌ یا كَرَاهَةٌ یا كَرَاهِيَةٌ یا مَكْرَهَةٌ- ناپسند کرنا، برا جاننا، بدصورت ہونا-

تَكْرِيْهٌ- کسی کو مکروہ کر دینا-

اِكْرَاهٌ- زبردستی کرنا، زور سے ایک کام پر مجبور کرنا-

تَكَرُّهٌ اور تَكَارُهٌ- برا جاننا-

اِسْتِكْرَاهٌ- کسی چیز کو برا ماننا، مکروہ جاننا-

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ- باوجود تکلیف اور مشقت کے وضو پورا کرنا (اچھی طرح اعضا کو دھونا) مثلاً سردی کی شدت پانی کی کمی یا گرانی یا اعضاء کی بیماری میں- نووی نے کہا پانی گرم کرنے سے ثواب میں...... کمی نہ ہوگی- طیبی نے کہا وضو کا پورا کرنا یہ ہے کہ اچھی طرح ہر عضو کو دھوئے اور کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے اور تین تین بار دھوئے)-

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ- بہشت ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس پر شاق ہیں (نفس ان کو ناپسند کرتا ہے جیسے عبادات کا سنت کے موافق بجا لانا گناہوں سے باز رہنا، غصہ پی جانا، خطا معاف کر دینا-) اور دوزخ نفس کی خواہشوں سے گھری ہوئی ہے (یعنی وہ خواہشیں جو شرع کے خلاف ہیں- مثلاً زنا، چوری، خیانت، حرام کاری، شراب خواری، سود خواری، رشوت خواری، جھوٹ، غیبت، بہتان، خلاف وعدگی وغیرہ)-

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ- میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے خواہ وہ ہم کو پسند ہو یا ناپسند ہو (ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے یا ہر حالت میں خوشی ہو یا ناخوشی آپ کے ساتھ رہیں گے)-

هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ- یہ یعنی ذی الحجہ کا دسواں

دن ایسا دن ہے جس میں گوشت مشکل سے ملتا ہے (کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں، جانوروں کی قلت ہوتی ہے، بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کے لئے جانور کاٹنا کوئی پسند نہیں کرتا بلکہ قربانی کے لئے جو عبادت ہے کاٹتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے یعنی اَللَّحْمُ فِیْهِ مَکْرُوْهٌ۔ لیکن صحیح بخاری کی روایت میں یَشْتَهِی فِیْهِ اللَّحْمَ ہے اس کا مطلب صاف ہے یعنی اس دن سب کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم کی روایت کا بھی مطلب صاف ہوسکتا ہے یعنی اس دن چونکہ سب لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور گوشت کی کثرت ہوتی ہے تو گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے کوئی اس کو پسند نہیں کرتا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں لَحَمْ بہ فتحہ حا ہے یعنی وہ دن جس میں گوشت کی خواہش رہنا (اس طرح کی قربانی نہ کریں، اور سب گھر والے گوشت کے مشتاق رہیں) برا سمجھا جاتا ہے ایک روایت میں مکروہ کے بدلے مَقْرُوْمٌ ہے تو یہ صحیح بخاری کے موافق ہو جائے گا۔ یعنی اس دن گوشت کی خواہش ہوتی ہے)۔

خَلَقَ الْمَکْرُوْهَ یَوْمَ الثَّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے بری چیزیں (جیسے ظلمت اور تاریکی نجس اور گندے حیوانات) منگل کے دن پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا (نور سے خیر مراد ہے یعنی سب بہتر اور پاکیزہ چیزیں)۔

رَجُلٌ کَرِیْهُ الْمِرْاٰةِ۔ ایک بدصورت کریہ منظر مرد۔

سُئِلَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِهَهَا۔ آنحضرتؐ سے کئی باتیں پوچھی گئیں آپ نے یہ پوچھنا ناپسند کیا (کیونکہ بلا ضرورت پوچھنے سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ کبھی پوچھنے کی وجہ سے ایک چیز حرام ہوجاتی ہے اگر نہ پوچھتے تو معاف رہتی)۔

کَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَیْنَا۔ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم اکتا جائیں (ہر روز وعظ سنتے سنتے)۔

کَرَاهِیَةُ الدَّوَاءِ الْمَرِیْضَ۔ جیسے بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے۔

فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّهٗ کَرِهَهَا۔ (جابرؓ کہتے ہیں میں آنحضرتؐ کے دروازے پر آیا۔ آپ نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں) آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں گویا آپ نے ایسا کہنا ناپسند فرمایا (چونکہ یہ جواب بے کار ہے بجائے میں ہوں کے اپنا نام بیان کرنا چاہئے)۔

یَکْرَهُ ابْنُ عُمَرَ اَنْ یَقُوْمَ الرَّجُلُ ثُمَّ یَجْلِسُ مَکَانَهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ اس کو برا جانتے تھے کہ کوئی شخص (اپنی جگہ چھوڑ کر جہاں وہ بیٹھا ہو) اٹھ کھڑا ہو اور پھر وہ اس جگہ بیٹھ جائیں (کیونکہ وہ اس نے شرم یا خوف سے ایسا کیا ہو اور اس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

یَکْرَهُ الْغُلَّ۔ آنحضرتؐ خواب میں یہ دیکھنا کہ گلے میں طوق پڑا ہے برا جانتے تھے (اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے۔ بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ شریعت کی پابندی کرے گا لیکن گلے میں طوق کافروں کی صفت ہے جیسے قرآن میں ہے اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ)۔

کَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا۔ آنحضرتؐ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا مکروہ جانتے تھے (کیونکہ شاید آنکھ نہ کھلے اور عشاء کی نماز فوت ہوجائے)۔

کَانَ یَکْرَهُ الْحَدِیْثَ بَعْدَهَا۔ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرتے رہنا (ادھر ادھر کی گپ شپ دنیا کی باتیں حکایتیں اور نقلیں قصے کہانیاں بیان کرنا جیسے بعض دنیا داروں کی عادت ہے) آپ مکروہ جانتے تھے (کیونکہ عشاء کی نماز عبادت ہے اور سونا گویا ایک طرح کی موت ہے تو بہتر یہ ہے کہ موت عبادت پر ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ دوسرے جب عشاء کی نماز کے بعد بات چیت اور لغویات میں مصروف رہے گا تو احتمال ہے کہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے بلکہ صبح کی نماز بھی شاید فوت ہوجائے)۔

فَاِنَّهٗ لَا مُکْرِهَ لَهٗ یا لَا مَکْرَهَ لَهٗ۔ (تم میں سے جب کوئی دعا کرے تو قطعی طور سے کرے۔ یعنی یوں عرض کرے یا اللہ! ایسا کردے ویسا کردے۔ یوں نہ کہے اگر تو چاہے) اس لئے کہ اللہ تعالےٰ پر کوئی زبردستی نہیں کرسکتا (کل کام اس کی مشیت ہی سے ہوتے ہیں پھر مشیت کا ذکر کرنا بے فائدہ ہے دوسرے یہ کہ مشیت کے ذکر کرنے میں بندے کا استغناء معلوم ہوتا ہے اور یہ

نہایت مذموم ہے بندے کو اپنے مالک کے سامنے محتاج بننا بہتر ہے)۔

مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ - جو شخص ایسے لوگوں کو امامت کرے (نماز میں) جو اس کی امامت ناپسند کرتے ہوں (بشرطیکہ مقتدی لوگ متبع سنت اور پرہیز گار ہوں اور اس کی امامت کسی بدعت یا معصیت کی وجہ سے ناپسند کرتے ہوں' لیکن اگر مقتدی خود بدعتی اور فاسق ہوں اور متبع سنت شخص کی امامت ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی کا کوئی اعتبار نہ ہوگا وہ خود گناہ گار ہوں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت کے اکثر اشخاص ناپسند کرتے ہوں اگر دو ایک ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی کا اعتبار نہ ہوگا)۔

فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (حضرت عائشہؓ نے فرمایا پہلے میں موت میں سختی اور تکلیف برا جانتی تھی) لیکن جب سے میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ پر موت کی سختی ہوئی تو میں کسی کے لئے اس کو برا نہیں جانتی (بلکہ موت میں جس قدر سختی ہو تو وہ گناہوں کی معافی کی دلیل ہے اور یکا یک بدون سختی کے مرجانا اچھا نہیں سمجھا گیا اس میں آدمی کو توبہ اور استغفار کا موقع نہیں ملتا)۔

ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - پھر وہ ترازو (جو آسمان سے اترا تھا جس میں ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے تھے) اوپر اٹھا لیا گیا - اس خواب کو سن کر میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر ناراضی معلوم ہوتی تھی (ناراضی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ خواب کی تعبیر سے یہ نکلتا تھا کہ دین اسلام میں اتفاق اور اتحاد صرف ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ تک رہے گا اس کے بعد اختلاف اور فتنوں کا ظہور ہوگا - ایسا ہی ہوا)۔

اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا - مگر یہ کہ تم زبردستی ان سے اپنی مہمان داری کا سامان لے لو (جب وہ تمہاری ضیافت نہ کریں - یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور اب بھی ہوسکتا ہے - جب کسی گاؤں کے لوگ نہ مسافروں کی ضیافت کریں نہ قیمت لے کر ان کا سامان دیں اور مسافروں کو دوسری جگہ ضروری سامان نہ مل سکے تو زبردستی واجبی قیمت پر لے لینا درست ہے)۔

لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً - مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت کی پڑھنے میں آپ نے اتنا زیادہ کیا کہ جو چاہے (یعنی یہ سنت موکدہ نہیں بلکہ مستحب ہے جس کا جی چاہے پڑھے جس کا جی چاہے نہ پڑھے) آپ کو یہ برا معلوم ہوا کہیں لوگ اس کو سنت (موکدہ) نہ سمجھ لیں۔

فَرَاَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ - آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر میں نے دیکھا (کیونکہ جھگڑے کو آپ نے ناپسند کیا اور فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو۔

لَا يَجِيْئُ بِشَيْئٍ تَكْرَهُوْنَهٗ (بعض یہودیوں نے کہا - آنحضرتؐ سے کچھ مت پوچھو) ایسا نہ ہو آپ کوئی ایسی بات کریں جو ناپسند ہو (یعنی ہوسکتا ہے کہ آپ روح کی حقیقت بیان نہ کریں جو یہود کی دانست میں نبوت کی نشانی تھی تو آپ کا سچا پیغمبر ہونا ثابت ہو جائے گا جس کو یہودی لوگ ناپسند کرتے تھے)۔

وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ - اللہ تعالیٰ نے میری امت کا وہ گناہ معاف کر دیا ہے جو زبردستی ان سے کرایا جائے۔

لَيْسَ عَلٰى مُكْرَهٍ طَلَاقٌ - زبردستی اگر کوئی کسی سے طلاق دلوا دے تو طلاق نہ پڑے گی - (اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

كُلُّ النَّوْمِ يَكْرَهُ - ہر طرح کا سونا وضو کو خراب کرتا ہے۔

كَرْوٌ - کھودنا' بار بار کرنا' جلدی چلنا' گولے سے کھیلنا۔

اَطْرِقْ كَرَا - یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب ملائم بات کر کے کسی کو ٹھگنا منظور ہوتا ہے۔

اَطْرِقْ كَرَا اَطْرِقْ كَرَا اِنَّ النَّعَامَةَ فِي الْقُرٰى - کرا اور کروان ایک پرندہ ہے اس کو شکار کرتے وقت شکاری یہ کہا کرتے ہیں - اب یہ ایک مثل ہوگئی ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص چھوٹا منہ رکھ کر بڑی بات کہے تو اس کو ڈراتے ہیں۔

كُرَةٌ - گول جسم (اس کی جمع كِرِيْن اور كُرِيٌّ اور كُرَاتٌ ہے)۔

كَرَوَانٌ - ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا بطخ کے مشابہ اس کی

آواز اچھی ہوتی ہے وہ رات کو نہیں سوتا-

دُنْيَاكَ مَيْدَانٌ وَ اَنْتَ بِظَهْرِهَا كُرَةٌ وَ اَسْبَابُ الْقَضَاءِ صَوَالِجُ- دنیا کیا ہے ایک میدان ہے اور تو ایک گولہ ہے اس کی پشت پر اور قضا وقدر کے اسباب صولجان ہیں (یعنی گیند بلا جس سے گیند پھینک کر مارتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ قضا وقدر تجھ کو پھراتے ہیں اور گھماتے ہیں جدھر چاہتے ہیں)-

كَرْيٌ- خوب دوڑنا' کھودنا یا نہر کھودنا' گیند سے کھیلنا-

كَرًى- اونگھنا' سونا-

مُكَارَاةٌ اور كِرَاءٌ- کرایہ پر دینا-

اِكْرَاءٌ- زیادہ کرنا' کم کرنا' جاگنا' دیر کرنا' لمبا کرنا' کرایہ پر دینا-

تَكَرِّيْ- سونا-

اِكْتِرَاءٌ اور اِسْتِكْرَاءٌ- کرایہ پر لینا' (جیسے تَكَارِيْ ہے)-

كَرْيَانٌ- اونگھنے والا (جیسے كَرِيٌّ ہے)-

اِنَّهَا خَرَجَتْ تُعَزِّيْ قَوْمًا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ قَالَ لَهَا لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ- حضرت فاطمہؓ کچھ لوگوں کو پرسا دینے کے لئے گھر سے نکلیں' جب لوٹ کر آئیں تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا- شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی- انھوں نے عرض کیا نہیں معاذ اللہ- (ایک روایت میں یوں ہے كُرٰا رائے مہملہ کے ساتھ یہ جمع ہے كُرْيَةٌ یا كُرْوَةٌ کی بمعنی گڈھا اور قبر کو بھی کہتے ہیں- مشہور روایت دال سے ہے جیسے اوپر گزر چکی)-

اَنَّ الْاَنْصَارَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَهْرٍ يَكْرُوْنَهٗ لَهُمْ سَيْحًا- انصار نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ وہ ایک نہر اپنے لئے کھودنا چاہتے ہیں جس کا پانی جاری ہو-

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَكْرَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ- ہم ایک رات آنحضرتؐ کے پاس تھے ہم نے باتوں میں خوب دیر لگائی (دیر تک باتیں کرتے رہے)-

(اِكْرَاءٌ کے معنی لمبا ہونا اور مختصر ہونا اور بڑھانا اور گھٹانا دونوں آئے ہیں)-

اِنَّ امْرَاَةً مُّحْرِمَةً سَاَلَتْهُ فَقَالَتْ اَشَرْتُ اِلٰى اَرْنَبٍ فَرَمَاهَا الْكَرِيُّ- عبداللہ بن عباس سے ایک عورت نے جو احرام باندھے ہوئے تھی یہ پوچھا کہ میں نے (راستہ میں) ایک خرگوش دیکھا اس کی طرف اشارہ کیا تو جس نے مجھ کو جانور کرایہ پر دیا تھا اس نے خرگوش کو مار لیا (كَرِيٌّ جانور کرایہ پر دینے والا یا لینے والا یہاں مراد دینے والا ہے)-

اَلنَّاسُ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْكَرِيَّ لَا حَجَّ لَهٗ- لوگ سمجھتے ہیں جو شخص کرایہ پر اپنے جانور چلانے کے لئے آئے اس کا حج درست نہ ہوگا-

اِذَا قَالَ لِكَرِيِّهٖ- جب وہ جانور کرایہ دینے والے سے کہے-

نُكْرِي الْاَرْضَ- ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے (بٹائی یا نقدی پر)-

يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ- آنحضرتؐ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے-

اَدْرَكَهُ الْكَرٰى- ان کو نیند نے آ گھیرا-

مَا ذَاقَ الْكَرٰى- نیند کا مزہ نہیں چکھا-

اَعْطِ الْكَرِيَّ كِرْوَتَهٗ- جانور کرایہ پر دینے والے کو اس کا کرایہ دے دے (حال کے محاورہ میں مُكَارِيْ اس کو کہتے ہیں جو گدھے یا خچر کرایہ پر چلاتا ہے)-

يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يَّحْبِسَ الْفُسَّاقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْجُهَّالَ مِنَ الْاَطِبَّاءِ وَالْمَفَالِيْسَ مِنَ الْاَكْرِيَاءِ- مسلمانوں کے حاکم اور امام کو لازم ہے کہ فاسق اور بدکار مولویوں کو اور جاہل طبیبوں کو اور مفلس اور قلاش کرایہ پر چلانے والوں کو قید کرے (ان کو سزا دے ان سے مچلکہ لے کیونکہ ان کو آزاد چھوڑ دینے سے عام لوگوں کی خرابی ہے- بدکار اور بے دین مولوی غلط مسئلے بتا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے یا لوگ ان کے برے کام دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ کام ہم بھی کریں- کیونکہ مولوی ان کو کرتے اور جاہل اور بے علم طبیب لوگوں کی جان لیں گے اور مفلس

کرایے پر چلانے والے لوگوں سے کرایے کا پیسہ لے کر ہضم کر جائیں گے' ان کو وقت پر سواری نہ دیں گے۔

کَرٰی جَبْرَئِیْلُ خَمْسَةَ اَنْهَارٍ - حضرت جبریلؑ نے پانچ نہریں کھودیں۔

بابُ الکاف مع الزاء

کَزٌّ یا کَزَازَةٌ یا کُزُوْزَةٌ - سوکھ جانا' سمٹ جانا' انکار کرنا' برا جانا' تنگ کرنا' نزدیک نزدیک قدم رکھنا۔

کُزَّ الرَّجُلُ - اس کو کزاز کی بیماری ہو گئی (یعنی سردی میں اینٹھ جاتا)۔

وَجْهٌ کَزٌّ - بدرو' ترش رو۔

کَزُّ الْیَدَیْنِ - بخیل' ممسک۔

ذَهَبٌ کَزٌّ - سخت سونا۔

اِنَّ رَجُلًا اِغْتَسَلَ فَکُزَّ فَمَاتَ - ایک شخص نے (سردی میں) غسل کیا اور اینٹھ کر مر گیا۔

لَمْ یَکُنْ بِالْکَزِّ فِیْ وُجُوْهِ السَّائِلِیْنَ - آنحضرتؐ سائلوں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے (بلکہ خندہ پیشانی سے رہتے' ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آتے)۔

کَزْمٌ - توڑنا اور اندر سے نکال کر کھا جانا۔

کَزَمٌ - بخیل ہونا' بہت کھانا' ناک اور انگلیاں چھوٹی ہونا۔

اِکْزَامٌ - سمٹ جانا' اتنا کھانا کہ پھر خواہش نہ رہے۔

تَکَزُّمٌ - بغیر چھیلے میوہ کھا لینا۔

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْکَزَمِ وَالْقَزَمِ - آنحضرتؐ پرخوری (بہت کھانے) سے اور لالچ کمینہ پن سے پناہ مانگتے تھے یا بخیلی سے پناہ مانگتے تھے (یہ ماخوذ ہے اس سے جو عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ اَکْزَمُ الْبَنَانِ اس کی پوریں چھوٹی چھوٹی ہیں۔ بعض نے کہا کَزَمْ یہ ہے کہ آدمی کچھ سلوک یا خیرات کا قصد کرے لیکن اس کو ایک ٹکے کی قدرت نہ ہو)۔

لَمْ یَکُنْ بِالْکَزِّ وَلَا الْمُنْکَزِمِ - آنحضرت فقیروں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے اور آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں چھوٹے چھوٹے نہ تھے۔

اِنْ اُفِیْضَ فِیْ خَیْرٍ کَزَمَ وَضَعُفَ وَاسْتَسْلَمَ - اگر کسی اچھی بات کا تذکرہ آتا ہے تو اپنا منہ بند کر لیتا ہے اور ناتوان بن جاتا ہے عاجز ہو جاتا ہے (یہ عون بن عبداللہ نے ایک شخص کو مذمت میں کہا)۔

بابُ الکاف مع السّین

کَسْبٌ یا کِسْبٌ جمع کرنا' طلب کرنا' نفع کمانا' روزی ڈھونڈنا' کما دینا۔

اِکْسَابٌ - کما دینا۔

تَکَسُّبٌ اور اِکْتِسَابٌ - کمانا' کوشش کرنا۔

اِسْتِکْسَابٌ - کمائی کرنا۔

اِکْتِسَابِیْ - وہ چیز جو محنت اور مشقت سے حاصل ہو (اس کے مقابل وَهْبِیْ ہے جو بلا محنت حاصل ہو)۔

اَطْیَبُ مَا یَاْکُلُ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِهٖ وَوَلَدُهٗ مِنْ کَسْبِهٖ - بہت حلال پاکیزہ وہ روٹی ہے جو آدمی محنت کر کے کمائے اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے (تو اولاد کے مال میں سے بقدر ضرورت ماں باپ کو کھا لینا درست ہے لیکن امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جب ماں باپ محتاج ہوں اور کمائی نہ کر سکیں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے)۔

اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ - تمہاری اولاد تو تمہاری بہترین کمائی ہے (تو ان کا مال تم کو لینا اور خرچ کرنا درست ہے)۔

اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ - تم تو ناطہ جوڑتے اور (رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو) اور تھکے درماندہ شخص کو سوار کر لیتے ہو یا دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر لے لیتے ہو (ان کا قرضہ یا ان کے عیال و اطفال کی پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہو) اور جو چیز نہیں ہے اس کو کما لیتے ہو (تجارت اور کسب میں ہوشیار ہو) یا جو چیز لوگوں کے پاس نہ ہو وہ ان کے لئے مہیا کر دیتے ہو (جس کے پاس روپیہ نہ ہو اس کو روپیہ دیتے ہو' جس کے پاس روٹی کپڑا نہ ہو اس کو روٹی کپڑا دیتے ہو)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ - لونڈیاں جو کمائی کر کے لائیں اس کو اپنے خرچ میں لانے سے منع فرمایا (یہاں تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ انھوں نے کس طریق سے کمایا اگر محنت مزدوری کر کے ہاتھ سے کام کر کے کمایا تب تو اس کا استعمال درست ہے ورنہ درست نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ شاید بدکاری کرا کر انھوں نے یہ مال کمایا ہو جیسے عرب لوگوں میں زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ لونڈیاں خرید کر ان سے حرام کاری کراتے اور ان کی کمائی اپنے خرچ میں لاتے)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ - لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا (جب وہ ناجائز اور حرام طریقہ سے کمائے)۔

مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً وَّ خَادِمًا وَّ مَسْكَنًا - جو شخص ہمارا کارکن ہو (یعنی سرکاری خدمت کرتا ہو مثلاً زکوٰۃ کا تحصیل دار یا نائب یا صوبہ دار ہو) وہ بیت المال میں سے (سرکاری خزانہ سے) ایک بیوی اور ایک خدمت گار اور ایک گھر کا خرچہ لے سکتا ہے (متوسط طور سے بغیر اسراف اور فضول خرچی کے بیوی کے خرچہ میں اس کا مہر روٹی کپڑا وغیرہ سب آ گیا)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ - پچھنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا (کیونکہ یہ ایک ذلیل پیشہ ہے- ایسی کمائی اپنے خرچ میں لانا بدنما ہے گو حرام نہیں ہے- اس لئے کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی' اگر حرام ہوتی تو آپ ہرگز نہ دیتے- بعض نے کہا کہ یہ نہی تحریم کے لئے ہے اور مطلب یہ ہے کہ حجام کے لئے حجامت کی اجرت حلال ہے لیکن دوسروں کے لئے اس کا استعمال حرام ہے)۔

كُسْبٌ - تلی کے تیل کی کھلی-

ثَلٰثٌ يُّؤْكَلْنَ فَيُهْزِلْنَ الطَّلْعُ وَالْكُسْبُ وَ الْجَوْزُ - تین چیزوں کے کھانے سے دبلا پن پیدا ہوتا ہے ایک تو کچی کھجور سے (جو شروع میں نکلتی ہے) دوسرے تیل کی کھلی- تیسرے بادام سے-

كُسْتٌ - قسط ہندی یعنی عود (جس کو لوبان کہتے ہیں ایک روایت میں كُسْطٌ ہے)۔

نُبْذَةً مِّنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ - ایک تھوڑا سا کست جو بہ شکل آدمی کے ناخنوں کے بن کر آتا ہے (ایک روایت میں ظِفَارٍ ہے جو ایک شہر ہے یمن کے ساحل پر وہاں ہندوستان سے قسط آیا کرتا تھا)۔

كَسْحٌ - جھاڑنا' صاف کرنا' کاٹنا' لے جانا-

كَسَحٌ - ہاتھ پاؤں لنجے ہونا (عام لوگ كَرْسَحَةٌ کو اسی معنی میں مستعمل کرتے ہیں- کہتے ہیں كَرْسَحَهٗ فَتَكَرْسَحَ اس نے اس کو لنجا کر دیا' وہ لنجا ہو گیا)۔

مُكَاسَحَةٌ - زور سے کسی کے ساتھ پینا-

مَا أَكْسَحَهٗ - وہ کتنا بھاری ہے-

اِكْتِسَاحٌ - سب لوٹ لینا-

كُسَاحٌ - ایک بیماری ہے اونٹ کی-

أَكْسَحُ - لنجا' معذور' لنگڑا-

مُكَسَّحٌ - پوست نکالا ہوا-

مِكْسَحَةٌ - جھاڑو (جیسے مِكْلَسَةٌ ہے)۔

سُئِلَ عَنْ مَّالِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا شَرُّ مَالٍ اِنَّمَا هِيَ مَالُ الْكُسْحَانِ وَالْعُوْرَانِ - صدقہ کا مال کیسا ہے (یہ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا وہ بہت برا مال ہے وہ تو لنجوں اور کانوں کا مال ہے (یعنی معذور لوگوں کا جو کسب نہیں کر سکتے ان کو صدقہ اور خیرات کا مال لینا چاہئے كُسْحَانٌ جمع ہے أَكْسَحُ کی- بعض نے کہا كَسَحٌ ایک بیماری ہے جو سرین میں ہوتی ہے اس کی وجہ سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں كَسَحَ الرَّجُلُ كَسَحًا - جب ایک پاؤں بھاری ہو جائے تو چلنے میں ایک پاؤں زمین پر گھسٹتا جائے گویا جھاڑو دیتا جائے)۔

جَعَلْنَاهُمْ كُسْحًا - (یہ قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ یعنی اگر ہم چاہیں تو ان کو لنجا معذور بنا دیں (وہ اپنی جگہ سے کھسک نہ سکیں)۔

فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا - میں نے وہاں کے کانٹے وغیرہ جھاڑ کر صاف کر دیئے-

فَكَسَحَهٗ وَ الْقَمَهُمَا - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار کو

جھاڑا (اس کے سب روزن بند کئے) اور پاؤں کو ایک روزن کا لقمہ بنا دیا (یعنی اپنے دونوں پاؤں سے اس کو بند کر دیا کہ اگر کوئی سانپ وغیرہ کاٹے تو ان کو کاٹے اور آنحضرت محفوظ رہیں)۔

کَسْرٌ - توڑنا' ایک ایک کر کے بیچنا' موڑنا' دونوں پنکھ ملانا' اپنی ماں کی خبرگیری کرنا' آنکھ نیچی کر لینا' زیر (کسرہ) دینا' پھیر دینا' شکست دینا' خلاف کرنا۔

تَکْسِیْرٌ بمعنی کَسْرٌ ہے۔

مُکَاسَرَۃٌ - قیمت گھٹانے کی درخواست کرنا۔

تَکَسُّرٌ - ٹوٹ جانا۔

اِنْکِسَارٌ - ٹوٹنا' شکست پانا' متفرق ہو جانا' عاجزی کرنا۔

اِکْتِسَارٌ بمعنی کَسْرٌ ہے۔

عُقَابٌ کَاسِرٌ - بازشکار کو پھاڑ چیر کرنے والا۔

کَسْرٌ - علم حساب میں وہ مقدار جو ایک سے کم ہو (مثلاً نصف' ربع' ثلث' ثمن وغیرہ)۔

اِکْسِیْرٌ - وہ دوا جو تانبے کو چاندی اور چاندی کو سونا کر دے (یہ اگلے لوگوں کا خیال تھا کہ تانبا چاندی ہو سکتا ہے اسی طرح پیتل سونا ہو سکتا ہے' چاندی سونا بن سکتی ہے اور اس کو کیمیا گری کہتے تھے۔ حال کے کیمسٹ حکیموں نے اس خیال کو محال اور جنون قرار دیا' وہ کہتے ہیں کہ سونا چاندی بسیط عناصر ہیں ان کا الف انقلاب ممکن نہیں' البتہ اگر اجزائے مختلفۃ الحقیقۃ سے مرکب ہوتے تب یہ خیال کر سکتے تھے کہ ان اجزا کے ملانے سے سونا یا چاندی بن جائے)۔

فَنَظَرَ اِلٰی شَاۃٍ فِیْ کَسْرِ الْخَیْمَۃِ - آنحضرتؐ نے ام معبد کے پاس خیمہ کے ایک جانب ایک بکری دیکھی۔

کَسْرٌ اور کِسْرٌ - کنارہ (ہر ایک گھر کے دو کسر ہوتے ہیں داہنی اور بائیں طرف)۔

لَایَجُوْزُ فِیْھَا الْکَسِیْرُ الْبَیِّنَۃُ الْکَسْرِ - قربانی میں لنگڑی بکری درست نہیں ہے جس کا پاؤں کھلے طور سے ٹوٹا ہوا ہو (چل نہ سکتی ہو)۔

لَایَزَالُ اَحَدُھُمْ کَاسِرًا وِسَادَۃً عِنْدَ امْرَاَۃٍ مُّغْزِیَۃٍ یَتَحَدَّثُ اِلَیْھَا - ان میں کوئی اپنا تکیہ موڑ کر اس پر ٹیکا دے کر ایسی عورت کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس کا مرد جہاد کے لئے گیا ہوا ہے اس سے باتیں کرتا ہے۔

کَاَنَّھَا جَنَاحُ عُقَابٍ کَاسِرٍ - گویا وہ پنکھ ہے اس باز کا جو اتر رہا ہو اس کو ملا کر توڑ کر۔

اَتَیْتُہٗ وَھُوَ یُطْعِمُ النَّاسَ مِنْ کُسُوْرِ اِبِلٍ - میں ان کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو اونٹ کے پارچے کھلا رہے تھے (یعنی اس کے اعضاء۔ بعض نے کہا کِسْرٌ بہ فتحہ و کسرۂ کاف وہ ہڈی جس پر بہت سا گوشت نہ ہو)۔

فَدَعَا بِخُبْزٍ یَابِسٍ وَّ اَکْسَارِ بَعِیْرٍ - پھر انھوں نے سوکھی روٹی اور اونٹ کے پارچے منگوائے (اَکْسَار جمع قلت ہے کَسْرٌ کی اور کُسُوْرٌ جمع کثرت ہے)۔

اَلْعَجِیْنُ قَدِ انْکَسَرَ - آٹا نرم ہو گیا (روٹی پکانے کے لائق ہو گیا خمیر ہو گیا)۔

بِسَوْطٍ مَّکْسُوْرٍ - نرم اور بودے کوڑے سے۔

فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ - اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے۔

لَمْ یُکَسِّرْہُ - کھجور کو درخت سے نہیں توڑا - (اور تقسیم نہیں کی)۔

بَابُ مَنْ لَّمْ یَرَ کَسْرَ السِّلَاحِ - باب اس بیان میں کہ میت کے ہتھیار نہ توڑنے چاہئیں (اسی طرح دوسرے سامان کو بھی خراب نہ کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محتاجوں کو دے دینا بہتر ہے۔ جاہلیت کے زمانہ کی یہ رسم تھی کہ جو کوئی مرنے لگتا وہ وصیت کر جاتا کہ میرے ہتھیار توڑ ڈالنا اور میرا سامان جلا دینا اور میرے جانوروں کو کاٹ ڈالنا۔ تو آنحضرتؐ نے اس رسم کے خلاف کیا اور وفات کے وقت ایسی کوئی وصیت نہیں کی بلکہ اپنے ہتھیار اور خچر اور زمین سب چھوڑ گئے)۔

لَاتُکْسَرُ ثَنِیَّۃُ الرُّبَیِّعِ - ربیع کا دانت نہ توڑا جائے گا (یہ انھوں نے جوش میں آ کر کہا' ان کا یہ مقصود نہ تھا کہ اللہ کے حکم قصاص کا انکار کریں یا وہ یہ سمجھے کہ قصاص اور دیت دونوں میں کوئی چیز بھی کافی ہے)۔

اَکَسْرًا لَا اَبَا لَکَ - کیا یہ دروازہ توڑ دیا جائے گا (پھر تو بند ہونا مشکل ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے حذیفہؓ سے کہا لَا اَبَا لَکَ

کلمۂ تعریف ہے اور کبھی توہین کے لئے بھی آتا ہے)-

اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ - اب جو کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہے جب وہ مر جائے گا اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا (بلکہ ایران کا سب ملک مسلمانوں کے ہاتھ آئے گا ایسا ہی ہوا)-

جُبَّةٌ كِسْرَ وَانِيَّةٌ - ایرانی چغہ-

كَسْرُ السِّكَّةِ - سکہ کا توڑنا-

يَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بَرْدُ هٰذَا - کھجور کی حرارت کو خربوزہ کی برودت توڑ دے گی (کھجور کو خربوزہ کے ساتھ کھانا عین حکمت ہے دونوں مل کر معتدل ہو جاتے ہیں)-

فَيَنْقَضُّ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ كَاَنَّهٗ عُقَابٌ كَاسِرٌ - امام حسینؓ اس پر اس طرح سے گریں گے جیسے باز پنکھ جوڑ کر گرتا ہے-

وَمَعَهٗ كِسْرَةٌ قَدْ غَمَسَهَا فِي اللَّبَنِ - اس کے ساتھ ایک روٹی کا ٹکڑا تھا جس کو اس نے دودھ میں ڈبو دیا-

لَيْسَ فِي الْكُسُوْرِ شَيْءٌ - زکوٰۃ کے نصاب میں کسروں کا اعتبار نہ ہوگا (ان کی زکوٰۃ نہ ہوگی- مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس اونٹوں میں دو بکریاں دینا ہوں گی اب چھ یا سات یا آٹھ یا نو اونٹوں میں بھی ایک ہی بکری لازم ہوگی)-

كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا - میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا-

كَسْعٌ - دبر پر ہاتھ سے مارنا یا پاؤں سے اونٹنی اور ہرن کا اپنی دم دونوں پاؤں کے بیچ میں کر لینا' ہانکنا' تابع بنانا' پیروی کرنا-

لَيْسَ فِي الْكُسْعَةِ صَدَقَةٌ - گدھوں میں زکوٰۃ نہیں ہے یا غلاموں میں-

كُسْعَةٌ - پیشانی کے سفید داغ کو بھی کہتے ہیں اور سفید پروں کو جو عقاب کے یا دوسرے پرند کی دم کے تلے اکٹھا ہوتے ہیں-

وَعَلِيٌّ يَكْسَعُهَا بِقَائِمِ السَّيْفِ - حضرت علیؓ تلوار کے قبضے سے نیچے سے اس کو مار رہے تھے-

اِنَّ رَجُلًا كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ - ایک شخص نے (جو مہاجرین میں سے تھا) انصار کے ایک شخص کو مارا اس کی دبر پر-

فَضَرَبْتُ عُرْقُوْبَ فَرَسِهٖ فَاكْتَسَعَتْ بِهٖ - میں نے اس کی گھوڑی کی کونچ پر مارا وہ پیچھے کی طرف گر پڑی اور اپنے سوار کو گرا دیا-

فَلَمَّا تَكَسَّعُوْا فِيْهَا - جب انھوں نے جواب دینے میں دیر کی-

نَدِمْتُ نَدَامَةَ الْكُسَعِيِّ - (طلحہ نے کہا) میں حضرت عثمان کے مقدمہ میں کسعی کی طرح شرمندہ ہوں' (کسعی ایک شخص تھا کسیعہ یا بنی الکسع کا جو ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی اس کا نام محارب بن قیس (یا غامد بن حارث) تھا عرب لوگ شرمندگی اور ندامت میں اس کی مثال لاتے ہیں- اس کا قصہ یہ ہے کہ اس نے ایک عمدہ کمان تیار کی تھی اور وہ بڑا تیرانداز تھا رات کو تاریکی میں بیٹھ کر اس نے گدھوں کو تیر مارا اور ہر ایک تیر گدھے میں پار ہو کر پہاڑ کے پتھر پر لگا اس میں سے آگ نکلتی رہی' وہ یہ سمجھا کہ میرے تیروں نے خطا کی اور نشانہ پر نہ لگے اور غصہ میں آ کر کمان توڑ ڈالی یا اپنی انگلی کاٹ ڈالی- جب صبح کی روشنی ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ گدھے سب خون آلود پڑے ہیں' اور تیر ان کے پار نکل کر خون میں لتھڑے ہوئے ہیں- اس وقت اس کو سخت ندامت ہوئی' اس روز سے یہ مثل ہو گئی)-

كَسْفٌ - کاٹنا-

كُسُوْفٌ - روک دینا' آڑ کر لینا' ڈھانپ دینا' آنکھ جھکا لینا' بدحال ہونا' کالا پڑ جانا-

تَكْسِيْفٌ - کاٹنا-

اِنْكِسَافٌ - چھپ جانا-

كَاسِفُ الْبَالِ - بدحال-

كَاسِفُ الْوَجْهِ - ترش رو-

يَوْمٌ كَاسِفٌ - بڑا ہولناک دن-

كُسُوْفٌ اور خُسُوْفٌ - گہن لگنا چاند کا ہو یا سورج کا (یہ الفاظ متعدد احادیث میں آئے ہیں- بعضوں نے کہا كُسُوْفٌ

سورج گرہن اور خُسُوْفٌ- چاند گرہن-

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ-سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں (اس کی مخلوق ہیں جو خالق کا پتہ دیتی ہیں) کسی کی موت یا زیست کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا-

اِنَّہٗ جَاءَ بِثَرِیْدَۃِ کِسَفٍ- وہ روٹی کے ٹکڑوں کا ثرید لے کر آئے (کِسَفٌ جمع ہے کِسْفَۃٌ کی یعنی ٹکڑا)-

رَاَیْتُہٗ وَعَلَیْہِ کِسَافٌ- میں نے ان کو دیکھا کپڑے کا ایک ٹکڑا ان پر تھا-

اِنَّ صَفْوَانَ کَسَفَ عُرْقُوْبَ رَاحِلَتِہٖ-صفوان نے اپنی اونٹنی کی کونچ کاٹ ڈالی-

کُسُوْفٌ فِی الْوَجْہِ- چہرے کا تغیر-

کَاسِفٌ- رنجیدہ-

اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- آنحضرتؐ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا-

کَسَفَتِ الشَّمْسُ النُّجُوْمَ- آفتاب نے ستاروں کی روشنی کھودی (ان کو چھپادیا)-

کَسْکَسَۃٌ- خوب کوٹنا-

کَسْکَاسٌ -ٹھنگنا، موٹا-

کُسْکُسٌ- ایک کھانا ہے جو مصر میں آٹے سے بنایا جاتا ہے-

کَسْکَسَۃٌ-مونث کے کاف خطاب یا مذکر مونث دونوں کے کاف خطاب کو سین سے بدلنا جو قبیلہٗ بکر کا محاورہ ہے-

تَیَاسَرُوْا عَنْ کَسْکَسَۃِ بَکْرٍ -بکر کے کسکسہ سے ایک طرف رہو (وہ اَبُوْكَ اور اُمُّكَ کو اَبُوْسَ اور اُمُّسَ کہتے ہیں- محیط میں ہے کہ کسکسہ یہ ہے کہ مونث کے کاف خطاب سے وقف کے وقت ایک سین لگادیں جیسے کہیں اَکْرَمْتُکِسْ اور بِکِسْ)-

کَسَلٌ- سستی کرنا، ٹالنا-

کَسِلٌ اور کَسْلَانٌ-سست (اس کی جمع کُسَالٰی ہے)-

کَسِلَ یا اَکْسَلَ- جماع میں انزال کے وقت ذکر کو باہر نکال لینا تا کہ اولاد نہ پیدا ہو-

کَسُوْلٌ- آرام طلب، خوش حال لڑکی جو اپنی جگہ سے نہ سرکے) یہ تعریف ہے جیسے نَؤُوْمُ الضُّحٰی دن نکلنے پر سونے والی)-

لَیْسَ فِی الْاِکْسَالِ اِلَّا الطَّھُوْرُ- اگر کسی نے دخول کیا لیکن انزال نہ ہوا تو صرف وضو واجب ہوگا (غسل لازم نہ آئے گا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو کہتے ہیں کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب پانی (منی) نکلے اور صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جہاں دخول ہوا تو غسل واجب ہو گیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ان کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے امام بخاری نے کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے)-

ثُمَّ یُکْسِلُ یا یَکْسَلُ- پھر انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْکَسَلِ- یا اللہ تیری پناہ نامردی اور سستی سے-

قَالَ اِنَّا لَنَکْسَلُ- ہم تو کسل کرتے ہیں (یعنی صرف دخول کرتے ہیں انزال نہیں ہوتا یا ہم سستی کرتے ہیں- یہ اس وقت کہا جب آپ نے فرمایا لَا یَاْکُلُ الْجُنُبُ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ یعنی جنبی وضو کرنے سے پہلے کھانا نہ کھائے)-

کَسْیٌ- پہننا-

کَسْوٌ- پہنانا-

مُکَاسَاۃٌ- ایک دوسرے پر فخر کرنا-

اِکْسَاءٌ- پہنانا-

تَکَسِّیْ- پہننا (جیسے اِکْتِسَاءٌ ہے)-

کَسَاءٌ- شرافت اور بزرگی-

کِسَاءٌ- کپڑا-

نِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ- عورتیں لباس پہنے ہوئے مگر ننگی (اللہ کی نعمت یعنی لباس تو ان کو حاصل ہے مگر شکر کی نعمت سے ننگی ہیں- یا باریک لباس پہنیں گی کہ اس میں سے ان کا جسم نظر آئے گا یا ایسا لباس پہنیں گی جس سے ستر کھلا رہے گا- مثلاً سینہ

چھاتیاں، پیٹ، پیٹھ وغیرہ)۔

رُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ۔ کچھ عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی (ان کے برے اعمال وہاں کھول دیئے جائیں گے فضیحت ہوں گی۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو مال دار اور غنی ہیں لیکن آخرت میں محتاج اور فقیر ہوں گی)۔

مَنْ کَسٰی بِرَجُلٍ۔ جس نے کسی شخص کو کپڑا پہنایا۔

اَکْسُکَھَا لِتَلْبَسَھَا۔ میں نے یہ کپڑا تم کو اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہنو (بلکہ مطلب یہ تھا کہ اپنی عورتوں کو پہناؤ)۔

اَوَّلُ مَنْ کَسَا الْکَعْبَةَ۔ سب سے پہلے جس نے کعبہ پر غلاف ڈالا (کعبہ کے غلاف کا بیچنا اور اس کو دوسرے ملک میں لے جانا بعض نے ناجائز رکھا ہے اور امام مالکؒ نے اس کا خریدنا اچھا کہا ہے۔ بعض نے کہا بادشاہ اسلام کو لازم ہے کہ اس کو بیچ کر بیت المال میں اس کا روپیہ جمع کر دے تاکہ مسلمانوں کے کام آئے۔ نووی نے کہا یہ بہتر ہے اس سے کہ گل سڑ کر خراب ہو جائے۔ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ اور ابن عباسؓ سے ایسا ہی مروی ہے اور کعبہ کے غلاف کو پہننا درست ہے گو آدمی جنب ہو یا حائضہ ہو)۔

اَدْخَلَھُمْ فِی کِسَاءٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ایک کپڑے کے اندر کر لیا (اور فرمایا، یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان کو خوب پاک کر دے، اصحاب کسا یہی پانچ حضرات ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں)۔

بابُ الکاف مع الشین

کَشْأٌ۔ کھا جانا، بھوننا یہاں تک کہ سوکھ جائے، چھیلنا، مارنا، کاٹنا، جماع کرنا۔

کَشَأٌ۔ بھر جانا۔

اِکْشَآءٌ۔ بھوننا یہاں تک کہ سوکھ جائے۔

تَکَشُّؤٌ۔ چھل جانا، بھر جانا۔

کُشَأَةٌ۔ عیب۔

کَشْبٌ۔ زور سے کھا لینا۔

کَشُوْثٌ۔ ایک بیل ہے مشہور جو درختوں پر لپٹی ہوتی ہے۔ اس کی جڑ زمین میں نہیں ہوتی اور نہ پتے ہوتے ہیں انبر بیل اکاس بیل۔

کَشْحٌ۔ دشمنی رکھنا، پھوٹ ڈالنا، ہانک دینا، دم پاؤں کے اندر کر لینا، جھاڑنا۔

کُشِحَ۔ داغ دیا گیا۔

کُشِحُوْا عَنِ الْمَاءِ۔ پانی سے جدا ہو گئے۔

تَکْشِیْحٌ۔ چھیلنا، کشح پر داغ دینا۔

تَکَشُّحٌ۔ جماع کرنا۔

اِنْکِشَاحٌ۔ جدا ہو جانا۔

کَشَاحَةٌ۔ پوشیدہ دشمنی۔

کَشْحٌ۔ کمر سے پسلی تک جو مقام ہے۔

طَوٰی کَشْحَهٗ۔ اس کی طرف سے روگردانی کی۔

مِکْشَاحٌ۔ تلوار کی دھار، تبر۔

مَکْشُوْحٌ۔ جس کے کشح میں بیماری ہو۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ۔ سب سے بہتر وہ صدقہ ہے جو ایسے ناطہ والے کو دیا جائے جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو یا جو تجھ سے روگردانی کرتا ہو (یعنی تجھ سے الفت نہ رکھتا ہو مگر تو اس سے سلوک کرے)۔

اِنَّ اَمِیْرَکُمْ ھٰذَا لَاَھْضَمُ الْکُشْحَیْنِ۔ یہ تمہارا حاکم دبلی کوکھوں والا ہے (پتلی کمر والا ہے)۔

یُقَبِّلُ کَشْحَهٗ۔ آپ کی کوکھ پر بوسہ دیتا تھا (دونوں طرف دو کوکھیں ہیں)۔

فَسَدَلْتُ دُوْنَھَا ثَوْبًا وَّ طَوَیْتُ عَنْھَا کَشْحًا۔ پھر میں نے خلافت اور اپنے درمیان ایک کپڑا لٹکا دیا اور خلافت سے منہ موڑ لیا (یعنی اس کی طرف توجہ نہ کی، یہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

کَشْرٌ۔ دانت کھول دینا ہنسی وغیرہ میں (تَکْشِیْرٌ کے بھی یہ معنی ہیں۔

اِنَّا لَنَکْشِرُ فِیْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ۔ بعض لوگوں سے ہم

دانت کھولتے ہیں (ان سے ہنسی خوشی سے پیش آتے ہیں)۔
مُکَاشَرَۃٌ - ہنسی سے مواجہہ کرنا۔
فَضَحِكَ حَتّٰی کَشَرَ - ہنسے یہاں تک کہ دانت کھل گئے (یعنی تبسم کیا)۔
کَاَنَّهُمْ یَکْتَشِرُوْنَ - گویا وہ ہنستے ہیں (لغت میں اِکْتِشَارٌ بمعنی کَشْرٌ مجھ کو نہیں ملا)۔
کَشَّۃٌ - پیشانی یا بالوں کا گچھہ۔
کَشِیْشٌ - کھال میں سے آواز نکالنا نہ منہ سے اونٹ کا شروع میں آواز کرنا (جب آواز بلند کرے تو اس کو کَتٌّ یا کَتِیْتٌ کہیں گے' اس سے صاف ہو تو ھَدِیْرٌ کہیں گے' آواز لوٹ کر آئے تو قَرْقَرَۃٌ کہیں گے)۔
کَشَّ الرَّجُلُ - وہ ترش رو ہو گیا (یہ عوام کا محاورہ ہے)۔
کَشِیْشٌ - شراب کے جوش مارنے کی آواز۔
کَانَتْ حَیَّۃٌ تَخْرُجُ مِنَ الْکَعْبَۃِ لَا یَدْنُوْ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا کَشَّتْ وَ فَتَحَتْ فَاهَا - ایک سانپ کعبہ شریف سے نکلا کرتا جب کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ کھال سے آواز نکالتا اور منہ کھولتا (نہایہ میں ہے کہ کشیش سانپ کی کھال کی آواز۔ اگر منہ سے آواز نکالے تو اس کو فحیح کہیں گے)۔
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْکُمْ تَکِشُّوْنَ کَشِیْشَ الضِّبَابِ - میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم گھوڑ پھوڑوں (سوساروں) کی طرح آوازیں نکال رہے ہو (یعنی ضعف اور ناتوانی کے ساتھ یہ حضرت علیؓ نے جنگ میں لوگوں سے فرمایا)۔
وَلَهٗ رَائِحَۃُ الْکَشِّ - منی میں کشک کی بو ہوتی ہے (ماء الشعیر جو کے پانی کی)۔
کَشْطٌ - پردہ یا غلاف اتار ڈالنا' پوست نکالنا (عرب لوگ کَشَطَ الْبَعِیْرَ کہیں گے' سَلَخَ الْبَعِیْرَ نہیں کہیں گے' سَلَخَ الشَّاۃَ کہیں گے۔ یعنی بکری کا چمڑہ نکالا)۔
اِنْکِشَاطٌ - پوست نکل جانا' کھل جانا' دور ہو جانا۔
اِسْتِکْشَاطٌ - بمعنی کَشْطٌ ہے۔
فَتَکَشَّطَ السَّحَابُ - ابر پھٹ گیا۔
فَکَشَطَتِ الْمَدِیْنَۃُ یا تَکَشَّطَتِ الْمَدِیْنَۃُ - مدینہ کھل گیا (ابر وہاں سے ہٹ گیا)۔
کَشْفٌ کَاشِفَۃٌ - چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا' فضیحت کرنا۔
کَشَفَتِ النَّاقَۃُ کِشَافًا - اونٹنی نے حالت حمل میں جماع کرایا۔
کَشْفٌ - شکست پانا' ایک شخص کو اظہار پر مجبور کرنا۔
مُکَاشَفَۃٌ - ظاہر کرنا' علانیہ کرنا۔
اِکْشَافٌ - ہنسی میں ہونٹ الٹ جانا۔
تَکَشُّفٌ - ظاہر ہونا' بھر لینا۔
تَکَاشُفٌ - ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہونا۔
اِنْکِشَافٌ - کھلنا' ظاہر ہونا' شکست پانا۔
اِکْتِشَافٌ - کھولنا' ظاہر کرنا۔
اِکْتِشَافٌ جَدِیْدَۃٌ - جو جوئی باتیں طبعیات اور صناعات کی معلوم ہوئیں' نئی ایجادیں۔
کَشْفٌ - جو اولیاء اللہ اور انبیاء کو ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بعض امور غیبی اور مخفی باتیں جو چاہتا ہے ظاہر کر دیتا ہے۔
قَاضِی الْکَشْفِ - وہ عہدہ دار جو کسی مقدمہ یا واقعہ کے حالات دریافت کرنے پر مامور ہو۔
لَوْ تَکَاشَفْتُمْ مَا تَدَافَنْتُمْ - اگر تم کو لوگوں کے مخفی حالات معلوم ہوتے تو تم ایک دوسرے کو دفن کرنے میں تامل کرتے۔
اِنَّهٗ عَرَضَ لَهٗ شَابٌّ اَحْمَرُ اَکْشَفُ - ان کے سامنے ایک سرخ رنگ جوان آیا جس کی پیشانی پر پریشان بال تھے (عرب لوگ ایسے شخص کو منحوس سمجھتے ہیں)۔
زَالُوْا فَمَا زَالَ اَنْکَاسٌ وَّلَا کُشُفٌ - ہٹ گئے لیکن ناتوان لوگ نہ ہٹے نہ وہ لوگ جن کے پاس ڈھال نہ تھی (کُشُفٌ جمع ہے اَکْشَفُ کی یعنی وہ شخص جو سر نہ رکھتا ہو)۔
فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ وَّانْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ - جب جنگ احد کا دن آیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔
فَذَکَرَ اِنْکِشَافًا - پھر مسلمانوں کی روگردانی (ہزیمت کا) بیان کیا۔

لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ اِنْكَشَفُوْا - جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے۔

مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا - میں نے کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا (یہ کنایہ ہے۔ صحبت سے یعنی کسی عورت سے جماع نہیں کیا)۔

فَاِنِّیْ اَتَكَشَّفُ - میں (مرگی کے عارضہ میں بے ہوش ہو کر) ننگی ہو جاتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے۔

اِيَّاكُمْ وَالْكَوَاشِفَ مِنَ النِّسَاءِ - ان عورتوں سے بچے رہو جو اپنے آپ کو کھولتی ہیں (اپنے گھر مردوں کو معلوم کراتی ہیں، مراد بدکار عورتیں ہیں)۔

وَاللّٰهِ يَا اَكْشَفُ يَا اَزْرَقُ - قسم خدا کی اے کشف نیلگوں۔

كَشْفُ الْغُمَّةِ - ایک کتاب ہے بہاؤ الدین جلبیؒ کی اور ایک کتاب ہے عبدالوہاب شعرانی کی، اس میں چاروں اماموں کے مذاہب مع دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

كَشْكٌ - جو کا پانی۔

كِشْكٌ - میدہ جو دودھ سے گوندھا جاتا ہے پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ کھٹا ہو جاتا ہے پھر اس کو سکھا کر ریزہ ریزہ کر کے اس سے پتلا کھانا تیار کرتے ہیں۔

كَشْكُ الْفُقَرَاءِ - فقیروں کا ایک کھانا کاک وغیرہ۔

كَشْكَشَةٌ - بھاگنا، کھال سے آواز نکالنا نہ منہ سے کاف خطاب کو شین سے بدلنا جیسے بنی اسد اور ربیعہ کا محاورہ ہے۔

تَيَاسَرُوْا عَنْ كَشْكَشَةِ تَمِيْمٍ - تمیم کے کشکشہ سے بچے رہو (وہ ابوك اور امك کو ابوش اور امّش کہتے ہیں جیسے بکر ابوس اور امّس کہتے ہیں)۔

كِشْمِشْ - ایک قسم کا چھوٹا انگور جس میں دانہ نہیں ہوتا۔

كَشْوٌ - کاٹنا، منہ سے پکڑ کر نکال لینا۔

كُشْيَةٌ - گوہ (سوسمار) کے پیٹ کی چربی یا اس کے دم کی جڑ۔

اِنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ فِیْ كُشْيَةِ ضَبٍّ وَّ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَلٰكِنْ قَذِرَهٗ - حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ گھوڑ پھوڑ (سوسمار، گوہ) کی چربی میں رکھا۔ (یعنی اس کو کھایا) اور کہنے لگے اللہ کے رسول نے اس کو حرام نہیں کیا لیکن اس سے نفرت کی (معلوم ہوا کہ کراہت طبعی اور چیز ہے اور حرمت شرعی دوسری چیز۔ بہت سی حلال چیزیں جن سے بعض لوگ نفرت کرتے ہیں (مثلاً سوکھی مچھلی یا جھینگے سے بعض کو قے آتی ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبًّا فَقَذِرَهٗ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِیْ كُشْيَتِیِ الضَّبِّ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کو گھوڑ پھوڑ (سوسمار، گوہ) کا تحفہ بھیجا۔ آپ کو اس سے گھن آئی۔ پھر اس کی دونوں چربیوں میں آپ نے ہاتھ ڈالا (یعنی کھایا کُشْيَةٌ کی جمع کُشًى آتی ہے)۔

وَاَنْتَ لَوْ ذُقْتَ الْكُشٰى بِالْاَكْبَادِ لَمَا تَرَكْتَ الضَّبَّ يَعْدُوْ فِی الْوَادِیْ - اگر تو گوہ (سوسمار) کی چربی اس کے کلیجہ کے ساتھ کھاتا تو پھر کوئی گوہ جنگل میں دوڑتا ہوا نہ چھوڑتا (یعنی ایسی لذیذ اور مزے دار ہوتی ہے کہ تو تمام گھوڑ پھوڑوں (سوسماروں) کو مار کر کھا جاتا ایک گھوڑ پھوڑ بھی جنگل میں پھرتا ہوا نہ چھوڑتا)۔

بابُ الکاف مع الظاء

كَظَّهُ الطَّعَامُ - اس قدر پیٹ بھر لیا کہ سانس لینے کی طاقت نہ رہی، ٹھنسا ٹھنس کھا لیا ناک تک بھر لیا۔

كَظَاظٌ اور كَظَاظَةٌ - تکلیف میں ڈالنا، سختی پہنچانا۔

مُكَاظَّةٌ اور كِظَاظٌ - بہت دنوں تک کسی کے ساتھ رہنا اور لڑائی میں خوب مار پیٹ کرنا۔

تَكَاظٌّ - حد سے زیادہ دشمنی کرنا۔

اِكْتِظَاظٌ - اتنا بھر جانا کہ سانس لینے کا موقع نہ رہے ناک تک بھر لینا۔

كِظَاظٌ - شدت اور سختی۔

رَجُلٌ لَظٌّ كَظٌّ - سخت کھرکھرا آدمی۔

كَظِيْظٌ - پیٹ بھرا ہوا۔

فَاكْتَظَّ الْوَادِیْ بِشَجِيْجِهٖ - نالہ پانی سے بھر گیا، بھرپور ہو گیا۔

وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيْظٌ - ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ بہشت کے دروازے پر ہجوم ہوگا (تمام بہشتی لوگ اس میں گھس رہے ہوں گے)۔

اَهْدٰى لَهٗ اِنْسَانٌ جَوَارِشَ فَقَالَ اِذَا كَظَّكَ الطَّعَامُ اَخَذْتَ مِنْهُ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ایک شخص نے جوارش بھیجی تحفہ کے طور پر اور کہا جب تمہارا پیٹ کھانے سے بھر جائے اور ثقل اور گرانی معلوم ہو اس وقت اس کا استعمال کرنا۔

اِنْ شَبِعْتُ كَظَّنِيْ وَ اِنْ جُعْتُ اَضْعَفَنِيْ - (امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے کہا میرا عجب حال ہے) اگر پیٹ بھر کھاؤں تو امتلا (قے، متلی) معلوم ہوتا ہے (گرانی اور ثقل) اور اگر بھوکا رہوں تو ناتوانی اور کمزوری ہو جاتی ہے (ہر طرح مصیبت ہے)۔

اَلْاَكِظَّةُ عَلَى الْاَكِظَّةِ مَسْمَنَةٌ مَكْسَلَةٌ مَسْقَمَةٌ - بار بار سیریاں (سیر ہو کر کھانا) بدن کو موٹا کرتی ہیں لیکن سستی لاتی ہیں، بیماریاں پیدا کرتی ہیں اَكِظَّة جمع ہے كِظَّة کی یعنی پیٹ کی سیری اور گرانی)۔

كَظٌّ لَيْسَ كَالْكَظِّ - موت کا صدمہ اور رنج دوسرے صدموں کی طرح نہیں ہے (بلکہ ان سب سے زیادہ سخت ہے)۔

اِنْ اَفْرَطَ فِي الشِّبَعِ كَظَّتْهُ الْبِطْنَةُ - اگر خوب سیر ہو کر کھائے تو امتلا کا صدمہ اٹھانا ہوگا (پیٹ کی گرانی، سستی، کھٹی ڈکاریں)۔

لَهَا كَظَّةٌ تَشْتَرُّ - خوب سیری ہو کر بری آواز سناتی ہے۔

كَظْمٌ - روکنا، پی جانا، بند کرنا۔

كِظَامٌ - ڈاٹ۔

كُظِمَ - خاموش رہا۔

كِظَامُ الْاَمْرِ - معتبری اور مضبوطی۔

قَوْمٌ كُظَّمٌ - خاموش لوگ۔

كَظْمٌ - حلق، منہ یا جہاں سے سانس نکلتا ہے سانس کی نالی۔

كُظُوْمٌ - جو جانور جگالی چھوڑ دے۔

اَتٰى كِظَامَةَ قَوْمٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا - ایک قوم کے کظام پر آنحضرتؐ تشریف لائے اس کے پانی سے وضو کیا (کظامہ قناۃ کی طرح ہوتا ہے - یعنی کوئیں برابر برابر کھودتے ہیں ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہے یہاں تک کہ آخری کنویں میں پہنچ کر پانی زمین کے اوپر بہنے لگتا ہے بعض نے کہا "کظامہ" سقاوہ (رہٹ کو کہتے ہیں)۔

اِذَا رَاَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ - جب تو مکہ میں دیکھے کہ برابر برابر کنویں کھودے گئے ہوں (پانی کی کثرت ہو)۔

اَتٰى كِظَامَةَ قَوْمٍ فَبَالَ - ایک قوم کے گھور (گھورے یعنی کوڑے کے ڈھیر) پر آئے وہاں آپ نے پیشاب کیا (بعض نے کہا کظامہ سے یہاں گھور امراد ہے، جہاں کوڑہ کچرہ ڈالتے ہیں، لیکن اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کظامہ کے وہی معنی ہیں جو اوپر گزرے)۔

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا فَلَهٗ كَذَا - جو شخص غصہ پی جائے (صبر کرے جواب نہ دے نہ ستائے) اس کو ایسا ایسا ثواب ملے گا)۔

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَااسْتَطَاعَ - جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کرے تاکہ زور سے آواز نہ نکلے)۔

لَهٗ فَخْرٌ يَكْظِمُ عَلَيْهِ - عبدالمطلب کو ایک فخر حاصل ہے جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے (چھپا رہے ہیں)۔

لَعَلَّ اللّٰهُ يُصْلِحُ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ بِاَكْظَامِهَا - شاید اللہ تعالیٰ اس امت کا کام درست کر دے اور اس کا گلہ دبایا نہ جائے (جہاں سے سانس نکلتی ہے)۔

لَهُ التَّوْبَةُ مَالَمْ يُؤْخَذْ بِكَظْمِهٖ - آدمی اس وقت تک توبہ کر سکتا ہے جب تک اس کی سانس بند نہ ہو (یعنی غرغرہ تک، دم حلق میں رک جانے تک)۔

كَاظِمَةَ - ایک مقام کا نام ہے یا ایک کنواں ہے۔

كَاظِمَيْنِ - ایک بستی ہے بغداد اور کربلا کے درمیان وہاں امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے۔

كَظِيْمٌ - رنج یا صدمہ سے بھرا ہوا۔

كَاظِمٌ - لقب ہے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کا۔

بابُ الکاف مع العین

کَعْبٌ - بھر دینا، ٹخنا، شرف اور بزرگی-

کُعُوْبٌ اور کَعَابَۃٌ اور کُعُوْبَۃٌ - چھاتیاں ابر آنا (جیسے تکْعِیْبٌ ہے)-

اِکْعَابٌ - جلدی چلنا-

کَاعِبٌ - وہ لڑکی جس کی چھاتی ابھر آئی ہو (اس کی جمع کَوَاعِبُ ہے)-

مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فَفِی النَّارِ - جو ازار ٹخنوں سے نیچی ہو وہ دوزخ میں ڈالی جائے گی- (ٹخنہ وہ ہڈی ہے اٹھی ہوئی جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر ہے دونوں طرف- تو ہر پاؤں میں دو ٹخنے ہیں اور شیعہ کہتے ہیں کہ ٹخنہ وہ ہڈی ہے جو قدم کی پشت پر ہے)-

رَاَیْتُ الْقَتْلٰی یَوْمَ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ فَرَاَیْتُ الْکِعَابَ فِیْ وَسَطِ الْقَدَمِ - میں نے جس روز امام زید بن علی شہید ہوئے مقتولوں کو دیکھا ان کے ٹخنوں کو قدم کے بیچ میں-

اِنْ کَانَ لَیُھْدٰی لَنَا الْقِنَاعُ فِیْہِ کَعْبٌ مِّنْ اِھَالَۃٍ فَنَفْرَحُ بِہٖ - ہم کو کھجور کا ایک طباق تحفہ میں دیا جاتا اس پر چربی کا یا گھی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوتا ہم اس کو لے کر خوش ہوتے-

اَتَوْنِیْ بِقَوْسٍ وَکَعْبٍ وَّ ثَوْرٍ - میرے پاس ایک ٹوکرے کی بچی ہوئی کھجور اور ایک گھی کا ٹکڑا اور ایک پنیر کا ٹکڑا لے کر آئے-

وَاللّٰہِ لَایَزَالُ کَعْبُکِ عَالِیًا - خدا کی قسم تیرا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے گا (ہمیشہ تجھ کو شرف اور علو حاصل رہے گا- یہ ماخوذ ہے کَعْبُ الْقَنَاۃِ سے یعنی برچھے کی پور ہر دو گرہوں (گانٹھوں) کے درمیان ایک کعب ہوتا ہے اور جو چیز بلند اور مرتفع ہو اس کو کعب کہیں گے)-

کَعْبَۃ کو کعبہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بلند اور عالی شان ہے (بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مکعب یعنی مربع ہے)-

کَعْبٌ - اہل حساب کی اصطلاح میں کعب یہ ہے اگر ایک عدد کو فی نفسہٖ ضرب دیں تو حاصل مال اور مجذور کہلاتا ہے اور وہ عدد شی اور جذر اس حاصل ضرب کو پھر اس عدد میں ضرب کریں تو حاصل ضرب اخیر کو کعب کہتے ہیں اور اہل پیائش کی اصطلاح میں کعب وہ جسم ہے جس کو چھ مربع احاطہ کریں-

کَعْبِیَّہ - ایک فرقہ ہے معتزلہ کا جن کا پیشوا ابوالقاسم بن محمد کعبی تھا-

لَاُوَطِّئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَہٗ - میں اس کے ٹخنے سے عرب کے دانتوں کو روندواؤں گا-

یُقَالُ لَہُ الْکَعْبَۃُ الْیَمَانِیَّۃُ والْکَعْبَۃُ الشَّامِیَّۃُ - یمن میں جو کعبہ بنایا گیا تھا- اس کو کعبۂ یمانیہ کہتے تھے (اور ذی الخلصہ بھی اسی کا نام تھا)- اور مکہ میں جو اصلی کعبہ ہے وہ کعبۂ شامیہ کہلاتا تھا-

ھَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ وَالْکَعْبَۃِ الْیَمَانِیَّۃِ وَالشَّامِیَّۃِ - تم مجھ کو ذی الخلصہ اور کعبۂ یمانی اور شامی سے بے فکر کرتے ہو (حالانکہ کعبۂ شامی اصل کعبہ کو کہتے تھے مگر مطلب یہ ہے کہ جب ذی الخلصہ تباہ کر دیا جائے گا تو کعبہ ایک یہ رہ جائے گا- اور یہ الفاظ کہ کعبۂ یمانی یا کعبۂ شامی کوئی نہیں کہے گا)-

کَانَ یَکْرَہُ الضَّرْبَ بِالْکِعَابِ - چوسر کے پانسے پھینکنا برا جانتے تھے (اکثر علماء کے نزدیک چوسر کھیلنا حرام ہے اور اکثر صحابہؓ کا بھی یہی قول ہے اور عبداللہ بن مغفل اپنی بیوی کے ساتھ اس کو کھیلا کرتے لیکن بلا شرط اور سعید بن مسیّب نے بھی اس کی اجازت دی ہے اگر شرط نہ ہو- یعنی ہار جیت پر کچھ روپے کی شرط نہ ہو ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہوگا کیونکہ وہ قمار (جوا) ہے- شطرنج کا بھی یہی حکم ہے کہ بغیر شرط لگائے بعض نے اس کا کھیلنا جائز رکھا ہے اور اکثر نے مکروہ کہا ہے)-

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِیْ یَدِیْ جَمْرَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اُحَصْحِصَ کَعْبَتَیْنِ - اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے پھراؤں تو اس سے اچھا ہے کہ چوسر کے دو پانسے پھراؤں-

لَایُقَلِّبُ کَعَبَاتِھَا اَحَدٌ یَّنْتَظِرُ مَا تَجِیْئُ بِہٖ اِلَّا لَمْ یَرَحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ - چوسر کے پانسوں کو جو کوئی ہاتھ میں پھرائے وہ انتظار کر رہا ہو کہ پانسا کیسا پڑتا ہے تو وہ بہشت کی

خوشبو نہ سونگھے گا-

فَجَثَتْ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلٰى اِحْدٰى رُكْبَتَيْهَا - ایک جوان لڑکی جس کی چھاتیاں ابھر آئی تھیں اپنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھی-

مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ - کعب بن اشرف سے کون سمجھ لیتا ہے (کون اس کو قتل کرتا ہے) اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے- (یہ شخص یہودیوں میں بڑا مالدار رئیس تھا عہد شکنی کر کے قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ابھارتا تھا' ان کی روپے سے مدد کرتا' آنحضرتؐ کی ہجو اشعار میں کیا کرتا' لوگوں کو اسلام لانے سے روکتا تھا)-

كَعْبُ الْاَحْبَارِ - (عالموں کے کعب یعنی صدر) یہ اہل کتاب کے بڑے عالم تھے- حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں مسلمان ہوئے اسی لئے ان کا شمار تابعین میں ہے-

اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اَيْنَ الْكَعْبَانِ فَقَالَ هٰهُنَا يَعْنِي الْمَفْصَلَ دُوْنَ عَظْمِ السَّاقِ - (زرارہ اور بکر نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا) خدا تمہارا بھلا کرے ٹخنے کہاں ہیں؟ انھوں نے فرمایا اس جگہ یعنی وہ جوڑ جو پنڈلی کی ہڈی کے پاس ہے-

اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبِيْ بِكُمْ - اللہ تعالیٰ نے میرا مرتبہ تمہارے سبب سے بلند کیا-

كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ - آنحضرت ﷺ کے اجداد میں ایک شخص تھے-

كَعْتٌ - بونا' ٹھنگنا-

اِكْعَاتٌ - جلد چلنا اور بیٹھ جانا-

كُعْتَةٌ - شیشہ کا ڈھکن-

كُعَيْتٌ - لال یا بلبل (نُغَرٌ بھی کہتے ہیں جس کی تصغیر نُغَيْرٌ ہے)-

كُعْدُبٌ یا كُعْدُبَةٌ - پانی کا حباب' بلبلہ-

اَتَيْتُكَ وَ اِنَّ اَمْرَكَ كَحُقِّ الْكَهُوْلِ اَوْ كَالْكُعْدُبَةِ - میں تمہارے پاس اس وقت آیا جب تمہارا کام مکڑی کے جالے کی طرح یا حباب کی طرح تھا (ایک روایت میں جُعْدُبَة ہے معنی وہی ہیں یا مکڑی کا گھر (یہ عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا)-

كَعٌّ یا كَاعٌّ - نامرد بزدل' ضعیف' ناتوان-

كُعُوْعٌ - ناتوانی' بزدلی-

اِكْعَاعٌ - نامرد کرنا-

مَا زَالَتْ قُرَيْشٌ كَاعَّةً حَتّٰى مَاتَ اَبُوْطَالِبٍ - قریش کے لوگ آنحضرتؐ کو ستانے میں برابر بزدل اور ڈرپوک رہے (ابوطالب کے رعب سے آنحضرتؐ کو ایذا نہیں دے سکتے تھے) جب ابوطالب مر گئے تو لگے جرأت کرنے (دیدہ دلیر ہو گئے- ایک روایت میں كَاعَةٌ ہے بہ تخفیف عین)-

كَعْكٌ - کھانے کا کاک جو آٹے اور دودھ اور شکر سے بناتے ہیں یہ معرب ہے کاک کا یا کیک یا- روٹی بسکٹ-

كَعْكَعَةٌ - روکنا' پیچھے ہٹانا-

تَكَعْكُعٌ - پیچھے ہٹنا جیسے تکاکُؤٌ ہے-

كُعْكُعٌ - نامرد' ناتوان' بزدل-

رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ - ہم نے آپ کو دیکھا آپ (نماز میں) پیچھے سرکے (ایک روایت میں كَعْكَعْتَ ہے معنی وہی ہیں)-

كَعْمٌ - منہ باندھ دینا تاکہ کاٹ نہ سکے نہ کھا سکے' ہٹا دینا-

كَعْمٌ اور كُعُوْمٌ - بوسہ دینا-

مُكَاعَمَةٌ - کسی کو اپنے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لٹانا' لپٹانا' بغیر کسی آڑ کے یا مونہہ کے دوسرے کے منہ پر رکھنا' جیسے بوسہ لیتے ہیں-

نَهٰى عَنِ الْمُكَاعَمَةِ - مکاعمہ سے منع فرمایا-

دَخَلَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ مِصْرَ وَقَدْ كَعَمُوْا اَفْوَاهَ اِبِلِهِمْ - حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب مصر میں داخل ہوئے تو انھوں نے اپنے اونٹوں کے منہ (چھیکے یا دہانہ سے) باندھ دیئے تھے (ایسا نہ ہو کسی کا کھیت چر جائیں اس کا نقصان کریں)-

فَهُمْ بَيْنَ خَائِفٍ مُتَّمُوْعٍ وَّ سَاكِتٍ مَكْعُوْمٍ - ان کا یہ حال ہے کوئی تو ان میں ڈرا ہوا ذلیل اور خوار ہے اور کوئی خاموش منہ بندھا ہوا (یہ حضرت علیؑ نے اولیاء اللہ کی صفت بیان کی)-

بابُ الکاف مع الفاء

کَفأ - پھیر دینا' اوندھا کرنا' الٹ دینا' پیچھے لگنا' داخل ہونا' ہانک دینا' لوٹ جانا' شکست پانا-

مُکَافَاۃٌ اور **کِفَاءٌ** - بدلہ دینا' مشابہ ہونا' برابر ہونا' نظیر ہونا' ناک میں رہنا' مقابل ہونا' دفع کرنا-

اِکْفَاءٌ - مائل ہونا' جھکانا' الٹ دینا' ڈالنا-

تَکَافُؤٌ - برابر ہونا' شکست پانا-

اِنْکِفَاءٌ - لوٹ جانا' متفرق ہوجانا' بدل جانا-

اِکْتِفَاءٌ - جھکانا' اپنے اوپر الٹ لینا تاکہ جو کچھ برتن میں ہے وہ سب مل جائے-

اِسْتِکْفَاءٌ - سال بھر کے لئے اونٹوں کے فوائد مانگنا-

کَفَاءَۃٌ - برابری' مساوات-

کَفُؤٌ یا کِفْؤٌ یا کُفْؤٌ - مثل اور برابر' ہمسر بر (اس کی جمع **اَکْفَاءٌ** اور **کِفَاءٌ** ہے)-

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ - مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی قصاص اور دیت اور تمام احکام میں یہ نہیں کہ شریف اور خاندانی مسلمان کا خون اعلیٰ درجہ کا ہو اور (رذیل یا غریب مسلمان کا کم درجہ کا بلکہ سب مسلمان برابر ہیں)-

کَفَاءَۃٌ - نکاح میں یہ ہے کہ خاوند عورت کے ہمسر ہو حسب نسب دین داری تمول وغیرہ میں-

کَانَ لَایَقْبَلُ الثَّنَآءَ اِلَّا مِنْ مُکَافِئٍ - آنحضرتؐ اس شخص کا تعریف کرنا منظور کرتے جس پر کچھ احسان کرتے (بغیر احسان کئے ثناخوانی پسند نہ فرماتے - ابن انباری نے کہا یہ تفسیر غلط ہے کیونکہ آنحضرتؐ کا احسان سارے عالم پر ہے اور آپ کی تعریف کرنا ایسا فرض ہے جس کے بغیر اسلام پورا نہیں ہوتا - بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ آنحضرتؐ اس کی تعریف قبول فرماتے جس کو سچا مسلمان جانتے جو دل سے تعریف اور ثنا کرتا لیکن منافقوں کی تعریف کو قبول نہ کرتے جو صرف زبانی جمع خرچ ہوتا - ازہری نے کہا ایک اور مطلب بھی ہوسکتا ہے یعنی آنحضرتؐ اسی کی تعریف پسند فرماتے جو اعتدال کے ساتھ آپ کی صحیح تعریف کرتا اس میں افراط اور تفریط نہ ہوتی یعنی جو آپ کی واقعی شان ہے نہ اس سے بڑھاتا نہ گھٹاتا)-

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ - عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں ذبح کرنا چاہئیں یا قریب قریب عمر کی (بعض نے کہا **مُکَافِئَتَانِ** کے معنی ہی ہیں کہ دونوں مسنہ ہوں یا کم سے کم جذع ہوں جو قربانی کے لئے بھی کافی ہو - نہایہ میں ہے کہ محدث لوگ **مُکَافَئَتَانِ** بہ فتحہ فا پڑھتے ہیں - بعض نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ ایک کے بعد ہی متصل دوسری ذبح کی جائے بیچ میں فاصلہ نہ ہو یعنی یہ نہ ہو کہ ایک آج ذبح کریں ایک کل بلکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی ایک کے بعد ایک ذبح کریں)-

وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَہٗ کِفَاءٌ - حضرت جبرئیلؑ کا کوئی ہمسر اور برابر والا نہیں ہے (یعنی فرشتوں میں ان کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے)-

فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَنْ یُّکَافِئُ ھٰؤُلَاءِ - پھر ان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کون ان کا مقابلہ کرسکتا ہے-

لَا اُقَاوِمُ مَنْ لَّا کِفَاءَ لَہٗ - میں اس شخص سے مقابلہ نہیں کرسکتا جس کا کوئی جوڑ نہیں ہے (یعنی شیطان کا)-

لَاتَسْئَلُ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَکْتَفِئَ مَا فِیْ اِنَائِھَا - کوئی عورت اپنے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ اس کی سوکن کو طلاق دے دے تاکہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ بھی خود انڈیل لے (اس کا حصہ بھی خود لے لے)-

کَانَ یُکْفِئُ لَھَا الْاِنَاءَ - آنحضرتؐ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے (تاکہ وہ آرام کے ساتھ پانی پی لے)-

وَتُکْفِئُ اِنَاءَکَ - تو اپنا برتن اوندھا دے (کیونکہ جانور میں دودھ نہیں رہا جو اس میں دوہے)-

اٰخِرُ مَنْ یَّمُرُّ رَجُلٌ یَتَکَفَّأُ بِہِ الصِّرَاطُ - اخیر میں ایک شخص پل صراط پر سے گزرے گا اس کو لے کر پل جھک جائے گا (الٹ جائے گا)-

غَیْرَ مُکْفَئٍ رَبَّنَا یا رَبُّنَا - یہ کھانا نہ لوٹا گیا نہ الٹا گیا نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی اے پروردگار ہمارے یا ہمارا

پروردگار نہ تو لوٹایا گیا ہے نہ رخصت گیا (ایک روایت میں غَیْرَ مَکْفِیّ ہے یعنی نہ اس کو کوئی کھانا کھلاتا ہے نہ اس کو کوئی اور کافی ہے (بلکہ وہ خود سارے جہان کو کافی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی تعریف اور ستائش نہ چھوڑی گئی ہے- بلکہ ہم ہمیشہ اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں- اور نہ رخصت کی گئی (یعنی آخری ستائش نہیں ہے بلکہ اس کے بعد اور ستائش ہے وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ نہ اس کی تعریف سے بے پرواہی ہوسکتی ہے- ایک روایت میں وَلَا مَکْفُوْرٍ ہے یعنی تیری نعمت کی ناشکری نہیں ہے)-

ثُمَّ انْکَفَأَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا - پھر آپ دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف جھکے' ان دونوں کو ذبح کیا-

فَاَضَعُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِهٖ ثُمَّ اَنْکَفِیُٔ عَلَیْهِ - میں اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے جھک رہا تھا (تلوار پر زور دے رہا تھا تاکہ پیٹ کے پار نکل جائے)-

وَتَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً یَکْفَأُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ کَمَا یَکْفَأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ - اور ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی پروردگار اس کو اس طرح (ہاتھوں پر) الٹے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی ہاتھوں پر الٹتا ہے (تختے پر نہیں بیلتا ایک روایت میں یَتَکَفَّأُهَا ہے معنی وہی ہیں- اب حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بقدرت الٰہی ساری زمین ایک روٹی بن کر بہشتیوں کی غذا ہوگی' دوسرے یہ کہ بہشت کی نعمتوں اور روٹیوں کے مقابل ساری زمین ایک روکھی روٹی کی طرح بے حقیقت ہوگی)-

کَانَ اِذَا مَشٰی تَکَفّٰی تَکَفِّیًا - آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے (جیسے مستعد اور طاقتور لوگوں کی چال ہوتی ہے- بعض نے کہا دائیں بائیں جھک جھک کر یہ آپ کی طبعی چال تھی جو بری نہیں ہے بری جب ہے کہ اترانے اور غرور کرنے کی نیت سے اس طرح چلے)-

وَلَنَا عَبَاءَتَانِ نُکَافِیُٔ بِهِمَا عَیْنَ الشَّمْسِ - ہمارے پاس دو کمبل تھے جن سے ہم سورج کا مقابلہ کرتے (یعنی دھوپ کی روک کرتے)-

رَاٰی شَاةً فِیْ کِفَاءِ الْبَیْتِ - ایک بکری دیکھی گھر کے پچھلے حصے میں (نہایہ میں ہے کہ کِفَاءٌ ایک یا دو کپڑے جو ملا کر سیئے جاتے ہیں اور گھر کے عقب میں لگا دیئے جاتے ہیں' اس کی جمع اَکْفِئَةٌ ہے)-

اِنْکَفَأَ لَوْنُهٗ عَامَ الرَّمَادَةِ - حضرت عمرؓ کا رنگ بدل گیا جس سال قحط پڑا تھا (آپ کو عام لوگوں کی فکر دامن گیر تھی دوسرے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا تھا)-

مَالِیْ اَرٰی لَوْنَکَ مُنْکَفِأً - کیا وجہ ہے میں تمہارا رنگ بدلا ہوا پاتا ہوں (یعنی بھوک سے)-

اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰی مَعْدِنًا بِمِأَةِ شَاةٍ مُّتْبِعٍ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اِنَّکَ اشْتَرَیْتَ بِثَلَاثِ مِأَةٍ اُمَّهَاتُهَا مِائَةٌ وَّ اَوْلَادُهَا مِأَةٌ وَّ کُفْأَتُهَا مِأَةٌ - ایک شخص نے سو جننے والی بکریوں کے بدلے جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں ایک کان خریدی تو اس کی ماں کہنے لگی تو نے تین سو بکریوں کے بدلے خریدی سو تو اصل بکریاں اور سو ان کے بچے اور سو دوسرے بچے جو ان کے بعد پیدا ہوں گے (نہایہ میں ہے کہ اونٹوں میں کُفْأَةٌ یہ ہے کہ ان کی دو ٹکڑیاں کی جائیں اور ہر سال ایک ٹکڑی بچے جنے اور ایک ٹکڑی خالی چھوڑ دی جائے یہ بچہ کشی کا عمدہ طریق ہے جیسے زراعت کی زمین میں کیا کرتے ہیں کہ ایک قطعہ میں ایک سال کھیتی کرتے ہیں دوسرے سال اس کو خالی چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قطعہ میں کاشت کرتے ہیں تاکہ زمین کی قوت بحال ہو جائے- عرب لوگ کہتے ہیں وَهَبْتُ لَهٗ کُفْأَةَ نَاقَتِیْ میں نے اپنی اونٹنی کا فائدہ ایک سال کے لئے اس کو دے دیا یعنی اس کا دودھ اس کے بال اس کا بچہ- ازہری نے کہا بکریوں کے ہر پیدائش میں سو بچے اس لئے رکھے کہ بکریوں کے اونٹوں کی طرح دو حصے نہیں کرتے بلکہ سب پر نر کو چڑھاتے ہیں اور سب حاملہ ہو جاتی ہیں تو سو بکریوں کے سو بچے پیدا ہوتے ہیں)-

اِنَّهٗ کَانَ یُکْفِیُٔ فِیْ شِعْرِهٖ - نابغہ اپنے شعروں میں اکفا کیا کرتا تھا (یعنی روی کی حرکات مختلف رکھتا کبھی زیر کبھی زبر کبھی پیش' اس کو اِقْوَاء بھی کہتے ہیں- بعض نے کہا اِکْفَا یہ ہے کہ قافیوں میں فرق ہوا ایک ہی حرف کا التزام نہ رہے)-

فَامَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ - آپ نے حکم دیا سب ہانڈیاں اوندھا دی گئیں (ان کا گوشت پھینک دیا گیا چونکہ تقسیم سے پہلے انھوں نے بکریاں کاٹ کر ان کا گوشت چڑھا دیا تھا اور ایسا کرنا دارالحرب میں درست ہے لیکن دارالاسلام میں درست نہیں- بعض نے کہا گوشت پھینک دینے کا حکم آپ نے زجر اور عقوبت کے طور پر دیا چونکہ انھوں نے آنحضرت کو پیچھے چھوڑ دیا اور یہ خیال نہ رکھا کہ شاید دشمن آپ پر حملہ کر دے اور احتمال ہے کہ انھوں نے اس گوشت کو تقسیم میں شریک کر دیا ہوتا کہ مال بے کار ضائع نہ ہو)-

اُكْفِئُوا الْقُدُوْرَ - ہانڈیاں اوندھا دو-

فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ - پھر برتن کو جھکا کر دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا (پہلے ہاتھ دھو لئے پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور ہاتھ سے پانی لیتے رہے سارے وضو میں ایسا ہی کیا- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستعمل پانی پاک ہے)-

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ - اگر تم اس کا بدلہ نہ کر سکو-

اُكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ - برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو (تاکہ اس میں نجاست وغیرہ نہ گرے)-

اَوَّلُ مَا يُكْفَأُ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ الْخَمْرُ - سب سے پہلے جس کام میں اسلام اوندھا کر دیا جائے گا جیسے برتن اوندھا دیا جاتا ہے وہ شراب ہوگی (لوگ شراب کا استعمال شروع کر دیں گے اور اس کے نام بدل بدل کر اور رکھ لیں گے)-

اِنْكَفَئَتْ بِهِمِ السَّفِيْنَةُ - کشتی ان کو لے کر الٹ گئی-

مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيْحُ كَفَأَتْهَا - جدھر سے ہوا آئے وہ مڑ جاتا ہے (پھر سیدھا ہو جاتا ہے یہ مثال مومن کی دی کہ اس کو تکلیف بھی پہنچتی ہے تو صبر کر لیتا ہے اللہ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف رفع کر دیتا ہے اور نعمت اور راحت عطا فرماتا ہے برخلاف کافر کے وہ ہمیشہ اچھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مہلت دیئے جاتا ہے پھر ایک بارگی اس کو ایسا سخت پکڑ لیتا ہے کہ جڑ پیڑ سے اکھڑ کر فنا ہو جاتا ہے)-

تُكْفِئُهَا الرِّيْحُ - ہوا اس کو جھکاتی رہتی ہے-

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ - جو شخص احسان کا بدلہ کرے وہ ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے (بلکہ ناطہ جوڑنے والا وہ ہے جو خود ابتداءً اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرے یا جو رشتہ دار اس سے بدسلوکی کرے ناطہ کاٹ دے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے)-

اَكْفَاءٌ كِرَامٌ - ہاں یہ لوگ ہمارے جوڑ کے برابر والے اور ہماری طرح عزت دار ہیں (یہ عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نے اس وقت کہا جب حضرات حمزہؓ اور علیؓ اور عبیدہؓ ان کے مقابل ہوئے)-

بِحَضْرَةِ الْاَكْفَاءِ - اپنے برابر والوں کے سامنے-

وَلَتُكْفَأُنَّ كَمَا تُكْفَأُ السَّفِيْنَةُ فِيْ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ - تم اس طرح الٹے جاؤ گے جیسے کشتی سمندر کی موجوں میں الٹ جاتی ہے-

فَاَكْفَأَهٗ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى - (محمد بن حنفیہ حضرت علیؓ کے لئے وضو کا پانی لے کر آئے) آپ نے بائیں ہاتھ سے برتن کو جھکا کر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالا-

كَفْتٌ - پھیر دینا' ملا لینا' اپنے پاس روک رکھنا-

كَفْتٌ اور كِفَاتٌ اور كَفِيْتٌ اور كَفَتَانٌ - جلدی اڑنا' جلدی دوڑنا' الٹ دینا' جلدی سے بہا دینا-

تَكْفِيْتٌ - سمیٹ لینا-

تَكَفُّتٌ - جلد اڑنا-

اِنْكِفَاتٌ - پھر جانا' منقبض ہونا' دبلا ہو جانا-

اِكْتِفَاتٌ - جمع کر لینا-

كِفَاتٌ - جہاں سب چیزیں اکٹھی کی جائیں یا ظروف (گویا یہ جمع ہے كَفْتٌ کی بمعنی ظرف)-

مَاتَ كِفَاتًا - ناگہاں مر گیا (جیسے مَاتَ مُكَافَتَةً ہے)-

رَجُلٌ كَفْتٌ یا كَفِيْتٌ - جلدی کرنے والا' ہلکا' باریک-

اُكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ - اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو (جب رات کا اندھیرا پھیلے کیونکہ اس وقت شیطان یا جن نکل کر پھیلتے ہیں- بعض نے کہا یہاں اس سے شیطان صفت انسان مراد ہیں- بعض نے کہا شیاطین اور جن سے یہاں سانپ مراد ہیں- شام ہوتے ہی سانپ ہوا خوری کے لئے نکل پڑتے ہیں)-

تَكْفِتُهُمُ الدُّبَيْلَةُ-ان کو طاعون کا پھوڑا قبروں میں اکٹھا کر دے گا (ہلاک کر ڈالے گا)-

اِذَا مَرِضَ عَبْدِیْ فَاكْتُبُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِیْ صِحَّتِهٖ حَتّٰى اُعَافِيَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ-فرشتوں سے اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے جب میرا بندہ بیمار ہو تو اس کے نامۂ اعمال میں اتنے ہی اعمال کا ثواب لکھو جتنے وہ تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو اچھا کر دوں یا قبر سے ملا دوں (مار ڈالوں- زمین کو كِفَات کہتے ہیں کیونکہ اس میں مردے زندے سب اکٹھے ہوتے ہیں زندہ تو اس کی پشت پر رہتے ہیں اور مردے اس کے شکم میں)-

حَتّٰى اُطْلِقَهٗ مِنْ وِّثَاقِیْ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَیَّ- یہاں تک کہ میں اس کو اپنے بند سے چھوڑ دوں یا مٹی میں ملا دوں-

نُهِيْنَا اَنْ نَّكْفِتَ الثِّيَابَ فِی الصَّلٰوةِ-ہم کو نماز میں کپڑے سمیٹنے سے ممانعت ہوئی (جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کپڑوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لئے رکوع اور سجدے میں جاتے وقت اٹھا کر سمیٹ لیتے ہیں)-

وَلَا نَكْفِتُ الثِّيَابَ- اور ہم کپڑوں کو نہ سمیٹیں (مجمع البحار میں ہے کہ کپڑا اٹھا کر نماز پڑھنا یا آستین اٹھا کر یا بال گندھے ہوئے جوڑا باندھا ہوا مکروہ تنزیہی ہے ہر حال میں خواہ نماز کے لئے عمداً ایسا کرے یا پہلے سے کئے ہوئے ہو' بہتر یہ ہے کہ بالوں کو اور کپڑوں کو چھٹا رہنے دے ان کو زمین پر گرنے دے)-

كَانَ بِظَهْرِ الْكُوْفَةِ فَالْتَفَتَ اِلٰى بُيُوْتِهَا فَقَالَ هٰذِهٖ كِفَاتُ الْاَحْيَاءِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى مَقَابِرَ فَقَالَ وَ هٰذِهٖ كِفَاتُ الْاَمْوَاتِ-امام شعبیؒ کوفہ میں تھے انھوں نے وہاں کے گھروں کو دیکھا تو کہا یہ زندوں کا كِفَات ہے (یعنی زندے یہاں اکٹھے ہوتے ہیں) پھر قبرستان کو دیکھا اور کہا یہ مردوں کا کفات ہے (گویا اس آیت کی تفسیر اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا)-

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّنْكَفِتَ اَهْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰى اَنْ يَّثُوْبَ اَهْلُ الْعِشَاءِ-صلوٰۃ الاوابین وہ نماز ہے کہ مغرب کے لئے جب لوگ جمع ہوں اور عشاء پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں' ان دونوں کے درمیان (مگر دوسری روایت میں ہے کہ صلوٰۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے جس وقت دھوپ کی شدت ہو اور اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں)-

حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَ رُزِقْتُ الْكَفِيْتَ- مجھ کو دنیا میں عورتیں اور خوشبوئیں پسند ہیں اور اپنی روزی کی اصلاح کرنا اس کو اکٹھا کرنا (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ کو کفیت ملی یعنی جماع کی قوت- دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت جبرائیل میرے پاس ایک ہانڈی لائے جس کو کفیت کہتے تھے میں نے جو اس میں تھا وہ کھایا تو چالیس مردوں کی قوت میں نے اپنے میں پائی -عرب لوگ چھوٹی دیگ کو كِفْتٌ کہتے ہیں)-

اُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفِيْتَ- آنحضرت ﷺ کو کفیت دی گئی تھی (یعنی جماع کی طاقت)-

كِفْتٌ اِلٰى دَئِيَّةٍ- مجھ کو ایک دوسری مصیبت اسی قسم کی آئی (یہ ایک مثل ہے)-

كَفْتَةٌ-بقیع (قبرستان) مدینہ طیبہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ سب مردے وہاں دفن ہوتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں-بعض نے کہا اس لئے کہ وہ مردوں کو جلدی گلا دیتا ہے کیونکہ وہاں کی زمین شور ہے)-

وَفِی الْحَدِيْثِ فِیْ قَوْلِهٖ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا قَالَ دَفْنَ الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ-قرآن میں جو كِفَاتًا آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں بال اور ناخن دفن ہوتے ہیں یعنی زمین میں-

كَفْحٌ- پردہ کھول دینا' مارنا' کھینچنا' مواجہہ کرنا' سامنے آنا' ناگہاں بوسہ لے لینا-

مُكَافَحَةٌ اور كِفَاحٌ-سامنا کرنا-

اِكْفَاحٌ-کھینچنا' پھیر دینا-

لَا تَزَالُ مُؤَيَّدًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا كَافَحْتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ-(آنحضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا) تجھ کو

حضرت جبرئیل مدد دیتے رہیں گے برابر جب تک تو اللہ کے رسول کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا رہے گا (ان کے طعنوں کا جواب دیتا رہے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا - اللہ تعالیٰ تیرے باپ سے (جو جنگ احد میں شہید ہوا) سامنا کر کے باتیں کیں کوئی پردہ حائل نہیں رہا نہ کوئی واسطہ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ باتیں کیں' یہ آنحضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا)۔

اَعْطَيْتُ مُحَمَّدًا كِفَاحًا - میں نے محمد کو بہت چیزیں دیں (دنیا اور آخرت کی نعمتیں)۔

اِنِّیْ لَاَ كْفَحُهَا وَ اَنَا صَائِمٌ - میں عورت کا اچھی طرح منہ سے منہ لگا کر بوسہ دیتا ہوں حالانکہ میں روزہ دار ہوتا ہوں (معلوم ہوا بوسہ دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔

قِيْلَ لَهُ اَتُقَبِّلُ وَ اَنْتَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَ اَكْفَحُهَا - ابو ہریرہؓ سے لوگوں نے کہا تم روزہ دار ہو کر بوسہ دیتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں میں اچھی طرح منہ سے منہ لگا کر بوسہ دیتا ہوں۔

يُكَافِحُ الْاُمُوْرَ - کل کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔

كُفْرٌ (بہ ضمہ و فتح کاف) انکار کرنا (یہ ضد ہے ایمان کی جیسے كُفُوْرٌ اور كُفْرَانٌ ہے) خدا کی نفی کرنا' اس کو معطل بنانا' ڈھانپ لینا' ناشکری کرنا۔

تَكْفِيْرٌ - کسی کو کافر کہنا' چھپا لینا' معاف کرنا' میٹ دینا' کفارہ دینا۔

مُكَافَرَةٌ - انکار کرنا' ٹال مٹول کرنا۔

اِكْفَارٌ - کافر بنانا' کفر کی طرف مائل کرنا۔

كَافُوْر - مشہور دوا ہے۔

اَلَا لَاتَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - دیکھو ہوشیار رہو میرے بعد کہیں کافر نہ ہو جانا ایک دوسرے کی گردن مار کر (آپس میں ناحق لڑ کر' بعض نے کہا کافر سے یہاں ہتھیار بند مراد ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں كَفَرَ فَوْقَ دِرْعِهٖ اپنے کرتے پر ایک کپڑا اور پہن لیا۔ بعض نے کہا حقیقی کفر مراد ہے)۔

مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا - جس شخص نے اپنے بھائی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر ضرور کفر لوٹ چکا (اگر جس کو کافر کہا وہ واقعی کافر اور کہنے والا سچا ہے تو وہ کافر ہو گا ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ یہ اپنے بھائی مسلمان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہو جائے گا)۔

قِيْلَ لَهُ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ قَالَ هُمْ كَفَرَةٌ وَّ لَيْسُوْا كَمَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ نہ کریں (قرآن و حدیث کو چھوڑ کر عقلی قوانین مثلاً تعزیرات ہند یا قانون معاہدہ کے مطابق حکم دیں) کیا وہ کافر ہیں انھوں نے کہا بے شک وہ کافر ہیں مگر اس درجہ کے کافر نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یا قیامت کو نہیں مانتے (اس قول سے یہ ثابت ہوا کہ عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک کفر کے مراتب ہیں بعض کفر تو ایسا ہے جو اسلام سے بالکل خارج کر دیتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا انکار پیغمبروں کا یا اللہ کی کتابوں کا یا قیامت کا یا ملائکہ کا اور بعض کفر اس سے کم درجہ کا ہے جس سے آدمی بالکلیہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا مگر کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے کیوں کہ وہ کافروں کا سا فعل کرتا ہے جیسے خلاف شرع حکم دینا یا مومن کو عمداً بلا وجہ شرعی قتل کرنا)۔

اِنَّ الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَثَارَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ - اوس اور خزرج قبیلے والوں نے جاہلیت کے زمانہ کی لڑائیوں کا ذکر کیا (جو وہ ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے تو ان کو جوش آ گیا) اور تلواریں لے کر لگے ایک دوسرے پر حملہ کرنے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ تم کیوں کر کفر کرتے ہو حالانکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اللہ کا رسول بھی موجود ہے (تو یہاں کفر سے کفر حقیقی (جو ایمان کی ضد ہے) مراد نہیں بلکہ حق بات کو چھپانا اور اخوت ایمانی کو دبا دینا۔ میں کہتا ہوں تَكْفُرُوْنَ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم پھر کفر کے زمانے کے چال چلنے لگے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے)۔

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَنْتَ لِیْ عَدُوٌّ فَقَدْ کَفَرَ اَحَدُھُمَا بِالْاِسْلَامِ - جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک نے کفر کیا (کفر سے مراد اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کر دینا' ان کے دلوں میں الفت اور محبت دینا اپنی نعمت بیان فرمائی ہے)-

مَنْ تَرَکَ قَتْلَ الْحَیَّاتِ خَشْیَةَ الثَّارِ فَقَدْ کَفَرَ - جو شخص سانپوں کا مارنا اس ڈر سے چھوڑ دے کہ سانپ بدلہ لیتے ہیں اس نے کافروں کا سا کام کیا (یہ کافروں کا خیال ہے کہ سانپ بدلہ لیتا ہے وہ سانپ کی تعظیم کرتے ہیں اس کو مارتے نہیں چھوڑ دیتے ہیں بعض سانپوں کو دودھ پلاتے ہیں- بعض نے ترجمہ کیا ہے اس نے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا یعنی تقدیر الٰہی پر بھروسہ نہیں کیا اگر تقدیر میں ضرر پہنچنا ہے تو ضرور پہنچے گا ورنہ سانپ کچھ نہیں کر سکتا)-

مَنْ اَتٰی حَائِضًا فَقَدْ کَفَرَ - جو شخص حیض والی عورت سے صحبت کرے اس نے کفر کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا کہ حائضہ عورتوں سے صحبت نہ کرو- جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں)-

اِنَّ اللّٰہَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَیُصْبِحُ قَوْمٌ بِہٖ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَ کَذَا - اللہ تعالےٰ پانی برساتا ہے پھر دوسرے دن صبح کو کچھ لوگ کافر بن جاتے ہیں (یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پانی برسایا بلکہ یوں کہتے ہیں) فلانے ستاروں کے فلاں کارتی میں جمع ہونے سے ہم پر پانی برسا (حالانکہ یہ سب غلط خیال ہیں تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ستاروں کے آنے جانے' نکلنے اور ڈوبنے سے پانی نہیں برستا)-

فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ لِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ یَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ وَیَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ - میں نے دیکھا دوزخ میں (مردوں کی بہ نسبت) عورتیں زیادہ ہیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالےٰ کا انکار کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں' بلکہ احسان نہیں مانتیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں (کفر سے یہی مراد ہے)-

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُہٗ کُفْرٌ - مسلمان کو برا کہنا گالی دینا فسق ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا (بلاوجہ شرعی) کفر ہے (کفر سے مراد یہاں ناشکری اور اللہ کے احکام کی مخالفت ہے)-

مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ - جو شخص اپنے باپ سے نفرت کرے (دوسرے شخص کو باپ بنائے) اس نے ناشکری کی (باپ کا حق نہ پہچانا)-

مَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ فَنِعْمَةً کَفَرَھَا - جس نے تیراندازی (یا بندوں کی نشان اندازی) چھوڑ دی (اس کی مشق نہ رکھی) تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی- (نشانے پر تیر یا گولی مارنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ہر مسلمان کو اس کی مشق رکھنا لازم ہے)-

وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ - اور عرب کے لوگوں میں جو کافر ہونے والے تھے وہ کافر ہو گئے (نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد لوگ دو قسم کے تھے ایک تو وہ جو دین اسلام سے بالکل پھر گئے ان کے دو گروہ تھے ایک گروہ تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا پیرو تھا- دوسرا وہ گروہ جو پھر جاہلیت کے اعتقاد پر آ گیا- دوسری وہ قسم جو ایمان سے نہیں پھرے تھے- لیکن زکوٰۃ کی فرضیت سے منکر ہو گئے تھے وہ کہتے تھے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَةً خاص آنحضرتؐ کے لئے خطاب تھا آپ کے بعد دوسرے کسی حاکم کو رعایا سے زکوٰۃ لینا درست نہیں- حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں سے بھی لڑنا ضروری سمجھا)-

اَلَا لَاتَضْرِبُوا الْمُسْلِمِیْنَ فَتُذِلُّوْھُمْ وَلَا تَمْنَعُوْھُمْ حَقَّھُمْ فَتُکَفِّرُوْھُمْ - دیکھو مسلمانوں کو مار کر ان کو ذلیل مت کرو اور مسلمانوں کی حق تلفی کر کے ان کو کافر مت بناؤ (ایسا نہ ہو حق تلفی سے وہ تنگ آ کر اسلام سے پھر جائیں اور کافروں میں شریک ہو جائیں)-

تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مُعَاوِیَةُ کَافِرٌ بِالْعُرُشِ - ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ تمتع کیا اس وقت معاویہ مکہ کے گھروں میں کفر کی حالت میں تھا

(مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے- یہ روایت مشکل ہے کیونکہ تمتع حجۃ الوداع میں ہوا تھا اور معاویہ اس سے پہلے جس سال مکہ فتح ہوا تھا- مسلمان ہو چکے تھے بعض نے کہا کَافِرٌ بِالْعُرُشِ سے یہ مراد ہے کہ مکہ کے گھروں میں ذلت اور خواری کے ساتھ پڑا ہوا تھا- کوئی اس کا پوچھنے والا نہ تھا- بعض نے کہا تمتع سے عمرۂ قضا مراد ہے اس وقت تو معاویہ کافر تھے)-

كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ مَنْ اَقَرَّ بِالْكُفْرِ فَخَلِّ سَبِيْلَهٗ- حجاج بن یوسف کو عبدالملک بن مروان نے لکھا- جو کوئی یہ اقرار کرے کہ مروان کی اولاد کی خلافت کو نہ ماننا کفر ہے اس کو چھوڑ دے (اس سے تعرض مت کر کیونکہ اس سے ہماری حکومت کو کوئی ڈر نہیں ہے)-

عُرِضَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ لِيَقْتُلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَرٰى رَجُلًا لَايُقِرُّ الْيَوْمَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَنْ دَمِيْ تَخْدَعُنِيْ اِنِّيْ اَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ- حجاج بن یوسف کے سامنے ایک شخص بنی تمیم کا لایا گیا تا کہ اس کو مار ڈالے- حجاج نے کہا میں تو ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جو آج کفر کا اقرار نہیں کرتا (یعنی بنی مروان کی خلافت کا انکار نہیں کرتا- حجاج کا یہ مطلب تھا کہ کسی طرح یہ شخص جان کے ڈر سے بنی مروان کی خلافت کو مان لے تو میں اس کو چھوڑ دوں) وہ شخص کہنے لگا کیا تو خون کا ڈر دلا کر مجھ سے فریب کرنا چاہتا ہے میں تو حمار سے زیادہ کافر ہوں (حمار ایک شخص تھا جو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تھا- اس کی مثال بیان کی جاتی ہے)-

وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ كَقُلُوْبِ نِسَآءٍ كَوَافِرَ- ان کے دل ایسے بودے اور مختلف کر دے جیسے کافر عورتوں کے دل (عموماً عورتیں ضعیف الرائے اور ضعیف القلب ہوتی ہیں اور جب کافر ہوں تو اور زیادہ خراب ہوں گی)-

اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ- جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں سر جھکاتے ہیں (کہ ہم کو بلائیں مت ڈالیو- زبان ہی گناہوں میں پھنساتی ہے طرح طرح کی آفتیں لاتی ہے اس کی بدولت دوسرے اعضاء مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں- نہایہ میں ہے کہ تَكْفِيْر جھکنا اور سر جھکانا جیسے کوئی تعظیم کے لئے کیا کرتا ہے)-

رَاَى الْحَبَشَةَ يَدْخُلُوْنَ مِنْ خَوْخَةٍ مُّكَفِّرِيْنَ فَوَلَّاهُ ظَهْرَهٗ وَ دَخَلَ- عمرو بن امیہ ضمری نے حبشی لوگوں کو دیکھا ایک دریچہ میں سے سر جھکا کر (بڑی تعظیم کے ساتھ) داخل ہوتے ہیں- انھوں نے اس کی طرف پشت کی اور داخل ہوئے-

يُكْرَهُ التَّكْفِيْرُ فِى الصَّلٰوةِ- نماز میں (بحالت قیام) بہت جھکنا مکروہ ہے (بلکہ سیدھا کھڑا ہونا بہتر ہے- اگر خفیف جھکے تو کچھ مضائقہ نہیں-

كَفَّارَتُهَا اَنْ تُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرْتَهَا- نماز کا وقت [illegible] ہو جائے بھول جانے کی وجہ سے تو اس کا اتار یہی ہے کہ یاد آتے ہی اس کو پڑھ لے (اور کسی قسم کا فدیہ یا صدقہ ضروری نہیں ہے- جیسے رمضان کا روزہ عمداً توڑنے میں یا احرام کی حالت میں کوئی جنابت کرنے میں کفارہ دینا پڑتا ہے)-

كَفَّارَةٌ- یعنی گناہ کا اتار اور گناہ کو مٹانے والا-

اَلْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ- مومن کو مالی اور جانی تکلیفیں پہنچتی رہتی ہیں تا کہ اس کے گناہوں کا اتار ہو جائیں (تو دنیا کی تکلیفوں سے بددل نہ ہونا چاہئے بلکہ گناہوں کا کفارہ سمجھ کر صبر کرنا چاہئے)-

اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ- موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے (کیونکہ موت میں بیماری کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اور اس سے مسلمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)-

لَاتَسْكُنِ الْكُفُوْرَ فَاِنَّ سَاكِنَ الْكُفُوْرِ كَسَاكِنِ الْقُبُوْرِ- ایسی زمین میں جا کر مت رہ جہاں لوگ دوری کی وجہ سے نہ جا سکیں ایسی زمین میں رہنے والا قبر میں رہنے والے کی طرح ہے (جیسے مردے سے کوئی نہیں مل سکتا نہ اس سے بات کر سکتا ہے- ایسا یہ جنگل میں دور دراز اکیلا رہنے والا اس سے بھی کوئی نہیں ملتا- نہایہ میں ہے کہ شام کے ملک والے گاؤں کو کفر کہتے ہیں)-

عُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ مَفْتُوْحٌ عَلٰى اُمَّتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ كَفْرًا كَفْرًا فَسُرَّ بِذٰلِكَ- آنحضرت کو بتلایا گیا وہ ملک جو اللہ تعالیٰ آپ کی وفات

کے بعد آپ کی امت کے ہاتھوں پر فتح کرائے گا ایک ایک گاؤں اس ملک کا بتلایا گیا - آپ یہ خبر سن کر خوش ہوئے -

لَتُخْرِجَنَّكُمُ الرُّوْمُ مِنْهَا كَفْرًا كَفْرًا - پھر نصاریٰ تم کو وہاں سے نکال دیں گے ایک ایک بستی کر کے (سب بستیاں تم سے خالی کرالیں گے) -

اَهْلُ الْكُفُوْرِ هُمْ اَهْلُ الْقُبُوْرِ - اجاڑ جنگلوں میں اکیلے رہنے والے مردوں کی طرح ہیں جو قبروں میں رہتے ہیں -

كَافُوْر یا كَافُوْر - آنحضرتؐ کے تیردان (ترکش) کا نام تھا کیونکہ وہ تیروں کو چھپاتا ہے جیسے خوشہ کا غلاف میوے کو چھپاتا ہے -

هُوَ الطَّبِيْعُ فِيْ كُفُرَّاءٍ - وہ میوہ ہے غلاف میں -

كَافُوْر اور كُفُرَّاءَ - خوشہ کا غلاف -

قِشْرُ الْكُفُرَّى - غلاف کا چھلکہ -

اَللَّيْلُ كَافِرٌ وَالزَّارِعُ كَافِرٌ - رات چھپانے والی ہے (اپنی تاریکی کی وجہ سے ہر چیز کو چھپا لیتی ہے) اور کسان بھی چھپانے والا ہے (وہ تخم کو زمین میں چھپاتا ہے) -

لَا كُفُرُ حَتّٰى يُمَسِّكَ اللّٰهُ - میں نے تو تیرے مرنے تک بھی کافر نہ ہوں گا (یعنی کبھی کافر نہ ہوؤں گا)

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا - ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوں گے (یعنی صغیرہ گناہ یا ہر قسم کے گناہ) وہ عمرہ ان کا کفارہ ہو جائے گا (یعنی پہلا عمرہ یا دوسرا عمرہ گناہوں کا اتار ہو جائے گا ان گناہوں کا جو دونوں عمروں کے درمیان کئے جائیں مگر پہلے عمرہ کے کفارہ ہونے میں یہ اشکال ہے کہ گناہ صادر ہونے سے پہلے اس کا کفارہ کیسے ہو سکتا ہے تو ظاہر یہ ہے کہ مراد دوسرا عمرہ ہے - ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق الناس معاف نہ ہوں گے جب تک ان کا بدلہ نہ لیا جائے گا اور کبائر کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے اگر صغائر اور کبائر کچھ نہ ہوں تو درجوں کی بلندی ہوگی) -

وَاَخَافُ الْكُفْرَ - میں کفر کا خوف رکھتا ہوں -

كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ - اگر نذر پوری نہ کر سکے تو جیسا قسم کا کفارہ ہے ویسا کفارہ دے دے (اسی طرح اگر معصیت کی نذر کرے تب بھی لازم ہے کہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ دے دے) -

فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُ - کیا اس کی طرف سے اگر میں کچھ خیرات کروں تو اس کے گناہوں کا اتار ہوگا -

صِيَامُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا - عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے -

اِثْنَانِ هُمَا كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ - دو باتیں کافروں کی خصلتیں ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ نسب پر طعنہ مارنا' کسی مسلمان کے خاندان پر عیب لگانا -

فَاُولٰئِكَ اَعْدَاءٌ اَلْكَفَرَةُ - وہ ہمارے دشمن کافر ہیں (اگر اس کو حلال سمجھتے ہیں ورنہ ان کا یہ فعل کافروں کا فعل ہے) -

فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ - کافروں سے لڑے (واو بمعنی مع ہے) -

كَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهٗ - غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے (طحاوی کی روایت میں ہے صرف ندامت اور استغفار کافی ہے - یہ اس حالت میں ہے جب غیبت کرنے والی کی بات اس شخص تک نہ پہنچی ہو اگر پہنچ گئی ہو تب تو اس سے معاف کرانا ضروری ہے - اگر وہ مر گیا ہو یا کسی دور دراز مقام میں ہو تو اس کے لیے استغفار کرے) -

حَدًّا لَّمْ يَاْتِهِ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ - اگر لونڈی غلام کو ایسے قصور پر سزا دے جو اس نے نہ کیا ہو یا جس میں اس کا اختیار نہ تھا (اس کو ناحق مارے) تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے -

سُئِلَ الْاَزْهَرِيُّ عَمَّنْ يَّقُوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ اَتُسَمِّيْهِ كَافِرًا قَالَ الَّذِيْ يَقُوْلُهٗ كُفْرٌ فَقَالَ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ قَدْ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ كُفْرًا - ازہری سے پوچھا گیا - جو کوئی قرآن کو مخلوق کہتا ہے تم اس کو کافر کہو گے (معتزلہ اور جہمیہ کا یہی قول ہے) - انھوں نے کہا وہ کفر کی بات کہتا ہے (مگر اس سے وہ حقیقی

کافر نہیں ہو جاتا جب تک صراحتاً اصول اسلام کا انکار نہ کرے) تیسری مرتبہ انھوں نے کہا کہ مسلمان کبھی کفر کی بات بھی کہہ دیتا ہے۔

اَلْکُفْرُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں کفر کی پانچ قسمیں ہیں (کفر جحود اس کی دو قسمیں ہیں- ایک تو یہ کہ مطلق خدا کا انکار کرے‘ دوسرے یہ کہ دل میں یقین ہو مگر زبان سے عناد کے طور پر انکار کرے- تیسرے بمعنی ناشکری- چوتھے اللہ کے بعض احکام پر عمل کرنا بعض کو چھوڑ دینا (مثلاً نماز‘ روزہ کرنا لیکن سود کھانا‘ بیٹیوں کو ترکہ نہ دلانا) پانچویں بمعنی بیزاری اور علیحدگی)-

اِنْ اَذِنْتَ لِیْ کَفَّرْتُ لَکَ- اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے سامنے عاجزی کروں سر جھکاؤں-

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ- جس نے عمداً نماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا (کیونکہ اس نے نماز کو بے حقیقت سمجھا اور شریعت کا استخفاف کیا اور وہ کفر ہے)-

لَاتُکَفِّرْ اِنَّمَا یَصْنَعُ ذٰلِکَ الْمَجُوْسُ- نماز میں قیام کی حالت میں بہت مت جھک جیسے مجوسی لوگ کرتے ہیں (وہ کیا کرتے ہیں جب شام کو آفتاب کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں تو بار بار جھکتے جاتے ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ تکفیر کے معنی یہ بھی ہیں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا)-

لَاتَمَسُّوْا مَوْتَاکُمْ بِالطِّیْبِ اِلَّا بِالْکَافُوْرِ- مردوں کو کافور کے سوا اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ (یعنی ان کے بدن میں لیکن کفن میں عطر وغیرہ لگانا درست ہے)-

کَفٌّ- کپڑے کا حاشیہ دوبارہ سینا‘ بھر دینا‘ چیتھڑے سے باندھنا‘ جمع کرنا‘ ملانا‘ سمیٹ لینا‘ اٹھا لینا‘ اوندھا ہونا‘ پھیر دینا‘ ڈھکیلنا‘ بھر جانا-

کُفُوْفٌ- بوڑھا ہونا یہاں تک کہ دانت چھوٹے ہو کر فنا ہونے لگیں-

تَکَفُّفٌ- سوال کے لئے ہاتھ پھیلانا-

کَاَنَّمَا یَضَعُھَا فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ- گویا اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں رکھتا ہے (نہایہ میں ہے کہ یہ کنایہ ہے صدقہ کے قبول ہونے کا گویا صدقہ کرنے والے نے اپنا صدقہ قبول کے محل میں رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہتھیلی وغیرہ اعضاء اور جوارح سے پاک ہے)-

اِنَّ اللّٰہَ اِنْ شَاءَ اَدْخَلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ- (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک مٹھی میں ساری مخلوقات کو لے کر بہشت میں داخل کر دے (آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا عمر سچ کہتا ہے)-

مُتَصَدِّقٌ بِجَمِیْعِ مَالِہٖ ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُّ النَّاسَ- اپنا سارا مال خیرات کر دے پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہو یا ہتھیلی سے لیتا ہوا‘ یا ایک مٹھی کھانا مانگتا ہوا جو اس کی بھوک کو دفع کرے-

خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُکَھُمْ عَالَۃً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ- (آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا تو اگر اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو) وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے- لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے (سوال کرتے ہوئے بھیک مانگتے ہوئے)-

کَاَنَّ ظُلَّۃً تَنْطِفُ عَسَلًا وَّسَمْنًا وَ کَاَنَّ النَّاسُ یَتَکَفَّفُوْنَہٗ- (میں نے خواب میں ایسا دیکھا کہ) ایک سائبان (چھتہ) ہے اس میں سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ ہتھیلیوں میں اس کو لے رہے ہیں)-

اَلْمُنْفِقُ عَلَی الْخَیْلِ کَالْمُسْتَکِفِّ بِالصَّدَقَۃِ- گھوڑوں پر خرچ کرنے والا (ان کی کھلائی پلائی میں) ایسا ہے جیسے خیرات کے لئے ہاتھ اٹھانے والا (یعنی گھوڑوں کے پالنے میں ایسا ثواب ہے جتنا خیرات کرنے میں اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد کا آلہ ہے اس پر سوار ہو کر کافروں سے مقابلہ کرتے ہیں یہ اِسْتَکَفَّ بِہِ النَّاسُ سے نکلا ہے یعنی لوگوں نے اس کے گرد جمع ہو کر اس کو گھورنا شروع کر دیا)-

کَفَافُ الثَّوْبِ- گوٹ‘ کپڑے کا طرہ یا حاشیہ-

کِفَّۃٌ- جو چیز گول ہو ترازو کے پلڑوں کی طرح-

وَاسْتَکَفُّوْا جَنَابَیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ- عبدالمطلب کے گرد جمع ہوئے ان کو دیکھنے لگے-

اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا - مجھ کو یہ حکم ہوا کہ (نماز میں) نہ بال اٹھاؤں نہ کپڑا (بلکہ ان کو چھٹا رہنے دوں زمین پر گرنے دوں - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے - مجھ کو حکم ہوا ہے کہ بالوں کو نماز میں اکٹھا نہ کروں ان کا جوڑا نہ باندھوں)-

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَلَیْهِ ضَیْعَتَهٗ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے گزر کا سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے (جیسے اپنی روٹی کی فکر کرتا ہے اسی طرح مسلمان بھائی کی روٹی کی بھی فکر کرتا ہے اس کے سامان کی اپنے سامان کی طرح حفاظت اور درستی کرتا ہے)-

یَکُفُّ مَاءَ وَجْهِهٖ - اپنی آبرو سنبھالتا ہے (سوال کر کے اپنی عزت نہیں کھوتا' آبروریزی نہیں ہونے دیتا)-

فَیَکُفُّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت قائم رکھے (کہ لوگوں سے سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)-

کُفِّیْ رَاْسِیْ - میرے بالوں کو اکٹھا کر دے جما دے (ایک روایت میں کُفِّیْ عَنْ رَاْسِیْ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا کہ میرے سر کو اپنے حال پر چھوڑ دے یعنی بالوں میں کنگھی نہ کرو ایسے ہی رہنے دے)-

اِنَّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ عَیْبَةً مَّکْفُوْفَةً - ہمارے اور تمہارے درمیان ایک گٹھڑی ہے جو جوڑی گئی ہے مقفل کر دی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ صلح اور مصالحت دل کی صفائی کے ساتھ ہوئی ہے' اس میں بے ایمانی اور دل کی کپٹ نہیں ہے - بعض نے کہا مَکْفُوْفَةٌ کے یہ معنی ہیں کہ اس کی وجہ سے شر اور فساد روکا گیا ہے جیسے گٹھڑی کپڑوں اور اسباب کو خراب ہونے سے روکتی ہے یعنی اس صلح سے پیشتر جو دلوں میں عداوتیں اور دشمنیاں تھیں وہ سب باندھ دی گئیں' بند کر دی گئیں اب وہ پھیل نہیں سکتیں)-

وَدِدْتُ اَنِّیْ سَلِمْتُ مِنَ الْخِلَافَةِ کَفَافًا لَا عَلَیَّ وَلَا لِیْ - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو یہ آرزو ہے کاش میں خلافت کے مقدمہ میں اس طرح چھوٹ جاؤں کہ نہ مجھ کو کچھ نقصان پہنچے نہ اجر اور ثواب ملے (صرف میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ کی ہیں اور خلافت کے معاملہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں - اصل میں کَفَاف کہتے ہیں اس کو جو بقدر ضرورت اور حاجت ہو زائد اور فاضل نہ ہو - بعض نے کہا: کَفَافًا سے حضرت عمرؓ کا یہ مقصود ہے کہ خلافت کی برائی مجھ سے رکی رہے - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں خلافت کے شر سے بچا رہوں وہ میرے شر سے بچی رہے)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا یا کَفَافًا - یا اللہ محمدؐ کی آل کو اتنی ہی روزی دے جو بقدر ضرورت ہو (یعنی ان کو بہت غنی اور مال دار مت کر' یہ کَفَاف سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں وہ مال جو بقدر ضرورت ہو زائد نہ ہو)-

فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ کَفَافًا - پھر اس نے انصاف کے ساتھ حکم دیا تو وہ بچے رہنے کے لائق ہے (گمان غالب ہے کہ اس سے مواخذہ نہ ہو - پوری حدیث یوں ہے: قَالَ عُثْمَانُ لِابْنِ عُمَرَ اِذْهَبْ فَاقْضِ بَیْنَ النَّاسِ فَاسْتَعْفَاهُ قَالَ فَمَا تَکْرَهُ مِنْ ذٰلِکَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْکَ یَقْضِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْهُ کَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِکَ - یعنی حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جاؤ تم قاضی بن جاؤ - انھوں نے معافی چاہی حضرت عثمانؓ نے کہا تم قاضی ہونا برا سمجھتے ہو حالانکہ تمہارے والد قاضی تھے (لوگوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے) انھوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے اگر قاضی عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے تو خالی چھوٹ جانے کے لائق ہوگا یعنی اس سے مواخذہ نہ ہوگا نہ ثواب ملے گا نہ عذاب تو میں قاضی بن کر کیا امید رکھوں (یعنی اس میں ثواب کی تو امید نہیں ہے اور عذاب کا ڈر لگا ہوا ہے)-

اِبْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ - پہلے ان عزیزوں کی خبر گیری کر جن کی پرورش تجھ سے متعلق ہے اگر تیرے پاس خود تیری احتیاج سے زیادہ کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں (اگر تو دوسرے عزیزوں کی خبر گیری کرے تو) تجھ پر کچھ ملامت نہ ہوگی (کیونکہ اوّل خویش بعدہٗ درویش اس پر بھی اگر اپنی حاجتوں کو روک کر دوسرے بندگان خدا کی حاجت پوری کرے تو بڑا اعلیٰ

درجہ ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اپنی ضرورت اور حاجت کے موافق تو روپیہ رکھ چھوڑے تو تجھ پر ملامت نہ ہوگی لیکن ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع کرنا منع ہے- لیکن بعض صحابہ جیسے طلحہ اور زبیر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں نے بہت روپیہ جمع کر کے رکھا تھا- اگر زکوۃ دیتا رہے تو اس میں بھی چنداں قباحت نہیں ہے)-

مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا - جو شخص اسلام لائے اور اس کو بقدر ضرورت روزی ملے (یعنی اتنی کہ سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)-

اَلسَّمَآءُ مَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ - آسمان ایک موج ہے (پانی کی موج کی طرح) جو روک دی گئی ہو (بحکم الٰہی معلق ہے)-

قَدْ جَاءَ جَيْشٌ لَّا يُكَتُّ وَلَا يَنْكَفُّ - اتنا لشکر آن پہنچا ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا نہ وہ ہٹ سکتا ہے-

اَنْ لَّا اَلْبَسَ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ - میں ایسا کرتہ نہ پہنوں جس کے دامن اور حاشیوں پر اور گریبان پر ریشمی کپڑا لگا ہو (نہایہ میں ہے کہ كُفَّةٌ بہ ضمہ کاف لمبی چیز اور كِفَّةٌ بہ کسرۂ کاف گول چیز- بعض نے بہ فتحۂ کاف بھی اسی معنی میں رکھا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک جبہ پہنا جس کے کناروں پر ریشمی کپڑا لگا تھا تو شاید جبہ ایسا پہننا درست ہوگا جیسے گریبان اور کفوں پر ریشم ہو لیکن کرتہ ناجائز ہوگا- بعض نے کہا کرتہ کی حدیث منسوخ ہے- بعض نے کہا مراد وہ کرتہ ہے جس کے حاشیہ پر چار انگل سے زیادہ ریشم ہو)-

وَالْتَمَعَ بَرْقُهٗ فِيْ كُفَفِهٖ - اس کے کناروں پر بجلی چمک رہی ہو-

اِذَا غَشِيَكُمُ اللَّيْلُ فَاجْعَلُوا الرِّمَاحَ كُفَّةً - جب رات کی تاریکی ہو تو لشکر کے اطراف میں برچھوں سے بچاؤ کرو (ہر طرف برچھے والے لوگ حفاظت کریں)-

اُكْفُفْهُ بِخِرْقَةٍ - (ایک شخص نے امام حسن بصریؒ سے شکایت کی کہ میرے پاؤں پھٹ گئے ہیں- انھوں نے کہا) اس پر ایک چیتھڑا باندھ دے-

اَلْكِفَّةُ وَالشَّبَكَةُ اَمْرُهُمَا وَاحِدٌ - کفہ اور شبکہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے (دونوں شکاری کے جال اور پھندے کو کہتے ہیں)-

فَتَلَقَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّةً كَفَّةً - آنحضرتؐ اُن سے منہ در منہ ملے (ہر ایک نے دوسرے کی طرف رخ کیا اور طرف نظر نہ پھرائی)-

اِسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ - آنحضرتؐ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (علیحدہ علیحدہ چلو نہیں لئے- بعض حنفیوں نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ ایک ہی ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالا اور کلی کی دونوں ہاتھ نہیں لگائے جیسے منہ دھونے میں لگتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ناک میں دو ہاتھ سے کوئی پانی نہیں ڈالتا)-

ثَلٰثَ اُكُفٍّ - تین تین چلو لئے (یعنی دونوں لب بھر بھر کر) تین تین بار سر پر پانی ڈالا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غسل میں بھی تین تین بار ہر ایک عضو دھونا مستحب ہے- بعض نے اس میں خلاف کیا ہے)-

فِيْ قَمِيْصٍ يُّكَفُّ اَوْلَا يُكَفُّ - کفن میں قمیص کے حاشیے سیئے جائیں یا نہ سیئے جائیں (بعض نے يَكُفُّ روایت کیا ہے یعنی وہ عذاب کو روکے یا نہ روکے)-

كُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ - اپنے بچوں کو نکلنے سے روکے رہو (یعنی جب شام کی تاریکی شروع ہو)-

اِلَّا تَثْبُتَ فَكُفَّ - اگر تو تھم نہ سکے تو باز رہ-

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ مِنَ الْجَنَّةِ بِمِلْاِ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ - جو شخص یہ کر سکے کہ ایک مٹھی بھر خون کے بدلے بہشت سے نہ روکا جائے تو وہ ایسا ہی کرے (کسی مسلمان کا ناحق خون کر کے اپنے آپ کو بہشت سے محروم نہ کرے)-

وَ فَرْجَيْنِ مَكْفُوْفَيْنِ - دونوں کناروں پر جہاں سے جبہ کھلا ہوتا ہے ریشمی کام تھا-

مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ - ریشمی کپڑا دونوں کناروں پر لگا تھا-

وَهُوَ كَافٌّ - وہ روکنے والا تھا-

اِجْعَلْ ذَهَبَكَ فِيْ كِفَّةٍ - اپنا سونا ترازو کے ایک

پلڑے میں رکھو۔

اِسْتَكَفَّتِ الْحَيَّةُ -سانپ نے اس کو لپیٹ لیا-

وَلَا يَكُفُّ شَعْرًا -نماز میں بالوں کو نہ اٹھائے- (بلکہ ان کو بھی گرنے دے، زمین پر سجدہ کرنے دے)-

كَافَّةُ النَّاسِ -تمام لوگ-

طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا -مبارک ہے وہ جس کی روزی بقدر ضرورت ہو (زائد مال و دولت اسباب نہ رکھتا ہو)-

لَا تَسْأَلُوْا فَوْقَ الْكَفَافِ -ضرورت سے زیادہ مال و اسباب نہ مانگو یا حاجت سے زیادہ سوال نہ کرو (یعنی جب بقدر کفاف مل جائے تو اس پر قناعت کرو اور زیادہ نہ مانگو)-

مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ اَوْ صِلَةٍ فَلْيُبَادِرْ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ شَيْطَانَيْنِ فَلْيُبَادِرْ لَا يَكُفَّانِهٖ -جو شخص کسی نیک کام یا ناطہ پروری حسن سلوک کا قصد کرے تو اس میں جلدی کرے ''درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست'' کیونکہ اس کے دائیں اور بائیں بازو دو شیطان ہیں وہ نیک کام کرنے سے روک نہ دیں اس لئے جلدی کرنا چاہئے-

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند[1]

اَلْعَنَانُ الْمَكْفُوْفُ -آسمان رکا ہوا-

كَفْلٌ يا كَفَالَةٌ -خبر گیری کرنا، پرورش کرنا، خرچ کرنا کسی پر، ملا لینا، ضمانت کرنا-

تَكْفِيْلٌ -پرورش کرنا، ضمانت دینا، کسی پر خرچ کرنا، ضمانت لینا-

مُكَافَلَةٌ -ضمانت دینا-

اِكْفَالٌ -سپرد کر دینا، مالک بنا دینا-

تَكَفُّلٌ -ضامن ہونا-

تَكَافُلٌ -ایک دوسرے کے ضامن ہونا-

اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ -قیامت کے دن میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا (خواہ وہ یتیم اپنا رشتہ دار ہو یا غیر ہو) ان دونوں انگلیوں کی طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا یعنی مجھ میں اور اس میں کوئی حائل نہ ہوگا جیسے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں اور کوئی انگلی حائل نہیں ہے- مجمع البحار میں ہے کہ یتیم کی کفالت یہ ہے کہ اس کا خرچہ اٹھائے، اس کو کپڑا پہنائے اس کی تعلیم و تربیت کرے، خواہ اپنے مال میں سے خواہ یتیم کے مال میں سے ولایت شرعیہ کے ساتھ تو ان سب کے لئے یہ فضیلت ہے)-

اَلرَّابُّ كَافِلٌ -یتیم کی ماں کا خاوند بھی یتیم کا پرورش کرنے والا ہے (کیونکہ وہ اس کی ماں کے ساتھ اس کی بھی خبر گیری کرتا ہے)-

وَاَنْتَ خَيْرُ الْمَكْفُوْلِيْنَ -آپ ان سب بچوں میں بہتر ہیں جو پرورش کے لئے دیے جاتے ہیں (یعنی جو بچے پیدا ہونے کے بعد پرورش کے لئے بنی سعد بن بکر کی قوم کو دیئے گئے تھے)-

لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ -ان کو ثواب کے دو حصے ملیں گے-

كِفْلٌ -حصہ-

وَعَيَّاشُ بْنُ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ مُتَكَفِّلَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ -عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام دونوں ایک اونٹ پر سوار تھے- اس طرح کہ اس کے کوہان پر ایک کمبل گول لپیٹ دیا تھا، اس پر بیٹھے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں تَكَفَّلْتُ الْبَعِيْرَ يا اَكْفَلْتُهٗ جب اونٹ کے کوہان کے گرد کمبل باندھ کر اس پر سوار ہو)-

وَعَمَدْنَا اِلٰى اَعْظَمِ كِفْلٍ -ہم بڑے گردے کی طرف چلے (جو اونٹ کے کوہان پر گردا گرد باندھا جاتا ہے)-

ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ -یہ تو شیطان کی بیٹھک ہے-

اِنَّهٗ كَرِهَ الشُّرْبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَقَالَ اِنَّهَا كِفْلُ الشَّيْطَانِ -پیالہ میں جو سوراخ ہوتا ہے (یا گلاس میں) اس میں سے پانی پینا مکروہ رکھا کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کا مقام ہے (اکثر وہاں میل کچیل پانی یا شربت یا دودھ کا کچرا جم جاتا ہے، کبھی کوئی کیڑا اس کے اندر چھپا ہوتا ہے)-

اِنِّىْ كَائِنٌ فِيْهَا كَالْكِفْلِ اٰخُذُ مَا اَعْرِفُ وَ اَتْرُكُ مَا

---

[1] جناب! اپنی عمر کو غنیمت سمجھتے ہوئے نیکیاں سمیٹ لو قبل اس کے کہ اعلان کرنے والا تمہاری موت کا اعلان کر دے! (م)

اُنْکِرُ - (عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک فتنہ کا جو مسلمانوں میں ہوگا ذکر کیا اور کہنے لگے) میں تو اس فتنہ میں کفل کی طرح ہوں گا۔ جس بات کو اچھی شرع کے موافق دیکھوں گا اس پر عمل کروں گا اور جو بات شرع کے خلاف دیکھوں گا اس کو چھوڑ دوں گا (کِفْلٌ کہتے ہیں اس شخص کو جو جنگ میں سب کے پیچھے رہے اس کی نیت بھاگنے کی ہوتی ہے۔ بعض نے کہا "کِفل" وہ شخص جو سوار نہ ہو سکے۔ نہ کہیں جا سکے بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہے' ابن مسعودؓ کا مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں دونوں فریق سے الگ رہ کر اپنے گھر میں پڑا رہوں گا)۔

عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِھَا - دنیا میں جب کوئی ناحق خون ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ آدمؑ کے اگلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے (اسی نے سب سے پہلے دنیا میں خون ریزی کی بنا ڈالی' اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا)۔

بَابُ مَنْ تَکَفَّلَ عَنْ مَیِّتٍ فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّرْجِعَ - جو شخص کسی مردے کے قرضے یا وعدے کی ضمانت کر لے تو اس کو رجوع جائز نہ ہوگا (بلکہ ضمانت کے موافق اس قرضہ کا ادا کرنا اور وعدے کا پورا کرنا لازم ہوگا)۔

اِسْتَتِبْھُمْ وَ کَفِّلْھُمْ - ان سے توبہ کراؤ اور اس بات کی مضبوطی کہ پھر اسلام سے نہ پھریں گے۔

فَکَفَّلَھَا رَجُلٌ - پھر ایک شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ کر لی (یعنی اس عورت کی جس نے زنا کرایا تھا اور آنحضرتؐ سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو سنگسار کر دیجئے)۔

ذَا الْکِفْل - مشہور پیغمبر ہیں۔ بعض نے کہا وہی الیاس ہیں بعض نے کہا الیسع۔ بعض نے کہا وہ حضرت داؤد کے بعد پیغمبر ہوئے تھے لوگوں کے قضیے چکاتے تھے۔ بعض نے کہا وہ پیغمبر نہ تھے بلکہ ایک نیک شخص تھے جو ایک پیغمبر کے ضامن ہوئے تھے۔ بعض نے کہا وہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تھے انھوں نے ستر پیغمبروں کی ضمانت کر کے ان کو تکلیف سے چھڑایا تھا اس لئے ان کا لقب ذاالکفل ہوا)۔

مَالَكَ وَالْکَفَالَاتِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْکَفَالَةَ ھِیَ الَّتِیْ اَھْلَکَتِ الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی - (امام جعفر صادقؒ نے ابوالعباس فضل بن عبدالملک سے فرمایا) تو ضمانتوں سے بچا رہ' اگلے لوگ ضمانتوں ہی کی وجہ سے تباہ ہوئے۔

اَلْکَفَالَةُ خَسَارَةٌ غَرَامَةٌ نَدَامَةٌ - ضمانت بے فائدہ نقصان اٹھانا اور ڈنڈ بھرنا اور شرمندہ ہونا ہے۔

کَفَلٌ - جانور کا پٹھا۔

وَامْسَحُوْا اَکْفَالَھَا - گھوڑوں کے پٹھوں پر ہاتھ پھیرو۔

کَفْنٌ - چھپانا' کاتنا' میت کو کفن پہنانا۔

تَکْفِیْنٌ - کفن دینا۔

تَکَفُّنٌ - چھپ جانا۔

اِکْتِفَانٌ - جماع کرنا۔

کَفْنٌ - پھیکا جس میں نمک نہ ہو۔

اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ کَفْنَهٗ - جب کوئی تم میں اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا کفن دے (یعنی سفید صاف سنت کے موافق۔ ایک روایت میں کَفَنَهٗ ہے بہ فتحہ فا اور یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ کَفَنٌ بہ فتحہ فا وہ کپڑے جن میں کفن دیا جائے۔ اور بہ سکون فا کفن دینا اور کفن کے کپڑے دونوں کو کہتے ہیں)۔

فَاَھْدٰی لَنَا شَاةً وَّ کَفَنَھَا - ایک بکری تحفہ بھیجی' اور اس کا ڈھکن۔

لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ (میں نے یہ تہبند پہننے کو نہیں لیا بلکہ) اس لئے کہ میرا کفن ہو (معلوم ہوا کہ بزرگوں کا کپڑا تبرک کے طور پر کفن کے لئے رکھ سکتے ہیں اور کفن کا پہلے سے تیار کر لینا جائز ہے اسی طرح قبر کا بھی)۔

اِنَّ الْکَفَنَ خَیْرٌ - کفن تیرا اچھا تھا یا نہیں (یہ سوال تجھ سے نہ ہوگا کیونکہ مر جانے کے بعد میت پر تکلیف نہیں رہتی)۔

کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ - آنحضرتؐ کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا (ازار لفافہ چادر)۔

اِکْفِھْرَارٌ - تاریکی میں روشنی نمودار ہونا' سخت تاریک ہونا۔

مُکْفَھِرٌّ - کالا ابر گہرا گاڑھا۔ کم گوشت بے حیا چہرہ یا تیرہ غلیظ ترش رو۔

اِذَا لَقِیْتَ الْکَافِرَ فَالْقَهٗ بِوَجْهٍ مُکْفَھِرٍّ - جب تو کافر

سے ملے تو ترش رو رہ کر مل (نہ کہ ہنسی خوشی سے جیسے مسلمانوں سے ملتا ہے)۔

اَلْقُوا الْمُخَالِفِيْنَ بِوَجْهٍ مُّكْفَهِرٍّ - مخالفوں (کافروں) سے ترش رو رہ کر مل۔

كِفَايَةٌ - کافی ہونا' بے پرواہ ہونا' سبکدوش کرنا' روکنا۔

مُكَافَاةٌ اور كِفَاءٌ - بدلہ دینا۔

اِكْتِفَاءٌ - قناعت کرنا' کافی سمجھنا۔

اِسْتِكْفَاءٌ - کافی ہونے کی درخواست کرنا۔

كَفِيٌّ بمعنی کافی۔

مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ - جو شخص سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں ہر رات کو پڑھ لے وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی تہجد کا ثواب اس کو مل جائے گا یا ہر برائی اور آفت سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ آیتیں تہجد کی نماز میں پڑھنے کے لئے کافی ہوں گی یعنی کم سے کم ان کی قرأت تہجد کی نماز میں کافی ہوگی۔ بعض نے کہا سورۂ کہف یا آیۃ الکرسی کے بدلے کافی ہوں گی یا ہر ایک ورد و وظائف کے بدلے)۔

اَلْاِخْلَاصُ وَالْمُعَوِّذَتَانِ يَكْفِيْكَ - سورۂ اخلاص اور فلق اور ناس کا پڑھ لینا تجھ کو کافی ہے (ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے)۔

سَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ - قریب ہے وہ زمانہ جب اللہ تم کو فتح دے گا اور اللہ تم کو کافی ہوگا۔

كُفَاةٌ - جمع ہے کافی کی بمعنی خدمت گار نوکر۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ كُفَاةٌ - ان کے پاس خدمت گار کام کاج کرنے والے نہ تھے۔

فَاْذَنَ لِيْ اِلٰى اَهْلِيْ بِغَيْرِ كَفِيٍّ - مجھ کو اپنے لوگوں میں جانے کی اجازت دی حالانکہ میرا عوضی کوئی نہیں ہوا۔

وَ اُكْفِيْ مَنْ لَّمْ يَشْهَدْ - جو شخص جنگ میں حاضر نہیں ہوا اس کے بدلے میں کافی ہوں گا (میں اس کی طرف سے لڑوں گا)۔

غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ - نہ کفایت کیا گیا نہ رخصت کیا گیا (یعنی یہ تعریف ایسی نہیں یا یہ شکر ایسا نہیں کہ اس پر خاتمہ ہو جائے بلکہ برابر شکر ہوتا رہے گا' نئی نئی نعمتیں ملتی رہیں گی۔ اس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ - آدم زاد تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لے میں دن کے آخیر تک تجھ کو کافی ہوں گا (تیری حاجتیں پوری کروں گا یا ہر ایک آفت سے تجھ کو محفوظ رکھوں گا)۔

مَنْ يَكْفِيْنِهِمْ - ان کا کام کون کر سکتا ہے' ان سے مجھ کو بے پرواہ کر سکتا ہے۔

لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ - اگر لوگ اس آیت پر عمل کریں (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا اخیر تک) تو ان کو کافی ہوگی (کیونکہ تقویٰ اور پرہیز گاری اور خوف خدا سب نیکیوں کی جڑ ہے)۔

لَوْ كُنَّا مِاَةً لَكَفَانَا - اگر ہم سو آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا (یعنی اس کنویں کا پانی جس میں آنحضرتؐ نے اپنا لب ڈال دیا تھا)۔

يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ - تجھ کو تیمم میں صرف منہ اور دونوں ہتھیلی کا مسح کافی ہے (زمین پر لوٹنا ضروری نہیں)۔

كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهٗ - اللہ اس کی سب فکر دور کر دے گا۔

اِذًا يُّكْفٰى هَمُّكَ - جب تو تیرا سب تردد دور ہو جائے گا (سب کام بن جائیں گے' فکر اور تشویش کافور ہو جائے گی)۔

اَكْفِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ - اپنے عرش کے تلے سے ایسا پانی برسا کہ ہم کو کافی ہو جائے۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْا - اگر تم اس کا بدلہ نہ کر سکو۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَ حِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثًا تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ - اگر تو صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تین تین بار پڑھ لیا کرے تو ہر آفت سے تیرا بچاؤ رہے گا (یا ہر مطلب تیرا پورا ہوگا یا دوسرے وظیفہ اور دعا کی تجھ کو حاجت نہ رہے گی)۔

كَفَانَا وَ اٰوٰنَا - ہم کو کافی ہوا اور ہم کو ٹھکانا دیا۔

كَانَ اِذَا مَشٰى تَكَفّٰى تَكَفِّيًا - آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو جھک کر (سامنے زور دے کر) چلتے -

فَاَكْفَاهُ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى - ایک ہاتھ سے اس برتن کو اپنے داہنے ہاتھ پر الٹا (اس کو دھویا) -

اِسْتَكْفَأْتُ بِهٖ فُلَانًا اِبِلَهٗ فَاَكْفَانِيْهَا - میں نے اس سے یہ چاہا کہ اپنے اونٹوں سے مجھ کو کافی ہو تو اس نے میری درخواست قبول کی اپنے اونٹوں کا دودھ مجھ کو دے کر بے پرواہ کیا -

بابُ الکاف مع اللام

كَلْاً يا كِلَاءَةً يا كِلَاءً - حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، مارنا -

كُلُوْءَةً - دیر لگانا -

تَكْلِيْئٌ - بیعانہ لینا، قرض لینا، کنارے سے قریب کرنا، قید کرنا، آگے بڑھنا، سوچ کر دیکھنا -

تَكْلِئَةٌ - ایسی جگہ میں آنا جہاں ہوا کی آڑ ہو -

اِكْلَاءٌ - گھاس بہت ہونا، بیع سلف کرنا -

تَكَلُّؤٌ - لے لینا -

اِكْتِلَاءٌ - آنکھ نہ لگنا، جاگتے رہنا -

اِسْتِكْلَاءٌ - گھاس بہت ہونا -

نَهٰى عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ - دونوں طرف ادھار کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا (اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز ادھار خریدے ایک معین میعاد پر، جب میعاد پوری ہو تو قیمت نہ دے سکے اور قیمت کو کچھ زیادہ کے بدلے اور میعاد بڑھا کر اصل بائع سے خرید لے گویا دین کی بیع دین کے بدلے ہوئی، دونوں جانب میں سے کسی فریق نے نقد کوئی چیز نہیں لی یہ كَلَأَ الدَّيْنُ سے ماخوذ ہے یعنی دین کی ادائی میں تاخیر ہوگئی -)

بَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَكْلَاَ الْعُمُرِ - اللہ تجھ کو لمبی عمر تک پہنچائے -

اِكْلَاْ لَنَا وَقْتَنَا - (آنحضرتؐ نے بلالؓ سے سفر میں فرمایا) ہمارے وقت کا خیال رکھو (ایسا نہ ہو ہم سو جائیں اور نماز کا وقت فوت ہو جائے - ایک روایت میں اِكْلَاْ لَنَا الْفَجْرَ صبح کو تاکتے رہو (یعنی صبح صادق ہوتے ہی ہم کو جگا دینا) -

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ - ضرورت سے زیادہ بچا ہوا پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زائد جو گھاس ہے وہ بھی رکی رہے (اس کی صورت یہ ہے کہ جنگل میں پانی کا ایک کنواں ہو جس کے اطراف میں گھاس ہو لیکن کنویں والا اس میں سے کسی کو وہ پانی جو اس کی ضرورت سے زائد ہے نہ لینے دے اس غرض سے کہ جب جانوروں کو پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لا سکے گا اور اس طرح سے جو گھاس فاضل ہے وہ بھی محفوظ رہے گی) -

قَبِلَتِ الْمَاءَ وَ اَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ - پانی کو چوس لیا اور گھاس اگائی -

مَنْ مَشٰى عَلَى الْكَلَاءِ قَذَفْنَاهُ فِى الْمَاءِ - جو شخص دریا کے کنارے چلے گا ہم اس کو پانی میں گرا دیں گے (اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کنایہ اور اشارہ میں کسی پر زنا کی تہمت لگائے گا گو صراحت نہ کرے ہم اس کو تہمت کی سزا دیں گے اور كَلَّاءَ حد قذف لگائیں گے) -

اِيَّاكَ وَ سِبَاخَهَا وَ كَلَّاَهَا - تو بصرہ کی شور زمینوں اور بازار سے بچارہ -

سُوْقُ الْكَلَاءِ - بصرہ کے بازار کو کہتے ہیں جو سمندر کے کنارے جہاں پر کشتیاں باندھی جاتی ہیں واقع ہے -

كُلْيَةٌ اور كُلْوَةٌ - گردہ (كُلًى اس کی جمع ہے اور كُلْيَتَيْنِ دونوں گردے -)

وَجَعُ الْكُلْيَةِ - درد گردہ -

تَجِدُوْهُ مُعْزِبًا اَوْ مُكْلِئًا - اس کو دور کی گھاس ڈھونڈنے والا پاؤ گے (جو چرائی نہ گئی ہو) -

بِكِلَاءَةِ الْفَجْرِ - صبح کی نگہبانی پر -

كَلْبٌ - مہمیز سے مارنا، توشہ دان میں تسمہ لگانا، کتے کی طرح بھونکنا -

كَلَبٌ - پیاسا ہونا، حرص کرنا، طمع کرنا، دیوانہ ہونا، دیوانہ کتے کی بیماری لگ جانا، بہت کھانا اور سیر نہ ہونا -

كُلَابٌ - دیوانہ کتے کی بیماری لگ کر عقل جاتی رہنا -

تَکْلِیْبٌ - کتے کو شکار سکھلانا-

مُکَالَبَۃٌ - کتوں کی طرح جنگ کرنا' دشمنی ظاہر کرنا-

اِکْلَابٌ - درختوں کے کانٹے چرنا-

تَکَالُبٌ - علانیہ دشمنی کرنا' حرص کرنا' گر پڑنا-

کَلْبٌ - ہر کاٹنے والا درندہ اور اکثر کتے کو کہتے ہیں (اس کی جمع اَکْلُبٌ اور کِلَابٌ ہے)-

دَاءُ الْکَلْبِ - دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے اس میں آدمی دیوانہ ہو کر جس کو کاٹتا ہے وہ بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دوسری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں-

سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمِ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ - قریب ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے نفس کی خواہشیں ایک دوسرے پر ایسا اثر کریں گی جیسے دیوانے کتے کا کاٹنا اس کے مالک پر اثر کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشوں میں پڑ کر آپ بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کریں گے-

فَلَمَّا رَاَیْتَ الزَّمَانَ عَلٰی ابْنِ عَمِّکَ قَدْ کَلِبَ وَالْعَدُوُّ قَدْ حَرِبَ - جب تو نے دیکھا کہ تیرے چچازاد بھائی پر زمانہ سخت ہو گیا ہے دشمن نے اس کو لوٹ لیا ہے-

اِنَّ الدُّنْیَا لَمَّا فُتِحَتْ عَلٰی اَھْلِھَا کَلِبُوْا فِیْھَا اَسْوَءَ الْکَلَبِ وَ اَنْتَ تَجَشَّأُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا وَ جَارُکَ قَدْ دَمِیَ فُوْہُ مِنَ الْجُوْعِ کَلَبًا - جب دنیا کی کشائش ہوئی دنیاداروں پر تو انھوں نے اس میں بہت بری حرص کی' تیرا حال تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر بدہضمی سے ڈکاریں لیتا ہے اور تیرے پڑوسی کا منہ بھوک سے خون آلود ہو رہا ہے وہ حرص کر رہا ہے کوئی چیز مل جائے (جس سے اس کی بھوک رفع ہو مطلب یہ ہے کہ سب کے سب حرص اور لالچ میں مبتلا ہیں)-

اِنَّ لِیْ کِلَابًا مُکَلَّبَۃً - میرے پاس شکار کے لئے سدھے ہوئے کتے ہیں (یعنی تعلیم یافتہ کتے)-

مُکَلِّبٌ (بکسرۂ لام) کتوں کو تعلیم دینے والا' ان سے شکار کرانے والا-

مُکَلَّبٌ (بہ فتحہ لام) تعلیم یافتہ کتا' سدھا ہوا کتا' پالتو کتا-

یَبْدُوْ فِیْ رَاْسِ ثَدْیِہٖ شُعَیْرَاتٌ کَاَنَّھَا کُلْبَۃُ کَلْبٍ (ذوالثدیہ خارجی کا حلیہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا) کہ اس کی چھاتی پر کچھ چھوٹے چھوٹے بال ایسے ہوں گے جیسے کتے کی ناک کے دونوں طرف ہوتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ کُلْبَہ ان بالوں کو بھی کہتے ہیں جن سے موچی جوتا ٹانکتا ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ کتے کے پنجے ہیں)-

وَ اِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ بِکَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِیْدٍ - کیا دیکھتا ہوں ایک دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا (جس کا منہ کج ہوتا ہے) لئے کھڑا ہے (کلوب کی جمع کلالیب ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے)-

فِیْ جَھَنَّمَ کَلَالِیْبُ - یعنی دوزخ میں آنکڑے ہوں گے-

اِنَّ فَرَسًا ذَبَّ بِذَنَبِہٖ فَاَصَابَ کُلَّابَ سَیْفٍ فَاسْتَلَّہٗ - ایک گھوڑے نے اپنی دم سے مکھیاں ہٹائیں اتفاق سے اس کی دم تلوار کے چھلے پر پڑی اور تلوار ننگی ہو گئی (نیام سے نکل پڑی)-

اِنَّ اَنْفَہٗ اُصِیْبَ یَوْمَ الْکُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ فِضَّۃٍ - عرفجہ کی ناک کلاب کی جنگ میں جاتی رہی تھی انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنوالی تھی (کُلَاب ایک چشمہ کا نام ہے بصرے اور کوفہ کے درمیان وہاں عربوں میں سخت لڑائی ہوئی تھی)-

اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ - (جو شخص بلاضرورت کتا پالے اس کا ثواب ایک قیراط روز کم ہوتا رہے گا) مگر یہ کہ شکاری کتا ہو یا بکریوں یا مویشی کی حفاظت کے لئے ہو (تو اس کے پالنے میں ثواب کم نہ ہوگا)-

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ - (رحمت کے) فرشتے (جو مسلمانوں کی محبت سے آتے جاتے رہتے ہیں) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورتیں ہوں-

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ خَلْقِہٖ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ مَعْزِیْ کَلْبٍ - اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی مخلوق میں سے اتنے لوگوں کو بخشتا ہے جن کا شمار کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ ہوتا ہے (کلب

ایک شاخ ہے قضاعہ قبیلہ کی)-

كَلْبُ الْمَاءِ - ایک جانور ہے اس کے ہاتھ پاؤں سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں وہ اپنے بدن پر کیچڑ لتھیڑ لیتا ہے مگر مچھ اس کو کیچڑ سمجھ کر نگل جاتا ہے وہ اس کے پیٹ میں جا کر اس کی آنتیں کاٹ کر ان کو کھا کر باہر نکل آتا ہے-

بِكُمْ يُبَاعِدُ اللّٰهُ الزَّمَانَ الْكَلِبَ - اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے سخت زمانہ دور کرے گا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَدُوٍّ اِسْتَكْلَبَ عَلَيَّ - یا اللہ تیری پناہ اس دشمن سے جو کود کر (کتے کی طرح) مجھ پر آئے-

كُلَيْبٌ - ایک راوی کا نام ہے-

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ - یا اللہ اس (ابی بن خلف) پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے (ایسا ہی ہوا شیر اس کو اٹھا کر لے گیا)-

مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا - جو شخص کتا پالے-

كُلَّاب - ٹیڑھے منہ کی لکڑی یا لوہے کی سلاخ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ - آنحضرتؐ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا (پھر فرمایا کہ وہ بھی اللہ کی امت ہیں اور آئندہ مارنے سے منع فرما دیا)-

اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ - کالا کتا شیطان (شریر) ہوتا ہے-

يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ - نمازی کے سامنے سے کتا یا گدھا یا عورت نکل جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (بشرطیکہ سامنے سترہ نہ ہو- اگر سترہ کے پرے نکلے تو کچھ قباحت نہیں- بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے)-

كَلْثَمَةٌ - گال پھولے ہوئے ہونا یا گول منہ ہونا-

لَمْ يَكُنْ بِالْمُكَلْثَمِ - آنحضرتؐ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا نہ گال پھولے ہوئے- البتہ کسی قدر گلائی تھی-

اُمُّ كُلْثُوْمٍ - آنحضرتؐ کی صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں-

كُلُوْحٌ یا كُلَاحٌ - ترش روئی سے دانت کھل جانا-

تَكْلِيْحٌ - دانت کھول دینا' غصہ اور رنج اور ترش روئی اور تکلیف سے-

اِكْلَاحٌ بمعنی كُلُوْحٌ وَ تَكْلِيْحٌ لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے-

تَكَلُّحٌ - تبسم-

دَهْرٌ كَالِحٌ - سخت مصیبت کا زمانہ-

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا وَّ بَلَاءً مُكْلِحًا - تمہارے پیچھے ایسے ایسے فتنے اور بلائیں ہیں جو لوگوں کو ترش رو اور چڑچڑا بنا دیں گی-

كَالِحٌ - جس کا ہونٹ سکڑ کر اوپر چڑھ گیا ہو اور دانت کھل گئے ہوں (بھیانک صورت ہو گئی ہو)-

كَلْزٌ - اکٹھا کرنا جمع کرنا (جیسے تَكْلِيْزٌ ہے)-

اِكْلِنْزَازٌ - منقبض ہونا' سمٹ جانا-

فَحَمَّلَ الْهَمَّ كِلَازًا جَلْعَدًا - اس نے فکر اور رنج ایک سخت ٹھوس اعضا والے پر لاد دیا (ایک روایت میں كِنَازًا ہے- نہایہ میں ہے کہ كِلَاز بمعنی مجتمع الخلق شدید)-

اِكْلَأَزَّ - منقبض ہو گیا' سمٹ گیا-

كَلْعٌ - سوکھ جانا-

كَلَعٌ - میلا ہونا' پھٹ جانا-

ذُوْ كَلَاعٍ - ایک قبیلہ ہے یمن کا-

اِكْلَاعٌ - چڑھ جانا' لپٹ جانا-

تَكَلُّعٌ - باہم قسم کھانا' جمع ہونا-

كَلَفٌ - محبت میں دیوانہ ہونا' بہت الفت رکھنا (جیسے كَلَافَةٌ ہے) اور جھائیں جو منہ پر آ جاتی ہیں یعنی سرخی یا تیرگی-

كَلِفَ الْاَمْرَ - سختی سے اس کام کو اپنے اوپر لیا-

تَكْلِيْفٌ - کسی کو سختی اور مشقت میں ڈالنا-

اِكْلَافٌ - محبت میں دیوانہ بنانا-

تَكَلُّفٌ - محنت اور مشقت اٹھا کر کوئی کام کرنا-

كِلْفٌ - عاشق' محبت میں دیوانہ-

تَكْلِفَةٌ - مشقت' محنت-

اِكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ - اسی کام سے محبت کرو

جس کی تم کو طاقت ہو (یعنی جو کام کر سکو اسی سے الفت رکھو)-

اَرَاكَ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ - میں دیکھتا ہوں تجھ کو قرآن کا علم محبوب ہے (قرآن کے علم سے محبت رکھتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں كَلِفْتُهٗ یعنی میں نے اس کو تکلیف کے ساتھ اپنے اوپر لیا اور كَلَّفَهٗ تَكْلِيْفًا جب کسی کو سخت اور دشوار کام کی تکلیف دیں اور تَكَلَّفْتُ الشَّيْءَ یعنی میں نے تکلیف کے ساتھ یہ کام کیا اور برخلاف عادت کے)-

مُتَكَلِّفٌ - وہ کام کرنے والا جو بے فائدہ اور غیر ضروری ہو-

اَنَا وَ اُمَّتِيْ بُرَاءُ مِنَ التَّكَلُّفِ - میں اور میری امت کے لوگ سب تکلیف سے بیزار ہیں (ہر کام میں آسانی اور سادگی اسلام کا شیوہ ہے)-

نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ - ہم کو تکلف سے ممانعت ہوئی- (یہاں تکلف سے یہ مراد ہے کہ بے ضرورت سوالات کرنا دبال کی کھال نکالنا' دین کے مشکل اور مخفی امور میں خواہ مخواہ بحث کرنا-

عُثْمَانُ كَلِفٌ بِاَقَارِبِهٖ - (حضرت عمرؓ نے کہا) عثمان اپنے رشتہ داروں کے عاشق ہیں-

وَلَا يُكَلِّفُهٗ مَا يَغْلِبُهٗ - اور لونڈی غلام کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کو مغلوب کر دے (اس سے نہ ہو سکے بلکہ اس کی طاقت اور قوت کے موافق آسانی کے ساتھ اس سے کام لے)-

اِكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ - ان ہی کاموں کا کرنا اپنے اوپر لو جن کو ہمیشہ کر سکو (ایک دو روز کیا پھر چھوڑ دیا اس سے کیا فائدہ وہی کام ہمیشہ نبھتا ہے جو اپنی قوت اور طاقت کے موافق ہو)-

كُنَّا نُطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ - ہم جھائییں دور کرنے کو منہ پر ورس کا (جو ایک خوشبودار گھاس ہے) لیپ کیا کرتے- (مجمع البحار میں ہے کہ كَلَفٌ ایک چیز ہے جو منہ پر نمودار ہوتی ہے تل کی طرح اور ایک رنگ ہے سیاہی اور سرخی اور تیرگی کے درمیان جو منہ پر آ جاتا ہے)-

مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلْمِهٖ كُلِّفَ - اخیر تک جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اس کو (قیامت کے دن) دو جو میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی (جس کو وہ نہ کر سکے گا)

مَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ - میں تکلیف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں (جو بناوٹ اور تصنع کیا کرتے ہیں)-

اِنَّ اللّٰهَ وَلِيُّ مَنْ عَرَفَهٗ وَعَدُوُّ مَنْ تَكَلَّفَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کا دوست ہے جو اس کو پہچانے (شریعت کے موافق اس کی صفات کا اقرار کرے) اور اس کا دشمن ہے جو اس کے لئے تکلف کرے (اللہ تعالیٰ کی جن صفات کی کیفیت معلوم نہیں ہے' ان کے معلوم ہونے کا دعوٰی کرے خواہ مخواہ اپنے آپ کو عالم بتائے)-

كَلٌّ يَاكِلَّةٌ يَاكَلَالٌ يَاكُلُوْلٌ يَاكَلَالَةٌ يَاكُلُوْلَةٌ - تھک جانا-

كَلٌّ - وہ شخص جس کا باپ نہ ہو نہ اس کی اولاد ہو اور وہ تلوار جو کند ہو گئی ہو' اسی طرح وہ زبان جس میں گویائی نہ رہے-

تَكْلِيْلٌ - کند کرنا' اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر چل دینا' کوشش کرنا' حملہ کرنا' نامرد ہونا' تاج پہنانا-

تَكَلُّلٌ - تاج پہننا' گھیر لینا-

اِنْكِلَالٌ - ہنسنا' کند ہو جانا' کم چمکنا-

اِكْتِلَالٌ - تبسم کرنا-

كَلَالَه - جس کا نہ والد ہو نہ اولاد ہو (یہ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ سے ماخوذ ہے یعنی نسب نے اس کو گھیر لیا- بعض نے کہا كَلَالَه وہ وارث لوگ جن میں نہ میت کا والد ہو نہ اس کی اولاد ہو- بعض نے کہا باپ اور بیٹا آدمی کے دونوں کنارے ہیں تو جب وہ مرتے وقت نہ باپ چھوڑے نہ بیٹا تو گویا دونوں کنارے اس کے مٹ گئے- اسی لئے اس کو کلالہ کہیں گے- بعض نے کہا جو چیز گھیر لے اس کو اکلیل کہتے ہیں اور میت کو كَلَالَه اس وجہ سے کہا کہ دوسرے وارث اس کو گھیر لیتے ہیں)-

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْرُقُ اَكَالِيْلُ وَجْهِهٖ - آنحضرتؐ گھر میں تشریف لائے آپ کے چہرے کے کنارے چمک رہے تھے (اصل میں تو اکلیل اس گول تاج کو کہتے ہیں جو جواہر وغیرہ لگا کر سر پر رکھا جاتا ہے

یہاں چہرے کے اطراف وجوانب مراد ہیں جو اکلیل کی طرح چہرے کو گھیرے رہتے ہیں)۔

فَنَظَرْتُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَ اِنَّهَا لَفِیْ مِثْلِ الْاِکْلِیْلِ۔ میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک گول تاج کی طرح ہو گیا تھا (ابر اس پر سے ہٹ کر چاروں طرف محیط تھا مدینہ ایک دائرے کی طرح ابر سے صاف ہو گیا تھا)۔

نَهٰی عَنْ تَقْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَ تَکْلِیْلِهَا۔ آنحضرتؐ نے قبر کے گچ کرنے سے اور اس پر قبے اور گنبد بنانے سے منع فرمایا (بعض نے کہا اس پر پردہ ڈالنے سے یا مسہری ڈالنے سے)۔

فَمَا زِلْتُ اَرٰی حَدَّهُمْ کَلِیْلًا۔ میں برابر دیکھتا رہا کہ ان کی دھار کند ہو گئی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں کَلَّ السَّیْفُ کَلِیْلًا۔ تلوار کند ہو گئی)۔

طَرْفٌ کَلِیْلٌ۔ ناتوان بینائی۔

کَلَّا اِنَّکَ لَتَحْمِلُ الْکَلَّ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی تباہ نہیں کرنے کا، آپ تو دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیتے ہیں (دوسروں کے بال بچوں کی خبر گیری اور پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہیں)۔

مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَکَ کَلًّا فَاِلَیَّ وَ عَلَیَّ۔ جو شخص مال اسباب اور جائیداد چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کو ملے گی اور جو شخص (نادار ہو کر) بال بچوں یا قرض داری کو چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے (اس کے بال بچوں کی پرورش، اس کے قرضہ کی ادائی ہم کریں گے)۔

تَحْمِلُ الْکَلَّ۔ آپ تو (لوگوں کے) بوجھ اٹھاتے ہیں (کَلّ ہر ایک بوجھ کو شامل ہے ضعیفوں اور معذوروں اور یتیموں اور بیواؤں کی پرورش، بیماروں کی دوا دارو اور زخمیوں کا علاج معالجہ قرضوں کی ادائی، سب حمل کل میں داخل ہیں)۔

فَاِنَّا کَلٌّ۔ ہم تو ایک بوجھ ہیں۔

وَلَا یُوْکَلُ کَلُّکُمْ۔ تمہارا بوجھ عیال و اطفال تمہارے سپرد نہیں کئے جائیں گے (ایک روایت میں اُکُلُکُمْ ہے یعنی تمہارا کھانا کوئی اور نہیں کھائے گا)۔

کُلُّ ذَاکَ۔ (لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے ان سے پوچھا یہ جو کچھ ہو رہا ہے تمہارے حکم سے ہو رہا ہے؟ انھوں نے کہا) کچھ میرے حکم سے ہے کچھ میرے حکم کے بغیر (یہاں کُلّ بمعنی بعض مستعمل ہوا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے: ''وَکُلُّ ذَاکَ یَفْعَلُ الْوَصِیُّ'' وصی کبھی ایسا کرتا ہے کبھی نہیں کرتا)۔

کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ۔ دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی (نہ نماز میں قصر کا حکم آیا نہ میں بھولا۔ اب ذوالیدین کا جواب اس پر چسپاں ہو جائے گا۔ جس نے کہا بَعْضُ ذٰلِکَ قَدْ کَانَ یعنی ان دونوں میں سے کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے)۔

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاۗءُوْنَ۔ آدم زاد سب خطاوار ہیں (حالانکہ پیغمبرؑ گناہوں سے معصوم ہیں مگر خطا اور لغزش ان سے بھی ہوتی ہے جو عام لوگوں کے حق میں وہ بھی باعث عتاب سمجھی جاتی ہے۔ بقول شخصے ''نزدیکاں را بیش بود حیرانی''۔ بعض نے کہا پیغمبروں کی خطا یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے جو ذرا دیر غفلت ہو یا بھول چوک یا اجتہادی غلطی)۔

لَیْلَةُ الْقَدْرِ هِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ۔ شب قدر ہر رمضان میں ہوتی ہے یا رمضان کی ہر تاریخ میں (نہ یہ کہ ہمیشہ اخیر دہے میں ہو)۔

کُلَّکَ یا کُلُّکَ۔ یعنی اپنا سارا بدن داخل کر یا تیرا سارا جسم داخل ہو۔

کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُهَا۔ جب حضرت عائشہؓ کی رات آتی۔

کِلَّةٌ۔ مچھر دان مسہری (اس کی جمع کِلَلٌ ہے)۔

جَاءَ وَ عَلٰی رَاْسِهٖ اِکْلِیْلٌ مِنْ اَکَالِیْلِ الْجَنَّةِ۔ وہ آیا اس کے سر پر بہشت کے تاجوں میں سے ایک تاج تھا۔

اِنَّ لِلّٰهِ دِیْکًا فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کَلْکَلُهٗ مِنَ الذَّهَبِ۔ اللہ کا ایک مرغ ہے پہلے آسمان پر جس کا سینہ سونے کا ہے۔

کَلْکَال۔ سینہ۔

کَلْمٌ۔ زخمی کرنا۔

تَکْلِیْمٌ اور کَلَامٌ۔ بات کرنا۔

کَلَامٌ۔ بات، سخن۔

مُکَالَمَۃٌ- جواب دینا-

تَکَلُّمٌ- بات کرنا-

تَکَالُمٌ- ملاقات چھوڑ دینے کے بعد بات کرنا-

کُلَامٌ- غلیظ زمین-

کَلْمَۃٌ یا کِلْمَۃٌ یا کَلِمَۃٌ- وہ لفظ جو آدمی منہ سے نکالے (اس کی جمع کَلِمَاتٌ اور کَلِمٌ اور کَلِمَاتٌ ہے بہ ترتیب مذکور)-

کَلِمَۃُ اللّٰہِ- حضرت عیسیٰ کا لقب ہے-

کَلِمَۃُ الشَّھَادَۃِ- اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ-

کَلِمَۃُ التَّقْوٰی- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-

کَلِیْمُ اللّٰہِ- حضرت موسیٰ کا لقب ہے- چونکہ اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ ان سے کلام کیا تھا-

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ- میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں (بعض نے کہا پورے کلموں سے قرآن مراد ہے)-

سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کَلِمَاتِہٖ- اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کے کلموں کے شمار پر (کلموں سے اس کی صفات مراد ہیں جو بے حد اور بے حساب ہیں- تو عدد کا تذکرہ محض مبالغہ کے لئے ہے- بعض نے کہا اذکار یا اجور کا شمار مراد ہے)-

اِسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ- تم نے عورتوں کی شرم گاہ کو حلال کیا اللہ کے کلام سے (یعنی فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ یا فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی)-

ذَھَبَ الْاَوَّلُوْنَ لَمْ تَکْلِمْھُمُ الدُّنْیَا مِنْ حَسَنَاتِھِمْ شَیْئًا- اگلے مسلمان تو چل بسے دنیا نے ان کی نیکیوں کو صدمہ نہیں پہنچایا (وہ اپنے دین اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے دنیا ان کو ڈگمگا نہ سکی)-

اِنَّا نَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی وَ نُدَاوِی الْکَلْمٰی- ہم بیماروں کی خدمت کریں گے اور زخمیوں کی دوا دارو (علاج معالجہ) کریں گے- (کَلْمٰی جمع ہے کَلِیْم کی بمعنی زخمی مجمع البحار میں ہے کہ زخمی مجاہدین کی خدمت عورتیں کرسکتی ہیں گو وہ ان کے محرم رشتہ دار نہ ہوں- یہ اسی حالت میں ہے کہ جب اعضاء کو مس نہ کریں اور فتنہ کا ڈر نہ ہو)-

کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُہُ الْمُسْلِمُ تَکُوْنُ کَھَیْئَاتِھَا اِذْ طُعِنَتْ- مسلمان کو جو زخم (جہاد میں) باغیوں سے لڑنے میں یا ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے میں یا نیک بات کا حکم کرنے میں) لگایا جائے وہ قیامت کے دن اسی طرح (تر و تازہ) ہو کر آئے گا جیسا لگنے کے وقت تھا (ایک روایت میں یَکْلِمُہٗ ہے بہ صیغۂ معروف یعنی جو زخم اس کو مجروح کرے)-

لَا اَرٰی ھٰذِہِ الْکَلِمَۃَ اِلَّا مِنْ کَلِمَۃِ ابْنِ عُمَرَ- میں تو یہ کلمہ ابن عمرؓ کا کلام سمجھتا ہوں (نہ کہ آنحضرتؐ کا)-

کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِھَا بَاطِلٌ- بات تو سچی ہے- لیکن اس کا جو مطلب لیا جاتا ہے وہ غلط ہے (یہ حضرت علیؓ نے خارجیوں کی نسبت فرمایا- وہ قرآن کی اس آیت کو اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ پڑھ کر حضرت علیؓ کی نسبت یہ الزام قائم کرتے تھے کہ انھوں نے ثالثی کو کیوں منظور کیا؟ حالانکہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پنچایت کرنا منع ہے- کیونکہ دوسری آیت میں ہے فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصلی اور سچی حکومت اللہ ہی کی ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے)-

مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ- اس کے کلموں کے درازی کے موافق یا پیمانوں کے موافق یا اس کے کلمے لکھنے میں جتنی سیاہی درکار ہے اس کے موافق-

فَقَالَ کَلِمَۃً مَّا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِمَا فِیْھَا- پھر آنحضرتؐ نے ایک کلمہ کہا اگر ساری دنیا مع مافیہا مجھ کو ملے تو اتنی خوشی نہ ہو جتنی اس کلمہ سے ہوئی (وہ کلمہ یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا "بھیا! مجھ کو اپنی دعا میں شریک کر لیجئے")-

مَا تُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ فِیْھَا- آپ ان جسموں سے کیا بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہوتی یا آپ ان جسموں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے وہ آپ کی بات کہاں سنتے ہیں-

قَامَ فِيْنَا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ- خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پانچ باتیں بیان کیں (اللہ تعالےٰ نہیں سوتا' سونا اس کے لائق نہیں ہے' ترازو جھکاتا ہے اور اٹھاتا' رات کے اعمال اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں' اس کا حجاب نور ہے)-

وَذَكَرَ كَلِمَةً- اور ایک اور بات بیان کی یعنی بڑی بات-

فَتَكَلَّمَتْ امْرَأَةٌ- ایک عورت (ام جمیل ابوسفیان کی بہن جو کانی تھی ابولہب کی بیوی) کہنے لگی (میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا)-

هُوَ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ- جب تک آدمی نے بات منہ سے نہیں نکالی تو وہ اپنی بات کا مالک ہے (اور جب نکال دی تو بات اس کی مالک بن گئی' اب اس کے مواخذہ سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے)-

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسٰى وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَ غُلَامٌ كَانَ يُرْضَعُ فِيْ حُجْرِ اُمِّهٖ- نہالچہ میں (جس پر بچہ پیدا ہونے کے بعد رکھا جاتا ہے) کسی بچہ نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے- دوسرے جریج عابد کے ساتھ والے نے- تیسرے اس بچہ نے جو اپنی ماں کی گود میں دودھ پی رہا تھا (اتنے میں ایک سوار سامنے سے نکلا' ماں نے یہ دعا کی یا اللہ! میرا بچہ ایسا ہو جائے- بچہ نے کہا'' یا اللہ! مجھ کو اس سوار کی طرح مت کرنا-'' مجمع البحار میں ہے کہ اور بچوں نے بھی باتیں کی ہیں- جیسے جادوگر کے ساتھ والے بچہ نے اور راہب کے بچہ نے جس نے اپنی ماں سے کہا تھا صبر کر آگ میں جل جا تو سچے دین پر ہے اور حضرت ابراہیمؑ نے اور ماشطہ فرعون کی بیٹی نے اور حضرت یوسفؑ کے گواہ نے اور یحییٰ اور مریم اور مبارک یمامہ نے اور شاید یہ بچے اس وقت نہالچہ میں نہ ہوں گے' بلکہ بڑے ہو گئے ہوں گے یا آنحضرتؐ کو اس وقت تک ان بچوں کی خبر نہ دی گئی ہو گی)-

وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ- سوتے وقت ان کلموں کو آخری کلام کر (یعنی ان کے بعد پھر دوسری دنیا کی باتیں نہ کر' البتہ اگر ذکر الٰہی کرے تو قباحت نہیں اسی طرح دوسرے اذکار میں جو سونے کے وقت آنحضرتؐ سے منقول ہیں)-

كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ- ان دونوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی (ان سے کہا اس سال تم حج کو نہ جاؤ تو بہتر ہے کیونکہ حجاج اور عبداللہ بن زبیرؓ کی جنگ ہے)-

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا- اللہ کا بول بالا ہو (یعنی اس کی توحید پھیلانے کے لئے اور شرک مٹانے کے لئے لڑے تو یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے نہ یہ کہ ملک اور مال کی طمع سے)-

رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ- (میری امت میں) ایسے لوگ ہوں گے جن سے فرشتے بات کریں گے (ان کی زبان پر اللہ تعالےٰ حق بات ڈال دے گا جو کہیں گے وہ پورا ہو گا)-

خَالِطِ النَّاسَ وَ دِيْنَكَ لَا تَكْلِمَنَّهٗ- لوگوں سے ملتا جلتا رہ لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کر (دین خالص پروردگار کی رضا مندی کے لئے ہے اس میں کسی کی مروت اور پاس داری نہ کرنا چاہئے- جو حق بات معلوم ہو اس کو بے خوف وخطر اختیار کرنا چاہئے' کوئی راضی ہو یا ناراض)-

قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- آنحضرتؐ نے ابوطالب سے فرمایا جب وہ مر رہے تھے- چچا!) تم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لو بس یہ ایسا کلمہ ہے جس سے میں تمہارے بچاؤ کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت کروں گا (آپؐ بار بار ابوطالب سے یہی فرماتے رہے- لیکن ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ ان کو بہکاتے رہے کیا تم آخری وقت میں اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو گے- آخر ابوطالب نے اخیر بات یہی کہی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر دنیا سے رخصت ہوتا ہوں آنحضرتؐ کو بڑا افسوس ہوا آپ نے ان پر نماز نہیں پڑھی اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ایک گڑھا کھود کر ان کو جا کر دبا دو)-

اَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا- کیا تم ان مقدموں میں حضرت عثمانؓ سے گفتگو نہیں کرتے (ان کو سمجھاتے نہیں کہ وہ ان امور کا تدارک کریں)-

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ- آدمی ایک ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالےٰ راضی ہو جاتا ہے

(مثلاً کلمۂ توحید یا کسی مظلوم کی سفارش بادشاہ کے سامنے اور کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کا غضب اس پر اترتا ہے' مثلاً بادشاہ کے سامنے ناحق کسی کی شکایت جس سے اس کو ضرر پہنچے یا شرک اور کفر کا کلمہ)-

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَهْوِىْ بِهَا فِى النَّارِ - ایک بات ایسی منہ سے نکالتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے-

لَا يَتَكَلَّمُ حِيْنَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ - اس وقت (یعنی پل صراط سے گزرتے وقت) سوائے پیغمبروں کے اور کوئی بات نہ کرے گا-

لَمْ يَاْتِ قَوْمٌ عَلَى الْقَبْرِ اِلَّا تَكَلَّمَ - کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن قبر بات نہ کرے (بہ زبان حال کہتی ہے کہ میں وحشت اور تنہائی اور تاریکی اور غربت کا گھر ہوں)-

اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا لَبِيْدٌ - بہت سچی بات جو لبید شاعر نے کہی' یہ شعر ہے

اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مَاخَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ ، زَائِلٌ

(یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں لغو اور بے کار ہیں اور ہر ایک مزہ دنیا کا ضرور بالضرور فنا ہونے والا ہے)-

كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ - اللہ کا کلام اس کی مخلوق نہیں ہے (بلکہ اس کی ایک صفت ہے جو اپنے اپنے موقع پر ظاہر ہوتی ہے یعنی جب وہ چاہتا ہے اس وقت کلام کرتا ہے)-

قَالَ نَعَمْ نَبِىٌّ مُّكَلَّمٌ - بے شک وہ پیغمبر تھے اور ان پر وحی اترتی تھی-

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ - جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور سوائے سبحان اللہ (یا ذکر الٰہی) کے کوئی بات نہ کرے یعنی دنیا کی بات-

اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَ اَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ - تو اپنے بھائی سے ہنسی خوشی کے ساتھ بات کرے-

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے-

ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ - تین آدمیوں سے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا-

كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا كَذَا - آدمی کی ہر بات اس پر وبال ہوگی (اقل درجہ یہ کہ اس کا محاسبہ ہوگا یا دل کی سختی پیدا کرے گی گو مباح بھی ہو مگر جو ایسی بات ہو)-

فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تُوْرِثُ قَسْوَةَ الْقَلْبِ - بہت باتیں کرنے سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے (گو وہ باتیں مباح اور جائز ہوں- بہتر یہ ہے کہ بے ضرورت دنیا کی بات نہ کرے- ذکر الٰہی اور تعلیم دین میں مصروف رہے)-

بِكَلِمَتِكَ الَّتِىْ غَلَبَتْ كُلَّ شَىْءٍ - تیرے اس کلمہ کے وسیلہ سے جو ہر چیز پر غالب ہے-

كِلَا - دو مرد-

كِلْتَا - دو عورتیں-

كَلَّا - حرب ردع اور زجر ہے- یعنی ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور بمعنی نَعَمْ اور اِیْ اور بمعنی حَقًّا اور اَلَا بھی آتا ہے-

تَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ كَلَّايَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - فتنے ابروں کی طرح نمودار ہوں گے- یہ سن کر ایک گنوار بولا- یا رسول اللہ! ایسا مت فرمائیے-

كَلَّا اِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ - آپ ہرگز تباہ نہیں ہو سکتے' آپ تو دوسروں کا بار اپنے اوپر لے لیتے ہیں-

بابُ الکاف مع المیم

كَمْأٌ - کھنبی کھلانا-

كَمَأٌ - ننگے پاؤں ہونا' پھٹ جانا' غافل ہونا' جاہل رہنا-

اِكْمَاءٌ - کھنبی بہت ہونا' بوڑھا کرنا' کھنبی کھلانا-

تَكَمُّؤٌ - کھنبی چننا-

اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ - کھنبی من کی ایک قسم ہے (جو اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو دیا تھا) اس کا پانی آنکھوں کی شفا اور تندرستی ہے (نہایہ میں ہے کہ كَمْاَةٌ جمع ہے كَمْءٌ کی برخلاف قیاس' قیاس تو یہ تھا کہ كَمْءٌ جمع ہوتا اور كَمْاَةٌ مفرد- مجمع البحار میں ہے کہ کھنبی کو جو مَنّ فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھنبی وہ مَنّ ہے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا کیونکہ وہ تو آسمان

سے گرتا تھا ترنجبین کی طرح اور کھنبی زمین سے اگتی ہے اس کو شحم الارض بھی کہتے ہیں-بعض نے کہا مِنَ الْمَنّ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے- کہتے ہیں کہ کھنبی کا پانی سرمہ یا طوطیا میں ملا کر لگایا جائے تو آنکھوں کو بہت فائدہ دیتا ہے لیکن صرف کھنبی کا پانی تو آنکھوں کو تکلیف دیتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بھی آنکھوں کی شفاء ہے اور آنحضرتؐ کا ارشاد صحیح ہے- میں نے خود ایک شخص کو دیکھا جس کی بصارت جاتی رہی تھی اس نے کھنبی کا پانی لگایا تو اس کی بصارت درست ہوگئی- ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے تین یا پانچ کھنبیاں لے کر ان کو نچوڑا' ان کا پانی ایک شیشی میں رکھا' ایک چھوکری نے اس کو آنکھ میں لگایا تو وہ اچھی ہوگئی)-

کَمِیٌّ-بہادر' ہتھیار بند (اس کی جمع کُمَاۃٌ ہے)-

کَمِیَّ شَھَادَتَہٗ-گواہی چھپالی-

کَمْتٌ-چھپانا' کمیت ہونا (جیسے کُمْتَۃٌ اور کُمَاتَۃٌ ہے-)

اِکْمَاتٌ اور اِکْمِتَاتٌ-کے بھی یہی معنی ہیں یعنی گھوڑے کا کمیت ہونا (کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی سرخی سیاہی کے ساتھ ملی ہو اور دم اور ایال سیاہ ہو اگر سرخ ہو تو اشقر کہیں گے)-

کُمَیْتٌ-اس شراب کو بھی کہتے ہیں جس میں سیاہی اور سرخی ہو کُمَیْتٌ ایک شاعر کا نام تھا جو امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس رہتا تھا-

کَامِخٌ-ایک قسم کا خراب سالن (اس کو مَرِّیٌّ بھی کہتے ہیں-

کَمْخٌ-تکبر کرنا (جیسے کُمَاخٌ ہے)-

کَمْدٌ-کوٹنا' پتھر پر مارنا جیسے دھوبی کیا کرتے ہیں-

کَمَدٌ-دل کی بیماری' اندوہ' رنج پرانا ہو کر چکنا ہو جانا-

تَکْمِیْدٌ-کپڑے کو گرم کر کے اس سے سینکنا-

اِکْمَادٌ-رنجیدہ کرنا-

اَلْکِمَادُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْکَیِّ-سینکنا مجھ کو داغ دینے سے زیادہ پسند ہے-

کَانَتْ اِحْدَانَا تَاْخُذُ الْمَاءَ بِیَدِھَا فَتَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا بِاِحْدٰی یَدَیْھَا فَتُکْمِدُ شِقَّھَا الْاَیْمَنَ-ہم میں سے کوئی عورت اپنے ہاتھ سے پانی لے کر ایک ہاتھ سے سر پر پانی ڈالتی اور اپنے داہنے پہلو کا رنگ بدل دیتی (یہ کُمْدَۃٌ سے نکلا ہے-یعنی رنگ بدل جانا عرب لوگ کہتے ہیں اَکْمَدَ الْغَسَّالُ الثَّوْبَ-دھوبی نے کپڑے کا رنگ بدل دیا اس کو صاف نہیں کیا)-

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ فَکَمَّدَہٗ بِخِرْقَۃٍ-میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ نے سعید بن عاص کی عیادت کی (وہ بیمار تھے ان کے پوچھنے کو تشریف لے گئے) آپ نے ایک کپڑا گرم کر کے ان کو سینکا دیا (اس کپڑے کو جس سے سینکتے ہیں)-

اَلْکِمَادُ مَکَانَ الْکَیِّ-سینکنا (فومن ٹیشن) داغ دینے کا بدل ہے (اس کا اثر بھی داغ دینے کی طرح ہوتا ہے)-

کَانَ سَبَبُ وَفَاۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْکَمَدُ مَا زَالَ یَزِیْدُ حَتّٰی مَاتَ-ابوبکر صدیقؓ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آنحضرتؐ کی وفات کا دلی رنج ہوا اور یہ رنج بڑھتا گیا یہاں تک کہ آپ اسی رنج میں گھل گھل کر) مر گئے (غم بادہ ہوگیا)-

کَمَدٌ مُّقِیْمٌ-دائمی رنج-

کَمْرٌ-ذَکَرَ (عضو مخصوص) ذکر کی بڑائی میں غالب ہونا' ڈھانپ لینا-

مُکَامَرَۃٌ-عضو مخصوص کی بڑائی میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا (عرب لوگ کہتے ہیں کَامَرَہٗ فَکَمَرَہٗ ذکر کی بڑائی میں اس سے مقابلہ کیا پھر اس میں غالب آیا-یعنی اس کا عضو مخصوص بڑا نکلا)-

کَمَرَۃٌ-ذکر کا سرا یعنی حَشَفَہ جو مشہور ہے-بعض نے کہا سارے ذکر کو بھی کمرہ کہتے ہیں (اس کی جمع کَمَرٌ اور کِمَارٌ ہے جیسے قَصَبَۃٌ اور قَصَبٌ ہے)-

مِثْلَ التِّکَّۃِ وَالْکُمْرَۃِ-ازار بند اور کمر بند کی طرح وَعَدَّ الْکُمْرَۃَ وَالنَّعْلَ اور کمر بند اور جوتی کا بیان کیا (بعض نے کہا کُمْرَۃٌ وہ تھیلی جو سلس البول والا جس کو پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو رکھتا ہے)-

کُمُوْسٌ-ترش رو ہونا-

کَیْمُوْسٌ-خلط اور غذا کی وہ حالت جو معدے کا عمل

ہونے پر ہوتی ہے (اس کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس کو کَیْلُوْسْ کہتے ہیں یعنی ایک سپید سیال چیز)۔

اَکْمَسْ - جو دیکھ نہ سکتا ہو۔

لَیْسَ لَهٗ کَیْفِیَّةٌ وَلَا کَیْمُوْسِیَّةٌ - پروردگار عالم کی یہ کیفیت بیان نہیں ہوسکتی نہ اس کو کھانے اور غذا کی حاجت ہے۔

کَمْشٌ - فنا ہونا' کاٹنا' مٹھی بھر کر لینا۔

کَمْشَةٌ - مٹھی بھر۔

تَکْمِیْشٌ - زور سے ہانکنا' جلد چلانا۔

تَکَمُّشٌ اور اِنْکِمَاشٌ - جلدی کرنا' منقبض ہونا' جمع ہونا۔

کَمَاشَةٌ - بلند ہمت' قوی العزم ہونا۔

کَمِیْشُ الْاِزَارِ - تہبند اوپر اٹھائے ہوئے یعنی مستعد اور چالاک۔

کَمُوْشٌ اور کَمِیْشَةٌ - وہ بکری جس کے تھن چھوٹے ہوں۔

لَیْسَ فِیْهَا فَشُوْشٌ وَّلَا کَمُوْشٌ - ان بکریوں میں کوئی بکری دودھ بہتی ہوئی نہ تھی نہ چھوٹے تھن والی۔

بَادَرَ مِنْ رَّجُلٍ وَّ اَکْمَشَ فِیْ مَهَلٍ - ڈر کے وقت جلدی کی آگے بڑھ گیا اور مہلت کے وقت مستعدی دکھائی (تیار رہا)۔

فَاخْرُجْ اِلَیْهَا کَمِیْشَ الْاِزَارِ - جلدی سے ازار اوپر اٹھا کر یعنی مستعد اور تیار ہو کر ادھر جا۔ (یہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو لکھا۔ یعنی عراق عجم اور عراق عرب کی طرف جلد جا)۔

اَلْاِنْکِمَاشُ مَعَ سَمَاعِ اِسْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت کا نام سنتے ہی منقبض ہو جانا سمٹ جانا (یعنی ادب اور تعظیم سے آپ کی بزرگی اور عظمت کا خیال کر کے)۔

لَا تُوَارِ مِنَ الْقَتْلٰی اِلَّا کَمِیْشًا - جو لوگ مارے گئے ان میں سے انہی کو چھپا۔ (دفن کر) جن کا ذکر چھوٹا ہو (جو شرافت کی نشانی ہے)۔

وَاکْمُشْ فِیْ فَرَاغِكَ - فراغت کے وقت کوشش کرتا رہ (غافل مت بیٹھ' جب دشمن آن پہنچا اس وقت تیاری کام نہیں آنے کی)۔

اِنْکَمَشَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ - اس کام میں اس نے مستعدی دکھائی۔

کَمْعٌ - کاٹنا' منہ لگا کر پانی پینا۔

مُکَامَعَةٌ - ایک کپڑے میں لیٹنا' لپٹانا۔

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْمُکَامَعَةِ - آنحضرتؐ نے ایک کپڑے میں دو آدمیوں کو لیٹنے سے منع فرمایا (یعنی جب دونوں ننگے ہوں اور دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو)۔

کَمِیْعٌ - ہم خواب اور شوہر۔

اِکْتِمَاعٌ - منہ لگا کر پینا۔

کِمْعٌ - قبا اور ہموار ملائم زمین' گھر اور مکان۔

کَمْکَمَةٌ - چھپانا۔

تَکَمْکُمٌ - چھپ جانا' لپٹ جانا' گول ٹوپی پہننا۔

کُمَّةٌ - گول ٹوپی۔

رَاٰی جَارِیَةً مُتَکَمْکِمَةً فَسَاَلَ عَنْهَا - حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا جو (آزاد عورتوں کی طرح) گھونگھٹ ڈالے یا اپنے آپ کو کپڑوں میں چھپائے ہوئے نکلی آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ (پھر اس کو درے سے مارا اور فرمایا۔ آزاد عورتوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

کَمَلٌ - پورا' کامل۔

کَمَالٌ اور کُمُوْلٌ - پورا ہونا۔

تَکْمِیْلٌ اور اِکْمَالٌ - پورا کرنا۔

تَکَمُّلٌ اور تَکَامُلٌ اور اِکْتِمَالٌ - پورا ہونا۔

اِسْتِکْمَالٌ - پورا کرنا۔

کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ بِالَمْ یَکْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا کَذَا - مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں۔ مگر عورتوں میں سوائے اتنی عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی (یہاں کمال سے نبوت مراد نہیں ہے کیونکہ وہ عورتیں بھی پیغمبر نہ تھیں)۔

تُکْمِلَانِ رَضَاعَةً - وہ عورتیں بہشت میں حضرت ابراہیمؑ (صاحبزادہ آنحضرتؐ) کی رضاعت کی مدت پوری کر رہی ہیں (ان کو دودھ پلا رہی ہیں)۔

هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُکْمَلُ بِهَا- میرے بندے کے پاس نفل نماز ہے یا نہیں' اگر ہے تو اس میں سے فرضوں کا نقصان پورا کر لیا جائے (اسی طرح فرض زکوٰۃ کا نقصان نفل صدقہ سے اور فرض روزے کا نقصان نفل روزوں سے پورا کیا جائے گا)-

کُمَیْلُ بْنُ زِیَادٍ- حضرت علیؓ کے مشہور رفیق اور محرم راز ہیں- حجاج نے ان کو ناحق قتل کیا-

مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ اِسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ- جس نے اللہ سے محبت رکھی (اس کے حکم کی اطاعت کی اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے ان سے باز رہا) اس نے ایمان پورا کر لیا-

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰی لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ- جس شخص نے اللہ کے لئے محبت رکھی (جیسے دین دار عالم یا سچے مومن سے محبت رکھنا) اور اللہ کے لئے دشمنی رکھی (جیسے فاسق' فاجر' بدعتی اور کافر سے دشمنی رکھنا) اور اللہ کی رضا مندی کے لئے دیا (یعنی نیک کاموں میں روپیہ خرچ کیا جیسے یتیموں بیواؤں کی پرورش و طالب علموں کی خبر گیری' مجاہدین کی اعانت اور امداد وغیرہ) اور اللہ کی رضا مندی کے لئے روکا (نہ دیا یعنی برے اور خلاف شرع کاموں سے اپنے روپے کو بچایا- مثلاً فسق و فجور اور شراب خواری وغیرہ میں اپنا روپیہ نہ دیا) تو اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا-

کَمَالٌ اَوَّلٌ- ذات کا کمال-

کَمَالٌ ثَانٍ- صفات کا کمال-

جَامِعٌ لِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ- حق تعالیٰ شانہٗ ہے اس کی ذات مقدس تمام کمالات کا مجموعہ ہے-

کَمٌّ- ڈھانپ لینا' جانور کا منہ باندھ دینا کہ کسی کو کاٹ یا کھا نہ سکے-

کَمٌّ اور کُمُوْمٌ- خوشہ نکلنا' جمع ہونا-

تَکْمِیْمٌ- کمام نکلنا یعنی خوشے کے غلاف (یہ جمع ہے کِمٌّ کی)-

تَکَمُّمٌ- بے ہوش ہونا' ڈھانپے جانا-

کُمَّةٌ- گول ٹوپی-

کَمٌّ- وہ مقدار جو قابل تقسیم ہو (اس کی دو قسمیں ہیں ایک منفصل جیسے عدد دوسرے متصل جیسے زمانہ)-

کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا- (ایک روایت میں کَانَتْ اَکِمَّةُ ہے) یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب کی لوگ ٹوپیاں چپٹی ہوتیں- (سر پر لگی ہوئی نہ کہ اٹھی ہوئی)-

فَلْیَثِبِ الرِّجَالُ اِلٰی اَکِمَّةِ خُیُوْلِهَا- مردوں کو اپنے گھوڑوں کے سربندھنوں کی طرف دوڑنا چاہئے (جو گردنوں میں لٹکا دیئے جاتے ہیں- یہ کِمَامُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ کا منہ بند)-

حَتّٰی یَبِسَ فِیْ اَکْمَامِهٖ- یہاں تک کہ اپنے غلافوں میں جو خوشے کے اوپر ہوتے ہیں سوکھ گیا-

کُمٌّ- قمیص کی آستین-

کُمُوْنٌ- چھپ جانا' پوشیدہ ہونا-

اِکْمَانٌ- چھپانا' چھپ کر دشمن کی فکر میں رہنا-

اِکْتِمَانٌ- چھپ جانا-

کَمُّوْنٌ- زیرہ-

کُمْنَةٌ- تاریکی چشم یا خارشت اور سرخی چشم یا پلکوں کا ورم-

کَمِیْنٌ- جو شخص چھپ کر کہیں گھس جائے' لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو یا جو لوگ چھپ کر دشمن پر زد کرنے بیٹھے ہوں-

مَکْمَنٌ- چھپنے کا مقام-

فَاِنَّهُمَا یُکْمِنَانِ الْاَبْصَارَ یا یُکْمِهَانِ- وہ دونوں آنکھوں کو خراب کر دیتے ہیں' پلکوں پر ورم کرتے ہیں یا خشکی اور سرخی آنکھوں میں کر دیتے ہیں یا کویوں میں زخم ڈال دیتے ہیں-

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَکْرٍ فَکَمِنَا فِیْ بَعْضِ حِرَارِ الْمَدِیْنَةِ- آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو وہ دونوں مدینہ کی کسی کالی پتھریلی زمین میں چھپ گئے-

فَکَمِنَا فِیْهِ ثَلٰثًا- تین راتوں تک اس غار میں چھپے رہے-

فَكَمِنْتُ لَهُ - (وحشی نے کہا) میں امیر حمزہؓ کو مارنے کے لئے چھپ کر بیٹھا۔

كَمَهٌ - اندھا ہونا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، رنگ بدل جانا، تیرہ ہونا، عقل جاتی رہنا۔

تَكَمُّهٌ - اندھا دھند چلے جانا یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں جانا ہے (اس کا اسم فاعل كَامِهٌ ہے اور مُتَكَمِّهٌ یعنی ایک طرف اندھا دھند جانے والا۔

كُمَيْهِي - اندھا دھندھ۔

اَكْمَهُ - اندھا یا مادرزاد اندھا۔

فَاِنَّهُمَا يُكْمِهَانِ الْاَبْصَارَ - یہ دونوں سانپ بینائی کھو دیتے ہیں (اندھا کر دیتے ہیں)۔

مَلْعُوْنٌ مَّنْ كَمَّهَ اَعْمٰى - جس شخص نے نابینا کو اندھا کہہ کے پکارا (اس کا عیب کرنے کو) وہ ملعون ہے (یا جس شخص نے اندھے کو بہکا دیا راہ نہ لگایا یا جاہل کو سیدھا راستہ نہ بتلایا بلکہ گمراہ کر دیا غلط بات بتا کر)۔

لَا تُكْمِهْتَنِىْ - مجھ کو اندھا کر دے۔

كَمْىٌ - چھپانا (جیسے تَكْمِيَةٌ و اِكْمَاءٌ ہے)۔

تَكَمِّىْ - چھپ جانا، ڈھانپ لینا۔

كَمِىٌّ - بہادر، پورا ہتھیار بند (اس کی جمع كُمَاةٌ ہے)۔

تُكُمِّىَ الْجَيْشُ - لشکر کا بہادر اور پورا ہتھیار بند مارا گیا۔

اِنْكِمَاءٌ - چھپ جانا۔

اِنَّهُ مَرَّ عَلٰى اَبْوَابِ دُوْرٍ مُسْتَفِلَةٍ فَقَالَ اَكْمُوْهَا - آنحضرتؐ ایسے گھروں کے دروازوں پر گزرے جو پست تھے تو فرمایا ان پر پردہ ڈالو (چھپاؤ تاکہ لوگوں کی نظر گھر والوں پر نہ پڑے - ایک روایت میں اَكِيْمُوْهَا ہے یعنی ان کو اونچا کرو تاکہ پانی کا سیلاب (بہیا) ان کے اندر نہ گھس جائے - یہ كَوْمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ٹیلہ)۔

لِلدَّابَّةِ ثَلٰثُ خَرْجَاتٍ ثُمَّ تَنْكَمِىْ - (قیامت کے قریب جو جانور زمین سے نکلے گا یعنی (دابۃ الارض) وہ تین بار نکلے گا پھر چھپ جائے گا (بہادر شخص کو كَمِىٌّ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زرہ اور ہتھیاروں میں چھپ جاتا ہے)۔

فَجِئْتُهُ فَانْكَمٰى مِنِّىْ ثُمَّ ظَهَرَ - میں اس کے پاس آیا وہ چھپ گیا پھر نمودار ہوا۔

يَكْمِيْهَا - اس کو چھپاتا ہے۔

كَمَا - کاف تشبیہ اور ما سے مرکب ہے - یعنی جیسا کہ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ - جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ اسی دین میں چلا جائے گا (مثلاً یوں کہے اگر میں ایسا کروں یا میں نے ایسا کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا کافر ہوں یا اسلام سے بری ہوں اور وہ پھر وہ کام کرے یا درحقیقت اس نے ایسا کیا ہو مگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی یہودی یا نصرانی یا کافر یا مرتد - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام شافعیؒ اس کو لغو کہتے ہیں اور قسم قرار نہیں دیتے صرف توبہ اور استغفار کافی ہے)۔

فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ - تم آخرت میں اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھتے ہو (جیسے چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہوتا نہ ہجوم اور اژدحام اسی طرح پروردگار کی رؤیت بھی صاف صاف بلا شک و شبہ اور بدون زحمت اور تکلیف کے ہر ایک مومن کو ہوگی تو یہ تشبیہ ہے رؤیت کی، رؤیت کے ساتھ نہ یہ کہ پروردگار کی تشبیہ چاند کے ساتھ)۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ - (یا اللہ محمدؐ پر اپنی رحمت اتار) جیسے تو نے ابراہیمؑ پر اپنی رحمت اتاری تھی (حالانکہ آنحضرتؐ کا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی اعلیٰ ہے مگر یہاں تشبیہ سے یہ مقصود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح آپ کی نسل میں برکت ہو اور آپ کا ذکر خیر قیامت تک باقی رہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر خیر باقی ہے بعضوں نے کہا اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا - کہ میرا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے)۔

بابُ الکاف معَ النّون

كَنْبٌ - جوڑ رکھنا، روک رکھنا۔

كَنَبٌ - کام کرتے کرتے سخت ہو جانا۔

كُنُوْبٌ - سخت ہو جانا محتاجی کے بعد مال دار ہو جانا -
اِكْنَابٌ - گاڑھا ہو جانا' سخت ہو جانا' رک جانا -
رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَكْنَبَتْ يَدَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَكْنَبَتْ يَدَاكَ فَقَالَ اُعَالِجُ بِالْمَرِّ وَالْمِسْحَاةِ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ اَبَدًا - آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو دیکھا ان کے ہاتھ سخت تھے تو فرمایا سعد تمہارے ہاتھ سخت ہو گئے ہیں - انھوں نے عرض کیا میں رسی اور پھاوڑے اور سبل (کدال) سے کام کیا کرتا ہوں - پھر آپ نے ان کا ہاتھ تھاما اور فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی -
كَنْتٌ - قوی ہونا طاقت ور ہونا -
كَنَتٌ - اچھا ہونا' سخت ہونا -
اِكْنَاتٌ - عاجزی کرنا -
اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِهِ الْكُنْتِيُّوْنَ - مسجد میں گئے وہاں کے اکثر لوگوں کو بوڑھا پایا -
كُنْتِيٌّ یا كُنْتُنِيٌّ - بوڑھا' بڑی عمر والا -
سِقَاءٌ كَنِيْتٌ - پرانی مشک -
كَنْدٌ - کاٹنا' ناشکری کرنا -
كُنُدٌ - شریر' سخت گو' ناشکرا (جیسے كَنُوْدٌ ہے) -
كِنْدَہ - ایک مشہور قبیلہ ہے -
كَنْدَہ - ایک مقام ہے خجند میں وہاں کی عورتیں حسین ہوتی ہیں -
تَخَاصَمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا مِنْ كِنْدَةَ - آنحضرتؐ کے سامنے دو شخصوں میں سے ایک نے زمین میں جھگڑا کیا' ان میں سے ایک شخص کندہ قبیلہ کا تھا -
اَصْبَحْنَا فِيْ زَمَنٍ كَنُوْدٍ - ہم برے زمانہ میں پیدا ہوئے -
بَابُ كِنْدَةَ - کوفہ کی مسجد کا ایک دروازہ تھا -
كُنَارٌ - بیر (یہ فارسی معرب لفظ ہے) -
كَنَارٌ - کپڑے کا حاشیہ' سمندر کا کنارہ -
كَنَارِيْ - ایک پرندہ ہے خوش آواز -

كِنَّارَۃٌ - لکڑی یا دف یا ڈھول یا طبلہ -
بَعَثْتُكَ تَمْحُوا لْمَعَازِفَ وَالْكِنَّارَاتِ - (توراۃ شریف میں اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی صفت یوں بیان فرماتا ہے) میں نے تجھ کو اس لئے بھیجا کہ تو باجوں اور طبلوں کو مٹا دے (بعض نے کہا صحیح كِرَانَات ہے یعنی ستاروں کو یا ستار بجانے والوں کو - ابو سعید نے کہا میں سمجھتا ہوں صحیح كِبَارَات ہے - یہ جمع ہے كِبَارٌ کی' وہ جمع ہے كَبَرٌ کی بمعنی طبلہ) -
اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ - ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول اور بانسری کے توڑ ڈالنے کا -
اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَاتِ - ہم کو چوسر یا شطرنج یا طبلہ یا بربط اور ڈھولوں کے توڑ ڈالنے کا حکم دیا گیا -
اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِيُبْدِلَ بِهِ الْمَزَامِرَ وَالْكِنَّارَاتِ - اللہ تعالیٰ نے سچا کلام (یعنی قرآن) اتارا باجوں اور ڈھولوں کے بدلے اس کو رکھا (تاکہ مومنین گانے بجانے کو چھوڑ کر اس کی تلاوت کیا کریں) -
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْكِتَّانِ - آنحضرتؐ نے کتاں کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا -
كَنْزٌ - جوڑ رکھنا' جمع کرنا' زمین میں گاڑ دینا' ٹھوس کرنا -
كَنَازٌ اور كِنَازٌ - جمع کرنا -
اِكْتِنَازٌ - جمع ہونا' بھر جانا' ٹھوس ہونا -
جَارِيَةٌ كِنَازٌ - ٹھوس بدن کی یا پُر گوشت لونڈی -
كُلَّمَا اُدِّيَتْ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ - جس مال کی زکوٰۃ ادا ہوتی رہے وہ کنز نہیں ہے (یعنی وہ خزانہ نہیں ہے جس کے جوڑنے والے کو قیامت کے دن اس سے داغا جائے گا - جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: - وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ آخر تک - تو مطلب یہ ہے کہ گڑھے ہوئے یا جوڑے ہوئے روپیہ اشرفیوں کی اگر زکوٰۃ ہر سال دیتا رہے تو وہ شرعی کنز نہ ہوگا یعنی جو عذاب کا موجب ہے - گو لغوی کنز تو ہوگا - تو آیت میں مراد وہی کنز ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے) -
اَنَا كَنْزُكَ - (وہ سانپ کہے گا) میں تیرا خزانہ ہوں (جو

تو نے دنیا میں جوڑ کر رکھا تھا)-

بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ مِّنْ جَهَنَّمَ - جو لوگ روپیوں کے خزانے جوڑ کر رکھتے ہیں (ان کی زکوٰۃ نہیں دیتے نہ کار ہائے خیر میں خرچ کرتے ہیں) ان کو دوزخ کے ایک گرم پتھر سے داغ دینے کی خوش خبری سنا (ابوذر غفاریؓ ہر مال کو جو ضرورت سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے اور نیک کاموں میں خرچ نہ کرے کنز کہتے تھے اور اس کا رکھنا قابل مواخذہ اور عذاب جانتے تھے اور صحیح یہ ہے کہ کنز وہی مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)-

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ - لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (اس کا ثواب بہشت میں ایک خزانہ کی طرح جوڑ کر رکھا گیا ہے)-

اَكَنْزٌ هُوَ - کیا یہ کنز ہے (جس پر وعید آئی ہے)-

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ - مجھ کو اللہ تعالٰی نے دونوں خزانے عنایت فرمائے یعنی سونے اور چاندی کے (سونے کے خزانے سے ایران کا خزانہ مراد ہے- اس ملک میں سونے کا زیادہ چلن تھا اور چاندی کے خزانہ سے روم کا ملک مراد ہے- مطلب یہ ہے کہ ایران اور روم دونوں ملک اللہ تعالٰی نے میری امت کو عنایت فرمائے- آپ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی- مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں کو فتح کیا)-

ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ يُخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ - دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کے خزانے کو نکالے گا (اور کعبہ کو گرا دے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)-

فَحَمِّلِ الْهَمَّ كِنَازًا جَلْعَدًا - خوب سخت اور ٹھوس ہو کر رنج اور فکر کا تحمل کر-

اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُهُ الْمَرْءُ - کیا میں تجھ کو بہتر خزانہ نہ بتلاؤں جس کو آدمی جوڑ رکھے-

اَلصَّلٰوةُ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ - نماز بہشت کا ایک خزانہ ہے-

كَنْسٌ - جھاڑو دینا' کناس میں داخل ہونا-

تَكْنِيْسٌ - جھاڑو دینا-

تَكَنُّسٌ - کناس میں داخل ہونا یا خیمہ کے اندر چل دینا یا ہودے میں-

كِنَاسٌ - ہرن کا وہ مقام جس میں چھپ رہتا ہے' جھاڑی میں-

كُنَاسَة - گھورا یا کوڑا-

كَنِيْسَه - یہود یا نصارٰی کی عبادت گاہ-

اِنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ بِالْجَوَارِ الْكُنَّسِ - وہ نماز میں سورۂ كُوِّرَتْ پڑھتے تھے جس میں اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ ہے یعنی غائب ہو جانے والے ستارے (یہ كَنَسَ الظَّبْيُ سے ماخوذ ہے- یعنی ہرن اپنے پوشیدہ مقام میں چلا گیا- بعض نے کہا مراد وہ ستارے ہیں جو سیارے ہیں یا ہر ایک قسم کے ستارے کیونکہ وہ رات کو نمایاں ہوتے ہیں اور دن کو چھپ جاتے ہیں- بعض نے کہا فرشتے مراد ہیں یا گورخر اور ہرن)-

ثُمَّ اطْرُقُوْا وَرَائَكُمْ فِيْ مَكَانِسِ الرِّيَبِ - پھر تہمت کے مقاموں میں چھپ جاؤ (وہاں سے الگ رہو تا کہ لوگ تم پر بد گمانی نہ کریں- یہ جمع ہے مَكْنَسٌ کی یعنی چھپنے کا مقام)-

عِنْدَ كِبَاءِ بَنِيْ عَمْرٍو اَيْ كِنَاسَتِهِمْ - بنی عمرو کے کباء یعنی گھورنے کے پاس (جہاں ان کا کوڑا کچرا ڈالا جاتا تھا-)

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَيْمَانُ لِاَنَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ الرَّأْسَ لِلُبْسِ الثِّيَابِ كَنَّسَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِسْتِهْزَاءً - سب لوگوں سے پہلے قبا حضرت سلیمانؑ نے پہنی کیونکہ دوسرے کپڑوں میں جب وہ اپنا سر اندر ڈالتے تو شیطان ٹھٹھے کی راہ سے اپنی ناک ہلاتے (ایک روایت میں كَنَّصَتْ ہے صاد سے یعنی ٹھٹھا کرتے یا ناک ہلاتے ٹھٹھے کی راہ سے)-

كَنْعٌ - سوکھ جانا' اینٹھ جانا-

كُنُوْعٌ - منقبض ہو جانا' پیوست ہو جانا' قریب ہونا' طمع کرنا' چپک جانا' نرمی کرنا' عاجزی کرنا' ڈوبنے کے قریب ہونا' بھاگنا' بزدلی کرنا' سکھا دینا' قسم کھانا' پنکھ ملانا اترنے کے لئے-

اِكْنَاعٌ - عاجزی کرنا' نرمی کرنا' ذلت کے قریب ہونا' جمع ہونا' نزدیک کرنا-

تَكَنُّعٌ - سُکڑ جانا' منقبض ہونا-

اِكْتِنَاعٌ - جمع ہونا' نزدیک آنا' مہربانی کرنا-

كَنْعَانٌ - حام بن نوح کا فرزند تھا-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُنُوْعِ - میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ذلت اور رسوائی کے نزدیک ہو جانے سے یا عاجزی کے ساتھ سوال کرنے سے-

اِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ تَحْمِلُ صَبِيًّا بِهٖ جُنُوْنٌ فَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِلَةَ ثُمَّ اكْتَنَعَ لَهَا - ایک عورت ایک بچہ کو اٹھا کر آنحضرتؐ کے سامنے لائی وہ دیوانہ ہو گیا تھا- آپ نے اونٹنی کو جس پر سوار تھے روک لیا پھر اس کے نزدیک گئے-

اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا قَرُبُوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ كَنَعُوْا عَنْهَا - جنگ احد میں جب مشرک لوگ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو شہر میں جانے سے رک گئے (ان کو اندیشہ ہوا کہ شہر میں جا کر کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں تو بزدلی سے شہر کے اندر نہ جا سکے)-

اَتَتْ قَافِلَةٌ مِّنَ الْحِجَازِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْمَدِيْنَةَ كَنَعُوْا عَنْهَا - حجاز سے ایک قافلہ آیا جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس کے اندر جانے سے رک گیا-

اِنَّهٗ قَالَ عَنْ طَلْحَةَ لَمَّا عُرِضَ عَلَيْهِ لِلْخِلَافَةِ الْاَكْنَعُ اِنَّ فِيْهِ نَخْوَةً وَّ كِبْرًا - حضرت عمرؓ سے طلحہؓ کا ذکر کیا گیا کہ وہ خلافت پر قائم ہوں- انھوں نے کہا واہ انگلیوں سے معذور ان میں نخوت اور غرور ہے (حضرت طلحہؓ نے احد کے دن آنحضرتؐ پر کافروں کا حملہ اپنے ہاتھوں پر لیا تھا' اس سے ان کی انگلیاں شل ہو گئیں تھیں- آنحضرتؐ نے ان کی یہ جان نثاری دیکھ کر فرمایا ''طلحہ نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی'')-

لَمَّا انْتَهٰى اِلَى الْعُزّٰى لِيَقْطَعَهَا قَالَ لَهٗ سَادِنُهَا اِنَّهَا قَاتِلَتُكَ اِنَّهَا مُكَنِّعَتُكَ - خالد بن ولیدؓ جب عزیٰ کو (ایک درخت تھا جس کی مشرک لوگ پوجا کیا کرتے تھے) کاٹنے کے لئے بڑھے تو وہاں کا پجاری ان سے کہنے لگا- عزیٰ تجھ کو مار ڈالے گا اور تیرے ہاتھوں کو سن کر دے گا (اگر تو نے اس کو ہاتھ لگایا' لیکن خالد نے اس کا کہنا کچھ نہ سنا اور عزیٰ کو کاٹ کر پھینک دیا- اس کے تلے سے ایک بھتنی (خبیثہ) نکل کر بھاگی)-

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ اَكْنَعُ - جو کوئی بڑا اور شان دار کام اللہ کا نام لے کر نہ شروع کیا جائے وہ ناقص ہے (دست و پا بریدہ)-

صَاحِبُ يٰسِيْنَ كَانَ مُكَنَّعَ الْاَصَابِعِ - یاسین کا ساتھی اس کی انگلیاں شل تھیں یا کٹی ہوئی تھیں یا ہتھیلی کی طرف لوٹی ہوئی تھیں یعنی الٹی پھری ہوئی-

وَعَصَيْتُكَ بِيَدِيْ وَلَوْ شِئْتَ وَ عِزَّتِكَ وَ جَلَالِكَ لَكَنَعْتَنِيْ - میں نے اپنے ہاتھوں سے تیرا گناہ کیا (نافرمانی کی) قسم تیری عزت اور بزرگی کی اگر تو چاہتا تو میرا ہاتھ سکھا دیتا (شل کر دیتا' گناہ کی طرف اٹھ ہی نہ سکتا)-

مُكَنَّعٌ - ہاتھ کٹا ہوا-

كَنْفٌ - دونوں ہاتھ جوڑ کر پیالے کی طرح کرنا' جانوروں کا حصار بنانا' عدول کرنا' بچانا حفاظت کرنا' مدد کرنا' پاخانہ بنانا-

تَكْنِيْفٌ - گھیر لینا-

مُكَانَفَةٌ - مدد کرنا-

تَكَنُّفٌ اور اِكْتِنَافٌ - گھیر لینا-

كِنَافَه - ایک قسم کی مٹھائی ہے-

كِنْفٌ - چرواہے کے سامان رکھنے کا تھیلہ-

كَنَفٌ - جانب اور سایہ او پنکھ-

كَنَفُ الْاِنْسَانِ - گود یعنی دونوں بازو اور سینہ' آغوش-

اَنْتَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ - تم اللہ کی حفاظت میں رہو (جیسے فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ)-

كَنِيْفٌ - پاخانہ-

اِنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَكَنَفَهَا وَ ضَرَبَ بِالْمَاءِ وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ نے وضو کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر ہاتھ کو پیالہ کی طرح کر کے پانی لیا اور اپنے منہ پر مارا-

اِنَّهٗ اَعْطٰى عِيَاضًا كِنْفَ الرَّاعِيْ - حضرت عمرؓ نے عیاض کو چرواہے کا تھیلہ دیا (جس میں وہ اپنا سامان رکھتا ہے)-

لَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كِنْفًا - (عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی

بیوی نے کہا) عبداللہ نے آج تک اپنا ہاتھ میرے اندر نہیں ڈالا (جیسے مردوں کا دستور ہوتا ہے عورتوں کے کپڑوں میں ہاتھ ڈال کران کا سینہ یا پستان ٹٹولتے ہیں چھاتیاں ملتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ ان کا خیال میری طرف بالکل نہیں ہے وہ ہاتھ تک مجھ کو نہیں لگاتے- ایک روایت میں کَنَفًا ہے یعنی مجھ سے صحبت نہیں کی- کرمانی نے کہا لَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ نہیں سویا تاکہ ہمارا فرش روندتا' یا ہمارے پاس رہ کر کھانا نہیں کھایا کہ حاجت رفع کرنے کو پاخانہ کی تلاش کرتا- غرض یہ ہے کہ وہ دن کو روزہ دار رہتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے عورت کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا)-

کُنَیْفٌ مُّلِیَٔ عِلْمًا- (حضرت عمرؓ نے کہا) عبداللہ بن مسعودؓ علم کا ایک بڑا تھیلہ بھرا ہوا ہے (تو یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے یعنی بڑا تھیلہ ہے جیسے حباب بن منذر نے کہا تھا انا جذیلها المحکك وعذیقها المرجب)-

یُدْنَی الْمُؤْمِنُ مِنْ رَّبِّہٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ- مومن پروردگار کے نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ پروردگار اس کو ڈھانپ لے گا (اپنی گود میں لے لے گا یا اس پر رحم کرے گا- اصل میں کَنَفٌ کے معنی جانب اور ناحیہ اور یہ تمثیل ہے اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت اور ظل عاطفت کی)-

نَشَرَ اللّٰہُ کَنَفَہٗ عَلَی الْمُسْلِمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ھٰکَذَا وَتَعَطَّفَ بِیَدِہٖ وَکُمِّہٖ- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا کنف مسلمان پر اس طرح پھیلا دے گا ابووائل نے اپنے ہاتھ اور آستین کو پھیلا کر بتلایا-

کَنَفُ الْاِنْسَان- آدمی کا سایہ اور اس کی جائے پناہ-

اَیْنَ مَنْزِلُکَ قَالَ بِاَکْنَافِ بِیْشَۃَ- تمہارا مکان کہاں ہے' انھوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں-

مَا کَشَفْتُ مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی- میں نے اب تک کسی عورت کا بدن نہیں کھولا (یہ صفوانؓ بن معطل نے کہا جن سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا گیا تھا- مطلب یہ ہے کہ میں اب تک کسی عورت کے پاس نہیں گیا اس کا کپڑا تک نہیں اٹھایا کہتے ہیں صفوان بالکل حصور تھے یعنی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے ان کا عضو تناسل کپڑے کی طرح نرم اور ملائم تھا بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں نے حرام طریق سے کسی عورت سے صحبت نہیں کی)-

لَاتَکُنْ لِلْمُسْلِمِیْنَ کَانِفَۃً- مسلمانوں کو چھپانے والا مت ہو-

مَضَوْا عَلٰی شَاکِلَتِھِمْ مُّکَانِفِیْنَ- اپنے طریق پر چل دیئے ایک دوسرے کو چھپائے ہوئے-

فَاکْتَنَفْتُہٗ اَنَا وَصَاحِبِیْ- میں نے اور میرے ساتھی نے اس کو دونوں طرف سے گھیر لیا (ایک نے داہنی طرف سے دوسرے نے بائیں طرف سے)-

وَالنَّاسُ کَنَفَیْہِ- لوگ ان کے دونوں جانب تھے-

فَتَکَنَّفَہُ النَّاسُ- لوگوں نے ان کو گھیر لیا-

اِنَّہٗ اَشْرَفَ مِنْ کَنِیْفٍ فَکَلَّمَھُمْ- ابوبکر صدیقؓ (جب انھوں نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا) ایک آڑ میں سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے بات کی (نہایہ میں ہے کہ کَنِیْف آڑ کو کہتے ہیں یعنی سترے کو عمارت کا ہو یا باڑ کا)-

تَبِیْتُ بَیْنَ الزَّرْبِ وَالْکَنِیْفِ- باڑ اور آڑ میں رات بسر کرتی ہے-

شَقَقْنَ اَکْنَفَ مُرُوْطِھِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِہٖ- جب قرآن شریف میں سینہ ڈھانپنے کا حکم اترا تو انصاری عورتوں نے اچھی پردہ پوش چادروں کو پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنائیں (ایک روایت میں اَکْثَفَ مُرُوْجِھِنَّ ہے یعنی سنگین اور موٹی چادروں کو)-

اَلَا اَکُوْنُ لَکَ صَاحِبًا اَکْنِفُ رَاعِیَکَ وَ اَقْتَبِسُ مِنْکَ- (ایک شخص نے ابوذر غفاریؓ سے کہا) کیا میں آپ کا مصاحب نہ بنوں آپ کے چرواہے کی مدد کرتا رہوں اس کے ساتھ رہوں اور آپ سے فائدہ حاصل کروں (دین کا علم سیکھوں- عرب لوگ کہتے ہیں: کَنَفْتُ الرَّجُلَ میں نے اس کو اپنی حفاظت میں لیا اس کے کام کیے کَنَفْتُہٗ اس کو میں نے بچا لیا)-

وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَتَکَنَّفَہُ النَّاسُ- جب حضرت عمرؓ

جنازے پر رکھے گئے (یعنی تخت پر جس پر مردے کو لے جاتے ہیں) تو لوگوں نے (چاروں طرف سے) ان کو گھیر لیا-

کَنَفَی کَدَاءٍ - کدا پہاڑ کے دونوں جانب-

وَالنَّاسُ کَنَفَهٗ - لوگ ان کے گرداگرد تھے-

دَخَلَ الْکَنِیْفَ - پاخانہ میں گئے-

قَبْلَ اَنْ تَتَّخَذَ الْکُنُفُ - پاخانے بننے سے پہلے-

لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ کَنُوْفٌ - زکوٰۃ میں وہ بکری نہ لی جائے گی جو دوسری بکریوں سے علیحدہ رہتی ہو (ان کے ساتھ نہ چلتی ہو کیونکہ ایسی بکری کے لینے میں زکوٰۃ کے تحصیل دار کو تکلیف ہوگی اس کی حفاظت اور نگرانی مشکل ہوگی- بعض نے کہا کَنُوْفٌ سے وہ اونٹنی مراد ہے جس کو سردی لگ گئی ہو وہ اونٹوں کی آڑ کرتی پھرے ان میں چھپ رہی ہو)-

مَامِنْ عَبْدٍ مِّنْ شِیْعَتِنَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا اکْتَنَفَهٗ بِعَدَدِ مَنْ خَالَفَهٗ مَلَائِکَةٌ یُّصَلُّوْنَ خَلْفَهٗ - جو بندہ ہمارے گروہ میں سے (یعنی شیعہ امامیہ میں سے) نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مخالفین کے شمار میں فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں-

اَفَاضِلُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا الْمُوَطَّئُوْنَ اَکْنَافًا - تم میں فضیلت والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں کنارے کنارے چلتے ہیں-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ کَنَفِكَ - یا اللہ! مجھ کو اپنی امان میں رکھ-

اَلْبِیْرُ یَکُوْنُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْکَنِیْفِ خَمْسَةٌ وَّ اَقَلُّ - پاخانہ اور کنویں میں جب پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہو یا اس سے کم-

کَنٌّ یا کُنُوْنٌ - ڈھانپنا' چھپالینا-

کَنَّ الرِّیْحُ - ہوا تھم گئی-

تَکْنِیْنٌ اور اِکْنَانٌ - چھپانا (جیسے اکتنان ہے)-

اِکْتِنَانٌ - چھپ جانا-

کَانُوْنٌ - چولہا یا بھاری آدمی-

کَانُوْنُ الْاَوَّلِ اور کَانُوْنُ الثَّانِیْ - دو رومی مہینوں کے نام ہیں مطابق ماہ دسمبر اور جنوری-

کِنٌّ - آڑ جھونپڑا' گھر-

کَنَّةٌ - بہو یا بھاوج-

کَنِیْنٌ - چھپا ہوا-

فَلَمَّا رَاٰی سُرْعَتَهُمْ اِلَی الْکِنِّ ضَحِكَ - جب آپ نے دیکھا کہ لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) آڑ کی طرف بھاگ رہے ہیں تو آپ ہنس دیئے (کہ ابھی تو پانی کے لئے تڑپتے تھے جب پانی آیا تو مکانوں اور گھروں میں اس سے بھاگے جا رہے ہیں)-

اِنَّ کَنَّتَکُمَا کَانَتْ تُرَجِّلُنِیْ - (ابی بن کعبؓ نے حضرت عمرؓ اور عباسؓ سے کہا) تمہاری بھاوج یعنی میری بیوی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی (بھاوج اس لئے کہا کہ عمرؓ اور عباسؓ دونوں ان کے دینی بھائی تھے' ہر مسلمان کی بیوی دوسرے بھائی مسلمان کی بھاوج ہے)-

فَجَاءَ یَتَعَاهَدُ کَنَّتَهٗ - وہ اپنی بہو کی خبر لینے کو آئے (کَنَّة کی جمع کَنَائِنُ ہے)-

اَبْغَضُ کَنَائِنِیْ اِلَیَّ الطُّلَعَةُ - میری تمام بہوؤں میں وہ مجھ کو سخت ناپسند ہے جو بہت نکلنے والی ہو-

اَکِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ - لوگوں کو بارش سے بچا (ایک روایت میں کِنَّ النَّاسَ ہے معنی وہی ہیں- ایک روایت میں اُکِنُّ النَّاسَ یعنی میں لوگوں کو بارش سے بچاتا ہوں (مسجد کی چھت بنا کر)-

مَطَرٌ لَایَکُنُّ مِنْهُ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ - ایک مینہ ایسا برسے گا کہ اس سے نہ مٹی کی چھت بچ سکے گی (جیسے بستی والوں کی ہوتی ہے) نہ بالوں کی چھت (جیسے جنگل والوں کی ہوتی ہے' وہ کمبل وغیرہ تان لیتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ یہ پانی ایسے زور کا ہوگا کہ کوئی چھت اس کو نہ روک سکے گی)-

فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ کِنَانَتِهٖ - ایک تیر اپنے ترکش (تیر دان) میں سے نکالا-

کُنْهٌ - اصل اور غایت اور ماہیت اور حقیقت-

اِکْنَاهٌ اور اِکْتِنَاهٌ - حقیقت کو دریافت کر لینا انتہا تک پہنچنا-

كُنْهٌ - بمعنی وقت بھی آیا ہے-

كَنْهَانٌ - ایک بوٹی ہے-

كَنْهَبَلٌ - ایک بڑا جنگلی درخت ہے (جیسے بشام ہے)-

مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِیْ غَیْرِ كُنْهِهٖ - جو شخص ذمی کافر کو (جس کو دارالاسلام میں امان دی گئی ہو) بلا وجہ یا غیر وقت میں قتل کر ڈالے (اگر قتل کا وقت ہو گیا ہو مثلاً معاہدہ کی مدت پوری ہو گئی ہو یا وہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اس کا قتل جائز ہو- مثلاً ہمارے پیغمبرؐ کو برا کہے تب اس کے قتل میں یہ سزا نہ ہوگی یعنی بہشت کی خوشبو تک نہ سونگھنا)-

لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَهَا فِیْ غَیْرِ كُنْهِهٖ - کسی عورت کو طلاق کی درخواست بغیر معقول وجہ کے نہ کرنی چاہئے (جب حد درجہ مجبور ہو جائے اور کوئی صورت ملاپ کی نہ رہے خاوند کی ایذا دہی بدرجہ غایت پہنچ جائے کہ اس پر صبر نہ ہو سکے اس وقت طلاق کی درخواست کرنے میں قباحت نہیں)-

مَا كَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَ بِكُنْهِ عَقْلِهٖ - آنحضرتؐ نے اللہ کے بندوں سے اپنی عقل کی انتہائی باتیں نہیں کیں (کیونکہ وہ ان کی سمجھ میں نہ آتیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل کے موافق کلام کیا دوسرے عالموں کو بھی ایسا ہی حکم ہے كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ مشہور ہے)-

اَعْرِفُهٗ كُنْهَ الْمَعْرِفَةِ - میں اس کی حقیقت خوب پہچانتا ہوں-

لَا يَكْتَنِهُهُ الْوَصْفُ - اس کی حقیقت کا بیان نہیں ہو سکتا (جیسے سعدیؒ کہتے ہیں ؎

توان در بلاغت بہ سحباں رسید
نہ درکنہ بیچوں سبحاں رسید

كَنَهْوَرٌ - بڑا گہرا گاڑھا ابر-

كَنَهْوَرَةٌ - بڑی اونٹنی-

وَمِیْضُهٗ فِیْ كَنَهْوَرِ رَبَابِهٖ - اس کی چمک سخت دلدار سفید ابر میں معلوم ہوتی تھی-

كِنَايَةٌ - پوشیدہ اشارہ میں مطلب نکالنا یعنی صاف صاف نہ کہنا بلکہ اس طرح کہنا کہ اس سے دوسرا مطلب جو متکلم کو مقصود ہے سمجھ لیا جائے یا ایک بات کہنا اس سے مراد اور رکھنا-

كُنْيَةٌ اور كِنْيَةٌ - نام رکھنا ابو یا ابن یا ام یا بنت کے ساتھ مثلاً ابو زید، ام عمرو، ابو الشرف وغیرہ-

تَكْنِيَةٌ اور اِكْنَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں- تَكَنِّیْ اور اِكْتِنَاءٌ موسوم ہونا- كُنًی جمع ہے كُنْيَةٌ کی-

اِنَّ لِلرُّؤْيَا كُنًی وَّلَهَا اَسْمَاءٌ فَكَنُّوْهَا بِكُنَاهَا وَاعْتَبِرُوْهَا بِاَسْمَائِهَا - خواب میں کنیتیں (اشارے) بھی ہوتے ہیں اور نام بھی، تو کنیتوں کی مثال سمجھ لو اور ناموں سے قیاس کر لو (مطلب یہ ہے کہ خواب میں اشارات اور کنایات ہوتے ہیں اسی لئے خواب کی صحیح تعبیر دینے کے لئے بڑی عقل اور فہم کی ضرورت ہے مثلاً کوئی خواب میں کھجور کے درخت دیکھے تو اس سے عرب لوگ مراد ہوں گے اور بادام کے درخت دیکھے تو عجمی لوگ مراد ہوں گے کیونکہ کھجور کا معدن عرب ہے اور بادام کا عجم ناموں سے قیاس کر لینا مثلاً سالم نام کے شخص کو دیکھے تو سلامتی سمجھ لے ظفر علی نام والے کو دیکھے تو فتح و فیروزی سمجھ لے، ہلاکو خان کو دیکھے تو ہلاکت سمجھ لے)-

رَاَيْتُ عِلْجًا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ تَكَنّٰی وَتَحَجّٰی - میں نے قادسیہ کی جنگ میں ایک عجمی کافر کو دیکھا جو چھپ رہا تھا اور آڑ کر رہا تھا یا جو (فخر اور اظہار شجاعت کے لئے) اپنا نام بیان کر رہا تھا-

لَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِیْ - میری کنیت پر (ابو القاسم) اپنی کنیت مت رکھو (یعنی اپنے بچوں کا نام قاسم نہ رکھو کیونکہ قاسم کا باپ ابو القاسم ہوگا- اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ ممانعت پہلے ہوئی تھی پھر منسوخ ہو گئی- بعض کہتے ہیں اب تک ممانعت باقی ہے- بعض کہتے ہیں یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی- بعض کہتے ہیں ابو القاسم کنیت رکھنا اس وقت منع ہے جب نام محمد ہو اور حضرت عمرؓ نے محمد نام رکھنے سے منع کیا ہے ایسا نہ ہو کوئی اس کو برا کہے یا گالی دے تو اس مبارک نام کی توہین ہو- اور امام مالکؒ نے فرشتوں کا نام رکھنے کو مکروہ رکھا ہے (جیسے جبرائیل یا میکائیل وغیرہ) لیکن پیغمبروں کے نام پر نام رکھنا

درست رکھا ہے اور اس پر اتفاق ہے صرف حضرت عمرؓ اس کو نا درست کہتے ہیں- انھوں نے ایک شخص کو درہ سے مارا جس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی اور فرمایا کہ عیسیٰ کے باپ نہ تھے (اللہ تعالےٰ نے ان کو بن باپ کے پیدا کیا تھا مگر یہ کراہت بھی تنزیہی ہوگی کیونکہ امام ترمذی کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور وہ امام تھے اہل حدیث کے)-

كَنَّانَا بِبَقْلَةٍ- ہماری کنیت بقلہ رکھی-

وَلَا تَكِنْ عَنِّيْ- مجھ سے مت چھپا-

كَانَ يُكْنِيْ- آنحضرت مخش مطالب کو اشارے کنایے میں بیان فرماتے تھے (جیسے جماع کو لمس سے اور مس سے- اب تک ثقہ اور معقول لوگوں کا یہی طریق ہے یہاں تک کہ پیشاب اور پاخانہ کو بھی کنایہ سے کہتے ہیں مثلاً ادائے حاجت یا قضائے حاجت وغیرہ پیشاب کرنے کو- اِرَاقَةُ الْمَاءِ سے تعبیر کرتے ہیں- ہمارے زمانہ میں عرب لوگ پاخانہ یا پیشاب کو جانے کے لئے مخاطب سے یوں کہتے ہیں اَعَزَّكَ اللّٰهُ مگر یہ سب اس صورت میں ہے جب مخاطب مقصود سمجھ جائے ورنہ صاف صاف کہنا چاہئے تاکہ اس کو دھوکا نہ ہو)-

كَنّٰى عَنْ نَفْسِهٖ- اپنے آپ کو مراد لیا-

بابُ الکاف مع الواؤ

كَوْبٌ- اس کوزے سے پانی پینا جس کا سر گول ہو اور اس میں کنڈہ نہ ہو-

كَوَبٌ- گردن پتلی ہونا اور سر بڑا ہونا-

تَكْوِيْبٌ- پتھر سے کوٹنا-

كَوْبَةٌ- فوت شدہ چیز پر افسوس کرنا-

كُوْبَةٌ- چوسر یا شطرنج یا چھوٹا طبلہ (ڈگڈگی) یا بربط-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْكُوْبَةَ- اللہ تعالیٰ نے شراب اور چوسر یا شطرنج یا طبلہ (ڈگڈگی) کو حرام کیا-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ- ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول (ڈگڈی) اور بانسری کے توڑ ڈالیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

وَاَكْوَابُهٗ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ- حوض کوثر میں جو کوزے رکھے ہیں ان کا شمار آسمان کے تاروں کا شمار ہے (لا تعداد ہیں)-

اَنْهَاكُمْ عَنِ الْكُوْبَاتِ- میں تم کو طبلوں سے منع کرتا ہوں-

كَوْثٌ- پائے تابہ-

تَكْوِيْثٌ- خرگوش کے سر کی طرح پاخانہ نکالنا' چار یا پانچ پتی ہو جانا-

كُوْثَةٌ- ارزانی-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَخْبِرْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ اَصْلِكُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ فَقَالَ نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ كُوْثٰى- ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا یا امیر المومنین آپ ہم کو اپنی اصل بتلایئے یعنی قریش کے لوگوں کی فرمایا ہم لوگ اصل میں کوثی سے آئے تھے (کوثی ایک مقام ہے ملک عراق میں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے- بعض نے کہا کُوْثٰی ایک محلہ کا نام ہے مکہ میں جہاں بنی عبدالدار رہتے تھے-

مَنْ كَانَ سَائِلًا عَنْ نَسَبِنَا فَاِنَّا قَوْمٌ مِّنْ كُوْثٰى- جو شخص ہمارا نسب دریافت کرنا چاہے تو ہم لوگ کوثی کے ایک قوم ہیں (مطلب یہ ہے کہ نام ونسب یا خاندان پر فخر کرنا ایک بیہودہ بات ہے)-

نَحْنُ مَعَاشِرُ قُرَيْشٍ حَيٌّ مِنَ النَّبَطِ مِنْ اَهْلِ كُوْثٰى- (ابن عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگ اصل میں ایک شاخ ہیں نبطی قوم کی جو کوثی میں رہتی تھی (وہاں سے آ کر مکہ میں آباد ہوئے- نبطی عراق والوں کو کہتے ہیں)-

اِنَّ مِنْ اَسْمَآءِ مَكَّةَ كُوْثٰى- مکہ کا ایک نام کوثی بھی ہے-

كَوْثَرٌ- بمعنی کثیر اور اسلام اور نبوت اور ایک گاؤں کا نام تھا طائف میں (وہاں حجاج بن یوسف تعلیم دیا کرتا تھا) اور وہ شخص جو بہت دیا کرتا ہو اور سردار اور نہر اور بہشت کی ایک نہر جس سے دوسری نہریں پھوٹی ہوں-

اُعْطِيْتُ الْكَوْثَرَ وَهُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَدَنِيْهِ

رَبِّیْ - (الْحَدِیْث) کوثر ایک نہر ہے بہشت میں جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بڑی خوبی ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور گھی سے زیادہ ملائم ہے اس کے دونوں کنارے زمرد کے ہیں اور اس کے برتن چاند کے ہیں جو کوئی اس میں پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا - (بعض نے کہا کوثر ایک حوض ہے بہشت کا - بعض نے کہا کوثر سے آنحضرتؐ کی آل اور اتباع مراد ہیں یا آپ کی امت کے عالم یا قرآن' غرض کوثر کے بہت سے معانی آئے ہیں اور سب میں راجح وہ معنی ہیں جو حدیث سے ثابت ہیں کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت کا جس میں سے مومنین پانی پئیں گے)-

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ یُّذَادُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ - میرے اصحاب میں سے بعض لوگ حوض کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو وہاں سے نکال دیں گے تب میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں (ان کو آنے دو) - اس پر یہ جواب ملے گا کہ تم کو یہ معلوم نہیں جو تمھارے بعد دنیا میں انھوں نے نئی نئی باتیں کیں (اسلام سے پھر گئے یا بدعتیں نکالیں)-

اَلْکَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِوَضًا عَنِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِیْمَ - (امام ابوعبداللہ نے فرمایا) کوثر بہشت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بدلے عنایت فرمائی -

کُثَیِّرُ عَزَّةَ - ایک شیعہ شاعر تھا جس کی معشوقہ عزہ نامی ایک عورت تھی -

کَوْدٌ - روکنا جان نکلنے کے قریب ہونا' نزدیک ہونا' قصد کرنا -

تَکْوِیْدٌ - جمع کرنا' ایک ڈھیر کرنا -

اِکْوِنْدَادٌ - لرزنا' کپکپانا -

مَکَادَةٌ - قصد کرنا -

تَکَادُ نُبُوَّتُهٗ تَبِیْنُ - آپ کی پیغمبری (بات کرنے سے پیشتر) کھل جانے کو ہوتی (آپ کے چہرے پر وہ نور اور جلال الٰہی برستا تھا کہ دیکھنے والا آپ کا جمال دیکھتے ہی سمجھ لیتا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں)-

کِدْتُ اَفْعَلُ - میں یہ کام کرنے کو تھا -

مَا کَادَ یَفْعَلُ - وہ یہ کام جلدی کرنے والا نہ تھا -

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰی اَبِیْهَا یَکِیْدُ بِنَفْسِهٖ - اگر کسی عورت کا باپ دم توڑ رہا ہو (مرنے کے قریب ہو) تو وہ (بغیر خاوند کی اجازت کے) نکل سکتی ہے اپنے باپ کے دیکھنے کو جا سکتی ہے (کیونکہ یہ سخت ضرورت اور مجبوری کی حالت ہے ماں کا بھی یہی حکم ہوگا - لیکن اور عزیزوں کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے)-

کَوْدَنٌ - عمدہ گھوڑا یا خچر یا تر کی گھوڑا یا ہاتھی -

اِنَّ الْخَیْلَ اَغَارَتْ بِالشَّامِ فَاَدْرَکَتِ الْعِرَابُ مِنْ یَّوْمِهَا وَ اَدْرَکَتِ الْکَوَادِنُ ضُحَی الْغَدِ - گھوڑوں نے شام کے ملک پر حملہ کیا تو عربی گھوڑے تو اسی دن (منزل مقصود پر) پہنچ گئے اور تر کی گھوڑے دوسرے دن دن چڑھے پہنچے -

کَوْدَنَةٌ - دیر میں چلنا (اب عرف عام میں کودن ان پڑھ اور کند ذہن شخص کو کہتے ہیں)-

کَوْذَانٌ - موٹا بھاری بھرکم (جیسے کَاذَانٌ ہے)-

تَکْوِیْذٌ - دبر پر مارنا' رانوں کے آخری حصہ تک پہنچنا -

اِنَّهٗ اِدَّهَنَ بِالْکَاذِیْ - کیوڑے کا تیل لگایا -

کَوْرٌ - گول پھرانا' کھودنا' جلدی چلنا' گٹھڑی اٹھانا -

تَکْوِیْرٌ - گرد لپیٹنا' پچھاڑنا' گول گٹھڑی بنانا' ایک میں ایک گھسیڑنا' تہہ کرنا' لپیٹنا' تاریک کرنا' روشنی ماند کر دینا -

اِکَارَةٌ - ذلیل اور ناتواں سمجھنا -

تَکَوُّرٌ - گر جانا' ماند پڑ جانا' ٹپکنا -

اِکْتِیَارٌ - عمامہ باندھنا' جلدی چلنا' گر پڑنا -

اِسْتِکَارَةٌ - جلدی کرنا' گٹھڑی پیٹھ پر اٹھا لینا -

کَارَةٌ - گٹھڑ غلہ کا ہو یا کپڑوں کا -

کِوَارَةٌ - عمامہ (کَوْرٌ عمامہ کا پیچ)-

کُوْرَةٌ - شہر' احاطہ' ضلع -

مَکْوَرِیٌّ - بخیل' بونا' بڑا چوتھ گو برکا - فرومایہ -

کَارٌ - پیشہ' صناعت' حرفت' غلہ کی گاڑی -

اِنَّهٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ - (ایک

روایت میں بَعْدَ الْکَوْنِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا) یعنی آنحضرتؐ ترقی کے بعد تنزل سے پناہ مانگتے تھے یا زیادتی کے بعد کمی سے یا تونگری کے بعد محتاجی سے (کیونکہ اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے)۔

فَیُبَادِرُ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَ تَكْوِيْرُهٗ (بہشت میں کوئی کھیتی کی آرزو کرے گا) تو پلک مارنے سے پہلے اگ آئے گی اور کٹنے اور کھلیان بنانے کے لائق ہو جائے گی (تکویرہٗ اس کا جمع کرنا اور زمین پر ڈالنا)۔

یُجَاءُ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ نُوْرَیْنِ یُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ قیامت کے دن چاند اور سورج دونوں نور ہو کر لائے جائیں گے اور دوزخ میں گرائے جائیں گے (کیونکہ مشرک لوگ ان کی پوجا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ان کو جھونک کر ذلیل کر دے گا ایک روایت میں ثَوْرَیْنِ ہے یعنی دونوں بیل کی صورت میں مسخ ہو کر لائے جائیں گے۔ بعض نے یُکَوَّرَانِ کے معنی یہ کئے ہیں کہ ان کی روشنی ماند کر دی جائے گی یا لپیٹ دیئے جائیں گے)۔

یُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ آسمان اور زمین دونوں قیامت کے دن لپیٹے جائیں گے (جیسے کاغذ کا بنڈل لپیٹا جاتا ہے یا عمامہ)۔

بِاَکْوَارِ الْمَیْسِ تَرْتَمِیْ بِنَا الْعِیْسُ۔ ناز کے کجاوے لئے ہوئے سفید اونٹ ہم کو بھگا رہے تھے (اَکْوَار جمع ہے کُوْر کی یعنی اونٹ کا کجاوہ مع سامان وغیرہ جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے اس کو سرج کہتے ہیں)۔

لَا اَرْکَبُ الْکُوْرَ۔ میں کجاوے پر سوار نہیں ہوتا (یعنی کاٹھی پر جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے)۔

لَیْسَ فِیْمَا تُخْرِجُ اَکْوَارُ النَّحْلِ صَدَقَةٌ۔ مکھیوں کے چھتے جو (شہد) نکالتے ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی شہد میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے)۔

لَعَلَّکَنَّ مِنَ الْکُوْرَةِ۔ تم شاید ایک علاقہ کی رہنے والی ہو (جیسے شام یا فلسطین یا عراق کا ملک)۔

اَخْرَجَ الشَّیْءَ مِنَ الْکُوْرَةِ۔ شہر سے کوئی چیز نکالی۔

کَانَ یَسْجُدُ عَلٰی کَوْرِ عِمَامَتِهٖ۔ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے (تو پیشانی زمین سے نہ لگتی بعض نے اس کو ناجائز رکھا ہے)۔

کَوْزٌ۔ کوزے سے پینا، جمع کرنا۔

تَکَوُّزٌ۔ جمع ہونا۔

اِکْتِیَازٌ۔ کوزے سے پانی لینا۔

گاز۔ مٹی کا تیل (کروسن آئل جو زمین سے نکلتا ہے)۔

کُوْزٌ۔ کوزہ جس میں کنڈا ہو (اس کی جمع کِیْزَانٌ اور اَکْوَازٌ اور کِوَزَةٌ ہے)۔

مُکَوَّزُ الرَّاْسِ۔ لمبے سر والا۔

کُوْزِی۔ ایک بلند قلعہ ہے طبرستان میں، پرندہ اس سے اونچا نہیں اڑتا ابر بھی اس کے نیچے رہتا ہے۔

کَانَ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ یَرَی الْغُلَامَ مِنْ غِلْمَانِهٖ یَاْتِی الْحُبَّ فَیَکْتَازُ مِنْهُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا فَیَقُوْلُ یَالَیْتَنِیْ مِثْلُكَ یَالَهَا نِعْمَةً تُؤْکَلُ لَذَّةً وَّتَخْرُجُ سُرُحًا۔ اس بستی کا ایک بادشاہ تھا وہ اپنے خدمت گار چھوکروں میں سے ایک چھوکرے کو دیکھتا مٹھور کے پاس آتا اور کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا۔ تب وہ بادشاہ کہتا، کاش میں بھی تیری طرح ہوتا پانی کی سی نعمت مزے سے پی جاتی اور آسانی سے پیشاب کی راہ نکل جاتی (اس بادشاہ کو احتباسِ بول (پیشاب رکنے) کا عارضہ تھا تو تندرست چھوکروں کو دیکھ کر ان کا سا ہونے کی آرزو کرتا)۔

کِیْزَانُهٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ۔ حوض کوثر کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے (شمار میں یا چمک دمک میں)۔

مَا اَخَذَهُ الْعَاشِرُ وَوَضَعَهٗ فِیْ کُوْزِهٖ۔ زکوٰۃ کا تحصیل دار جو لے کر اپنے کوزے میں رکھ لے۔

کَوْسٌ۔ تین پاؤں پر چلنا، گرانا، کم کرنا، الٹ جانا۔

تَکْوِیْسٌ۔ سر کے بل الٹ دینا۔

تَکَوُّسٌ۔ اوندھا ہونا۔

اِنَّهٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا نَدِمْتُ عَلٰی شَیْءٍ نَدَمِیْ عَلٰی اَنْ لَّا اَکُوْنَ قَتَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَكَوَّسَكَ اللّٰهُ فِی النَّارِ اَعْلَاكَ اَسْفَلَكَ - سالم بن عبداللہ بن عمرؓ حجاج بن یوسف (ظالم) کے پاس بیٹھے تھے - اتنے میں حجاج کیا کہنے لگا - میں کسی بات پر اتنا نادم نہیں ہوا جتنا عبداللہ بن عمرؓ کو چھوڑ دینے اور ان کو قتل نہ کرنے پر - سالم نے یہ سن کر کہا خدا کی قسم اگر تو ایسا کرتا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوزخ میں اوندھا لٹکا تا' سر نیچے پاؤں اوپر -

كَانُوْا اَصْحَابَ شَجَرٍ مُتَكَاوِسٍ - اصحاب الایکہ جھنڈ جھاڑی میں رہتے تھے (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے حضرت شعیبؑ ان کی طرف بھیجے گئے تھے) -

كَوْعٌ - کوع پر چلنا -

كَوَعٌ - اکوع (کج) ہونا -

كُوْعٌ اور كَاعٌ - پہنچے کا وہ حصہ جو انگوٹھے کے قریب ہے (بعض نے کہا کاعٌ پہنچے کا وہ حصہ جو چھنگلیا کے قریب ہے جس کو كُرْسُوْع بھی کہتے ہیں) -

تَكْوِيْعٌ - ایسا مارنا کہ کوع کج ہو جائے -

تَكَوُّعٌ - اکوع ہونا -

اَكْوَعُ - جس کا کوع بڑا ہو یا کج ہو -

سَلْمَةُ بْنُ اَكْوَعِ - مشہور صحابی ہیں' اکوع ان کے دادا کا لقب تھا -

بَعَثَ بِهٖ اَبُوْهُ اِلٰی خَيْبَرَ وَقَاسَمَهُ الثَّمْرَةَ فَسَحَرُوْهُ فَتَكَوَّعَتْ اَصَابِعُهٗ - عبداللہ بن عمرؓ کو ان کے والد نے خیبر کی طرف بھیجا تاکہ یہودیوں سے بٹائی کر لیں - یہودیوں نے ان پر جادو کیا ان کی انگلیاں کج ہو گئیں (نہایہ میں ہے كَوَعٌ یہ ہے کہ کوع کی طرف سے ہاتھ کج ہو جائے) -

غَسَلَهُمَا اِلَی الْكُوْعَيْنِ - ہاتھ کو کلائیوں کے جوڑوں تک دھویا -

ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ اَكْوَعُهٗ بُكْرَةَ - ارے تیری ماں تجھ پر روئے (تو مرے) تو وہ اکوع ہے جس نے صبح کو ہمارا پیچھا کیا تھا (اب تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا حالانکہ دن تمام ہونے کو آیا - یہ غزوۂ ذی قرد میں غطفان کے لٹیروں نے کہا جو آنحضرتؐ کے اونٹ لوٹ کر لے چلے تھے اور سلمہ نے ان کا پیچھا کیا تھا - اکیلے ان پر تیروں کی بارش کرتے جاتے تھے - زمخشری نے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے: بُكْرَةُ اَكْوَعِهٖ - یعنی مشرکوں نے کہا اپنے باپ اکوع کا جوان بیٹا - لیکن صحیحین میں اس طرح ہے جو پہلے بیان ہوا) -

كَوْفٌ - کاٹنا' گول کرنا -

تَكْوِيْفٌ - کاٹنا' کاف کا حرف لکھنا' کوفہ میں جانا جو ایک مشہور شہر ہے عراق میں -

تَكَوُّفٌ - جمع ہونا' گول ہونا' اہل کوفہ کے مشابہ ہونا یا ان کی طرف نسبت دینا -

لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّبْنِیَ الْكُوْفَةَ قَالَ تَكَوَّفُوْا فِیْ هٰذَا الْمَوْضِعِ - سعد بن ابی وقاصؓ نے جب کوفہ کی بناء قائم کی تو کہا یہاں پر جمع ہو جاؤ (اسی روز اس شہر کا نام کوفہ پڑھ گیا - بعضوں نے کہا اس کا پرانا نام كُوْفَانُ تھا) -

اَلْكُوْفِیُّ لَا يُوْفِیْ - (یہ ایک مثل ہے) یعنی کوفہ والا اپنا عہد پورا نہیں کرتا (یہ مثل اس روز سے پڑ گئی جب سے کوفہ والوں نے امام حسینؓ کے ساتھ بدعہدی کی اور اس سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہے' ان کی تلون مزاجی مشہور ہے) -

تَرَكْتُهُمْ فِیْ كُوْفَانٍ - میں نے ان کو گول گول کام میں چھوڑ دیا -

سِرْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ اِلَی الْبَصْرَةِ - میں کوفہ سے بصرے تک گیا -

كَوْكَبَةٌ - چمکنا

كَوْكَبٌ - ستارہ' سفید ٹیکا جو آنکھ میں پیدا ہو' سردار' سوار' گرمی کی شدت' تلوار' میخ' پہاڑ' ہتھیار بند' گھبرو جوان' جماعت -

دَعَا دَعْوَةً كَوْكَبِيَّةً - کوکبی بددعا کی (کوکبیہ ایک بستی کا نام تھا وہاں کا حاکم بڑا ظالم تھا - بستی والوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ مر گیا جب سے یہ مثل قائم ہوئی) -

اِنَّ عُثْمَانَ دُفِنَ بِحُشِّ كَوْكَبَ - حضرت عثمانؓ کو کوکب کے باغ میں دفن کیا (کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا یہ مقام اس وقت بقیع سے خارج تھا لیکن بعد کو بقیع میں شریک کر لیا گیا - اس میں دفن ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ باغی لوگوں نے آپ

کو بقیع میں دفن ہونے نہ دیا- آخر آپ کے چند عزیزوں نے رات کے وقت آپ کی نعش لے جا کر پوشیدہ طور سے کوکب میں دفن کر دی- اب اس مقام پر ایک قبہ بنا ہوا ہے اور وہ بقیع میں شریک کرلیا گیا ہے)-

کَوْکَبُ - ایک گھوڑے کا بھی نام تھا جس پر سوار ہو کر ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرنے لگا- جب حضرت عمرؓ کو یہ حال لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو منع کرو-

اٰنِیَتُہٗ مِثْلُ الْکَوَاکِبِ - حوض کوثر کے برتن ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے یا ستاروں کے شمار میں ہیں-

یَوْمٌ ذُوْ کَوَاکِبَ - اندھیرا دن جو رات کی طرح ہو گیا تارے دکھائی دینے لگے-

اَلْکَوْکَبُ کَاَعْظَمِ جَبَلٍ عَلَی الْاَرْضِ - ستارہ اتنا بڑا ہے جیسے سب سے بڑا پہاڑ زمین پر (مگر دوری کی وجہ سے اتنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے- بعض ستارے زمین کے برابر بعض زمین سے بھی بہت بڑے ہیں)-

کَوْمٌ - جماع کرنا، شرمگاہ-

کَوَمٌ - بڑا کوہان ہونا-

اَکْوَمُ - بڑے کوہان والا اونٹ (اس کا مونث کَوْمَاءَ ہے)-

کَوْمَۃٌ - ایک قطعہ، ڈھیر-

اِکْتِیَامٌ - پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا-

مَکَامَۃٌ - مدخولہ-

اَعْظَمُ الصَّدَقَۃِ رِبَاطُ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَایُمْنَعُ کَوْمُہٗ - سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ آدمی ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے باندھے (پالے) اور اس کو مادہ پر کدانے سے کسی کو نہ روکے (جو چاہے اس کی نسل لے)-

کَامَ الْفَرَسُ اُنْثَاہُ - گھوڑا گھوڑی پر چڑھا-

اِنَّ قَوْمًا مِّنَ الْمُوَحِّدِیْنَ یُحْبَسُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَی الْکَوْمِ اِلٰی اَنْ یُّھَذَّبُوْا - کچھ لوگ توحید والے (جو اللہ کو ایک سمجھتے ہیں اس کا شریک کسی اور کو نہیں بناتے) قیامت کے دن ٹیکروں پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں-

نَحْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ - ہم قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر ہوں گے، لوگوں سے اونچے-

یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ - قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر آئے گا لوگوں سے اونچا-

حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ - یہاں تک کہ میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے (جو لوگوں نے صدقہ کے طور پر دیئے تھے)-

اِنَّہٗ اُتِیَ بِالْمَالِ فَکَوَّمَ کَوْمَۃً مِّنْ ذَھَبٍ وَّ کَوْمَۃً مِّنْ فِضَّۃٍ وَّقَالَ یَا حَمْرَاءُ اِحْمَرِّیْ وَیَا بَیْضَاءُ اِبْیَضِّیْ غُرِّیْ غَیْرِیْ - حضرت علیؓ کے پاس سونا چاندی (خراج کا مال) لایا گیا- آپ نے ایک ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک چاندی کا پھر فرمایا ارے سرخ رنگ والے تو سرخ رہ، ارے سفید رنگ والی تو سفید رہ، میرے سوا کسی اور کو فریب دے (اپنا دیوانہ اور طالب بنا! تم دونوں کا طلب گار اور فریفتہ نہیں ہوں)-

اِنَّہٗ رَاٰی فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ نَاقَۃً کَوْمَاءَ - آنحضرت نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں ایک اونٹنی دیکھی بلند کوہان والی (جو بڑی عمدہ اور بیش قیمت ہوتی ہے)-

فَیَاْتِیْ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ - دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں اس کے پاس سے لائے-

کُوْمُ عَلْقَامٍ - ایک مقام کا نام ہے مصر کے نشیبی ملک میں-

خَیْرٌ مِّنْ نَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ - دو بڑی کوہان والی اونٹنیوں سے بہتر ہے-

یَکُوْنُ بَیْنَ یَدَیْہِ کَوْمَۃٌ مِّنْ تُرَابٍ - اس کے سامنے مٹی کا ایک ڈھیر ہو (یعنی سترے کے عوض)-

عَلَیْہِ جَزُوْرٌ کَوْمَاءُ - اس کو ایک اونٹ بڑے کوہان والا قربانی کرنا ہوگا-

کَوْنٌ - ضمانت کرنا (جیسے کِیَانَۃٌ ہے) حادث ہونا، واقع ہونا، موجود ہونا، پیدا ہونا (جیسے کِیَانٌ اور کَیْنُوْنَۃٌ ہے) کاتنا، ہونا، حاضر ہونا، اقامت کرنا، سزاوار ہونا، دوام اور استمرار اور

صیرورت-

تَكْوِیْنٌ - پیدا کرنا' ایجاد کرنا-

تَكَوُّنٌ - ہست ہونا' پیدا ہونا' حرکت کرنا-

اِكْتِیَانٌ - کفالت کرنا' ذمہ دار ہونا-

اِسْتِكَانَةٌ - عاجزی کرنا' خضوع خشوع-

اَجْوَدُ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ - آنحضرتؐ سب وقتوں سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے (بہ نسبت اور مہینوں کے رمضان میں بہت سخی ہوتے تھے)-

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَكَوَّنُنِیْ - جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے سچ مچ مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا (ایک روایت میں ہے لَایَتَكَوَّنُ فِیْ صُوْرَتِیْ معنی وہی ہیں- ایک روایت میں لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ہے مطلب وہی ہے- بعض علماء نے کہا کہ جب آنحضرتؐ کو اسی حلیہ میں دیکھے جو دنیا میں آپ کا حلیہ تھا تو حقیقۃً اس نے آپؐ ہی کو دیکھا- بعض نے کہا جس صورت میں آپ کو دیکھے تو آپ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا نام لے کر اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتا)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ - تیری پناہ ہونے کے بعد نہ ہونے سے (یعنی مال و دولت ہونے کے بعد پھر مفلسی اور ناداری سے- ایک روایت میں بعد الکور ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

رَاٰی رَجُلًا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ كُنْ اَبَا خَیْثَمَةَ - ایک شخص کو دیکھا جس سے سراب ہٹ رہی تھی (سراب وہ ریت ہے جو دور سے پانی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی ہے) یعنی دور سے آ رہا تھا ابھی اس کی پہچان نہیں ہوتی تھی کہ کون ہے تو فرمایا ابوخیثمہ ہو جا (عرب لوگ دور سے آنے والے شخص کو کہتے ہیں كُنْ فُلَانًا یعنی فلاں شخص ہو جا)-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی رَجُلًا بَذَّ الْهَیْاَةِ فَقَالَ كُنْ اَبَا مُسْلِمٍ - حضرت عمرؓ مسجد میں گئے وہاں ایک شخص کو پھٹے پرانے حال میں دیکھا تو کہنے لگا تو ابومسلم خولانی ہو جا (یعنی کاش یہ شخص ابومسلم ہو)-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِهِ الْكُنْتِیُّوْنَ - حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو وہاں کے اکثر لوگ بوڑھے لوگ ہیں جو كُنْتُ كَذَا اور كُنْتُ كَذَا کہا کرتے ہیں (اپنی عمر کے گزشتہ قصے بیان کیا کرتے ہیں تو یہ نسبت ہے كُنْتُ کی طرف یعنی میں ایسا تھا میں ویسا تھا- عرب لوگ کہتے ہیں: صِرْتَ اِلٰی كَانَ وَكُنْتَ - اب تم کان اور کنت تک پہنچ گئے یعنی بوڑھے ہو گئے تمہارے حالات تقویم پارینہ ہو گئے)-

لَمَّا كَانَ بَیْنَ اِبْرَاهِیْمَ وَ اَهْلِهٖ مَا كَانَ - جب حضرت ابراہیمؑ اور ان کی بیوی سارہ میں کچھ جھگڑا ہوا (وہ اپنی سوکن حضرت ہاجرہ سے رشک کرنے لگیں اور حضرت ابراہیمؑ سے لڑیں کہ ان کو میرے گھر سے نکال باہر کرو کہیں دور پہنچا آؤ)-

كُنْتَ فِیْ اَهْلِكَ مَا اَنْتَ مَرَّتَیْنِ - تو جیسا (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں تھا یہاں بھی ویسا ہی ہے یا تو اپنے گھر والوں میں تو شریف گنا جاتا تھا اب تو کیا ہے دوبارہ تو دنیا میں جا نہیں سکتا-

فَكَانَتْ تِلْكَ - یہ اصل قصہ ہے اور کچھ نہیں ہوا-

وَلَمْ یَكُنْ لَّهَا فِیْ نَفْسِهٖ شَیْءٌ - اس کے دل میں اس کی محبت ذرا بھی نہ تھی-

وَمَا یَكُوْنُ اِلَی الشَّمْسِ اُصَیْفِرَ وَمَا یَكُوْنُ مِنْهَا اِلَی الظِّلِّ یَكُوْنُ اَبْیَضَ - جو سورج کی طرف ہوگا وہ تو زرد ہوگا اور جو سایہ کی طرف ہوگا وہ سفید ہوگا-

كُنْتُ اُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ - میں آنحضرتؐ کے خوشبو لگاتی جب آپ حلال ہوتے اور احرام باندھنے کا قصد کرتے-

فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ - آنحضرتؐ کی تو چار رکعتیں ہوتیں اور مقتدیوں کی دو دو رکعتیں (یعنی صلوٰۃ الخوف میں- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور طحاوی نے اس حدیث کو منسوخ قرار دیا ہے)-

كَانَ اِحْدَانَا - (چاہئے كَانَتْ تھا لیکن بحذف تا بھی

ایک لغت ہے)۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِىْ زَرْعٍ - عائشہ! میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے۔

كَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ - اگر تو چاہتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہوا دیکھے تو اسی حال میں دیکھ لیتا اگر یہ چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو سوتا ہوا دیکھ لیتا - (مطلب یہ ہے کہ آپ نہ رات بھر سوتے رہتے نہ رات بھر جاگتے رہتے - سوتے بھی اور شب بیداری بھی کرتے، یہی میانہ روی اور اعتدال ہے اور یہی افضل ہے)۔

فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَ اِلَّا كَانَتَالَهُ - پھر اگر وہ رات کو اٹھتا اور تہجد پڑھتا تو خیر ورنہ وہ دونوں اس کے لئے (تہجد کے بدلے کافی ہو جائیں گے۔)

اِنَّهَا كَانَتْ وَ كَانَتْ - وہ تو ایسی عابدہ زاہدہ تھیں۔

نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ - ہم جو باتیں نئی پیدا ہوتی ہیں ان کا تذکرہ کر رہے تھے (آیا بیشتر سے ان کی تقدیر ہوئی تھی یا نہیں)۔

وَكَانَ كَوْنُهُ رَحْمَةً - آپ کا وجود باجود رحمت الٰہی تھا (اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیج کر ہزاروں لاکھوں بندوں پر رحم کیا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔

كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةً بنی اسرائیل میں ایک عورت پست قد تھی وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی اس نے لکڑی کے دو پاؤں بنالئے تھے (اخیر تک)

كَانَتْ فِى الْجَسَدِ - بدن میں تھی۔

لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ (کتاب الفاء میں اس کے معنی گزر چکے)۔

قَدْ كَانَتْ لِفُلَانٍ (کتاب الفاء میں گزر چکا)۔

مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَّلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِىْ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ - آنحضرت کو جب کوئی زخم لگتا یا چوٹ لگتی تو مجھ کو حکم دیتے، میں اس پر مہندی لگا دیتی (مہندی ہر ایک زخم اور جراحت کی دوا ہے تو دوسرا یکون زائد ہے)۔

لَوْ رَاَيْتَ مَكَانَهُمَا - (اس کا بیان آگے آئے گا کتاب المیم میں)۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُ شَيْءٌ - ایک روایت میں ہے وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُ شَيْءٌ) یعنی اللہ تعالیٰ موجود تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی یا اس کے ساتھ (اس کی طرح قدیم) کوئی چیز نہ تھی (نہ مادہ نہ اور کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں اور قدیم وہی ایک ذات خداوندی ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ اِذْ لَا كَانَ - اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب اس کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ تھا (تو اللہ کے سوا سب چیزیں حادث بالزمان ہیں اور قدیم صرف ذات اور صفات الٰہی ہیں)۔

قَدْ كَانَ يَكُوْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْكَلَامُ - کبھی آنحضرت بات کرتے۔

كَوْنَانِ - دنیا اور آخرت۔

كَانَ بِلَا كَيْنُوْنَةٍ - پروردگار موجود تھا جب زمانہ کا بھی وجود نہ تھا (کیونکہ زمانہ زمین یا سورج کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے جب زمین اور آسمان ہی نہ تھے تو زمانہ بھی نہ تھا)۔

كَانَ بِلَا كَيْفٍ - پروردگار بلا کیف تھا (اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتے نہ اس کی ذات کی نہ صفات کی)۔

رُوْحُكَ مِنْ رُّوْحِىْ وَطَبِيْعَتُكَ عَلٰى خِلَافِ كَيْنُوْنَتِىْ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا) تیری روح تو میری روح سے نکلی ہے مگر تیری طبیعت میرے وجود کے خلاف ہے (تو کھاتا، پیتا، ہگتا، موتا ہے میں ان باتوں سے پاک ہوں)۔

فَكَاَنْ قَدْ صِرْتُمْ اِلٰى مَا صَارُوْا اِلَيْهِ - تمہارا بھی وہی انجام ہو جو ان کا انجام ہوا (یعنی وہ بھی مر گئے تم بھی مر گئے)۔

مَكَانَةٌ - مرتبہ درجہ، موضع (اس کی جمع مَكَانَاتٌ ہے)۔

كُوَّةٌ یا كَوَّةٌ یا كُوَّةٌ - سوراخ جو دیوار میں کیا جاتا ہے یا چھت میں (اس کی جمع كُوًى ہے اور كِوَاءٌ اور كُوَاءٌ بھی ہے)۔

كُوًى - پانی کھول دینے کے مقاموں کو بھی کہتے ہیں جہاں سے کھیتوں اور نالیوں میں جاتا ہے۔

فِیْ کُوَّۃٍ-ایک روشن دان میں-

فَاجْعَلُوْا کُوًی اِلَی السَّمَاءِ- ایسا کرو آپ کی قبر کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کی طرف کھول دو' (تا کہ آسمان آپ کی وفات کے صدمہ کو یاد کر کے روئے تم پر پانی برسائے)-

کَیٌّ جو اصل میں کَوْیٌ تھا) لوہے یا اور کسی گرم چیز سے جلانا' داغ دینا' ڈنک مارنا' گھورنا-

مُکَاوَاۃٌ-گالی گلوچ کرنا-

تَکَوِّیْ-تنگ جگہ میں گھسنا' وہاں سمٹ جانا گرمی لینا-

اِکْتِوَاءٌ-داغ لینا-

اِسْتِکْوَاءٌ-داغ کا وقت آ جانا-

کَیَّۃٌ-ایک بار داغنا-

اِنَّہٗ کَوٰی سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ-آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کو داغ لگایا (تا کہ ان کا خون بند ہو جائے)-

نَھٰی عَنِ الْکَیِّ-داغ دینے سے منع فرمایا (یعنی جب یہ اعتقاد ہو کہ داغ دینے سے ضرور صحت ہو گی یا اس حالت میں جب دوسری طرح سے علاج ممکن ہو یا بغیر ضرورت کے)-

اٰخِرُ الدَّوَاءِ الْکَیُّ- آخری علاج داغ دینا ہے (جب کوئی دوا فائدہ نہ دے)-

اِنِّیْ اَغْتَسِلُ قَبْلَ اَمْرَاَتِیْ ثُمَّ اَتَکَوّٰی بِھَا- میں اپنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے غسل کر لیتا ہوں پھر اس سے لپٹ کر اپنا بدن گرم کرتا ہوں-

کَیَّۃٌ- (ایک شخص مر گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا' آپ نے فرمایا)- یہ ایک داغ ہے اس کے لئے (کیونکہ وہ اصحاب صفہ اور فقراء میں سے تھے اور فقراء اور درویشوں کو دنیا کا مال و اسباب اکٹھا کرنا زیبا نہیں البتہ دوسرے دنیا دار لوگ روپیہ پیسہ جوڑ کر رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی زکوٰۃ دیتے رہیں- متعدد صحابہؓ نے روپیہ جمع کیا اور چھوڑا)-

ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ- وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں (جھاڑ پھونک) نہ داغ دیتے ہیں (بلکہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں' اسی کو شافی مطلق سمجھتے ہیں)-

حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ وَجَاوَزَتِ الْکَوَّ- جب بیچ آسمان میں آ جاتا ہے یعنی سورج اور نصف النہار سے بڑھ جاتا ہے-

لَابَاْسَ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ مَسْجِدٍ حِیْطَانُہٗ کِوَاءٌ- اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے جس کی دیواروں میں روزن ہوں-

اِبْنُ الْکَوَّا-ایک خارجیوں کا سردار ہے-

بابُ الکاف مع الهاء

کَھْرٌ-گھرکنا' جھڑکنا' ہنسنا' ترش روئی سے پیش آنا ذلیل سمجھ کر' بلند ہونا' سخت ہونا' دامادی کا رشتہ پیدا کرنا-

فَبِاَبِیْ ھُوَ وَ اُمِّیْ مَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ وَلَا کَھَرَنِیْ- میرے ماں باپ آپ پر صدقہ نہ آپ نے مجھ کو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا (یا نہ ترش روئی سے پیش آئے- یہ معاویہ بن حکم نے آنحضرتؐ کا حال بیان کیا جب انھوں نے عین نماز میں بات کی اور صحابہؓ نے رانوں پر ہاتھ مار کر ان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نادانستہ اگر کوئی نماز میں بات کر لے اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو کہ نماز میں بات کرنا منع ہے یا بھولے سے ایسا کرے تو نماز باطل نہ ہو گی- اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر کوئی یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہو گئی ہے بات کرلے' بعد کو معلوم ہو کہ نماز کی ایک دو رکعتیں ابھی باقی ہیں تو باقی نماز پڑھ لے اور جس قدر پڑھ چکا تھا وہ باطل نہ ہو گی- ذوالیدین کی حدیث اس کی دلیل ہے)-

اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْہُ وَلَا یُکْھَرُوْنَ- آنحضرتؐ کے سامنے سے نہ لوگ دھکیلے جاتے نہ ان کو جھڑکا جاتا- (یہ لفظ غریب ہے اور مسلم کے ایک طریق میں ہے اکثر روایتوں میں لَایُکْرَھُوْنَ ہے اکراہ سے یعنی ان پر زبردستی نہ کی جاتی)-

ایک قرأت سورۂ والضُّحٰی میں وَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَکْھَرْ ہے معنی وہی ہیں جو فَلَا تَقْھَرْ کے ہیں یعنی یتیم کو مت جھڑک-

کَھْلٌ- ادھیڑ (جس کی جوانی ختم ہو گئی ہو یعنی سن نمو گزر گیا ہو یا

جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو یا چونتیس سال سے اکاون سال تک' اس کے بعد شیخ ہے اس کی جمع کَهْلُوْنَ یا کُهُوْلٌ یا کِهَالٌ یا کُهْلَانٌ یا کُهَّلٌ ہے)-

كُهُوْلٌ- کہل ہونا-

مُكَاهَلَةٌ- نکاح کرنا' شادی کرنا-

اِكْتِهَالٌ- کہل ہونا-

كَاهِلٌ- پشت کا بالائی حصہ جو گردن کے قریب ہے یعنی کندھوں کے درمیان اور قوم کا سردار اور شدید الغضب (عرف عام میں جو کاہل کو بہ معنی سست استعمال کرتے ہیں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)-

هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ- ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں ادھیڑ بہشتیوں کے سردار ہیں (یعنی جو لوگ ادھیڑ عمر میں دنیا سے گزر جائیں ان سب کے بہشت میں سردار یہ دونوں صاحب ہوں گے)-

هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ- یہ دونوں شخص یعنی ابوبکر اور عمر اگلے پچھلے ادھیڑ لوگوں کے سردار ہیں (بعض نے کہا کُهُوْل سے مراد وہ لوگ ہیں جو حلیم اور عاقل ہوں- عرب لوگ کہتے ہیں: اِكْتَهَلَ النَّبْتُ- یہ گھاس لمبائی کی حد تک پہنچ گئی اب زیادہ لمبی نہیں ہوگی-)

اِنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ الْجِهَادَ مَعَهُ فَقَالَ هَلْ فِيْ اَهْلِكَ مِنْ كَاهِلٍ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے درخواست کی جہاد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے کی آپ نے فرمایا' تیرے گھر والوں میں کوئی بڑی عمر والا اور ہے؟ (جو بال بچوں کی خبر گیری کر سکے- اس نے عرض کیا جی نہیں سب چھوٹے چھوٹے بچے ہیں- تب آپ نے فرمایا جا! ان ہی میں جہاد کر (یعنی ان کی خبر گیری اور پرورش کر- عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ كَاهِلُ بَنِيْ فُلَانٍ یعنی وہ فلاں لوگوں کا معتمد علیہ اور نگران اور خبر گیر ہے- بعض نے کہا عرب لوگ اس شخص کو جو کسی کے بال بچوں کی خبر گیری کے لئے گھر میں رہ جائے كَاهِنٌ کہتے ہیں' تو شاید نون لام سے بدل گیا یا راوی نے غلطی سے كَاهِن کو كَاهِل کہہ دیا)-

اَلْاَزْدُ كَاهِلُهَا- ازد کا قبیلہ ان کا سنبھالنے والا اور سردار-

وَقْتُ الْعِشَاءِ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلَى اَنْ تَذْهَبَ كَوَاهِلُ اللَّيْلِ- عشاء کی نماز کا وقت شفق ڈوب جانے سے اس وقت تک ہے جب رات کے ابتدائی حصے گزر جائیں (یعنی آدھی رات تک- رات کے حصوں کو اونٹوں سے تشبیہ دی جو چل رہے ہوں ان کی گردنیں آگے ہوتی ہیں اور پٹھے پیچھے ہوتے ہیں)-

وَقَرَّ الرُّؤُسَ عَلٰى كَوَاهِلِهَا- اور سروں کو ان کے کندھوں پر قائم رکھا (لوگوں کو لڑنے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ دیا)-

اَتَيْتُكَ وَ اَمْرُكَ كَحُقِّ الْكَهُوْلِ- (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تمہارے پاس اس وقت آ گیا جب تمہارا کام مکڑی کے جال کی طرح بودا تھا (بعض نے كَحُقِّ الْكَهُوْلِ روایت کیا ہے معنی وہی ہیں كَهُوْل مکڑی کو کہتے ہیں- ایک روایت میں كَحُقِّ الْكَهْدَلِ ہے اس کے معنی وہی ہیں- بعض نے کہا حُقُّ الْكَهْدَلِ کے معنی بڑھیا کی چھاتی- مطلب یہ ہے کہ تمہاری خلافت اور امارت بالکل بودی ہو رہی تھی میرے آ جانے سے جمی اور مضبوط ہوئی-)

اِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلٰى كَاهِلِكَ اَوْشَكَ اَنْ يَّصْدَعُوْا شَعَبَ كَاهِلِكَ- اگر تو لوگوں کو اپنے کندھے پر لادتا ہے تو قریب ہے کہ وہ تیرے کندھے کے بیچ کا مقام توڑ دیں گے (اتنا بوجھ تجھ پر لادیں گے جو تجھ سے اٹھ نہ سکے گا کندھا ٹوٹ جائے گا)-

كَانَ عُنُقُهُ اِلٰى كَاهِلِهٖ اِبْرِيْقَ فِضَّةٍ- آنحضرتؐ کی گردن دونوں کندھوں کے درمیانی حصے تک ایسی چمکتی اور صاف تھی گویا چاندی کی صراحی ہے-

كَاهِلٌ- ایک قبیلہ کا بھی نام ہے-

كَهْكَهَةٌ- حرارت' شیر کی یا اونٹ کی آواز' قہقہہ-

اِنَّهُ كَانَ قَصِيْرًا اَصْعَرَ كُهَاكِهًا- حجاج بن یوسف پست قد' کج گردن تھا- دور سے دیکھو تو معلوم ہوتا تھا کہ ہنس رہا ہے حالانکہ ہنستا نہ تھا-

كُهَاكِه- وہ شخص جس کو تو دیکھے ہنستا ہوا معلوم ہو پر وہ ہنستا نہ ہو-

کَھْمٌ-بودا کر دینا' ضعیف کر دینا-

کَھَامَۃٌ اور کُھُوْمٌ-ضعیف ہونا' کند ہونا-

اِکْھَامٌ-تھک جانا' رقیق ہونا-

رَجُلٌ کَھَامٌ-سست' ضعیف' بے خبر مرد-

تَکَھُّمٌ-ٹھٹا کرنا' مسخرگی کرنا (شاید یہ مقلوب ہے تَھَکُّمٌ-کا جو بمعنی سخریہ اور استہزا ہے)-

فَجَعَلَ یَتَکَھَّمُ بِھِمْ-وہ لگا ان سے ٹھٹا کرنے (نہایہ میں ہے کہ تکھم شر کرنا اور شر میں گھس پڑنا)-

اِنَّ سَیْفَکَ کَھَامٌ-(ابوجہل نے جو زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا جو اس کا سر کاٹنا چاہتے تھے-میری تلوار لے لو) تمہاری تلوار تو کند ہے (اس سے دیر میں گلا کٹے گا' مجھ کو سخت تکلیف ہوگی)-

کَھَانَۃٌ-غیب کی بات یا آئندہ ہونے والی بات بتانا-

مُکَاھَنَۃٌ-بخشش کرنا-

تَکَھُّنٌ یا تَکْھِیْنٌ-بمعنی کَھَانَۃٌ ہے-

کَاھِنٌ-فصیح اور جو کوئی مسجع اور مقفّٰی کلام کیا کرے اور جو کنکریاں پھینک کر لوگوں کے حال بتائے اور جو آئندہ ہونے والی باتیں بتائے اور علم غیب اور اسرار کا دعویٰ کرے (کلیات میں ہے کہ کَاھِنٌ جو گزشتہ باتیں بتلائے اور عَرَّافٌ جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے-بعض نے کہا کہانت عرب کے ملک میں آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے تھی شیطان آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر آتے تھے اور اپنے دوستوں کو ان میں سو جھوٹ ملا کر بتاتے-یہ مضمون خود ایک حدیث میں وارد ہے)-

کَھِیْنٌ-شنیع اور قبیح' بدصورت (جیسے مَھِیْنٌ ذلیل اور خوار)-

نَھٰی عَنْ حُلْوَانِ الْکَاھِنِ-آنحضرتؐ نے نجومی کی مٹھائی یعنی جو اس کی کہانت کے بدلے ملے منع فرمایا (وہ حرام مال ہے جو حرام اور خبیث کام کے بدلے حاصل ہوا-جیسے رنڈی کی خرچی اور سود کا روپیہ)-

مَنْ اَتَا کَاھِنًا-یعنی جو کوئی کاہن کے پاس جائے اس کی بات سچ مانے وہ اس شریعت سے بیزار ہوگیا (الگ ہوگیا) جو محمدؐ پر اتری یہ کاہن اور عراف اور منجم سب کو شامل ہے)-

کَاھِنٌ کی جمع کَھَنَۃٌ اور کُھَّانٌ آئی ہے-

مَا اَحْسَنَ الْکِھَانَۃَ-(بکسرہ وفتحہ کاف) کہانت کیا اچھی ہے-

سُئِلَ عَنِ الْکَھَانَۃِ فَقَالَ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ-آپ سے پوچھا گیا کہ کاہن لوگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (ان کی بات پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئے)-

مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوْ اِمْرَاَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْ اَتٰی کَاھِنًا فَقَدْ کَفَرَ-جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے دبر میں دخول کرے یا کاہن کے پاس جائے (اس سے غیب کی باتیں پوچھے) تو وہ کافر ہوگیا (یہاں کفر سے مراد فسق ہے-یعنی اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی البتہ اگر کاہن کی تصدیق کرے اس کو سچا سمجھے تب تو حقیقتاً کافر ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا-(کذا فی مجمع البحار)-

اِنَّمَا ھٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَّانِ-یہ تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جیسے کاہن جھوٹی اور بناوٹی باتوں کو عمدہ اور مسجع عبارتوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگوں کے دل پر ان کا اثر ہو ویسا ہی اس شخص کا بھی حال ہے جس نے خلاف حکم شرع یہ کہا تھا کَیْفَ نَدِیْ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا اسْتَھَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِکَ یُطَلُّ یعنی ہم اس بچہ کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (رویا) ایسا بچہ تو بے کار ہے (مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسی مسجع عبارت پر اس لئے انکار کیا کہ وہ ایک امر باطل اور مخالف شرع کی ترویج کے لئے کہی گئی تھی لیکن نفس مسجع اپنے مناسب اور موزوں محل میں منع نہیں ہے خود قرآن شریف میں موجود ہے)-

یَخْرُجُ مِنَ الْکَاھِنِیْنَ رَجُلٌ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ لَا یَقْرَأُ اَحَدٌ قِرَائَتَہٗ-کاہنوں میں سے (یعنی بنی قریظہ اور بنی نضیر کی قوم میں سے) ایک شخص نکلے گا جو قرآن کی ایسی قرأت کرے گا کہ ویسی کوئی نہ کر سکے گا (علماء نے کہا ہے اس سے مراد محمد بن کعب قرظی ہیں جو قرآن کے بڑے قاری اور مفسر تھے اور بنی قریظہ اور بنی نضیر کو جو یہود کے قبیلے تھے کاہن اس لئے کہا کہ اس میں کچھ

لوگ کہانت کا دعویٰ کرتے ہوں گے یا کاہن سے صاحب علم اور فہم مراد ہے اور عرب لوگ متبحر عالم کو بھی کاہن کہتے تھے اور بعض منجم اور طبیب کو بھی)-

فَلَمَّا بُعِثَ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ بَطَلَتِ الْكِهَانَةُ- جب آنحضرتؐ پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجے گئے اور آسمان پر چوکیداری ہوگئی (فرشتوں کا پہرہ مقرر ہوا) تو کہانت موقوف ہوگئی-

كُهُوْهٌ- بوڑھا ہونا' سانس لینا منہ کھول کر-

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُرِيْدُ قَبْضَ رُوْحِهٖ كُهَّ فِيْ وَجْهِيْ فَفَعَلَ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ- موت کے فرشتے (حضرت عزرائیلؑ) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا وہ ان کی جان نکالنا چاہتے تھے ذرا تم میرے سامنے منہ کھول کر سانس لو- انھوں نے ایسا ہی کیا حضرت عزرائیلؑ نے ان کی روح قبض کرلی (ایک روایت میں كَهْ ہے یہ كَاهَ يَكَاهُ سے امر کا صیغہ ہے معنی وہی ہیں)-

كَهِيَ- منہ پر جھائیں ہونا' گندہ دہن ہونا' ٹھوس ہونا' شگاف نہ ہونا' نامرد ہونا' ناتوان ہونا-

مُكَاهَاةٌ- فخر کرنا-

اِكْهَاءٌ- باز رہنا-

اِكْتِهَاءٌ- مرعوب ہونا' ڈرنا-

جَائَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ فِيْ نَفْسِيْ مَسْأَلَةٌ وَّ اَنَا اَكْتَهِيْكَ اَنْ اُشَافِهَكَ بِهَا فَقَالَ اُكْتُبِيْهَا فِيْ بِطَاقَةٍ- عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی میرے دل میں ایک بات ہے جس کو میں پوچھنا چاہتی ہوں مگر تمہاری شان و شوکت دیکھ کر مجھ کو زبانی تم سے پوچھنے کی جرأت نہیں ہوتی- عبداللہ نے کہا ایسا کر ایک پرچہ لکھ دے (یعنی لکھ کر پوچھ لے اگر زبان سے پوچھنے میں میرا رعب تجھ پر طاری ہوتا ہے اَكْهٰى اور كَهِيَ نامرد ہوا بزدل ہوا جیسے اِكْتَهٰى)-

بابُ الكاف مع الياء

كَأْوٌ یا كَوْءٌ- ہیبت زدہ ہونا' مرعوب ہونا' نامرد ہونا-

اِكَاءَةٌ- مرعوب ہوکر خالی لوٹ آنا جس کام کے لئے گیا تھا وہ نہ کرسکنا-

كَيْئَةٌ- ضعیف' ناتوان-

كَأْكَأَةٌ اور تَكَأْكُؤٌ- ہجوم کرنا جمع ہونا-

كَيْئٌ اور كَيْأَةٌ- ہیبت زدہ ہونا' مرعوب ہونا-

كَيْتَ وَ كَيْتَ- ایسا ایسا (بمعنی كَذَا كَذَا اور ذَيْتَ وَ ذَيْتَ- بعض نے کہا كَيْتَ و كَيْتَ باتوں اور اخبار کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ذَيْتَ وَ ذَيْتَ افعال کے لئے)

اَكْيَاتٌ- عقل مند لوگ (یہ جمع ہے كَيِّسٌ کی جیسے اَكْيَاسٌ اور سین کو تا سے بدل دیا)-

بِئْسَ مَا لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ- یہ برا ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا-

كَيْحٌ- چھبنا-

اِكَاحَةٌ- ہلاک کرنا-

كِيْحٌ- غلیظ

كَيْحٌ- سختی اور غلاظت-

فَوَجَدُوْهُ فِيْ كِيْحٍ يُّصَلِّيْ- انھوں نے حضرت یونسؑ کو یکھا وہ پہاڑ کے دامن میں نماز پڑھ رہے تھے-

كِيْحٌ اور كَاحٌ- پہاڑ کے نشیبی حصے کو بھی کہتے ہیں-

كَيْدٌ- مکر کرنا' فریب کرنا (جیسے مَكِيْدَةٌ ہے) لڑنا' علاج کرنا' چقماق سے آگ نکلنا' قے کرنا' خوب چیخنا' حائضہ ہونا' دم چھوڑنا-

مُكَايَدَةٌ- مکر کرنا (جیسے تَكَايُدٌ اور اِكْتِيَادٌ ہے-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ وَّهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ- آنحضرتؐ سعدؓ کے پاس گئے وہ اپنا دم چھوڑ رہے تھے (مرنے کے قریب تھے)-

تَخْرُجُ الْمَرْأَةُ اِلٰى اَبِيْهَا يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ- عورت اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے نکل سکتی ہے جب وہ دم چھوڑ رہا ہو (گو خاوند کی اجازت نہ ملے)-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةً

كَذَا فَرَجَعَ وَلَمْ يَلْقَ كَيْدًا- آنحضرتؐ فلاں لڑائی میں تشریف لے گئے لیکن خالی لوٹ آئے (وہاں لڑائی نہیں ہوئی)-

اِنَّ عَلَيْهِمْ عَارِيَّةَ السَّلَاحِ اِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ ذَاتُ غَدْرٍ- نجران کے نصاریٰ کو مسلمانوں کو عاریت کے طور پر ہتھیار دینا ہوں گے اگر یمن میں کوئی دغا بازی کی لڑائی آن پڑے (شرائط صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر یمن میں مسلمانوں کو جنگ کرنا پڑے تو نجران کے نصاریٰ مستعار طور پر مسلمانوں کو ہتھیار دیں)-

مَاقَوْلُكَ فِيْ عُقُوْلٍ كَادَهَا خَالِقُهَا- تم کیا سمجھتے ہو جن عقلوں کو عقلوں کے خالق یعنی پروردگار نے تباہ کرنا چاہا ہو-

تِلْكَ عُقُوْلٌ كَادَهَابَا رِئُهَا- یہ وہ عقلیں ہیں جن کو ان کے خالق نے تباہ کرنا چاہا ہے (مثل مشہور ہے کہ جب خدا کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی عقل اوندھی کر دیتا ہے اور وہ اپنے فائدے اور نقصان کو نہیں سمجھ سکتی آخر برباد ہو جاتی ہے)-

نَظَرَ اِلٰى جَوَارٍ وَقَدْ كِدْنَ فِي الطَّرِيْقِ فَاَمَرَ اَنْ يُّتَنَحَّيْنَ- انھوں نے چند چھوکریوں کو دیکھا جن کو راستہ میں حیض آ گیا تھا تو کہا ان کو الگ ہٹا دو-

اِذَا بَلَغَ الصَّائِمُ الْكَيْدَ اَفْطَرَ- اگر روزہ دار شخص قے کو (جو منہ میں آ گئی ہو) پھر نگل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا-

يَكَادَانِ بِهٖ- دونوں اس کے ساتھ مکر کر رہے ہیں-

مَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَكِيْدُ- قریش کے لوگ مکر نہیں کرتے تھے-

لَايَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ- مدینہ والوں سے مکر اور فریب کرے (ان کو ستائے تو وہ نمک کی طرح گھل جائے گا)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كَيْدِ الشَّيْطَانِ- تیری پناہ شیطان کے مکر اور فریب سے-

كَادَتِ الْمَرْاَةُ- عورت کو حیض آ گیا-

كِيْرٌ- بھٹی یا لوہار کا بھتہ یعنی چمڑے کا دھونکنا جس سے آگ دھونکتا ہے-

كِيَارٌ- دم اٹھا کر کمر میں لگانا-

كَارٌ- پیشہ، حرفہ (اصل میں یہ فارسی لفظ ہے اس کی جمع كَارَاتٌ ہے)-

كَوْرٌ- لوہار کی بھٹی جو مٹی سے بنائی جاتی ہے-

مَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْكِيْرِ- برے ہم نشین کی مثال لوہار کی بھٹی یا بھتے کی سی ہے (جو کوئی بھٹی کے پاس بیٹھے گا یا تو اس کے کپڑے جل جائیں گے یا کم سے کم بدبو اور دھوئیں سے پریشان ہوگا- بری صحبت زہر قاتل ہے اس کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے)-

اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ- مدینہ طیبہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے (جیسے بھٹی میں لوہے کو ڈالو تو لوہے کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح مدینہ بھی برے آدمیوں کو نکال باہر کرتا ہے مدینہ طیبہ میں وہی شخص جم کر رہ سکتا ہے جو نیک اور صالح ہو یہ تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے- بعض نے کہا یہ خاص آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں تھا- جب مدینہ کے لوگ تنگدستی اور پریشانی میں مبتلا تھے تو ان کے ساتھ وہی صبر کرتا جو سچا مومن ہوتا جو کوئی دنیا کی طمع میں آتا تو وہ چند روز رہ کر نکل بھاگتا)-

اَلْمُنَافِقُ يَكِيْرُ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً- منافق اس گھوڑے کی طرح ہے جو دم اٹھائے ہوئے کبھی ادھر بھاگتا ہے کبھی ادھر بھاگتا ہے (ایک روایت میں يَكْبِنُ ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ- حج اور عمرہ محتاجی کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے-

كَيْسٌ یا كِيَاسَةٌ- جماع کرنا، ظریف ہونا، عقل مند ہونا، چترا ہونا-

كَاسَ فُلَانًا- چترائی میں اس پر غالب ہوا-

تَكْيِيْسٌ- تھیلی میں رکھنا یعنی کیسہ میں، عقل مند بنانا-

مُكَايَسَةٌ- چترائی میں مقابلہ کرنا-

اِكْيَاسٌ اور اِكَاسَةٌ- عقل مند اولاد پیدا ہونا-

تَكَيُّسٌ- ظریف ہونا، عقل مند ہونا-

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ-

عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کی سیاست کرے (اس کو بری باتوں سے روکتا رہے اس کی نگرانی رکھے) اور مرنے کے بعد جو اعمال کام آئیں گے ان کو بجالائے (موت کا سامان تیار کرتا رہے)-

اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ - مسلمانوں میں کون عاقل ہے-

فَاِذَا قَدِمْتُمْ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ - جب تم مدینہ پہنچو تو خوب خوب جماع کرو (اولاد نکالو یہ عقل مندی کی بات ہے)-

فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ - جابر جب تو مدینہ پہنچے تو خوب خوب جماع کیجیو یا خوب ہوشیار رہیو (ایسا نہ ہو کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے لگے)-

اَتَرَانِیْ اِنَّمَا کِسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ - جابر کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میں نے تجھ سے چالاکی کر کے تیرا اونٹ لے لینا چاہا- (عرب لوگ کہتے ہیں کَایَسَنِیْ فَکِسْتُہٗ اس نے مجھ سے چترائی کرنا چاہی' میں اس پر غالب آیا چترائی میں)-

اِذَا کَانَتْ کَیِّسَۃً - جب وہ چتری اور ہوشیار ہو (مرد کے ساتھ نہانے میں ادب اور احتیاط کو ملحوظ رکھے)-

وَکَانَ کَیِّسَ الْفِعْلِ - کام کاج میں ہوشیار تھے (ہر ایک سے مہربانی اور نرمی سے پیش آتے)-

اَمَا تَرَانِیْ کَیِّسًا مُکَیَّسًا - کیا تم مجھ کو عقل مند اور دانا نہیں سمجھتے-

مُکَیَّسٌ - جو دانائی کے ساتھ مشہور ہو-

ھٰذَا مِنْ کِیْسِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ - یہ ابو ہریرہؓ کی تھیلی سے نکلا ہے (یعنی ان کے ذہن اور دماغ سے نہ بطریق روایت کے)-

وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْکَیْسِ - تجھ کو چالاکی اور ہوشیاری ضروری ہے (ہر کام میں احتیاط اور دور اندیشی اور انجام بینی لازم ہے اس پر بھی اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہہ یہ نہیں کہ خود ہی بے وقوفی اور حماقت کرے' سستی اور کسالت اپنا شیوہ بنائے- پھر اس پر آفت میں پھنسے تو حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہے یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص مقدمہ ہار گیا اور اپنی بیوقوفی سے ہارا ہوا روپیہ دیا لیکن اس کی رسید نہ لی نہ کسی کو گواہ کیا- آخر مدعی نے چالاکی سے اس پر دعویٰ کر دیا اور ڈگری حاصل کر لی)-

حَتّٰی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ - سب کام تقدیر الٰہی سے ہوتے ہیں یہاں تک کہ نادانی اور دانائی یا بھدا پن اور چالاکی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا ازل سے علم تھا اور اس نے جو تقدیر کیا ہے وہی ہوگا لیکن انسان کا یہ کام نہیں کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائے اور تدبیر چھوڑ دے بلکہ ہر ایک طرح کی تدبیر کر کے سب سامان چوکس کر کے اللہ پر بھروسہ رکھے یہ نہ سمجھے کہ ہماری تدبیر سے ہمارا کام ہو جائے گا)-

مَازَالَ سِرُّنَا مَکْنُوْنًا حَتّٰی صَارَ فِیْ وَلَدِ کَیْسَانَ - ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رہا یہاں تک کہ دغابازوں کے ہاتھ میں گیا انھوں نے ظاہر کر دیا-

کَیْسَان - مختار کا لقب تھا-

کَیْسَانِیَّۃ - شیعوں کا وہ فرقہ جو محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہے یہ مختار سے نکلا ہے-

کَیْعٌ یا کَیْعُوْعَۃٌ - ڈرنا' بزدلی کرنا-

کَائِعٌ اور کَاعٌ - ڈرنے والا' نامرد' بزدل' اس کی جمع کَاعَۃٌ ہے)-

مَازَالَتْ قُرَیْشٌ کَاعَۃً حَتّٰی مَاتَ اَبُوْطَالِبٍ - جب تک ابو طالب زندہ رہے قریش کے لوگوں کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ آنحضرتؐ کو ستائیں (ابو طالب کا رعب ایسا تھا کہ قریش بزدل رہے آنحضرتؐ کو ایذا دینے کا دم خم نہ ہوا- جب ابو طالب مر گئے تو وہ شیر ہو گئے) (ایک روایت میں کَاعَّۃٌ بہ تشدید عین)-

اَلْمُؤْمِنُ یَکِیْعُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَھْلِ - مومن فحش اور جہالت کے کاموں سے ڈرتا ہے (اس کو برے کام پر دلیری اور جرأت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کو خدا کا ڈر ہوتا ہے اور کافر کو ایسے کاموں پر جرأت ہوتی ہے)-

مَنْ مِّنْکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُہٗ اَنْ یَّاْخُذَ جَمْرَۃً فِیْ کَفِّہٖ فَیُمْسِکُھَا حَتّٰی تَطْفَاَ قَالَ فَکَاعَ النَّاسُ کُلُّھُمْ - (امام زین العابدینؒ نے فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو اس سے خوش ہو کہ اپنی ہتھیلی سے ایک چنگاری تھامے پھر اس کو بجھنے تک لئے رہے یہ سن کر سب لوگ ڈر گئے (کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لئے رہتا-)

کَیْفٌ - کاٹنا-
تَکْیِیْفٌ - خوب کاٹنا-
تَکَیُّفٌ - سرور میں ہونا' نشہ میں ہونا' کیفیت ہونا' کم کرنا-
اِنْکِیَافٌ - کٹ جانا-
کَیْفَ - اور کَیْ کیونکر' کیسا' جیسا-
کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ - اب تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ بات کہی گئی کہ وہ تیری رضائی بہن ہے (گو حسب قاعدہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوا صرف ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تو اس عورت سے جدا ہو جا- اس حدیث سے امام احمدؒ نے دلیل لی ہے کہ رضاعت صرف مرضعہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے)-
کَیْفَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ - اس شخص کی نماز کیونکر ہو سکتی ہے- قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی - کہا دو دو رکعت کر کے-
کَیْفَ بِکُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُکُمْ فِیْ حُلَّةٍ - اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی صبح کو ایک جوڑا کپڑے کا بدلے گا اور شام کو ایک دوسرا جوڑا (ایوننگ ڈریس الگ ہوگا مارننگ ڈریس الگ یعنی تم مال دار ہو جاؤ گے- یہ حدیث آنحضرتؐ نے اس وقت فرمائی جب مصعب بن عمیرؓ کو ایک پیوند لگا ہوا کپڑا پہنے دیکھا حالانکہ وہ مکہ میں مال دار لوگوں میں سے تھے پھر شہید ہوئے تو کفن کے لئے بھی پورا کپڑا نہ ملا)-
فَکَیْفَ اَنْتُمْ - تم اس وقت کیسے حال میں ہو گے-
فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ - ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں-
اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَکَیْفَ بِمَنْ یَّصُوْمُ الْاَبَدَ - تم رجب کے روزوں کا جو ذکر کرتے ہو تو اس کا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے-
کَیْفَ اَصِفُ رَبِّیْ بِالْکَیْفِ وَالْکَیْفُ مَخْلُوْقٌ وَاللّٰہُ لَا یُوْصَفُ بِخَلْقِہٖ - میں اپنے پروردگار کی صفات کی کیفیت کیسے بیان کروں' کیفیت تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک چیز ہے اور پروردگار اپنی مخلوق کی صفات سے موصوف نہیں ہوتا (نہ اس کی ذات کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں نہ صفات کی بس جتنا اللہ اور رسول نے فرمایا اس کو دل و جان سے مان لیتے ہیں اس میں چون و چرا نہیں کرتے)-
کَیْفَ اَصِفُهٗ بِکَیْفٍ وَهُوَ الَّذِیْ کَیَّفَ الْکَیْفَ - میں پروردگار کی کیفیت کیسے بیان کروں اسی نے تو کیفیت کو پیدا کیا-
کَیْفَ اَنْتُمْ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ - اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے امام تم ہی لوگوں میں سے ہوں گے-
کَیْلٌ یا مَکَالٌ یا مَکِیْلٌ - ناپنا گز سے ہو یا پیمانہ سے-
تَکْیِیْلٌ - ناپنا-
کَیُّوْلٌ - نامرد' آخری صف-
مُکَایَلَةٌ - برابر برابر جواب دینا-
تَکَیُّلٌ - آخری صف میں کھڑا ہونا-
تَکَایُلٌ - برابر برابر گالی گلوچ کرنا' ایک دوسرے کو ماپ دینا-
اِکْتِیَالٌ - ماپ کر لینا-
کِیَالَةٌ - ماپنے اور تولنے کا پیشہ-
کَیَّالٌ - جو یہ پیشہ کرتا ہو-
اَلْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَهْلِ مَکَّةَ - ماپ مدینہ والوں کی ماپ ہے اور تول مکہ والوں کی تول ہے (تو شریعت میں جہاں ماپوں کا ذکر آیا ہے- مثلاً صدقۂ فطر وغیرہ میں تو مراد اہل مدینہ کی ماپ ہے- قفیز' مکوک' صاع اور مد یہ سب مدینہ والوں کے معتبر ہوں گے- نہایہ میں ہے کہ جو چیزیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں ماپ کر بکتی تھیں- مثلاً کھجور تو اب بھی ان کو ماپ کر برابر بیچنا چاہئے- ایسا نہ ہو کہ تول کر بیچنے میں ایک طرف زیادتی ہو جائے جو ربا ہے لیکن تول تو صرف چاندی سونے سے متعلق ہے اس میں مکہ والوں کی پیروی کا حکم ہوا مکہ والوں کا ایک درہم چھ دانق کا تھا دس درہم سات مثقال کے ہوتے اور دینار تو روم کے ملک سے عرب میں آیا کرتے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے زمانہ حکومت میں درہم اور دینار کی ضرب عرب میں جاری کی- طیبی نے کہا زکوٰۃ کا

نصاب دوسو درہم ہوگا اہل مکہ کے وزن کے حساب سے اور صدقۂ فطر ایک صاع ہوگا مدینہ والوں کی ماپ سے)۔

کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَكْ لَکُمْ - اپنے غلہ کو ماپ لیا کرو (یعنی خرید و فروخت اور معاملات کے وقت) اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا (اب یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے غلہ کو ماپا تو وہ تمام ہوگیا کیونکہ خرچ کرتے وقت یا اللہ کی راہ میں دیتے وقت ماپنا اور گننا منع ہے جیسے آنحضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا - خرچ کرتا جا اور اللہ کی طرف سے کمی کا ڈر نہ کر (وہ دیتا چلا جائے گا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے)۔

نَھٰی عَنِ الْمُکَایَلَةِ - برابر کے جواب دینے سے منع فرمایا (یعنی کوئی سخت بات کہے تو ویسا ہی سخت جواب دینے سے یا کسی نے برائی کی تو اس کے ساتھ ویسی ہی برائی کرنے سے گو ایسا کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور خاموش رہے - بعض نے کہا ''مکایلہ'' سے یہ مراد ہے کہ مسائل شرعی میں قیاس اور عقلی ڈھکوسلے پر چلنا حدیث کی پیروی نہ کرنا)۔

لَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَیْتُكَ اَنْ تَقُوْمَ فِی الْکَیُّوْلَ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے تلوار مانگی آپ نے فرمایا) اگر میں تجھ کو دوں شاید تو جنگ کی آخری صف میں کھڑا ہو (جو نامردی اور بزدلی کی نشانی ہے - اس نے عرض کیا نہیں میں آخری صف میں نہیں رہوں گا - آخر آپ نے اس کو تلوار دی' وہ لڑتا جاتا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا ۔

اِنِّی امْرُؤٌ عَاھَدَنِیْ خَلِیْلِیْ
اَنْ لَّا اَقُوْمَ الدَّھْرَ فِی الْکَیُّوْلِ

یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میرے جانی دوست نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں ساری عمر آخری صف میں نہیں کھڑا ہوں گا)۔

کَیُّوْلٌ - زمین کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں -

کِیْلَ بِہٖ - اس کے بدلے قتل کیا گیا -

یُکَایِلُ بَیْنَھُمَا - ان دونوں میں وزن کرتا تھا کون افضل ہے -

اَحَشَفًا وَّسُوْءَ کِیْلَةٍ - ایک تو خراب کھجور دیتا ہے دوسرے ماپ میں بھی بے ایمانی (یہ ایک مثل ہے)۔

❁ ❁ ❁

ل ۔حروف تہجی میں سے تیئیسواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد تیس ہے۔ لام جارہ بائیس معنوں میں آتا ہے جیسے استحقاق اور اختصاص اور ملک اور تملیک اور تعلیل اور تاکید اور استعلاء وغیرہ

بابُ اللام مع الهمزة

لَات ۔ایک بت تھا طائف میں جس کو ثقیف قبیلہ کے لوگ پوجا کرتے تھے۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

جوشخص لات اور عزی کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے گو اگر عادتاً اس کی زبان سے یہ قسم نکلی تو کافر نہ ہوگا جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اگر لات اور عزی کی تعظیم کی نیت ہو تب تو حقیقۃً کفر ہے۔ نہایہ میں ہے کہ ایسی قسم کھانے میں یعنی غیر اللہ کی قسم کھانے میں کفارہ لازم نہ ہوگا بلکہ توبہ اور استغفار کرنا چاہیے)۔

لَاتَ ۔فعل ماضی ہے بمعنی نَقَصَ پھر اس کا استعمال نفی میں ہونے لگا جیسے وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ یعنی چھٹکارے کا وقت جاتا رہا۔

لَأْطٌ ۔ اصرار اور الحاح کے ساتھ کوئی حکم دینا' مارنا' تقاضا کرنا' نظر سے غائب ہونے تک گھورتے رہنا' جلدی سے گزر جانا' سختی کرنا۔

لَأْظٌ ۔ رنج دینا ہانک دینا' سختی کرنا۔

لَأْكٌ ۔بھیجنا۔

اِلَاكَةٌ ۔ پہنچانا۔

مَلْأَكٌ ۔ پیغام اور فرشتہ (ہمزہ کو حذف کر کے مَلَكٌ بھی کہتے ہیں مَلَائِكَةٌ اس کی جمع ہے)۔

لَأْمٌ ۔ ملامت کی نسبت کرنا' اصلاح کرنا' باندھنا' اکٹھا کرنا۔

لُؤْمٌ اور مَلْأَمَةٌ اور لَآمَةٌ ۔ بخیلی حرص اور لالچ' دناءت اور خست (یہ ضد ہے کرم کی)۔

تَلْئِيْمٌ اور مُلَاءَمَةٌ ۔ اصلاح کرنا' جمع کرنا۔

مُلَاءَمَةٌ ۔ موافق ہونا۔

اِلْئَامٌ ۔ لئیم بچے جننا یا ان کی خصلتیں اختیار کرنا۔

تَلَاءُمٌ اور اِلْتِيَامٌ ۔ جڑ جانا' ابھر آنا' جمع ہونا' مل جانا۔

لَأْمَةٌ ۔ زرہ۔

اِسْتِلَامٌ ۔ چومنا' چھونا۔

لِئْمٌ ۔ شہد اور مثل اور مشابہ۔

لَئِيْمٌ ۔ بخیل' کمینہ' لالچی (یہ ضد ہے كَرِيْمٌ کی' اس کی جمع لِئَامٌ اور لُؤَمَاءُ اور لُؤْمَانٌ ہے)۔

لَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ لَأْمَتَهٗ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَهٗ بِالْخُرُوْجِ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ ۔ آنحضرتؐ جب جنگ خندق سے لوٹ کر آئے (ابوسفیان اپنے لشکر سمیت مکہ کو واپس ہوگیا) تو آپ نے (مدینہ میں آکر) اپنی زرہ اتار کر رکھی یا ہتھیار کھول ڈالے اتنے میں حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو یہ حکم دیا کہ بنی قریظہ کی طرف جاؤ (ان کو دغابازی اور عہد شکنی کا مزہ چکھاؤ)۔

كَانَ يُحَرِّضُ اَصْحَابَهٗ وَيَقُوْلُ تَجَلْبَبُوا السَّكِيْنَةَ

وَاکْمِلُوا اللُّؤَمَ- حضرت علیؓ اپنے لوگوں کو جنگ کی رغبت دلاتے اور فرماتے اطمینان کو اپنی چادر بناؤ، اور زرہیں پوری کرو (یا ہتھیار پورے کرو)-

نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ- (محمد بن مسلمہ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا ہم بیوی بچوں کو تو تمہارے پاس گروی نہیں کر سکتے لیکن) ہتھیار یا زرہ گروی کر دیں گے-

یَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ- جنگ کے لئے زرہ پہنے-

اِنَّهٗ اَمَرَ الشَّجَرَتَیْنِ فَجَائَتَا فَلَمَّا کَانَتَا بِالْمَنْصَفِ لَأَمَ بَیْنَهُمَا- آنحضرتؐ نے دو درختوں کو حکم دیا وہ آپ کے پاس آنے لگے جب آدھی دور پہنچے تو آپ نے فرمایا دونوں مل جاؤ (جڑ جاؤ تا کہ پوری آڑ ہو جائے، ایک روایت میں الأم ہے اور یہ غلطی ہے)-

جَمِیْعُ اللَّأْمَةِ- پورا ہتھیار بند-

ثُمَّ لَأَمَهٗ- پھر اس کو جوڑ دیا ملا دیا-

لِیْ قَائِدٌ لَّا یُلَائِمُنِیْ- ایک شخص مجھ کو پکڑ کر لے چلتا ہے مگر وہ میرے پسند خاطر نہیں ہے-

فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ- پھر قراس پر مل جاتی ہے اس کو دبوچ لیتی ہے (دونوں کنارے مل جاتے ہیں)-

مَنْ لَّایَمَکُمْ مِنْ مَّمْلُوْکِکُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ- تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے مزاج کے موافق ہوں (اچھی طرح خدمت کریں) ان کو اس کھانے میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو (لَایَمَکُمْ اصل میں لَاءَ مَکُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا ہے)-

فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا یُّلَائِمُهٗ- کوئی چیز ان کو موافق نہ ملی (سوائے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے اسی لئے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا)-

لَأْلَأَةٌ- چمکنا، روشن ہونا-

تَلَأْلُؤٌ- چمکنا-

لُؤْلُؤٌ- موتی، جنگلی گائے-

اَللَّآلُ- موتی فروش-

لَأْلَاءٌ- عام خوشی-

اَبُوْ لُؤْلُؤٍ- مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا جس نے حضرت عمرؓ کو شہید کیا-

کَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤُ- آنحضرتؐ کا پسینہ موتی تھا (موتی کی طرح صاف اور سفید چمکتا ہوا)-

یَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ- آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک چاند کی طرح چمک دار تھا-

مِنْ لُّؤْلُؤٍ مُجَوَّفٍ- خول دار موتی سے-

لَأْیٌ- رک جانا، دیر کرنا-

اِلْآءٌ- سختی اور مصیبت میں پڑ جانا-

لَاوَاءٌ- سختی اور تکلیف-

مَنْ کَانَ لَهٗ بَنَاتٌ فَصَبَرَ عَلٰی لَاوَائِهِنَّ کُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ- جس شخص کی بیٹیاں ہوں وہ ان کی مصیبت اور تکلیف پر صبر کرے (ان کے کھلانے پلانے کا بوجھ اٹھائے ان کی اچھی طرح پرورش کرے تعلیم و تربیت کرے) تو (قیامت کے دن) وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہو جائیں گی-

اَلَسْتَ تَحْزَنُ اَلَسْتَ تُصِیْبُكَ اللَّاْوَاءُ- کیا تجھ کو رنج نہیں ہوتا کیا تجھ پر مصیبت اور تکلیف نہیں آتی-

مَنْ صَبَرَ عَلٰی لَاوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَحَرِّهَا وَقَرِّهَا- جو شخص مدینۂ طیبہ کی تکلیف اور وہاں کی گرمی اور سردی پر صبر کرے- الخ

فَبِلَأْیٍ مَّا اِسْتَغْفَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرتؐ نے بڑی مشقت اور کوشش اور دیر کے بعد ان کے لئے مغفرت کی دعا کی-

فَبِلَأْیٍ مَّا کَلَّمَتْهُ- حضرت عائشہ نے عبداللہ بن زبیرؓ سے بڑی مشقت اور محنت اور دیر کے بعد بات کی (وہ عبداللہ بن زبیر سے خفا ہو گئی تھیں انھوں نے قسم کھالی تھی کہ ان سے بات نہ کروں گی)-

یَجِیْءُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ وَصَفَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالرَّاوِیَةُ یَوْمَئِذٍ یُّسْقٰی عَلَیْهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ لَّاءٍ وَّشَاءٍ- پورب کی طرف سے کچھ لوگ آئیں گے ان کا حال بیان کیا پھر فرمایا کہ اس دن پانی لانے کا ایک اونٹ بیلوں اور بکریوں سے

(یعنی کھیتی باڑی سے) مجھ کو زیادہ پسند ہے (روایت یوں ہی ہے لَاءٍ بروزن مَاءٍ مگر صحیح اَلآءٌ ہے جو جمع ہے لآیٔ بروزن قفًا اس کی جمع اَقْفَاءٌ ہے - لآ کہتے ہیں بیل کو)

فَدَلَفَتْ رَاحِلَتُهٗ فَدَلَفَ اَصْحَابُنَا فِیْ طَلَبِهَا فَبِلَأْیٍ مَّا لُحِقَتْ - حضرت علیؓ کی سانڈنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے بھاگی - ہمارے لوگ اس کی تلاش میں نکلے لیکن محنت اور مشقت کے بعد بھی وہ نہیں ملی -

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّی الْاَزْلَ وَاللَّاوَاءَ - یا اللہ تکلیف اور مصیبت کو مجھ پر سے ڈال دے -

لَاءٌ - ایک شخص کا نام ہے (لُوَیٌّ اس کی تصغیر ہے) -

لُوَیُّ بْنُ غَالِبٍ - آنحضرتؐ کے اجداد میں سے ہیں -

بابُ اللام مع الباء

لَبَأٌ - دوہنا، پیوسی پلانا، درست کرنا، پکانا -

تَلْبِئَةٌ - تھن میں پیوسی ہونا، لبیک کہنا -

اِلْبَاءٌ - پیوسی بہت ہونا، پیوسی پلانا -

اِلْتِبَاءٌ - پیوسی پینا -

وَاَلْبَأَهٗ بِرِیْقِهٖ - آنحضرتؐ نے اپنا لب مبارک امام حسنؓ کے منہ میں ڈالا -

لِبَاءٌ - وہ دودھ جو زچگی کے بعد نچوڑا جائے، یعنی پیوسی -

مَرَّ بِاَنْصَارِیٍّ یَغْرِسُ نَخْلًا فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنْ بَلَغَكَ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَلَا یَمْنَعَنَّكَ مِنْ اَنْ تَلْبَأَهَا - ایک صحابی ایک انصاری پر سے گزرے وہ کھجور کے درخت لگا رہا تھا - انھوں نے کہا میرے بھتیجے اگر تجھ کو یہ خبر پہنچے کہ دجال نکل چکا جب بھی تجھ کو یہ (وحشت ناک) خبر درخت گاڑنے اور ان کو پانی دینے سے نہ روکے (یعنی تو اپنا کام استقلال کے ساتھ کئے جا گھبرانے سے کیا فائدہ) -

لُبْوَةٌ - شیرنی (مادۂ شیر) -

لُوْبِیَا - مشہور دانہ ہے -

لَبٌّ - اقامت کرنا، لازم کرنا (جیسے اِلْبَابٌ ہے) -

تَلَبُّبٌ - کمر باندھنا، کام کاج کے لئے تیار ہونا -

لَبَابٌ - تھوڑی گھاس -

لُبَابٌ - خالص مغز (جیسے لُبٌّ ہے) -

لَبِیْبٌ - عقل مند اپنے کام میں نہ تھکنے والا -

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ - یا اللہ میں تیری عبادت پر قائم ہوں اور تیرے بلانے پر حاضر ہوں، یا میرا اخلاص تیرے لئے ہے یا تیری طرف متوجہ ہوں، تیری بارگاہ میں حاضر ہوں -

تَلْبِیَةٌ - لبیک کہنا -

قَالَ لِلْاَسْوَدِ یَا اَبَا عَمْرٍو وَقَالَ لَبَّیْكَ قَالَ لَبَّیْ یَدَیْكَ - علقمہ نے اسود سے کہا اے ابوعمرو! انھوں نے کہا لبیک - علقمہ نے کہا - تیرے دونوں ہاتھ صحیح اور سلامت رہیں یا میں تیرے دست تصرف میں ہوں تو جس طرح چاہے مجھ کو پھرائے -

اِلَّا لَبّٰی مَنْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ - جتنی چیزیں اس کی داہنی طرف ہوں گی سب لبیک کہیں گی (اس کے لبیک کے ساتھ) -

اِنَّ اللّٰهَ مَنَعَ مِنِّیْ بَنِیْ مُدْلِجٍ لِصِلَتِهِمُ الرَّحِمَ وَطَعْنِهِمْ فِیْ اَلْبَابِ الْاِبِلِ - اللہ تعالیٰ نے بنی مدلج کے لوگوں کو مجھ سے محفوظ رکھا (میں نے ان کو مارا اور لوٹا نہیں) کیوں اس وجہ سے کہ وہ لوگ ناطہ جوڑتے ہیں (ناطہ داروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں) دوسرے عمدہ عمدہ اونٹ نحر کرتے ہیں (لوگوں کی ضیافت کرتے ہیں، مسافروں کی مہمان داری کرتے ہیں تو اَلْبَاب جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی خالص اور عمدہ - بعضوں نے کہا وہ لَبَبٌ کی جمع ہے یعنی نحر کرنے کا مقام لیکن لَبَّاب جو ایک روایت میں ہے جو جمع ہے لَبَّةٌ کی یعنی سینے کے اوپر جو گڑھا ہوتا ہے اونٹ کو اسی مقام پر مار کر نحر کرتے ہیں) -

اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ - کیا جانور کی زکوٰۃ (ذبح) حلق اور دگدگی کے سوا اور مقام میں نہیں ہوتی ہے (یہی دونوں مقام ذبح اور نحر کے ہیں - لیکن جب ضرورت ہو تو دوسرے مقام پر بھی مار لگا کر جانور کو حلال کر سکتے ہیں) -

فَشَقَّ مَا بَیْنَ نَحْرِهٖ اِلٰی لَبَّتِهٖ - سینے سے لے کر دگدگی تک چیر ڈالا -

فَانْفَجَرَ مِنْ لَبَّتِهٖ - ان کی دگدگی سے خون بہہ نکلا (ایک روایت میں مِنْ لَيْلَتِهٖ ہے یعنی اسی رات خون بہہ نکلا) -

اِنَّا حَیٌّ مِّنْ مَّذْحَجٍ حُبَابُ سَلَفِهَا وَلُبَابُ شَرَفِهَا- ہم لوگ ایک شاخ میں مذحج قبیلہ کی ان کے اگلوں کے سرتاج اور ان کے شرفا کے خالص اور برگزیدہ-

اِنَّهٗ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَلَبِّبًا بِهٖ- آپ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کو سینہ پر باندھ لیا تھا (معلوم ہوا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے)-

اِنَّ رَجُلًا خَاصَمَ اَبَاهُ عِنْدَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَلُبَّ لَهٗ- ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے باپ سے جھگڑا کیا- آپ نے حکم دیا' اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس کو کھینچا گیا (گویا باپ سے جھگڑنے کی یہ سزا دی)-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَامَ اَبُوْ اَیُّوْبَ اِلٰی رَافِعِ بْنِ وَ دِیْعَةَ فَلَبَّبَهٗ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ نَتَرَهٗ نَتْرًا شَدِیْدًا- آنحضرتؐ نے منافقوں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم دیا یہ سن کر ابوایوب انصاریؓ اٹھے اور انھوں نے رافع بن ودیعہ کو (جو منافق تھا) اس کی چادر میں لپیٹا پھر زور سے اس کو گھسیٹا-

لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ- (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میں نے (حکیم بن حزام) کو ان کی چادر میں لپیٹا (اور کھینچ کر آنحضرتؐ کے پاس لایا- جب میں نے ان کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا)-

یَاْتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا- موت کو سینہ پکڑ کر لائے-

اِضْرِبْهُ کَیْ یَلُبَّ- اس کو مارتا کہ اس کو عقل آئے (یہ لُبٌّ سے نکلا ہے بمعنی عقل اور شعور- اَلْبَابٌ اس کی جمع ہے اب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور فَتَحَ یَفْتَحُ دونوں سے آیا ہے لَبَبَ الرَّجُلُ آدمی عقل مند ہوا- بعض نے لَبُبَ بھی نقل کیا ہے لیکن یہ لغت ضعیف ہے)-

اِنَّهٗ اَتَی الطَّائِفَ فَاِذَا هُوَ یَرَی التُّیُوْسَ تَلِبُّ عَلَی الْغَنَمِ- وہ طائف میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ بکرے بکریوں پر آواز دے رہے ہیں (یعنی وہ آواز جو جفتی کے وقت نکالتے ہیں- ایک روایت میں تَنِبُّ ہے معنی وہی ہیں)-

مَا رَاَیْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِیْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاکُنَّ- میں نے عقل اور دین کم رکھنے والیوں میں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا عقل مند چترے آدمی کی عقل کھو دیتی ہیں (وہ عورت پر فریفتہ ہو کر بیوقوف اور احمق بن جاتا ہے- جب عقل مند آدمی کو یہ عورتیں بیوقوف بنا دیتی ہیں تو بیوقوف کی کیسی مٹی خراب کرتی ہوں گی)-

لُبَابُ الْقُرْاٰنِ- قرآن کا مغز اور خلاصہ-

اَبُوْ لُبَابَةَ- مشہور صحابی ہیں جو جنگ تبوک میں جانے سے رک گئے تھے پھر انھوں نے توبہ کی اور مسجد کے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا- اس کو اسطوانہ ابولبابہ کہتے ہیں-

اَلَبَّ بِالْمَکَانِ- وہاں اقامت کی-

سُمِّیَتِ التَّلْبِیَةُ اِجَابَةً لِاَنَّ مُوْسٰی اَجَابَ رَبَّهٗ وَقَالَ لَبَّیْكَ- لبیک کو اجابت بھی کہتے ہیں اس لئے کہ حضرت موسیٰؑ نے پروردگار کا جواب لبیک کہہ کر دیا تھا (تو لبیک کے یہ معنی ہوئے کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں)-

لَبْلَاب- ایک بیل ہے جو درخت سے لپٹ جاتی ہے-

لَبْتٌ- موڑ دینا' لپیٹ دینا' لکڑی سے سینہ اور پیٹ پر مارنا-

لَابُوْت- کھیت والوں کا ایک لوہا جو مہماز کے نیچے لگاتے ہیں اس سے راستہ صاف کرتے ہیں-

لَبْثٌ یا لُبْثٌ یا لَبَثٌ یا لِبَاثٌ یا لُبَاثٌ یا لُبَاثَةٌ یا لَبِیْثَةٌ- ٹھہرنا' اقامت کرنا-

تَلَبُّثٌ- توقف کرنا-

اِسْتِلْبَاثٌ- دیری چاہنا-

فَرَسٌ لَبَاثٌ- مٹھا گھوڑا-

فَاسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ- وحی آتے ہی توقف ہو گیا کئی دن تک دیر ہوئی-

لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ مَالَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ- اگر میں اتنے دنوں تک قید رہتا جتنے دنوں حضرت یوسفؑ قید رہے تو فوراً بلانے والے کے بلاوے پر چلا جاتا (حضرت یوسف کی طرح توقف نہ کرتا- بلانے والے کو خالی نہ لوٹاتا- یہ آنحضرتؐ نے حضرت یوسفؑ کے صبر کی تعریف میں فرمایا)-

لَبْجٌ- پچھاڑنا' دے مارنا یا کھڑے سے گر پڑنا' مارنا-

لِبَاجٌ- کمزور' بیوقوف-

لُبْجَةٌ یا لُبْجَةٌ- ایک شاخ دار لوہا جس سے بھیڑیے کا شکار کرتے ہیں-

فَلُبِجَ بِهٖ حَتّٰی مَا یَعْقِلُ-اس کو زمین پر گرادیا یہاں تک کہ ہوش نہ رہا-

لَبْخٌ یا تَلْبِیْخٌ یا اِلْبَاخٌ-بوڑھا ہونا-

لَبْخٌ-بہادر جری-

تَبَاعَدَتْ شُعُوْبٌ مِّنْ لَبْخٍ فَعَاشَ اَیَّامًا-لبخ سے کچھ شاخیں نکلیں وہ کئی دن تک زندہ رہا-

لَبْخ-(حائے حطی سے) ایک شخص کا نام ہے (لیکن نہایہ میں لَبْج ہے جیم موحدہ ہے)-

لَبْخ- مارنا، لے لینا، قتل کرنا، گالی دینا، پرگوشت ہونا-

مُلَابَخَةٌ اور لِبَاخٌ- آپس میں مکہ بازی کرنا-

لَبِیْخَه-مشک کا نافہ-

تَلَبُّخ-لیچہ لگانا، مار کے نشان نمودار ہونا-

لَبَخَه-ایک درخت ہے جس کا پھل کھجور کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدمزہ-

مَنْ بَاتَ وَفِیْ جَوْفِهٖ سَبْعُ وَرَقَاتٍ مِنَ الْهِنْدَبَاءِ اَمِنَ مِنْ لَبْخٍ لَیْلَتِهٖ-جو شخص اس طرح رات گزارے کہ اس کے پیٹ میں کاسنی کے سات پتے ہوں تو وہ رات کی آفت سے محفوظ رہے گا (کاسنی نہایت عمدہ بوٹی ہے بخار اور ورم کو دفع کرتی ہے- ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ کی ترکاری کاسنی ہے اور حضرت علیؓ کی ترکاری ریحان ہے)-

لَبْدٌ- نقش کر کے تر کرنا اور کمبل کے کنارے پر لگانا تا کہ وہ پھٹے نہیں-

لُبُوْدٌ-اقامت کرنا، چمٹ جانا، لازم کر لینا-

لَبَدٌ-اقامت کرنا-

تَلْبِیْدٌ (بمعنی لَبَدٌ ہے اور) پیوند لگنا، بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا لینا تا کہ پریشان نہ ہوں، بند کر لینا، ٹھہرا دینا-

اِلْبَادٌ-چپک جانا، اقامت کرنا، زین پوش لگنا، چپکانا-

تَلَبُّدٌ-چپک جانا-

اِلْتِبَادٌ-ایک پر ایک چڑھ جانا، بہت ہونا-

اِنَّ عَائِشَةَ اَخْرَجَتْ كِسَاءً لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُلَبَّدًا-حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کا ایک کمبل نکالا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں لَبَدْتُ الْقَمِيْصَ اَلْبُدُهٗ یا لَبَّدْتُهٗ میں نے قمیص میں پیوند لگائے اور جس چھتڑے سے قمیص کا سامنے کا حصہ پیوند کرتے ہیں اس کو لِبْدَہ کہتے ہیں اور پشت پر جو پیوند لگاتے ہیں اس کو قَبِیْلَہ کہتے ہیں بعض نے کہا مُلَبَّدٌ سے یہ مراد ہے کہ اس کا درمیانی حصہ موٹا تھا نمدے کی طرح کرمانی نے کہا کِسَاءٌ مُّلَبَّدٌ یعنی موٹا کمبل گویا تہہ بر تہہ جوڑا گیا ہے)-

لَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا- اس کا سر مت ڈھانپو (یعنی اس شخص کا جو احرام کی حالت میں مر گیا تھا) کیونکہ وہ قیامت کے دن بالوں کو چپکائے ہوئے اٹھے گا (ایک روایت میں یونہی ہے اور مشہور روایت میں مُلَبِّيًا ہے یعنی لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا)-

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا- میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ نے سر کے بال چپکا لئے تھے (گوند یا شہد یا خطمی سے)-

اِنِّيْ لَبَّدْتُ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ- میں نے تو اپنے سر کے بال چپکا لئے اور قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا (تو میں احرام اس وقت تک نہیں کھول سکتا جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں اور قربانی کا جانور نہ کاٹا جائے- ہر چند تلبید کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے مگر تلبید اس وقت کی جاتی ہے جب مدت تک احرام قائم رکھنا منظور ہوتا ہے تو آپ نے اپنا ارادہ بیان فرمایا کہ میری نیت شروع سے یہی تھی کہ حج سے فارغ ہو کر احرام کھولوں)-

فَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ-زمین سے چمٹ جائے (تا کہ اس کا غصہ تھم جائے)-

مَنْ لَبَّدَ اَوْعَقَصَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ- جو شخص بالوں کو چپکا لے یا گوندھ لے اس کو (احرام کھولتے وقت) سر منڈانا ضروری ہے (بالوں کا کترنا کافی نہیں)-

فَلَبَّدَتِ الدِّمَاثَ- اس نے نرم زمینوں کو سخت کر دیا

(اب پاؤں اس میں نہ گھستے)۔

لَيْسَ بِلِبَدٍ فَيُتَوَقَّلُ - وہ جما ہوا نہیں ہے کہ اس پر جلدی سے چلے جا سکیں۔

اُلْبُدُوا الْبُوْدَ الرَّاعِيْ عَلٰى عَصَاهُ لَا يَذْهَبُ بِكُمُ السَّيْلُ - زمین سے اس طرح چپک جاؤ جیسے چرواہا اپنی لاٹھی سے چپک جاتا ہے (یعنی اپنے گھروں میں خاموش بیٹھے رہو گھر سے باہر نہ نکلو) ایسا نہ ہو کہ سیلاب (بہیا) تم کو بہا لے جائے (یعنی اس فتنہ میں تم بھی مبتلا ہو جاؤ)۔

اُلْبُدَا بِالْاَرْضِ حَتّٰى تَفْهَمَا - تم زمین سے چپکے رہو (یعنی ٹھہرے رہو) یہاں تک کہ سمجھ لو۔

اَلْخُشُوْعُ فِي الْقَلْبِ وَ اِلْبَادُ الْبَصَرِ فِي الصَّلٰوةِ - دل میں خشوع اور سجدے کے مقام پر نظر جمانا نماز میں۔

مَا اَرَى الْيَوْمَ خَيْرًا مِّنْ عِصَابَةٍ مُّلْبِدَةٍ - آج کے دن میں ان لوگوں سے اچھا کسی کو نہیں سمجھتا جو زمین سے چپک گئے ہیں (گھروں میں چھپ کر بے نام ونشان ہو گئے ہیں)۔

اَلْبِدُ اَمْ اُدْعِيْ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ دودھ نچوڑنے اور دوہنے کے وقت کہتے) میں دودھ کا برتن تھن کے نزدیک رکھوں (تو جھاگ نہ اٹھے گا) یا جھاگ اٹھاؤں (دودھ کا برتن تھن سے دور رکھ کر)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ مِنْهَا مِثْلَ خُصْوَةِ التَّيْسِ الْمَلْبُوْدِ - اللہ تعالیٰ بہشت کے طلح میں ہر کانٹے کے بدلے ایک گولی رکھے گا جیسے پر گوشت بکرے کا خصیہ۔

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا - قریب تھا کہ اس پر جمع ہو جائیں ایک پر ایک چڑھ کر۔

وَبَيْنَ نِسْعَيْهِ خِدَبًّا مُلْبَدًا - اس کے دونوں تسموں کے درمیان ایک بڑی چیز ہے بالوں سے ڈھکی ہوئی۔

لَبِيْد - ایک مشہور شاعر تھا عرب کا - کہتے ہیں ڈیڑھ سو برس زندہ رہا، اس کا یہ شعر ہے:

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ

آنحضرتؐ نے فرمایا سب سے زیادہ سچ جو لبید نے کہا وہ یہ ہے۔

یعنی "اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور معدوم ہے اور ہر لذت آخر فنا ہونے والی ہے۔" اسی کا یہ شعر بھی ہے:

وَلَقَدْ سَئِمْتُ مِنَ الْحَيٰوةِ وَطُوْلِهَا
وَ سُؤَالِ هٰذَا النَّاسِ كَيْفَ لَبِيْدُ

یعنی میں زندگی سے اور اس کی درازی سے بیزار ہو گیا اور لوگوں کے بار بار پوچھنے سے کہ لبید کیسا ہے۔

لَبْسٌ - ملا دینا، دوسرے کے مشابہ کر دینا، پہننا، چھپانا، ایک مدت تک فائدہ اٹھانا۔

مُلَابَسَةٌ - ملا دینا، اندرونی حال پہچاننا۔

اِلْبَاسٌ - ڈھانپنا، چھپانا، پہنانا۔

تَلَبُّسٌ - مل جانا، مشتبہ ہونا، چپک جانا۔

اِلْتِبَاسٌ - مل جانا، ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔

لِبَاسٌ - کپڑا، بیوی، شوہر۔

لُبْسَةٌ - شبہ، اشکال۔

لَبُوْسٌ - زرہ، لباس۔

لَبِيْسٌ - پرانا، نظیر، مثل۔

تَلْبِيْسٌ - دھوکا دینا، خلاف واقعہ بیان کرنا۔

لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا - جب یہ آیت اتری تم کو گروہ گروہ کر دے اختلاف ڈال کر۔

يُزِيْحُ كُلَّ لَبْسٍ - ہر شک اور شبہ کو دور کرے۔

اِيْتُوْنِيْ بِخَمِيْسٍ اَوْ لَبِيْسٍ - ایک پانچ ہاتھ کا کپڑا لاؤ یا ایک پرانا کپڑا۔

فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ - نماز میں شبہ ڈال دیا۔

مَنْ لَبَسَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَبْسًا - جو شخص اپنے آپ کو شک اور شبہ میں ڈالے (لبس بہ تشدید بھی ہو سکتا ہے یعنی بہت شبہ میں ڈالے)۔

وَ اِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ مِثْلُ هٰؤُلَاءِ - ہم کو قرآن میں ایسے ہی لوگ بھلا دیتے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ سنن اور آداب کا ترک دوسرے ہم نشینوں پر بھی پڑتا ہے اور جب آنحضرتؐ پر اس کا اثر ہوا تو دوسروں پر بطریق اولیٰ ہوگا اور صالحین اور اولیاء اللہ کا اثر اس کے خلاف ہوتا ہے ان کی صحبت

میں بھولا ہوا بھی یاد ہو جاتا ہے)۔

فَلَبِسَنِیْ - ابن صیاد نے مجھ کو شبہہ میں ڈال دیا (شاید وہی دجال ہو)۔

لُبِسَ عَلَیْهِ - اس کو شبہہ ہو گیا۔

لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسُنُ - قرآن سے دوسری زبانیں مشابہ نہیں ہو سکتیں (تو قرآن عربی زبان ہی میں پڑھنا چاہیے یا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے مشابہ دوسری عبارتیں نہیں ہو سکتیں گو وہ عربی زبان ہی کی ہوں۔ یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ وہ دوسروں کے کلام سے مل نہیں سکتا۔ یا یہ مطلب ہے کہ قرآن ساری زبان والوں پر آسان ہے ہر زبان والے آسانی سے اس کو پڑھ سکتے ہیں)۔

یَلْبِسُهَا عَلَیَّ - مجھ کو بھلا دیتا ہے (اس میں شک و شبہہ ڈال دیتا ہے)۔

قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ - بہت بچھاتے بچھاتے وہ بوریا کالا ہو گیا تھا۔

لَا تُلَبِّسُوْا عَلَیْنَا - ہم کو شک اور شبہہ میں نہ ڈالو۔

لَایَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ - قمیص پہنے نہ پاجامہ (معلوم ہوا کہ نماز میں سلے ہوئے کپڑے کی ضرورت نہیں ہے)۔

لِتُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا - اس کی سہیلی ہمجولی اس کو اپنی چادر اڑھا دے (اگر اس کے پاس چادر نہ ہو)۔

فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ - اگر چادر نہ ملے تو پاجامہ ہی پہن لے (یعنی احرام والا شخص)۔

اِنَّمَا یَلْبَسُهٗ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ - اس کو تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اِیَّاکُمْ وَلَبُوْسَ الْحَرِیْرِ - دیکھو خالص ریشمی کپڑا پہننے سے بچے رہو۔

فَجَاءَ الْمَلَكُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ قَالَ فَخِفْتُ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ الْتُبِسَ بِیْ - فرشتے نے جب میرا سینہ چیرا تو میں ڈر گیا۔ کہیں میری عقل میں تو فتور نہیں آ گیا۔

فَیَاْکُلُ وَمَا یَتَلَبَّسُ بِیَدِهٖ طَعَامٌ - آپ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے لیکن کھانا آپ کے ہاتھ میں نہیں چمٹتا تھا (اس طرح پاکیزگی اور احتیاط کے ساتھ صرف انگلیوں سے کھاتے تھے)۔

ذَهَبَ وَلَمْ یَتَلَبَّسْ مِنْهَا بِشَیْءٍ - دنیا سے تشریف لے گئے اور ذرا بھی دنیا میں نہ پھنسے (کچھ مال و اسباب نہیں جوڑا)۔

نَهٰی عَنْ لِبْسَتَیْنِ - آپ نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا (ایک تو گوٹ مار کر ایک ہی کپڑے میں بیٹھنا اس طرح کہ شرمگاہ کھل جائے دوسرے ایک کپڑا سارے بدن پر ایسا لپیٹ لینا کہ ہاتھ باہر نکل نہ سکیں جس کو اشتمال صماء کہتے ہیں)۔

مَنْ لَّبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ - جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے (فوق البھڑک جس کی طرف لوگ دیکھیں، اس پر تعجب کریں اور پہننے والے کی بہت شہرت کی ہو)۔

لَا بِسُ ثَوْبَیْ زُوْرٍ - دو کپڑے فریب کے پہنے ہوئے۔

یَلْبَسُوْنَ ثِیَابَ الضَّاْنِ - بھیڑ کے بالوں کے کپڑے پہنیں گے (یعنی صوف کے۔ بڑے درویش اور خدا رسیدہ فقیر کامل بنیں گے اور دل میں بھیڑیے ہوں گے)۔

لِبَاسُ التَّقْوٰی - تقویٰ کا لباس (وہ یہ ہے کہ کسی مخلوق سے سوال نہ کرے یا ایمان یا حیا)۔

اَلْعَالِمُ بِزَمَانِهٖ لَا تَدْخُلُ عَلَیْهِ اللَّوَابِسُ - جو شخص زمانہ کا حال جانتا ہو وہ دھوکا نہ کھائے گا)۔

لَبْطٌ - زمین پر دے مارنا۔

لُبِطَ بِهٖ - گر پڑا۔

لُبِطَ - اس کو زکام ہوا۔

لَبْطٌ - لات مارنا۔

تَلَبُّطٌ - حیران ہونا، لیٹ جانا، زمین پر لوٹنا، متوجہ ہونا۔

اِلْتِبَاطٌ - حیران، پریشان ہونا، بے قرار ہونا۔

لَبْطَةٌ - زکام۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الشُّهَدَاءِ فَقَالَ اُولٰئِكَ یَتَلَبَّطُوْنَ فِی الْغُرَفِ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا شہیدوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا وہ تو بہشت کے بالا خانوں میں لوٹ پوٹ کر رہے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مومنوں کی ارواح مرنے کے بعد بہشت میں رہتی ہیں)۔

جَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى وَيَتَلَبَّطُ- حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیلؑ کو دیکھ رہی تھیں وہ (پیاس کی وجہ سے) پیچ کھا رہے تھے اور بے قرار ہو رہے تھے-

اِنَّهٗ خَرَجَ وَ قُرَيْشٌ مَّطْبُوْطٌ بِهِمْ- آنحضرتؐ برآمد ہوئے اور قریش کے کافر آپ کے سامنے گرے پڑے تھے-

لَمَّا اَصَابَهٗ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بِالْعَيْنِ فَلُبِطَ بِهٖ- سہل بن حنیف کو جب عامر بن ربیعہ نے نظر لگائی تو وہ گر پڑے-

تَضْرِبُ الْيَتِيْمَ وَتَلْبِطُهٗ- تو یتیم کو مارتا ہے اس کو زمین پر گراتا ہے-

لَيْسَ عِنْدِىْ مِنَ الْخَبَرِ مَا يَسُرُّكُمْ فَالْتَبَطُوْا جَنْبَىْ نَاقَتِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِيْهِ يَا حَجَّاجُ- (حجاج سلمی جب مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں سے کہنے لگے) میرے پاس کوئی ایسی خبر نہیں جو تم کو خوش کرے یہ سن کر سب ان کی اونٹنی کے دونوں پہلو پر گر پڑے وہ کہنے لگے حجاج کچھ تو سناؤ-

لَبْقٌ- نرم کرنا-

لَبَقٌ- حذاقت اور ہوشیاری' ظرافت-

تَلْبِيْقٌ- نرم کرنا-

فَصَنَعَ ثَرِيْدَةً ثُمَّ لَبَّقَهَا- ثرید بنایا پھر اس کو خوب گھونٹا' نرم کیا-

سَوّٰى ثَرِيْدَةً ثُمَّ لَبَّقَهَا- اس کے بھی معنی وہی ہیں-

وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ خُبْزَةً مِنْ بُرَّةٍ مُّلَبَّقَةٍ بِسَمْنٍ وَّلَبَنٍ- مجھ کو خواہش ہوئی کہ گیہوں کی روٹی ہو گھی اور دودھ میں نرم کی ہوئی (بعض نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اس بناء پر کہ آنحضرتؐ کی یہ شان نہ تھی کہ ایسی چیزوں کی آرزو کرتے- مگر یہ انکار محض بے موقع ہے آنحضرتؐ بھی آخر بشر تھے اور نفس رکھتے تھے اور کوئی بشر خواہش نفسانی سے پاک نہیں ہو سکتا- خصوصاً کھانے پینے کی خواہش سے مگر انبیاء اور اولیاء اس خواہش کو دباتے ہیں اور شریعت اور عقل سلیم کے تابع رکھتے ہیں اور اگر خواہش ہی نہ ہو تو پھر تقویٰ اور پرہیزگاری اور نفس شکنی کا ثواب کیوں ملے اور انسان کی فضیلت ملائکہ پر اسی وجہ سے ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشیں رکھی ہیں- ان خواہشوں کو دبانا اور نفس کو روکنا بھی تو باعث فضیلت ہے)-

لَبْكٌ- ملا دینا' اکٹھا کرنا-

تَلَبُّكٌ- ملتبس ہونا-

اِلْتِبَاكٌ- مل جانا-

اَمْرٌ لَبِكٌ- ایک مخلوط مشتبہ کام-

لَبَكْتَ عَلَيَّ- تو نے مجھ پر گول مول کر دیا (خلط ملط ایک روایت میں بَكَّلْتَ عَلَيَّ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

تَلْبِيْكٌ- ملا دینا مشکل میں ڈال دینا-

اِلْبَاكٌ- فحش گوئی' غلط کہنا-

مَاذُقْتُ عِنْدَهٗ عَبَكَةً وَّلَا لَبَكَةً- میں نے اس کے پاس نہ ٹکڑا کھایا نہ کوئی لقمہ یا ثرید کا ٹکڑا-

لَبْنٌ- دودھ پلانا' بہت کھانا' لکڑی یا پتھر سے خوب مارنا-

لَبَنٌ- تکیہ پر سر رکھنے سے گردن میں درد ہو جانا' بہت دودھ دینا-

تَلْبِيْنٌ- اینٹیں عمارت کے لئے تیار کرنا-

اِلْبَانٌ- بہت دودھ والا ہونا' چھاتی میں دودھ اتر آنا' تلبینہ بنانا-

تَلَبُّنٌ- ٹھہرنا-

اِلْتِبَانٌ- دودھ پینا-

اِسْتِلْبَانٌ- دودھ مانگنا-

لَبَنٌ- دودھ-

لَبِنٌ- کچی اینٹ-

اِنَّ لَبَنَ الْفَحْلِ يُحَرِّمُ- مرد کا دودھ حرام کر دیتا ہے (نکاح کو حرام کر دیتا ہے- مثلاً ایک شخص کی بیوی اس سے بچہ جنے پھر وہ عورت کسی بچہ کو دودھ پلائے تو وہ بچہ لڑکا ہو یا لڑکی خاوند کا محرم ہو جاتا ہے- خاوند اور اس کی اولاد خواہ اسی بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے اور اس کے بھائی سب بچہ کے محرم ہوں گے کیونکہ دودھ درحقیقت مرد ہی کا ہوتا ہے' اسی کے سبب سے عورت دودھ والی ہوئی اور ابن مسیب اور نخعی کا اس میں اختلاف ہے)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَّهٗ اِمْرَاَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا غُلَامًا وَّالْاُخْرٰى جَارِيَةً اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ

بِالْجَارِيَةِ قَالَ لَا اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ - عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری بیوی نے ایک لڑکی (چھوکری) کو کیا یہ لڑکا اس لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں اس لئے کہ دوہیل کرنے والا ایک ہی شخص ہے تو وہ لڑکا لڑکی بھائی بہن ہوئے-

اِسْتَاذَنَ عَلَيْهَا اَبُو الْقُعَيْسِ فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ فَقَالَ اَنَا عَمُّكِ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِيْ فَاَبَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى ذَكَرَتْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ - ابوالقعیس نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی - انھوں نے اجازت نہ دی - ابوالقعیس نے کہا میں تو تمہارا چچا ہوں تم کو میری بھاوج نے دودھ پلایا ہے جب بھی حضرت عائشہؓ نے اجازت نہ دی اور آنحضرتؐ سے ذکر کیا - آپؐ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آسکتا ہے (اس سے پردہ کی ضرورت نہیں)-

اِنَّ رَجُلًا قَتَلَ اٰخَرَ فَقَالَ خُذْمِنْ اَخِيْكَ اللُّبَّنَ - ایک شخص نے دوسرے کو مار ڈالا تو مقتول کے وارث سے آپ نے فرمایا تو اپنے بھائی سے دوہیل اونٹنیاں لے (یعنی دیت میں)-

لَمَّا رَاٰهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ يَّقْتُلُوْنَ قَالَ اَمَالَكُمْ حَاجَةٌ فِي اللُّبَّنِ - امیہ بن خلف نے جب بدر کے دن دیکھا کہ مسلمان لوگ کافروں کو قتل کر رہے ہیں تو کہنے لگا کیا تم کو دوہیل اونٹنیاں درکار نہیں (مطلب یہ ہے کہ مارتے کاہے کو ہو قید کرلو اور دودھ والی اونٹنیاں فدیہ میں لے کر چھوڑ دو)-

سَيَهْلِكُ مِنْ اُمَّتِيْ اَهْلُ الْكِتَابِ وَ اَهْلُ اللَّبَنِ فَسُئِلَ مَنْ اَهْلُ اللَّبَنِ فَقَالَ قَوْمٌ يَّتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ وَيُضَيِّعُوْنَ الصَّلَوَاتِ - میری امت میں دو قسم کے لوگ تباہ ہوں گے ایک تو کتاب والے (جو قرآن و حدیث کو لوگوں سے جھگڑا کرنے کے لئے پڑھیں) دوسرے دودھ والے' صحابہؓ نے پوچھا دودھ والے کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ ہیں جو نفس کی خواہشوں پر چلیں گے اور نمازوں کو تلف کریں گے (بے وقت پڑھیں گے جمعہ اور جماعت کا خیال نہ رکھیں گے شہر سے دور ایسے مقاموں میں رہیں گے جہاں دودھ اور چارے کی کثرت ہو)-

وُلِدَلَهٗ وَلَدٌ فَقِيْلَ لَهٗ اَسْقِهٖ لَبَنَ اللَّبَنِ - عبدالملک بن مروان کا ایک بچہ پیدا ہوا لوگوں نے اس سے کہا اس کو دودھ کا دودھ پلاؤ (اس طرح کہ انّا کو دودھ پلاؤ اب اس کا دودھ جو بچہ پیئے گا وہ دودھ کا دودھ ہوگا)-

اِنَّهَا بَكَتْ فَقَالَ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ دَرَّتْ لَبَنَةُ الْقَاسِمِ يَا لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَتْهُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكْفُلَهٗ سَارَةُ فِي الْجَنَّةِ - حضرت ام المومنین خدیجہؓ رونے لگیں - آنحضرتؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ انھوں نے کہا قاسم کا دودھ بہہ رہا ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کا جو ایام رضاعت میں گزر گئے تھے) قاسم کو انھوں نے یاد کیا - آنحضرتؐ نے فرمایا - کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ حضرت سارہ بہشت میں اس کی پرورش کریں-

بِنْتُ لَبُوْنٍ - وہ اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے برس میں لگی ہو اس کی ماں اُس وقت دوہیل ہوتی ہے-

اِبْنُ لَبُوْنٍ - وہ اونٹ جو دو برس کا ہو تیسرے میں لگا ہو-

اِذَا سَقَطَ كَانَ دَرِيْنًا وَ اِنْ اُكِلَ كَانَ لَبِيْنًا - اراک اور سلم کا پھل جب زمین پر گر جاتا ہے تو وہ میلا ہو جاتا ہے اگر اس کو جانور کھالیں تو خوب دودھ پیدا کرتا ہے-

اَلتَّلْبِيْنَةُ مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ - ہریرہ بیمار کے دل کو قوت دیتا ہے (نہایہ میں ہے کہ تَلْبِيْنَه یا تَلْبِيْن ہریرہ ہے جو آٹے یا بھوسی سے بنایا جاتا ہے کبھی اس میں شہد بھی شریک کر دیتے ہیں اس کو مشابہت دی لبن یعنی دودھ سے اس لئے کہ وہ سفید ہوتا ہے دودھ کی طرح یہ لَبَّنَ الْقَوْمَ سے نکلا ہے یعنی لوگوں کو دودھ پلایا)-

مِلْبَنَه - چچہ-

عَلَيْكُمْ بِالْمَشْنِيَةِ النَّافِعَةِ التَّلْبِيْنِ يَا عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيْضِ النَّافِعِ التَّلْبِيْنَةِ - تم لازم کرلو ایسی چیز کو جو ناگوار ہوتی ہے لیکن مفید ہے وہ کیا ہے تلبینہ (یعنی ہریرہ - گو وہ مزے دار نہیں ہوتا مگر فائدہ مند ہے)-

فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صُحَيْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَ مِلْبَنَةٌ - میں

حضرت علیؓ کے پاس گیا دیکھا تو ان کے سامنے ایک چھوٹا پیالہ رکھا ہے اس میں ہریرہ ہے اور ایک چمچہ ہے (بعض نے کہا مِلْبَنَہ- وہ دودھ جو آگ پر رکھا جائے اور اس پر آٹا چھوڑا جائے)-

وَاَنَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ-(آنحضرتؐ نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال یہ ہے کہ ایک محل بنایا جائے لیکن ایک اینٹ کی جگہ اس میں خالی چھوڑ دی جائے) تو میں وہ اینٹ ہوں (گویا قصر نبوت کی تکمیل آپ کی ذات بابرکات سے ہوئی)-

وَلَبِنَتُهَا دِيْبَاجٌ- اس کا سنجاف دیباج کا ہے (جو مشہور ریشمی کپڑا ہے- نہایہ میں ہے کہ لَبِنَۃ کپڑے کی وہ چٹ جو قمیص اور جبہ کے گریبان پر لگاتے ہیں)-

اَتَيْنَاكَ وَالْعَذْرَاءُ يَدْمٰى لَبَانُهَا- ہم آپ کے پاس اس وقت آئے جب (قحط اور گرانی کی وجہ سے محنت کرتے کرتے) کنواری چھوکری کا سینہ خون آلود ہوتا تھا-

تَرْمِيَ اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا- سینہ پر مارتی تھی اپنی دونوں ہتھیلیوں سے اور اس کا کرتا (پھٹا ہوا تھا ٹکڑے ٹکڑے)-

يُزْلِقُهُ مِنْهَا لَبَانٌ وَّ اَقْوَابٌ زَهَالِيْلُ- چھریوں (گوچڑیوں) کو اس پر سے اس کا سینہ پھسال دیتا ہے (چونکہ چکنا اور سخت ہے) اور چکنی کمریں بھی (مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹنی ایسی موٹی اور تیار اور چکنے جسم کی ہے کہ چھری جب اس کو کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے تو پھسل جاتی ہے، جم نہیں سکتی)-

اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ- تمہاری بکریوں میں کوئی دودھ والی بکریاں بھی ہیں-

لَهَا لَبِنَةٌ- اس میں سنجاف لگا تھا-

اِنْ كَانَ الطَّعَامُ لَبَنًا- اگر کھانے کو دودھ ملتا (تو فرماتے وَزِدْ نَامِنْهُ- بعوض اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ کے)-

مَضْغُ اللُّبَانِ يَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ- کوبان (کندر) کو چبانا بلغم کو دور کرتا ہے)-

كُنْ فِي الْفِتْنَةِ كَابْنِ لَبُوْنٍ لَاظَهْرَ فَيُرْكَبُ وَلَا ضَرْعَ فَيُحْلَبُ- فساد کے وقت ابن لبون کی طرح ہو جانا تو وہ سواری کے لائق ہے کہ اس پر چڑھیں اور نہ اس کے تھن ہے کہ اس میں سے دودھ دوہیں (مطلب یہ ہے کہ مفسدوں کو تجھ سے بالکل فائدہ نہ پہنچے)-

اَلتَّلْبِيْنُ اَلْحَسُوُّ بِاللَّبَنِ- آٹے کا ہریرہ دودھ کے ساتھ-

بابُ اللام مع التاء

لَتٌّ- دھکیلنا' مارنا' گوز لگانا' پاخانہ پھرنا' جننا-

اَلَّتِيْ- واحد مؤنث کے لئے مستعمل ہوتی ہے (جیسے اَلَّذِي واحد مذکر کے لئے اس کی جمع اَللَّاتِيْ اور اَللَّائِيْ ہے)-

بَعْدَ اللَّتَيَّا وَالَّتِيْ- سخت تکلیفیں اٹھانے کے بعد (یہ محاورہ ہے اور اَللَّتَيَّا تصغیر ہے اَللَّتِيْ کی)-

اَخْبِرْنِيْ عَنِ اللَّوَاتِيْ بِاللَّوَاتِيْ مَاحَدُّهُنَّ- اگر عورتیں عورتوں سے مساحقہ (چپٹی) کریں، تو ان کی کیا سزا ہے بتلایئے؟

لُتْبٌ- لازم کر لینا' چمٹ جانا' برچھا مارنا' پہننا-

تَلْتِيْبٌ- جھول ڈالنا-

اِلْتَابٌ- واجب کرنا-

تَلَاتُبٌ- مل جانا' مارک مارا کرنا-

اِلْتِتَابٌ- پہننا-

لَاتِبٌ- ملا ہوا (جیسے لَازِبٌ اور ثَابِتٌ اور وَاجِبٌ ہے)-

اِبْنُ اللُّتْبِيَّةِ منسوب ہے لُتْبٌ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے-

لَتٌّ- کوٹنا' ملانا' پیسنا' گوندھنا-

لَتَّ فُلَانٌ- بیہودہ بکا-

فَمَا اَبْقٰى مِنِّيْ اِلَّا لِتَاتًا- اس بیماری نے مجھ میں کچھ نہ چھوڑا سوا سوکھے چھلکے (کھال کے، گوشت سب گل گیا)-

لِتَّ لَنَا السَّوِيْقَ- ستو ہمارے لئے گھولو-

لِتَاتٌ- درخت کی سوکھی چھالیں (امام شافعیؒ نے اس کو باب تیمم میں ذکر کیا- فرمایا کہ ان سے تیمم درست نہیں کیونکہ وہ مٹی کی جنس سے نہیں ہیں)-

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ -تم نے ستولت کرنے والے کو دیکھا وہ ایک شخص تھا جو ستو پانی میں لت کر کے لوگوں کو کھلایا کرتا - جب وہ مر گیا تو لوگوں نے ایک بت اس کے نام کا بنالیا اور اس کی پوجا کرنے لگے (پھر ایک ''تا'' کو تخفیف کر دیا جیسے قرآن میں ہے)-

مَلْتُوْبٌ -لت کیا ہوا-

بابُ اللام مع الثاء

لَثٌّ - الحاح کرنا' اقامت کرنا' کئی دن تک قائم رہنا-

اِلْثَاثٌ -کے بھی وہی معنی ہیں-

لَاتُلِثُّوْا بِدَارٍ مُّعْجِزَةٍ - ایسے گھر (وطن یا ملک) میں مت رہو جہاں تم کو روزی اور کمائی کی تنگی ہو (بلکہ ایسے ملک میں رہو جہاں ذرائع معاش وسیع ہوں اور اپنی روٹی فراغت کے ساتھ پیدا کرو)-

تَنَثْلُثٌ -تردد-

لَثْلَثَةٌ -ہمیشہ رہنا کئی دن تک-

لَثْغٌ - الثغ بنانا یعنی ایسا شخص جو سین کو ثا یا را کو غین یا ایک حرف کے بدلے دوسرا حرف بولے-

لَثَقٌ - ہوا بند ہونا' رطوبت زیادہ ہونا-

تَلْثِیْقٌ -بگاڑنا' خراب کرنا-

اِلْثَاقٌ -تر کرنا' بھگونا-

اِلْتِثَاقٌ -تر ہونا' نم ہونا-

حُمّٰی لَثِقَةٌ -بلغمی بخار-

فَلَمَّا رَاٰی لَثَقَ الثِّیَابِ عَلَی النَّاسِ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ - جب آنحضرتؐ نے دیکھا لوگوں کے کپڑوں پر پانی کی تری ہے تو آپ ہنس دیئے (خوشی سے کہ یا تو قحط تھا پانی کا نام نہ تھا لوگ پانی کو ترس رہے تھے یا ایسا پانی برسا کہ کپڑے تک بھیگ گئے) یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دانت بھی کھل گئے (پانی اور کیچڑ کو بھی لَثَقْ کہتے ہیں)-

اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُمْ مَقْتَلُ عُثْمَانَ بَكَوْا حَتّٰی تَلَثَّقَ لِحَاهُمْ- آنحضرتؐ کے صحابہؓ جو شام کے ملک میں تھے جب ان کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں-

لَثْمٌ - توڑنا' خون آلود کرنا' گھونسا مارنا' منہ پر لثام باندھنا' بوسہ دینا-

لِثَامٌ - وہ کپڑا جو ناک اور منہ پر ڈالا جائے (یعنی ڈھاٹا)-

اِنَّهٗ كَرِهَ التَّلَثُّمَ مِنَ الْغُبَارِ فِی الْغَزْوِ -مکحول نے جہاد میں منہ اور ناک پر کپڑا اڈالنا گرد سے بچنے کے لئے مکروہ رکھا ہے (کیونکہ جہاد میں جو گرد وغبار بدن پر پڑے اس کا بڑا اجر اور ثواب ہے)-

وَهُمْ مُتَلَثِّمُوْنَ -وہ منہ پر کپڑا ڈالے ہوئے تھے-

اَلرَّجُلُ یَقْرَأُ وَهُوَ مُلْتَثِمٌ -ایک شخص منہ اور ناک پر کپڑا باندھے ہو اور قرأت کرے-

فَلَثَمْتُ فَاهُ - میں نے اس کا منہ چوم لیا-

لَثِنٌ - شیریں اور خوش گوار-

بُغْضُكُمْ عِنْدَنَا مُرٌّ مَذَاقَتُهٗ
وَبُغْضُنَا عِنْدَكُمْ یَا قَوْمَنَا لَثِنٌ

یعنی ہم کو تو تم سے دشمنی رکھنا تلخ اور ناگوار ہے اور تم کو اے لوگو ہماری قوم کے! ہم سے بغض رکھنا شیریں اور خوش گوار ہے (یہ خاص یمن والوں کی بولی ہے اور لغت میں لَثِنٌ کا پتہ نہیں ملتا)-

لِثَةٌ - مسوڑھا یا وہ گوشت جو دانتوں کے درمیان ہوتا ہے (اس کی جمع لِثَاتٌ اور لِثیٌّ ہے)-

لَثیٌّ -گوند نکلنا' تر ہونا-

لَثیَ الثَّوْبِ -کپڑے کا میل-

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ -اللہ نے گودنا گدانے والے پر لعنت کی نافع نے کہا یہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے-

اَلسِّوَاكُ یَشُدُّ اللِّثَةَ -مسواک مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے-

بابُ اللام مع الجیم

لَجْاً یا لَجَاً - پناہ لینا -
اِلْجَاءٌ - زبردستی کرنا' مجبور کرنا' بچانا' سپرد کرنا -
اِلْتِجَاءٌ - پناہ لینا -
لَجَاءٌ - پناہ' قلعہ' مینڈک' ایک قسم کا کچھوا - (اس کا مونث **لَجَاءَ ۃٌ** ہے) -
مَلْجَأٌ - جاء پناہ' قلعہ وغیرہ -
مَنْ دَخَلَ فِیْ دِیْوَانِ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ تَلَجَّأَ مِنْھُمْ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ قُبَّۃِ الْاِسْلَامِ - جو شخص مسلمانوں کے دفتر میں شریک ہو جائے (اپنا نام مسلمانوں میں لکھوا دے) پھر مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر دوسروں کی پناہ لے تو وہ اسلام کے گنبد سے نکل گیا (کافروں میں اس کا شمار ہوگا) -
ھٰذِہٖ تَلْجِئَۃٌ فَاَشْھِدْ عَلَیْہِ غَیْرِیْ - (آنحضرتؐ نے بشیر بن نعمان کے باپ سے فرمایا) یہ توتلجۂ ہے یعنی ایک وارث کو دوسرے وارثوں سے زیادہ دلانا یا ظاہر اور باطن کا اختلاف تو اس پر اور کسی کو گواہ کر لے (میں ایسے مکروہ کام کا گواہ بننا نہیں چاہتا - یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب نعمان کو بشیر نے اور بیٹوں سے زیادہ دلایا تھا اور آنحضرت ﷺ کو اس پر گواہ کرنا چاہا تھا) -
اَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْكَ - میں نے اپنی پشت تجھ پر لگا دی (تجھ پر میرا بھروسہ اور اعتماد ہے) -
مَنْ وَجَدَ مِنْھَا مَلْجَأً - جو شخص وہاں کوئی جائے پناہ پائے تو اس میں پناہ لے (گوشہ نشینی کرے) -
لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ - تجھ سے بھاگ کر کوئی پناہ یا نجات کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف -
اَلْجَأْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ - میں نے اپنا کام پروردگار کو سونپ دیا -
لَجَأَ اِلَیْہِ - اس کی پناہ لی -
لَجَأَ عَنْہُ - اس کو چھوڑ کر دوسرے کی پناہ لی -
لَجَبٌ - جوش مارنا' اضطراب کرنا' چیخ مارنا -
لُجُوْبَۃٌ - دودھ کم ہونا یا زیادہ ہونا -
تَلْجِیْبٌ - بمعنی **لَجَبٌ** ہے اور کاٹنا -
بَحْرٌ ذُوْ لَجَبٍ - آواز کرتا ہوا سمندر -
جَیْشٌ لَجِبٌ - عظیم الشان بڑا لشکر -
کَثُرَ عِنْدَہُ اللَّعَبُ - آپ کے پاس بہت شور وغل ہوا (یعنی لوگوں کا ہجوم اور ان کی آواز یہ شاید مقلوب ہے **جَلَبَۃٌ** کا اس کے بھی یہی معنی ہیں) -
سَمِعَ لَجَبَۃَ خَصْمٍ - فریق مقابل کی آواز سنی -
فِی الثَّنِیَّۃِ وَالْجَذَعَۃِ وَاللِّجْبَۃِ - ایک سال کی بکری میں جو دوسرے سال میں لگی ہو اور ایک سال کی بکری میں اور اس بکری میں جس کو جنے چار مہینے گزر گئے ہوں اس کا دودھ گھٹ گیا ہو (نہایہ میں ہے کہ **لَجْبَۃٌ** کی جمع **لِجَابٌ** اور **لَجَبَاتٌ** آئی ہے -)
اِشْتَرَیْتُ مِنْ ھٰذَا شَاۃً فَلَمْ اَجِدْلَھَا لَبَنًا قَالَ لَعَلَّھَا لَجَبَتْ - (ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا) میں نے اس سے ایک بکری خریدی لیکن اس میں دودھ نہ پایا - انھوں نے کہا شاید اس کے جننے کو چار مہینے گزر گئے ہوں گے -
یَنْفَتِحُ لِلنَّاسِ مَعْدِنٌ فَیَبْدُوْلَھُمْ اَمْثَالُ اللُّجُبِ مِنَ الذَّھَبِ - زمین میں ایک کان نمودار ہوگی اس میں سے سونا پیٹ والی بکریوں کے برابر نکلے گا (بعض نے کہا شاید صحیح **لُجُنٌ** ہے - مگر یہ درست نہیں کیونکہ **لُجُنٌ** جمع ہے **لُجَیْنٌ** کی جس کے معنی چاندی - تو عبارت کا مطلب نہیں نکلتا یعنی سونا چاندیوں کی طرح نمودار ہوگا بعض نے کہا صحیح **اَمْثَالُ النُّجُبِ** تھا - راوی نے غلطی سے اس کو **لُجُبٌ** کر دیا - اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ذات والے عمدہ اونٹوں کے برابر اس میں سے سونا نکلے گا - نہایہ میں ہے کہ پہلے معنی کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حدیث میں **لِجَبٌ** ہو جو جمع **لَجَبَۃٌ** کی' معنی وہی پیٹ والی بکریاں) -
فَلَجَبَہٗ ثَلٰثَ لَجَبَاتٍ - حضرت موسیٰؑ نے اس پتھر کو تین ماریں لگائیں (اپنے عصا سے' مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی کیونکہ **لَجَبٌ** کے معنی مارنے کے نہیں آئے بعض نے کہا صحیح **لَحَتَہٗ** ہے **لَحَتٌ** سے بمعنی مارنا - عرب لوگ کہتے ہیں **لَحَتَہٗ بِالْعَصَا** اس کو لاٹھی سے مارا - مگر امام احمدؒ کی مسند میں **لَجَبَہٗ** مروی

ہے جیم اور بائے موحدہ سے)۔

فَاَخَذَ بِلَجْبَتَيِ الْبَابِ - آپ نے دروازہ کی دونوں چوکھٹ تھامیں (اور پوچھا کیا ہے؟ ابوموسیٰ نے کہا ایک روایت یونہی ہے مگر صحیح بِلَجْفَتَيِ الْبَابِ ہے۔ اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

لَهَا كَلَبٌ وَلَجَبٌ وَلَهَبٌ - دوزخ کی آگ میں سختی ہے اور آواز اور لپٹ۔

لَجَجٌ یا لَجَاجٌ یا لَجَاجَةٌ - خصومت میں عناد کرنا' اصرار کرنا' لازم کر لینا' ہمیشہ کرنا' کسی کام کے چھوڑنے سے انکار کرنا' سوال میں پیچھے لگ جانا۔

تَلْجِيجٌ - موج میں گھسنا۔

مُلَاجَّةٌ - جھگڑا قائم رکھنا' برابر جھگڑتے رہنا۔

اِلْجَاجٌ - آواز کرنا' بڑبڑانا۔

تَلَجُّجٌ - دعویٰ کرنا۔

اِلْتِجَاجٌ - مل جانا' گہرا ہونا' موج مارنا۔

اِسْتِلْجَاجٌ - دعویٰ کرنا' اپنی بات پر اڑے رہنا۔

اِذَا اسْتَلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّهٗ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ - جب تم میں سے کوئی اپنی قسم پر جما رہے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ قسم توڑنا اور کفارہ دے دینا بہتر ہے تو اس پر کفارہ دینے سے بھی زیادہ گناہ ہوگا (کیونکہ کفارہ سے بھی زیادہ سخت ہے جو قسم توڑنے سے ہوتا ہے۔ ایک روایت میں اِذَا اسْتَلْجَجَ ہے ایک میں لَاَنْ يَّلِجَّ ہے)۔

مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ اِذَا الْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ - جو شخص سمندر میں ان دنوں میں سوار ہو جب وہ جوش مارتا ہے تو اس سے ذمہ اٹھ گیا (یعنی اس کی حفاظت کا - کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا)۔

قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ لَجَّتِ الْقَضِيَّةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ - سہیل بن عمرو نے کہا میرا تمہارا جھگڑا لازم ہو گیا۔

قَدَّمُوْنِيْ فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰى قَفَيَّ - انھوں نے مجھ کو آگے کیا اور تلوار میری گدی پر رکھ دی۔

سَمِعْتُ لَهُمْ لَجَّةً بِآمِيْنَ - میں نے نمازیوں کے آمین کہنے کی چیخ سنی۔

اَلَجَّ الْقَوْمُ - لوگ چیخ اٹھے۔

تَلَجْلُجٌ - تردد۔

تَلَجْلَجَ فِيْ صَدْرِيْ - میرے دل میں گزرا یعنی خیال آیا گو جما نہیں۔

يَلَنْجُوْج - عود۔

مَجَامِرُهُمُ الْاَلَنْجُوْجُ - ان کی انگیٹھیوں میں عود جلتا ہوگا۔

لَجْفٌ - سخت مارنا' کھودنا۔

تَلْجِيفٌ - کناروں میں کھودنا۔

تَلَجُّفٌ - دھسنا۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ الدَّجَّالَ وَفِتْنَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَانْتَحَبَ الْقَوْمُ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ فَاَخَذَ بِلَجْفَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کے فتنوں کا - پھر آپ حاجت کے لئے باہر نکلے لوگ رونے لگے ان کی آوازیں بلند ہوئیں آنحضرتؐ نے دروازے کے دونوں بازو تھامے اور پوچھا کیا حال ہے؟ (لوگ کیوں روتے ہیں - ایک روایت میں لَجْبَتَيِ الْبَابِ ہے بائے موحدہ سے یہ راوی کی غلطی ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَجَفٌ - کنارہ (اس کی جمع اَلْجَافٌ ہے)۔

لَجِيْفَتَانِ - دروازے کے دونوں بازو۔

بِئْرٌ مُلْجَفَةٌ - دھنسا ہوا کنواں۔

حَفَرَ حَفِيْرَةً فَلَجَفَهَا - ایک گڑھا کھودا اس کے کنارے سب کھودے۔

لَجِيْفٌ - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام تھا۔

لَجْلَجَةٌ یا تَلَجْلُجٌ - دل میں گزرنا' کھٹکتے رہنا۔

اَلْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيْمَا تَلَجْلَجَ فِيْ صَدْرِكَ مِمَّا لَيْسَ فِيْ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ (حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا) دیکھو خوب سمجھ لو خوب سمجھ لو ان باتوں کو جو تمہارے دل میں گزریں اور کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہؐ میں ان کا ذکر نہ ہو (بڑی احتیاط کے ساتھ ان میں غور کرو ایسا نہ ہو غلطی میں پڑ

جاؤ)-

اَلْكَلِمَةُ مِنَ الْحِكْمَةِ تَكُوْنُ فِيْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَلَجْلَجُ حَتّٰى تَخْرُجَ اِلٰى صَاحِبِهَا - (حضرت علیؓ نے فرمایا) حکمت کی کوئی بات منافق کے دل میں ہوتی ہے پھر وہ اس کے دل میں کھٹکتی رہتی ہے یہاں تک کہ اپنے صاحب یعنی مومن تک پہنچ جاتی ہے (وہ اس کو یاد کر لیتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اور دونوں جہان کی فلاح حاصل کرتا ہے حکمت تمام علوم کو شامل ہے دینی ہوں یا دنیوی اور مومن ہر علم کا خواہاں اور قدر دان ہے)-

لَجْمٌ - سینا-

اِلْجَامٌ - منہ تک پہنچنا' لگام چڑھانا-

تَلْجِيْمٌ - لگام باندھنا-

اِلْتِجَامٌ - لگام قبول کر لینا-

لَجَامٌ - لگام-

مَنْ سُئِلَ عَمَّا يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - جو شخص ایک بات کو جانتا ہو پھر اس کو چھپا لے پوچھنے پر نہ بتلائے (یعنی دین کی بات) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو آگ کی لگام پہنائے گا - (یہ گویا سزا ملے گی منہ بند کرنے کی کیونکہ لگام سے بھی منہ بند ہو جاتا ہے - نہایہ میں ہے کہ یہاں وہ بات مراد ہے جس کا سکھلانا اور بتلانا ضروری ہو اور سوائے اس کے دوسرا کوئی بتلانے والا وہاں نہ ہو - مثلاً ایک نو مسلم شخص نماز پڑھنا نہیں جانتا اور نماز کا وقت آ پہنچا ہے وہ دوسرے شخص سے کہے مجھ کو نماز سکھلاؤ تا کہ نماز پڑھوں یا کوئی شخص یہ پوچھنے آئے کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام؟ تو ایسی حالت میں علم والے شخص کو بتلانا اور جواب دینا ضروری ہے ورنہ وہ اس سزا کا مستحق ہوگا)-

يَبْلُغُ الْعَرَقُ مِنْهُمْ مَايُلْجِمُهُمْ - پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر لگام کی طرح ہو جائے گا (بات نہ کر سکیں گے)-

اِسْتَثْفِرِيْ وَتَلَجَّمِيْ - پھاہہ رکھ لے اور لنگوٹ کس لے (تا کہ استحاضہ کا خون باہر آ کر نہ پھیلے)-

مُلْجَمًا مُّسَرَّجًا - لگام لگا ہوا زین کسا ہوا (سب طرح سے تیار اور آراستہ)-

لَجْنٌ - چاٹنا' جھاڑنا-

لِجَانٌ اور لُجُوْنٌ - شوخی کرنا' بھاری ہونا-

تَلْجِيْنٌ بمعنی لَجْنٌ ہے-

تَلَجُّنٌ - چپک جانا-

لَجِيْنٌ - کٹے ہوئے پتے جانور کے چارے کے لئے-

لُجَيْنٌ - چاندی-

لَا يُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَاللُّجَيْنِ وَاللَّجِيْنِ - جن کو شریف اور دوغلے اور جھاڑ (درخت) کے پتے اور چاندی میں تمیز نہ ہو-

بِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَا اَقْضِيْكَهَا اِلَّا لُجَيْنِيَّةً - (عرباض بن ساریہ کہتے ہیں) میں نے ایک جوان اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچا پھر میں اس کی قیمت کا تقاضا کرنے کو آیا - تو آپ نے فرمایا میں اس کی قیمت میں چاندی کے درہم دوں گا-

اِذَا اَخْلَفَ كَانَ لَجِيْنًا - جب دوسرا پتہ نکالے تو لجین ہوگا - (اراک اور سلم دونوں درختوں کے پتوں کو عرب لوگ جھاڑتے ہیں پھر ان کو سکھا کر کوٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ خطمی کے گوند کی طرح ہو جاتے ہیں اور جس چیز میں لزوجت (چپک) ہو اس کو عرب لوگ لَجِيْن کہتے ہیں)-

تَلَجَّنَ - چپک دار ہو گیا-

بابُ اللام مع الحاء

لَحْبٌ - کشادہ رستہ میں چلنا' مارنا' اثر کرنا' لمبا کاٹنا' چھیلنا' بیان کرنا' جماع کرنا' پچھاڑ دینا' سیدھا جانا' جلدی جانا-

لُحُوْبٌ - کھل جانا' واضح ہونا-

لَحَبٌ - بڑھاپے سے گل جانا-

تَلْحِيْبٌ - مارنا' اثر کرنا-

اِلْتِحَابٌ - کشادہ رستہ میں جانا-

لَاحِبٌ - کشادہ' واضح-

مِلْحَبٌ - گالی باز' بدزبان-

رَاَيْتُ النَّاسَ عَلٰى طَرِيْقٍ رَّحْبٍ لَّاحِبٍ - میں نے لوگوں کو دیکھا کشادہ صاف راستہ پر-

لَاتُعَفِّ سَبِيْلًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَبَهَا - (حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) اس راستہ کو مت چھوڑو جس کو آنحضرتؐ نے صاف کیا (یعنی جس طریق پر آنحضرتؐ چلا کرتے تھے اسی پر چلو آپؐ نے جو راستہ قائم کر دیا اور کھول دیا اسی پر چلتے رہو)-

لَحْتٌ - چھیلنا' مارنا-

لُحَاتَةٌ - چھلکا جو اتارا جائے-

لَحْتٌ - خالص' سچا-

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَايَزَالُ فِيْكُمْ وَ اَنْتُمْ وُلَاتُهٗ مَالَمْ تُحْدِثُوْا اَعْمَالًا فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شَرَّ خَلْقِهٖ فَلَحَتُوْكُمْ كَمَا يُلْحَتُ الْقَضِيْبُ - یہ حکومت اور خلافت تم لوگوں میں رہے گی جب تک تم دین میں نئے کام بدعتیں نہ نکالو' جب بدعتیں نکالو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی بری مخلوق (یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو یا مسلمانوں میں سے ظالم اور فاجر بادشاہوں) کو تم پر مسلط کر دے گا وہ تمہاری کھال اس طرح اتاریں گے جیسے لکڑی کا پوست چھیلتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں لَحَتَ الْعَصَا چھڑی کو چھیل ڈالا - اور لَحَتَهٗ جب اس کا سب مال متاع لے لے کچھ نہ چھوڑے)-

لَحْجٌ - مارنا' نظر لگانا' پناہ لینا-

لَحَجٌ - پھنس جانا-

تَلْحِيْجٌ - ملا دینا' خلط کرنا-

اِلْحَاجٌ - لاچار کرنا-

لَحْجٌ یا لُحْجٌ - مکان کا گوشہ-

لَحِجٌ - تنگ-

مَلَاحِجُ - مشکلات-

فَرَفَعَ سَيْفَهٗ فَلَحِجَ - انھوں نے تلوار اٹھائی دیکھا تو وہ نیام میں پھنس گئی ہے (اس میں گھس گئی ہے نکل نہیں سکتی)-

لَحٌّ - چپک جانا' چمٹ جانا-

اِلْحَاحٌ - چمٹ کر سوال کرنا' برابر سے جانا' شوخی کرنا' بیٹھ جانا' اڑ جانا' سست ہو جانا-

لَاحٌّ - تنگ-

فَبَرَكَتْ نَاقَتُهٗ فَزَجَرَهَا الْمُسْلِمُوْنَ فَاَلَحَّتْ - آنحضرتؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی- مسلمانوں نے اس کو ڈانٹا لیکن وہ اڑ گئی (اپنی جگہ سے نہ ہلی)-

وَالْوَادِیْ يَوْمَئِذٍ لَاحٌّ - اس وقت مکہ کی وادی تنگ تھی (درخت اور پتھروں میں گھری ہوئی)-

لَحْدٌ - بغلی قبر بنانا' قبر کھودنا' گاڑنا' جھک جانا' بے دینی کرنا-

مُلَاحَدَةٌ - ایک دوسرے پر کج ہونا-

اِلْحَادٌ - بغلی قبر بنانا' کھودنا' دین سے پھر جانا' بے دین ہو جانا' حرم کی بے حرمتی کرنا' جھوٹ طوفان جوڑنا-

اِلْتِحَادٌ - مائل ہونا' جھک جانا-

اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ - حرم کی سرحد میں غلہ کو روک رکھنا (کہ جب گراں ہوگا اس وقت بیچیں گے) ''الحاد'' ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ - طیبی نے کہا مکہ کی زمین ایسی وادی ہے جس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا تو وہاں غلہ اور اشیائے ضروری کا روکنا باشندوں پر ظلم کرنا ہے وہاں تو جلد جلد مال لا کر بیچنا چاہئے تاکہ لوگوں کو آسانی اور فراغت ہو)-

مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ - حرم میں الحاد اور بے دینی کرنے والا (وہاں کے آدمیوں اور جانوروں کو ستانے والا)-

لَايُلْطَطُ فِي الزَّكٰوةِ وَلَا يُلْحَدُ فِي الْحَيٰوةِ - زکوٰۃ کو نہ روکنا چاہئے (بلکہ تحصیل دار کے مطالبہ پر فوراً ادا کر دینا چاہئے) اور زندگی بھر حق بات سے نہ پھرنا چاہئے (ایک روایت میں لَاتُلْطِطْ وَلَا تُلْحِدْ ہے ایک میں لَانُلْطِطُ اور لَانُلْحِدُ ہے)-

اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا یا اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْدًا - میرے لئے بغلی قبر بناؤ-

فَاَرْسَلُوْا اِلَى اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ - صحابہؓ نے دونوں طرح کی قبر بنانے والوں کو بلا بھیجا - یعنی بغلی قبر بنانے والے کو

اور صندوقی قبر بنانے والے کو (لیکن اتفاق سے بغلی قبر بنانے والے پہلے آ گئے آنحضرتؐ کے لئے بغلی قبر ہی بنائی گئی)۔

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا - ہمارے لئے بغلی قبر ہے اور دوسروں (یعنی یہود اور نصاریٰ) کے لئے صندوقی قبر ہے (تو افضل یہی ہے کہ قبر بغلی ہو البتہ اگر زمین نرم ہو اور بغلی قبر نہ بن سکے تب صندوقی بھی بنانا درست ہے)۔

رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يُلْحِدُ - مدینہ میں دو شخص قبر کھودنے والے تھے (ابوطلحہ تو بغلی کھودتے تھے اور ابوعبیدہ صندوقی۔ مجمع البحار میں ہے کہ صندوقی قبر بنانا منع نہیں ہے ورنہ صحابہؓ ابوعبیدہ کو صندوقی قبر بنانے سے منع کر دیتے)۔

اَلْاِلْحَادُ - اللہ کے ساتھ شرک کرنا، نسبت دینا۔

حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلٰى وَجْهِهٖ لُحَادَةٌ مِّنْ لَحْمٍ - یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ سے ایسے حال میں ملے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک لوتھڑا بھی نہ ہوگا۔

لَحْسٌ - چاٹنا، کھا جانا، چھیلنا۔

مَلْحَسٌ اور لَحْسَةٌ اور لُحْسَةٌ - چاٹنا انگلیوں سے یا زبان سے۔

تَلْحِيْسٌ - چٹانا۔

اِلْحَاسٌ - چرانا۔

اِلْتِحَاسٌ - لے لینا۔

سَنَةٌ لَّاحِسَةٌ - قحط کا سال۔

لَاحُوْس - منحوس۔

لَحُوْسٌ - حریص۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ - شیطان بڑا ٹوہ لگانے والا (شدید الحس وَالِا دراك) بڑا چاٹنے والا ہے۔

عَلَيْكُمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ اَهْيَسُ اَلْيَسُ اَلَدُّ مِلْحَسٌ - تم فلاں شخص کو لازم کرلو وہ بڑا پھرنے والا، بےقرار، جھگڑالو، جو چیز نظر آئے اس کو لے لینے والا ہے۔

اِلْتَحَسْتُ مِنْهُ حَقِّيْ - میں نے اپنا حق اس سے وصول کرلیا۔

مَنْ اَكَلَ قَصْعَةً فَلَحَسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهٗ - جو شخص ایک پیالہ (یا رکابی) میں کھائے پھر اس کو چاٹ کر صاف کر لے تو وہ پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرے گا (کیونکہ پیالہ اور رکابی کا چاٹ کر صاف کر لینا دلیل ہے تواضع اور انکساری کی۔ دوسری روایت میں یوں ہے مَنْ اَكَلَ قَصْعَةً ثُمَّ لَحِسَهَا يَقُوْلُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ جو شخص ایک پیالہ میں کھائے پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ کہتا ہے اللہ تجھ کو (دوزخ سے) آزاد کرے۔

لَحْصٌ - گھس جانا، کسی کا حال خوب دریافت کر کے تھوڑا تھوڑا بیان کرنا۔

تَلْحِيْصٌ - سختی کرنا، تنگ کرنا۔

اِلْتِحَاصٌ - لاچار کرنا، مجبور کرنا، روک رکھنا، گھس جانا، اکھیڑ لینا، نگل جانا۔

لَحَاص - سختی، آفت، مجبوری۔

لَحِيْصٌ - تنگ۔

لَحْصَانٌ - دوڑنا۔

سُئِلَ عَنْ نَضَحِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ كَانَ مَنْ مَّضٰى لَا يُفَتِّشُوْنَ عَنْ هٰذَا وَلَا يُلَحِّصُوْنَ - عطا سے پوچھا کیا وضو کرنے والے کا پانی جو اڑ کر گرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا آسانی کرو تم پر بھی آسانی ہوگی۔ اگلے لوگ (صحابۂ کرامؓ) ایسی باتوں کو نہیں کریدتے تھے اور نہ ان میں سختی کرتے تھے (یہ پچھلے لوگوں کی نکالی ہوئی باتیں ہیں کہ مستعمل پانی نجس ہے)۔

لَحْطٌ - چھڑکنا۔

اِلْتِحَاطٌ - غصہ ہونا۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ لَحَطُوْا بَابَ دَارِهِمْ - حضرت علیؓ بعض لوگوں کے پاس سے گزرے جنھوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی چھڑکا تھا۔

لَحْظٌ - دیکھنا یا کنکھیوں سے دیکھنا۔

تَلَحُّظٌ - تنگ ہونا۔

جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ - آنحضرتؐ اکثر کنکھیوں سے دیکھا کرتے (یعنی اس گوشۂ چشم سے جو کنپٹی کی طرف ہے اور جو گوشۂ آنکھ کا ناک کی طرف ہے اس کو مُوْق اور مَاق کہتے ہیں۔

لَحِیظٌ - نظیر اور مثیل-

كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ - آنحضرتؐ نماز میں گوشۂ چشم سے دائیں اور بائیں دیکھتے (نماز میں آنکھ بند نہ کرتے) اور پیٹھ کی طرف اپنی گردن نہ پھراتے (معلوم ہوا کہ التفات یعنی گوشۂ چشم سے ادھرادھر دیکھنا نماز کو فاسد نہیں کرتا گو مستحب یہ ہے کہ سجدے کے مقام پر نظر جمائے رہے دوسری حدیث میں ہے کہ نماز میں التفات نہ کرو وہ ہلاک کرنے والا ہے- اب آنحضرتؐ جو التفات فرماتے تھے تو شاید آپ کے لئے خاص ہو- بعض نے کہا آپؐ نے بیان جواز کے لئے ایسا کیا ہوگا یا کسی ضرورت سے)-

لَحْفٌ - لحاف اڑہانا' پہنانا' چاٹنا-

تَلْحِيْفٌ - ازار کو زمین پر گھسیٹنا غرور اور تکبر کی راہ سے-

مُلَاحَفَةٌ - لازم کر لینا' ڈھانپ لینا-

اِلْحَافٌ - سوال میں لپٹنا چمٹنا' پہنانا-

تَلَحُّفٌ - لحاف بنانا-

اِلْتِحَافٌ - لحاف ڈھانپ لینا-

لِحَاف - ہر کپڑا جس سے ڈھانپا جائے اور بیوی اور اوپر کا کپڑا جو سب کپڑوں کے اوپر اوڑھا جائے-

مِلْحَفَه کے بھی وہی معنی ہیں-

مَنْ سَأَلَ وَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَقَدْ سَأَلَ النَّاسَ اِلْحَافًا - جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں (یعنی گیارہ روپے) اور پھر وہ لوگوں سے سوال کرے تو اس نے الحاف کے ساتھ سوال کیا (جو منع ہے- قرآن میں ہے لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا)-

كَانَ يُلْحِفُ شَارِبَهٗ - آنحضرتؐ اپنی مونچھیں خوب کتراتے تھے (اس طرح کہ قریب قریب مونڈنے کے ہو جائے)-

كَانَ اسْمُ فَرَسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحِيْفُ - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام لحیف تھا (چونکہ اس کی دم بہت لمبی تھی جو زمین کو ڈھانپ لیتی - عرب لوگ کہتے ہیں لَحَفْتُ الرَّجُلَ بِاللِّحَافِ - میں نے اس پر لحاف ڈال دیا یعنی اس کو چھپادیا)-

مُتَعَطِّفًا بِمِلْحَفَةٍ - ایک بڑی چادر لپیٹے ہوئے-

فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحَفَ بِهٖ - اگر وہ کشادہ ہو تو اسے لپیٹ لے-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَاءِهٖ - آنحضرتؐ اپنی عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھ لیتے-

قَامَ فِيْ نَسَّاجَةٍ مُلْحِفًا بِهَا - ایک بنی ہوئی چادر میں کھڑے ہوئے اس کو لپیٹ کر-

رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ - آنحضرتؐ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (ہاتھ اندر کر لئے)-

اُنْظُرْ اِلٰى مِلْحَفِهَا - اس کی چادر دیکھو-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ - اللہ تعالیٰ اس سائل کو ناپسند کرتا ہے جو لگ چمٹ کر سوال کرے- (بغیر لئے کسی طرح نہ جائے)-

لَيْسَ لِلسَّائِلِ الْمُلْحِفِ اِلَّا الرَّدُّ - جو شخص چمٹ کر سوال کرے اس کی سزا یہ ہے کہ خالی پھیر دیا جائے (اس کو کچھ نہ دیں)-

اِلْتِحَافُ الصَّمَّاءِ - صما لپیٹنا' وہ یہ ہے کہ ایک کپڑے کو سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لیں کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں-

سَأَلْتُهٗ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ - لومڑی کی کھال کا لحاف بنانا کیسا ہے میں نے ان سے پوچھا-

تُصَلِّي الْمَرْأَةُ بِدِرْعٍ وَّمِلْحَفَةٍ - عورت ایک کرتے اور ایک چادر میں نماز پڑھ سکتی ہے-

لَحْقٌ یا لَحَاقٌ - پالینا' مل جانا' پہنچ جانا-

لُحُوْقٌ - لازم ہونا' واجب الادا ہونا-

لَحَاقٌ - پالینا-

مُلَاحَقَةٌ - لازم کر لینا' الحاح کرنا-

اِلْحَاقٌ - پالینا' پیچھے کر دینا' مل جانا-

تَلَاحُقٌ اور اِلْتِحَاقٌ - مل جانا-

اِسْتِلْحَاقٌ - اپنے خاندان میں ملالینا' الحاق میں ہونا-

اَلْحَاق - وادی کے وہ حصے جہاں پانی خشک ہو جانے کے بعد زراعت کی جائے (یہ جمع ہے لَحْق کی)-

اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ - تیرا عذاب کافروں کو لگنے والا ہے (مشہور روایت بکسر حا ہے - ایک روایت میں بہ فتحہ حا ہے - آخری قول کو لغت والوں نے اچھا کہا ہے)-

وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ - اللہ چاہے تو ہم تم سے مل جائیں گے (ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا)-

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ - آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ جس شخص کا نسب اس کے باپ کے بعد ملایا جائے' جس کے لئے دعویٰ کیا جاتا ہے تو وہ اس شخص سے مل جائے گا جس نے اس کو ملایا (خطابی نے کہا یہ وہ احکام ہیں جو شروع زمانۂ اسلام میں دیئے گئے تھے اس زمانہ میں لوگوں کی بدکار لونڈیاں تھیں جو زنا کراتی پھرتی تھیں اور ان کے مالک بھی ان سے ملوث ہوتے' پھر جب اولاد ہوتی تو اس کا دعویٰ مالک بھی کرتا اور زانی بھی - لیکن آنحضرتؐ نے اس کا نسب مالک سے ملا دیا کیونکہ وہی صاحب فراش ہے اگر مالک مر گیا ہو اور اس نے بچہ کا نسب اپنے سے نہ ملایا ہو لیکن اس کے وارث ملائیں تب بھی وہ مالک کا بچہ ہو جائے گا - لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ میراث کا مستحق ہوگا یا نہیں)-

تَخْدِيْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَهِيَ لَاحِقَةٌ ذَوَابِلُ وَقْعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ - ہاتھ اور پاؤں پر چلتی ہیں اور دبلی ہیں ان کی کھالیں خشک ہیں زمین پر بہت کم پڑتی ہیں (ان کو آرام لینا اور زمین پر لیٹنا بہت کم نصیب ہوتا ہے جیسے قسم کھانے والا قسم پوری کرنے کے لئے تھوڑا سا وہ کام کر لیتا ہے جس کی قسم کھائی)-

لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ - اگر وہ میرا نسب ایک کالے غلام سے ملا دیتا (شاید ان کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ زانی سے نسب ثابت نہیں ہوتا)-

كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَلْحَقُ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً - ابو ہریرہ مل جاتے اور لوٹ نہ کرتے -

اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ - اپنے کنبے والوں میں چلی جا (یہ طلاق کا کنایہ ہے)-

اِلْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ - صفہ میں جو فقیر اور محتاج لوگ رہتے ہیں ان سے مل جا-

يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ - جن لوگوں سے محبت رکھے اور ان کے برابر اچھے اعمال نہ کر سکے (تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کر دے گا - یہ اس کی حسن نیت اور نیکوں کے ساتھ محبت رکھنے کا ثمرہ ہے اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا ایک روایت میں لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ہے - معنی وہی ہیں)-

لَحْكٌ - حلق میں دوا ڈالنا' خوب جوڑ دینا' ملا دینا-

مُلَاحَكَةٌ اور تَلَاحُكٌ بمعنی لَحْكٌ ہے-

تَلَاحُكٌ - ایک میں ایک گھس جانا-

لَحِكٌ - جس کو دیر میں انزال ہو-

اِذَا سُرَّ فَكَاَنَّ وَجْهَهُ الْمِرْاٰةُ وَكَاَنَّ الْجُدُرَ تُلَاحِكُ وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چمک دمک کر آئینہ کی طرح ہو جاتا اور گویا دیواروں کا عکس آپ کے چہرۂ مبارک میں دکھائی دیتا-

تَلَاحَكَتْ عَلَيَّ الشَّدَائِدُ - سختیاں پے در پے مجھ سے لگ گئیں-

لَحْكَاءُ اور لَحَكَةٌ - ایک چمکتا کیڑا ہے-

لَخْلَخٌ - تنگ مکان-

خُبْزَةٌ لَخْلَخَةٌ - سوکھی روٹی-

لَخْلَخَةٌ اور تَلَخْلُخٌ - اپنی جگہ سے نہ ہلنا دور ہو جانا-

مُلَخْلَخٌ - قوم کا سردار بڑا شخص-

اِنَّ نَاقَةً اِسْتَنَاخَتْ عِنْدَ بَيْتِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَهُوَ وَاضِعٌ زِمَامَهَا ثُمَّ تَلَخْلَخَتْ وَ اَرْزَمَتْ وَ وَضَعَتْ جِرَانَهَا - ایک اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے پاس بیٹھ گئی انھوں نے اس کی باگ بھی زمین پر چھوڑ دی - پھر وہ اونٹنی اپنی جگہ سے نہ ہلی اس نے آواز کی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی-

تَلَخْلُخٌ - اپنی جگہ پر جم جانا (اس کی ضد تَخَلْخُلٌ

ہے)-

لَحْمٌ - مضبوط کرنا، ہڈی پر سے گوشت اتارنا، ضرر پہنچانا، گوشت کھلانا، جم جانا-

لَحَامَۃٌ - پرگوشت ہونا-

مُلَاحَمَۃٌ - ملا دینا، خوب بٹنا-

اِلْحَامٌ - کسی کو موقع دینا کہ دوسروں کو گالیاں دے-

تَلَاحُمٌ - جڑ جانا، جنگ کرنا (جیسے اِلْتِحَامٌ ہے) گوشت بھر آنا-

اِسْتِلْحَامٌ - کشادہ ہونا-

لَحْمٌ - گوشت (اس کی جمع لِحَامٌ اور لُحُوْمٌ اور لِحْمَانٌ اور لُحْمَانٌ اور اَلْحُمٌ ہے)-

مَلْحَمَۃٌ - بڑا حادثہ، جنگ عظیم (اس کی جمع مَلَاحِمُ ہے)-

اِنَّ اللّٰہَ لَیُبْغِضُ اَھْلَ الْبَیْتِ اللَّحِمِیْنَ - (ایک روایت میں اَلْبَیْتَ اللَّحِمَ وَاَھْلَہٗ ہے یعنی) اللہ تعالیٰ ان گھر والوں کو ناپسند کرتا ہے جو ہمیشہ گوشت کھاتے ہوں (بغیر گوشت کے ان کا گزر نہ ہو سکے- بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان بھائیوں کا گوشت کھاتے ہیں ان کی غیبت کرتے ہیں)-

رَجُلٌ لَحِمٌ - ہمیشہ گوشت کھانے والا مرد-

بَیْتٌ لَحِمٌ - جس گھر میں ہر روز گوشت آئے-

اِتَّقُوْا ھٰذِہِ الْمَجَازِرَ فَاِنَّ لَھَا ضَرَاوَۃً کَضَرَاوَۃِ الْخَمْرِ - ان کمیلوں سے بچے رہو (وہاں اکثر جانے سے جانوروں کو کٹتا ہوا دیکھنے سے) کیونکہ ان سے ایک ایسی عادت پیدا ہوتی ہے جیسے شراب پینے سے (شراب پینے کی جب عادت ہوتی ہے تو اس سے نفرت جو مقتضائے اسلام ہے جاتی رہتی ہے- دوسرے منہ سے نہیں چھٹتی، اسی طرح اکثر کمیلوں میں جانا وہاں جانوروں کا ذبح دیکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے- بعض نے کہا کمیلوں سے بچے رہو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر روز گوشت کھانے سے بچے رہو ورنہ گوشت کی عادت شراب کی طرح پڑ جائے گی بغیر اس کے کھانا نہیں کھایا جائے گا)-

مُلْحِمٌ - جس کے پاس گوشت بہت ہو یا بہت گوشت کھلاتا ہو-

لَاحِمٌ - گوشت والا-

لَحِیْمٌ - موٹا پرگوشت- (جیسے شَحِیْمٌ چربی دار)-

اِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَۃً کَضَرَاوَۃِ الْخَمْرِ - گوشت کی لت ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شرابی کو شراب کی)-

اِنَّہٗ اَخَذَ الرَّایَۃَ یَوْمَ مُوْتَۃَ فَقَاتَلَ بِھَا حَتّٰی اُلْحِمَ الْقِتَالُ - حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے موتہ کی جنگ میں جھنڈا سنبھالا اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے یا بے طرح جنگ میں پھنس گئے کہ وہاں سے نکلنا نہ ہو سکا-

وَمِنْھُمْ مَنْ اُلْحِمَ الْقِتَالَ - بعض ان میں سے جنگ میں مارے گئے-

لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا - جب جنگ میں مسلمان کافروں سے بھڑ جائیں اس وقت کوئی دعا رد نہیں ہوتی، جب ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں-

اِنَّہٗ لَحِمَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ - اسامہ بن زیدؓ نے دشمنوں میں سے ایک کو قتل کر ڈالا یا اس سے بھڑ کر چپک گئے یا ایسا زخم لگایا جو گوشت تک پہنچا-

اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَۃِ - آج تو جنگ کا دن ہے، خوب قتل وقتال کا-

وَیَجْمَعُوْنَ لِلْمَلْحَمَۃِ - نصاریٰ جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے-

نَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ - (آنحضرتؐ کا ایک نام یہ بھی ہے) جنگی پیغمبر (آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا دین پھیلانے کے لئے لڑنے اور مارنے مرنے کی اجازت دی جیسے حضرت موسیٰؑ کو اجازت تھی- اسی کے ساتھ آپ کا ایک نام نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ بھی ہے- یعنی مہربان پیغمبر- کیونکہ قتل وقتال آپ نے اس وقت کیا جب کافروں نے سمجھانے سے نہ مانا اب ان سے شرک چھڑانے کے لئے اور کوئی ذریعہ نہیں رہا نہ وہ جزیہ دینا قبول کرتے تھے نہ مسلمانوں کو ستانے سے باز آتے تھے)-

کَانَ لَہٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ - ان کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا

کرتا تھا-

اِلَّا اَنْ یُؤْتٰی بِالُّلحَیْمِ- (ہم آگ ہی نہیں سلگاتے تھے' کھجور پانی پر گزر کرتے) مگر کہیں سے کچھ گوشت آجاتا (تو آگ سلگاتے)-

اَلْحَمْتُهٗ فُلَانًا- میں نے اس کو موقع دیا کہ فلاں شخص کو گالیاں دے-

مُتَلَاحِمَةٌ- وہ زخم جو گوشت تک پہنچ جائے یا وہ زخم جس میں گوشت ابھر آئے-

صُمْ یَوْمًا فِی الشَّهْرِ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فِی الشَّهْرِ وَاَلْحَمَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے فرمایا) تو ہر مہینے ایک روزہ نفلی رکھا کر! اس نے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے- فرمایا اچھا ہر مہینے دو روزے رکھ- اس نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے- فرمایا اچھا ہر مہینے تین روزے رکھا کر- اس نے تیسری بار جب عرض کیا کہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے تو آپ خاموش ہو گئے آگے نہیں بڑھے (معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے ۱۳-۱۴-۱۵ کو رکھے اور یہ بھی وارد ہے کہ صوم داؤدی رکھے یعنی ایک روز روزہ ایک روز افطار- لیکن ہمیشہ روزہ رکھنا افضل نہیں ہے)-

فَاسْتَلْحَمَنَا رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ- دشمنوں میں سے ایک شخص ہمارے پیچھے لگا-

لِمَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ اِنَّهَا كَانَتْ مُتَلَاحِمَةً قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ لَمُسْتَرَادٌ- (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا) تو نے اپنی عورت کو طلاق کیوں دے دی- وہ کہنے لگا اس کی شرمگاہ پر گوشت اور تنگ تھی یا شرمگاہ بند تھی- حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تو لوگ چاہتے ہیں کہ عورتوں کی شرمگاہ تنگ ہو (تو متلاحمہ سے یہاں مراد وہی معنی ہیں یعنی عورت کی فرج تنگ ہو)-

فَلَمَّا عَلِقْتُ اللَّحْمَ سَبَقَنِیْ- (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں دبلی تھی تو دوڑ میں آنحضرتؐ سے آگے نکل گئی) پھر جب مجھ پر گوشت چڑھ گیا موٹی ہو گئی تو آپ آگے نکل گئے-

اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ- ولاء (یعنی وہ حق جو مالک کو غلام لونڈی پر آزاد کر دینے کے بعد پیدا ہوتا ہے) اس طرح ایک رشتہ ہے جیسے نسب کا رشتہ ہوتا ہے- (لُحْمَةٌ اور لَحْمَةٌ دونوں طرح صحیح ہے بعض نے کہا نسب میں بضم لام ہے اور کپڑے میں بفتحہ لام)-

صَارَ الصِّغَارُ لُحْمَةَ الْكِبَارِ- چھوٹے چھوٹے قطرے بڑے بڑے قطروں سے جڑ گئے پانی کی طرح (یعنی برسات میں)-

فِی الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلٰثَةُ اَبْعِرَةٍ- جو زخم گوشت تک پہنچے اس کی دیت تین اونٹ ہیں-

لَحِمٌ سَمِیْنٌ- اکڑ کر چلنے والا-

لَحْنٌ یَالُحُوْنٌ یَالَحَانَةٌ یَالَحَانِیَةٌ یَالَحْنٌ- غلطی کرنا- (اعراب میں) ایسی بات کہنا جو مخاطب کے سوا دوسرے لوگ نہ سمجھیں' مائل ہونا' قصد کرنا' سمجھ جانا' ہوشیار ہو جانا-

تَلْحِیْنٌ- گانے کی طرح قرأت کرنا-

مُلَاحَنَةٌ- لوگوں کو سمجھانا' عقل سکھانا-

اِلْحَانٌ- سمجھانا-

اَلْحَانٌ- گانے کے سر اور تال (یہ جمع ہے لَحْنٌ کی)-

اِنَّكُمْ لَتَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَعَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ بَعْضُكُمْ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنَ الْاٰخَرِ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ- تم میرے پاس جھگڑتے ہوئے آتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ تم میں سے ایک فریق اپنے دلائل بیان کرنے میں زیادہ چالاک اور مقرر ہو (مجھ کو اس کی تقریر سن کر یہ معلوم ہوا کہ وہ حق پر ہے حالانکہ ناحق پر ہو) پھر میں اس کے بھائی مسلمان کے حق میں سے کچھ اس کو دلا دوں (تو وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے دلا دینے سے اس پر مواخذہ نہیں رہا وہ اس کا حق دار ہو گیا) میں تو اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں-

مِثْلُ اللَّحْنِ فِی السَّرِیِّ مِثْلُ التَّفْنِیْنِ فِی الثَّوْبِ- جیسے سردار اور شریف شخص کا غلط بولنا' اور جیسے عمدہ مضبوط سنگین کپڑے میں ایک جھر جھرا ٹکڑا-

اِنَّهٗ بَعَثَ رَجُلَیْنِ اِلٰی بَعْضِ الثُّغُوْرِ عَیْنًا- فَقَالَ

لَهُمَا اِذَا انْصَرَفْتُمَا فَالْحَنَالِيْ لَحْنًا- آنحضرتؐ نے دو شخصوں کو بطور جاسوس کے ایک سرحد پر روانہ کیا (کہ دشمن کی خبر لائیں) آپ نے ان سے فرمایا جب تم لوٹ کر آنا تو اس طرح حال بیان کرنا کہ صرف میں سمجھ جاؤں دوسرے سننے والے نہ سمجھیں (ایسا نہ ہو کہ خبر پھیل جائے اور دشمن کو ہماری تیاری کی خبر ہو جائے یا دوسرے مسلمانوں کو دشمن کی قوت معلوم ہو کر ان کی ہمت پست ہو جائے)-

عَجِبْتُ لِمَنْ لَّاحَنَ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ- مجھ کو تعجب اس شخص پر آتا ہے جو لوگوں کو سمجھائے اور ان سے بحث مباحثہ کرے اور جامع باتیں نہ کہے (بلکہ فضول بک بک کرے)-

تَعَلَّمُوا السُّنَّةَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ كَمَا تَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ- حدیث شریف سیکھو اور فرائض کا علم اور لغت کا جیسے قرآن سیکھتے ہو (کیونکہ قرآن کی صحیح تفسیر بغیر علم حدیث اور لغت کے ممکن نہیں)-

تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ فِي الْقُرْاٰنِ كَمَا تَتَعَلَّمُوْنَهٗ- قرآن کی طرح قرآن میں جو لغات ہیں ان کے معنی اور وجوہ اعراب بھی سیکھو-

لَحْنٌ- لغت-

اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِلَحَنِ قُرَيْشٍ- قرآن شریف قریش کے محاورے اور لغت میں اترا ہے-

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالسُّنَّةَ وَاللَّحَنَ- علم فرائض سیکھو اور علم حدیث اور علم لغت (کیونکہ بغیر عربی لغت کے جانے نہ قرآن سمجھ میں آئے گا نہ حدیث سمجھے گا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)-

اُبَيٌّ اَقْرَاُنَا وَ اِنَّا لَنَرْغَبُ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنْ لَحْنِهٖ- (حضرت عمرؓ نے کہا) ابی بن کعب ہم سب میں بڑے قاری ہیں لیکن ان کی اکثر لغتیں ہم کو پسند نہیں ہیں (یعنی جو محاورہ ان کا قریش کے محاورے کے خلاف ہے وہ ہم کو پسند نہیں- بعض نے کہا ابی بن کعب منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھا کرتے اور جو جو انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا اس میں سے کچھ نہ چھوڑتے)-

لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ اُبَيٍّ- ہم ابی بن کعب کی بعض قرأت اور روایت کو چھوڑ دیتے ہیں-

الْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ الْيَمَنِ- قرآن میں جو سیل العرم آیا ہے تو عرم یمن والوں کے محاورے میں بہیا (سیلاب) کو کہتے ہیں (جو کھیتی اور درختوں کو بہا لے جاتی ہے)-

تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ- حضرت عمرؓ نے کہا کہ کلام میں جو غلطیاں ہیں ان کو سیکھو (تا کہ تم ان غلطیوں سے بچے رہو)-

كُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُعَلِّمُنِيْ اللَّحْنَ- میں ابن عباسؓ کے ساتھ طواف کرتا تھا وہ مجھ کو غلطیاں بتایا کرتے-

وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لُحَنَةً يَالُحْنَةً- قاسم بڑی غلطیاں کلام میں کرنے والا تھا (بعض نے کہا وہ لوگوں کی بہت غلطیاں پکڑا کرتا تھا)-

اِنَّهٗ سَاَلَ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ فَقِيْلَ لَهٗ ظَرِيْفٌ عَلٰى اَنَّهٗ يَلْحَنُ فَقَالَ اَوَ لَيْسَ ذٰلِكَ اَظْرَفَ لَهٗ- معاویہؓ نے عبیداللہ بن زیاد کا حال پوچھا- لوگوں نے کہا وہ تو ظریف (خوش طبع) آدمی ہے اس کے علاوہ لحن بھی کرتا ہے (یعنی کلام میں غلطیاں) معاویہؓ نے کہا کیا یہ لحن اس کی ظرافت کو اور نہیں بڑھاتا (معاویہؓ نے لَحَن بہ فتحہ حا بمعنی فطنت اور ذکاوت رکھا- بعض نے کہا لَحْن بہ سکون حا ہی مراد رکھا اور عرب لوگ اس کو ملیح جانتے ہیں بشرطیکہ قلیل ہو)-

اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَ اِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ- قرآن کو عربی لہجوں اور عربی آوازوں سے پڑھو اور عاشق لوگوں کے لب و لہجہ سے اور یہود و نصاریٰ کے لحنوں سے بچے رہو (وہ تو گاتے ہیں اور تال اور سر ملاتے ہیں- اس طرح قرآن پڑھنا ممنوع ہے لیکن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے)-

وَكَانَ لَحَّانَةً- وہ کلام میں بڑی غلطیاں کرنے والا تھا-

نَحْنُ نَعْرِفُ شِيْعَتَنَا فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ- ہم اپنے گروہ کے لوگوں کو ان کے لب و لہجوں سے پہچان لیتے ہیں-

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ- تو طرز گفتگو سے ان کو

(منافقوں کو) پہچان لے گا۔

فُلَانٌ لَحَّانٌ - فلاں شخص کلام میں بہت غلطیاں کیا کرتا ہے۔

لَحْوٌ - گالی دینا، پوست اتارنا۔

اِلْتِحَاءٌ - پوست اتارنا۔

لَاَلْحُوَنَّكُمْ لَحْوَ الْعَصَا - میں چھڑی کی طرح تمہارا پوست اتار کر رکھ دوں گا (یہ حجاج بن یوسف نے خطبہ میں کہا)۔

لَحْیٌ - پوست اتارنا، ملامت کرنا، گالی دینا، عیب کرنا، برا کرنا، لعنت کرنا۔

مُلَاحَاةٌ - جھگڑا کرنا، نٹنا کرنا (جیسے تَلَاحِیٌ ہے)۔

اِلْحَاءٌ - پوست اتارنے کا وقت آ جانا، ملامت کے لائق ہونا۔

تَلَحِّیٌ - عمامہ کو ٹھوڑی کے نیچے لے جانا۔

تَلَاحِیٌ - ایک دوسرے پر لعنت ملامت کرنا۔

اِلْتِحَاءٌ - داڑھی نکل آنا، داڑھی لٹک جانا۔

لِحَاءٌ - درخت کا پوست۔

لَحْیٌ - وہ ہڈی جس پر دانت ہیں یعنی جبڑا اور جہاں داڑھی اگتی ہے (دونوں طرف دو ایسی ہڈیاں ہیں ان کو لَحْیَان کہتے ہیں)۔

لِحْیَانِیٌ - ڈڑھیل (بڑی داڑھی والا)۔

مَنْ طَالَتْ لِحْيَتُهٗ قَصُرَتْ فِطْنَتُهٗ - (یہ عرب کی ایک مثل ہے یعنی) لمبی داڑھی نقصان عقل (کم عقلی) کی نشانی ہے۔

نُهِيْتُ عَنْ مُلَاحَاةِ الرِّجَالِ - میں لوگوں کے ساتھ کج بحثی اور جھگڑا کرنے سے منع کیا گیا۔

تَلَاحٰى رَجُلَانِ فَرُفِعَتْ - دو آدمیوں نے گلخپ گالی گلوچ کی تو شب قدر (میرے حافظہ سے) اٹھالی گئی (میں بھول گیا کون سی تاریخ شب قدر تھی)۔

فَلَحْيًا لِّصَاحِبِنَا لَحْيًا - ہمارے ساتھی پر پھٹکار اور ملامت۔

فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهٖ فَالْتَحُوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيْبُ - جب تم ایسے کام کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے برے لوگوں کو تم پر حاکم بنائے گا وہ اس طرح تمہاری کھال چھیل ڈالیں گے جیسے ڈالی کا پوست چھیلا جاتا ہے (ایک روایت میں فَلَحَتُوْكُمْ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔)

فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ - اگر تم میں سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی ڈالی کے سوا اور کچھ (کھانے کو) نہ ملے تو اسی کو چبالے)۔

ثُمَّ لَحَا قَضِيْبَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبْيَضُ يَصْلِدُ - پھر اپنی چھڑی کو چھیلا، اس کا پوست اتارا تو اندر سے سفید چمکتی ہوئی نکلی۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَخَذَ لَحْيَ جَزُوْرٍ - ایک انصاری نے اونٹ کے گلے کی ہڈی لی۔

نَهٰى عَنِ الْاِقْتِعَاطِ وَ اَمَرَ بِالتَّلَحِّيْ - آنحضرتؐ نے ایسے عمامہ سے منع فرمایا جس کا کوئی حصہ ٹھوڑی کے نیچے نہ ہو اور ٹھوڑی کے تلے عمامہ کا پیچ لے جانے کا حکم دیا۔

اِحْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ يَا بِلَحْيَيْ جَمَلٍ - لحی جمل میں پچھنے لگائے (وہ ایک موضع ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان یا ایک گھاٹی ہے یا ایک پانی کا نام ہے)۔

بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ - آپ کی داڑھی ہلنے سے ہم معلوم کر لیتے تھے کہ آپ قرأت کر رہے ہیں (یعنی ظہر اور عصر کی نماز میں)۔

مَنْ تَضَمَّنَ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ - جو شخص مجھ کو اس کی حفاظت کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان کو محفوظ رکھے)۔

حَفُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰى - مونچھوں کو تو بالکل میٹ دو (خوب کترو) اور ڈاڑھیاں چھوڑ دو (یہ اسلام کی نشانی ہے)۔

اَلْحٰى - لمبی داڑھی والا۔

مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ مَعَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ - ایک شخص آپ کے سامنے سے گزرا اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لئے ہوئے)۔

اَلصَّدَقَةُ تُفَكُّ مِنْ بَيْنِ لِحْيَيْ سَبْعِمِاَةِ شَيْطَانٍ اَوْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا كُلٌّ يَّاْمُرُهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ - صدقہ سات سو

شیطانوں کے جبڑوں سے یا ستر شیطانوں کے جبڑوں سے چھڑا کر نکالا جاتا ہے ہر ایک شیطان اس کو صدمہ دینے سے روکتا ہے۔

قَلِیْلَةُ اللِّحَاءِ عَظِیْمَةُ النَّوٰی - پوست تھوڑا اور گٹھلی بڑی۔

سُبْحَانَ مَنْ یَّعْلَمُ مَا فِیْ لِحَاءِ الْاَشْجَارِ وَلُجَجِ الْبِحَارِ - پاک ہے وہ خداوند جو جانتا ہے ان چیزوں کو جو درختوں کے پوست میں ہیں اور سمندروں کی موجوں میں ہیں۔

ذُقْتُ الصَّبِرَ وَ اَکَلْتُ لِحَا الشَّجَرِ فَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا هُوَ اَمَرُّ مِنَ الْفَقْرِ - میں نے ایلوا چکھا اور درختوں کی چھال کھائی لیکن محتاجی سے زیادہ کوئی چیز تلخ نہیں پائی۔

لِحْیَانُ - ایک قبیلہ ہے۔

بُحَیْلَةُ خَیْرٌ مِّنْ رَعْلٍ وَّ ذَکْوَانَ وَلِحْیَانَ - بحیلہ کا قبیلہ رعل اور ذکوان اور لحیان قبیلوں سے بہتر ہے۔

اِنَّ زُرَارَةَ لَاحَانِیْ - زرارہ بن اعین نے مجھ سے جھگڑا کیا (یہ شیعوں کا ایک راوی ہے)۔

بابُ اللام مع الخاء

لَخٌّ - گول مول بات کرنا' آنسو بہت نکلنا' طمانچہ مارنا' طلا کرنا' پیچھے جانا' مائل ہونا' جانچنا۔

اِلْتِخَاخٌ - مل جانا' لپٹ جانا۔

وَالْوَادِیْ یَوْمَئِذٍ لَّاخٌّ - ان دنوں وہ میدان جھاڑی دار نہ آباد تھا (ایک روایت میں لَاخٌ بہ تخفیف خا ہے یعنی کج تھا یہ اَلْخی سے ماخوذ ہے جس کا منہ ٹیڑھا ہو بعضوں نے حائے مہملہ سے روایت کیا ہے۔ وہ راوی کی غلطی ہے۔ محیط میں ہے کہ تینوں طرح یہ حدیث مروی ہے یعنی لَاخٌّ اور لَاخٌّ اور لَاخٌ)۔

لَخْصٌ - اونٹ کی آنکھ نحر کے بعد دیکھنا کہ اس میں چربی ہے یا نہیں۔

لَخَصٌ - سوج جانا' اوپر کی پلک پر گوشت ہونا۔

تَلْخِیْصٌ - بیان کرنا' شرح کرنا' خلاصہ لے لینا (یعنی بے کار مطالب اور بے کار مضامین کو چھوڑ دینا)۔

اِنَّهٗ قَعَدَ لِتَلْخِیْصِ مَا الْتَبَسَ عَلٰی غَیْرِهٖ - حضرت علیؓ بیٹھے ان باتوں کی شرح کرنے کے لئے جو دوسروں پر مشتبہ ہو گئی تھیں۔

تَلْخِیْصٌ - خلاصہ کرنا' اختصار کرنا۔

لَخْفٌ - داغ کو کشادہ کرنا۔

لَخْفَةٌ - پتلا سفید پتھر۔

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ - (زید بن ثابت کہتے ہیں) میں نے قرآن کی تلاش شروع کی جو (متفرق طور سے) کاغذ کے پرچوں اور کھجور کی ڈالیوں اور سفید پتھر کے ٹکڑوں یا ٹھیکروں پر لکھا ہوا تھا۔

فَاَخَذْتُ لِخَافَةً مِّنْ حَجَرٍ فَذَبَحْتُهَا بِهَا - میں نے ایک سفید دھاردار پتھر لیا اس سے اس کو ذبح کر دیا۔

لَخِیْفٌ - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا بھی نام تھا (امام بخاریؒ نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور مشہور "لحیف" ہے حائے حطی سے۔ بعض نے "لجیف" جیم سے روایت کیا ہے)۔

لَخْلَخَانِیَّةٌ - خلاف محاورہ' غیر فصیح کلام کرنا۔

لَخْلَخَةٌ - ایک قسم کی خوشبو جو بے ہوشی کے وقت سنگھاتے ہیں۔

اَیُّ النَّاسِ اَفْصَحُ فَقَالَ رَجُلٌ قَوْمٌ اِرْتَفَعُوْا عَنْ لَخْلَخَانِیَّةِ الْعِرَاقِ - (معاویہؓ نے کہا) کون سے لوگ زیادہ فصیح ہیں ایک شخص بولا وہ لوگ جن میں عراق کی لخلخانیہ نہیں ہے یعنی کلام میں لکنت اور عجمیت (بعض نے کہا منسوب ہے لخلخان کی طرف جو ایک قبیلے یا موضع کا نام ہے)۔

لَخْمٌ - کاٹنا' طمانچہ مارنا' منہ پر گوشت ہونا (جیسے لَخَامَةٌ ہے)۔

مُلَاخَمَةٌ اور لِخَامٌ - طمانچہ بازی کرنا۔

اَللَّخْمُ حَلَالٌ - لخم (جو ایک قسم کی مچھلی ہے اس کو قِرْش بھی کہتے ہیں) حلال ہے۔

لَخْمٌ - ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں یمن کے بادشاہ اسی قبیلے کے تھے۔

لَخَنٌ - بدبودار ہونا' سڑ جانا' بری بات کہنا۔

لَخْنٌ - وہ سفیدی جو ختنے سے پہلے بچہ کے حشفہ پر ہوتی

ہے-

یَابْنَ اللَّخْنَاءِ -اے اس عورت کے بیٹے جس کا ختنہ نہیں ہوا یا جس کی شرمگاہ بدبودار ہے (عرب لوگ کہتے ہیں لَخِنَ السِّقَاءُ مشک بدبودار ہوگئی)-

لَخْیٌ -اپنا مال دے دینا' دوا ناک یا حلق میں ڈالنا-

لَخِی -بیہودہ بہت باتیں کرنا-

بابُ اللام مع الدّال

لَدْحٌ -ہاتھ سے مارنا' طمانچہ لگانا-

لَدٌّ - دشمنی کرنا' جھگڑا کرنا-

لَدُوْدٌ - بڑا جھگڑالو (جیسے اَلَدُّ ہے) اور وہ دوا جو منہ کے اندر ایک جانب میں ڈالی جائے-

تَلْدِیْدٌ -حیران کرنا' بھگانا-

مُلَادَّةٌ -دھکیلنا-

اِلْدَادٌ بمعنی لَدٌّ ہے-

تَلَدُّدٌ -دائیں بائیں التفات کرنا' ٹھہر جانا-

اِلْتِدَادٌ -لدود نگل جانا-

لَدِیْدَان -گردن یا وادی کے جانب-

اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ - اللہ تعالیٰ کو سب لوگوں میں وہ شخص زیادہ ناپسند ہے جو سخت جھگڑالو ہو (ہر شخص سے ذرا ذرا سی بات پر تکرار اور لڑائی کرتا پھرے)-

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا لَقِیْتُ بَعْدَكَ مِنَ الْاَوَدِ وَاللَّدَدِ - (حضرت علیؓ نے کہا) میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا -تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد میں نے کیسی کجی اور خصومت اٹھائی (آپ کی امت نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا- صراط مستقیم کو چھوڑ کر کجروی اور بدروشی اختیار کی مجھ سے جنگ پر مستعد ہوئے میری ایذا اور قتل کے درپے ہیں)-

فَاَنَا مِنْهُمْ بَیْنَ اَلْسُنٍ لِدَادٍ وَّ قُلُوْبٍ شِدَادٍ - (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں تو ان لوگوں سے جھگڑالو زبانیں اور سخت دل دیکھ رہا ہوں-

خَیْرُ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ - بہتر دواؤں میں وہ دوا ہے جو منہ میں ایک طرف ڈالی جاتی ہے-

اِنَّهٗ لُدَّ فِیْ مَرَضِهٖ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَایَبْقٰى فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ -لوگوں نے بیماری میں آنحضرتؐ کے منہ میں دوا ڈالی جب آپ کو ہوش آیا تو (آپ غصے ہوئے کہ بلا اجازت منہ میں دوا کیوں ڈالی اور سزا یہ تجویز فرمائی) کہ گھر میں جتنے لوگ ہیں ان سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے کوئی باقی نہ بچے (یہاں تک کہ ام المومنین میمونہؓ روزہ دار تھیں مگر ان کا بھی روزہ توڑا گیا اور منہ میں دوا ڈالی گئی)-

فَتَلَدَّدَتْ تَلَدُّدَ الْمُضْطَرِّ - بے قرار شخص کی طرح دائیں بائیں دیکھنے لگے (یہ لَدِیْدَیِ الْعُنُقِ سے ماخوذ ہے یعنی گردن کے دونوں صفحے)-

فَیَقْتُلُهُ الْمَسِیْحُ بِبَابِ لُدٍّ - پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کریں گے (باب لد ایک جگہ ہے شام یا فلسطین میں)-

فَاَمَرَ فَلُدَّ بِالصَّبْرِ -حکم کیا تو ایلوے کا لدود دیا گیا-

لَدْسٌ -چاٹنا' ہاتھ سے مارنا یا پتھر سے-

تَلْدِیْسٌ -نعل لگانا-

لَدْغٌ - ڈنک مارنا (جیسے لَسْعٌ ہے- بعض نے کہا سانپ کے کاٹنے کو لَسْعٌ کہتے ہیں اور بچھو کے کاٹنے کو لَدْغٌ اور ہر ایک لفظ دوسرے میں مستعمل ہوتا ہے)-

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا - یا اللہ تیری پناہ بچھو یا سانپ کے کاٹنے کی موت سے (یہ آپ نے امت کی تعلیم کے لئے فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ ایسی موت سے آپ کو بچانے والا تھا)-

لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ -مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں لگتا (اس کو جب ایک بار کوئی دھوکا دیتا ہے تو دوبارہ اس کے فریب میں نہیں آتا ہوشیار رہتا ہے یا جب کسی امر سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوبارہ اس کا مرتکب نہیں ہوتا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو دوبارہ دھوکا نہ کھانا چاہئے اور دشمن کے فریب میں نہ آنا چاہئے بلکہ اس کے

فریب اور دغا کا اس سے بدلہ لینا چاہئے)۔

اَمَا اِنِّی لَمْ اَکُنْ فِیْ صَلٰوۃٍ وَلٰکِنِّیْ لُدِغْتُ - میں نماز نہیں پڑھ رہا تھا لیکن مجھ کو بچھو نے کاٹا۔

لَدَغَتْهُ الْعَقْرَبُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهُ - بچھو نے آنحضرت کو نماز پڑھتے میں کاٹا آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا خدا بچھو پر لعنت کرے نہ وہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو۔

لَدْمٌ - طمانچہ مارنا (بعض کہتے ہیں اگر ہتھیلی پھیلا کر طمانچہ رخسار پر لگائے تو لَطْمٌ ہے اور اگر ہتھیلی بند کر کے لگائے تو لَکْمٌ ہے اگر دونوں ہاتھوں سے لگائے تو وہ لَدْمٌ ہے) پیوند لگانا درست کرنا۔

تَلْدِيْمٌ - پیوند لگانا۔

اِلْدَام - ہمیشہ رہنا۔

تَلَدُّمٌ - پرانا ہونا - پیوند کے قابل ہو جانا۔

اِلْتِدَام - بے قرار ہونا۔

لَدَّام - پیوند لگانے والا۔

اِنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ بْنَ التَّيِّهَانِ قَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ حِبَالًا وَّنَحْنُ قَاطِعُوْهَا فَنَخْشٰى اِنِ اللّٰهُ اَعَزَّكَ وَ اَظْفَرَكَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى قَوْمِكَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَلِ اللَّدَمَ اللَّدَمَ وَالْهَدَمَ الْهَدَمَ - ابوالہیثم بن تیہان نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اور دوسرے قبیلوں میں عہد اور پیمان کے رشتے ہیں اور دوستی اور محبت کے معاہدے، ہم جب آپ کے ساتھ مل کر ان سے لڑیں گے تو ان عہدوں کو توڑنا اور دوستی کے رشتہ کو کاٹنا ہوگا - پھر ہم کو یہ ڈر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو غالب کیا اور فتح مند - تو آپ (ہم کو چھوڑ کر) اپنی قوم قریش کے پاس لوٹ جائیں گے (اور ہم بے یار و مددگار رہ جائیں گے - سارے قبیلے ہمارے دشمن) یہ سن کر آنحضرتؐ نے تبسم فرمایا اور کہنے لگے نہیں تمہاری عورتوں کی عزت اور آبرو اور رونا پیٹنا ہماری عورتوں کی عزت اور آبرو اور ماتم کے ساتھ ہے اور تمہاری اور ہماری قبریں ایک ہی جگہ ہوں گی (یعنی مرنے تک تمہارا ساتھ چھوڑنے والا نہیں زندگی بھر بھی تم ہی میں رہوں گا اور مرنے کے بعد بھی تمہارے ہی قبرستان میں گڑوں گا (ایک روایت میں بَلِ الدَّمَ الدَّمَ یعنی تمہارا خون ہمارے خون کے ساتھ ہے جو کوئی تمہارا خون کرنا چاہے تو گویا ہمارا خون کرنا چاہا - دَمِيْ دَمُكَ وَهَدْمِيْ هَدْمُكَ میرا خون تمہارا خون ہے اور میری قبر تمہاری قبر ہے)۔

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حِجْرِيْ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاْسَهٗ عَلٰى وِسَادَةٍ وَقُمْتُ اَلْتَدِمُ مَعَ النِّسَاءِ وَ اَضْرِبُ وَجْهِيْ - (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) آنحضرت کی روح میری گود میں قبض ہوئی پھر میں نے آپ کا سر ایک تکیہ پر رکھ دیا اور دوسری بیویوں کے ساتھ لگی ماتم کرنے' منہ پیٹنے۔

فَهَرَجْتُ اَسْعٰى اِلَيْهَا يَعْنِيْ اُمَّهٗ فَاَدْرَكْتُهَا قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِيَ اِلَى الْقَتْلٰى فَلَدَمَتْ فِيْ صَدْرِيْ وَ كَانَتِ امْرَاَةً جَلْدَةً - (حضرت زبیرؓ کہتے ہیں) میں جنگ احد کے بعد اپنی ماں کے پیچھے دوڑا اور اس سے پہلے کہ وہ شہیدوں تک پہنچیں میں نے ان کو پالیا لیکن انھوں نے میرے سینے پر ایک تھپڑ لگایا وہ زبردست اور بہادر عورت تھیں (یعنی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب' آپ ایسی شجیع اور بہادر عورت تھیں کہ جنگ خندق میں ایک یہودی زنانہ میں گھسنا چاہتا تھا - حسان بن ثابت کو اس سے لڑنے کا حوصلہ نہیں ہوا' آخر حضرت صفیہؓ نے خنجر لے کر اس کا مقابلہ کیا اور اس کو جہنم رسید کیا)۔

وَاللّٰهِ لَا اَكُوْنُ مِثْلَ الضَّبُعِ تَسْمَعُ اللَّدْمَ فَتَخْرُجُ حَتّٰى تُصْطَادَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) خدا کی قسم میں بجو کی طرح نہیں بنوں گا وہ اپنے سوراخ پر پتھر مارنے کی آواز سن کر باہر نکل آتا ہے (سمجھتا ہے کوئی جانور آیا اس کا شکار کروں گا - پھر باہر نکل کر خود شکار ہو جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ میں بجو کی طرح دھوکا نہیں کھاؤں گا دشمن کے فریب میں نہیں آؤں گا)۔

جَاءَتْ اُمُّ مِلْدَمٍ تَسْتَاْذِنُ - بخار آیا مجھ سے اذن چاہتا تھا (عرب لوگ تپ کو ام ملدم کہتے ہیں)۔

اَلْدَمَتْ عَلَيْهِ الْحُمّٰى - اس کو برابر بخار چڑھتا رہا (اترتا نہیں - بعض نے ام ملذم ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)۔

لَدْنٌ - نرم' ملائم۔

لَدَانَۃٌ اور لُدُوْنَۃٌ-نرم ہونا-
تَلْدِیْنٌ -نرم کرنا (جیسے تَلْیِیْنٌ ہے) اورتر کرنا-
تَلَدُّنٌ -ٹھہرنا-
لَدُنْ -ظرف زمان اور مکان (بہ معنی عِنْدَ ہے مگر لَدُنْ میں حضور شرط ہے)-
لَدٰی بھی بہ معنی لَدُنْ ہے-
اِنَّ رَجُلًا رَکِبَ نَاضِحًا لَہٗ ثُمَّ بَعَثَہٗ فَتَلَدَّنَ عَلَیْہِ- ایک شخص پانی لانے والے یا موٹھہ چلانے والے اونٹ پر سوار ہوا اس کو اٹھایا تو وہ جم کر رہ گیا (اپنی جگہ سے نہ ہلا)-
فَاَرْسَلَ اِلَیَّ نَاقَۃً مُحَزَّمَۃً فَتَلَدَّنَتْ عَلَیَّ فَلَعَنْتُھَا- انھوں نے ایک اونٹنی کمر کسی ہوئی مجھ کو بھیجی وہ اڑ گئی تب میں نے اس پر لعنت کی-
عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِّنْ لَّدُنْ ثَدْیَیْھِمَا اِلٰی تَرَاقِیْھِمَا- ان دونوں پر دو جبے ہیں لوہے کے جو چھاتی سے کر ہنسلی تک ہیں-
لِدَۃٌ- ہمعصر، ہمجولی (اصل میں وِلْدَۃٌ تھا تو اس باب میں صرف مناسبت لفظی کی وجہ سے بیان کیا)-
اَنَا لِدَتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- میں آنحضرتؐ کا ہم عمر ہوں (اس کی جمع لِدَاتٌ ہے)-
وَفِیْھِمِ الطَّیِّبُ الطَّاھِرُ لِدَاتُہٗ- اس کے ہم عمر طیب اور طاہران میں ہیں-

بابُ اللام مع الذّال

لَذٌّ- لذیذ، مزے دار، خوش ذائقہ-
لَذَاذٌ اور لَذَاذَۃٌ-خوش گوار خوش ذائقہ ہونا-
تَلَذُّذٌ-مزہ اٹھانا، مزے دار پانا (جیسے اِسْتِلْذَاذٌ ہے)-
اِذَا رَکِبَ اَحَدُکُمُ الدَّابَّۃَ فَلْیَحْمِلْھَا عَلٰی مَلَاذِھَا- جو شخص تم میں سے کسی جانور پر سوار ہو تو اس کو ایسے مقاموں پر سے لے جائے جہاں وہ مزے اٹھا سکے (یعنی دانہ، چارہ، پانی وغیرہ وہاں خوب ملتا ہو جانور کھا پی کر خوش رہے خوب مزے اڑائے)-

کَانَ یُرَقِّصُ عَبْدَاللّٰہِ وَیَقُوْلُ: اَبْیَضُ مِنْ اٰلِ اَبِیْ عَتِیْقٍ: مُّبَارَکٌ مِنْ وَّلَدِ الصِّدِّیْقِ: اَلَذُّہٗ کَمَا اَلَذُّ رِیْقِیْ- حضرت زبیرؓ عبداللہ بن زبیرؓ کو نچاتے تھے اور یہ کہتے تھے سفید رنگ ہے ابوعتیق کی آل میں سے برکت والا ہے- ابوبکر صدیق کی اولاد میں سے مجھ کو یہ ایسا بامزہ معلوم ہوتا ہے جیسا اپنا تھوک لعاب (عتیق حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب تھا- ابوعتیق ان کے والد ابوقحافہ)-
لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ لُذَّلُذًّا- تم پر عذاب خوب لنڈھایا جاتا- پھر ایک عذاب کے بعد ہی دوسرا عذاب آتا-
لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ- تیرے روئے مبارک کی طرف دیکھنے کی لذت (جو آخرت میں مومنین کو حاصل ہوگی)-
قَدْ مَضٰی لَذْوَاھَا- اس کا بامزہ حصہ گزر چکا- (اصل میں لَذَّاھَا ایک ذال کو یا سے بدلا پھر یا کو واؤ سے یعنی زمانہ کا عمدہ حصہ گزر چکا- وَبَقِیَ بَلْوَاھَا اس کا خراب حصہ رہ گیا- عمدہ حصہ سے آنحضرتؐ کی حیات کا زمانہ مراد ہے- یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)-
لَذْعٌ- تکلیف دینا، جلا دینا سخت کلامی سے، رنج دینا، داغ دینا، جلد سمجھ جانا (اسی سے ہے لَوْذَعِیٌّ بمعنی زود فہم، ذہین، دانش مند)-
تَلَذُّعٌ- دائیں بائیں متوجہ ہونا، جلدی چلنا، خوبی کے ساتھ-
اِلْتِذَاعٌ-جل جانا درد سے-
لَوَاذِعٌ-سخت کلامیاں-
مَذَّاعٌ لَذَّاعٌ-وعدہ خلاف-
خَیْرُ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہٖ کَذَا وَ کَذَا اَوْ لَذْعَۃٌ بِنَارٍ- تمہارے اچھے علاج فلاں فلاں ہیں، یا آگ سے ایک چرکہ دینا (یہ کَیٌّ سے کم ہے جو بہ معنی داغ دینے اور خوب جلا ڈالنے کے ہے)-
بَسْطُ اَجْنِحَتِھِنَّ وَ تَلَذُّعُھُنَّ- (مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر میں اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَھُمْ صٰٓفّٰتٍ

وَیَقْبِضْنَ کہا یہ مراد ہے کہ) پرندے اپنے پنکھ پھیلاتے ہیں- پھر پنکھوں کو ہلاتے ہوئے اڑتے ہیں-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ لَوَاذِعِهٖ- اس کی سخت گوئیوں سے اللہ کی پناہ-

بابُ اللام مع الزّاء

لَزْبٌ- کاٹ کھانا' چپک جانا' قحط پڑنا-

لَزَبٌ- چپک جانا' سخت ہو جانا-

لُزُوْبٌ- ایک میں ایک گھس جانا-

ضَرْبَۃٌ لَازِبٌ- واجب اور ضروری-

لَزِبٌ- قلیل' اندک-

فِیْ عَامٍ اَزْبَۃٍ اَوْ لَزْبَۃٍ- قحط اور تنگی کے سال میں-

ھٰذَا الْاَمْرُ ضَرْبَۃٌ لَازِبٌ- یہ تو ہونا ضروری ہے-

وَلَاطَھَا بِالْبَلَّۃِ حَتّٰی لَزَبَتْ- اس میں پانی کی تری دی یہاں تک کہ چپکنے لگی (لیس دار ہو گئی)-

لَزَجٌ یالُزُوْجٌ- لیس دار ہونا-

لَزِجٌ- لیس دار-

لُزُوْجَۃٌ- چپک جانا' لعاب دار ہونا-

فَاِذَا لُزُوْجَۃُ الْمَاءِ- پانی کی تری اور رطوبت-

لَزٌّ یالَزَازٌ- باندھ دینا' ملا دینا' جوڑ دینا' جمع ہونا' مارنا-

مُلَزَّزٌ- سخت جوڑ بند والا آدمی-

تَلْزِیْزٌ- ملزز بنانا-

مُلَازَّۃٌ اور لِزَازٌ- مل جانا' خصومت کئے جانا-

اِلْزَازٌ- ملانا' باندھنا' جوڑنا-

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ یُقَالُ لَهُ اللِّزَازُ- آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا اس کو لزاز کہتے تھے (کیونکہ اس کے جوڑ بند سب ٹھوس اور اعضاء گٹھے ہوئے تھے- بعض نے کہا اس لئے کہ وہ بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جاتا وہاں سے لگ جاتا گویا چپک جاتا)-

لَزَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ- اپنے سینے سے لگا لیا-

لَزَقٌ- پیاس سے چپک جانا-

لُزُوْقٌ بمعنی لُصُوْقٌ یعنی مل جانا-

تَلْزِیْقٌ- کسی کام کو بغیر مضبوطی اور استواری کے کرنا-

مُلَازَقَۃٌ اور لِزَاقٌ مل جانا (جیسے اِلْتِزَاقٌ ہے)-

لَزِیْقٌ- ملا ہوا-

فَیَلْزَقُ لَحْمُہٗ بِوَبَرِہٖ- اس کا گوشت اس کے بالوں سے ملا دنے (بالکل دبلی ہو جائے اپنے بچہ کے غم میں یہ جاہلیت والوں کی عادت تھی- بچہ پیدا ہوتے ہی اس کو ذبح کرتے- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ایسے چھوٹے بچہ میں نہ تو گوشت سیر ہونے کے لائق نکلتا ہے نہ اس کی ماں کو تسلی ہوتی ہے بلکہ بچہ کے رنج و غم میں اس کا دودھ سوکھ جاتا ہے ایسا کرنا گویا اپنا برتن خود الٹ دینا ہے)-

خَطَبَ اِلٰی لِزْقِ جِذْعٍ- آنحضرتؐ نے ایک ستون سے لگ کر خطبہ سنایا-

فَلَزِقَتْ قَدَمَاہُ- آپ کے پاؤں زمین سے چمٹ گئے-

فَیَلْتَزِقُہٗ- اس کو چمٹا لے' گلے سے لگا لے-

مُلَزَّقٌ- بودا' ناپائیدار-

لَزِمٌ یالُزُوْمٌ یالِزَامٌ یالَزَامَۃٌ یالُزْمَانٌ- ہمیشہ رہنا' قائم رہنا' واجب ہونا' لپٹے رہنا' پیدا ہونا' حاصل ہونا-

لَزْمٌ- جدا کرنا-

مُلَازَمَۃٌ اور لِزَامٌ بمعنی لُزُوْمٌ ہے-

اِلْزَامٌ- ثابت کرنا' ہمیشہ کرنا' واجب کرنا' لاچار کرنا-

اِلْتِزَامٌ- قبول کر لینا- گلے سے لگانا-

مُلْتَزَمٌ- کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور پشت کعبہ کے درمیان ہے اس کو ملتزم اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس سے چمٹتے ہیں- معانقہ کرتے ہیں-

لِزَامٌ- قیامت کی نشانیوں میں مذکور ہے- بعض نے کہا مراد اس سے جنگ بدر کا دن ہے قرآن میں بھی- فَکَانَ لِزَامًا سے جنگ بدر مراد ہے یا قحط-

مُلَازِمُ جمع ہے مِلْزَمَۃٌ کی بمعنی شکنجہ-

بِمَصِّ الْمَلَازِمِ- پچھنے لگانے والے کا شیشہ-

خَرَجَ اِلٰی دُبُرِ الْکَعْبَۃِ اِلَی الْمُلْتَزَمِ فَالْتَزَمَ الْبَیْتَ-

آنحضرتؐ کعبہ کی پشت کی طرف گئے اور خانۂ کعبہ کو گلے سے لگایا (اس سے چمٹ گئے)۔

اَیَلْتَزِمُ الرَّجُلُ اَخَاہُ- کیا اپنے بھائی کو گلے سے لگائے فرمایا ہاں (یعنی جب سفر سے لوٹ کر آئے، مگر عیدین کے معانقہ کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ملی)۔

بابُ اللام مع السین

لَسْبٌ- ڈنک مارنا، ڈسنا، کاٹ کھانا، مارنا-

لَسَبٌ- مل جانا، چاٹنا-

اِلْسَابٌ- کاٹنے کے لئے چھوڑنا-

مَاتَرَكَ لَسُوْبًا- کچھ نہیں چھوڑا-

اَنْشَأْتَ بِهٖ لَسْبًا- وہاں کاٹنا شروع کریں گے (یعنی دوزخ کے سانپ)۔

لَسْعٌ- سانپ یا بچھو کا کاٹنا، چل دینا-

اِلْسَاعٌ- کاٹنے کے لئے چھوڑنا-

لُسَعَةٌ- جو شخص بدزبانی سے لوگوں کو کاٹے-

مُلَسَّعَه- مقیم جو اپنی جگہ سے نہ جائے-

لَایُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ- مومن کو ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں لگتا (یا مومن کو لازم نہیں کہ ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈنک کھائے بلکہ پہلی بار کے بعد ہمیشہ ہوشیار اور بیدار رہنا چاہئے- ایک روایت میں لَایُلْدَغُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَسْمٌ- چکھنا-

لَسَمٌ- گویائی سے عاجز ہو کر خاموش رہنا-

لُسُوْمٌ- لازم ہونا، طلب کرنا-

اِلْسَامٌ- چکھنا-

اِسْتِلْسَامٌ- طلب کرنا-

لَسْنٌ- زبان سے برا کہنا، زبان آوری میں غالب آنا، زبان چوسنا، ڈنک مارنا-

لَسَنٌ- بہت فصیح اور بلیغ ہونا-

تَلْسِیْنٌ- زبان کی طرح کسی چیز کو بنانا-

مُلَاسَنَةٌ- زبان آوری میں غالب آنا-

اِلْسَانٌ- پہنچا دینا-

لِسَانٌ- زبان (اس کی جمع اَلْسُنٌ اور لُسُنٌ اور لِسَانَاتٌ اور اَلْسِنَةٌ ہے)۔

اَلْسَنُ- فصیح اور بلیغ-

لِصَاحِبِ الْحَقِّ الْیَدُ وَاللِّسَانُ- جس کا کوئی حق ہے اس کا ہاتھ اور زبان دونوں چلانا درست ہے (ہاتھ سے اپنے مدیوں کو پکڑ سکتا ہے، زبان سے تقاضا کر سکتا ہے)۔

اِنْ دَخَلْتَ عَلَیْهَا لَسَنَتْكَ- اگر تو اس کے پاس جائے تو زبان درازی کرے (یعنی وہ بڑی بکی اور کلہ والی اور بیہودہ باتیں کرنے والی ہے)۔

اِنَّ نَعْلَهٗ كَانَتْ مُلَسَّنَةً- آنحضرتؐ کی نعل مبارک زبان کی شکل تھی (اوپر سے باریک اور نوک دار)۔

اَللِّسَانُ فِیْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّیْفِ- ایک فتنہ ایسا ہوگا جس میں زبان سے بات نکلنا تلوار مارنے سے سخت ہوگا (ایسا ظلم کا زمانہ آئے گا کہ حق بات کہنا تلوار کا زخم لگانے سے بھی زیادہ سخت ہوگا- حق بات کہنے والے کو مار ڈالیں گے سخت سزا دیں گے)۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِیْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ- مشرکوں سے مالی جہاد اور زبانی جہاد دونوں کرو (زبانی جہاد یہ ہے کہ ان کے بتوں اور ٹھاکروں کی مذمت کرو، ان کے دین اور طریقہ سے نفرت دلاؤ، ان کو قتل اور جزیہ سے ڈراؤ، البتہ ایسے جاہلوں کے سامنے جو اللہ تعالیٰ کی حرمت نہ کرتے ہوں ان کے معبودوں کی برائی کرنا اس وقت منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ وہ اپنی جہالت سے اللہ جل جلالہٗ کی شان میں بے ادبی کریں گے)۔

اَلْخُطَبَاءُ اللُّسْنُ- فصیح و بلیغ خطبہ (لکچر) دینے والے (یہ لَسِنٌ کی جمع ہے)۔

لِسْنٌ- لغت اور زبان-

لِسَانُ الْقَوْمِ- قوم کا وہ شخص جو ان کی طرف سے گفتگو کرتا ہو-

اَللِّسَانُ الْكَذُوْبُ- جھوٹی زبان-

مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ - جو شخص صرف زبان سے مسلمان ہوا ہے لیکن اس کے دل تک ایمان نہیں پہنچا۔

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ - آدمیوں کو دوزخ میں اوندھا کون چیز ڈالے گی یہی زبان کی بات (کفر و شرک اور غیبت، چغل خوری اور جھوٹ وغیرہ)۔

فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ - آنحضرتؐ نے اپنی زبان تھامی (اور سفیان بن عبداللہ کو بتایا کہ سب سے زیادہ مجھ کو اس کا ڈر ہے کہیں تجھ کو تباہ نہ کرے)۔

فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ - ہر صبح کو آدمی کے تمام اعضاء اس کی زبان سے عاجزی کرتے ہیں (کہتے ہیں اللہ سے ڈر تو ہم کو تباہ مت کر)۔

اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ - اپنی زبان قابو میں رکھ۔

بابُ اللام مع الصّاد

لَصٌّ - چھپا کر کوئی کام کرنا، بند کرنا، چرانا۔

لَصَصٌ اور لَصَاصٌ اور لَصُوْصِيَةٌ - چور ہونا۔

لُصٌّ - بحرکات ثلثہ در لام - چور۔

اَرْضٌ مَلَصَّةٌ - وہ زمین جس میں چور بہت ہوں۔

لَصْفٌ - چمکنا۔

لَصَفٌ - سوکھ جانا، چپک جانا۔

لَمَّا وَفَدَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَ قُرَيْشٌ اِلٰى سَيْفِ بْنِ ذِىْ يَزَنٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاِذَا هُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْعَبِيْرِ يَلْصُفُ وَبِيْصُ الْمِسْكِ مِنْ مَّفْرِقِهٖ - جب عبدالمطلب اور قریش کے لوگ سیف بن ذی یزن (بادشاہ یمن) کے پاس مہمان گئے تو سیف نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی دیکھا تو اس نے عبیر بدن پر لتھیڑ لیا ہے اور مشک اس کی مانگ میں سے چمک دے رہی ہے۔

لَصِقَ يَلْصُوْقٌ - چپک جانا۔

مُلَاصَقَةٌ - مل جانا۔

اِلْصَاقٌ - ملا دینا۔

اِلْتِصَاقٌ - مل جانا۔

لَصُوْقٌ - وہ چیتھڑا جو دوا لگا کر زخم پر رکھا جاتا ہے۔

فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرٰى قَالَ اُلْصِقُ بِالنَّابِ الْفَانِيَةِ وَالضَّرْعِ الصَّغِيْرِ - تو مہمانوں کی ضیافت کیسے کرتا ہے - وہ کہنے لگا میں تو بوڑھے فرتوت اونٹ اور چھوٹے بچہ کو کاٹتا ہوں (معمول یہ ہے کہ اونٹ کی نحر سے پہلے کونچیں تلوار سے کاٹ دیتے ہیں تاکہ حرکت نہ کر سکے پھر اس کو نحر کرتے ہیں)۔

كُنْتُ امْرَأً مُّلْصَقًا فِىْ قُرَيْشٍ - میں قریش کے لوگوں میں باہر سے آ کر مل گیا تھا (نسب میں قریشی نہ تھا)۔

مُلْصَقٌ - وہی شخص جو کسی قبیلہ میں جا کر شریک ہو جائے لیکن ان کے خاندان کا نہ ہو۔

يَلْصَقُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ - اپنا منہ پانی سے ملا دیتے۔

لَصْوٌ - زنا کی تہمت لگانا (جیسے لَصْىٌ ہے)۔

مَنْ لَّصَا مُسْلِمًا - جو شخص کسی مسلمان پر زنا کی تہمت لگائے۔

لَاصِىٌ - زنا کی تہمت لگانے والا۔

خَصِىٌّ بَصِىٌّ لَصِىٌّ - یہ اتباع ہیں خَصِىٌّ کے۔

بابُ اللّام مع الطاء

لَطْأٌ يَلُطُوْءٌ - مل جانا، مارنا۔

لَاطِئَةٌ - ایک زخم ہے سر کا جس کو سمحاق بھی کہتے ہیں مِلْطٰى (بالقصر)۔

مِلْطَاةٌ اور مِلْطَاءٌ - وہ باریک جھلی جو سر کی ہڈی اور گوشت کے بیچ میں ہے۔

لَطِئَ لِسَانِىْ فَقَلَّ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - میری زبان سوکھ گئی یا چمٹ گئی ہل نہ سکی تو اللہ کی یاد کم کر سکی (عرب لوگ کہتے ہیں لَطِئَ بِالْاَرْضِ يَلْطَاُبِهَا یعنی زمین سے چمٹ گیا)۔

اِذَا ذُكِرَ عَبْدُ مَنَافٍ فَالْطَئُهْ - جب عبد مناف کا ذکر آئے تو زمین سے لگ جاؤ (ان کے سامنے اپنی کوئی حقیقت نہ سمجھو)۔

كَاَنَّهٗ حِلْسٌ لَاطِئٌ - گویا وہ ایک کمبل ہے جو زمین سے

چپکا ہوا ہے-

فَكُشِفَتْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَّبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ - حضرت عائشہؓ نے (اپنے حجرے میں) تین قبریں کھول کر دکھائیں نہ تو وہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے لگی ہوئی تھیں ان پر سرخ میدان کی کنکریاں بچھی ہوئی تھیں-

فَالْتَاطَتْ بِهٖ يافَالْطَتْهُ - اس سے مل گئی' چپک گئی-

تَسْجُدُ الْمَرْاَةُ لَاطِئَةً بِالْاَرْضِ - عورت زمین سے لگ کر سجدہ کرے (مردوں کی طرح پیٹ اور سرین وغیرہ علیحدہ نہ رکھے)-

لَطْخٌ - ہتھیلی سے مارنا یا آہستہ سے پیٹھ پر مارنا-

لَطَخَ بِفُلَانٍ - اس کو زمین پر دے مارا-

فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا بِيَدِهٖ - ہماری رانوں پر آہستہ مارنے لگے (محبت سمجھانے کے لئے)-

لَطْخٌ - ملانا' ملوث کرنا' بری تہمت لگانا' قریب کرنا-

تَلْطِيْخٌ - خوب ملانا-

لَطْخٌ - تھوڑا اور قلیل-

لُطْخَةٌ - احمق (جیسے لِطِّيْخٌ ہے)-

تَرَكْتَنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ - مجھ کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جماع کرا کر ناپاک اور گندی ہو گئی-

رَجُلٌ لَطِخٌ - گندا ناپاک آدمی-

اِنَّا لَسْنَا فِيْ تَلْطِيْخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ شَيْءٍ - ہم عبداللہ بن زبیرؓ کے خراب کاموں سے کچھ تعلق نہیں رکھتے یا ان کو برا کہتے ہیں-

لَطَخَ ثَوْبَهٗ بِالْمِدَادِ - اپنے کپڑے میں سیاہی لتھیڑ لی-

مِمَّا اَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ - داہنی جانب والوں کے حصے میں سے کچھ تھوڑا جوان کو پہنچا-

لَطَخَ الْخَلُوْقَ - خوشبو لتھیڑ لی-

لَطٌّ - لازم کر لینا' ڈھانپنا چھپانا' بند کرنا' ملا دینا' انکار کرنا' دوڑتے وقت دم رانوں کے درمیان دبا لینا' لٹکانا-

اِلْطَاطٌ - ڈھانپنا - انکار کرنا' زمین سے ملا دینا' قرضہ ادا نہ کرنا-

اِلْتِطَاطٌ - آلودہ ہونا' چھپ جانا' چھپانا-

اَلَطُّ - جس کے دانت گر گئے ہوں-

لَا تُلْطِطْ فِي الزَّكٰوةِ - زکوٰۃ کو مت روک (بلکہ تحصیل دار کے طلب کرتے ہی دے- ایک روایت میں لَا يُلْطَطُ فِي الزَّكٰوةِ ہے یعنی زکوٰۃ دینے میں ٹال مٹول نہ کی جائے)

اَنْشَاْتَ تَلُطُّهَا - تو لگا اس کا حق روکنے (ایک روایت میں تَطُلُّهَا ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا باب طل میں)-

اَخْلَفَتِ الْوَعْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ - وعدہ خلافی کی اور اپنی شرمگاہ دم سے ڈھانپ لی (جس وقت نر اس پر چڑھنے لگا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے چھپ گئی جیسے اونٹنی اپنی فرج دم سے چھپا لیتی ہے نر کو دخول نہیں کرنے دیتی)-

لَطَّ دُوْنِيَ الْحِجَابَ - میرے سامنے پردہ لٹکا لیا-

تَلُطُّ حَوْضَهَا - اپنے حوض کو لیپتی ہو گی (اس کے سوراخ بند کرنے کو)-

اَلْمِلْطَاةُ طَرِيْقُ بَقِيَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ هُرَّابًا مِّنَ الدَّجَّالِ - باقی مسلمان دجال سے بھاگتے ہوئے ساحل سمندر کا راستہ لیں گے-

مِلْطَاط - اس زخم کو بھی کہتے ہیں جس کا نام مِلْطَاءٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا اور پہاڑ کے بلند کنارے کو اور مکان کے صحن کو' میم سب میں زائد ہے-

لَطْعٌ - چاٹنا' پاؤں سے مارنا' میٹنا' طمانچہ لگانا-

لُطْفٌ - نرمی کرنا' محبت کرنا' مہربانی کرنا' توفیق دینا' بچانا-

لُطْفٌ اور **لَطَافَةٌ** - چھوٹی اور باریک ہونا (یہ ضد ہے ضخامت اور کثافت کی)-

تَلْطِيْفٌ - لطیف کرنا-

مُلَاطَفَةٌ - نیک سلوک کرنا' مہربانی کرنا-

اِلْطَافٌ - اچھا کرنا-

تَلَطُّفٌ اور **تَلَاطُفٌ** - نرمی اور مہربانی کرنا-

اِسْتِلْطَافٌ - لطیف اور مہربان پانا' ملا دینا-

لَطِيْفٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی اپنے

بندوں پر نرمی کرنے والا ان کی مصلحت کے موافق روزی رزق دینے والا (یہ لَطَفَ بِه سے ماخوذ ہے یعنی اس سے نرمی اور ملائمت کی لیکن لَطُفَ يَلْطُفُ کے معنی چھوٹا اور باریک ہوا)-

فَاجْتَمَعَ لَهُ الْاَحِبَّةُ الْاَ لَاطِفُ - اس کے دوست جو اس پر بہت مہربان تھے اکٹھے ہو گئے (یہ جمع ہے اَلْطَفُ کی - ایک روایت میں اَظَالِفُ ہے ظائے معجمہ سے)-

وَلَا اَرٰى مِنْهُ اللُّطْفَ الَّذِى كُنْتُ اَعْرِفُهٗ - (یہ حضرت عائشہؓ نے قصۂ افک میں کہا) میں جیسی مہربانی آنحضرتؐ کی اس واقعہ سے پہلے اپنے اوپر پاتی تھی ویسی مہربانی اس واقعہ کے بعد نہیں دیکھتی تھی (آپ باہر ہی سے پوچھ کر چلے جاتے تھے کہ اب کیسی ہے)-

وَالْطَافَةُ فِى الْقَوْلِ - بات میں نرمی یا نیک سلوک-

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ - مجمع البحرین میں ہے کہ اللہ کو لطیف اس لئے کہا کہ وہ ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور باریک چیز کو جانتا ہے جیسے مچھر یا اس سے بھی چھوٹی چیز کو کہ وہ کہاں پیدا ہوا کہاں بڑا ہوا اس کی عقل کہاں ہے اس کا معدہ کہاں ہے کہاں سے خوراک لاتا ہے بچوں کو کھلاتا ہے کہاں مرے گا - غرض اس کے سارے حالات اس کو معلوم ہیں-

لَاجَبْرَ وَلَا تَفْوِيْضَ قُلْتُ فَمَا ذَا قَالَ لُطْفٌ مِنْ رَّبِّكَ بَيْنَ ذٰلِكَ - نہ بندہ مجبور ہے نہ بندہ بالکل قادر ہے - میں نے عرض کیا پھر کیا فرمایا' پروردگار کی ایک باریکی ہے ان دونوں کے درمیان-

تَلَطُّفٌ اور اِلْطَافٌ - فرج میں کچھ داخل کرنا اور اونٹ کا اپنا ذکر اونٹنی کے رحم میں گھسیڑنا-

لَطْمٌ - طمانچہ مارنا' رخسار پر یا اور کسی مقام پر ہتھیلی سے مارنا-

تَلْطِيْمٌ - خوب طمانچے مارنا-

مُلَاطَمَةٌ اور لِطَامٌ - ایک دوسرے کو طمانچہ مارنا-

تَلَطُّمٌ - خاکی رنگ ہونا-

تَلَاطُمٌ اور اِلْتِطَامٌ - ایک دوسرے کو مارنا (اسی سے ہے ''تلاطم امواج'')-

لَطْمَةٌ - ایک طمانچہ (اس کی جمع لَطَمَاتٌ ہے)-

قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ يَا قَوْمِ اللَّطِيْمَةَ اللَّطِيْمَةَ - (جب مکہ میں خبر پہنچی کہ آنحضرتؐ قریش کا قافلہ لوٹنے والے ہیں تو) ابوجہل نے کہا میری قوم والو لطیمہ کو بچاؤ لطیمہ کو (لطیمہ اونٹوں کا وہ قافلہ جو پارچہ اور عطر لے کر آتا ہے اور میرہ وہ قافلہ جو غلہ لے کر آتا ہے)-

لَطَائِمُ الْمِسْكِ - مشک کے ڈبے اور ظروف-

يُلَطِّمْهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ - عورتیں اوڑھنیوں سے ان کی گرد جھاڑتی ہیں (ایک روایت میں تُطَلِّمُهُنَّ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اُقَبِّلُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ عِفَّ صَوْمَكَ اِنَّ بَدْوَ الْقِتَالِ اَللِّطَامُ - ایک شخص نے کہا میں روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لوں؟ فرمایا اپنا روزہ بچا جنگ کی ابتدا طمانچہ سے ہوتی ہے (پھر بڑھ جاتی ہے ہتھیار چلنے لگتے ہیں اسی طرح جماع کی ابتدا بوسہ سے ہوتی ہے)-

اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً - (وہ فتنہ کسی کو باقی نہ چھوڑے گا) زیادہ نہیں تو ایک طمانچہ ہی مار دے گا-

لَطِيْمٌ - جس کے ماں باپ دونوں مر گئے ہوں (يَتِيْمٌ جس کا باپ مر گیا ہو)-

لَطَمَ الْخَادِمَ فَاَمَرَ بِعِتْقِهٖ - (ایک شخص نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا تو آنحضرتؐ نے اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کو آزاد کرے (یہ حکم اخلاقاً اور استحباباً تھا نہ وجوباً)-

لِطِيٌّ - (یہ قلب ہے لِيْطٌ کا جو جمع ہے لِيْطَةٌ کی لِيْطَة کہتے ہیں جو ڈھیلا زمین پر سے چھیل کر نکال لیں)-

اِنَّهٗ بَالَ فَمَسَحَ ذَكَرَهٗ بِلِطِيٍّ ثُمَّ تَوَضَّاَ - آنحضرتؐ نے پیشاب کیا پھر اپنے ذکر کو مٹی کے ایک ڈھیلے سے پونچھا - پھر وضو کیا (اس حدیث سے پیشاب کے بعد بھی ڈھیلا لینا ثابت ہوتا ہے - مگر اکثر لوگوں کو یہ حدیث نہیں ملی - البتہ حضرت عمرؓ کا ایک اثر ملا ہے کہ انھوں نے پیشاب کیا پھر ذکر کو ایک دیوار پر پھیرا بہر حال آنحضرتؐ کا اکثر دستور یہ تھا کہ پیشاب کے بعد صرف پانی سے ذکر کو دھو لیتے اور یہ روایت شاذ ہے)-

بابُ اللام مع الظاء

لَظٌّ - ہانک دینا' مداومت کرنا' الحاح کرنا-

مُلَاظَّةٌ - الحاح کرنا-

اِلْظَاظٌ - ہمیشہ رہنا' اقامت کرنا' لازم کرلینا' جدا نہ ہونا-

اَلِظُّوْ بِیَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ - دعا میں یا ذالجلال و الاکرام کہنا لازم کرلو' اکثر یہ کلمہ کہا کرو- (عرب لوگ کہتے ہیں اَلَظَّ بِالشَّیْءِ اِلْظَاظًا جب کسی چیز پر کوئی مداومت کرے)-

فَلَمَّا رَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ - جب آنحضرتؐ نے اس کو دیکھا تو اصرار اور زور کے ساتھ سوال کرنے لگے اور اس پر رجم لازم کردیا-

لَظیٌ - مشتعل ہونا' سلگ جانا-

تَلْظِیَةٌ - سلگانا-

تَلَظِّیْ - سلگنا (جیسے اِلْتِظَاءٌ ہے) غصہ ہونا-

لَظٰی - آگ اور دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا آگ کا شعلہ-

اَمَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ کَعْبٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ تَتَلَظَّی الْمَنِیَّةُ فِیْ رِمَاحِهِمْ - یہ قبیلہ بنی حارث بن کعب کا تو لوہے کا ایک کانٹا ہے جنگ آزمودہ' ان کے برچھوں میں موت سلگ رہی ہے-

بابُ اللام مع العین

لَعْبٌ - منہ سے لعاب بہنا-

لَعِبٌ اور لِعْبٌ اور لَعْبٌ اور تَلْعَابٌ - کھیلنا' بے فائدہ کام کرنا' کھلونا بنانا' اہانت کرنا-

تَلْعِیْبٌ اور اِلْعَابٌ اور تَلَعُّبٌ اور تَلَاعُبٌ بمعنی لَعْبٌ ہے-

مُلَاعَبَةٌ - کھیلنا-

اِسْتِلْعَابٌ - کھجور کاٹ لینے کے بعد پھر اور کچھ کچی کھجور اُگ آنا-

لُعْبَةٌ - کھلونا' مسخرہ' احمق-

لُعَبَةٌ - بڑا کھلاڑی-

مَالَكَ وَ لِلْعَذَارٰی وَ لِعَابِهَا یالُعَابِهَا - کنواری عورتوں اور ان کے کھیل کود (یا لعاب دہن) سے تجھ کو کیا سروکار-

هَلَّا جَارِیَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ - تو نے ایک کنواری چھوکری کیوں نہ کی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی یا تو اس کا لعاب چوستا وہ تیرا لعاب چوستی-

لَا یَاْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ مَتَاعَ اَخِیْهِ لَاعِبًا جَادًّا - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کی چیز ہنسی کے طور پر نہ لے پھر سچ مچ اس کو رکھ لے (پہلے نیت چوری کی نہ ہو صرف دل لگی منظور ہو پھر نیت بدل جائے اس کو رکھ چھوڑے بعض نے کہا پہلے تو ہنسی اور دل لگی کے طور پر لے پھر واقعی طور سے نہ دے کر اس کو غصے اور تکلیف میں مبتلا کرے)-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّیْ تَلْعَابَةٌ - نابغہ کا بیٹا (جو ایک فاحشہ عورت تھی مراد عمرو بن عاص ہیں) یہ سمجھا کہ میں صرف کھیل کود والا آدمی ہوں (مجھ کو خلافت اور حکومت چلانا نہیں آتا)-

اِنَّ عَلِیًّا کَانَ تَلْعَابَةً - حضرت علیؓ کے مزاج میں مزاح بہت تھا (جو دلیل ہے خوش طبعی اور صحت مزاج کی- مراد وہی مزاح ہے جو لطافت کے ساتھ ہو' اس میں جھوٹ اور غیبت نہ ہو بلکہ یاروں کی تفریح اور تسکین کے لیے کیا جائے)-

صَادَفْنَا الْبَحْرَیْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا - ہم سمندر میں اس کے جوش کے وقت سوار ہوئے تو ایک مہینہ تک موج ہم سے کھیلی کی (ہماری کشتی کو ادھر ادھر لئے پھری' منزل مقصود تک نہ پہنچی)-

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ - شیطان آدمیوں کے پاخانوں سے کھیلتا ہے (کیونکہ وہ نجس مقام ہوتے ہیں وہاں ذکر الٰہی نہیں ہوتا اور شیطان ایسے مقاموں کو پسند کرتا ہے تو آدمیوں کو وہاں ستاتا ہے- کبھی ان کا ستر کھول دیتا ہے کبھی کپڑے وغیرہ پیشاب اڑا کر نجس کردیتا ہے)-

اَنْظُرُ اِلٰی لَعِبِهِمْ یالِعْبِهِمْ - میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی (وہ ہتھیاروں کی کسرت دکھا رہے تھے- (یہ حضرت عائشہ نے فرمایا)-

فِیْمَنْ یَلْعَبُ بِالصَّبِیِّ اِنْ دَخَلَ - اگر کوئی کسی لڑکے

سے لواطت کرے اور دخول کر دے تو اس کو اس کی ماں سے نکاح کرنا ناجائز ہوگا (یہ قول شاذ ہے دوسرے تمام مجتہدوں کا اس پر اتفاق ہے کہ لواطت سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی)۔

عَلَیْکُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا - (سونا پہننا مردوں کو حرام ہے) لیکن چاندی سے تم کھیلو (چاندی مردوں کو پہننا سامان یا ہتھیاروں میں لگانا درست ہے اس میں مقدار کی کوئی قید نہیں۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ البتہ چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ناجائز ہے)۔

طَلَّقَ ثَلٰثًا فَقَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰهِ - تینوں طلاق ایک بارگی دے دیں (انت طالق ثلثا کہہ دیا یا اَنْتَ طَالِقٌ تین بار کہا) تو انھوں نے کہا اللہ کی کتاب سے کھیل کیا جاتا ہے (اللہ کی کتاب تو یہ کہتی ہے کہ تین طلاق علیحدہ علیحدہ طہر میں بہ تفریق دی جائیں اور ایک ہی بار تینوں طلاق دے دینا بدعت اور گمراہی ہے)۔

وَلُعَبُهَا مَعَهَا - حضرت عائشہؓ کی گڑیاں ان کے ساتھ آئی تھیں (معلوم ہوا کہ لڑکیوں کو گڑیوں سے کھیلنا درست ہے کیونکہ وہ صرف کپڑے سے سی جاتی ہیں ان میں پوری تصویر نہیں ہوتی)۔

اَللُّعْبَةُ بِالْعِهْنِ - روئی کے کھلونے۔

تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ - گڑیوں سے کھیلتیں۔

یَلْعَبَانِ بِرُمَّانَتَیْنِ - دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔

کُلُّ شَیْءٍ یَجْتَرُّ فَلُعَابُهٗ حَلَالٌ - جو جانور جگالی کرتا ہے اس کا لعاب پاک ہے۔

نِسَاءُکُمْ بِمَنْزِلَةِ اللُّعَبِ - تمہاری عورتیں گویا کھلونے ہیں۔

لَعْثَمَةٌ - دیر کرنا توقف کرنا۔

فَاِنَّهٗ لَمْ یَتَلَعْثَمْ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام لانے میں دیر نہیں کی۔ آنحضرتؐ کی دعوت کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئے۔

فَلَیْسَ فِیْهِ لَعْثَمَةٌ - ان کے مناقب بیان کرنے میں کچھ دیر نہیں ہے۔

لَعْسٌ - کاٹنا سیاہ ہونا۔

لَعُوْسٌ - کھاؤ، حریص۔

اِنَّهٗ رَاٰی فِتْیَةً لُعْسًا فَسَاَلَ عَنْهُمْ - حضرت زبیرؓ نے چند جوانوں کو دیکھا جن کے ہونٹوں پر سیاہی تھی پوچھا یہ کون لوگ ہیں (ازہری نے کہا ہونٹوں کی سیاہی مراد نہیں ہے بلکہ رنگ کی سیاہی۔ عرب لوگ کہتے ہیں جَارِیَةٌ لَعْسَاءُ یعنی وہ چھوکری جس کے رنگ میں کچھ سیاہی ہو سرخی کے ساتھ البتہ لَعْسَاءُ الشَّفَةِ اس چھوکری کو کہیں گے جس کے ہونٹ سیاہ ہوں)۔

لَعْطٌ - گردن پر داغ دینا، جلدی کرنا، چرنے لگنا۔

اِنَّهٗ عَادَ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُوْرٍ وَ اَخَذَتْهُ الذُّبْحَةُ فَاَمَرَ مَنْ لَعَطَهٗ بِالنَّارِ - آنحضرتؐ براء بن معرور کی عیادت کو تشریف لے گئے ان کو خناق ہوگیا تھا (گلے میں ورم اور زخم) آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغیں۔

شَاةٌ لَعْطَاءُ - وہ بکری جس کی گردن کی ایک جانب سیاہ ہو۔ اور لِعَاط یا عِلَاط گردن کا داغ۔

لَعَّةٌ - پاک دامن نمکین عورت۔

اِلْعَاعٌ - کاسنی اگانا۔

تَلَعِّیْ - کاسنی لینا۔

لُعَاعٌ - کاسنی شراب کا ایک گھونٹ ارزانی دنیا۔

اِنَّمَا الدُّنْیَا لُعَاعَةٌ - دنیا ہری کاسنی کی طرح ہے (چند روز تک تر و تازہ پھر خشک)۔

خَرَجْنَا نَتَلَعّٰی - ہم نکلے کاسنی چنتے ہوئے۔

مَا بَقِیَ فِی الْاِنَاءِ اِلَّا لُعَاعَةٌ - برتن میں کچھ بھی نہیں رہا کچھ تھوڑا سا باقی ہے۔

اَوَجَدْتُمْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مِنْ لُعَاعَةٍ مِّنَ الدُّنْیَا تَاَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِّیُسْلِمُوْا وَوَکَلْتُکُمْ اِلٰی اِسْلَامِکُمْ - انصار کے لوگو! کیا تم اس بات پر ناراض ہوگئے کہ میں نے دنیا کا کچھ مال و متاع ان لوگوں کو دیا جن کا دل ملانا منظور تھا تاکہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور تم کو تو تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا، جب جنگ حنین کے اموال غنیمت میں سے قریش کے چند لوگوں کو جن کے دل ابھی ایمان پر

مضبوط نہ تھے آپ نے بہت کچھ دیا بعض نوجوان انصاریوں کو یہ ناگوار گزرا وہ کہنے لگے کہ آنحضرتؐ قریش کے لوگوں کو لوٹ کے بہت سے مال دے رہے ہیں حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے یعنی ہم زیادہ حق دار تھے کیونکہ ہم نے ہی قریش کو مغلوب کیا-)

لَعْقٌ یا لَعْقَةٌ یا لُعْقَةٌ- چاٹنا انگلی سے یا زبان سے-

لَعِقَ اِصْبَعَهٗ- یعنی مر گیا-

لُعِقَ لَوْنُهٗ- اس کا رنگ بدل گیا-

لُعْقَةٌ- جو انگلی سے چاٹنے کے لیے اٹھایا جائے، چمچہ سے-

مِلْعَقَه- چمچہ اور پھاوڑا-

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَعُوْقًا وَّ دِسَامًا- شیطان چاٹتا ہے اور کان بند کر دیتا ہے (اس میں گھس جاتا ہے تو حق بات کا اثر نہیں ہونے دیتا)-

كَانَ یَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا- آنحضرتؐ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے جب کھا چکتے تو انگلیاں چاٹ لیتے (کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا اور پیالہ یا رکابی صاف کر دینا سنت ہے آنحضرتؐ نے اس کا حکم دیا ہے)-

لَعِقْتُهٗ- میں نے اس کو چاٹ لیا (چونکہ تھوڑا سا تھا)-

فَلَا یَمْسَحُ یَدَهٗ حَتّٰی یَلْعَقَهَا اَوْ یُلْعِقَهَا- اپنا ہاتھ کھانا کھا چکنے کے بعد نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا کسی اور کو نہ چٹا دے (جیسے بیوی بچہ وغیرہ کو بشرطیکہ وہ کراہت نہ کرے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کھانے کے بعد تولیہ سے ہاتھ پونچھنا درست ہے ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کے تولیے ان کے تلوے تھے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ تلووں پر پھیر لیتے)-

لَعْقُهٗ سُنَّةٌ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّهٖ بَرَكَةٌ- کھانے کے بعد ہاتھ چاٹ لینا سنت ہے کیونکہ اس کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کی برکت کھانے کے کون سے جزء میں ہے-

اَلْوَیْلُ لِمَنْ بَاعَ مَعَادَهٗ بِلَعْقَةٍ- جو شخص اپنی آخرت کو ایک چاٹ کے بدلے (یعنی دنیاوی حقیر فائدے کے لئے) بیچ ڈالے اس کی خرابی ہے-

فَاَمْكَنَ الْیَتَامٰی مِنْ رُءُوْسِ الْاَزْقَاقِ یَلْعَقُوْنَهَا- حضرت علیؓ نے شہد کی مشکوں کا منہ یتیموں کے لئے کھول دیا وہ اس کو چاٹنے لگے-

وَهَلْ هِیَ اِلَّا كَلُعْقَةِ الْاٰكِلِ وَمُذْقَةِ الشَّارِبِ وَخَفْقَةِ الْوَسْنَانِ ثُمَّ تَلْزَمُكُمُ الْمَعَرَّاتُ- خلافت اور حکومت کیا ہے گویا ایک چاٹ ہے کھانے کی یا ایک گھونٹ ہے پانی اور دودھ کا یا ایک نیند ہے اونگھنے والے کی- پھر اس کے بعد آفتوں کا سامنا ہے (آخرت میں جواب دہی اور مواخذہ)-

لُعْقَةً عَلٰی لِسَانِهٖ- اپنی زبان سے ایک چاٹ-

اِنَّ لَهٗ اِمْرَاَةً كَلُعْقَةِ الْكَلْبِ اَنْفَهٗ- مروان کی سرداری کی ناک کتے کی چاٹ کی طرح ہے (یعنی اس کی حکومت کی مدت تھوڑی ہوگی- ایسا ہی ہوا صرف چھ مہینے تک اس کی خلافت رہی)-

لَعُوْق- وہ دوا جو چاٹ کر کھائی جاتی ہے جیسے لعوق سپستاں وغیرہ، یا جو چیز چاٹ کر کھائی جائے جیسے شہد وغیرہ)-

لَعَلَّ- شاید- یہ حروف مشبہ بہ فعل میں سے ہے اور کئی معنی کے لئے آتا ہے جیسے توقع، امید، تعلیل، شک استفہام وغیرہ- لیکن قرآن میں جہاں لَعَلَّ آیا ہے وہ تعلیل کے لئے ہے یعنی تاکہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو شک نہیں ہو سکتا- بعض نے کہا صرف لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ میں تشبیہ کے لئے آیا ہے اس کی اصل عَلَّ تھی اور لام زائد ہے-

وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَهُمْ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ- تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالےٰ نے بدر والوں کو جھانکا (تو لَعَلَّ یہاں گمان اور شک کے لئے نہیں ہے بلکہ عَسیٰ کے معنی میں ہے اور عَسیٰ اللہ کی طرف سے تحقیق اور ایقاع ہے) اور ان سے فرمایا اب تم کیسے بھی اعمال کرو میں تو تم کو بخش چکا (مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے بہشت واجب ہو گئی اگر تم سے کچھ گناہ بھی سرزد ہوں تو وہ معاف ہیں)-

لَعَلِّیْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا- شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ آپ نے حجۃ الوداع میں فرمایا- ایسا ہی ہوا دوسرے سال آپ کی وفات ہو گئی)-

فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجِّیْ - میں نہیں جانتا اس حج کے بعد کوئی دوسرا حج کر سکوں گا یا نہیں (گمان یہ ہے کہ یہ میرا آخری حج ہے - ایسا ہی ہوا)

لَعَلَّهٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَهٗ - شاید وہ استغفار کرنا چاہتا ہو اور نیند کے غلبہ میں لگے اپنے آپ کو کوسنے -

لَعْنٌ - ہانک دینا' بھلائی سے محروم کر دینا' ذلیل کرنا' گالی دینا -

لَعْنَةٌ - اللہ کی رحمت سے محرومی اور دوری -

مُلَاعَنَةٌ اور لِعَانٌ - ایک دوسرے پر لعنت کرنا' حاکم کا حکم دینا' بیوی خاوند کو لعان کرنے کے لئے جس کا ذکر قرآن میں ہے -

تَلَاعُنٌ - ایک دوسرے پر لعنت گالی گلوچ کرنا (جیسے اِلْتِعَانٌ ہے) -

اِتَّقُوا الْمَلَا عِنَ الثَّلَاثَ - تین باتوں سے پرہیز کرو جن کے کرنے والے پر لعنت کی جاتی ہے (لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ آدمی بیچ راستہ میں یا درخت کے سایہ میں یا نہر کے کنارے پاخانہ کرے) -

اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ - دو کاموں سے بچے رہو جو لعنت کے موجب ہیں (یعنی ان کے کرنے والے پر لوگ لعنت کرتے ہیں - نہایہ میں ہے کہ ہر سایہ میں پاخانہ کرنا منع نہیں ہے لیکن اس سایہ میں منع ہے جہاں لوگ ٹھہرتے ہوں' سایہ لیتے ہوں' راحت کے لئے بیٹھتے ہوں وہاں سوتے ہوں)

ثَلٰثٌ لَعِیْنَاتٌ - تین چیزیں ملعون ہیں یا لعنت کا سبب ہیں -

ضَعُوْا عَنْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ - (ایک عورت نے سفر میں اپنی اونٹنی پر لعنت کی - آنحضرتؐ نے فرمایا) اس پر سے سامان اتار لو یہ اونٹنی ملعون ہے (آنحضرتؐ کو علم ہو گیا ہوگا کہ اس کی لعنت قبول ہو گئی یا اس عورت کو سزا دینے کے لئے فرمایا کہ بار دیگر ایسا نہ کرے اور دوسرے لوگ عبرت لیں) -

فَالْتَعَنَ - اس نے اپنے اوپر لعنت کی -

لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ - مسلمانوں پر لعنت کرنا ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کرنا (کیونکہ قاتل قتل کرنے سے اس کو دنیاوی لذائذ سے محروم کر دیتا ہے اور لعنت کرنے والا اس کو آخرت کی نعمتوں سے محروم کرنا چاہتا ہے)

لَا یَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَشُهَدَاءَ - جو لوگ بہت لعنت کیا کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ سفارش کر سکیں گے نہ دوسری امتوں پر گواہ بنائے جائیں گے (البتہ کبھی کبھی لعنت کرنے والے' وہ بھی ان لوگوں پر لعنت کے سزاوار ہیں' اس وعید میں داخل نہیں ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے متعدد لوگوں پر لعنت کی ہے اسی طرح بالا جمال لعنت کرنا جیسے لعنة اللّٰہ علی الظالمین یالعنة اللّٰہ علی الکافرین منع نہیں ہے)

لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّكُوْنَ لَعَّانًا - جو شخص صدیق ہو (جو ولایت کا عالی مرتبہ ہے) وہ بہت لعنت کرنے والا نہیں ہو سکتا -

مَرَّ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَّهُوَ یَلْعَنُ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَ صِدِّیْقِیْنَ - آنحضرتؐ ابوبکر صدیقؓ پر گزرے وہ کسی پر لعنت کر رہے تھے - تو فرمایا کیا صدیق بھی اور لعنت کرنے والے بھی (یعنی دونوں کا اجتماع عجیب ہے - مطلب یہ ہے کہ تم جب صدیق ہو تو لعنت کرنے سے بچے رہو) -

فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ - میں نے جس مسلمان پر لعنت کی ہو یا اس کو برا کہا ہو (اس کا ظاہری حال دیکھ کر یا صرف عادت کے طور پر غصہ کی حالت میں) -

تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ - تم عورتیں لعنت بہت کیا کرتی ہو - (مجمع البحار میں ہے کہ معین شخص پر لعنت کرنا گو وہ کافر ہو بالاتفاق حرام ہے کیونکہ شاید اللہ تعالیٰ اس کو ایمان نصیب کرے البتہ ان لوگوں پر اور ان اوصاف پر جن پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے لعنت کرنا درست ہے جیسے سود خواروں پر' ظالموں پر' فاسقوں پر' اس عورت پر جو اپنے خاوند کو ناراض رکھے ان لوگوں پر جو اللہ اور رسول کو ایذا دیں اس شخص پر جو اپنے باپ دادا کے سوا اوروں کو باپ دادا بنائے) -

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ - اللہ کی لعنت بچھو پر -

مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جو شخص بدعتی کو جگہ دے (اس کو جمائے ٹھکانا دے) اس پر اللہ کی لعنت -

یُرِیْدَانِ اَنْ یُّلَاعِنَاہُ- یہ دو شخص نجران کے نصاریٰ میں سے یعنی عاقب اور سید آنحضرتؐ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں (مباہلہ کو ملاعنہ فرمایا کیونکہ اس میں ہر ایک فریق دوسرے فریق کو ناحق پر سمجھ کر اللہ کی لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے)-

لَاتَلْعَنُوْہُ فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ اَنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ- (ایک شخص نے شراب پی' اس کو حد لگائی گئی لوگ اس پر لعنت کرنے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا) اس پر لعنت مت کرو' خدا کی قسم یہاں تک میں جانتا ہوں' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے-

لَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِہٖ- حضرت عمرؓ نے بیوی اور خاوند سے آنحضرتؐ کے منبر کے پاس لعان کرایا-

سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَکُلُّ نَبِیٍّ مُجَابٌ- چھ شخصوں پر میں نے لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے- کیونکہ ہر پیغمبر کی دعا مقبول ہے-

لَا تَلَاعِنُوْا بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا بِغَضَبِہٖ وَلَا بِجَھَنَّمَ- اللہ کی لعنت کسی مسلمان پر مت کرو نہ یہ کہو کہ اللہ کا غضب تجھ پر اترے گا نہ یہ کہو کہ وہ جہنم میں جائے گا-

مَنْ لَّعَنَ شَیْئًا لَّیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتْ اِلَیْہِ- جو شخص ایسی چیز یا ایسے شخص پر لعنت کرے جو لعنت کا سزاوار نہ ہو تو وہ لعنت اسی پر لوٹ کر آئے گی-

مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُہٗ- مجھ سے جو شخص چاہے مباہلہ کرے-

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ- اللہ یہودیوں پر لعنت کرے-

مَلْعُوْنٌ مَّنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ- جو شخص حلقہ کے بیچوں بیچ بیٹھے وہ ملعون ہے (کیونکہ وہ علامت ہے غرور اور استکبار کی- اگر نصف دائرہ ہو اور خود ایک طرف بیٹھے تو اس میں قباحت نہیں)-

لَعَنَ اللّٰہُ السَّائِقَ وَالرَّاکِبَ وَالْقَائِدَ- اللہ لعنت کرے ہنکانے والے اور سوار اور آگے سے کھینچنے والے پر (یعنی برائی کے مرتکب اور اس کے معاونین پر)-

اَلشَّجَرَۃُ الْمَلْعُوْنَۃُ فِی الْقُرْاٰنِ مُعَاوِیَۃُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ- قرآن میں جو شجرہ ملعونہ کا لفظ ہے اس سے معاویہؓ بن ابی سفیان مراد ہیں (یہ امامیہ کی روایت ہے- واللہ اعلم بصحتہا)-

مَلْعُوْنٌ کُلُّ جَسَدٍ لَّا یُزَکّٰی وَلَوْ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا مَّرَّۃً- وہ بدن ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہیں ہوتی- کم سے کم چالیس دن میں ایک بار (صحابہ نے پوچھا' یارسول اللہ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے- فرمایا مومن کو کھڑونچ (خراش' کھریچ) ہی لگتی ہے کہیں گر پڑتا ہے کہیں پھسل جاتا ہے کبھی بیمار ہو جاتا ہے کبھی پھانس لگ جاتی ہے کانٹا چبھ جاتا ہے- غرض مومن پر کوئی چلہ ایسا نہیں گزرتا کہ کچھ کچھ تکلیف اس پر نہ آئے (مالی ہو یا بدنی یا روحی) برخلاف کافر کے وہ سالہا سال تک آرام اور چین سے رہتا ہے- پھر یکا یک پکڑ لیا جاتا ہے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے)-

لِعَان- یعنی زن و شوہر کا باہم لعنت کرنا (امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا لعان کیونکر کرائیں آپ نے فرمایا امام اور حاکم پشت بہ قبلہ بیٹھے اور مرد کو اپنی داہنی طرف بٹھائے عورت اور اس کے بچہ کو (اگر ہو) بائیں طرف پھر مرد کھڑا ہو اور چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے میں نے جو عورت کو تہمت لگائی ہے میں اس میں سچا ہوں پھر امام اس کو سمجھائے اور کہے اللہ سے ڈر اللہ کی لعنت بہت سخت ہے اس کے بعد مرد یہ کہے اللہ کی لعنت اس پر ہو اگر وہ جھوٹا ہو- پھر عورت کھڑی ہو اور چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ مرد اس تہمت میں جھوٹا ہے- اس کے بعد امام اس کو سمجھائے اور کہے اللہ سے ڈر' اللہ کا غضب بہت سخت ہے پھر عورت کہے اس پر اللہ کا غضب اترے اگر مرد اس تہمت میں سچا ہو- اب اگر مرد پانچویں بار کی گواہی سے انکار کرے تو اس کو حد قذف لگائیں- اگر عورت انکار کرے تو اس کو سنگسار کریں-)

بابُ اللام مع الغینْ

لَغْبٌ یا لُغُوْبٌ یا لَغُوْبٌ- تھک جانا' بگاڑنا' خلاف بات کہنا' چیڑ پڑ کرنا-

تَلْغِیْبٌ- بہت تھکا دینا-

اِلْغَابٌ- تھکانا' تکلیف دینا-

تَلَغُّبٌ- تھکانا-

اُهْدِیَ اِلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِلَاحٌ فِیْهِ سَهْمٌ لَغْبٌ - یکسوم نے (جو اشرم کا بھائی تھا) آنحضرت کو کچھ ہتھیار تحفہ کے طور پر بھیجے ان میں ایک تیر تھا جو برابر تراشا نہیں گیا تھا یا اس کا پر برابر نہیں جڑا تھا-

سَهْمٌ لَغْبٌ اور لُغَابٌ اور لَغِیْبٌ - خراب تیر جو اچھی طرح تراشا نہ گیا ہو-

فَسَعَی الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا وَ اَدْرَكْتُهَا - لوگ ایک خرگوش کے پیچھے دوڑ دوڑ کر بالکل تھک گئے لیکن میں نے اس کو پکڑ لیا-

لَغْثٌ - لغیث کھانا (لغیث ایک کھانا ہے جو جو سے بنایا جاتا ہے)-

وَاَنْتُمْ تَلْغَثُوْنَهَا - تم اس کو کھاتے ہو (ایک روایت میں تَرْغَثُوْنَهَا ہے یعنی اس کا دودھ پیتے ہو)-

لَغْدٌ - راستہ پر لانا، روکنا-

مُلَاغَدَةٌ اور اِلْتِغَادٌ - خواہش سے روکنا-

فَحَشٰی بِهٖ صَدْرَهٗ وَ لَغَادِیْدَهٗ - سینہ اور تالوؤں کے پاس جو گوشت ہوتا ہے (جس کو کوا کہتے ہیں) اس کو اس نے بھر دیا (لَغَادِیْد جمع ہے لُغْدُوْدٌ کی)-

لُغْدٌ بھی بمعنی لُغْدُوْدٌ ہے (اس کی جمع اَلْغَادٌ ہے یعنی کوا)

لَغْزٌ - ایک طرف جھک جانا-

اِلْغَازٌ - ایسا کلام کہنا جس کے معنی پوشیدہ ہوں یعنی چیستان پہیلی-

لُغْزٌ اور لَغَزٌ اور لُغَزٌ اور لُغَزٌ - چیستان، پہیلی، معما (ان کی جمع اَلْغَازٌ ہے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَلْقَمَةَ بْنِ الْغَفْوَاءِ یُبَایِعُ اَعْرَابِیًّا یُلْغِزُ لَهٗ فِی الْیَمِیْنِ وَ یَرَی الْاَعْرَابِیُّ اَنَّهٗ قَدْ حَلَفَ لَهٗ وَ یَرٰی عَلْقَمَةُ اَنَّهٗ لَمْ یَحْلِفْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَا هٰذِهِ الْیَمِیْنُ اللُّغَیْزَاءُ - حضرت عمرؓ علقمہ بن غفواء پر سے گزرے جو ایک گنوار سے خرید و فروخت کر رہا تھا اور معما کے طور پر قسم بھی کھاتا تھا اور گنوار یہ سمجھتا تھا کہ علقمہ نے قسم کھالی علقمہ یہ سمجھتا تھا کہ میں نے قسم نہیں کھائی - تب حضرت عمرؓ نے کہا ارے یہ گول مول چیستان کی سی قسم کیسی؟ (اصل میں لغیزاء جنگلی چوہے کے سوراخ کو کہتے ہیں جس کے دو منہ ہوتے ہیں ایک منہ سے اندر جاتا ہے دوسرے منہ سے نکل بھاگتا ہے پہلے کو نافقاء کہتے ہیں دوسرے کو قاصعاء- پھر اس کلام کو کہنے لگے جو پہیلی کے طور پر کہا جائے ہر شخص اس کا مطلب نہ سمجھ سکے)-

لَغْطٌ اور لِغَاطٌ - بک بک کرنا، گلخپ اور غپ شپ کرنا-

لَغِیْطٌ - آواز کرنا-

تَلْغِیْطٌ اور اِلْغَاطٌ بمعنی لَغْطٌ ہے-

لَغْطٌ - آواز جو سمجھ میں نہ آئے یا وہ کلام جو مخلوط اور مشتبہ ہو اس کا مطلب صاف نہ ہو-

وَلَهُمْ لَغْطٌ فِیْ اَسْوَاقِهِمْ - وہ بازاروں میں شور مچا رہے تھے (نہایہ میں ہے لَغْطٌ وہ آواز اور ضجہ جو سمجھ میں نہ آئے اس کی جمع اَلْغَاطٌ ہے)-

وَكَثُرَ اللَّغَطُ - گلخپ بہت ہوگئی (کوئی کہنے لگا دوات کاغذ لے کر آؤ تاکہ آنحضرتؐ جو لکھوانا چاہتے ہیں وہ لکھوا دیں- کوئی کہنے لگا آنحضرتؐ پر بخار کی شدت ہے کہیں براتے تو نہیں، اچھی طرح آپ سے پوچھ لو- کوئی کہنے لگا تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے وہ ہم کو کافی ہے- اب آنحضرتؐ کو ایسی سخت بیماری میں دوسری کتاب لکھوانے کی تکلیف کیوں دی جائے- غرض جتنے منہ اتنی باتیں- جب خوب شور ہونے لگا اور لوگ ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا- چلو یہاں سے اٹھ جاؤ پیغمبر کے پاس جھگڑنا نہیں چاہئے- عبداللہ بن عباسؓ کہا کرتے تھے- ہائے کیا مصیبت ہے کہ آنحضرتؐ کو کتاب نہ لکھوانے دی- اس حدیث کو حدیث القرطاس کہتے ہیں)-

مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ - ان کے اختلاف اور بک بک شور وغل کی وجہ سے-

لَغِطَ نِسْوَةٌ - عورتوں نے شور وغل مچایا-

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ لَغَطُهٗ - جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور خوب غپ شپ کرے (بے فائدہ باتیں بنائے)-

مَا زَادَ قَوْمٌ عَلٰی سَبْعَةٍ اِلَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ - جہاں سات آدمیوں سے زیادہ جمع ہوئے تو خوب بک بک اور لغو باتیں ہوں گی-

لَغْمٌ - منہ سے کف پھینکنا' ایک بات جس کا یقین نہ ہو کہنا-
تَلَغُّمٌ - منہ کے اندر جہاں تک زبان پہنچتی ہے کوئی چیز لگانا-
لُغْمٌ - سرنگ جس میں بارود ڈال کر قلعہ وغیرہ اڑاتے ہیں-
مَلَاغِمُ - منہ کے اندر کے وہ مقامات جہاں تک زبان پہنچتی ہے-
وَ اَنَا تَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُنِيْ لُغَامُهَا - میں آنحضرتؐ کی اونٹنی کے تلے کھڑا تھا اس کے منہ کا لعاب مجھ پر گر رہا تھا-
وَنَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَيَسِيْلُ لُغَامُهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ - آنحضرتؐ کی اونٹنی خوب تیزی سے جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا-
يَسْتَعْمِلُ مَلَاغِمَهٗ - اپنے ملاغم کا استعمال کرے (ملاغم کے معنی ابھی گزر چکے)-
لَغْنٌ - جوانی کی امنگ اور خوشی-
اِلْغِيْنَانٌ - لپٹ جانا-
لُغْنٌ - کان کے اندر کا پٹھا اور کوا یا منہ کے اندر سے حلق تک جو گوشت پھرایا گیا ہے-
لُغْنٌ - وہ لغت جس کا توانکار کرے-
لُغْنُوْنٌ - گردن کے کنارے کا گوشت (اس کی جمع لَغَاذِنٌ ہے- مجمع البحار میں ہے کہ لُغْنٌ وہ گوشت جبڑوں کا جو لٹک آئے)-
اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِفُلَانٍ اِنَّكَ لَتُفْتِيْ بِلُغْنٍ ضَالٍّ مُّضِلٍّ - ایک شخص نے فلاں شخص سے کہا' تم تو بہکے ہوئے اور بہکانے والے کے لغن سے فتویٰ دیتے ہو-
لَغَنَّ - ایک لغت ہے لَعَلَّ میں-
لَغْوٌ - بات کرنا' باطل ہونا' ناکامیاب ہونا-
لَغًا اور لَاغِيَةٌ اور مَلْغَاةٌ - غلطی کرنا باطل کلام کہنا' شیفتہ ہونا' بہت پینا لیکن سیراب نہ ہونا-

اِلْغَاءٌ - باطل کرنا' میٹ دینا' منسوخ کرنا' گرا ڈالنا' چھوڑ دینا' نامراد کرنا-
اِسْتِلْغَاءٌ - سننا-
لَغْوُ الْيَمِيْنِ - وہ قسم جو تکیہ کلام کے طور پر کھائی جائے (جیسے اکثر لوگ باتوں میں واللہ باللہ تاللہ کہا کرتے ہیں- مگر قسم کھانے کی نیت نہیں ہوتی- بعض نے کہا جو چوک سے یا بھول کر کھائی جائے بعض نے کہا گناہ کی قسم یا غصہ کی حالت میں یا دل لگی اور مزاح یا تنازع اور جدال میں' بعض نے کہا لغو یہ ہے کہ آدمی کا گناہ اتر جانا قسم کا کفارہ دینے کے بعد)-
لَغَا يَلْغُوْا - واہی اور بے فائدہ بیہودہ بات کہی اور کہتا ہے-
مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَهْ فَقَدْ لَغَا - جب امام خطبۂ جمعہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو اس نے لغو بات کی (چاہئے تھا اشارہ سے منع کرنا جب اس نے زبان سے چپ کہا تو خود اس نے لغو بات کی)-
مَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا - جس نے کنکریاں ہاتھ سے برابر کیں (تاکہ سجدہ آرام سے ہو) اس نے لغو بات کی' (جیسے لغو باتیں کرنے سے خطبہ سننے میں خلل آتا ہے ویسے ہی کنکریاں برابر کرنے میں جو مشغولی ہوتی ہے اس سے بھی خطبہ سننے میں خلل ہوتا ہے)-
فَقَدْ لَغَوْتَ يَالَغَيْتَ - تو نے خطبہ میں جب دوسرے سے کہا خاموش رہ تو تو نے لغو بات کی (جب خطبہ میں امر بالمعروف لغو ہوا تو دوسری باتیں کرنا کب جائز ہوگا - ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو حاضرین کا خاموش رہنا واجب ہے اگرچہ وہ دوری کی وجہ سے امام کی آواز نہ سنتے ہوں)-
وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ - جو اونٹ غلہ وغیرہ لایا کرتے ہیں ان کی زکوٰۃ ساقط ہے (یعنی لدّو اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اسی طرح جن جانوروں سے کام لیا جاتا ہے جیسے پانی سینچنے کے اونٹ یا موٹھہ یا ناگر کے بیل ان میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے)-
اِنَّهٗ اَلْغَى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ - ابن عباسؓ نے اس شخص کی

طلاق لغو قرار دی جس سے زبردستی طلاق لی جائے (ڈرا دھمکا کر' مار دھاڑ کرکے - اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

اِيَّاكُمْ وَ مَلْغَاةَ اَوَّلِ اللَّيْلِ - شروع رات میں لغو باتیں کرنے سے یعنی جاگنے سے بچے رہو (ورنہ رات کے پچھلے حصہ میں آنکھ نہ کھلے گی' نیند کا غلبہ رہے گا' تہجد کی نماز نہ پڑھ سکے گا)۔

كَلِمَةٌ لَاغِيَةٌ - لغو کلمہ۔

فَاِنْ فَتَّشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ اِلَّا لُغْيَةً اَوْ شِرْكَ شَيْطَانٍ - (اللہ تعالیٰ نے ہر فحش کلام کہنے والے بیہودہ بکنے والے بے حیا پر جو کسی بات کی پرواہ نہ کرے بہشت حرام کر دی ہے) اگر تو اس کا حال ٹٹولے تو اس کو حرام کا نطفہ یا شیطان کا جال پائے گا (ایک روایت میں لَعَنَةً ہے یعنی لوگوں پر لعنت کرنے والا - ایک میں لُعْنَةً ہے یعنی جس پر لوگ لعنت کریں)۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَدِيْنَتَيْنِ اِحْدٰهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْاُخْرٰى بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُوْرٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اَلْفُ اَلْفِ مِصْرَاعٍ وَفِيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ اَلْفِ لُغَةٍ تَتَكَلَّمُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ لُغَةِ صَاحِبِهَا وَ اَنَا اَعْرِفُ جَمِيْعَ اللُّغَاتِ - اللہ نے دو شہر ایسے بنائے ہیں - ایک مشرق میں ایک مغرب میں جن کی فصیل (شہر پناہ) لوہے کی ہے اور ہر ایک کے دس لاکھ دروازے ہیں اور ہر ایک میں ستر لاکھ زبانیں بولی جاتی ہیں ہر ایک زبان دوسری زبان سے جدا ہے اور میں یہ سب زبانیں جانتا ہوں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

بابُ اللام مع الفاء

لَفْاً یا لَفَاءٌ - پوست نکالنا چھیلنا' کھول دینا' پھیر دینا' غیبت کرنا' مارنا' دینا۔

لَفْاٌ - باقی رہنا۔

اِلْفَاءٌ بمعنی اِبْقَاءٌ - باقی رکھنا۔

اِلْتِفَاءٌ - پوست نکالنا۔

لَفَاءٌ - مٹی' تھوڑی چیز' حق سے کم۔

لَفِيْئَةٌ - گوشت کا وہ مچہ جس میں ہڈی نہ ہو۔

رَضِيْتُ مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ - میں پورے حق کے بدلے کچھ کم پر راضی ہو گیا (یہ لَفَأْتُ الْعَظْمَ سے نکلا ہے یعنی ہڈی میں سے میں نے کچھ گوشت چھڑا لیا)۔

لَفْتٌ - لپیٹ دینا' دائیں بائیں پھیر دینا' رائے پلٹ دینا' پوست نکالنا' مارنا۔

تَلْفِيْتٌ - لپیٹنا۔

تَلَفُّتٌ اور اِلْتِفَاتٌ - منہ پھرانا' داہنے بائیں دیکھنا۔

لَاتَلْتَفِتْ لِفْتَةً - اس کی طرف مت دیکھ۔

لَفَاتٌ - احمق' بدخلق۔

لِفْتٌ - میل' خواہش' شلجم گائے۔

لُفَتَةٌ - وہ چرواہا جو جانوروں کو ہمیشہ بے تحاشا مارا کرے۔

لَفُوْتٌ - وہ عورت جس کی اولاد اگلے خاوند سے ہو۔

فَاِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِيْعًا - آنحضرتؐ جب کسی طرف التفات کرتے تو پوری طرح اس طرف دیکھتے (یہ نہیں کہ دزدیدہ نظر سے - بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دائیں بائیں صرف گردن نہیں پھراتے جیسے جلد باز ہلکے لوگوں کی عادت ہے بلکہ پوری طرح منہ اس طرف پھیرتے اور متوجہ ہوتے - ایک روایت میں اِلْتَفَتَ مَعًا ہے مطلب وہی ہے)۔

فَكَانَتْ مِنِّىْ لَفْتَةٌ - میں نے ایک بار اس طرف التفات کیا۔

لَاتَتَزَوَّجَنَّ لَفُوْتًا - لفوت عورت سے نکاح مت کر (وہ ہمیشہ اپنے اگلے خاوند کی اولاد کی طرف توجہ رکھے گی اور دوسرے خاوند کی پوری طرح خدمت نہ کر سکے گی)۔

فَحَانَتْ مِنْهُ لَفْتَةٌ - انھوں نے جو التفات کیا۔

وَادِىْ هَرْشٰى اَوْ لِفْتٍ - ہرشا کی وادی یا لفت (اس کا ذکر کتاب الجیم میں گزر چکا - لفت بہ فتحہ لام اور سکون فا یا بہ فتحہ فا بھی منقول ہے - ایک گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِىَ اَمَانَةٌ - جب کوئی آدمی تجھ سے کوئی بات کہے (جو راز کی ہو) پھر وہ چلا جائے (یا بات کہنے کے بعد دائیں بائیں طرف دیکھے کوئی سنتا تو نہیں اس کا مقصد یہ ہو کہ یہ بات اوروں سے مخفی رہے) تو وہ امانت ہوگی (اس کا افشا خیانت ہوگی)۔

اِنَّكِ لَقُوْفٌ لَفُوْتٌ - تو تو ہاتھ پکڑنے والی وادھر ادھر دیکھنے والی ہے (نہایہ میں لَقُوْفٌ کے بدلے کَتُوْنٌ ہے یعنی چمٹنے والی)-

وَاَنْهَزُ اللَّفُوْتَ وَ اَضُمُّ الْعَتُوْدَ - میں لفوت کو مارتا ہوں اور بکری کے بچہ کو (جب وہ بھاگ نکلے اس کی ماں سے) ملا دیتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اصل لَفُوْت وہ اونٹنی جو دودھ دوہتے وقت دوہنے والے کو دیکھے اس کو کاٹ کھائے آخر دوہنے والا اس کو ہاتھ سے مارتا ہے تب وہ ڈر کے مارے دودھ چھوڑ دیتی ہے تاکہ مار سے محفوظ رہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی نافرمانی اور بغاوت کرے اس کو میں سخت سزا دینے والا ہوں)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ يَلْفِتُ الْكَلَامَ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ الْخَلَا بِلِسَانِهَا - اللہ تعالیٰ آدمیوں میں سے اس آدمی کو ناپسند کرتا ہے جو بلیغ ہو (چبا چبا کر بڑی فصاحت کے ساتھ بات کرے) اور کلام کو ایسا توڑے مروڑے جیسے گائے ہری دوب (گھاس) کو اپنی زبان سے مروڑتی ہے (مطلب یہ ہے کہ کلام بے تکلف کرنا اچھا ہے اور خواہ مخواہ سجع اور قافیے لگانا اپنی زبان آوری ظاہر کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)-

اِنَّ مِنْ اَقْرَاِ النَّاسِ لِلْقُرْاٰنِ مُنَافِقًا لَّا يَدَعُ مِنْهُ وَاوًا وَّلَا اَلِفًا يَلْفِتُهٗ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا - قرآن کے بڑے قاریوں میں سے ایک وہ منافق بھی ہوگا جو کسی واو یا الف کو بغیر زبان مروڑے نہ چھوڑے جس طرح گائے ہری گھاس کو زبان سے مروڑتی ہے (مطلب یہ ہے کہ قرآن کو سادہ بے تکلف پڑھنا چاہئے اور زور لگانا منہ بنانا زبان مروڑنا جیسے بعض قاریوں کی عادت ہے خوب نہیں ہے)-

لِفت یالَفت - ایک گھاٹی ہے (اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اِنَّ اُمَّهٗ اِتَّخَذَتْ لَهُمْ لَفِيْتَةً مِّنَ الْهَبِيْدِ - ان کی ماں نے ان کے لئے حنظل کا حریرہ بنایا-

حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ - آنحضرتؐ عرفات سے (مزدلفہ کو) لوٹے تو لوگوں کی طرف دیکھتے جاتے تھے ان کو حکم دیتے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ چلنے کا (دوسری روایت میں لَا يَلْتَفِتُ ہے وہ صحیح نہیں ہے)-

لَفْجٌ - ذلت-

اِلْفَاجٌ - مفلس ہونا محتاج کرنا-

مُسْتَلْفَجٌ اور مُلْفَجٌ - مفلس ڈر کے مارے بے حواس لاغری کی وجہ سے زمین سے لگا ہوا-

وَ اَطْعِمُوْا مُلْفَجِيْكُمْ - اپنے محتاجوں کو کھانا کھلاؤ-

قِيْلَ لَهٗ اَيُدَالِكُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ مُلْفَجًا يا مُلْفِجًا - کیا مرد عورت کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے؟ انھوں نے کہا ہاں جب مفلس اور قرض دار ہو (پھر کیا کرے گا مجبوری ہے- لیکن اگر مال دار ہو تب مہر معجل یا جس کا وعدہ ہوا ایک مدت پر فوراً ادا کر دینا ضروری ہے)-

لَفْحٌ - مارنا یا ہلکی مار مارنا - جلا دینا-

لَفْحٌ - ہوا کی گرمی-

لَفْحٌ - ہوا کی ٹھنڈک-

لُفَّاح - ایک بھاجی ہے-

تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِیْ مِنْ لَفْحِهَا - میں پیچھے ہٹ گیا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی لپٹ مجھ تک نہ پہنچے (میرے کپڑے وغیرہ جلا دے)-

لَفَحْتُهٗ بِالسَّوْطِ - میں نے کوڑے سے اس کو ہلکی مار لگائی-

لَفْخٌ - لکڑی سے مارنا طمانچہ لگانا-

لَفْظٌ - پھینکنا ڈالنا بات کرنا مر جانا-

تَلَفُّظٌ - بات کرنا-

لَافِظَةُ الْبَحْرِ - جو چیز سمندر کی موج کنارے پر پھینک دے-

لَافِظَه - خود سمندر کو بھی کہتے ہیں-

لُفَاظَةٌ - جو منہ سے یا دسترخوان سے پھینکا جائے-

وَيَبْقٰى فِیْ كُلِّ اَرْضٍ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ - ہر ملک میں وہاں کے بدکار لوگ (فاسق فاجر) رہ جائیں گے (اچھے نیک لوگ گزر جائیں گے) ان کی زمینیں ان کو پھینک دیں گی (یعنی زمین ان سے نفرت کرے گی یا اپنے ملک

سے نکل کھڑے ہوں گے یا مرنے کے بعد قبر سے نعش باہر پھینک دے گی)۔

اَكَلْتُ التَّمْرَةَ وَلَفَظْتُ النَّوَاةَ۔ میں نے کھجور کھالی اور گٹھلی پھینک دی۔

وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ۔ جو شخص کھانا کھانے کے بعد خلال کرے تو خلال کی وجہ سے جو دانتوں سے باہر نکلے اس کو پھینک دے (البتہ زبان پھرا کر جو دانتوں سے نکالے اس کو کھا جائے)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَمَّا لَفِظَ الْبَحْرُ فَنَهٰى عَنْهُ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا جو جانور سمندر کنارے پر پھینک دے اس کا کیا حکم ہے انھوں نے اس کے کھانے سے منع کیا۔ (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا اجتہاد تھا ان کو جابرؓ کی حدیث شاید نہ پہنچی ہوگی جب وہ ایک بڑی مچھلی کو ایک مدت تک دوسرے صحابہؓ کے ساتھ کھاتے رہے تھے جس کو سمندر نے کھارے پر ڈال دیا تھا اور آنحضرتؐ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا وہ کھانا اللہ نے تمہارے لئے بھیجا تھا)۔

فَقَاءَتْ اُكُلَهَا وَلَفِظَتْ خَبِيْئَهَا۔ جو کھایا تھا وہ قے کر دیا اور جو چھپایا تھا اس کو کھول دیا۔

لَفِظَتْهُ الْاَرْضُ۔ زمین نے اس کو پھینک دیا (یعنی اس کی نعش قبر سے نکال کر باہر ڈال دی)۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى الطَّعَامِ وَلَا تَلَفَّظُوْا۔ کھانا کھاتے وقت اللہ کی یاد کرو اور فضول باتیں مت کرو یا دل میں اللہ کی یاد کرو اور زبان سے مت پکارو (اَلْفَاظٌ جمع ہے لَفْظٌ کی)۔

لَفْعٌ۔ شامل ہونا، ڈھانپ لینا۔

تَلْفِيْعٌ۔ کے بھی وہی معنی ہیں۔ اور بہت کھانا ملا لینا۔

تَلَفُّعٌ۔ اوڑھ لینا، چھپا لینا، مشتغل ہونا۔

اِلْتِفَاعٌ۔ اوڑھ لینا، سبز ہو جانا، بدل جانا۔

ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مومنوں کی عورتیں آنحضرتؐ کے پیچھے صبح کی نماز معمولاً پڑھتیں یعنی جماعت میں حاضر ہوتیں پھر نماز پڑھ کر) اپنی چادریں اوڑھے ہوئے گھر کو واپس جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے ان کی پہچان نہ ہوتی (کہ یہ کون عورت ہے۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ ہمیشہ صبح کی نماز اول وقت تاریکی میں پڑھتے تھے اور اگر روشنی میں پڑھنا افضل ہوتا تو آپ اسی کو اختیار کرتے)۔

لِفَاعٌ۔ وہ کپڑا جس سے سارا بدن ڈھانپ لیا جائے۔

تَلَفَّعَ بِالثَّوْبِ۔ کپڑے کو اوڑھ لیا۔

قَدْ دَخَلْنَا فِيْ لِفَاعِنَا۔ ہم اپنے لحاف میں گھس گئے۔

كَانَتْ تُرَجِّلُنِيْ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا اِلَّا لِفَاعٌ۔ وہ میرے سر میں کنگھی کیا کرتیں صرف ایک کپڑے لپیٹے ہوئے۔

لَفَعَتْكَ النَّارُ۔ آگ نے تجھ کو گھیر لیا (ہر طرف سے اس کی لپیٹ آنے لگی)۔

تَلَفَّعَ بِالْمَشِيْبِ۔ بڑھاپے نے اس کو گھیر لیا (ہر طرف اس کا اثر ظاہر ہو گیا)۔

لَفٌّ۔ ملا لینا، جمع کرنا، روکنا۔

تَلْفِيْفٌ۔ بمعنی لَفٌّ ہے۔

اِلْفَافٌ۔ چھپا لینا۔

تَلَفُّفٌ۔ لپیٹنا۔

اِلْتِفَافٌ۔ لپیٹ لینا، بہت ہونا، جھنڈ ہونا۔

لِفَافَةٌ۔ جو پاؤں وغیرہ پر لپیٹا جائے۔

اِنْ اَكَلَ لَفَّ۔ اگر کھانا کھائے تو سب قسم کے کھانے ملا کر کھائے یا سارا کھانا سمیٹ لے۔

وَ اِنْ رَقَدَ الْتَفَّ۔ اگر سوتا ہے تو ایک کپڑا اوڑھ کر الگ پڑا رہتا ہے۔

سَافَرْتُ مَعَ مَوْلَايَ عُثْمَانَ وَ عُمَرَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ وَكَانَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ ابْنُ عُمَرَ لِفًّا وَ كُنْتُ اَنَا وَابْنَ الزُّبَيْرِ فِيْ شَبَبَةٍ مَعَنَا لِفًّا فَكُنَّا نَتَرَامٰى بِالْحَنْظَلِ فَمَا يَزِيْدُنَا عُمَرُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ كَذَاكَ لَاتَذْعَرُوْا عَلَيْنَا۔ میں نے اپنے مولیٰ حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ حج یا عمرے کا سفر کیا تو عمر اور عثمانؓ اور عبداللہ بن عمرؓ ایک جتھے میں تھے اور میں اور ابن زبیر چند نوجوانوں کے ساتھ تھے۔ ہم اندرائن کا پھل پھینک پھینک کر کھیلتے تھے حضرت عمرؓ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتے تھے کھیلو مگر ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ (مت بدکاؤ)۔

اِنِّی لَاَسْمَعُ بَیْنَ فَخِذَیْهَا مِثْلَ فَشِیْشِ الْعَرَائِشِ- میں اس کی رانوں میں سے جو پر گوشت اور ملی ہوئی تھیں ایسی آواز سنتا تھا جیسے سانپوں کی سرسراہٹ-

لَفَفٌ- دونوں رانوں کا بوجہ پرگوشت ہونے کے نزدیک نزدیک ہونا-

لَفَّاءُ- ایسی عورت کو جو موٹی ہو اور رانیں مٹاپے کی وجہ سے مل گئی ہوں یعنی ان میں فاصلہ کم ہو-

فِیْ یَدِهٖ شَیْئٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَیْهِ- اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو لپیٹ لیا تھا (کپڑے سے ڈھانپ لیا تھا)-

قَمِیْصٌ وَّ اِزَارٌ وَّ لِفَافَةٌ- کفن میں تین کپڑے سنت ہیں- ایک قمیص دوسرے ازار تیسرے لفافہ- (یعنی وہ بڑا کپڑا جو اوپر سے لپیٹا جاتا ہے اور کفن بچھانے میں سب کے نیچے رہتا ہے باقی عمامہ اور اوپر کی چادر یہ سب بدعت ہیں)-

فَالْتَفُّوْا حَوْلَهَا- اس کے گرد جمع ہو گئے-

وَشَهِدَ عَلَیْهِ لَفِیْفٌ مِّنَ النَّاسِ- اور اس پر بہت سے جمع شدہ لوگوں نے (مختلف قبیلوں سے) شہادت دی-

لَفِیْفُهٗ- اس کا دوست-

لَفْقٌ- ملا کر سی دینا' ایک امر کی طلب کرنا لیکن کامیاب نہ ہونا' شکار کے لئے چھوڑا جانا لیکن شکار نہ کرنا' پہنچ جانا' پکڑ لینا-

تَلْفِیْقٌ- بنا لینا' تراش لینا' جھوٹی بات کو آراستہ کرنا' خلط ملط کرنا' ہر ایک مذہب کی کچھ کچھ باتیں لے لینا-

تَلَفُّقٌ- مل جانا-

تَلَافُقٌ- جڑ جانا-

لِفَاقٌ- وہ دو کپڑے جو ایک دوسرے سے ملا دیئے جائیں-

لِفْقٌ- ایک تہہ' ایک پاٹ-

ذَاتُ لِفْقَیْنِ- دو پاٹ کی-

صَفَّاقٌ لَفَّاقٌ- بڑا سفر کرنے والا' نامراد رہنے والا ہے-

دِیْكٌ صَفَّاقٌ- وہ مرغ جو بانگ دینے کے وقت اپنے پنکھ ہلاتا ہے پھڑ پھڑ مارتا ہے-

بِعْنِیْ ثَوْبًا مُّلَفَّقًا- میرے ہاتھ ایک پیوند لگے ہوئے کپڑے کو بیچ-

اَحَادِیْثُ مُلَفَّقَةٌ- جھوٹی بناوٹی حدیثیں-

لَفْوٌ- کم دینا' نقصان دینا-

اِلْفَاءٌ- پانا-

لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰی اَرِیْكَتِهٖ- میں تم سے کسی کو اپنی مسند پر تکیہ لگائے نہ دیکھوں (وہ یہ کہتا ہو کہ اللہ کی کتاب میں تو میں یہ حکم نہیں پاتا دیکھو مجھ کو اللہ کی کتاب دی گئی اور ایسی ہی ایک اور چیز- (یعنی حدیث شریف- مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی طرح حدیث شریف بھی واجب العمل ہے اور اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے اور جو شخص حدیث شریف کو نہ مانے اس کو واجب العمل نہ جانے وہ اسلام سے خارج ہے)-

لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی عَاتِقِهٖ شَاةٌ تَیْعَرُ- میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن ایسے حال میں نہ دیکھوں کہ اس کے کندھے پر ایک بکری میمیں کر رہی ہو ممیا رہی ہو (جو اس نے زکوٰۃ کے مال میں سے چرائی ہو یا اس کی زکوٰۃ نہ دی ہو- ایک روایت میں لَا اُلْقِیَنَّ ہے قاف معجمہ سے یعنی میں نہ ملوں)-

لَفَاءٌ- مٹی اور ہر ایک قلیل چیز جو واجب الادا سے کم ہو (عرب لوگ کہتے ہیں رَضِیْتُ مِنْهُ مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ میں اپنے پورے حق کے بدلے تھوڑا سا اس سے لینے پر راضی ہو گیا-

مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ کو جب کوئی صبح میرے پاس گزری تو سوتے ہی میں گزری (مطلب یہ ہے کہ تہجد کے بعد آپ پھر آرام فرماتے سحر تک سوتے رہتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے- بعض نے کہا سونے سے مراد یہاں لیٹنا ہے- بعض نے کہا جاڑے کی لمبی راتوں میں آپ ایسا کرتے- بعض نے کہا رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں)-

فَمَا تَلَافَاهُ خَیْرُهَا- اس کے سوا اور کوئی تدارک نہیں کیا-

لَا اُلْفِیَنَّكَ تَاْتِی الْقَوْمَ- میں تجھ کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ تو لوگوں کے پاس آئے-

فَاَلْفٰی ذٰلِكَ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ - حضرت اسماعیلؑ کی والدہ ماجدہ (حضرت ہاجرہ) نے دیکھا کہ جرہم کے لوگ حضرت اسماعیلؑ کو چاہتے ہیں ان سے محبت رکھتے ہیں -

فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهٗ - اس کا تدراک رحم کے سوا اور کچھ نہیں کیا -

لَا اُلْفِیَنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا مَّاتَ لَهٗ مَیِّتٌ لَیْلًا فَانْتَظَرَ بِهِ الصُّبْحَ - میں تم میں سے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کا کوئی علاقہ دار رات کو مر جائے اور وہ صبح کا انتظار کرتا رہے (کہ صبح ہو تو تجہیز و تکفین کروں بلکہ رات ہی کو کفن دفن کر دینا چاہئے) -

بابُ اللام مع القاف

لَقَبٌ - وہ نام جس میں کچھ طعن و تشنیع ہو (بعض نے کہا ہر ایک نام جس سے مدح یا ذم سمجھی جائے - بعض نے کہا ہر نام کو لقب کہہ سکتے ہیں - بعض نے کہا لقب تین طرح کے ہیں - ایک لقب تشریف دوسرے لقب تعریف تیسرے لقب تخیف اور تیسرے کی شرع میں ممانعت ہے لیکن جب وہ نام کی طرح ہو جائے اور اس سے عیب کرنا مقصود نہ ہو جیسے اَعْمَشْ اور اَخْفَشْ اور اَعْرَج وغیرہ تو وہ منع نہیں ہے) -

تَلْقِیْبٌ - لقب دینا -

تَلَقُّبٌ - لقب پانا -

لَقْتٌ - ملا دینا، خلط ملط کرنا، جلدی سے اچک لینا -

تَلْقِیْتٌ - ملا دینا -

لَقْحٌ - پیوند لگانا (نر کا مادے میں) -

لَقْحٌ - حاملہ ہونا - جنگ اور عداوت جو صلح کے بعد ہو -

لَقْحٌ اور لَقَاحٌ - حمل قبول کرنا -

تَلْقِیْحٌ اور اِلْقَاحٌ بمعنی لَقْحٌ ہے اور حاملہ کر دینا -

اِسْتِلْقَاحٌ - پیوند لگانے کا وقت آ جانا -

حَرْبٌ لَاقِحٌ - سخت جنگ -

لِقَاحٌ - نر کی منی -

نِعْمَ الْمِنْحَةُ اللِّقْحَةُ - بڑی عمدہ بخشش دوہیل جانور کا دینا ہے (جو ابھی قریب میں جنی ہو اس کا دودھ بہت ہوتا ہے) -

نَاقَةٌ لَقُوْحٌ - بہت دودھ دینے والی اونٹنی -

نُوْقٌ لَوَاقِحُ - دوہیل اونٹنیاں -

لَمَّا اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب آنحضرتؐ کی دوہیل اونٹنیاں لے کر بھاگے (یعنی ڈاکو ان کو ہنکا کر لے چلے) -

اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ - (ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک لڑکی کو تو کیا یہ لڑکا اس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں کیونکہ) ان کی رضاعی ماؤں کو دوہیل کرنے والا ایک ہی شخص ہے یا منی ایک ہی شخص کی ہے (جس سے دونوں مائیں دوہیل ہوئی تھیں) -

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُلْقِحٍ وَ مُخْبِلٍ - تیری پناہ شر سے ہر ملقح اور مخبل کے (ملقح وہ شخص جس کے نطفہ سے اولاد ہو اور مخبل وہ جس کے نطفہ سے اولاد نہ ہو) -

مَلَاقِیْحُ - حاملہ مادہ جانور -

اَدِرُّوْا لَقْحَةَ الْمُسْلِمِیْنَ - مسلمانوں کا وظیفہ فوراً دے دو - (یعنی جو بیت المال میں سے ان کی تنخواہ مقرر ہے) -

نَهٰی عَنِ الْمَلَاقِیْحِ وَالْمَضَامِیْنِ - جو ماؤں کے پیٹ میں بچے ہیں یا باپوں کی پشت میں ان کے بیچنے سے منع فرمایا (اس لئے کہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں، معلوم نہیں اس نر کی اولاد ہوتی ہے یا نہیں) -

مَرَّ بِقَوْمٍ یُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ - آنحضرتؐ ان لوگوں پر سے گزرے جو کھجور کے درختوں میں پیوند لگا رہے تھے (نر درخت کا گابھہ مادہ درختوں میں ڈال رہے تھے) -

اَمَّا اَنَا فَاَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقَ اللَّقُوْحِ - میں تو اس کو ٹھہر ٹھہر کر اس طرح پڑھتا ہوں جیسے تازہ جنی ہوئی اونٹنی کا دودھ گھڑی گھڑی کا وقفہ دے کر نچوڑتے ہیں (پھر جب تین مہینے گزر جاتے ہیں تو صبح اور شام دو وقت دوہتے ہیں) -

وَجَدَ اَهْلَهَا یُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْلَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَیْرًا لَّكُمْ - آنحضرتؐ نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ نر

کھجور کا پیوند مادہ سے لگاتے ہیں تو فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو بہتر ہوگا (یہ آپ نے اپنی رائے سے فرمایا نہ کہ وحی الٰہی سے کیونکہ یہ دنیاوی امور میں سے ہے جن سے دین کو کوئی بحث نہیں اور علماء نے کہا ہے کہ ایسے امور میں ممکن ہے کہ آپ کی رائے صحیح نہ ہو۔ چنانچہ جب انھوں نے پیوند لگانا چھوڑ دیا تو اس سال کھجور کی پیدا وار کم ہوئی۔ آخر آپ نے فرمایا بھائی تمہاری دنیا کی باتیں تم ہی خوب جانتے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ دنیاوی امور میں جن میں اللہ اور اس کے رسول نے کوئی حکم نہیں دیا ہے ان میں ہم کو اختیار ہے کہ اپنی رغبت اور خواہش کے موافق عمل کریں۔ لیکن جن دنیاوی امور میں کوئی حکم شریعت میں وارد ہے تو اس حکم پر چلنا ضروری ہے)۔

فَمَا لَقِحَ وَسَلِمَ كَانَ هَدْيًا - پھر جو کوئی جانور حاملہ ہو جائے اور اس کا بچہ سالم پیدا ہو وہ بھی ہدی ہوگا۔

لَقْسٌ - عیب کرنا، جی متلانا، خبیث ہونا۔

لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ - کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس خبیث ہوگیا بلکہ یوں کہے میرا نفس بدمزہ ہوگیا (عرب لوگوں میں محاورہ تھا جب ان کا جی متلاتا یا کھانا ہضم نہ ہوتا تو کہتے میرا نفس خبیث ہوگیا، آنحضرتؐ نے خبیث کے لفظ کو مکروہ جانا کیونکہ خباثت شیطان کی صفت ہے)۔

وَعُقَةٌ لَقِسٌ - (حضرت عمرؓ سے زبیرؓ کا ذکر کیا گیا تو کہا) وہ بدخلق حریص ہیں (ان کو دنیوی مال و جاہ کی بڑی خواہش ہے)۔

لَقْطٌ - چن لینا، زمین پر سے اٹھا لینا، سینا، رفو کرنا، انتخاب کرنا، چونچ سے اٹھانا۔

مُلَاقَطَةٌ اور لِقَاطٌ - برابر ہونا۔

تَلَقُّطٌ اور اِلْتِقَاطٌ - ادھر ادھر سے جمع کرنا، چننا۔

وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ - مکہ کی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا کسی کو درست نہیں ہے مگر جو اس کو بتلائے (لوگوں سے دریافت کرے پوچھے تا کہ اس کا مالک پیدا ہو۔ نہایہ میں ہے کہ کسی ملک کی پڑی ہوئی چیز کا لینا اور اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے مگر جب ایک سال تک اس کو بتلاتا رہے پھر ایک سال کے بعد اگر اس کا مالک پیدا نہ ہو تو اس کو اپنے کام میں لا سکتا ہے لیکن جب مالک پیدا ہو تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔ اب مکہ کے لقطہ اور دوسرے ملکوں کے لقطوں میں یہی فرق ہے کہ مکہ کا لقطہ ایک سال بتلانے کے بعد بھی اپنے کام میں نہیں لا سکتا بلکہ ہمیشہ اس کو بتلاتا رہے یہاں تک کہ اس کا مالک پیدا ہو۔ بعض نے کہا کہ مکہ کے لقطہ کا بھی وہ حکم ہے جو اور مقاموں کے لقطہ کا ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال تک اس کا بتلانا ضروری ہے صرف موسم حج میں بتلانا کافی نہیں ہے)۔

نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ - حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا (یعنی اس نیت سے کہ اپنے کام میں لائے گا لیکن بہ نیت حفاظت اٹھانا درست ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَكَةً فَطَلَبَ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهٗ - ایک شخص نے جو بنی تمیم میں سے تھا چند برابر برابر کنویں کھدے ہوئے جن کا پانی نزدیک تھا پائے (اور حضرت عمرؓ سے یہ خواہش کی کہ وہ کنویں اس کو دے دیئے جائیں)۔

اِنَّ الْمَرْاَةَ تَحُوْزُ ثَلٰثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَ لَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ - عورت تین ترکوں کی وارث ہوگی ایک تو اس غلام یا لونڈی کے ترکہ کی جس کو اس نے آزاد کیا ہو، دوسرے اس بچہ کی جس کو اس نے لاوارث راستہ میں پڑا پایا اور اس کو پال لیا، تیسرے اس بچہ کی جس کی طرف سے اس کو لعان کرنا پڑا (اس کے شوہر نے کہا یہ میرا بچہ نہیں ہے اور لعان کر کے اپنے شوہر سے جدا ہوگئی بچہ اس کو مل گیا۔ نہایہ میں ہے کہ جو بچہ لاوارث راستہ میں پڑا ہوا ملے اس کے باپ اور ماں کا پتہ نہ ہو تو وہ آزاد ہوگا اور اس کا ترکہ اٹھانے والے کو نہ ملے گا۔ لیکن بعض علماء نے اس حدیث پر عمل کیا ہے گو وہ ضعیف ہے)۔

وَمَنْهَلٍ وَ رَدْتُهٗ اِلْتِقَاطًا - جس پانی پر میں بغیر قصد کے پہنچ گیا۔

اِنِّيْ لَعَلَى الطَّرِيْقِ الْوَاضِحِ اَلْتَقِطُهُ اِلْتِقَاطًا - میں تو کھلے راستہ پر ہوں اور سمجھ بوجھ کر اس پر چل رہا ہوں۔

يَابْنَ اللَّقِيْطَةِ - یہ گالی ہے۔

اَلْقَاط - اوباش، عوام، بازاری لوگ۔
لَقْعٌ - پھینک دینا، نظر لگانا، کاٹنا۔
لَقْعَانٌ - جلدی سے گزر جانا۔
لَاقَعَنِی بِالْکَلَامِ فَلَقَعْتُہٗ - مجھ کو کلام سے چھیڑا تو میں اس پر غالب آیا۔
اِلْتُقِعَ لَوْنُہٗ - اس کا رنگ بدل گیا۔
لِقَاعٌ - موٹا کمبل۔
مِلْقَاعٌ - فحش باتیں کہنے والی۔
لُقَّاعٌ - مکھی۔
لُقَّاعٌ - احمق۔
اِنَّ فُلَانًا لَقَعَ فَرَسَکَ فَھُوَ یَدُوْرُ کَاَنَّہٗ فِیْ فَلَکٍ - فلاں شخص نے تمہارے گھوڑے کو نظر لگائی وہ ایسا گھومتا ہے گویا کشتی میں سوار ہے۔
فَلَقَعَنِی الْاُحْوَلُ بِعَیْنِہٖ - اس ترچھے (بھینگے) نے مجھ کو نظر لگادی (مراد ہشام بن عبدالملک ہے جو احول تھا)۔
فَلَقَعَہٗ بِبَعْرَۃٍ - ایک مینگنی پھینک کر اس کو ماری۔
لَقْفٌ یا لَقَفَانٌ - جلدی سے لے لینا، گر پڑنا، کشادہ ہونا۔
تَلْقِیْفٌ - نگل جانا، نگلانا۔
تَلَقُّفٌ - جلدی سے لے لینا، یاد کرلینا، نگل جانا۔
اِلْتِقَافٌ - جلدی سے لے لینا۔
ثَقِفٌ لَقِفٌ - ہلکا پھلکا ہوشیار (جیسے لَقِیْفٌ ہے)۔
تَلَقَّفْتُ التَّلْبِیَۃَ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - میں نے لبیک خود آنحضرت ﷺ کے منہ سے سن کر حاصل کی ہے (ایک روایت میں تَلَقَّنْتُ ہے ایک میں تَلَقَّیْتُ مطلب وہی ہے)۔
اَلْمُتَلَقِّفُوْنَ مِنْ صُحُفٍ - کتابوں سے علم لینے والے۔
اِنَّکِ لَقُوْفٌ صَیُوْدٌ - تو تو ہاتھ پکڑ لینے والی شکار کرنے والی ہے (یہ ایک عورت کی صفت بیان کی یعنی جہاں مرد نے تجھ کو چھوا تو نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا)۔
تَلَقَّفَھَا تَلَقُّفًا - جلدی سے اس کو پکڑ لیا۔
لَقٌّ - ہاتھ سے یا ہتھیلی سے مارنا، زمین کا شگاف۔

لَقَقَۃٌ - تنگ منہ کے کھڈے۔
مَالِیْ اَرَاکَ لَقًّا بَقًّا کَیْفَ بِکَ اِذَا اَخْرَجُوْکَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ - میں تم کو دیکھتا ہوں تم بہت باتیں کرتے ہو (صاف صاف کہہ بیٹھتے ہو کسی کی رورعایت نہیں کرتے) اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تم کو مدینہ سے نکال دیں گے (یہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا، ابوذرؓ کی عادت تھی جو منہ میں آتا سخت سست کہہ ڈالتے نہ حاکم کی رعایت کرتے نہ امیر کی)۔
لَاتَدَعْ خَقًّا وَّلَا لَقًّا اِلَّا زَرَعْتَہٗ - کوئی سوراخ یا شگاف زمین کا خالی مت چھوڑ وہاں کھیتی کر (یہ عبدالملک نے حجاج کو لکھا)۔
اِنَّہٗ زَرَعَ کُلَّ خَقٍّ وَّلَقٍّ - انھوں نے ہر سوراخ اور ہر بلند زمین پر کھیتی کی۔
رَجُلٌ لَقَّاقٌ بَقَّاقٌ - بڑی باتیں کرنے والا۔
لَقْلَقَۃٌ - آواز کرنا، جبڑے ہلانا اور زبان باہر نکالنا، ہلانا۔
تَلَقْلُقٌ بمعنی تَقَلْقُلٌ ہے یعنی ہلنا۔
لَقْلَقٌ اور لَقْلَاق - مشہور پرندہ ہے جو سانپ کو کھالیتا ہے۔
مَنْ وُقِیَ شَرَّ لَقْلَقِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ - جو شخص اپنی زبان کے شر سے بچایا گیا وہ بہشت میں جائے گا۔
مَنْ وُقِیَ شَرَّ لَقْلَقِہٖ وَ قَبْقَبِہٖ وَ ذَبْذَبِہٖ فَقَدْ وُقِیَ الشَّرَّ کُلَّہٗ - جو شخص اپنی زبان اور پیٹ اور شرم گاہ کے شر سے بچایا گیا وہ سارے شر سے بچایا گیا (تمام خرابیوں کی جڑ یہ تین چیزیں ہیں، زبان، شکم اور فرج، جب ان تینوں کو محفوظ رکھا اور بے اعتدالی سے بچایا تو سب خرابیوں سے بچ گیا، زبان کا شر، غیبت، جھوٹ، چغل خوری، گالی گلوچ، فحش باتیں ہیں اور پیٹ کا شر حد اعتدال سے زیادہ کھا جانا، حرام حلال کی قید نہ رکھنا، شرمگاہ کا شر زنا اور لواطت حرام کاری وغیرہ)۔
مَالَمْ یَکُنْ نَقْعٌ وَّلَا لَقْلَقَۃٌ - جب تک مٹی اڑانا اور چیخنا چلانا نہ ہو (یہ باتیں منع ہیں لیکن میت پر آہستہ رونا منع نہیں ہے)۔
فِیْہِ لَقْلَقَۃٌ - وہ جلد باز ہے۔
لَقْمٌ - منہ بند کرلینا، جلدی سے کھالینا۔

تَلْقِيْمٌ اور اِلْقَامٌ- لقمہ دینا-

اَلْقَمَهُ الْحَجَرَ- اس کو خاموش کر دیا-

لَقَّمَ الْخُبْزَ- روٹی کے لقمے بنائے-

تَلَقُّمٌ اور اِلْتِقَامٌ- ہلنا' نگلنا-

لَقَمٌ- بڑا راستہ یا بیچا بیچ راستہ-

لُقْمَانٌ- مشہور حکیم ہیں ان سے کسی نے کہا- تم تو بکریاں چراتے پھرتے تھے اس درجہ کو کیسے پہنچ گئے؟ انھوں نے کہا سچی بات کہنے سے اور امانت داری اور خاموشی سے-

لُقْمَةٌ- جو ایک بار کھانے میں سے منہ میں ڈالا جائے- (اس کی جمع لُقَمٌ اور لُقْمَاتٌ ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَلْقَمَ عَيْنَهٗ خَصَاصَةَ الْبَابِ- ایک شخص نے دروازے کی دراڑ کو اپنی آنکھ کا لقمہ بنایا (یعنی اس میں سے جھانکا)-

فَهُوَ كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُتْرَكْ يَلْقَمْ- وہ تو نقشی سانپ کی طرح ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو آدمی کو کھالے گا (عرب لوگ کہتے ہیں: لَقِمْتُ الطَّعَامَ اَلْقَمُهٗ- میں نے کھانا کھالیا یا کھا رہا ہوں یا کھاؤں گا)-

فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النَّبُوَّةِ- میں نے مہر نبوت کا بوسہ لیا-

ثُمَّ اَلْقَمَ اِبْهَامَيْهِ مَا اَقْبَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ- پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے سامنے کے حصہ کا لقمہ بنایا (یعنی انگھوٹوں سے ان کا مسح کیا)-

يُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى- اپنی بائیں ہتھیلی میں گھٹنے کا لقمہ کر دیا (یعنی ہتھیلی سے گھٹنا پکڑ لیا)-

يَكْفِىْ لِابْنِ اٰدَمَ لُقَمَاتٌ يُقِمْنَ ظَهْرَهٗ- آدمی کو کھانے کے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت سیدھی رکھیں (یعنی اٹھنے بیٹھنے کی طاقت رہے)-

رَاَيْتُ دَابَّةَ اَبِى الْحَسَنِ تُلْقِمُهُ الْاَرُزَّ- ابوالحسن کے جانور کو میں نے دیکھا اس کو چاول کھلا رہے تھے-

تُلْقِمُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ- رکوع میں اپنی انگلیوں کے کنارے کا لقمہ گھٹنے کو کر دے (یعنی انگلیاں گھٹنے کے گرد رہیں گویا گھٹنا ان کا لقمہ ہو جائے)-

لَقِنَ يَالَقْنَةً يَالَقَانَةً يَالَقَانِيَةً- سمجھ لینا' سیکھ لینا' زبان سے سن کر یا کتاب میں دیکھ کر-

تَلَقُّنٌ- زبان سے سن کر سیکھ لینا اور سمجھ لینا-

لَقَانَةٌ- عقل اور دانش مندی-

تَلْقِيْنٌ- سکھانا' سمجھانا' زبان سے سنانا تاکہ دوسرا شخص لکھتا جائے-

اِلْقَانٌ- جلدی سے یاد کر لینا-

وَيَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَهُوَ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ- اور رات کو ان دونوں صاحبوں (یعنی آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ) کے پاس عبداللہ بن ابی بکرؓ رہتے وہ ایک نوجوان عقل مند بات کو جلد سمجھ جانے والے آدمی تھے-

اُنْظُرُوْا لِىْ غُلَامًا فَطِنًا لَقِنًا- ایک عقل مند سمجھ دار لڑکا میرے لئے تلاش کرو-

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا وَّ اَشَارَ اِلٰى صَدْرِهٖ لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً بَلٰى اُصِيْبُ لَقِنًا غَيْرَ مَاْمُوْنٍ- حضرت علیؓ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس میں ایک علم ہے کاش میں اس کا اٹھانے والا پاتا- البتہ سمجھ دار آدمی مجھ کو ملتا ہے لیکن وہ بھروسے کا آدمی نہیں (جو راز کو چھپائے اور نالائقوں پر فاش نہ کرے)-

لَقِنْتُ الْحَدِيْثَ- میں بات کو سمجھ گیا-

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- جو لوگ مرنے لگیں ان کو کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یاد دلاؤ- (ان کے سامنے تم پڑھو تاکہ وہ بھی پڑھنے لگیں- کیونکہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہوگا وہ بہشت میں جائے گا علماء نے کہا ہے کہ بار بار بہت کثرت کے ساتھ میت کے سامنے پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے' ایسا نہ ہو اس کا دل تنگ ہو جائے اور دل کی کراہت کی وجہ سے وہ گناہ گار ہو بلکہ دو چار بار پڑھیں اور جب میت اس کو ایک بار بھی کہہ لے تو خاموش ہو جائیں یہاں تک کہ دوسری کوئی بات کرے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرنے والے شخص کے پاس بیٹھنا مستحب ہے تاکہ اس کا دل نہ گھبرائے اور وہ لوگ بیٹھیں جو اس کے گھرانے میں افضل اور اعلیٰ اور نیک ہوں اور حیض والی عورت

اور جب اس سے الگ رہے اور اس کے سر کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے میں قباحت نہیں ہے- بعض نے کہا اس حدیث سے وہ تلقین مراد ہے جو دفن کے بعد کی جاتی ہے اور شافعیہ نے اس کو مستحب رکھا ہے لیکن جو حدیث اس باب میں وارد ہے وہ ضعیف ہے اور لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین سے یہ مراد ہے کہ پورا کلمہ اس کے سامنے پڑھیں یعنی لا الٰہ اِلاَّ اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ- کیونکہ ایمان بدون تصدیق توحید اور رسالت کے پورا نہیں ہوتا اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ صرف لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین کافی ہے کیونکہ محمد رسول اللہ کا ذکر حدیث میں نہیں وہ دوسری حدیثوں سے غافل ہے)-

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ يٰسٓ - مرنے والے لوگوں کو (یعنی جو حالت احتضار میں ہوں' مر رہے ہوں) ان کو سورۂ یٰس یاد دلاؤ (ان کے سامنے پڑھو اور زندوں کو تو یاد دلانا اور بہتر ہے)-

فَاِنَّ الْكَافِرَ يُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ - کافر کو شیطان اس کی حجت سکھا دیتا ہے (ایسی بات سکھاتا ہے کہ مرتے وقت شرک اور کفر پر خاتمہ ہو)-

اِنَّكُمْ تُلَقِّنُوْنَ مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَحْنُ نُلَقِّنُ مَوْتَانَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - تم تو اپنے مردوں کو صرف لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین کرتے ہو اور ہم لا الٰہ الاّ اللّٰہ کے بعد محمد رسول اللہ کی بھی-

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ يَوْمَ اَلْقَاكَ - یا اللہ جس دن میں تجھ سے ملوں میری حجت مجھ کو سکھلا دے (میں اپنی نجات کی دلیل تجھ سے عرض کر سکوں تو ہی اس کا سکھانے والا اور بتانے والا ہے)-

لِقَاءٌ يالِقَائَةٌ يالِقَايَةٌ يالِقِيٌّ يالِقْيَانٌ يالِقْيَانَةٌ يالُقْيَةٌ يالُقِيٌّ يالَقَاءَ ةٌ - سامنے آنا' ملاقات کرنا-

تِلْقَاءٌ - کے بھی یہی معنی ہیں-

تَلْقِيَةٌ - ڈال دینا' پھینک دینا' اتارنا' منہ در منہ ایک بات کا لینا' پوچھنا-

مُلَاقَاةٌ - مقابلہ کرنا' پانا-

اِلْقَاءٌ - ڈال دینا' پہنچا دینا' رکھنا' پڑھ کر سنانا' یعنی سکھانا متوجہ کرنا-

تَلَقِّيْ - ملاقات کرنا' حاملہ ہو جانا-

تَلَاقِيْ اور اِلْتِقَاءٌ - ایک دوسرے سے ملنا-

اِسْتِلْقَاءٌ - چت لیٹنا-

لَقِي - پڑی ہوئی چیز-

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ وَالْمَوْتُ دُوْنَ لِقَاءِ اللّٰهِ - جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور مرنا اللہ سے ملنے کا ذریعہ ہے (نہایہ میں ہے کہ اللہ سے ملنا اس سے مراد آخرت کا سفر ہے اور اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں ان کا اشتیاق اور موت مراد نہیں ہے کیونکہ موت تو ہر ایک کو ناپسند معلوم ہوتی ہے پھر جو کوئی شخص دنیا کو ترک کرے اور اس کو برا جانے وہ اللہ سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص دنیا کو آخرت پر مقدم رکھتا ہے اور دنیا کی طرف اس کا جی لگا ہوا ہے وہ خواہ مخواہ اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا- کیونکہ اس کا ذریعہ موت ہی ہے اور یہ جو فرمایا کہ مرنا اللہ سے ملنے کا ذریعہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرنا اور ہے اور اللہ سے ملنا اور ہے لیکن چونکہ مرنا اللہ سے ملنے کا واسطہ ہے اس لئے مومن کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے اور موت کی تکالیف اٹھائے تا کہ ملاقات الٰہی سے فائز ہو اور اپنی مراد کو پہنچے- کرمانی نے کہا یہ حالت نزاع کا بیان ہے اس وقت جب مومن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جو اس نے مومنوں کے لئے تیار رکھی ہیں خیال کرتا ہے تو اس کو اللہ سے ملنا پسند ہوتا ہے اور کافر اللہ تعالیٰ کے مواخذہ سے ڈر کر مرنا ناپسند کرتا ہے- اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ موت تو ہر شخص کو ناپسند ہے کیونکہ وہ حالت صحت میں ناپسند ہے نہ کہ اس وقت جب آدمی مرنے کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کو اپنی موت کا یقین ہو جاتا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مرتے وقت جب مومن کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اس کے لئے بہشت کی نعمتیں تیار اور اللہ تعالیٰ اس کو عزت اور کرامت دینے والا ہے تو وہ موت سے نڈر ہو جاتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ جلدی اس کی روح قبض ہو جائے دنیا کی جھنجٹوں سے نجات پائے-

مترجم کہتا ہے جب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی - اس وقت حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ موت کو تو ہم میں سے ہر ایک شخص ناپسند کرتا ہے - آپ نے فرمایا میرے کلام کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ مومن جب مرنے کے قریب ہوتا ہے اور آخرت کی وہ باتیں اس کو دکھائی دینے لگتی ہیں جن سے اللہ کی رحمت اور بشارت معلوم ہوتی ہے تو اس کو اللہ سے ملنے کا شوق ہو جاتا ہے اور کافر کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے)-

وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ - اور تجھ سے ملنا برحق ہے (یعنی آخرت کی زندگی اور حشر ونشر وغیرہ)-

فَلَاتَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِقَائِهٖ - آنحضرتؐ کی ملاقات جو حضرت موسیٰ سے ہوئی اس میں شک مت کر یا دجال سے ملنے میں شک مت کر یا اللہ سے ملنے میں شک مت کر-

لَا تُرَدُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ اللِّقَاءِ - جنگ میں جب کافروں کا مقابلہ ہو اس وقت کی دعا رد نہیں ہوتی (بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے)-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ - باہر سے جو غلہ وغیرہ کے قافلے آئیں ان سے بستی کے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا (کیونکہ بستی سے باہر جا کر ملنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مال والوں کو دھوکا دیں ان سے کہیں کہ آج کل اس مال کا بازار اترا ہوا ہے تو سستا ان سے خرید لیں اگر ایسا کوئی کرے اور مال والوں کو اس کی دھوکہ بازی محقق ہو جائے تو ان کو اختیار رہوگا خواہ اپنا مال اس قیمت پر دے دیں یا بیع کو فسخ کر ڈالیں)-

نَهٰى اَنْ تُتَلَقَّى الْبُيُوْعُ - جو لوگ مال بیچنے کو لائیں (یعنی دوسرے ملکوں سے) ان سے بستی کے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا-

بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّيْ - باب اس بیان میں کہ کہاں جا کر مال والوں سے ملنا جائز ہے (اس کی حد کیا ہے وہ یہ ہے کہ بستی کے بڑے بازار میں وہ آ جائیں اور بستی سے باہر جا کر ان سے ملنا حرام ہے)-

دَخَلَ اَبُوْ قَارِظٍ مَّكَّةَ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ حَلِيْفُنَا وَ عَضُدُنَا وَ مُلْتَقَى اَكُفِّنَا - ابوقارظ مکہ میں آیا تو قریش کے لوگ کہنے لگے وہ ہمارا حلیف ہے اور قوت بازو ہے اور ہماری ہتھیلیاں اس کی ہتھیلی سے ملتی ہیں - یعنی اس سے دوستی کا معاہدہ ہے-

اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ - جب دونوں ختنے مل جائیں مرد اور عورت کے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے یا ایک دوسرے سے محاذی اور مقابل ہو جائیں اگرچہ چھوئے نہیں) تو غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو)-

اِذَا الْتَقَى الْمَاءَ انِ فَقَدْتَمَّ الطُّهُوْرُ - وضو میں جب دونوں عضو کو دھولیا (یعنی منہ اور ہاتھوں کو) تو وضو درست ہو گیا (گو ہاتھ پہلے دھو لے پھر منہ دھوئے - یہ اس شخص کے مذہب پر ہے جو وضو میں ترتیب کو فرض نہیں جانتا یا دونوں اعضا سے ہاتھ اور پاؤں مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ خواہ داہنے ہاتھ یا پاؤں کو پہلے دھوئے یا بائیں ہاتھ اور پاؤں کو کیونکہ یہ سب کے مذہب میں جائز ہے اور کسی نے یہ شرط نہیں لگائی کہ پہلے داہنا ہاتھ یا داہنا پاؤں دھوئے اگرچہ داہنے سے شروع کرنا مستحب ہے)-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ - آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس کا کچھ خیال نہیں کرتا (اس کو کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا) لیکن اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں گرے گا-

اِنَّهٗ نُعِيَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَمَا اَلْقٰى لِذٰلِكَ بَالًا - ان کو ایک شخص کے مرنے کی خبر دی گئی انھوں نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا (کچھ پرواہ نہ کی' کان لگا کر نہ سنا نہ ان کے دل پر کچھ اثر ہوا)-

مَالِيْ اَرَاكَ لَقًا بَقًا - کیا حال ہے' اے ابوذر! میں تجھ کو دیکھتا ہوں تو زمین پر پڑا ہوا ہے (ایک روایت میں یوں ہے ہے لَقًّا بَقًّا تخفیف کے ساتھ بَقًا کے کچھ معنی نہیں ہیں وہ تابع ہے لَقًا کا جیسے روٹی ووٹی' کھانا وانا وغیرہ)-

وَاَخَذَتْ ثِيَابَهَا فَجَعَلَتْ لَقًى - اپنے کپڑے اتار کر ڈال دیتے (اور ننگے طواف کرتے وہ کہتے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں ان کو پہن کر کیونکر طواف کریں پھر جب طواف کر چکتے تو) ان کپڑوں کو یونہی زمین پر پڑے ہوئے چھوڑ دیتے (پھر نہ پہنتے)-

وَيُلْقَى الشُّحُّ - اور حرص اور بخیلی لوگوں کے دلوں پر ڈال دی جائے گی (حمیدی نے کہا راویوں نے اس لفظ کو اچھی طرح یاد نہیں رکھا شاید یہ **يُلَقّٰى** ہو بہ تشدید قاف **تَلَقِّىْ** سے یعنی حرص اور بخیلی کی ان کو تعلیم ہوگی - اگر **يُلْقٰى** ہو بہ تخفیف قاف تو وہ بعید ہے کیونکہ **اِلْقَا** کے معنی گرا دینا تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بخیلی گرا دی جائے گی حالانکہ بخیلی تو اس وقت موجود ہوگی - اور اگر بخیلی کا اعدام مراد ہو تب تو یہ فقرہ مدح کا ہوگا نہ کہ ذم کا اور حدیث میں ذم مقصود ہے اور اگر **يُلْفٰى** ہو فائے موحدہ سے یعنی بخیلی اور لالچ تو ہمیشہ سے دنیا میں موجود ہے - میں کہتا ہوں **يُلْقٰى** سے یہ مراد ہے کہ حرص اور بخیلی لوگوں کے دلوں پر ڈال دی جائے گی جیسے **وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ** اس صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے)-

سَأَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ - ان سے ملاقات کا راستہ پوچھا (یعنی کیوں کر ان سے ملاقات ہو)-

لَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى - جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگے نہیں-

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِىْ - قیامت میں اس وقت تک کہ تم مجھ سے مل جاؤ تم صبر کئے رہنا (دنیا میں اگر دوسروں کو تم پر ترجیح دیں تم کو محروم رکھیں)-

لَتُلَقِّيَنَّ الثَّوَابَ - تم کو اجر ملے گا-

تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيْهِ بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ - قرآن میں جو آیا ہے **اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ** اس کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کو ایک دوسرے سے روایت کرتا (یعنی منہ در منہ بات کو پھیلاتے جاتے اور ایک دوسرے کا حوالہ دیتے جاتے - حضرت عائشہؓ نے **تَلِقُوْنَهٗ** پڑھا ہے - **وَلَقَ** سے یعنی جھوٹ بولا یا جلدی کی)-

اَلْقِهَا عَلٰى بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَمَدُّ صَوْتًا - یہ کلمات بلالؓ کو سکھا دو ان کی آواز بڑی ہے (دور تک جاتی ہے)-

اَلْقَنِىْ بِهٖ فَلَقِيْتُ - اس نے مجھ کو ملا دیا اس سے پھر میں اس سے مل گیا-

مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى (میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ مسجد میں) چت لیٹے ہوئے تھے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے (پاؤں آپ کے دراز ہوں گے کیونکہ ایسی حالت میں ستر کھلنے کا ڈر نہیں اور ایسا لیٹنا اس صورت میں منع ہے جب گھٹنے کھڑے کر دے اور پاجامہ نہ پہنے ہو کیونکہ ستر کھل جانے کا ڈر ہے - اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں چت لیٹنا اور آرام لینا درست ہے)-

فَلَقِيْتُهٗ لَقْيَةً اُخْرٰى يَالَقْيَةً اُخْرٰى - پھر میں دوبارہ ان سے ملا-

تُلْقِىْ عِنْدَهٗ ثِيَابَكِ - تو تو اپنے کپڑے اس کے پاس اتار ڈالے-

يُلْقِى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ - گٹھلی اپنی انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے (کھجور میں نہ ڈالتے ایسا نہ ہو کہ اس میں مل جائے)-

فَلَمْ يَلْقٰى - (الف کے ساتھ) یہ بھی ایک لغت ہے-

يُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ - ایسی ویسی باتیں کرتیں-

تَلَقَّيْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ - ہم انسؓ سے اس وقت ملے جب وہ شام میں آئے (صحیح یہ ہے کہ شام کے ملک سے آئے یعنی شام سے لوٹ کر)-

اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ - ہم کل دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں-

اِكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ - عبداللہ بن عمرؓ نے لقوہ کی بیماری میں داغ لگایا (لقوہ ایک مشہور بیماری ہے جس سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے)-

اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَ كَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَىْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ شَىْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ فَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ - (آنحضرتؐ نے جب یہ حدیث فرمائی کہ جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا - تو صحابہؓ نے عرض کیا) یارسول اللہ! ہم تو سب لوگ موت کو ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرے کلام کا یہ مطلب نہیں ہے

بلکہ ایمان دار شخص کی جب موت آتی ہے تو اس کو اللہ کی رضا مندی اور کرامت کی خبر دی جاتی ہے پھر جو چیز اس کے سامنے ہے یعنی موت وہ اس کو سب چیزوں سے زیادہ پسند ہوتی ہے اور اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور کافر کی جب موت آنے لگتی ہے تو اس کو اللہ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے وہ جو اس کو درپیش ہے اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اور اللہ سے ملنا مکروہ جانتا ہے- اللہ بھی اس سے ملنا مکروہ جانتا ہے-

اَلْقِ السَّجْدَتَیْنِ- ان دو سجدوں کو چھوڑ دے (ان کا شمار مت کر)-

اَلرُّکْنُ الْیَمَانِیُّ نَھْرٌ مِّنَ الْجَنَّةِ تُلْقٰی فِیْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ- رکن یمانی بہشت کی ایک نہر ہے اس میں بندوں کے اعمال ڈال دیئے جاتے ہیں-

صَلّٰی مُسْتَلْقِیًا- چت لیٹ کر نماز پڑھی-

لَقْوَہ- مادۂ عقاب کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا منہ کشادہ ہوتا ہے-

شَوْقًا اِلٰی لِقَاءِ کَ- تجھ سے ملنے کا اشتیاق-

بابُ اللام مع الکاف

لَکَ- تیرے لئے' اور لٰکِنْ کو بعض لوگ تخفیف کر کے لَکَ کہتے ہیں-

فَلَکَ اللّٰہُ- اللہ شاہد ہے یا ضامن ہے کہ میں تم کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا-

لَکْأٌ- مارنا' گرا دینا' پورا حق دے دینا' اقامت کرنا-

تَلَکُّؤٌ- بیمار بننا' دیر کرنا' توقف کرنا-

فَتَلَکَّأَتْ عِند الْخَامِسَةِ- لعان میں پانچویں بار گواہی دینے میں (کہ اللہ کا غضب اس پر اترے اگر مرد سچا ہو) عورت نے ذرا دیر کی (پہلے ذرا خدا کا ڈر ہوا پھر شیطان نے بہکایا تو پانچویں گواہی بھی دے ڈالی)-

فَتَلَکَّأَ فِی الشَّھَادَةِ- ایک شخص کو لائے اس نے گواہی دینے میں توقف کیا (جھجکا)-

لَکْدٌ- ہاتھ سے مارنا یا ڈھکیلنا' لگ جانا' چپک جانا' گلے ملنا-

لَکِدٌ لَحِزٌ- بخیل' بدخلق-

اَلْکَدُ- لئیم' اپنی قوم سے ملا ہوا-

اِذَا کَانَ حَوْلَ الْجُرْحِ قَیْحٌ وَّلَکَدٌ فَاتْبِعْهُ بِصُوْفَةٍ فِیْھَا مَاءٌ فَاغْسِلْهُ- جب زخم کے گردا گرد پیپ اور خون جم جائے تو ایک چیتھڑے میں پانی لگا کر اس سے دھو ڈال-

لَکْزٌ- گھونسا مارنا-

لَکِزٌ- بخیل-

لَکَزَنِیْ اَبِیْ- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میرے والد نے میرے سینے پر ایک مکہ لگایا-

یَلْکُزُ الشَّیْطَانُ- شیطان گھونسا لگاتا ہے-

لَکْعٌ- ڈنک مارنا' کھانا پینا-

لَکْعٌ اور لَکَاعَةٌ- کمینہ پن' بخیلی' مل جانا' لگ جانا-

لَکَاعِ- کمینی عورت-

لُکَعٌ- کمینہ بدذات مرد-

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ اَسْعَدُ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا لُکَعَ بْنَ لُکَعٍ- ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ دنیا میں نصیب والا وہ ہوگا جو لکع ہو لکع کا بیٹا (اصل میں لُکَع کہتے تھے غلام کو پھر احمق اور سفلے کو کہنے لگے یا اس کو جس کا نسب صحیح نہ ہو' نہ اس کے اخلاق اچھے ہوں' یعنی پاجی بدقوما- اور کبھی لُکَع چھوٹے بچے کو بھی پیار کے طور پر کہتے ہیں)-

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ جَاءَ یَطْلُبُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ قَالَ اَثَمَّ لُکَعُ- آنحضرت حسن علیہ السلام کو ڈھونڈھتے ہوئے آئے تو فرمایا وہاں لکع ہے (یعنی مُنّا ہے)-

قَالَ لِرَجُلٍ یَالُکَعُ- ایک شخص سے کہا ارے لکع (یعنی کم علم' کم عقل)-

لَایُحِبُّنَا اللُّکَعُ وَالْمَحْیُوْسُ- ہم اہل بیت رسالت علیہم السلام سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو کم ذات سفلہ غلام زادہ ہو (مَحْیُوْس وہ جس کے ماں باپ دونوں غلام لونڈی ہوں- دوسری روایت میں ہے جو ولد الحیض یا ولد الزنا ہوگا وہی آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا)-

اِنَّهٗ قَالَ لِاَمَةٍ رَاٰھَا یا لَکْعَاءُ اَتَتَشَبَّھِیْنَ بِالْحَرَائِرِ-

حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھ کر فرمایا اری بدذات تو آزاد عورتوں کی طرح بنتی ہے (منہ پر نقاب ڈال کر بڑے ٹھسے سے چلتی ہے-بدذات کمینی عورت کو لُکَعَاءُ اور لَکَاعِ کہتے ہیں)-

اُقْعُدِیْ لَکَاعِ- (عبداللہ بن عمرؓ نے ایک لونڈی سے جو مدینہ سے باہر جانا چاہتی تھی کہا) اری بدذات بیٹھی رہ-

اِنْ دَخَلَ رَجُلٌ بَیْتَهٗ فَرَاٰی لَکَاعًا قَدْ تَفَخَّذَ اِمْرَاَتَهٗ- ایک شخص اپنے گھر میں گھسے اور دیکھے کہ ایک بدذات مرد اس کی عورت کی رانیں اپنی رانوں پر لئے ہوئے ہے (اس سے صحبت کر رہا ہے)-

قِیْلَ لَهٗ اِنَّ اِیَاسَ بْنَ مُعَاوِیَةَ رَدَّ شَهَادَتِیْ فَقَالَ یَا مَلْکَعَانُ لِمَ رَدَدْتَ شَهَادَتَهٗ- ایک شخص امام حسن بصریؒ کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا ایاس بن معاویہ نے میری گواہی منظور نہیں کی- تب انھوں نے ایاس سے کہا ارے کم علم کمسن تو نے اس کی گواہی کیوں نامنظور کی (مَلْکَعَان میں میم اور نون دونوں زائد ہیں)-

وَمَا تَصْنَعُ بِالْاِسْتِ یَالُکَعُ- تو گانڈ کو کیا کرے گا بدذات (کتنا بھی نہائے صاف کرے گانڈ میں نجاست بھری رہے گی)-

لَکْمٌ- گھونسا مارنا' دھکیلنا-

مُلَاکَمَةٌ- گھونسہ بازی-

لَکْنٌ یَالُکْنَةٌ یَالُکُوْنَةٌ یَالُکْنُوْتَةٌ- ہکلانا' زبان رک جانا عجمی ہونے کی وجہ سے عربی درستی (صحت) کے ساتھ نہ بول سکنا-

اَلْکَنُ- ہکلا-

لٰکِنْ دَعَا وَ دَعَا- مگر آنحضرتؐ نے دعا کی دعا کی (اور کوئی کام نہیں کیا)-

لٰکِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتَهٗ- (میرا جانی دوست تو اللہ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا) البتہ اسلام کی برادری اور محبت ہے (یعنی ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ)-

لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰهَ- مگر میں اللہ تعالیٰ سے سنتا ہوں-

لٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ- جنابت ہو تو موزے اتار کر پاؤں دھونا چاہئے) لیکن پاخانہ پیشاب کے بعد (موزے اتارنا ضروری نہیں)-

لٰکِنْ مَّاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ- آپ کے ظہور سے پہلے ہی ورقہ مر گئے-

بابُ اللام مع اللام

لِلّٰهِ- عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰهِ اَبُوْكَ- یہ تعریف کے محل میں کہا جاتا ہے- جیسے لِلّٰهِ دَرُّكَ تیری بزرگی کا کیا کہنا-

فَنَادٰی یَالَا لَلْمُهَاجِرِیْنَ- اس نے پکارا مہاجرین میری فریادرسی کرو (یہ انصاری مجھ پر ظلم کر رہا ہے)-

بابُ اللام مع المیم

لَمًّا- دیکھنا' ہاتھ مارنا-

اِلْمَاءٌ- پوشیدہ لے جانا' انکار کرنا' مشتمل ہونا' خالی میدان چھوڑ دینا-

تَلَمُّؤٌ- مشتمل ہونا-

اُلْتُمِیَ لَوْنُ الرَّجُلِ- اس مرد کا رنگ بدل گیا-

فَلَمَاُتُهَا نُوْرًا یُضِیْءُ لَهٗ مَا حَوْلَهٗ کَاِضَاءَةِ الْبَدْرِ- میں نے اس کو ایک نور دیکھا جو اپنے گرداگرد اس طرح روشنی دے رہا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند (نہایہ میں ہے کہ لَمْؤٌ اور لَمْحٌ جلدی سے دیکھ لینا)-

لَمْحٌ- دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا' چمکنا (جیسے لَمَحَانٌ اور تَلَمَّاحٌ ہے)-

تَلْمِیْحٌ- اشارہ کرنا-

اِلْمَاحٌ- دزدیدہ نظر سے دیکھنا' چمکانا' دکھلانا پھر چھپا لینا (جیسے خوبصورت عورتیں کیا کرتی ہیں)

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی
بازار خویش و آتش ماتیز می کنی[1]

[1] دیدار بھی کروایا جارہا ہے اور اس کے ساتھ دیدار کرانے سے پرہیز کا پہلو بھی برتا جارہا ہے۔ حتی کہ اس طرح سامنے آنے سے ہمارے جذبات کو بھڑکایا جارہا ہے۔ (م)

لَمْحَةٌ-ایک نظر-

اِنَّهٗ كَانَ يَلْمَحُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَلْتَفِتُ-آنحضرتؐ کنکھیوں سے نماز میں دیکھتے لیکن منہ نہ پھراتے-(معلوم ہوا کہ نماز میں آنکھیں کھلی رکھنا مسنون ہے)-

لَمَحَ الْبَرْقُ-بجلی چمکی-

لَمْزٌ- عیب کرنا' آنکھ مارنا' مارنا' دفع کرنا-

تَلَمُّزٌ-چھونا' جلدی کرنا-

لُمَزَةٌ- بڑا عیب جو' یا منہ در منہ برائی کرے (جیسے هُمَزَه جو پیٹھ پیچھے برائی کرے-بعض نے کہا دونوں کے ایک معنی ہیں- یعنی غیبت کرنے والا عیب جو بعض نے بالعکس کہا-بعض نے کہا هُمَزَه لوگوں کا عیب کرنے والا اور لُمَزَه ان کے نسب پر طعنہ مارنے والا یا هُمَزَه آنکھ مار کر عیب کرنے والا لُمَزَه زبان سے عیب کرنے والا یا بالعکس)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَ لَمْزِهٖ- تیری پناہ شیطان کی طعنہ زنی اور عیب جوئی سے (یعنی اس کے مکروں اور فریبوں سے-مجمع البحار میں ہے کہ فاسق کی عیب جوئی درست ہے تاکہ وہ برے کاموں سے باز رہے جیسے حدیث میں ہے کہ آدمی میں جو عیب ہو اس کو بیان کرو تاکہ وہ اس سے پرہیز کرے)-

لَمْسٌ-ہاتھ سے چھونا یا ہاتھ پھرانا' جماع کرنا' ٹٹولنا' طلب کرنا-

مُلَامَسَةٌ اور لِمَاسٌ- چھونا' جماع کرنا-

اِلْمَاسٌ-مدد کرنا-

تَلَمُّسٌ-بار بار طلب کرنا-

اِلْتِمَاسٌ-طلب کرنا-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ- آنحضرتؐ نے بیع ملامسہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ مشتری بائع سے کہے جب میں تیرا کپڑا چھولوں تو بیع لازم ہوگئی یا شے مبیعہ کو صرف چھو لینے سے بیع قطعی ہو جائے اس کو کھول کر نہ دیکھے)-

نَهٰى عَنِ اللِّمَاسِ- آنحضرتؐ نے لماس سے منع فرمایا (یعنی ایک تہہ کیا ہوا کپڑا خریدنا یا تاریکی میں خریدنا اور دیکھنے کے بعد واپسی کا اختیار نہ ہونا)-

اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْمِسَانِ الْبَصَرَ- (ایک روایت میں يَلْتَمِسَانِ ہے یعنی) دو دھاری والے اور بیدم سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو اچک لیتے ہیں (جس کی طرف دیکھتے ہیں اس کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں- یا آنکھوں ہی پر حملہ کرتے ہیں-نہایہ میں ہے کہ سانپوں میں ایک سانپ کا نام ناظر ہے اس کی نظر جہاں آدمی پر پڑی وہ آدمی مر جاتا ہے اور ایک اور قسم ہے اس کی آواز اگر آدمی سنے تو مر جاتا ہے اور ابوسعید خدری نے ایک جوان انصاری کا قصہ بیان کیا ہے جس نے سانپ کو برچھے سے مارا وہ سانپ مر گیا اور جوان بھی اس کے ساتھ ہی مر گیا)-

اِنَّ امْرَاَتِيْ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ فَارِقْهَا قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ فِرَاقَهَا قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی تو کسی ہاتھ لگانے والے کا ہاتھ نہیں روکتی (یعنی جو کوئی اس سے حرام کاری کرنا چاہتا ہے وہ راضی ہو جاتی ہے) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے (طلاق دے دے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اس کو چھوڑ بھی نہیں سکتا (مجھ سے اس کی جدائی پر صبر نہیں ہو سکتا) آپ نے فرمایا تو پھر اس سے مزہ اٹھاتا رہ (آنحضرتؐ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں اس کو طلاق دینے پر جبر کروں تو ایسا نہ ہو یہ اس پر فریفتہ ہے پھر اس سے حرام کاری کرتا رہے-بعض نے کہا لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ کے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی اس سے کچھ مانگتا ہے وہ دے ڈالتی ہے اس کے مال کی حفاظت نہیں کرتی (بڑی لٹاؤ ہے) یہ ذرا مناسب معلوم ہوتا ہے امام احمد نے کہا آنحضرتؐ اس کو یہ کیسے حکم دے سکتے تھے کہ اس کی بیوی حرام کاری کرتی رہے اور وہ دیوث بن کر اس کو اپنے نکاح میں رہنے دے-حضرت علی اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جب تم کو آنحضرتؐ کی کوئی حدیث پہنچے تو اس کے معنی ایسے کرو جو ہدایت اور تقویٰ پر مشتمل ہوں-

مترجم: کہتا ہے آنحضرتؐ کا ارشاد سراسر درست تھا کیونکہ مرد نے اپنی آنکھ سے اس کو زنا کراتے نہیں دیکھا ورنہ لعان واجب ہوتا- بلکہ اس کا گمان اپنی بیوی کی نسبت ایسا تھا تو پہلے آنحضرتؐ نے سہل تو ترکیب بتائی کہ اس کو طلاق دے دے الگ

ہو جائے- جب اس نے جدائی سے بھی مجبوری بیان کی تو آپ نے فرمایا رہنے دے کیونکہ رہنے دینے میں مرد پر کوئی گناہ عائد نہیں ہوتا تھا- اگر چھوڑ دیتا پھر اس سے حرام کاری کرتا تو سخت گناہ گار ہوتا- طیبی نے کہا فاجرہ عورت کو نکاح میں رہنے دینا حرام نہیں ہے خاص کر اس صورت میں جب آدمی اس پر عاشق اور شیفتہ اور فریفتہ ہو اور طلاق دینے سے گناہ میں پڑ جانے کا اس کو ڈر ہو-)

فَالْتَمَسْتُ عِقْدِیْ- میں نے اپنا ہار ڈھونڈھا-

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا- جو شخص ایسے راستہ پر چلے جس پر چلنے سے علم حاصل کرنے کی غرض ہو (یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرے یا جائے)-

يَلْتَمِسُ مَرْضَاتِ اللّٰهِ- اللہ کی رضامندی کا خواستگار ہو (دنیاوی کوئی غرض نہ ہو)-

فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِیْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَهُوَ فِی السُّجُوْدِ- (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک رات گھر میں اندھیرا تھا- میں نے آنحضرتؐ کو حجرے میں نہ پایا تو میں نے خیال کیا شاید اور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں اندھیرے میں (ہاتھ سے ٹٹولنا شروع کیا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدے میں تھے-

صَحِيْفَةُ الْمُتَلَمِّسِ- کا بیان کتاب الصاد میں گزر چکا-

اَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ- (یہ امام جعفر صادقؑ کا قول ہے کہ اس آیت میں) لمس سے مراد جماع ہے-

اِلْتَمِسْ بِيَدِكَ فَمَا وَجَدْتَ مِنْ شَیْءٍ فَادْفَعْهُ- اپنے ہاتھ سے بار بار پیدا کر پھر جو کچھ پائے وہ دے ڈال-

لَمْصٌ- فالودہ کھانا یا فالودہ کے مشابہ کوئی چیز جس میں شیرینی نہیں ہوتی- بچے اس کو شیرے کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں' پیشاب کرنا' انگلی کی نوک سے پکڑ کر تھپیڑ لینا' کاٹنا-

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ كَانَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمِصُهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ كَذٰلِكَ- حکم بن ابی العاص (جو مروان کا باپ تھا) آنحضرتؐ کے پیچھے تھا اور آپ کی نقل کرتا تھا (منہ چڑھاتا تھا) آپ نے اس کی طرف نگاہ پھیری اور فرمایا ایسا ہی رہ (تیرا منہ ایسی وضع پر کج اور ٹیڑھا رہے- اللہ تعالیٰ نے اس کا منہ ایسا ہی کر دیا- لقوہ ہو کر منہ ٹیڑھا ہو گیا)-

لَمْظٌ- زبان سے جو کھانا دانتوں یا منہ میں رہ جائے' یا ہونٹوں میں جم جائے اس کو صاف کرنا' دینا-

تَلْمِيْظٌ- دینا-

اِلْمَاظٌ- ہونٹوں پر پانی ڈالنا' غصہ سے بھر دینا-

تَلَمُّظٌ- (بمعنی لَمْظٌ ہے اور) زمین باہر نکالنا جیسے سانپ کرتا ہے' کھانا پینا-

اِلْتِمَاظٌ- منہ میں جلدی سے ڈال لینا' زبان باہر نکالنا' لے جانا' لپٹ جانا' ملا لینا-

لَمَاظٌ- کوئی چیز جو چکھی جائے-

لَمَاظَةٌ- بقیہ کھانا جو منہ میں رہ جائے-

اِلْمَاظٌ- گھوڑے کا نیچے کا ہونٹ سفید ہونا (جیسے لَمَظٌ ہے)-

اَلْاِيْمَانُ يَبْدَأُ فِی الْقُلُوْبِ لُمْظَةً- ایمان دلوں میں سفیدی نورانیت شروع کرتا ہے-

فَرَسٌ اَلْمَظُ- جس گھوڑے کا ہونٹ کچھ سفید ہو-

فَجَعَلَ الصَّبِیُّ يَتَلَمَّظُ- (آنحضرتؐ نے بچہ کے منہ میں کھجور چبا کر ڈالی) وہ لگا زبان پھرانے اس کو چوسنے-

لُمَاظَةٌ- کھانے کا اثر جو منہ میں رہ جائے-

اَلْاِيْمَانُ يَبْدُوْ لُمْظَةً فِی الْقَلْبِ- ایمان دلوں میں ایک سفید نقطہ کی طرح ظاہر ہوتا ہے (پھر اعمال صالحہ سے یہ نور بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا قلب روشن اور نورانی ہو جاتا ہے)-

لَمْعٌ- چمکنا' لے جانا' اشارہ کرنا' پنکھ ملانا' ظاہر ہونا-

اِلْمَاعٌ- دم اٹھانا' اچک لے جانا' اشارہ کرنا-

تَلَمُّعٌ- اچک لینا (جیسے اِلْتِمَاعٌ ہے) اور چمکنا' بدل جانا-

لَوَامِعُ- چمکتے ہوئے نور-

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ اِلَی

السَّمَاءِ يُلْتَمَعُ بَصَرُهٗ- جب کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہو تو نماز میں آسمان کی طرف آنکھ نہ اٹھائے (کیونکہ یہ بے ادبی ہے) ایسا نہ ہو اس کی بینائی اچک لی جائے (اس بے ادبی کی سزا میں اندھا ہو جائے)-

رَاٰی رَجُلًا شَاخِصًا بَصَرَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ مَا يَدْرِیْ هٰذَا لَعَلَّ بَصَرَهٗ سَيُلْتَمَعُ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ- عبداللہ بن مسعودؓ نے (نماز میں) ایک شخص کو دیکھا جو اپنی نگاہ آسمان کی طرف لگائے تھا تو کہنے لگے کہیں ایسا نہ ہو اس کی نگاہ لوٹنے سے پہلے اچک لی جائے (اندھی ہو جائے)-

اِنْ اَرَ مَطْمَعِیْ فَحِدَاٌ تَلَمَّعُ- اگر میں طمع کرنے لگوں تو میں چیلوں کی طرح ہوں گا جو جلدی سے (گوشت وغیرہ) اچک لے جاتی ہیں-

رَاٰهَا تَلْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ- حضرت زینب کو دیکھا وہ پردہ کی آڑ میں ہاتھ سے اشارہ کر رہی تھیں (تُلْمِعُ بہ ضمۂ تا و کسرۂ میم بھی ہو سکتا ہے اِلْمَاع سے)-

اِنَّهٗ ذَكَرَ الشَّامَ فَقَالَ هِیَ اللَّمَّاعَةُ بِالرُّكْبَانِ- حضرت عمرؓ نے شام کے ملک کا ذکر کیا تو کہا وہ تو سواروں کو بلاتا ہے (مسافروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے)-

اِنَّهٗ اغْتَسَلَ فَرَاٰی لُمْعَةً بِمَنْكِبِهٖ فَدَلَكَهَا بِشَعْرِهٖ- آنحضرتؐ نے غسل کیا پھر دیکھا کہ کندھے پر ایک ذرا سا ٹکڑا جسم کا سوکھا رہ گیا ہے- وہاں پانی نہیں پہنچا تو آپ نے اپنے بالوں سے (جو تر تھے) اس کو رگڑ دیا (وہاں پانی پہنچا دیا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستعمل پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اور غسل میں ولا (پے در پے اعضاء کا دھونا) فرض نہیں ہے-

فَرَاٰی بِهٖ لُمْعَةً مِّنْ دَمٍ- اس پر ایک داغ حیض کے خون کا دیکھا-

اِغْتَسَلَ اَبِیْ فَبَقِيَتْ لُمْعَةٌ - میرے والد نے غسل کیا لیکن ایک ذرا سا ٹکڑا خشک رہ گیا (اصل میں لمعہ اس کو کہتے تھے کہ گھاس کا ایک حصہ جو سوکھ کر ہری گھاس میں چمکتا ہے- پھر جسم کے اس مقام کو کہنے لگے جو وضو یا غسل میں سوکھا رہ جائے)-

اَلْمَعِیْ- ذکی ذہین روشن دماغ (جیسے یلمعی ہے) اور جھوٹے شخص کو بھی کہتے ہیں-

مُلَمَّعٌ- وہ گھوڑا جس کے جسم میں دوسرے رنگ کے دھبے ہوں- اب عرف میں ''ملمع'' اس برتن کو کہتے ہیں جو تانبے یا لوہے یا پیتل کا ہو اور اس پر چاندی یا سونے کا غلاف چڑھا ہو-

لَمٌّ- جمع کرنا' ملانا' اترنا-

اِلْمَامٌ- صغیرہ گناہ کرنا' اترنا' نزدیک ہونا' جوانی کے قریب ہونا' پہچاننا-

اِلْتِمَامٌ- زیارت کرنا' اترنا-

لَمَمٌ- خفیف دیوانگی' ایک قسم کا جنون' صغیرہ گناہ-

لِمَامٌ- ایک دن آڑ' ایک دن بیچ-

لَمًّا- اپنا حصہ اور دوسرے کا بھی حصہ-

اِنَّ امْرَاَةً شَكَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَمًا بِابْنَتِهَا- ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے یہ شکوہ کیا کہ اس کی بیٹی دیوانی ہے-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ- میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایک زہریلے جانور سے اور ہر ایک بدنظر سے جو دیوانہ بنا دے (سَامَّہ کے معنی خاص لوگوں کے بھی آئے ہیں جب عَامَّہ کے ساتھ مستعمل ہو)-

فَلَوْلَا اَنَّهٗ شَیْءٌ قَضَاهُ اللّٰهُ لَاَلَمَّ اَنْ يَّذْهَبَ بَصَرُهٗ لِمَا يَرٰی فِيْهَا- اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو بہشت کی چیزیں دیکھ کر آدمی کی بینائی جاتے رہنے کے قریب ہو جاتی (وہاں کی چمک دمک دیکھ کر)-

مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ- جو بدہضمی کرا کر مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے-

اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ- (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) اگر تجھ سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ (بعض نے کہا لَمَمْ گناہ سے قریب ہو جانا مگر گناہ میں مبتلا نہ ہونا)-

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الدُّنْيَا وَحَدِّ الْاٰخِرَةِ- (ابو العالیہ نے کہا) لَمَمْ وہ گناہ ہے جس کی سزا نہ

آخرت میں مقرر ہے نہ دنیا میں بلکہ دونوں کے بیچ میں ہے (جیسے اجنبی عورت کو بدنظر سے دیکھنا' اس کو چھونا' اس کا بوسہ لینا - ابن عباس نے کہا نظر اور ہم کلامی لمم ہے جس کو قرآن میں مستثنیٰ کیا ہے)-

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ - میں لمم کی طرح کسی کو نہیں جانتا (یعنی جس کا ذکر قرآن میں ہے -اِلَّا اللَّمَمَ تو اس کا استثناء کبائر سے استثنائے منقطع ہے مراد وہ صغیرہ گناہ ہیں جن پر شرع میں کوئی خاص سزا مقرر نہیں ہے- جیسے بدنظری بوسہ مساس -بعض نے کہا دل میں خطرہ آنا)-

لَاُلَمَّنَّ بِعُمَرَ -عمر مجھ کو پہچان لیں گے-

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَ اَیُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا - خداوندا! اگر تو بخشنے والا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کو بخش اور چھوٹے چھوٹے گناہ تو کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس نے گناہ نہ کئے ہوں (معلوم ہوا کہ انبیاءؑ بھی صغائر اور زلات سے پاک نہیں ہیں -بعض نے کہا نبوت سے پہلے معصوم نہیں ہیں لیکن نبوت کے بعد معصوم ہیں)-

یُرِیْدُ اَنْ یُّلِمَّ بِهَا -اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے-

مَا یَاْتِیْنَا فُلَانٌ اِلَّا لِمًّا -فلاں شخص ہمارے پاس ٹھہر ٹھہر کر آتا ہے (یعنی ایک دن یا دو دن بیچ کر کے)-

لِابْنِ اٰدَمَ لَمَّتَانِ لَمَّةٌ مِّنَ الْمَلَكِ وَلَمَّةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ - آدمی کے دل میں دو طرح کے خطرے اور خیال آتے ہیں ایک تو فرشتے کی طرف سے (یعنی نیک خیال) دوسرے شیطان کی طرف سے-

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّةً - شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے (اس کو دل سے قرب حاصل ہوتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ الْمُمْ شَعَثَنَا - یا اللہ! ہمارے پراگندہ کاموں کو اکٹھا کر دے (دل جمعی اور یکسوئی عطا فرما)-

وَتَلُمَّ بِهَا شَعَثِیْ -تو اس کی وجہ سے میری پراگندگی اور پریشانی دور کر کے دل جمعی اور یکجائی عطا فرما-

تَاْكُلُ لَمًّا وَّ تُوْسِعُ ذَمًّا - ڈھیر بھر کھا جاتا ہے اور خوب لوگوں کی برائی کرتا ہے-

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَ كَانَ رَجُلًا بِهٖ لَمَمٌ فَاِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهٗ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ - وہ اوس بن صامت کے نکاح میں تھی جن کو عورتوں سے بڑی رغبت تھی جب شہوت کا زور ہوتا تو وہ اپنی بیوی سے ظہار کرتے (یہاں لَمَمْ سے مراد عورتوں کی خواہش اور حرص ہے نہ کہ جنون کیونکہ جنون کی حالت میں اگر کوئی ظہار کرے تو وہ لغو ہے اس میں کفارہ واجب نہ ہوگا - کذا قیل - میں کہتا ہوں لَمَمْ سے یہاں مراد وہ غصہ ہے جو بے عقلی اور ناعاقبت اندیشی تک پہنچائے مطلب یہ ہے کہ بعض وقت ان کو جوش آ جاتا اور انجام پر غور نہ کرتے ایسی حالت میں وہ ظہار کر بیٹھے پھر نادم ہوئے اس عورت کا نام خولہ تھا اس کا ذکر قرآن میں ہے **قد سمع اللّٰه قول الّتی تجادلك فی زوجها** آخر تک)-

اِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهٗ - جب جنون کا زور ہوتا-

مَا رَاَیْتُ ذَالِمَّةٍ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - میں نے سر پر بال رکھنے والا کوئی آنحضرت ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا-

لِمَّة - سر کے وہ بال جو مونڈھوں تک آئیں (اگر ان سے نیچے ہوں تو جُمَّة کہیں گے)-

فَاِذَا رَجُلٌ لَهٗ لِمَّةٌ - ایک شخص کو دیکھا جس کے بال کانوں سے نیچے مونڈھوں تک پہنچے تھے (مراد آنحضرتؐ ہیں)-

لَمَّا - بمعنی نفی ہیں (جیسے لَمْ مگر پانچ باتوں میں لَمْ اور لَمَّا میں فرق ہے جس کا بیان لغت کی کتابوں میں ہے بعضوں نے کہا لَمَّا کبھی اِلَّا کے معنی میں آتا ہے جیسے: اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ لَمَّا اَدْخَلْتَنِی الْجَنَّةَ - میں تیرے حبیب حضرت محمدؐ کے وسیلہ سے یہ مانگتا ہوں کہ مجھ کو بہشت میں لے جا)-

عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَمَّا فَعَلْتَ - میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اور یہی کہتا ہوں کہ یہ کام کر-

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ -کوئی جان نہیں مگر اس پر ایک چوکیدار مقرر ہے (لما کے معنی ہرگاہ اور جب بھی آتے ہیں جیسے فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جب میں اس کے پاس سے نکلا)-

اَصَابَتْهُ مِنَ الْجِنِّ لَمَّةٌ - اس کو آسیب کا خلل ہو گیا ہے-

اُعِیْذُهٗ مِنْ حَادِثَاتِ اللَّمَّةِ - میں اس کو زمانہ کے حوادث سے پناہ دیتا ہوں-

یَامُوْسٰی اِتَّخِذْنِیْ حِصْنًا لِلْمُلِمَّاتِ - اے موسیٰ مجھ کو حوادث سے بچنے کا قلعہ بنا لے-

لَمْلَمَةٌ - گول کرنا' جمع کرنا-

تَلَمْلُمٌ - گول ہو جانا' اکٹھا ہو جانا-

لَمْلَمٌ - بڑا لشکر-

مُلَمْلَمَةٌ - ہاتھی کی سونڈ-

یَلَمْلَمُ - مشہور پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر وہ میقات ہے یمن والوں کا اور اہل ہند کا جو سمندر کے راستہ سے جدہ آتے ہیں (اَلَمْلَمُ اور یَرَمْرَمُ بھی اسی کا نام ہے)-

اَتَانَا مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مُلَمْلَمَةٍ فَاَبٰی اَنْ یَّاْخُذَهَا - آنحضرت ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ کا تحصیل دار ہمارے پاس آیا ایک شخص زکوٰۃ میں ایک اونٹنی لے کر آیا جو مٹاپے سے گول ہو گئی تھی (نہایت عمدہ اور تیار اونٹنی تھی) تحصیل دار نے اس کے لینے سے انکار کیا (چونکہ آنحضرتؐ نے زکوٰۃ میں سب سے عمدہ اور بہتر مال بھی لینا منع فرمایا ہے جیسے خراب اور ناکارہ' بلکہ متوسط درجہ کا مال لینا چاہئے)-

لَمٌّ - کسی چیز کو پورا پکڑ لینا' لے لینا-

لُمَةٌ - جماعت تین سے دس تک' ہمجولی-

اِنَّهَا خَرَجَتْ فِیْ لُمَةٍ مِّنْ نِسَائِهَا تَتَوَطَّأُ ذَیْلَهَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَعَاتَبَتْهُ - حضرت فاطمہ زہراؓ اپنی عورتوں کا ایک گروہ لے کر ابو بکر صدیقؓ کے پاس گئیں ان پر غصہ ہوئیں (اپنی میراث یعنی آنحضرتؐ کا ترکہ مانگنے گئی تھیں لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ مجبور تھے انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا کہ پیغمبروں کے مال و اسباب کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو وہ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے)-

اِنَّ شَابَّةً زُوِّجَتْ شَیْخًا فَقَتَلَتْهُ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ لِیَنْکِحِ الرَّجُلُ لُمَتَهٗ مِنَ النِّسَاءِ وَلْتَنْکِحِ الْمَرْاَةُ لُمَتَهَا مِنَ الرِّجَالِ - ایک جوان عورت بوڑھے مرد سے بیاہی گئی اس نے بوڑھے خاوند کو مار ڈالا- تب حضرت عمرؓ نے فرمایا- لوگو! دیکھو مرد کو چاہئے کہ اپنے جوڑ کی عورت سے اور عورت کو چاہئے کہ اپنے جوڑ کے مرد سے نکاح کرے (مثلاً پچاس برس کا بوڑھا چالیس برس کی عورت سے اور چالیس برس کی عورت پچاس برس کے مرد سے نکاح کرے' دس پانچ سال کی کمی بیشی کا مضائقہ نہیں' لیکن ایک بارہ برس کی چھوکری اگر ساٹھ برس کے مرد سے بیاہی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ مرد کی جان جائے گی یا آفت میں مبتلا رہے گا)-

اَلَا وَ اِنَّ مُعَاوِیَةَ قَادَلُمَةً مِّنَ الْغُوَاةِ - حضرت علیؓ نے فرمایا خبردار ہو معاویہ چند گمراہ لوگوں کو کھینچ کر لایا ہے (ان کو یہ بہکایا ہے کہ معاذ اللہ حضرت علیؓ نے خلافت لینے کے لئے حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا' ان کے خون کا بدلہ لینا ضروری ہے)-

لَا تُسَافِرُوْا حَتّٰی تُطِیْبُوْا لُمَةً - اس وقت تک سفر مت کرو جب تک رفیقوں کو اکٹھا نہ کر لو (کہتے ہیں اوّل رفیق بعدہ طریق)-

لَمًی - ہونٹ سیاہ ہونا-

اِلْمَاءٌ - پوشیدہ لے جانا-

تَلَمُّؤٌ - مشتمل ہونا-

اِلْتِمَاءٌ - بدل جانا-

لَمْیَاء - کالے ہونٹ والی عورت-

ظِلٌّ اَلْمٰی - سایہ ڈھڈ ہاتا سبز (جو مائل بہ سیاہی ہو جائے)-

اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَّا فَعَلْتَ کَذَا - میں تجھ کو قسم دیتا ہوں مگر تو یہ کام کر-

لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ - میں لَمَا عَلَیْهَا بھی ایک قرأت ہے لَعَلَیْهَا حَافِظٌ بھی ہے یعنی ہر جان پر ایک نگہبان ہے-

اَسْاَلُكَ بِحَقٍّ لَّمَّا حَدَّثْتَنِیْ یا لَمَا حَدَّثْتَنِیْ - میں تجھ سے اپنے حق کا حوالہ دے کر یہ چاہتا ہوں کہ مجھ سے بات کر-

لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِیْ عَلٰی عَائِشَةَ - تم مجھ کو ضرور حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلو (لَمَّا بمعنی اِلَّا ہے)-

بابُ اللام مع الواو

لَوْ - حرف شرط ہے بہ معنی اگر یا کاش کہ -

اِیَّاکُمْ وَاللَّوْ فَاِنَّ اللَّوْ مِنَ الشَّیْطَانِ - اگر مگر سے بچتے رہو (یوں نہ کہو اگر ہم ایسا کرتے تو ایسا ہوتا - یعنی اللہ کی تقدیر کو بھول جاؤ اور اسباب کو مؤثر سمجھنے لگو) کیونکہ اگر مگر شیطان کی طرف سے ہے (وہ دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اسباب کی طرف متوجہ کرتا ہے اور خدا کو بھلا دیتا ہے - یوں کہو بقدر اللہ وما شاء فعل یعنی اللہ کی تقدیر ایسی ہی تھی جو اس نے چاہا وہ کیا) -

لَوْبَا یَعَنِیْ عَشَرَۃٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ - اگر دس یہودی بھی مجھ سے بیعت کر لیتے (تو سارے یہودی ایمان لے آتے) -

لَوْ قَالَهَا غَیْرُكَ یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ - اگر ابو عبیدہ تمہارے سوا اور کوئی شخص ایسی بات کہتا (تو میں اس کو تنبیہ کرتا سزا دیتا) -

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ - اگر مجھ کو پہلے سے یہ خیال آ جاتا جو بعد کو آیا (یعنی میقات سے عمرے کا احرام باندھ لینا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا بعد اس کے آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھنا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور لاتا اور میں بھی عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا - اب جو پہلی حدیث میں مذکور ہوا کہ اگر مگر سے بچتے رہو اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کے مزوں اور حظوظ اور تکالیف میں اگر مگر نہ کہو یا یہ اعتقاد کر کے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہر چیز کا ظہور اسباب ہی سے ہوتا ہے - بعض نے لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ الخ کا ترجمہ یوں کیا ہے اگر مجھ کو پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ میرے اصحاب حج کا احرام فسخ کرنے میں تردد کریں گے تو میں بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا جس کو جاہلیت والے منع جانتے تھے) -

لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ - لو (اگر مگر) شیطان کی کاروائی کھول دیتا ہے (انسان کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ ہر کام کا نتیجہ ہماری ہی تدبیر سے نکلتا ہے - اللہ کی تقدیر سے بالکل غافل ہو جاتا ہے -

لَوْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّهٗ - اگر میں اس کو پھیر سکتا -

لَوِ اسْتَثْنٰی - اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہتے (تو ہر ایک بیوی ایک اچھا بچہ جنتی) -

لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِیْ حَیٰوۃً مَا حَدَّثْتُكَ - اگر میں سمجھتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو یہ حدیث تجھ سے بیان نہ کرتا (لیکن اب موت کا یقین ہو گیا ہے اگر بیان نہ کروں تو ڈر ہے کہ یہ حدیث آنحضرتؐ کی ہمیشہ کے لئے پوشیدہ رہ جائے گی) -

لَوِ اتَّخَذْنَا مَقَامَ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی - کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کا مقام مقرر کر لیتے (وہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھایا کرتا) -

لَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ - ایسا مت کہا کر اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا (یعنی اسباب کو موثر جان کر اور تقدیر سے غافل ہو کر یہ نہی تنزیہی ہے بعض نے کہا تحریمی - مطلب یہ ہے کہ گزشتہ غلطی پر یا نقصان پر پچھتانا نہیں چاہئے لَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ) -

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ - اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہوگا (ان کو تکلیف ہوگی) -

لَوْ کَانَتْ فِیْكُمْ - اگر سورج تمہارے گھر میں ہوتا (وہاں دھوپ ہوتی) -

لَوْبٌ یا لُوَابٌ یا لَوَبَانٌ - پیاسا ہونا یا پانی کے گرد پھرنا لیکن پانی تک نہ پہنچنا -

تَلْوِیْبٌ - ملاب (جو ایک قسم کی خوشبو ہے) ملا دینا -

اِلَابَۃٌ - پیاسا ہونا -

لُوْبِیَا - مشہور غلہ ہے -

اِنَّهٗ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ - آنحضرتؐ نے مدینہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کے درمیانی قطعہ کو حرم مقرر کیا (مدینہ کی دونوں طرف دو کالے پتھروں کی زمین ہے ان کے بیچ میں مدینہ واقع ہے آنحضرتؐ نے اس کو بھی حرم مقرر کیا - یعنی حرم مکہ کی طرح وہاں شکار کرنا وہاں کے درخت اکھیڑنا منع ہے) -

بَعِیْدَ مَا بَیْنَ اللَّابَتَیْنِ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سینہ چوڑا تھا -

اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا - (حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا اور) میں مدینہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کا

درمیانی حصہ حرم مقرر کرتا ہوں۔

لَوْثٌ- بن پوچھے ہوئے ایک بات کہنا' چھپانا' روکنا۔

لَاتُ- ایک مشہور بت' جو طائف میں تھا- اہل عرب اس کو سورج کا دیوتا مانتے تھے یہ یونان سے لایا گیا تھا (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

لَوْثٌ- جمع ہونا' باندھ لینا' چبانا' دیر کرنا' لتھیڑنا' ملانا۔

تَلْوِیْثٌ- ملانا' میلا کرنا' لتھیڑنا' روکنا۔

مَلَاثٌ- سردار' جس کی لوگ پناہ لیں۔

اِلَاثَۃٌ- امانت رکھنا' سپرد کرنا۔

تَلَوُّثٌ- لتھڑ جانا' لگ جانا' لپٹ جانا۔

اِلْتِیَاثٌ- مل جانا' ملتبس ہونا' دیر کرنا' موٹا ہونا' زوردار ہونا۔

فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوۃِ لَاثَ بِہِ النَّاسُ- جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ ان کے گرداگرد جمع ہو گئے۔

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَاثَتْ رَاحِلَۃُ اَحَدِنَا طَعَنَ بِالسَّرْوَۃِ فِیْ ضَبُعِھَا- ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے (سفر میں) ہم میں سے جب کسی کی اونٹنی ٹھس ہو جاتی (چلنے میں دیر کرتی) سو اس کے پٹھے پر برچھی سے کونچا لگاتے (یہ لَوْثٌ سے نکلا ہے یعنی ڈھیلا ہو جانا سست ہو جانا)۔

اِنَّ رَجُلًا کَانَ بِہٖ لُوْثَۃٌ فَکَانَ یُغْبَنُ فِی الْبَیْعِ- ایک شخص کی عقل میں فتور تھا بات بھی کرتا تھا تو اٹک اٹک کر' لوگ اس کو خرید و فروخت میں دھوکا دیتے تھے (اس کو ٹھگ لیتے تھے)۔

اِنَّ رَجُلًا وَقَفَ عَلَیْہِ فَلَاثَ لَوْثًا مِّنْ کَلَامٍ فِیْ دَھَشٍ- ایک شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آ کر ٹھہرا اور اس نے کچھ گول مول بات کی جیسے کوئی دہشت زدہ ہوتا ہے (بعض نے کہا یہ لَوْثٌ سے نکلا ہے بمعنی لپیٹنے اور اکٹھا کرنے کے اسی سے ہے لُثْتُ الْعِمَامَۃَ لَوْثًا میں نے عمامہ کو لپیٹ لیا)۔

فَحَلَلْتُ مِنْ عِمَامَتِیْ لَوْثًا اَوْ لَوْثَیْنِ- میں نے اپنے عمامہ کے ایک پیچ یا دو پیچ کو کھولا۔

اَلْاَسْقِیَۃُ الَّتِیْ تُلَاثُ عَلٰی اَفْوَاھِھَا- وہ مشکیں جن کے منہ باندھ دیئے جاتے۔

اِنَّ امْرَأَۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَمَدَتْ اِلٰی قَرْنٍ مِّنْ قُرُوْنِھَا فَلَاثَتْہُ بِالدُّھْنِ- بنی اسرائیل کی ایک عورت نے اپنے بالوں کی لٹوں میں سے ایک لٹ لی اس میں تیل لگایا اور تیل پھرایا۔

وَیْلٌ لِّلَوَّاثِیْنَ الَّذِیْنَ یَلُوْثُوْنَ مِثْلَ الْبَقَرِ اِرْفَعْ یَا غُلَامُ ضَعْ یَا غُلَامُ- خرابی ہے ان لوگوں کی جو گائے کی طرح کھاتے ہیں (بہت کھاتے ہیں) کہتے جاتے ہیں ارے چھوکرے یہ رکابی اٹھا دوسری رکابی رکھ (یعنی طرح طرح کے کھانے ان کے دسترخوان یا میز پر لائے جائیں گے' ایک کھانا آیا پھر وہ کھا کر اٹھایا گیا دوسرا لائے)۔

اَلْقَسَامَۃُ تَثْبُتُ مَعَ اللَّوْثِ- جہاں شبہ ہو وہاں قسامت واجب ہو جاتی ہے (گو قصاص نہیں لے سکتے- مطلب یہ ہے کہ جرم قتل کا کامل ثبوت نہ ہو لیکن شبہ ہو جائے- جیسے ایک شخص یہ کہے کہ مقتول نے مرتے وقت مجھ سے یہ کہا تھا کہ فلاں شخص نے مجھ کو مارا ہے یا دو گواہ اس امر کی گواہی دیں کہ مقتول میں اور فلاں شخص میں عداوت اور دشمنی تھی یا قاتل نے مقتول کو ڈرایا تھا دھمکایا تھا کہ میں تجھ کو مار ڈالوں گا یا اسی قسم کا اور کوئی امر ہو)۔

فِیْہِ لَوْثَۃٌ- اس میں حماقت اور نادانی تھی۔

فَلَوَّثَ ثَوْبَہٗ- اس کے کپڑے کو آلودہ کر دیا (اس میں پاخانہ یا پیشاب کر کے)۔

اِنَّ النَّفْسَ قَدْ تَلْتَاثُ عَلٰی صَاحِبِھَا- کبھی آدمی کا دل پریشان ہو جاتا ہے۔

لَوْجٌ- منہ پھرانا۔

تَلْوِیْجٌ- کج کرنا۔

لَوْحٌ- ظاہر ہونا' نمودار ہونا' چمکنا' اشارہ کرنا' دیکھنا' پیاسا ہونا (جیسے لُوُحٌ اور لُوَاحٌ ہے)۔

تَلْوِیْحٌ- دور سے اشارہ کرنا' چمکانا' اٹھانا' حرکت دینا' بدل دینا' سفید کرنا' گرم کرنا' پختگی شروع ہونا۔

اِلَاحَۃٌ- ظاہر ہونا' چمکنا' چمکانا' لے جانا' ہلاک کرنا' ڈرنا۔

اِلْتِيَاحٌ - پیاسا ہونا -

اِسْتِلَاحٌ - غور کرنا -

لَائِحَہ - حساب کی فرد یعنی بل یا کھلا ہوا کوئی مضمون -

لَوَائِح - انوار اور اسرار -

لَوْحٌ - تختی (اس کی جمع اَلْوَاحٌ ہے) -

لُوْحٌ - ہوا -

لَاحَهٗ يَلُوْحُهٗ - اس کا رنگ بدل دیا پیاس یا سفر نے -

يَلُوْحُهٗ فِي اللَّوْحِ بَوْغَاءُ الدِّمَنِ - اس کا رنگ ہوا میں مزبلوں کے باریک غبار نے بدل دیا -

كَانَ اسْمُ فَرَسِهٖ مُلَاوِحَ - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام ملاوح تھا یعنی دبلا جو موٹا نہ ہوتا اور جلد چلنے والا پیاسا چوڑے تختوں والا (مِلْوَاح کے بھی یہی معنی ہیں) -

قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ - میں نے تو دونوں تختوں کے بیچ میں جو تھا وہ پڑھ لیا (یعنی سارا قرآن پڑھ لیا جو دو تختیوں کے درمیان رکھا جاتا ہے - اَللَّوْحَيْنِ جلد کے دونوں ٹکڑوں کو بھی کہتے ہیں یعنی دُفَّتَيْن قرآن کے اوّل اور آخر کی جلد) -

وَ اَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ - ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (سوکھی رہ گئی تھیں) -

اَلَاحَ بِثَوْبِهٖ - اپنے کپڑے کو چمکایا -

لَيَاحٌ - صبح کو کہتے ہیں کیونکہ وہ چمکتی ہے اور سانبھر (جنگلی بیل) -

اَلَاحَ - چمکایا، ڈرا -

اَتَحْلِفُ عِنْدَ مِنْبَرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلَاحَ مِنَ الْيَمِيْنِ - کیا تو آنحضرتؐ کے منبر کے پاس قسم کھاتا ہے، یہ سن کر وہ قسم کھانے سے ڈرا -

لَوْحٌ مَحْفُوْظٌ - محفوظ تختی (جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے عرش کے قریب محفوظ یعنی اس پر فرشتوں کے سوا اور کوئی مطلع نہیں ہوسکتا - کہتے ہیں لوح محفوظ ایک سفید موتی کی ہے اس کا طول اتنا ہے جتنا آسمان سے زمین اور عرض جیسے مشرق سے مغرب - بعض نے کہا لوح اور قلم دونوں فرشتے ہیں) -

كَانَتْ اَلْوَاحُ مُوْسٰى مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ فَلَمَّا غَضِبَ مُوْسٰى اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَمِنْهَا مَاتَكَسَّرَ وَمِنْهَا مَا بَقِيَ وَمِنْهَا مَاارْتَفَعَ - حضرت موسیٰ پر تورات کی جو تختیاں اتری تھیں وہ سبز زمرد کی تھیں - جب حضرت موسیٰ غصہ ہوئے تو ان تختیوں کو زمین پر ڈال دیا ان میں سے کچھ ٹوٹ گئیں کچھ باقی رہیں کچھ اٹھالی گئیں -

تِلْكَ الصَّخْرَةُ الَّتِيْ حَيْثُ غَضِبَ مُوْسٰى فَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ - یہ پتھر اس مقام پر ہے جہاں حضرت موسیٰ غصہ ہوئے تھے اور انھوں نے تختیاں ڈال دی تھیں (پھر جتنی تورات خراب ہوگئی تھی اس کو یہ پتھر نگل گیا) -

لَوْذٌ یا لِوَاذٌ یا لِيَاذٌ - آڑ لینا، چھپ جانا، پناہ لینا، گھیر لینا، متصل ہونا -

مُلَاوَذَةٌ - پناہ لینا، مخالفت کرنا، ایک دوسرے کی پناہ لینا -

اِلَاذَةٌ - پناہ لینا، گھیر لینا، متصل ہونا -

لَوْذَعِيٌّ - ذہن -

لَوْذَانٌ - ایک کنارہ -

مَلَاذٌ - قلعہ، جائے پناہ -

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَعُوْذُ بِكَ اَلُوْذُ - یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں -

لَاذَ بِهٖ يَلُوْذُ - اس کی طرف التجا کی اور مل گیا اس سے فریاد کی -

يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ - ہلاک ہونے والے لوگ اس کی پناہ لیتے ہیں -

وَ اَنَا اَرْمِيْكُمْ بِطَرْفِيْ وَ اَنْتُمْ تَتَسَلَّلُوْنَ لِوَاذًا - میں تو تم پر نگاہ دوڑاتا ہوں اور تم چھپ کر کھسک جاتے ہو ایک کی آڑ میں ایک چھپ جاتے ہو -

يَلُذْنَ بِهٖ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً - ایک ایک مرد سے چالیس چالیس عورتیں پناہ لیں گی (اس کی حفاظت میں رہیں گی یہ آخری زمانہ کا ذکر ہے جب لڑائیوں کی کثرت ہوگی اور مرد بہت مارے جائیں گے) -

وَتَلُوْذُ بِسَبَّابَتِكَ - تو اپنے کلمہ کی انگلی ہلا کر تضرع کرے (یعنی نماز میں تشہد کے وقت) -

لَا ذَا الرَّجُلُ بِالْجَبَلِ - اس آدمی نے پہاڑ کی پناہ لی اس کی آڑ کر لی -

لَوْصٌ - جھانکنا' الگ ہو جانا -

تَلْوِيْصٌ - فالودہ اور شہد کھانا -

مُلَاوَصَةٌ - جھانکنا دروازے کی دراڑ سے -

اِلَاصَةٌ - بار بار پیش کرنا' درخواست کرنا -

تَلَوُّصٌ - پیچ کھانا' پلٹ جانا -

لَوْصَةٌ - پیٹھ کا درد -

مُلَوَّصٌ - فالودہ -

وَاِنَّكَ تُلَاصُ عَلٰى خَلْعِهٖ - آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا (یعنی خلافت کی قمیص) لیکن لوگ بار بار تجھ سے اس کو اتارنے کے طالب ہوں گے - (کہیں گے تم خلافت سے دست بردار ہو جاؤ استعفاء دے دو' عرب لوگ کہتے ہیں اَلَصْتُهٗ اور اَلِيْصُهٗ یعنی بار بار میں نے اس سے درخواست کی' اس پر یہ بات پھرائی) -

هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ اَلَاصَ عَلَيْهَا عَمَّهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ - وہ وہی کلمہ ہے جو آنحضرتؐ نے اپنے چچا (ابو طالب) پر ان کے مرتے وقت پیش کیا تھا بار بار ان پر دہرایا تھا (یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) -

فَاَدَارُوْهُ وَاَلَاصُوْهُ فَاَبٰى وَحَلَفَ اَنْ لَّا يَلْحَقَهُمْ - پھر اس کو بار بار پھرایا اس سے کہا لیکن اس نے انکار کیا اور قسم کھالی کہ ان سے نہیں ملے گا -

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اَمِنَ مِنَ الشَّوْصِ وَ اللَّوْصِ - جو شخص چھینکنے والے سے آگے الحمد للہ کہے اس کو دانت اور کان کے درد سے امن رہے گا (بعضوں نے کہا کہ لَوْص سینہ کا درد) -

لَوْطٌ - مٹی کا گلاوہ کرنا' لیپنا پوتنا' ہلانا' مارنا' ہانک دینا' مل جانا' لگ جانا' نسبت دینا' پوشیدہ کرنا' الحاح کرنا -

لِوَاطَةٌ - لونڈے بازی کرنا' اغلام کرنا (مُلَاوَطَةٌ اور تَلَوُّطٌ کے بھی یہی معنی ہیں) -

اِلْتِيَاطٌ اور اِسْتِلَاطَةٌ - کسی کو بیٹا بنانا حالانکہ وہ بیٹا نہیں ہے - گلاوہ کرنا' مل جانا' ملا لینا -

لُوْطِيٌّ اور لَوَّاطٌ - لونڈے -

لُوَيْطَةٌ - ملا ہوا کھانا -

هُوَ اَلْوَطُ بِقَلْبِيْ - وہ تو میرے دل سے لگا ہوا ہے -

لُوْط - مشہور پیغمبر جو سدوم کی طرف بھیجے گئے ان کو حضرت ابراہیمؑ بہت چاہتے تھے اس لئے ان کا نام لوط ہوا -

اَلْوَلَدُ اَلْوَطُ - (حضرت ابو بکرؓ نے کہا عمرؓ سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ عزیز ہیں - پھر کہنے لگے نہیں) اولاد دل سے بہت لگی ہوئی ہے (اولاد کی محبت ان سے بھی زیادہ ہے) -

مَا اَزْعُمُ اَنَّ عَلِيًّا اَفْضَلُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَلٰكِنْ اَجِدُلَهٗ مِنَ اللَّوْطِ مَالَا اَجِدُ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (ابو البختری کہتے ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ حضرت علیؓ ابو بکرؓ اور عمرؓ سے افضل ہیں لیکن میں اس کو کیا کروں کہ حضرت علیؓ سے میرے دل کو ایک ایسا تعلق ہے کہ ویسا آنحضرتؐ کے بعد اور کسی سے نہیں (قلبی محبت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بندے پر اس کی وجہ سے کوئی عتاب نہیں ہو سکتا) -

اِنْ كُنْتَ تَلُوْطُ حَوْضَهَا - اگر تم اس کے حوض کو پہنچتے ہو (اس پر گلاوہ کرتے ہو صاف پاک کرتے ہو) -

وَ لَتَقُوْمَنَّ وَهُوَ يَلُوْطُ حَوْضَهٗ - قیامت قائم ہو جائے گی اور کوئی شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا (یعنی قیامت اچانک قائم ہو جائے گی - لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے ایک روایت میں يَلِيْطُ حَوْضَهٗ معنی وہی ہیں) -

كَانَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ اِنَّمَا يَشْرَبُوْنَ فِي التِّيْهِ مَالَاطُوْا - بنی اسرائیل لوگ جب جنگل میں حیران پھرتے تھے تو پانی وہی پیتے تھے جس کو کنوؤں سے نکال کر حوضوں میں اکٹھا کرتے تھے (یعنی بہتا ہوا پانی ان کو میسر نہ تھا) -

وَلَا طَهَا بِالْبِلَّةِ حَتّٰى لَزِبَتْ - اس کو تری دی یہاں تک کہ چپ چپ کرنے لگی (چپکنے لگی) -

فِي الْمُسْتَلَاطِ اَنَّهٗ لَا يَرِثُ - جو شخص کسی خاندان میں ملا دیا جائے (کسی کا بیٹا یا بھائی بنا دیا جائے وہ وارث نہ ہوگا شریعت اسلامی میں متبنیٰ کا کوئی حق نہیں ہے) -

فَالْتَاطَ بِهٖ وَدُعِیَ ابْنَهٗ - وہ اس سے مل گیا اور اس کا بیٹا پکارا گیا-

مَنْ اَحَبَّ الدُّنْیَا اِلْتَاطَ مِنْهَا بِثَلَاثٍ شُغْلٍ لَّا یَنْقَضِیْ وَ اَمَلٍ لَّا یُدْرَكُ وَ حِرْصٍ لَّا یَنْقَطِعُ - جو شخص دنیا سے الفت رکھے گا وہ اس کی تین باتوں میں پھنس جائے گا ایک تو مشغولی ایسے شغل میں جو کبھی ختم نہ ہو دوسرے آرزو جو پوری نہ ہو تیسرے حرص جو کم ہو (اگر ایک میدان بھر سونا مل جائے گا تو دوسرے میدان کی فکر کرے گا اگر ایک اقلیم کا بادشاہ ہو جائے گا تو دوسری اقلیم لینے کی فکر کرے گا - گفت چشم تنگ دنیا دار یا قناعت پر کند یا خاک گور)-

اِنَّهٗ لَاطَ لِفُلَانٍ بِاَرْبَعَةِ اٰلَافٍ فَبَعَثَهٗ اِلٰی بَدْرٍ...... مَكَانَ نَفْسِهٖ - حضرت عباسؓ نے ایک شخص کے ذمہ چار ہزار درہم کر دیئے (جو فدیہ میں ان کو دینا تھے) اور اپنے بدلے اس کو بدر میں بھیج دیا-

بِمَا اسْتَلَطْتُمْ دَمَ هٰذَا الرَّجُلِ - تم اس شخص کے خون کے کیونکر حق دار ہوئے اس کو اپنے لوگوں میں کیسے ملا لیا-

هٰذَا لَا یَلْتَاطُ بِصَفَرِیْ - یہ تو میرے دل سے نہیں لگتا (میرے جی کو نہیں لگتا)-

اَللُّوَّاطُ مَا دُوْنَ الدُّبُرِ وَالدُّبُرُ هُوَ الْكُفْرُ - لواطت خواہ دبر میں ہو یا اس کے سوا اور کہیں وہ کفر ہے (یعنی کافروں کا کام ہے)-

لِیَاطٌ - زنا یا سود-

لَوْعٌ - بیمار کرنا، رنگ بدل دینا، نامرد اور حریص ہونا، بدخلق-

لَاعَ یَلَاعُ لَوْعَةً - بے قرار ہوا یا بیمار ہوا-

تَلْوِیْعٌ - بیمار کرنا، عذاب دینا-

اِلَاعَةٌ - رنگ بدلنا، کالا ہونا-

اِلْتِیَاعٌ - غم یا شوق کی حرارت اور جلن-

لَوْعَةٌ - عشق کی جلن-

اِنِّیْ لَاَجِدُ لَهٗ مِنَ اللَّاعَةِ مَا اَجِدُ لِوَلَدِیْ - میں تو اس کی محبت کی سوزش ایسی رکھتا ہوں جیسے اپنے بچہ کی لَاعَةٌ یَلُوْعَةٌ یا لَاعَةٌ یَلَاعَةٌ دونوں طرح آیا ہے یعنی اس کے عشق کی سوزش، تڑپ، مامتا-

عِنْدِیْ لِاَجْلِكَ لَوْعَةٌ - میں تو تجھ سے سخت محبت رکھتا ہوں (میرا دل تیرے لئے جلتا ہے)-

لَوْعَه - کے معنی قحط کے بھی آئے ہیں-

اِلْتَاعَ فُؤَادُهٗ - اس کا دل جل گیا-

لَوْقٌ - نرم کرنا، مارنا، درست کرنا، ٹھہرنا-

اِتْلِوَاقٌ - ٹیڑھا ہونا-

تَلْوِیْقٌ - گھی ڈال کر نرم کرنا-

لَوَاق - کوئی چیز کھانے کی-

لَوَقٌ - حماقت-

لَوْقَةٌ - ایک ساعت-

لُوْقَةٌ - گھی یا گھی تر کھجور کے ساتھ-

لَا اٰكُلُ اِلَّا مَا لُوِّقَ لِیْ - میں نہیں کھاتا مگر وہ کھانا جو نرم کیا جائے گھی وغیرہ ڈال کر-

لَوْكٌ - چبانا، منہ میں پھرانا، کاٹنا-

لَوَاكٌ - کوئی چیز چبانے کی-

یَلُوْكُ اَعْرَاضَ النَّاسِ - لوگوں کی غیبت کرتا ہے (ان کی عزتیں چبایا کرتا ہے)-

اَلِكْنِیْ اِلٰی فُلَانٍ - میری طرف سے اس کو پیغام پہنچا دے-

فَاِذَا هِیَ فِیْ فِیْهِ یَلُوْكُهَا - دیکھا تو وہ اس کے منہ میں ہے اس کو چبا رہا ہے-

فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَلُكْنَاهُ - کوئی کھانا نہیں لایا گیا صرف ستو آئے ہم نے اسی کو منہ میں پھرایا-

وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْیَبْتَلِعْهُ - جو زبان کو پھرا کر (ہلا کر) نکالا جائے اس کو نگل جائے لیکن جو خلال کر کے دانتوں سے نکلے اس کو پھینک دے-

وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا كَهَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ وَلَمْ یَتَدَبَّرْهَا - (جب یہ آیت اتری اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ آخر تک - تو آنحضرتؐ نے فرمایا) خرابی ہے اس شخص کی جو اس آیت کو اپنے

دونوں جبڑوں میں پھرائے (منہ سے پڑھے) لیکن اس میں غور و فکر نہ کرے (اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو نہ سمجھے)۔

لَوْلَاءٌ- سختی اور نقصان ...... لَوْلَا- اگر وہ نہ ہوتا-

لَوْمٌ یا مَلَامٌ یا مَلَامَۃٌ- ملامت کرنا-

مَلِیْم اور مَلُوْم- ملامت کیا گیا-

تَلْوِیْمٌ- خوب ملامت کرنا-

تَلَوُّمٌ- انتظار کرنا-

مُلَاوَمَۃٌ اور لِوَامٌ- ایک دوسرے کو ملامت کرنا-

اِلْتِیَامٌ- ملامت قبول کرنا-

اِسْتِلَامٌ- ایسی بات لے کر آنا جس پر ملامت کی جائے-

لُوْمَۃٌ- جس پر بہت ملامت کی جائے-

لَامِیَّہ- وہ قصیدہ جس کے آخر میں حرف لام ہو- لامی دو قصیدے مشہور ہیں ایک لامیۂ عجم دوسرے لامیۂ عرب-

وَکَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِھِمِ الْفَتْحَ- عرب کے تمام قبیلے یہ انتظار کر رہے تھے کہ مکہ فتح ہو جائے تو ہم مسلمان ہو جائیں (اسی لئے مکہ فتح ہوتے ہی جوق در جوق عرب دین اسلام میں داخل ہونے لگے)۔

اِذَا اَجْنَبَ فِی السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَابَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اٰخِرِ الْوَقْتِ- جب کسی کو سفر میں جنابت ہو (نہانے کی حاجت ہو) تو آخر وقت تک انتظار کرے (اگر آخر وقت تک بھی پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے)۔

بِئْسَ لَعَمْرُو اللّٰہِ عَمَلُ الشَّیْخِ الْمُتَوَسِّمِ وَ وَالشَّابِّ الْمُتَلَوِّمِ- قسم اللہ کے بقا کی یہ کام برا ہے اس بوڑھے شخص سے جو خضاب کرتا ہو (اپنے آپ کو جوان بناتا ہو) اور اس جوان سے جو ملامت کے کام کرتا ہو-

فَتَلَاوَمُوْا بَیْنَھُمْ- آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی-

فَتَلَاوَمْنَا- ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی-

وَلِیْ قَائِدٌ لَا یُلَاوِمُنِیْ- (ایک روایت میں اسی طرح ہے واو سے- لیکن اس سے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ یُلَاوِمُنِیْ لوم سے ہوگا اور صحیح لَا یُلَائِمُنِیْ ہے ہمزہ سے' یہ ملائمت سے نکلا ہے یعنی جو شخص مجھ کو کھینچ کر لے جاتا ہے وہ میرے حسب دلخواہ نہیں ہے (یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا یہ عبداللہ بن ام مکتوم کا قول ہے جو نابینا تھے)۔

لَوْمَا اَبْقَیْتَ- تو نے کچھ باقی کیوں نہیں رکھا' (لَوْمَا بمعنی ھلا ہے جیسے لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ میں)۔

وَھُوَ مَلِیْمٌ- (اَلَامَ سے نکلا ہے یعنی) وہ کام کیا جس پر ملامت کی گئی (لیکن لُوْم بہ ضمۂ لام بمعنی بخل ہے جو ضد ہے کرم کی)۔

اَلنَّفْسُ اللَّوَّامَۃُ- وہ نفس جو اپنے صاحب کو گناہ پر ملامت کرتا ہے-

اَتَی اللّٰہَ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَدُہٗ اِلٰی عُنُقِہٖ اَوَّلُھَا مَلَامَۃٌ- ولایت اور حکومت کی ابتدائی حالت ملامت ہے (اس کے دوست اور عزیز ملامت کرتے ہیں کہ تو نے حکومت کیوں قبول کی) اور قیامت میں یہ حالت ہوگی کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوگا- جب وہ اللہ تعالےٰ کے پاس آئے گا-

فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ- وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرے-

وَالْھَلَکَۃُ لِلْمُتَلَوِّمِ- جو شخص انتظار میں رہے وہ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا-

لَوْنٌ- رنگ' قسم' طرح' شکل-

تَلْوِیْنٌ- رنگ دینا' پختگی نمودار ہونا-

اِلْوِتَانٌ اور تَلَوُّنٌ- رنگ دار ہونا' مختلف رنگ بدلنا-

مُتَلَوِّنٌ- جس کے اخلاق ایک حال پر نہ رہیں' عادات و اطوار بدلتا رہے' مرنجان مرنج-

اِجْعَلِ اللَّوْنَ عَلٰی حِدَتِہٖ- لون جو ایک قسم کی خراب کھجور اس کو علیحدہ رکھ (بعض نے کہا ہر قسم کی کھجور کو سوائے برنی اور عجوہ کے لون کہتے ہیں- اہل مدینہ اس کو ''الوان'' کہتے ہیں اس کا مفرد لینہ ہے)۔

اِنَّہٗ کَتَبَ فِیْ صَدَقَۃِ التَّمْرِ اَنْ تُؤْخَذَ فِی الْبَرْنِیِّ مِنَ الْبَرْنِیِّ وَفِی اللَّوْنِ مِنَ اللَّوْنِ- عمر بن عبدالعزیزؒ نے کھجور کا صدقہ یوں لکھوایا کہ برنی کھجور میں سے برنی لی جائے اور لون

میں سے لون لی جائے-
سَبْعَةُ عَجْوَةٍ وَّسِتَّةُ لَوْنٍ - سات عجوہ کھجوریں اور چھ لون-
ذُوْ اَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُوْنَ وَ مَرَّةً يُخْتَمُ - قیامت کے دن کئی رنگ ہوں گے (چونکہ بہت لمبا دن ہوگا) تو ایک وقت کافر لوگ بات کریں گے (اور کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ) اور ایک وقت ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی (جس کا بیان اس آیت میں ہے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ - تو دونوں آیتوں میں اختلاف اور تناقض نہیں ہے)-
جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْنَيْنِ - دو قسم کے کھانے ایک ساتھ کھائے-
فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ - آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آ گیا)-
اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ - مگر جس کی قسمیں مختلف ہوں-
وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ - اس کے بعد جس طرح چاہے وہ کپڑا پہنے-
لَوَّنَ الْبُسْرُ تَلْوِيْنًا - کچی کھجور کا رنگ بدل گیا - (اس میں پختگی آ چلی)-
لَيٌّ - (اصل میں لَوْيٌ تھا)-
لِيٌّ اور لِيَّانٌ - ٹالنا، دیر کرنا، مکر جانا، کج ہونا، کنڈلی مارنا-
مُلَاوَاةٌ اور لِوَاءٌ - لپٹ جانا-
اِلْوَاءٌ - پیچیدہ ریت میں جانا، سوکھ جانا، سینا، اشارہ کرنا بہت آرزو کرنا انکار کرنا، ہلاک کرنا، جھنڈا اٹھانا-
تَلَوِّيْ - مڑ جانا، مضطرب ہونا-
تَلَاوِيْ - جمع ہونا-
لِوَاءٌ - جھنڈا، پھریرا (یہ رایت (پرچم) سے چھوٹا ہوتا ہے-
لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (نہایہ میں ہے کہ لِوَاء اور رَايَه دونوں ایک ہیں - حمد کا جھنڈا یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کا جھنڈا اس کو ہاتھ میں لیتے ہی اللہ تعالیٰ آپ کا دل ایسا کھول دے گا کہ اللہ کی تعریف آپ ایسی کریں گے جو کوئی دوسرا نہ کر سکے گا اسی لئے آپ کا نام اَحْمَدُ ہے اور آپ کی امت ''حمادین'' کہلاتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے بہشت میں وہ لوگ جائیں گے جو اللہ کی حمد وثنا بہت کرتے ہیں)-
مَعَهٗ لِوَاءٌ - اس کے ساتھ ایک جھنڈا تھا (تا کہ لوگ پہچان لیں کہ آنحضرتؐ نے اس کو بھیجا ہے اور قتل کا حکم اس لئے دیا کہ وہ باپ کی بیوی سے نکاح کرنا روا جانتا ہوگا)-
لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - ہر دغا باز پر قیامت کے دن ایک جھنڈا لگایا جائے گا (تا کہ اس کی دغا بازی اہل محشر کو معلوم ہو جائے اور سب لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہو)-
فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ - لوگ چلے کوئی شخص ان میں سے دوسرے کو مڑ کر نہیں دیکھتا (عرب لوگ کہتے ہیں اَلْوٰى بِرَاْسِهٖ یا لَوَاهُ یعنی اپنا سر ایک طرف موڑا ادھر التفات کیا)-
اِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَوٰى ذَنَبَهٗ بِرَاْسِهٖ يَالَوَاهُ - عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی دم موڑ لی (یہ کنایہ ہے بخیلی سے یا پیچھے رہ جانے سے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے کہ ابوالعاص کا بیٹا آگے بڑھ گیا - یعنی عبدالملک بن مروان نے تو عزت اور سلطنت حاصل کر لی اور عبداللہ بن زبیرؓ پھسڈی رہ گئے روز بروز ان کی حکومت ضعیف ہوتی جاتی ہے)-
وَلَيِّهِمْ اَلْسِنَتَهُمْ - اپنی زبانیں مروڑنے کی وجہ سے-
وَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلَوّٰى خَلْفَ ظُهُوْرِنَا - ہمارے گھوڑوں نے ہماری پیٹھ پیچھے مڑنا شروع کر دیا - (ایک روایت میں تَلُوْذُ ہے اس کے بھی معنی اسی کے قریب قریب ہیں)-
اِنَّ جِبْرِيْلَ رَفَعَ اَرْضَ قَوْمِ لُوْطٍ ثُمَّ اَلْوٰى بِهَا حَتّٰى سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ كِلَابِهِمْ - حضرت جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کی سرزمین کو اٹھا لیا پھر آسمان تک اس کو اڑا کر لے گئے یہاں تک کہ آسمان والوں نے ان کے کتوں کے چلانے کی آوازسنی (یہ اَلْوَتْ بِهِ الْعَنْقَاءُ سے نکالا ہے یعنی اس کو اڑا کر لے گیا اور قتادہ سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہے اس میں یوں ہے ثُمَّ اَلْوٰى بِهَا فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ پھر آسمان اور زمین کے درمیان

اس کواڑا کر لے گئے)۔

لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ۔ اوڑھنی کا ایک ہی پیچ سر پر ڈالتی (دوسرا پیچ نہ کرتی تاکہ مردوں کے عمامہ سے مشابہ نہ ہو جائے)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَ عِرْضَهٗ۔ جو شخص مال دار ہو کر قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول (حیلہ وحوالہ) کرے تو اس کو سزا دینا اور بے عزت کرنا درست ہو جائے گا۔

يَكُوْنُ لَيُّ الْقَاضِيْ وَ اِعْرَاضُهٗ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ۔ قاضی دو شخصوں میں سے ایک پر سختی اور بے توجہی کرے۔

اِيَّاكَ وَاللَّوَّ فَاِنَّ اللَّوَّ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ اگر مگر سے بچے رہو یہ شیطان کی طرف سے ہے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے)۔

مَجَامِرُ هُمُ الْاَلُوَّةُ۔ بہشت والوں کی انگیٹھیوں میں عود کا دھواں ہوگا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بہشت میں بھی آگ ہوگی اور شاید بغیر آگ کے وہاں عود کا دھواں نکلے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ۔ عبداللہ بن عمرؓ خالص عود کا بھپارہ (دھونی) لیتے اس میں کوئی اور چیز نہ ملاتے۔

مَنْ خَانَ فِيْ وَصِيَّةٍ اُلْقِيَ فِي اللَّوٰى۔ جو شخص وصیت میں خیانت کرے (کسی وارث کی حق تلفی کرے یا وصی ہو کر وصیت کو غلط بیان کرے) وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا (لَوٰی دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے)۔

لُوٰی۔ قریش کا ایک دادا تھا۔

تَتَلَوّٰى۔ کروٹیں لیتی تھی ادھر ادھر پلٹا کھاتی تھی۔

يَلْتَوِيْ طُوْلَ لَيْلَتِهٖ۔ ساری رات تڑپتا رہا ادھر ادھر کروٹیں لیتا رہا (نیند نہ آئی)۔

تَلَوِّی۔ بے قراری بھوک سے یا مارسے یا فکر سے۔

فَالْتَوٰى بِهَا۔ اس نے ٹال مٹول کی۔

لَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ۔ اپنی گردن کسی طرف نہ پھراتے۔

لَا تَكَادُ تَلْوِيْ رِجْلَيْكَ اِذَا هَمَمْتَ طِرْتَ۔ تو اپنے پاؤں نہ موڑتا جب قصد کرتا تو اڑ جاتا۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ يَصِيْرُ اِلٰى مَنْ يُّلْوٰى لَهُ الْحَنَكُ۔ یہ خلافت آخر میں اس کو ملے گی جس کے لئے ٹھڈی پھرائی جائے گی (یعنی لوگ اس کے سامنے عاجزی اور خضوع کریں گے۔ مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں)۔

بابُ اللام مع الهاء

لَهْبٌ یا لَهَبٌ یا لَهِيْبٌ یا لُهَابٌ یا لَهَبَانٌ۔ شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔

لَهِيْب۔ آگ کے دھویں کو بھی کہتے ہیں۔

لَهَبٌ اور لَهَبَانٌ۔ پیاسا ہونا۔

لَهْبَانٌ۔ پیاسا۔

تَلْهِيْبٌ اور اِلْهَابٌ۔ سلگانا۔

تَلَهُّبٌ اور اِلْتِهَابٌ۔ شعلہ مارنا، غصہ ہونا، جلنا۔

اَلْهَبَ الْفَرَسُ۔ گھوڑا اتنا دوڑا کہ غبار اڑا دیا۔

اِنِّيْ لَا اَتْرُكُ الْكَلَامَ فَمَا اُرْهِفُ بِهٖ وَلَا اُلْهِبُ فِيْهِ۔ (صعصعہ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو بات بن سوچے سمجھے دھڑ سے نہیں کہتا نہ اس میں جلدی کرتا ہوں۔

اَبُوْ لَهَبٍ۔ مشہور کافر تھا قریش کا، آنحضرتؐ کا چچا تھا لیکن آپ کا سخت دشمن تھا کہتے ہیں اس کا نام بھی یہی تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا نام عبدالعزیٰ تھا چونکہ وہ بہت گورا چٹا سرخ سفید تھا۔ اس لئے کنیت اس کی ابولہب ہوئی۔ بعضوں نے کہا اس کے رخسار آگ کے شعلے کی طرح چمکتے تھے، اس کی بیوی ام جمیل جو ابوسفیان کی بہن تھی، وہ بھی آنحضرتؐ کی سخت دشمن تھی۔ آپ کے راستہ میں کانٹے بچھاتی آپ کے دروازے پر کچرا کوڑا گندگی لاکر ڈال جاتی۔

رُاِىَ اَبُوْ لَهَبٍ فِي الْمَنَامِ۔ ابولہب کو کسی نے خواب میں دیکھا (پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن پیر کے دن اتنا سا پانی مل جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ کی ولادت کی خبر تو یہ میری لونڈی نے مجھ کو دی تھی تو میں نے اس خوشی میں اس کو آزاد کر دیا تھا)۔

رُخِّصَ لِصَاحِبِ الْعُطَاشِ وَ اللَّهَبِ اَنْ يُّفْطِرَ وَيُطْعِمَا۔ جس شخص کو تشنگی اور جلن کی بیماری ہو اس کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے روزے کے بدلے کھانا کھلا دے۔

لَهْبَرَةٌ - پست قد' بدصورت عورت یا لمبی دبلی عورت-

لَا تَتَزَوَّجَنَّ لَهْبَرَةً - لمبی دبلی عورت سے نکاح مت کر (ایسی عورت اکثر بدزبان' شوخ بےلذت ہوتی ہے)-

لَاهُوْتٌ - وہ علم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات' صفات' شرائع' اعمال اور تعالیم سے بحث کی جاتی ہے- فرنچ زبان میں اس کو شیولوجیا اور انگریزی میں تھیالوجی' عربی میں الٰہیات کہتے ہیں- بعض نے کہا لاہوت خالق اور ناسوت مخلوق' یا لاہوت روح اور ناسوت بدن اور جبروت حکومت اور سلطنت خداوندی-

مِنَ اللَّاهُوْتِيَّةِ اِلَى النَّاسُوْتِيَّةِ - عالم علوی سے عالم سفلی تک-

لَهْثٌ - ہانپنا (زبان باہر نکال کر' زور زور سے سانس لینا پیاس سے ہو یا تھکن سے یا گرمی سے)-

لَهَثٌ اور لَهْثَانٌ اور لُهَاثٌ - پیاسا ہونا-

اِلْتِهَاثٌ - ہانپنا-

لُهَاثٌ - شدت کی پیاس اور موت کی سختی-

لُهَاثِيٌّ - وہ شخص جس کے منہ پر سرخ سرخ خال ہوں-

لُهْثَةٌ - لعب اور پیاس-

اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا لَهْثَانَ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَلَهَا - ایک بدکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا جو (پیاس سے) ہانپ رہا تھا- اس نے اس کو پانی پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا-

رَجُلٌ لَهْثَانٌ اور اِمْرَاَةٌ لَهْثٰى - پیاسا مرد' پیاسی عورت-

فِي الْمَرْاَةِ اللَّهْثٰى اِنَّهَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ - اگر کسی عورت کو تشنگی کی بیماری (تونس) ہو تو وہ رمضان میں افطار کرے (روزے کے بدلے فدیہ دے دے)-

فِيْ سَكْرَةٍ مُّلْهِثَةٍ - ایسی سختی جو زبان باہر نکال دے-

لَهَجٌ - مفتون ہونا' شیفتہ ہونا-

تَلْهِيْجٌ - ناشتہ کھلانا-

اُلْهِجَ بِهٖ - اس پر دیوانہ ہو گیا ہے (ہمیشہ اس کو کیا کرتا ہے)-

لَهْجَةٌ اور لَهَجَةٌ - زبان یا زبان کا کنارہ یا بولی جس کی عادت ہو-

مُلَهَّجٌ - جو شخص سوچ جائے اور کام نہ کر سکے-

مَا مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ یا اَصْدَقُ لَهْجَةً مِّنْ اَبِيْ ذَرٍّ - کوئی بولنے والا ابوذر سے زیادہ سچا نہیں ہے (آپ ہمیشہ سیدھی اور سچی بات صاف کہہ دیتے کسی کی رعایت اور مروت نہ کرتے)-

لَهِجَ بِالشَّيْءِ - وہ تو اس پر دیوانہ ہو رہا ہے بےانتہا شوق ہے-

لَهِجَ بِالصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ - نماز اور روزے پر شیفتہ ہے-

لَهْدٌ - بوجھل کرنا' بار ڈالنا' کھانا' چاٹ لینا' زور سے سینہ میں مار کر دھکیلنا یا کندھوں کی جڑ میں چبھونا-

تَلْهِيْدٌ بمعنی لَهْدٌ ہے-

اِلْهَادٌ - ظلم کرنا' ستم کرنا-

لُهَادٌ - ہچکی-

لَهِيْدَه - حریرہ-

لَوْلَقِيْتُ قَاتِلَ اَبِيْ فِي الْحَرَمِ مَا لَهَدْتُهٗ - اگر میرے باپ کا قاتل مجھ کو حرم میں ملے تو میں اس کو دھکا تک نہیں دوں گا (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے حرم کا ادب ایسا ہے ایک روایت میں مَاهِدْتُهٗ ہے یعنی اس کو ہلاؤں گا بھی نہیں حرکت تک نہیں دوں گا)-

لَهَدَهُ الْحَمْلُ - بوجھ نے اس کو بھاری کر دیا-

لَهَدَهٗ لَهْدًا - ایک ٹھونسا دیا (ٹھوکا) دے کر اس کو ہٹایا (اس کی ذلت اور خواری کی وجہ سے)-

مَلْهُوْدٌ - دھکا دیا گیا-

لَهْزٌ - مل جانا' گھس جانا' سینہ میں مارنا' لات مارنا' گردن پر گھونسا لگانا-

تَلْهِيْزٌ - بمعنی لَهْزٌ ہے-

مَلْهُوْزٌ - جس پر بڑھاپے کی سفیدی آ گئی ہو-

لَهْزَةٌ - بمعنی لِهْزِمَةٌ یعنی کان کے تلے کی ہڈی جو اٹھی ہوتی ہے-

لَهَازِمُ - ایک قبیلہ ہے-

اِذَا نُدِبَ الْمَيِّتُ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهِزَانِهٖ - جب

میت پر لوگ پکار پکار کر روتے ہیں اس کے اوصاف بیان کر کے (جیسے جاہلیت کے زمانہ کا دستور تھا) تو دو فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں اس کو ٹھونسے لگاتے ہیں' دھکے مارتے ہیں (اس کو ذلیل کرنے کے لئے کہتے جاتے ہیں ہاں تو دنیا میں ایسا تھا)۔

لَهَزْتُ رَجُلًا فِيْ صَدْرِهٖ - میں نے ایک شخص کے سینہ میں گھونسا مار کر اس کو دھکیلا۔

يَلْهَزُهٗ هٰذَا وَ هٰذَا - اس کو یعنی جس نے شراب پی تھی کوئی دھکیلتا کوئی گھونسہ لگاتا۔

لَهَزَهُ الْقَتِيْرُ - بڑھاپا اس میں مل گیا (پہلے آدمی ملہوز ہوتا ہے۔ پھر اشمط پھر اشیب۔ کذا قال الجوہری)

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهَزَ رَجُلًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ - ایک شخص نے دوسرے کو دھکیلا اس کی کچھ زبان کٹ گئی یہ پوچھا گیا (یعنی سوال ہوا کہ اس میں کیا حکم ہوگا)۔

لِهْزِمَةٌ - وہ اٹھی ہوئی ہڈی جو کان کے نیچے کنپٹی پر ہوتی ہے۔

هُمَا لِهْزِمَتَان - وہ دو لہزمہ ہیں۔

اَمِنْ هَامِهَا اَوْلَهَا زِمِهَا - کیا تو اس قبیلے کے اعلیٰ لوگوں میں سے ہے یا متوسط لوگوں میں سے۔

ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - پھر اس کے دونوں لہزے پکڑتا ہے یا اس کی دونوں باچھیں (منہ کے دونوں کنارے جن کو عربی میں "شدقین" کہتے ہیں)۔

لَهْفٌ - مظلوم ہونا۔

لَهَفٌ - رنج کرنا' غم کرنا' افسوس اور حسرت کرنا۔

تَلْهِيْفٌ وَ الْهِفَاه - کہنا' یاوَ انفساہ یا وا امیاہ۔

اِلْهَافٌ - حرص کرنا۔

تَلَهُّفٌ - تأسف اور حسرت۔

اِلْتِهَافٌ - مشتعل زدہ اور مظلوم کی بددعا سے بچے رہو۔

كَانَ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ - آنحضرتؐ مظلوم یا دکھیا کی فریادرسی اور امداد پسند کرتے تھے۔

تُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ - آپ تو حاجت مند بے قرار کی مدد کرتے ہیں۔

يَالَهَفَ نَفْسِيْ - ایک کلمہ ہے افسوس کا جو فوت شدہ امر پر کہا جاتا ہے۔

مَا اَتَاهُ مَلْهُوْفٌ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ - حضرت علیؓ کی قبر پر جو کوئی مظلوم فریادی جاتا ہے اللہ اس کی مشکل دور کر دیتا ہے (یہ شیعوں کی روایت ہے)۔

لَهْقٌ يَالَهَقٌ - بہت سفید ہونا۔

تَلَهُّقٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَهَاقٌ - سخت سفید (جیسے لِهَاقٌ ہے)۔

اَبْيَضُ يَقَقٌ لَهَقٌ - سفید خوب سفید۔

مُلَهَّقٌ - خوب سفید۔

كَانَ خُلُقُهٗ سَجِيَّةً وَّلَمْ يَكُنْ تَلَهْوُقًا - آنحضرتؐ کا خلق اصلی اور فطری تھا نہ کہ بناوٹ اور تصنع (اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن فطرت سے موصوف باخلاق حسنہ رکھا تھا۔ تَلَهْوَقَ الرَّجُلُ جب آدمی کی مروت اور اخلاقی حالت مصنوعی اور بناوٹی ہو' ذاتی حالت اس کی ایسی نہ ہو' زمخشری نے کہا میرے نزدیک یہ لَهَقٌ سے نکلا ہے بہ معنی سفیدی۔ مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کا خلق سفید بے داغ اور بے عیب تھا)۔

تَرْمِي الْغُيُوْبَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِقٍ - دور کی چیزوں کو سفید سانبھر کی طرح دیکھ لیتی ہے۔

لَهْمٌ يَالَهَمٌ - ایک بارگی نگل جانا۔

اِلْهَامٌ - نگلا دینا' دل میں ڈالنا' وحی بھیجنا' سکھانا' توفیق دینا۔

تَلَهُّمٌ اور اِلْتِهَامٌ - ایک بارگی نگل جانا سب دودھ چوس لینا۔

اُلْتُهِمَ لَوْنُهٗ - اس کا رنگ بدل گیا۔

اِسْتِلْهَامٌ - الہام چاہنا۔

لَاهُمَّ بمعنی اَللّٰهُمَّ یعنی اے میرے خدا۔

لُهَامٌ - بڑا لشکر۔

لَهِمٌ - کھاؤ۔

لُهْمَةٌ - ایک پھانک۔

لَهِمٌّ - بڑا سمندر آگے بڑھنے والا سخی۔

لَهُوْمٌ - کھاؤ۔

وَاَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ- یا اللہ! میں تیری ایسی مہربانی چاہتا ہوں جس سے تو میرے دل میں وہ بات ڈالے جس سے مجھ کو ہدایت ہو- (سچے طریق پر چلوں- نہایہ میں ہے کہ الہام کہتے ہیں اللہ کی طرف سے دل میں وہ بات آنا جس سے کسی کام کو کرنے یا چھوڑ دینے کی ترغیب ہو- اور یہ وحی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ جس بندے کو چاہتا ہے اس سے سرفراز فرماتا ہے- مطلب یہ ہے کہ وحی کی یہ قسم پیغمبروں سے خاص نہیں ہے بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہوتی ہے مگر کوئی ولی الہام ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو نبی اور رسول نہیں کہہ سکتا)-

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ- یا اللہ میری بہبودی کی بات میرے دل میں ڈال دے-

وَ اَنْتُمْ لَهَامِيْمُ الْعَرَبِ- تم تو سارے عربوں کے سردار ہو یا زیادہ سخی ہو آگے بڑھنے والے-

لُهْنَةٌ- وہ ہدیہ جو مسافر سفر سے لوٹتے وقت اپنے ساتھ لاتا ہے (سوغات) ناشتہ-

تَلْهِيْنٌ اور اِلْهَانٌ- سفر سے لوٹتے وقت تحفہ لانا' سوغات لانا' لہنہ کھلانا' ناشتہ کرانا-

لَهُنَّ- ان عورتوں کے لئے-

لَهْوٌ- کھیلنا' بازی کرنا' دیوانہ ہونا' عاشق ہونا' مانوس ہونا-

لُهِیٌّ اور لِهْيَانٌ- غافل ہونا' چھوڑ دینا' اعراض کرنا-

تَلْهِيَةٌ- مشغول کرنا-

مُلَاهَاةٌ- قریب ہونا-

اِلْهَاءٌ- بھلا دینا' گانا سننے میں مشغول ہو جانا' چکی میں ایک مٹھی ڈالنا-

لُهْيَةٌ- عطیہ (لُهیً اس کی جمع ہے)-

تَلَهِّیْ- غافل ہونا-

تَلَاهِیْ- مشغول ہونا' کھیلنا (جیسے اِلْتِهَاءٌ ہے)-

لَيْسَ شَیْءٌ مِّنَ اللَّهْوِ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ- کوئی کھیل جائز نہیں مگر تین کھیل جائز ہیں-

فَهَلَّا لَهْوٌ- یہ کیسی شادی کچھ کھیل کیوں نہیں (یعنی گانا بجانا جو شادی بیاہ کی نشانی اور خوشی کی علامت ہے بعض علماء نے شادی بیاہ' عید خوشی کے مراسم میں گانا بجانا درست رکھا ہے)-

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ- قریب ہے کہ تم نصاریٰ کا ملک روم فتح کر لو گے ایسا نہ ہو کہ فتح کے بعد تم تیر اندازی کا کھیل چھوڑ دو (بلکہ ہمیشہ تیر اندازی کی مشق کرتے رہو کیونکہ رومی لوگ تیر مارنے میں استاد ہیں اگر تم تیر اندازی چھوڑ دو گے تو پھر وہ تم پر غلبہ کریں گے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے تیر اندازی کا کھیل مت چھوڑو تا کہ رومیوں پر تم کو فتح حاصل ہو کیونکہ وہ تیر ہی سے لڑتے ہیں)-

اِذَا اسْتَأْثَرَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ فَالْهَ عَنْهُ- اللہ تعالیٰ جو چیز کسی اپنے بندے کو عنایت فرمائے تو تو اس کو خیال مت کر (اس سے حسد اور رشک اور پروردگار پر اعتراض اور شکوہ شکایت مت کر)-

فِی الْبَلَلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ اِلْهَ عَنْهُ- اگر وضو کے بعد آدمی پائجامہ پر کچھ تری دیکھے تو اس کا خیال نہ کرے (کیونکہ اس کا خیال کرنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی وسوسہ کا ایسا زور ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھنا ہی دشوار ہو جاتا ہے بعض وسواسی نماز ہی چھوڑ دیتے ہیں- کہتے ہیں ہم کیونکر نماز پڑھیں ہم کو تو قطرہ آتا ہے- کبھی بار بار وضو کرتے ہیں اور بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں- "گربہ کشتن روز اوّل" اس لئے پہلے ہی سے وسوسہ کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر بیان کی کہ اس کا خیال ہی نہ کرے اور نماز اسی وضو سے پڑھ لے- بہتر یہ ہے کہ ایسا آدمی استنجا کے بعد تھوڑا پانی اپنی ازار پر ڈال لے تا کہ اگر تری دیکھے تو سمجھ لے کہ پانی کی تری ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے)-

فَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ- آنحضرتؐ کسی چیز میں جو آپ کے سامنے تھی مشغول ہو گئے-

اِنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ لَهَا عَنْ حَدِيْثِهٖ- وہ جب گرج کی آواز سنتے تو اپنی بات چیت چھوڑ دیتے (اللہ کی یاد میں مصروف ہوتے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰى اَبِیْ عُبَيْدَةَ مَالًا فِیْ صُرَّةٍ وَ قَالَ لِلْغُلَامِ اذْهَبْ بِهَا اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَهَّ سَاعَةً فِی الْبَيْتِ ثُمَّ انْظُرْ

مَاذَا يَصْنَعُ بِهَا - حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کے پاس ایک تھیلی روپیوں کی بھیجی اور غلام سے کہا تو یہ تھیلی لے جا - پھر ایک گھڑی تک کسی بہانہ سے گھر میں ٹھہرا رہ' دیکھ وہ ان روپیوں کو کیا کرتے ہیں-

وَقَالَ كُلُّ صَدِيْقٍ كُنْتُ اٰمُلُهٗ لَا اُلْهِيَنَّكَ اِنِّيْ عَنْكَ مَشْغُوْلٌ - ہر دوست جس سے مجھ کو امداد و اعانت کی توقع تھی یہ کہنے لگا میں تیری فکر دور نہیں کر سکتا (مجھ کو خود اپنی فکر ہے' نفسی نفسی کا معاملہ ہے)-

سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ اللَّاهِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْبَشَرِ فَاَعْطَانِيْهِمْ - میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ آدم کی اولاد میں جو بھولے نادان لوگ ہیں ان کو عذاب نہ کرے اللہ تعالیٰ نے یہ منظور فرمالیا وہ لوگ میرے حوالے کر دیئے (بعض نے کہا لَاهِيْنَ سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے عمداً گناہ نہیں کئے بلکہ بھول چوک یا غلط فہمی سے - بعض نے کہا نابالغ بچے مراد ہیں جو معصوم مرتے ہیں)-

فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں اس زہر کا اثر جو یہودیہ عورت نے بکری کے گوشت میں ملا کر آنحضرت کو دیا تھا آپؐ کے مسوڑھوں میں برابر دیکھتی رہی (معاذ اللہ کیسا سخت زہر تھا - کہتے ہیں آپ کی وفات بھی اسی زہر کے اثر سے ہوئی اور شہادت کا مرتبہ بھی آپ کو حاصل ہوا)-

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى لَهَوَاتِهٖ - پورا ہنستے ہوئے آپ کے مسوڑھے دیکھوں-

مِنْهُمُ الْفَاتِحُ فَاهُ لِلُهْوَةٍ مِّنَ الدُّنْيَا - ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو دنیا کے عطیہ کے لئے اپنا منہ کھول دے-

لُهْوَةٌ - بڑا اور افضل عطیہ-

حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَاتَهَا - یہاں تک کہ اس کا مسوڑھا گرا دیا اس کو خاموش کر دیا (بعض نے کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَابِهٖ ہے یعنی اس کے سامنے صاف کھول کر بیان کر دیا)-

يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ - اے عائشہ! اس شادی میں تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشا نہ تھا - (شادی میں کھیل کود کرنا جائز ہے - مجمع البحار میں ہے کہ اس میں لہو کی اجازت نہیں ہے کیونکہ شاید یہ استخبار ہو یعنی دریافت کرنا مگر یہ تاویل غلط ہے - دوسری روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے شادی میں کچھ لہو کی اجازت بلکہ ترغیب دی)-

اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا - اس کملی کے نقش و نگار نے مجھ کو ابھی غافل کر دیا (اسی حدیث سے بعض نے نقشی اور بیل بوٹے کے سجادے پر نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے تو سادہ بوریا نماز کے لئے نہایت عمدہ ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ الدُّعَاءَ مِنْ قَلْبٍ لَاهٍ - اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا (یعنی جو شخص زبان سے دعا کر رہا ہو لیکن دل اور طرف لگا ہو)-

لَهْوَ الْحَدِيْثِ - بیکار کھیل کود کی باتیں (یہ تمام جھوٹے قصوں اور بے اصل کہانیوں اور موضوع حدیثوں کو شامل ہے اور جتنی ٹھٹے اور مسخرہ پن کی نقلیں اور عبادت سے غافل کرنے والی باتیں ہیں)-

هُمْ لُهَاءُ مِاَةٍ - وہ قریب سو آدمیوں کے ہیں - زهاء کے بھی یہی معنی ہیں-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْرَجَ عَنِّي الْاَذٰى يَالَهَا نِعْمَةً - شکر اس خداوند کا جس نے میرے پیٹ سے پلیدی نکال دی یہ کیسی کچھ نعمت ہے (یعنی بڑی نعمت ہے)-

يُحَرِّكُ الرَّجُلُ لِسَانَهٗ فِيْ لَهَوَاتِهٖ - آدمی اپنی زبان اپنے مسوڑھوں میں ہلاتا ہے-

باب لا

لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ - بس یہی بات ہے قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی - یعنی آنحضرتؐ کی (یہ ام رومان نے جو ابوبکر صدیقؓ کی بیوی تھیں کہا - انھوں نے آنحضرتؐ کی قسم کھائی)-

لَا اُرِيْدُ اَنْ اُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ - نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے پیغمبر نے جو حدیثیں فرمائی ہیں ان کو بیان کر دوں یا میں آنحضرتؐ کی حدیثیں بیان کرنا نہیں چاہتا (بلکہ اپنی طرف

سے کہتا ہوں)۔

لَاوَھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ۔ جب پیشاب اور پاخانہ کا زور ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔ (اگر کوئی ایسی حالت میں نماز پڑھے تو نماز درست نہ ہوگی دوبارہ پڑھنی چاہیے اس لئے کہ نماز کا بڑا رکن خضوع اور خشوع ہے اور وہ ایسے حال میں نہیں ہوسکتا)۔

لَا اِنَّا ظَنَنَّا۔ ہم کو یہی گمان مانع ہوا کہ بعض لوگ سو رہے ہیں۔

لَاعَلَیْکُمْ اَنْ لَّاتَفْعَلُوْا۔ اگر تم عزل نہ کرو۔ (انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تاکہ عورت کو حمل نہ رہے) تو تمہارا کچھ نقصان نہ ہو (بعض نے کہا دوسرا لا زائد ہے۔ یعنی عزل کرنے میں کوئی گناہ نہیں)۔

لَاھَا اللّٰہِ اِذًا لَّانَعْمَدُ اِلٰی اَسَدٍ۔ قسم خدا کی ہم تو ایک شیر کو اس کے حق سے محروم نہیں کریں گے (جس نے قتل کیا ہے اسی کو سب سامان دیں گے۔ ایک روایت میں لَایَعْمَدُ ہے یعنی آنحضرتؐ ایسا نہیں کرنے کے کہ ایک بہادر شیر کو محروم کر کے اس کا سامان تجھ کو دلا دیں)۔

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ۔ (صحیح لَاھُمَّ ہے یا تاللّٰہ یا واللّٰہ) اے اللہ! اگر تو ہماری مدد نہ کرتا۔

فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ لَقِیَ اللّٰہَ۔ میں تم میں سے کسی ایک کو اس طرح نہ پہچانوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملے (ایک روایت میں فَلَا عِرْفَنَّ ہے)۔

لَا وَلَا تُوْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ۔ اس کا میوہ کبھی موقوف نہیں ہوتا اور ہر وقت اپنے پھل دیئے جاتا ہے تو لَاوَلَا متعلق ہے محذوف سے اور تُوْتِیْ اُکُلَھَا الگ کلام ہے)۔

لَایَتَحَاتُّ وَرَقُھَا لَاوَلَا۔ اس کے پتے نہیں جھڑتے نہ اس میں ایسا ہوتا ہے نہ ویسا (یعنی نہ میوہ موقوف ہوتا ہے نہ اس کا فائدہ مٹ جاتا ہے)۔

اَیُّھَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ ھٰذَا۔ مرد آدمی اس سے بہتر کچھ نہیں ہے (ایک روایت میں لَاحْسَنَ ہے یعنی اس سے بہتر کوئی بات نہیں کہ تو اپنے گھر میں بیٹھا رہے ہمارے پاس نہ آئے)۔

مِنْ صِدْقِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَکُوْنَ کَذَبْتُہٗ۔ (کہتے ہیں اس میں لا زائد ہے گو کہ بخاری کے اکثر نسخوں میں لا موجود ہے)۔

فَلَا اِذَنْ۔ (اگر تم کو برتنوں کی ایسی ہی ضرورت ہے) تو میں منع نہیں کرتا (یعنی ممانعت اس حالت میں ہے جب ان کی احتیاج نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ایسی حالت میں ممانعت کے فسخ کی وحی اتر آئی ہو)۔

لَااَبًا لَّکَ۔ شاباش۔ یہ اس حالت میں کہا جاتا ہے جب یہ منظور ہوتا ہے کہ مخاطب ایک کام میں خوب کوشش کرے مطلب یہ ہے کہ تو اپنی ذات سے محنت کر تیرا باپ موجود نہیں ہے جو تیری مدد کرے۔

لَا اُمَّ لَکَ وَلَا اَبَ لَکَ۔ تیری ماں نہ رہے اور تیرا باپ نہ رہے (یہ کلمے اکثر مدح میں کہے جاتے ہیں اور کبھی ذم کے موقع پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح تعجب میں اور بدنظر دفع کرنے کے لئے)۔

لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ یہ بات ایسی نہیں اور میں خدا سے بخشش چاہتا ہوں (اگر میرا کہنا غلط ہو)۔

لَاھُوَ حَرَامٌ۔ (مردار کی چربی نہ بیچو) وہ حرام ہے (لیکن اس سے نفع اٹھانا جائز ہے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہی قول ہے)۔

لَایَکْسِبُ عَبْدٌ مَّالَ حَرَامٍ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ فَیُقْبَلُ۔ کوئی بندہ کا وہ صدقہ قبول نہ ہوگا جو حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ دے۔

اُبْسُطْ یَدَکَ فَلِاُبَایِعَکَ۔ اپنا ہاتھ پھیلاؤ تاکہ میں تم سے بیعت کروں۔

فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا۔ (جو شخص قدرت اور سامان اور راستہ کے پرامن ہونے کے باوجود حج نہ کرے) اس کا مسلمان رہ کر مرنا اور یہودی اور نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں (وہ ہر طرح ناشکرا گنا جائے گا)۔

بابُ اللام مع الیاء

لَیْتٌ - روکنا، پھیر دینا (جیسے اِلَاتَۃٌ ہے)۔
اِیْلَاتٌ - کم کرنا۔
لِیْتٌ - گردن کی ایک جانب۔
لَیْتَ - حرف تمنی ہے بمعنی کاش کہ (جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ کاش جوانی پھر دوبارہ آتی اور وَجَدْتُ کے معنی میں بھی آتا ہے)۔
یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا - جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کو سنے گا وہ اپنی گردن کا ایک رخ اس طرف جھکائے گا۔
اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا وَّ رَفَعَ لِیْتًا - گردن کی ایک جانب تو جھکائے گا اور دوسری جانب اٹھا دے گا۔ (بیہوش ہو جائے گا خوف اور دہشت سے، ایسی حالت میں آدمی کا پیر بے قابو ہو کر گر جاتا ہے تو گردن کا ایک رخ جھک جاتا ہے ایک اونچا ہو جاتا ہے)۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَایُفَاتُ وَلَا یُلَاتُ وَلَا تَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ - سب تعریف اس خداوند کو ہے جس سے کوئی چیز فوت نہیں ہو سکتی (نظروں سے اوجھل یا گم نہیں ہو سکتی) اور نہ کوئی اس سے روکی جاتی ہے اور نہ آوازیں اس پر مشتبہ ہوتی ہیں (بلکہ ہر ایک آواز کو اور آواز کرنے والے کو وہ پہچانتا ہے)۔
لَیْتَہٗ سَکَتَ - کاش آپ خاموش ہو جائیں (تاکہ آپ کو زیادہ تکلیف نہ ہو)۔
لَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ - کاش ان چار رکعتوں کے بدلے دو مقبول رکعتیں مجھ کو نصیب ہوتیں (یعنی حضرت عثمانؓ نے نماز میں قصر نہیں کیا اگر وہ قصر کرتے جیسے آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کرتے رہے تو سنت کے موافق دو رکعتیں ان چار رکعتوں سے افضل ہوتیں جو خلاف سنت تھیں)۔
لَیْثٌ یَالَانِثٌ - شیر۔
تَلْیِیْثٌ اور تَلَیُّثٌ - شیر کی طرح خواہش رکھنا۔
مُلَایَثَۃٌ - شیر کی طرح معاملہ کرنا یا فخر کرنا۔

اَلْیَثُ - شجاع۔
لَیْثَۃٌ - شیرنی۔
مِلْیَثٌ - مضبوط، زور آور۔
اِنَّہٗ کَانَ یُوَاصِلُ ثَلٰثًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَھُوَ اَلْیَثُ اَصْحَابِہٖ - عبداللہ بن زبیرؓ تین تین روز سے طے وصال کے رکھتے، پھر صبح کو اٹھتے تو سب ساتھیوں میں زیادہ مضبوط اور زور آور ہوتے۔
لِیَاحٌ - حضرت امیر حمزہؓ کی ایک تلوار کا نام تھا (اصل میں یہ لِوَاح تھا واو کو یا سے بدل دیا)۔
لَیْسٌ - شجاعت اور بہادری۔
لَیْسَ - کلمہ نفی ہے اور بمعنی استثنا بھی آتا ہے۔
کُلُّ مَا اَنْھَرَ الدَّمَ لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ - جو چیز خون کو بہادے (تیز اور دھاردار ہو پتھر ہو یا لکڑی یا شیشہ یا لوہا یا ٹین یا کانچ اس سے ذبح درست ہے) مگر دانت اور ناخن نہ ہو (ان دونوں سے ذبح کرنا درست نہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ ناخن ہڈی ہے اور ہڈی جنوں کی خوارک ہے تو اس کو خون سے نجس کرنا اچھا نہیں اور دانت حبشیوں کی چھری ہے ان سے مشابہت ممنوع ہے۔ کرمانی نے کہا ناخن میں آدمی اور جانور سب کے ناخن آ گئے خواہ جسم سے جڑے ہوں یا الگ ہوں اسی طرح دانت بھی عام ہے انسان کا ہو یا دوسرے حیوانات کا بہرحال ان دونوں چیزوں کے سوا ہر ایک دھاردار خون بہا دینے والے ہتھیار سے ذبح کرنا درست ہے)۔
فَقُطِعَتْ شِمَالُھَا لَیْسَ اِلَّا ذٰلِکَ - اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا۔ بس اور کچھ نہیں ہو سکتا (اب داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا)۔
لَیْسَ بِذَالِکَ - (ظلم سے مراد اس آیت میں لَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ میں) مطلقاً ہر گناہ نہیں ہے (بلکہ شرک مراد ہے اگر کوئی کہے کہ شرک ایمان کے ساتھ کیونکر جمع ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان اصطلاحی شرعی کے ساتھ شرک جمع نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایمان لغوی کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ، وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ

اللّٰہِ - اکثر مشرک اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقین رکھتے ہیں اور اس کو عالم کا پیدا کرنے والا سمجھتے ہیں پر اس کے ساتھ شرک میں گرفتار ہیں - بتوں اور ٹھاکروں اور اولیاء اللہ کی نذر و نیاز کرتے ہیں ان کے نام کی منت مانتے ہیں ان کو اپنا سفارشی اور ہر طرح بچانے والا سمجھتے ہیں' دکھ' بیماری اور مصیبت میں ان کو پکارتے ہیں' ان کی پوجا پاٹ کرتے ہیں)-

لَیْسَ بِذَالِکَ - یہ راوی قوی نہیں ہے-

فَیُطَلِّقُ لَیْسَ بِشَیْءٍ - (اگر کسی شخص پر جبر کیا جائے اور وہ طلاق دے دے) تو ایسی طلاق کچھ نہیں (یعنی وہ طلاق نہیں پڑے گی)-

لَیْسَتْ بِمَالٍ - کمان اس مال میں سے نہیں ہے (جو میں نے بیچنے کے لئے جمع کیا ہے - بلکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا آلہ ہے)-

لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ - وہ شخص مسکین نہیں جو لوگوں کے سامنے گھومتا رہتا ہے (ان سے سوال کرتا ہے تو اس کو صدقہ دینا گو درست ہے مگر اس میں اتنا ثواب نہیں ہے جو مسکینوں کو دینے میں ہے یہ مسکین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خاموش بیٹھے رہتے ہیں - کسی سے سوال نہیں کرتے)-

لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ - آنحضرتؐ تین کپڑوں میں کفنائے گئے ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ - (یہ دونوں چیزیں بدعت ہیں - اب یہ روایت کہ آنحضرتؐ کو ایک جوڑے میں کفن دیا گیا یعنی دو کپڑوں میں اور ایک اس قمیص میں جو آپ پہنے ہوئے تھے ضعیف ہے)-

لَیْسَ جَزَاؤُهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ - حج مبرور کا بدلہ صرف بہشت ہی ہے-

لَیْسَ ذٰلِکَ اِلَیْکَ - ان لوگوں کو دوزخ سے نکالنا تمہارا کام نہیں-

لَسْتُ لَهَا بِاَهْلٍ - میں اس (شفاعت عظمیٰ) کے لائق نہیں ہوں (ہر ایک پیغمبر قیامت کے دن یہی جواب دے گا یہاں تک کہ اگلے پچھلے سب جمع ہو کر آنحضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور آپ کمر ہمت باندھ کر بارگاہ الٰہی میں جائیں گے)-

لَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ - لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے (نہ کوئی کنواں یا چشمہ یہاں ہے نہ ان کے سامان میں پانی موجود ہے)-

مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَخْطَاَ اَوْهَمَّ بِخَطِیْئَةٍ لَیْسَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا - جتنے پیغمبر گزرے ہیں ان میں ہر ایک سے کچھ نہ کچھ قصور ہوا ہے یا قصور نہیں ہوا تو اس کا قصد کیا ہے (جیسے حضرت یوسفؑ نے قصد کیا تھا کہ زلیخا سے مباشرت کریں) مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام (ان سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا)-

مَا وُصِفَ لِیْ اَحَدٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَرَاَیْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا رَاَیْتُهٗ دُوْنَ الصِّفَةِ لَیْسَکَ - (آنحضرتؐ نے زید خیل سے فرمایا) جاہلیت کے زمانہ میں جن جن لوگوں کے عمدہ اوصاف مجھ سے بیان کئے گئے اسلام کے زمانے میں جب میں نے ان کو دیکھا تو جیسی تعریف لوگ کرتے تھے انھیں اس تعریف سے کم پایا لیکن تیرے سوا (تو ویسا ہی نکلا جیسی تیری توصیف لوگ کرتے تھے)-

فَاِنَّهٗ اَهْیَسُ اَلْیَسُ - وہ تو روٹی پیدا کر کے اپنی جگہ بیٹھ رہنے والا ہے-

لَیْطٌ - محبوب ہونا' مل جانا' چپک جانا' لعنت کرنا-

تَلْیِیْطٌ - ملانا-

لِیَاطٌ - چونا' گچ' سود-

لِیْطٌ - رنگ' کھال' چھلکا-

لِیْطَةٌ - چھال' پوست' کمان' نیزہ-

وَ اِنَّ مَا کَانَ لَهُمْ مِنْ دَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ فَبَلَغَ اَجَلَهٗ فَاِنَّهٗ لِیَاطٌ مُبَرَّاٌ مِنَ اللّٰهِ وَاِنَّ مَا کَانَ لَهُمْ مِنْ دَیْنٍ فِیْ رَهْنٍ وَّرَاءَ عُکَاظٍ فَاِنَّهٗ یُقْضٰی اِلٰی رَاْسِهٖ وَ یُلَاطُ بِعُکَاظٍ وَّلَا یُؤَخَّرُ - جو ان کا قرض میعادی ہو اس کی میعاد پوری ہو جائے تو وہ سود ہے اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور جدا ہے اور جو قرض گروی رکھ کر عکاظ بازار کے وقت تک لیا جائے وہ بازار کے ختم ہوتے ہی ادا کر دیا جائے' عکاظ کے متصل ہی دے دیا جائے دیر

نہ کی جائے۔

اِنَّهٗ كَانَ يُلِيْطُ اَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِاٰبَائِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْإِسْلَامِ - حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ کی اولاد کا نسب ان کے باپوں سے ملا دیتے - ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسلام کے زمانے میں ان کا دعویٰ کرتا (کہتا یہ میرا بیٹا ہے تو اسی سے اس کا نسب ملا دیتے - یہ اَلَاطَ يُلِيْطُ سے نکلا ہے بمعنی ملا دیا اور ملا دیتا ہے)۔

فِي التِّيْعَةِ شَاةٌ لَا مُقْوَرَّةَ الْاَلْيَاطِ - چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی مگر ایسی بکری نہ ہو جس کی کھال لٹک رہی ہو (دبلی ہونے کی وجہ سے - اصل میں لیط کہتے ہیں اس پوست کو جو درخت سے لگا ہوتا ہے پھر کھال کو کہنے لگے)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بِاَيِّ شَيْءٍ اُذَكِّيْ اِذَا لَمْ اَجِدْ حَدِيْدَةً قَالَ بِلِيْطَةٍ فَالِيَةٍ - ایک شخص نے عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا اگر مجھ کو لوہا نہ ملے (چھری، چاقو، تلوار وغیرہ) تو میں کس چیز سے ذبح کروں انھوں نے کہا کاٹنے والی چھال سے (جس میں دھار ہوتی ہے جیسے نرکل، بانس کی کھپچی وغیرہ)۔

فَنُزَكِّيْ بِاللِّيْطِ - ہم چھال سے یا پوست سے ذبح کرلیں۔

دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسٍ فَاُتِيَ بِعَصَافِيْرَ فَذُبِحَتْ بِلِيْطَةٍ - میں حضرت انس بن مالکؓ کے پاس گیا ان کے پاس چند چڑیاں لائی گئیں پھر بانس کی ایک کھپچی سے ذبح کی گئیں (جو تیز اور دھار دار ہوتی ہے)۔

مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ طَلَبْتُ الْمَالَ خَلْفَ هٰذِهِ اللَّائِطَةِ وَ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا - مجھ کو یہ پسند نہیں کہ میں اس ستون کی آڑ میں دنیا کا مال طلب کروں یا ساری دنیا مجھ کو مل جائے۔

يَلِيْطُ حَوْضَهٗ - اپنے حوض کا گلاوہ کر رہا ہوگا (اس کو لیپ پوت کر صاف کر رہا ہوگا کہ دفعتہً قیامت آجائے گی)۔

مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَلِيْطَ سَهْلٌ - عامر نے سہل کا بدن دیکھ کر کہا میں نے تو ایسا بدن نہ کسی بے پردہ نہ پردہ دار کا دیکھا (یعنی نہ مرد کا، نہ عورت کا) یہ کہتے ہی سہل گر پڑے (ان کو نظر لگ گئی - آنحضرتؐ نے عامر کو بلا کر ان کو سخت سست کہا اور فرمایا تو نے بارک اللہ کیوں نہیں کہا)۔

لَيْفٌ - کھانا -

تَلْيِيْفٌ - پوست بہت ہونا -

لِيْفٌ - کھجور کا پوست یا اور درختوں کا بھی جیسے ناریل وغیرہ ہے۔

خِطَامُهٗ لِيْفٌ خُلْبَةٌ - ان کے اونٹ کی نکیل کھجور کے پوست کی رسی تھی (یا لِيْفُ خُلْبَةٍ اضافت کے ساتھ معنی وہی ہیں)۔

كَانَ خِطَامُ نَاقَتِهٖ لِيْفًا - ان کے اونٹ کی نکیل کھجور کے پوست کی رسی تھی۔

لَيْقٌ يا لَيْقَةٌ - صوف ڈالنا، درست کرنا، مل جانا -

لَيْقٌ اور لِيَاقَةٌ - قابل ہونا، لائق ہونا، مناسب ہونا -

اِلَاقَةٌ بمعنی لَيْقٌ ہے اور ملا لینا -

اِلْتِيَاقٌ - لازم کر لینا، صفائی کرنا، بے پرواہ ہونا -

لِيَاقٌ - آگ کا شعلہ -

لِيْقَةٌ - صوف جو دوات میں ڈالا جاتا ہے اور چپکتی مٹی جو دیوار پر مارتے ہیں۔

لِقْتُ الدَّوَاةَ - میں نے دوات میں صوف ڈالا -

لَا يَلِيْقُ بِكَ - یہ کام تیرے لائق نہیں۔

لَيْلٌ - رات - یعنی غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق کے طلوع تک جو وقت ہوتا ہے۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا - جب ادھر سے یعنی مشرق کی طرف سے رات کی اندھیری آجائے۔

مُلَايَلَةٌ - رات بھر کے لئے مزدوری پر لینا -

لَيْلٌ - ایک پرندہ بھی ہے جس کو حباری کہتے ہیں -

لَيْلٰى - کئی عورتوں کا نام تھا -

لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ - لمبی رات -

فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا - جتنا دن رہا تھا اور جتنی رات رہی تھی ان میں چلتے رہے۔

يَتَحَنَّثُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ - کئی گنتی کی راتیں وہاں عبادت کرتے -

فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً- ہر سال میں ایک رات ہے (یا ایک دن جیسے دوسری روایت میں ہے)-

اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا- شعبان کی پندرھویں رات میں عبادت کرو کھڑے ہو کر نماز پڑھو-

لَيْلَةَ الْقَدْرِ- شب قدر (اس میں کئی اقوال ہیں اور احادیث سے اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں واٹھیسویں اور انیسویں سب ہی نکلتی ہیں- بہرحال رمضان کے اخیر دہے کی طاق راتوں میں کوئی رات شب قدر رہوتی ہے- واللہ اعلم)-

لِيْنٌ یا لِيَانٌ یا لِيْنَةٌ- نرمی تلیین اور اِلَانَةٌ نرم کرنا-

مُلَايَنَةٌ اور لِيَانٌ- مہربانی کرنا، نرمی کرنا-

تَلَيُّنٌ- نرم ہونا-

لَيِّنٌ- نرم-

كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِاللَّيْلِ تَوَسَّدَ لَيِّنَةً- آنحضرتؐ جب سفر میں رات کو اترتے تو چمڑے کے نرم تکیہ پر ٹیکا دیتے-

خِيَارُكُمْ اَلَايِنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ- تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز میں کندھے نرم رکھتے ہیں (یعنی اطمینان، سکون، وقار اور تمکین کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں- بعض نے کہا صف کے اندر شریک ہونے سے یا پھاندنے سے کسی کو نہیں روکتے، یا جو کوئی صف برابر کرنے کے لئے یا مل جانے کے لئے اس کے مونڈھے پر ہاتھ رکھے تو اس کا کہنا مان لیتے ہیں، سختی اور تمرد اور سرکشی نہیں کرتے)-

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا- اللہ کی کتاب کو نرمی کے ساتھ پڑھتے ہیں (یہ نہیں کہ زبان مروڑ کر، توڑ کر، منہ بنا کر، سختی کے ساتھ)-

لِيَّةٌ- اپنی ذات سے، خود بخود-

كَانَ يَقُوْمُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ لِيَةِ نَفْسِهٖ فَلَا يَقْعُدُ فِي مَكَانِهٖ- عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کوئی شخص مسجد میں خود اپنی طرف سے اٹھ کھڑا ہوتا (ان کے لئے اپنی جگہ خالی کر دیتا لیکن عبداللہ وہاں نہ بیٹھتے- ایک اور روایت میں مِنْ لِيَتِهٖ ہے یعنی ان کے عزیز و قریب رشتہ داروں میں سے)-

لِيَاءٌ- لوبیا (بعض نے کہا ایک دانہ سفید جو چنے کے مشابہ ہوتا ہے- ایک قسم کی مچھلی جس کی کھال سے ڈھال بناتے ہیں)-

اَكَلَ لِيَاءً ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ- آنحضرتؐ نے لوبیا کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا-

اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَدَّانَ لِيَاءً مُقَشًّى- فلاں شخص نے ودان میں آنحضرتؐ کو چھلا ہوا لوبیا تحفہ میں پیش کیا-

دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَاْكُلُ لِيَاءً مُقَشًّى- ان کے پاس گئے وہ چھلا ہوا لوبیا کھا رہے تھے-

اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيَّةٍ- میں آنحضرتؐ کے ساتھ لیہ سے آیا (جو ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)-

❀ ❀ ❀

میم چوبیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کے عدد چالیس ہیں- میم مفرد کبھی استفہام کے لئے آتا ہے جیسے اِلَامَ اور بِمَ اور کبھی حرف جر ہوتا ہے اور کبھی حرف قسم-

مَا نافیہ بھی آتا ہے اور استفہامیہ بھی اور موصولہ بھی اور کافہ بھی اور تفصیل اس کی کتب نحو میں ہے-

بابُ المیم مع الالف

مَأْبِضٌ - گھٹنے کی اندر کی جانب-

اِنَّهُ بَالَ قَائِمًا لِعِلَّةٍ بِمَأْبِضِهٖ - آنحضرتؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا- کیونکہ آپ کے دونوں گھٹنوں میں اندر کی جانب کچھ بیماری تھی (جس سے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہوگی کہتے ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اس بیماری کا علاج ہے- مأبض' اباض سے نکلا ہے یعنی وہ رسی جس سے اونٹ کا اگلا پیر باندھتے ہیں- کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عذر سے تو بالاتفاق درست ہے لیکن بلا عذر- بعض نے مکروہ جانا ہے- بعض نے جائز رکھا ہے بشرطیکہ چھینٹیں اڑنے کا ڈر نہ ہو)-

اَبَاضِيَّه - خارجیوں کا ایک فرقہ ہے-

اِبَاض - ایک مقام کا بھی نام ہے-

مِأَةٌ - سو-

اِنَّ لِلّٰهِ مِأَةَ رَحْمَةٍ - اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں (ان میں سے ایک حصہ اس نے دنیا میں اتارا ہے جس کی وجہ سے مائیں اپنی اولاد پر رحم کرتی ہیں اور رحمت کے ۹۹ حصے اس نے اٹھا رکھے ہیں جو قیامت کے دن اپنے بندوں پر کرے گا)-

مُؤْتَه - ایک مقام کا نام ہے شام کے مشرقی حصہ میں' وہاں تلواریں بنتی ہیں-

مَأْتَمٌ - وہ مجمع جو رنج یا سرور ظاہر کرنے کے لئے کیا جائے پھر اس کا استعمال رنج کے مجمع کے لئے ہونے لگا پھر عورتوں کے اس مجمع کے لئے جو رونے پیٹنے کے لئے اکٹھی ہوں-

فَاَقَامُوْا عَلَيْهِ مَأْتَمًا - اس پر ماتم قائم کیا (ماتم برپا کیا)-

مَأْثَرَةٌ - وہ بات جس پر فخر کیا جائے-

اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَّمَأْثَرَةٍ مِّنْ مَاٰثِرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ - خبردار ہو جاؤ جاہلیت کے زمانے کے خون اور فخر کی باتیں سب میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہیں (یعنی اب نہ اس خون کا کوئی عوض لیا جائے گا جو جاہلیت کے زمانہ میں کیا گیا تھا اور نہ وہ فخر کی باتیں لائق اعتبار ہوں گی' جن پر عرب لوگ اس زمانے میں اترایا اور بیان کیا کرتے تھے-)

مَأْجٌ - احمق' مضطرب' کھاری پانی-

مُؤُوْجَةٌ - حماقت' کھاری پنا-

مَاجَرَيَاتٌ - حوادث اور واقعات-

مَاجَرٰى - حال' واقعہ' حادثہ جو گزرا ہو' ماجرا-

مَأْدٌ - کھلنا' سیراب ہونا' شاداب ہونا-

اِمَادَةٌ - شاداب کرنا-

مَائِدَةٌ - خوان کھانے کا-

اِمْتَادَ خَيْرًا - اس نے بھلائی کمائی-

مَأْدًا حَسَنًا - اچھی شادابی کے ساتھ۔

مَأْرٌ - بھر دینا' فساد ڈالنا' بہکانا' پھوٹ جانا۔

مُمَائَرَةٌ اور مِئَارٌ - فخر کرنا' برابری کرنا' فساد ڈالنا۔

تَمَاؤُرٌ - افتخار۔

اِمْتِئَارٌ - حسد اور کینہ۔

مَئِرٌ - مفسد۔

مِئْرَةٌ - فساد' چغل خوری' عداوت۔

اَمْرٌ مَئِيْرٌ - سخت کام۔

مَأْدُبَةٌ - دعوت کا کھانا جس کے لئے لوگ بلائے جائیں۔

جَعَلَ مَأْدُبَةً - دعوت کا کھانا تیار کیا۔

مَأْرِبُ - ایک مشہور شہر ہے یمن میں بلقیس وہیں تھی اور سد عظیم بھی وہیں تھا جس کے سیل العرم سے تباہ ہونے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔

مِئْزَبٌ - پرنالہ۔

فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ - بہشت کے دو پرنالے اس میں پانی ڈالتے ہیں۔

مِئْزَرٌ - ازار' تہبند۔

شَدَّ مِئْزَرَهٗ - اپنا تہبند زور سے باندھتے مستعد ہوتے۔

مَأْزِمٌ - گھاٹی' تنگ راستہ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے۔

اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا - میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا دونوں گھاٹیوں کے درمیان۔

اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْمَأْزِمَيْنِ دُوْنَ مِنًى فَاِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً سُرَّتَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا - جب تو منیٰ کے قریب دونوں گھاٹیوں کے درمیان پہنچے وہاں ایک درخت ہے اس کے نیچے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے (یعنی اس کے نیچے ستر پیغمبر پیدا ہوئے ہیں)۔

مَأْسٌ - کشادہ ہو جانا' ملنا' غصہ ہونا' فساد ڈالنا۔

مَائِسٌ - چغل خور' مفسد۔

جَاءَ الْهُدْهُدُ بِالْمَاسِ فَاَلْقَاهُ عَلَى الزُّجَاجَا فَفَلَقَهَا - ہدہد الماس (ہیرا) لے کر آیا اس کو شیشہ پر ڈالا وہ چر گیا (شیشہ کی کیا حقیقت ہے الماس تمام پتھروں کو جیسے عقیق' فیروزہ' زمرد وغیرہ ہیں کھود ڈالتا ہے)۔

رَجُلٌ مَّاسٌ - یعنی ہلکا پھلکا۔

مَئُوْسٌ - چغل خور' مفسد۔

مِمْاسٌ - جلد باز' چغل خور۔

مَأْصَرٌ - گھاٹ' بندرگاہ' مرفاء جہاں کشتیاں روکی جاتی ہیں تلاشی یا زکوٰۃ یا محصول لینے کے لئے۔

حُبِسَتْ لَهٗ سَفِيْنَةٌ بِالْمَأْصِرِ - (بہ فتحہ وکسرۂ صاد) ان کی ایک کشتی بندرگاہ پر روکی گئی (جہاں محصول لیا جاتا ہے۔ یہ اَصَرَ يَأْصِرُ سے نکلا ہے بمعنی روکا یا روکنا ہے)۔

اِصْرٌ - بوجھ۔

مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ اِصْرًا عَلَيْهِ - جو شخص حرام ذریعہ سے (مثلاً سود' رشوت یا حرام کاری سے) روپیہ کمائے پھر اس میں سے بردہ خرید کر آزاد کر دے' تو وہ اس پر عذاب ہوگا (بعوض ثواب اور اجر کے اور گناہ اس کی گردن پر ہوگا)۔

اِذَا اَسَاءَ السُّلْطَانُ فَعَلَيْهِ الْاِصْرُ وَ عَلَيْكُمُ الصَّبْرُ - جب (مسلمان) بادشاہ برا برتاؤ کرے (رعایا پر ظلم و تعدی کرے) تو اس پر بوجھ ہوگا (قیامت میں سزا پائے گا) اور تم کو صبر کرنا چاہیے (بشرطیکہ وہ بادشاہ نماز پڑھتا رہے اور کفر صریح اختیار نہ کرے)۔

مَأَقٌ - رونے کے بعد جو ہچکی لگ جاتی ہے اور سانس سینہ سے نکلتی ہے اس کا لاحق ہونا۔

مَئِقٌ - جلد رو دینے والا۔

اَنْتَ تَئِقٌ وَّ اَنَا مَئِقٌ فَكَيْفَ نَتَّفِقُ يا اَنَا تَئِقٌ وَّ اَنْتَ مَئِقٌ - تو تو غصہ والا آدمی ہے اور میں جلد رو دینے والا تو ہم میں تم میں اتفاق کیوں کر ہوگا۔ یا میں غصیلا ہوں اور تو جلد رو دینے والا ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب دو شخصوں کے اخلاق و عادات مختلف ہوں)۔

اِمْاَقٌ - رو دینا' دل میں کڑھنا' غصہ ہونا (جیسے اِمْتَاقٌ ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَكْتَحِلُ مِنْ قِبَلِ مُؤْقِهٖ مَرَّةً وَّ مِنْ قِبَلِ مَاقِهٖ مَرَّةً- آنحضرتؐ آنکھ میں سرمہ اس طرح لگاتے ایک سلائی کو آنکھ کے آخری حصہ سے آگے کے حصے پر لاتے (آنکھ کا کونا جو ناک کی طرف ہے اس کو ماق کہتے ہیں اور جو کان کی طرف ہے وہ موق ہے) اور ایک بار آگے کے حصے سے پچھلے حصے کی طرف لے جاتے-

مُؤْق- آنکھ کا آخری گوشہ-

مَاق- آگے کا گوشہ (جو ناک کی طرف ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِيَيْنِ- آنحضرتؐ وضو میں آنکھوں کے کونوں پر ہاتھ پھیرتے-

مَالَمْ تُضْمِرُوا الْاِمَاقَ- جب تک تم دل میں فریب اور دغا بازی اور عہد شکنی نہ رکھو (اماق اصل میں اِمْآق تھا' یہ اَمَاقَ الرَّجُلُ سے نکلا ہے- یعنی اس کو حمیت اور خودسری آگئی یا حدت اور جرأت- زمخشری نے کہا ممکن ہے کہ یہ مصدر ہو- اَمْاَق کا جو موق سے نکلا ہے بہ معنی حماقت اور بیوقوفی- مطلب یہ ہے کہ جب تک نادانی اور حماقت سے دل میں کفر نہ چھپاؤ اور دین حق کی مدد نہ کرنے کا ارادہ نہ کرو)-

لَاتَصْحَبِ الْمَائِقَ فَاِنَّهٗ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهٗ وَ يَوَدُّ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ- احمق اور بے وقوف کی صحبت میں مت بیٹھ' وہ تو اپنے کاموں کی طرف تجھ کو رغبت دلائے گا- تیری نظر میں اچھا کر دکھائے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس کی طرح بے وقوف اور نادان بن جائے-

كُفْرُ النِّعَمِ مُوْقٌ وَمُجَالَسَةُ الْاَحْمَقِ شُوْمٌ- احسان کا انکار اور ناشکری حماقت اور بیوقوفی ہے اور احمق کی صحبت منحوس ہے-

مُوْقَان- ایک مقام کا نام ہے-

مَاْلٌ- موٹا' فربہ' تنومند-

مَؤُوْلَةٌ اور مَاَلَةٌ- موٹا ہونا' بے تیاری رہنا' بے خبر ہونا-

مَئِلٌ- موٹا مرد-

مَئِلَةٌ- موٹی عورت-

مَاْلَةٌ- کیاری' چکی-

اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا تَاَبَّطَتْنِی الْاِمَاءُ وَلَا حَمَلَتْنِی الْبَغَايَا فِیْ غُبَّرَاتِ الْمَآلِیْ- (عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں) قسم خدا کی مجھ کو لونڈیوں نے بغل میں نہیں لیا (نہیں کھلایا) اور نہ بدکار عورتوں نے مجھ کو بقیہ ایام حیض میں پیٹ میں اٹھایا (مطلب یہ ہے کہ میں ولد الزنا اور ولد الحیض نہیں ہوں جیسے لوگ مجھ کو کہتے ہیں)-

مُؤَامٌ- معتدل اور مناسب اور موزوں-

مَأْمَاةٌ- بکری کی میں میں-

لَایَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مُؤَامًّا مَالَمْ يَنْظُرُوْا فِی الْقَدَرِ وَالْوِلْدَانِ- ہمیشہ لوگوں کا کام درستی سے اعتدال کے ساتھ چلتا رہے گا جب تک تقدیر میں اور بچوں میں فکر نہ کریں گے (یعنی تقدیر کے مسئلہ میں خوض نہ کریں گے اور بچوں کو حکومت اور خلافت نہ دیں گے)-

لَاتَزَالُ الْفِتْنَةُ مُؤَامًّا بِهَا مَالَمْ تُبْدَأْ مِنَ الشَّامِ- ہمیشہ فتنہ اور فساد ہلکا رہے گا جب تک شام کے ملک سے شروع نہ ہو (جب شام کی طرف سے فتنہ کا ظہور ہوگا تو پھر قیامت تک مٹنے والا نہیں)-

مَاْنٌ- ناف پر مارنا' بچنا' پرہیز کرنا' کسی کا کھانا' پانی اپنے اوپر لینا' پرواہ کرنا' خبردار ہونا' تیار ہونا' سامان کرنا' جاننا-

اِمْاَنْ مَاْنَكَ وَاشْاَنْ شَاْنَكَ- جو تیرا جی چاہے جو تو اچھا سمجھے وہ کر-

تَمْئِنَةٌ- تیار کرنا' فکر کرنا' غور کرنا-

مُمَاءَنَةٌ- فکر کرنا-

تَمَاؤُنٌ- آنا-

مَأْنَةٌ- ناف-

مَئِنَّةٌ- نشانی' علامت-

مَئُوْنَةٌ- بوجھ' شدت' قوت (روزی)-

اِنَّ طُوْلَ الصَّلٰوةِ وَ قَصْرَ الْخُطْبَةِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ- نماز کو لمبا کرنا (بڑی بڑی سورتیں پڑھنا' قیام' قعود' قومہ' رکوع اور سجود اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا) اور خطبہ مختصر پڑھنا' آدمی کے ذی علم سمجھدار ہونے کی نشانی ہے (جو امام نماز لمبی پڑھتا

ہے اور خطبہ مختصر سناتا ہے وہ فقیہہ ہے یعنی شریعت کا عالم اور دین کی سمجھ رکھتا ہے لیکن جو نماز مختصر پڑھتا ہے اور خطبہ لمبا سناتا ہے وہ بیوقوف اور جاہل ہے' سنت کے خلاف کرتا ہے)-

مَاءٌ- پانی-

مُوَيْهٌ- اب عام لوگوں کا محاورہ ہے بمعنی پانی-

اُمُّكُمْ هَاجَرَ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ- عرب لوگو! تمہاری ماں ہاجرہ تھیں (جو حضرت ابراہیمؑ کی بی بی تھیں ان کے پیٹ سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے- اکثر عرب ان ہی کی اولاد میں ہیں ان کو بنی ماء السماء اس لئے کہا کہ وہ بارش کے انتظار میں رہتے جہاں بارش ہوتی وہاں جا کر رہ جاتے- بعضوں نے کہا بنی ماء السماء سے انصار مراد ہیں کیونکہ وہ عامر بن حارثہ کی اولاد ہیں جو نعمان بن منذر کا دادا تھا- اس کا لقب ماء السماء تھا کیونکہ لوگ اس کے وسیلے سے پانی مانگتے تھے- بعض نے کہا "ماء السماء" سے زمزم مراد ہے)-

مَاءُ الْحَيٰوةِ- وہ بہشت کا پانی ہے جو کوئی اس کو پیئے گا وہ کبھی نہیں مرے گا-

اَلْمَاءُ بِاللَّيْلِ لِلْجِنِّ- رات کو پانی پر جنات آتے ہیں (تو اس میں پیشاب پاخانہ منع ہے گو وہ جاری ہو اور بہت ہو)-

اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ- غسل جب ہی واجب ہوگا جب منی نکلے (صرف دخول سے واجب نہ ہوگا- اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے)-

تَمَرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ مَاءٌ طَهُوْرٌ- (نبیذ کیا ہے) پاکیزہ کھجور ہے اور پانی ہے پاک کرنے والا (یہ حدیث ضعیف ہے امام ابوحنیفہؒ نے اسی سے استدلال کیا ہے اور نبیذ تمر سے وضو جائز رکھا ہے)-

اَلطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ- سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے-

اَلْمَاءُ الْبَارِدُ مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ- ٹھنڈا پانی اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے جس سے سوال ہوگا (قیامت کے دن کہ تم نے اس کا شکریہ ادا کیا وَلَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ- نعیم میں ٹھنڈا پانی بھی داخل ہے)-

تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ- ایک ہی چلو لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا- (آدھے سے کلی کی آدھا ناک میں ڈالا)-

مَاءُهٗ نَارٌ وَّ نَارُهٗ مَاءٌ- دجال کا پانی دوزخ کی آگ ہوگا (جو کوئی دجال کا معتقد ہو کر اس کا پانی پئے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور اس کی آگ بہشت کا پانی ہے (جس کو دجال غصہ ہو کر جلا دے گا وہ بہشت کا پانی پئے گا وہاں چین کرے گا)-

مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ- مرد کی منی سفید اور غلیظ (گاڑھی) ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے)-

تَمْوِيْهٌ- ملمع چڑھانا-

حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالْمَعْزِ الْمُوَاهِ قُلْتُ مَا الْمُوَاهُ مِنَ الْمَعْزِ قَالَ الَّتِيْ اِسْتَوَتْ لَا يَفْضُلُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ- یہاں تک کہ تم مواہ بکریوں کی طرح ہو جاؤ گے میں نے پوچھا مواہ بکریاں کیا؟ انھوں نے کہا جو ایک دوسرے کے برابر ہوں کوئی دوسرے سے بڑی نہ ہو-

مَاهِيَّةٌ- ہر چیز کی حقیقت اور کنہ و ماہیت-

مِاَةٌ- سو (جیسے اوپر گزر چکا)-

مَأْيٌ- مبالغہ کرنا' غور اور خوض کرنا' درخت کی کلیاں اور پتے پھوٹنا' فساد کرانا' سو کا شمار پورا کرنا-

اِمْآءٌ- سو پورے ہو جانا-

تَمَئِّيٌ- کشادہ ہونا' لمبا ہونا' بگڑنا-

مَاءَةٌ- چغل خور عورت- (مِاتٌ اور مِئُوْنَ جمع ہے مِاَةٌ کی)-

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ مِاَةَ مَرَّةٍ- جو شخص سو بار لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اخیر تک کہے-

مَامِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا مِاَةُ سَنَةٍ- جتنے نفوس اس وقت پیدا ہو گئے ہیں سو برس میں ان میں سے کوئی نہ رہے گا (ان کی قیامت گویا قائم ہو گئی کہتے ہیں حضرت خضر بھی گزر گئے ہیں کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ زمین والوں میں سے سو برس کے بعد کوئی نہیں رہے گا)-

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِاَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ

لَهَا دِيْنَهَا - اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر (میری امت میں) ایک ایسا عالم پیدا کرے گا جو دین کو نیا اور تازہ کرے گا (بدعات کا قلع قمع کرے گا، سچے دین کو ظاہر کرے گا)۔

عِنْدَ رَأْسِ الْمِأَةِ سَنَةٌ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً يُقْبَضُ فِيْهَا كُلُّ مُؤْمِنٍ - قیامت کے قریب صدی کے خاتمہ پر اللہ تعالیٰ ایک سال ایسی سرد ہوا بھیجے گا جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی (اور نرے کافر، ناخدا ترس، خدا کے منکر دنیا میں رہ جائیں گے۔ اللہ کا نام تک نہ لیں گے۔ اس وقت قیامت قائم ہوگی)۔

بابُ المیم مع التّاء

مَتأٌ - مارنا، کھینچنا۔

مَتٌّ - کھینچنا، مل جانا، وسیلہ پکڑنا۔

تَمَتِّيْ - انگڑائی لینا۔

مَاتَّه - وسیلہ۔

لَايَمُتَّانِ اِلَى اللّٰهِ بِحَبْلٍ وَّلَا يَمُدَّانِ اِلَيْهِ بِسَبَبٍ - اللہ تعالیٰ تک کوئی وسیلہ کی رسی نہیں تھامتے اور نہ رسی اس تک لمبی کرتے ہیں۔

مَتّٰی - حضرت یونس کے والد یا والدہ کا نام تھا۔

مَتٰی - بمعنی کب اور جب اور کبھی۔ مِنْ کے معنی میں بھی آتا ہے اور وسط کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے اس شعر میں ہے۔

شَرِبْنَ بِمَاءِ الْبُحْرِ ثُمَّ تَرَفَّعَتْ
مَتٰی لُجَجٍ خُضْرٍ لَهُنَّ نَئِيْجٌ

یعنی سمندر کا پانی پی کر اٹھ گئیں سبز موجوں میں سے یا سبز موجوں کے درمیان جن میں سے آواز آ رہی تھی۔"

اور کبھی فِیْ کے معنی میں آتا ہے (یہ ہذیل قبیلہ کا محاورہ ہے، جیسے اَدْخَلَهَا مَتٰی كُمِّهٖ - اپنی آستین کے اندر کر لیا۔

مَتْحٌ - کنویں کے اوپر رہ کر نکالنا (جیسے مَیْحٌ یہ ہے کہ کنویں میں اتر کر ڈول بھرے) گرا دینا، اکھیڑنا، کاٹنا، مارنا، لمبا ہونا، دراز ہونا۔

لَايُقَامُ مَاتِحُهَا - اس کنویں پر اوپر سے پانی کھینچنے والے کی ضرورت نہیں (کیونکہ اس کا پانی اوپر آ کر زمین پر بہہ رہا تھا)۔

اَقَاقَ الْحِيَاضَ بِمَوَاتِحِهٖ - حوضوں کو پانی کھینچنے والوں سے بھر دیا۔

فَلَمْ اَرَ الرِّجَالَ مَتَحَتْ اَعْنَاقَهَا اِلٰی شَيْءٍ مُّتَوَجِّهًا اِلَيْهِ - میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اپنی گردنیں کسی چیز کی طرف دراز کی ہوں ادھر توجہ کر کے۔

لَاتُقْصَرُ الصَّلٰوةُ اِلَّا فِيْ يَوْمٍ مَّتَّاحٍ - نماز کا قصر اس وقت جائز ہوگا جب پورے ایک دن بھر کی مسافت چلے۔

فَرْسَخٌ مَّتَّاحٌ - پورا ایک فرسخ (جو تین میل کا ہوتا ہے)۔

مَتْخٌ - نکال لینا اپنی جگہ سے جماع کرنا، کاٹنا، مارنا، دور کرنا، بلند ہونا، گھس جانا، گھسیڑنا۔

اِمْتِخَاخٌ - نکال لینا۔

مِتِّيْخٌ - لمبی، نرم۔

مِتِّيْخَةٌ - عصا۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِسَكْرَانَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَضَرَبُوْهُ بِالثِّيَابِ وَالنِّعَالِ وَالْمِتِّيْخَةِ - ایک مست شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو مارو لوگوں نے اس کو کپڑوں اور جوتیوں اور کھجور کی چھڑی سے مارا (بعض نے کہا مِتِّيْخَه عصا یا باریک نرم ڈالی یا جس چیز سے مار لگائیں، شاخ ہو یا لکڑی یا دِرّہ وغیرہ۔ ایک روایت میں یوں ہے مِنْهُمْ مَنْ جَلَدَهٗ بِالْمِتِّيْخَةِ بعض نے اس لکڑی سے مارا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَتَخَ اللّٰهُ رَقَبَتَهٗ بِالسَّهْمِ اللہ نے اس کی گردن پر تیر مارا اور تَيَّخَهُ الْعَذَابُ یا طَيَّخَهٗ سے نکلا ہے طا کو تا سے بدل دیا)۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَفِيْ يَدِهٖ مِتِّيْخَةٌ فِيْ طَرَفِهَا خُوْصٌ مُعْتَمِدًا عَلٰی ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ - آنحضرتؐ (مسیلمہ کذاب کو جواب دینے کے لئے) برآمد ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ڈالی تھی جس کے کنارے پر پتے لگے ہوئے تھے۔ ثابت بن قیس پر ٹیکا دیئے ہوئے (مسیلمہ نے یہ درخواست کی کہ جو ملک فتح ہو اس کو میں اور آپ آدھوں آدھ تقسیم کر لیں، اس شرط پر میں مسلمان ہوتا ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا۔ چل بھی اگر تو یہ چھڑی

مجھ سے چاہے تو بھی میں تجھ کو نہ دوں گا اور ملک سب اللہ کا ہے وہ جس بندہ کو چاہے عنایت فرماتا ہے)۔

مَتَرْس - فارسی لفظ ہے اس کے معنی ڈر نہیں۔

اِذَا قَالَ مَتَرْس - جب اس نے مترس کہا - (مت ڈر کہا)۔

مَتْعٌ - جھوٹ بولنا (جیسے مُتْعَةٌ) اور لے جانا۔

مَتَاعَةٌ - ظریف ہونا۔

مُتُوْعٌ - بلند ہونا چاشت کے اخیر وقت تک پہنچ جانا انتہا کو پہنچنا سخت ہونا بہت سرخ ہونا سخی اور ظریف ہونا لمبا ہونا۔

تَمْتِيْعٌ - عورت سے متعہ کرنا اس کو کچھ دینا باقی رکھانا فائدہ مند کرنا عمر طویل دینا۔

اِمْتَاعٌ - عمر طویل دینا فائدہ مند کرنا بے پرواہ ہونا۔

تَمَتُّعٌ - فائدہ اٹھانا حج کا متعہ کرنا یا عورت سے کچھ مدت مقرر کر کے اس سے مزہ اٹھانا۔

اِسْتِمْتَاعٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَتَاعٌ - پونجی اور ہر ایک چیز جس سے فائدہ لیا جائے کھانا کپڑا گھر کا سامان وغیرہ۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ - آنحضرتؐ نے نکاح متعہ سے منع فرمایا (یعنی ایک مدت معین کر کے عورت سے نکاح کرنا۔ نہایہ میں ہے کہ اوائل اسلام میں یہ جائز تھا پھر حرام ہو گیا لیکن شیعہ کے نزدیک اب بھی جائز ہے)۔

لَا يَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا - دونوں متعے صرف ہمارے ہی لئے ایک وقت خاص میں درست ہوئے تھے (یہاں متعہ حج سے یہ مراد ہے کہ حج کا احرام فسخ کر کے اس کو عمرہ کر دینا اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا - جیسے آنحضرتؐ نے ایک وقت میں صحابہ کو حکم دیا تھا - اب رہا نکاح متعہ تو وہ جنگ خیبر سے پہلے حلال تھا پھر جنگ خیبر کے بعد حرام ہوا - پھر فتح مکہ یعنی یوم اوطاس میں حلال ہوا پھر تین دن بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا - اس میں صرف روافض کا اختلاف ہے - کذا فی مجمع البحار)۔

كَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ - حضرت عثمانؓ متعہ حج سے منع کرتے مگر دوسرے صحابہ نے ان کی ممانعت پر خیال نہیں کیا اور متعہ حج کرتے رہے۔

لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا - (میں نے وہ جوڑا تجھ کو پہننے کے لئے نہیں دیا تھا بلکہ بیچ کر) اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے۔

اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اَوَّلَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى نَزَلَتْ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ - متعہ اوائل اسلام میں تھا یعنی درست تھا - جب یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ تو وہ حرام ہو گیا (کیونکہ متعہ کی عورت زوجہ نہیں کہلاتی نہ وہ میراث کی مستحق ہوتی ہے بلکہ بھاڑے کی رنڈی ہے مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور متعہ اس کے بعد کئی بار درست ہوا)۔

تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے تمتع کیا (بعض نے کہا تمتع سے یہاں لغوی معنی مراد ہیں یعنی قران یا یہ مقصود ہے کہ پہلے آپ نے حج مفرد کا احرام باندھا پھر عمرہ بھی اس میں شریک کر لیا - اس تاویل سے روایت کا اختلاف رفع ہو جاتا ہے)۔

كَانُوْا لَا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَاَجَازَهَا الْاِسْلَامُ - عرب لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست نہیں سمجھتے تھے - لیکن اسلام نے اس کو درست کر دیا۔

مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اُحَرِّمُهُمَا - دو متعہ یعنی حج کا متعہ اور نکاح متعہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے - کیونکہ خود آنحضرتؐ نے ان کو درست کر دیا تھا) لیکن میں ان کو حرام کرتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے حرام کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی طرف سے ان کو حرام کرتے ہیں - کیونکہ حرام و حلال کرنا شارع کا منصب ہے نہ کہ حضرت عمرؓ کا - بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں ان کی حرمت بیان کئے دیتا ہوں تا کہ لوگوں کو اشتباہ نہ رہے)۔

لَوْلَمْ يَنْهَ عُمَرُ عَنِ الْمُتْعَةِ مَا زَنَا اِلَّا شَقِيٌّ - حضرت علی نے فرمایا اگر حضرت عمرؓ متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا وہی کرتا جو بد بخت ہوتا (کیونکہ متعہ آسان ہے اور اس سے کام نکل جاتا ہے پھر حرام کاری کی ضرورت نہ رہتی)۔

اِنَّ عَبْدَالرَّحْمَانِ طَلَّقَ اِمْرَاَةً فَمَتَّعَ بِوَلِيْدَةٍ - عبدالرحمان نے ایک عورت کو طلاق دی - پھر ایک لونڈی اس کو

انعام میں دی (یہ متعہ طلاق ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے: فَمَتِّعُوْهُنَّ - یعنی ان کو کچھ انعام دو- مجمع البحار میں ہے کہ طلاق دینے والے کو مستحب ہے کہ اپنی عورت کو طلاق کے وقت کوئی چیز تحفہ اور انعام بھیجے)-

لَوْلَا مَتَّعْتَنَابِهٖ - آپ نے ہم کو اس سے فائدہ لینے کیوں نہیں دیا (یعنی عامر بن اکوعؓ سے یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب آنحضرتؐ نے عامر کے لئے مغفرت کی دعا کی- آپ جب کسی کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو وہ شہید ہوتا)-

اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ - دنیا ایک حقیر پونجی ہے (آخرت کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے)-

اِنَّهٗ حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَ رَخَّصَ فِي مَتَاعِ النَّاضِحِ - آنحضرتؐ نے مدینہ کو حرام ٹھہرایا اور اونٹ کا سامان (درخت کاٹ کر) لینے کی اجازت دی-

اِنَّهٗ كَانَ يُفْتِي النَّاسَ حَتّٰى اِذَا مَتَعَ الضُّحٰى وَسَئِمَ - عبداللہ بن عباسؓ لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے جب دن چڑھ جاتا اور تھک جاتے-

•بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِيْ اَهْلِيْ حِيْنَ مَتَعَ النَّهَارُ اِذَا رَسُوْلُ عُمَرَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ - میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا تھا دن چڑھے اتنے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک بلانے والا آیا میں ان کے پاس گیا-

يُسَخَّرُ مَعَهٗ جَبَلٌ مَّاتِعٌ خِلَاطُهٗ ثَرِيْدٌ - دجال کے پاس ثرید کا ایک بلند پہاڑ ہوگا (اس میں سے اپنے معتقدوں کو کھلائے گا- مطلب یہ ہے کہ گوشت روٹی کی اس کے پاس کثرت ہوگی)-

اِنَّ اللّٰهَ رَاَفَ بِكُمْ فَجَعَلَ الْمُتْعَةَ عِوَضًا لَّكُمْ مِنَ الْاَشْرِبَةِ - اللہ تعالیٰ نے شرابوں کو تم پر حرام کیا ان کے بدلے متعہ نکاح تمہارے لئے درست کر دیا-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰى شِيْعَتِنَا الْمُسْكِرَ وَكُلَّ شَرَابٍ وَ عَوَّضَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ الْمُتْعَةَ - اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ پر نشہ لانے والی چیزیں حرام کیں- اسی طرح ہر شراب جو نشہ لائے اور اس کے بدلے یہ آسانی کی کہ متعہ نکاح ہمارے لئے درست کر دیا- (مجمع البحرین میں ہے کہ متعہ نکاح یہ ہے کہ ایک مرد کسی عورت سے کہے میں تجھ سے اتنی مدت کے لئے اتنے مال کے بدلے متعہ کرتا ہوں)-

اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ حَتّٰى قَالَ فِيْهَا رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَاشَآءَ - (جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں) ہم آنحضرتؐ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں برابر متعہ کرتے رہے یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہا- (مراد حضرت عمرؓ ہیں- انھوں نے متعہ سے منع کر دیا)-

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْتِيْ بِتَحْلِيْلِ الْمُتْعَةِ - ابن عباسؓ متعہ کی حلت کا فتویٰ دیتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ پھر انھوں نے اپنے فتوے سے رجوع کیا- جمہور اہل سنت اور ائمہ اربعہ متعہ کی حرمت کے قائل ہیں)-

مَتْكٌ - کاٹنا (جیسے بَتْكٌ ہے)-

مُمَاتَكَةٌ - مہارت میں مقابلہ کرنا یعنی خرید وفروخت میں-

تَمَتُّكٌ - گھونٹ گھونٹ پینا-

مَتْكَاءُ - وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو یا اس کا ٹنہ بڑا ہو- جس کو بَظْرَاءُ بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَرَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ بِالْغِنَاءِ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَتَفَرَّقُوْا فَقَالَ يَا بَنِي الْمَتْكَاءِ اِذَا اَخَذْتُ فِيْ مَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ اِجْتَمَعْتُمْ وَ اِذَا اَخَذْتُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَفَرَّقْتُمْ - عمرو بن عاص ایک سفر میں تھے انھوں نے آواز نکال کر گانا شروع کیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوئے (گانا سننے کے سب مشتاق تھے) پھر انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو لوگ متفرق ہو گئے (اٹھ کر چل دیئے) تب عمرو نے کہا- ارے بے ختنے والی عورت کے بچو جب میں شیطان کے مزامیر لیتا ہوں (گانا بجانا) تو تم جمع ہو جاتے ہو اور جب اللہ کی کتاب پڑھنا شروع کرتا ہوں تو چل دیتے ہو منتشر و متفرق ہو جاتے ہو- نہایہ میں ہے مَتْكَاءُ وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو

(ہند کی کل عورتیں ایسی ہی ہیں) یا جس کا منہ بڑا ہو یا جو اپنا پیشاب نہ روک سکے- یہ مَتَكٌ سے نکلا ہے بہ معنی منہ کی رگ- بعض نے کہا جس کا قبل پھٹ کر دبر سے مل گیا ہو- مجمع البحار میں ہے کہ مُتْكٌ بہ ضمہ میم، حبشی زبان میں ترنج کو کہتے ہیں- ابن عیینہ نے کہا جو چیز چھری سے کاٹی جائے)-

مَتْنٌ- جماع کرنا، قسم کھانا، سخت مار مارنا، زمین میں چلنا، کھینچنا، پیٹھ پر مار لگانا-

مُتُوْنٌ- اقامت کرنا-

مَتَانَۃٌ- مضبوطی اور سختی-

تَمْتِیْنٌ- جمانا، کھڑا کرنا-

مُمَاتَنَۃٌ- ٹالا ٹولا کرنا، ٹال مٹول کرنا (جیسے مَمَاطَلَۃٌ ہے)-

مَتْنٌ- اصل کتاب- اس پر جو بڑھایا جائے اس کو شرح کہتے ہیں-

مَتْنُ الْحَدِیْثِ- حدیث کے اصل الفاظ-

مَتِیْنٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام متین بھی ہے یعنی بڑے زور اور قوت والا- اس کو کسی کام کے کرنے میں نہ مشقت ہوتی ہے نہ تھکن-

مَتَنَ بِالنَّاسِ یَوْمَ کَذَا- اس دن تمام دن لوگوں کے ساتھ چلتا رہا-

مَتَنَ فِی الْاَرْضِ- زمین میں چلا-

مَتْنَا الظَّھْرِ- پشت کے دونوں جانب دایاں اور بایاں-

مَتْنٌ- بلند اور سخت زمین کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع مِتَانٌ ہے)-

عَلٰی مُتُوْنِھَا- اس کی پیٹھوں پر-

فَقَامَ مُمْتِنًا- پھر وہ دیر تک کھڑا رہا (ایک روایت میں مُمْتَنًّا ہے یعنی احسان اور کرم کے ساتھ، ایک روایت میں مُمَثِّلاً ہے یعنی سیدھا کھڑا ہوا ایک میں مَثِیْلاً ہے مُثُوْل سے یعنی سیدھا کھڑا ہونا)-

مَتْوٌ- کھینچنا، دراز کرنا-

اِمْتَاءٌ- بری چال چلنا، روزی بہت ہونا-

لَاتُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی- مجھ کو حضرت یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو (یعنی اس طرح کہ حضرت یونس کی تحقیر و توہین نکلے- یا یہ حدیث اس وقت کی ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ تمام پیغمبروں کے سردار ہیں)-

بابُ المیم مع الثاء

مَثٌّ- ٹپکنا، پسینہ آنا، پونچھنا، چربی کھلانا، پیپ دور کرنا، پھیلانا-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ یَسْاَلُہٗ قَالَ ھَلَکْتُ قَالَ اَھَلَکْتَ وَ اَنْتَ تَمُثُّ مَثَّ الْحَمِیْتِ- ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپ سے سوال کرتا تھا- کہنے لگا میں ہلاک ہو گیا- انھوں نے کہا واہ تو ہلاک ہو گیا تو تو اس طرح (چکنائی) ٹپکا رہا ہے جیسے بن بالوں کی مشک سے گھی رستا ہے (یعنی اچھا موٹا تازہ چکنا چپڑا ہے گھی کی مشک کی طرح تیرے جسم سے چربی نکل رہی ہے)-

کَانَ لَہٗ مِنْدِیْلٌ یَمُثُّ بِہِ الْمَاءَ اِذَا تَوَضَّأَ- حضرت انسؓ کے پاس ایک تولیہ تھا وضو کے بعد اس سے پانی پونچھتے (بعض نے ایسا کرنا مکروہ سمجھا ہے مگر انسؓ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور بوڑھے آدمی (اگر اعضاء نہ پونچھیں تو سردی ہو جانے کا ڈر رہتا ہے ایسی حالت میں بلا کراہت جائز ہے اور ایک حدیث میں آنحضرتؐ سے بھی پونچھنا منقول ہے- گو اس کی اسناد میں ضعف ہے)-

مِثْقَالٌ- مشہور وزن ہے-

مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ- ذرہ کے برابر بھی کوئی نیکی ہو (یعنی توحید کے سوا)-

مَثْلٌ یا مُثْلَۃٌ- سزا دینا، ناک کان کاٹنا-

مُثُوْلٌ- سیدھا کھڑا ہونا، غائب ہونا، ظاہر ہونا، زمین کو روندنا، اس سے لگ جانا، اپنی جگہ سے سرک جانا، تشبیہ، کسی کے مثل ہونا-

مَثَالَۃٌ- فاضل ہونا-

تَمْثِیْلٌ- مثال بیان کرنا، افادہ کرنا، بات کرنا، نقش باندھنا، تصویر اتارنا، ناک کان کاٹنا-

تَمْثَالٌ- مشابہت دینا-

مُمَاثَلَةٌ - مشابہت۔

اِمْثَالٌ - مثل کرنا، قصاصاً قتل کرنا، بدلہ لینا۔

تَمَثُّلٌ - ایک بیت (شعر) کو مکرر سنانا۔

اُمْثُوْلَةٌ - سبق - کیونکہ وہ بار بار پڑھا جاتا ہے، مشق۔

تَمَاثُلٌ - مشابہ ہونا، تندرستی کے قریب ہونا۔

اِمْتِثَالٌ - اطاعت کرنا۔

اِنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْمُثْلَةِ - آنحضرتؐ نے مثلہ سے منع فرمایا - یعنی جانور کے ناک، کان، ذکر یا کوئی عضو کاٹنا۔

وَقَدْ مُثِّلَ بِہٖ - آنحضرتؐ نے حضرت حمزہؓ کی نعش کو دیکھا ان پر مثلہ کیا گیا تھا (کافروں نے جلن کے مارے آپ کے ناک، کان، اعضاء کاٹ لئے تھے - ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر کچا چبایا تھا)۔

سَتَجِدُوْنَ فِی الْقَوْمِ مُثْلَةً - (ابوسفیان نے جنگ احد کے ختم ہونے پر مسلمانوں سے کہا) تم اپنے مقتولوں کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ ان سے مثلہ کیا گیا ہے (گو میں نے اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں نے ان کو برا بھی نہیں سمجھا کیونکہ اس کے دل میں مسلمانوں کی عداوت بھری ہوئی تھی اس کا بیٹا - خسر - سالا جنگ بدر میں سب مارے گئے تھے)۔

نَھٰی اَنْ یُّمَثَّلَ بِالدَّوَابِّ - آنحضرتؐ نے جانوروں کا مثلہ کرنے سے منع فرمایا (اس طرح کہ ان کو باندھ کر یا کھڑا کر کے تیروں گولیوں سے ماریں، یا ان کے ناک کان اعضا زندگی کی حالت میں کاٹے جائیں - دوسری روایت میں ہے کہ جو جانور اس طرح مثلہ کیا جائے، اس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا)۔

قَالَ لَہٗ اِبْنُہٗ مُعَاوِیَةُ لَطَمْتُ مَوْلًی لَّنَا فَدَعَاہُ اَبِیْ ثُمَّ قَالَ اَمْثِلْ مِنْہُ - سوید بن مقرن کے بیٹے معاویہ نے ان سے کہا - میں نے اپنے ایک آزاد کردہ غلام کو طمانچہ مارا میرے باپ نے اس کو بلا بھیجا اور کہا اس سے یعنی مجھ سے بدلہ لے لے تو بھی اس کو ایک طمانچہ مار - (ایک روایت میں یوں ہے اِمْتَثِلْ فَعَفَا یعنی اس سے بدلہ لے پھر اس نے معاف کر دیا)۔

اَمْثَلَ السُّلْطَانُ فُلَانًا - بادشاہ نے اس سے قصاص لیا۔

مَحَنَتْ لَہٗ قِسِیُّھَا وَامْتَثَلُوْہُ غَرَضًا - ابوبکرؓ صدیق کے لئے کمانیں کھینچی گئیں اور ان کو نشانۂ ملامت بنایا۔

مَنْ مَّثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ خَلَاقٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ - جو شخص خط بنائے (رخساروں کے بال مونڈے یا اکھیڑے یا سیاہ خضاب کرے) اس کا اللہ کے پاس قیامت کے دن کوئی حصہ نہیں۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّمْثَلَ لَہُ النَّاسُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ - جس کو یہ بھلا لگے کہ لوگ اس کے سامنے سیدھے کھڑے رہیں اور وہ خود بیٹھا رہے (جیسے دنیا دار امیروں اور بادشاہوں کی عادت ہے) وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (اس لئے کہ یہ کبر اور غرور کی نشانی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو سب بری چیزوں سے زیادہ ناپسند ہے)

فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا - پھر آنحضرتؐ سیدھے کھڑے ہو گئے - (ایک روایت میں فَمَثَلَ قَائِمًا یا فَمَثُلَ قَائِمًا ہے معنی وہی ہیں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا مُمَثِّلٌ مِنَ الْمُمَثِّلِیْنَ - سب سے زیادہ عذاب ایک مصور کو ہوگا - مصوروں میں سے (جو جاندار کی مورت بناتا ہے)۔

رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبْلَةِ الْجِدَارِ - میں نے بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر دیکھی قبلہ کی دیوار پر (نماز میں آپ کو یہ تصویر دکھائی گئی چونکہ یہ تصویر تھی اس لئے قبلہ کی دیوار میں اس کا دکھائی دینا بعید از قیاس نہیں ہے - بعض نے کہا حقیقتہً بہشت اور دوزخ آپ کو دکھائی گئیں اور پروردگار کی قدرت سے یہ بھی کچھ عجیب نہیں ہے)۔

لَاتُمَثِّلُوْا بِنَامِیَةِ اللّٰہِ - اللہ کی مخلوق کی مورت مت بناؤ یا اس کا مثلہ مت کرو۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی سَعْدٍ وَّفِی الْبَیْتِ مِثَالٌ رَثٌّ - آنحضرتؐ سعدؓ کے پاس گئے ان کے گھر میں ایک پرانا فرش بچھا ہوا تھا۔

فَاشْتَرٰی لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِثَالَیْنِ - ہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے ایک ایک بچھونا خریدا (بعض نے کہا

مثال سے یہاں نَمَطْ مراد ہے یعنی رنگین کمل کا فرش جو بالوں سے بنتا ہے)-

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ كَانَ مُسْتَلْقِيًا عَلٰے مُثُلِهٖ - بہشت والوں میں سے ایک شخص اپنے بچھونوں پر چت لیٹا تھا-

اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب مجھ کو حیض آتا تو میں فرش سے اتر کر بوریے پر آجاتی - پھر آنحضرتؐ میرے نزدیک نہ آتے (یعنی حالت حیض میں صحبت نہ کرتے - رہا حائضہ کو ساتھ سلانا یا بچھونے پر سلانا' یہ ممنوع نہیں ہے - بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے)-

اَلَا وَاِنِّیْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ - سن لو خبردار رہو' مجھ کو اللہ تعالیٰ نے کتاب دی یعنی قرآن اور اس کے برابر ایک اور چیز (یعنی حدیث جو قرآن کی طرح واجب العمل ہے صرف فرق یہ ہے کہ قرآن ظاہری وحی ہے اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور حدیث باطنی وحی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی - مگر دونوں پروردگار کی طرف سے ہیں - بعض نے کہا مِثْلَهٗ مَعَهٗ سے یہ مراد ہے کہ قرآن کی تفسیر اور تشریح - یعنی آنحضرتؐ کو اجازت دی گئی کہ قرآن میں جو عموم ہے اس کو خصوص کریں' جہاں اجمال ہے اس کی تفصیل کریں' گھٹائیں بڑھائیں' بہرحال ہر صورت میں حدیث قرآن کی طرح واجب العمل ہے)-

اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهٗ - آنحضرتؐ نے مقداد بن اسودؓ سے فرمایا - اگر تو اس کافر کو مار ڈالتا جس نے کلمۂ توحید پڑھا لا الٰہ الا اللہ کہا تو تیرا حال وہ ہو جاتا جو اس کا حال تھا یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے (یعنی تو دوزخی ہو جاتا یا تیرا قتل جائز ہو جاتا جیسے اس کا قتل اسلام لانے سے پہلے جائز تھا)-

اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ - اگر تو اس کو قتل کرتا تو اس کے مانند ہو جاتا (یعنی ظالم' چونکہ قاتل نے یہ کہا کہ میں نے قتل کے ارادے سے اس کو نہیں مارا تو یہ قتل خطا ہوا جس میں قصاص نہیں ہو سکتا)-

اَمَّا الْعَبَّاسُ فَاِنَّهَا عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا - حضرت عباسؓ کی زکوٰۃ میرے ذمہ ہے اور اتنی ہی اور (چونکہ حضرت عباسؓ نے دو برس تک زکوٰۃ نہیں دی تھی اور آنحضرتؐ نے ان سے قرض کے طور پر دو برس کی زکوٰۃ پیشگی لے لی تھی اس لئے ان کی زکوٰۃ اپنے ذمہ کر لی)-

فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ - چور مال کا تاوان دو چند دے (یہ بر سبیل تغلیظ فرمایا نہ کہ وجوب' کیونکہ غاصب' ظالم اور تلف کرنے والے پر اتنا ہی تاوان واجب ہوتا ہے جتنی مالیت کی وہ چیز ہو - بعض نے کہا شروع اسلام میں تعزیر بالمال جائز تھی پھر منسوخ ہو گئی-

مترجم: کہتا ہے تعزیر بالمال متعدد احادیث سے ثابت ہے اور اس کے نسخ پر کوئی کافی دلیل نہیں ہے ایک حدیث میں ہے کہ گمے ہوئے اونٹ کی قیمت دے اور اتنی ہی اور - حضرت عمرؓ تعزیر بالمال دیا کرتے تھے - اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے - اور شیخ ابن قیمؒ نے السیاستہ الشرعیہ میں اس کی خوب تفصیل کی ہے اور تعزیر بالمال کا جواز بہت دلیلوں سے ثابت کیا ہے ہمارے زمانہ میں تمام مہذب اقوام میں تعزیر بالمال جاری ہے اور منجملہ سزاؤں کے مالی جرمانہ ایک عمدہ سزا قرار دی گئی ہے)-

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ - سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے پھر جو ان کے بعد افضل ہیں پھر جو ان کے بعد افضل ہیں (اسی طرح جتنا تقرب الٰہی زیادہ اور مرتبہ عالی ہوتا ہے اتنا ہی امتحان سخت ہوتا ہے-

نزدیکاں را بیش بود حیرانی

لیکن عام لوگ چین اور راحت میں رہتے ہیں چونکہ ان کو امتحان کی تکلیف اٹھانے کی طاقت نہیں ہوتی - لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا)-

يَتَمَثَّلُ لِيْ رَجُلًا - ایک مرد کی صورت میرے لئے بن کر آتے ہیں-

فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ - پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے (جیسے کوئی شخص پانچ وقت غسل کرتا رہے کیا اس کے بدن پر کچھ میل رہے گا)-

كَذَا اِنَّهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ - مومن کی ایسی ہی مثال ہے-

مَثَلُهَا كَمَثَلٍ - اس کی عجیب صفت یہ ہے۔

يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ - میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم جیسے جاہل لوگ مجھ کو دیکھیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ مِثْلَهُ يَا مِثْلَهُ - عبدالرحمٰن سے ایسی ہی روایت ہے (اہل حدیث کی اصطلاح ہے کہ مِثْلَهُ وہاں کہتے ہیں جہاں دونوں روایتوں میں کچھ فرق نہ ہو اور جو الفاظ میں کچھ فرق ہو لیکن مطلب ایک ہو تو نَحْوَهُ کہتے ہیں)۔

مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ - اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال۔

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا - اس مینہ (بارش) کی مثال جو ایک زمین پر برسا (اس کی تین قسمیں بیان کی ہیں، ایک تو وہ زمین جو پیداوار اگاتی ہے خود بھی تر و تازہ ہو کر فائدہ اٹھاتی ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے دوسری وہ زمین جس میں کچھ اگتا نہیں لیکن پانی محفوظ رہتا ہے۔ وہ اگرچہ فائدہ نہیں اٹھاتی مگر دوسروں کو یعنی آدمیوں اور جانوروں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ تیسری وہ شور زمین نہ جس میں کچھ اگتا ہے نہ پانی تھمتا ہے سب جذب ہو کر خشک ہو جاتا ہے وہ نہ خود فائدہ اٹھاتی ہے نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ یہی تینوں مثالیں علم سیکھنے والوں کی ہیں ایک تو وہ طالب علم جو علم پڑھ کر اس پر عمل کرتے ہیں احکام و مسائل کا استنباط کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں وہ پہلی زمین کی طرح ہیں۔ دوسرے وہ طالب علم جو علم تو پڑھتے ہیں لیکن ان کو اتنی سمجھ نہیں کہ اس میں سے احکام اور مسائل نکالیں مگر صرف اس کو محفوظ رکھتے ہیں، یہاں تک کہ دوسرے سمجھ دار لوگ ان کے پاس آ کر ان سے وہ علم سیکھ لیتے ہیں اور احکام اور مسائل نکالتے ہیں، وہ دوسری زمین کی طرح ہیں۔ تیسرے وہ طالب علم جو پڑھ کر سب بھلا دیتے ہیں نہ خود آپ فائدہ اٹھاتے ہیں نہ دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں، وہ تیسری زمین کی طرح ہیں)۔

اِنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِثْلَهُ - ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کے برابر ہیں (پھر آپ ان کو ہم سے زیادہ کیوں مرتبہ دیتے ہیں، ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ صحابہ نے حضرت عمرؓ سے کہا، ابن عباسؓ گو کمسن تھے مگر ایک عالم متبحر تھے اس وجہ سے حضرت عمرؓ بوڑھوں سے بڑھ کر ان کو مرتبہ دیتے۔

بزرگی بہ علم است نہ بہ سال
فضیلت بہ عقل است نہ بہ مال[1]

(م) بزرگی علم کی وجہ سے ہے نہ کہ عمر کی وجہ سے......
فضیلت عقل کی وجہ سے ہے نہ کہ مال سے

اُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ - یعنی قرآن ایسا معجزہ ہے جس کے مثل کوئی معجزہ نہیں، باقی معجزے جن پر لوگ ایمان لائے ایک دوسرے کے مانند تھے۔

خُذْ مِثْلَيْهَا - اس کا دو چند اور لے لے (سب ایک ہزار پانچ سو ہوں گے)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا - یا اللہ مجھ کو اس عورت کی طرح کر دے (جو گناہ سے پاک تھی)۔

بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - (جو شخص دنیا میں مسجد بنائے گا) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی گھر (یعنی اسی حیثیت اور ماپ کا یا ویسا ہی صاف اور پاکیزہ گو اس سے کہیں بڑا ہوگا) بہشت میں بنائے گا (بعض نے کہا مِثْلَهٗ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مسجدوں کو گھروں پر فضیلت ہے ویسے اس کے گھر کو بہشت میں دوسرے گھروں پر فضیلت ہوگی)۔

وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ مِثْلُ هٰذَا - نیک بات کا حکم کرنا، بری بات سے منع کرنا بھی اسی طرح یعنی جہاد کی طرح ہے (جیسے جہاد میں دو کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا درست ہے ویسا ہی امر بالمعروف میں بھی ایک آدمی کو دو کے مقابلہ سے نہیں ڈرنا چاہئے نہ بھاگنا)۔

وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ وَرُوِيَ عَشْرَةُ اَمْثَالِهٖ - اتنا ہی اور۔ ایک روایت میں اس کا دس گنا ہے (دونوں میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ پہلے ایک مثل کی وحی آئی ہوگی پھر دس مثل کی)۔

وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ - اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا (جتنا شوہر اور زوجہ کو ملے گا۔ بعضوں نے کہا مماثلت اصل اجر میں ہے نہ کہ اس کی مقدار میں)۔

---

[1] شرف و بزرگی علم سے حاصل ہوتی ہے عمر سے نہیں اور فضیلت و برتری بصیرت سے حاصل ہوتی ہے مال و دولت سے نہیں۔ (م)

مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰی صَغُرَ- پہلے اونٹ کی مثال دی پھر اتارتے اتارتے چھوٹا کر دیا (ایک انڈے کی مثال دی)-

مُثِّلَ لَهٗ شُجَاعًا- اس کا مال ایک سانپ کی شکل بن کر آئے گا-

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ- عبداللہ بن رواحہ کے شعر کو آپ نے بار بار پڑھا-

بَغِیٌّ یَتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا- ایک بدکار عورت جس کے حسن و جمال کی لوگ مثال بیان کرتے ہیں-

مَثَلُ عِلْمٍ لَّایَنْفَعُ کَکَنْزٍ لَّایُنْفَقُ- اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ پہنچے ایسے ہے، جیسے وہ خزانہ جس میں سے خرچ نہ کیا جائے (برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر)

مَثَلُ الْقَلْبِ کَرِیْشٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ- دل کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پر ایک کھلے میدان بے آب و گیاہ میں پڑا ہو (وہ برابر ہواؤں سے الٹا پلٹتا رہے گا ایسے ہی انسان کے دل کا بھی حال ہے- پروردگار اس کو الٹا پلٹتا رہتا ہے ایک ارادہ کرتا ہے پھر اس کو فسخ کر ڈالتا ہے)-

اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا- جب مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کو ایسا سماں بتلایا جاتا ہے گویا سورج ڈوبنے کے قریب ہے- (وہ کہتا ہے مجھ کو چھوڑو میں عصر کی نماز تو پڑھ لوں نماز قضا ہونے کو ہے)-

مَثَلُ الْجَنَّةِ- بہشت کی صف-

وَهُوَ اَمْثَلُ لَهٗ غِذَاءً- وہ اس کے لئے اچھی غذا ہوگا (جو اس کو طاقت دے گی اور خوب ہضم ہوگی، مزاج کے موافق ہوگی)-

لَوْ جَمَعْتُ النَّاسَ عَلٰی قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ- اگر میں لوگوں کو ایک ہی قاری کا مقتدی کر دوں تو بہت اچھا ہوگا (یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کے باب میں فرمایا- جب مختلف جماعتیں مختلف قاریوں کی امامت میں ہو رہی تھیں- جب تراویح میں جو نفل ہیں مختلف جماعتیں حضرت عمرؓ کو پسند نہ ہوئیں تو فرض نماز میں کئی جماعتیں کیونکر پسند ہوں گی- سب مسلمانوں کو ایک ہی جماعت میں نماز پڑھ لینا بہتر ہے اور یہ سخت مکروہ ہے کہ ایک جماعت ہو رہی ہو اس میں شریک نہ ہو کر دوسری جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے)-

لَوْ کَانَ اَبُوْطَالِبٍ حَیًّا لَرَاٰی سُیُوْفَنَا قَدْ بَسَاَتْ بِالْمَیَاثِلِ- (آنحضرتؐ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا) اگر ابوطالب آج زندہ ہوتے تو دیکھ لیتے کہ ہماری تلواروں کو بڑے بڑے لوگوں کے مارنے کی عادت ہوگئی ہے (ہماری تلواروں کو ان سے انس ہو گیا)-

وَاَمْثَلُ مَاتَدَاوَیْتُمْ- عمدہ دوا جس سے تم علاج کرتے ہو-

لَاتُمَثِّلُوْا- مثلہ مت کرو-

لَكَ بِمِثْلِهٖ- تم کو ایسا ہی ملے گا (باز ائد ہے)-

سَبْعُ اَرَضِیْنَ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ نَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ وَ اٰدَمُ کَاٰدَمِکُمْ وَ نُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَ اِبْرَاهِیْمُ کَاِبْرَاهِیْمِکُمْ وَ عِیْسٰی کَعِیْسٰی- (ابن عباسؓ نے وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کی تفسیر میں کہا کہ) زمینیں بھی سات ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح اور ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح، ایک عیسیٰ ہیں اس زمین کے عیسیٰ کی طرح (بیہقی نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے مگر سوائے ابوالضحیٰ کے اور کسی کو میں نہیں جانتا جس نے اس کو ابن عباس سے روایت کیا ہو انتہیٰ- تو یہ اثر شاذ ہوا اور ایسی شاذ روایتوں پر پورا اعتماد نہیں ہو سکتا- ابن کثیرؒ نے کہا ایسی شاذ روایت جس کی سند پیغمبر تک نہ ہو اس کے کہنے والے پر رد کی جائے گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید ابن عباسؓ نے یہ مضمون بنی اسرائیل سے لیا ہو)-

وَامْتَثَلُوْهُ غَرَضًا- ان کو نشانہ بنایا (ایک روایت میں اِنْتَثَلُوْهُ ہے یعنی ان کو چھوڑ دیا)-

وَاللّٰهُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ- اتنے ہی بار اللہ اکبر بھی کہے-

اَمْثَلُ اَصْحَابِكَ- آپ کے اصحابؓ میں بہتر اور افضل-

وَعَنْ یَّمِیْنِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ- اور داہنی طرف بھی اتنے ہی تھے-

لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ - ہم اس مثل کے مصداق نہ ہوں گے کہ ہبہ کر کے پھیر لینے والا (کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اس کو چاٹتا ہے)۔

اَلْعَبْدُ اِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِ الْاٰخِرَةِ مُثِّلَ لَهٗ وَوَلَدُهٗ وَعَمَلُهٗ - جب بندے کا پہلا دن آخرت کا ہوتا ہے تو اس کے مال، اولاد اور عمل کی تصویریں اس کے سامنے آتی ہیں (تینوں کی مثالی صورتیں نظر آتی ہیں)۔

اِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ خَرَجَ مَعَهٗ مِثَالٌ يُّقَدِّمُهٗ اَمَامَهٗ - (اخیر تک) جب مومن آخرت میں اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا تو ایک مورت اس کے آگے آگے چلے گی (وہ کہے گا تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی میں وہ خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں ایک مومن کو دی تھی، اس کی حاجت برداری کی تھی)۔

مِثْلًا مَا عَلَى الْحَشْفَةِ - حشفہ پر جتنا ہوتا ہے اس کا دو چند۔

وَفِيْكُمْ مِثْلُهٗ - ذوالقرنین کی طرح تم میں بھی ایک شخص موجود ہیں (یہ حضرت علیؓ نے اپنی طرف اشارہ کیا آپ کے سر مبارک پر دو ضربیں پڑی تھیں، ایک جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کی طرف سے، دوسری وفات کے قریب ابن ملجم مردود کے ہاتھ سے)۔

يَا كُمَيْلُ مَاتَ خَزَّانُ الْاَمْوَالِ وَالْعُلَمَاءُ بَاقُوْنَ مَابَقِيَ الدَّهْرُ اَعْيَانُهُمْ مَّفْقُوْدَةٌ وَّ اَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوْبِ مَوْجُوْدَةٌ - (حضرت علیؓ نے کمیل سے فرمایا) اے کمیل دنیا کا روپیہ جمع کرنے والے (مال و دولت کے شیفتہ اور فریفتہ) مر گئے (کوئی ان کا نام تک نہیں لیتا اور عام لوگ قیامت تک باقی زندہ اور قائم) ہیں۔ ان کے جسم گو گم گئے ہیں (ختم ہو گئے ہیں) مگر ان کی نصیحتیں اور مثالیں اور حکمت کی باتیں اب تک دلوں میں موجود ہیں۔

مَنْ مَّثَّلَ مِثَالًا خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ - جو شخص (جاندار کی) مورت بنائے وہ اسلام سے نکل گیا (مجسم جاندار کی مورت بنانا تو بالاتفاق حرام ہے اس کو توڑ ڈالنا شیوۂ اسلام ہے۔ لیکن نقشی تصویر میں یا فوٹوگراف کی تصویر میں اختلاف ہے۔ غیر جاندار کی تو بالاتفاق درست ہے اور جاندار کی بعض نے جائز رکھی ہے بعض نے مکروہ بعض نے حرام اور احتراز کرنا اس سے بہتر ہے)۔

تَمَثَّلَ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ - شاعر کا قول شہادت میں لایا۔

مَثْنٌ - مثانہ پر مارنا۔

مَثَنٌ - پیشاب مثانہ میں نہ رک سکنا۔

مَثَانَةٌ - وہ تھیلی جس میں جاندار کا پیشاب رہتا ہے (اس کی جمع مَثَانَاتٌ ہے)۔

اِنَّهٗ صَلّٰى فِيْ تُبَّانٍ وَّقَالَ اِنِّيْ مَمْثُوْنٌ - حضرت عمارؓ نے جانگیا (چڈھی) میں نماز پڑھی اور کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے۔

اَمْثَنُ - وہ شخص جس کا پیشاب نہ رکتا ہو۔

اَلسَّبْعُ الْمَثَانِيْ - سات وہ آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۂ فاتحہ)۔

بابُ المیم مع الجیم

مَجٌّ - ڈالنا، پھینکنا، مکروہ سمجھنا۔

تَمْجِيْجٌ - عیب کرنا، پک جانا، میٹھا ہو جانا۔

اِمْجَاجٌ - چل دینا، پانی بہنا۔

اِنْمِجَاجٌ - ٹپکنا، چھینٹ اڑنا۔

تَمَجْمُجٌ - عیب کرنے کی خواہش کرنا، لرزنا، ہلنا۔

مُجَاجٌ - تھوک جو منہ سے نکال کر پھینکے اور شہد۔

اَخَذَ حُسْوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَجَّهَا فِيْ بِئْرٍ فَفَاضَتْ بِالْمَاءِ الرَّوَاءِ - آنحضرتؐ نے ایک گھونٹ پانی لیا اور اس کو ایک کنویں میں ڈال دیا، اس کا پانی خوب رواں ہو گیا جو سیراب کرنے والا تھا (آپ کی کلی کی برکت سے کنویں کے سوتے کھل گئے پانی جھر جھر آنے لگا عرب لوگ کہتے ہیں مَجَّ لُعَابَهٗ اپنا تھوک پھینکا۔ بعض نے کہا مَجَّ اس وقت ہو گا جب اس کو دور پھینک دے)۔

لَايَمُجُّهٗ وَلٰكِنْ يَّشْرَبُهٗ فَاِنَّ اَوَّلَهٗ خَيْرُهٗ - (حضرت عمرؓ نے کہا) روزہ افطار کرتے وقت کلی نہ کرے منہ میں پانی لے کر اس کو پھینک نہ دے بلکہ پی جائے (تاکہ روزہ دار کے منہ کی

بو جو بہتر ہے وہ سب سے پہلے پیٹ میں جائے)۔

عَقَلْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَجَّۃً مَجَّھَا فِیْ بِیْرٍ لَّنَا۔ (محمود بن ربیع نے کہا) مجھ کو خیال ہے (اب تک یاد ہے) آنحضرتؐ نے ایک کلی لے کر ہمارے ایک کنویں میں ڈال دی (دوسری روایت میں یوں ہے مَجَّھَا فِیْ وَجْھِیْ یعنی میرے منہ پر کلی ڈال دی (تاکہ محمود کو برکت حاصل ہو یا صرف دل لگی کے طور پر بچوں کا دل ملانے کے لئے)۔

کَانَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالْمُجَاجِ۔ آنحضرت ﷺ ککڑی کو شہد سے لگا کر کھاتے (جو بالکل طبی مصلحت پر مبنی ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ کھجور کے ساتھ کھاتے۔ شہد کو مجاج اس لئے کہتے ہیں کہ وہ شہد کی مکھیوں کا تھوک ہے)۔

اِنَّہٗ رَاٰی فِی الْکَعْبَۃِ صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ مُرُوْا الْمُجَّاجَ یُمَجْمِجُوْنَ عَلَیْہِ۔ آنحضرتؐ نے کعبہ میں حضرت ابراہیمؑ کی مورت دیکھی تو فرمایا اس کو راستے میں ڈال دو اور بوڑھے لوگوں کو جن کی رال بہتی رہتی ہے یہ کہو کہ اس پر تھوکتے رہیں (تاکہ وہ مورت مٹ مٹا کر خراب اور ناپید ہو جائے۔ نہایہ میں ہے کہ مَجْمَجَۃٌ کتابت کو بدل دینا بگاڑ دینا۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَجْمَجَ فِیْ خَبَرِہٖ جب گول گول خبر بیان کرے جس سے تشفی نہ ہو اور مَجْمَجَ بِیْ مجھ کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیر دیا۔ بعض نے کہا مَجْمَجَۃ ایسی بات کہنا جو سمجھ میں نہ آئے اور حروف بے نقطہ اور اعراب کا لکھنا۔ ایک روایت میں یوں ہے مُرُوْا الْمَجَّاجَ یعنی کاتب سے کہو کہ اس تصویر پر سیاہی پھیر دے اس کو مٹا ڈالے)۔

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَۃٌ وَّلِلنَّفْسِ حَمْضَۃٌ۔ کان جو سنے اس کو یاد نہیں رکھتا بلکہ بھلا دیتا ہے اور نفس علم کی خواہش رکھتا ہے (علمی باتیں سننے کا اس کو بہت شوق ہے مگر کرے کیا کان سب باتوں کو محفوظ نہیں رکھتا بہت سی سنی ہوئی باتیں نکال کر پھینک دیتا ہے یعنی بھلا دیتا ہے)۔

لَاتَبِعِ الْعِنَبَ حَتّٰی یَظْھَرَ مَجَجُہٗ۔ انگور اس وقت تک مت بیچ جب تک پختہ نہ ہو جائیں ان میں مٹھاس نہ آ جائے۔

لَایَصْلُحُ السَّلَفُ فِی الْعِنَبِ وَالزَّیْتُوْنِ وَ اَشْبَاہِ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمَجِّجَ۔ انگور اور زیتون وغیرہ اور میوے ان کی طرح ہیں (جیسے کھجور، آم، آلوچہ، خوبانی ان کی بیع اس وقت تک درست نہیں ہے، جب تک پک نہ جائیں (کیونکہ اس سے پہلے جب کچے ہوں، بیچنے میں دھوکا ہے شاید کوئی آفت آئے اور میوہ بالکل تباہ ہو جائے تو مشتری کا روپیہ بائع مفت مار لے گا)۔

یُعَقِّلُ الْکَرْمُ ثُمَّ یُکَحِّبُ ثُمَّ یُمَجِّجُ۔ دجال سرسبز زمین میں آئے گا۔ انگور کا دانہ نمودار ہو گا پھر بڑھے گا پھر پک جائے گا (یعنی بہت جلد میوے نکلیں گے اور پکیں گے)۔

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ فَمَضْمَضَ مِنْہُ فَمَجَّ فِیْہِ مِسْکًا اَوْ اَطْیَبَ مِنَ الْمِسْکِ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک ڈول لایا گیا آپ نے اس میں سے ایک کلی لی پھر اس میں تھوک دی گویا وہ مشک تھی یا مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھی۔

مَجْدٌ یا مُجُوْدٌ۔ بہت سرسبز اور چارے والی زمین میں آنا سیری کے قریب پہنچ جانا، سیر کھلانا یا آدھا پیٹ، بزرگی، بزرگواری، عزت اور شرافت (بعض نے کہا مجد اور شرافت ددھیال سے حاصل ہوتی ہے جیسے حسب اور کرم۔ خود اپنی ذات کی صفات سے گو ددھیال شریف نہ ہوں)۔

تَمْجِیْدٌ۔ بزرگ کرنا، تعریف کرنا۔

مُمَاجَدَۃٌ اور مِجَادٌ۔ بزرگی میں مقابلہ کرنا۔

تَمَجُّدٌ۔ بزرگ ہونا۔

تَمَاجُدٌ۔ تعریف بیان کرنا، فخر کرنا۔

اِسْتِمْجَادٌ۔ بہت آگ لینا۔

فِیْ کُلِّ شَجَرٍ نَارٌ وَاسْتَمْجَدَ الْمَرْخُ وَالْعَفَارُ۔ ہر درخت میں آگ ہے لیکن مرخ اور عفار نے (دونوں درخت ہیں ان میں جلد آگ لگ جاتی ہے) خوب آگ لی ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو دوسروں پر کرم اور سخاوت میں فضیلت دینا منظور ہوتا ہے)۔

مَاجِدٌ۔ خلیق، بزرگ، شرافت والا مَاجِدٌ اور مَجِیْدٌ دونوں اللہ کے نام ہیں یعنی بڑی خوبیوں والا بزرگی والا بہت

احسان کرنے والا-

نَاوِلْنِیِ الْمَجِیْدَ- مجھ کو قرآن (مصحف) اٹھا دے (قرآن کو مجید کہتے ہیں یعنی بڑے شرف اور عظمت والا)-

مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ-میرے بندے نے میری تعظیم کی میری بزرگی اور بڑائی بیان کی-

اَمَّا نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) ہم لوگ ہاشم کی اولاد ہیں- بہادر' شجاع' بزرگی اور شرافت والے-

مَجَدَتِ الْاِبِلُ- اونٹ کشادہ چراگاہ میں آئے (جہاں چارے کی کثرت ہے)-

مِجْدَحٌ-ایک ستارہ ہے یا چاند کی ایک منزل جس کو دبران کہتے ہیں یا تین ستارے-عرب لوگ پانی کی بارش ان کے اثر سے سمجھتے تھے-

مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ- ہم پر مجدح کی وجہ سے پانی برسا (یہ لفظ پہلے گزر چکا ہے اور اس باب سے متعلق بھی نہیں ہے لیکن صاحب مجمع کے اتباع سے دوبارہ بیان ہوا)-

مَجْرٌ- پیاسا ہونا-

مَجَرٌ- پیٹ بھر جانا اور سیر نہ ہونا-

مُمَاجَرَةٌ-سود لینا (جیسے اِمْجَارٌ ہے) بچہ کا پیٹ میں بڑا ہو جانا-

شَاةٌ مَّجِرَةٌ- دبلی بکری پیٹ بڑھی-

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْمَجْرِ- آنحضرتؐ نے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے بیچنے سے منع فرمایا (چونکہ اس میں دھوکا ہے-معلوم نہیں زندہ پیدا ہوتا ہے یا مردہ-نہایہ میں ہے کہ ''حمل'' کو مَجْرًا اس وقت کہتے ہیں جب بڑھ جائے اور حاملہ بوجھل ہو جائے)-

كُلُّ مَجْرٍ حَرَامٌ- ہر حمل کی بیع حرام ہے-

فَيَلْتَفِتُ اِلٰی اَبِيْهِ وَقَدْ مَسَخَهُ اللّٰهُ ضِبْعًانًا اَمْجَرَ- حضرت ابراہیمؑ (قیامت کے دن) پھر جو اپنے باپ کو دیکھیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے بڑے پیٹ والا (اللہ تعالیٰ اس کو بجو کی شکل میں مسخ کر کے دوزخ میں ڈلوا دے گا تا کہ حضرت ابراہیمؑ کی ہتک حرمت نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)-

يَذَرُ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ مِجْرَایَ- (ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا لیکن روزہ خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا) روزہ دار اپنا کھانا پانی میرے واسطے چھوڑ دیتا ہے (یعنی میری رضا مندی کے لئے اصل میں مِنْ جَرَّایَ تھا نون حذف ہو گیا اور راء میں تخفیف ہو گئی)-

نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْمَجْرِ- آنحضرتؐ نے مجر کی بیع سے منع فرمایا (یعنی کوئی چیز حمل کے بدلے بیچنے سے- کذا فی مجمع البحرین)-

مَجُوْسٌ- ایک فرقہ ہے جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں- بعض نے کہا آگ کی' اصل میں مجوس ایک شخص تھا جس نے یہ دین وضع کیا یہ معرب ہے میخ گوش کا اس کے معنی چھوٹے کان والا-بعض نے کہا مجوس ایک فرقہ ہے ثنویہ میں سے جو دو خدا کے قائل ہیں کہتے ہیں یزداں خیر کا فاعل ہے اور اہرمن شر کا- وہ کہتے ہیں کہ اہرمن پہلے خدا کا یعنی یزداں کا مطیع تھا- اب اس سے باغی اور سرکش ہو کر علیحدہ ہو گیا ہے اور تمام بدی کا خالق وہی ہے بعض کہتے ہیں دنیا میں دو چیزیں ہیں نور اور ظلمت- نور تو یزداں ہے اور ظلمت اہرمن ہے اور آگ اور سورج کی عظمت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ نور ہیں اور یزداں کے مشابہ ہیں-

تَمْجِيْسٌ- مجوسی بنانا-

تَمَجُّسٌ- مجوسی ہو جانا-

اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ- (قدریہ یعنی معتزلہ جو کہتے ہیں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے) اس امت کے مجوسی ہیں (جیسے مجوسی خیر کا خالق یزداں کو اور شر کا خالق اہرمن کو جانتے ہیں- ویسے ہی قدریہ بھی' خیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور شر کو انسان اور شیطان کی طرف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ خالق دونوں کا ایک ہی ہے مگر بندے کو اللہ تعالیٰ ظاہر میں ایک قدرت دیتا ہے جس کو کسب کہتے ہیں اور اسی وجہ سے فعل اس کی طرف منسوب ہوتا ہے)-

سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ اٰكِلِيْ ذَبَائِحِهِمْ وَلَا نَاكِحِيْ نِسَاءِ هِمْ- مجوسیوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو

اہل کتاب سے کرتے ہو- مگر ان کے کاٹے ہوئے جانور مت کھاؤ نہ ان کی عورتوں سے نکاح کرو-

مَجْعٌ یا مَجَاعَةٌ - بیہودہ بکنا، فحش کہنا-

مَجْعٌ اور مَجْعَةٌ - سوکھی کھجور دودھ کے ساتھ کھانا یا کھجور کھا کر اوپر سے دودھ پی لینا-

مُمَاجَعَةٌ - فحش گفتگو ایک دوسرے سے کرنا-

تَمَجُّعٌ - دودھ کا ایک گھونٹ پی کر اوپر سے کھجور کھا لینا-

تَمَاجُعٌ - فحش گفتگو کرنا-

دَخَلَ عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَمَازَحَهٗ بِكَلِمَةٍ فَقَالَ اِیَّایَ وَكَلَامَ الْمِجَعَةِ - وہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس گیا اور ایک ٹھٹھے کی بات کی اس نے کہا جاہل اور احمقوں کی باتوں سے مجھ کو الگ رکھو (مِجَعَة جمع ہے مِجْعٌ کی - بہ معنی جاہل یا احمق - ایک روایت میں ہے اِیَّایَ وَكَلَامَ الْمَجَاعَةِ - یعنی بیہودہ اور فحش باتوں سے مجھ کو معاف رکھ)-

دَخَلْتُ عَلٰی رَجُلٍ وَّهُوَ یَتَمَجَّعُ - میں ایک شخص کے پاس گیا وہ کھجور دودھ کے ساتھ کھا رہا تھا-

فِیْ نِسَاءِ بَنِیْ فُلَانٍ مَّجَاعَةٌ - فلاں شخص کی عورتیں فحش گوئی کرتی ہیں-

مَجَاعَةٌ - شدت کی بھوک کو بھی کہتے ہیں-

مَجِیْعٌ - ایک قسم کا کھانا جو دودھ اور کھجور سے بنایا جاتا ہے-

مَجْلٌ یا مُجُوْلٌ یا مَجَلٌ - کام کرتے کرتے کھال سخت ہو جانا یا آبلہ پڑ جانا-

اِمْجَالٌ - کھال سخت کر دینا یا آبلے ڈال دینا (محیط میں ہے کہ مَجْلٌ پوست اور گوشت کے درمیان کثرت کار اور محنت سے پانی آ جانا)-

مَجْلَه - آبلہ-

اِنَّ جِبْرِیْلَ نَقَرَ رَاْسَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ فَتَمَجَّلَ رَاْسُهٗ قَیْحًا وَّ دَمًا - حضرت جبریلؑ نے ٹھٹا مارنے والوں میں سے ایک کے سر پر مار لگائی اس کا سر پیپ اور خون سے بھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں مَجَلَتْ یَدَاهُ مَجْلًا کام کرتے کرتے اس کے ہاتھ کی کھال موٹی ہو گئی اور اس پر آبلے آ گئے)-

اِنَّهَا شَكَتْ اِلٰی عَلِیٍّ مَجْلَ یَدَیْهَا مِنَ الطَّحْنِ - حضرت فاطمہ زہراؑ نے حضرت علیؑ سے یہ شکوہ کیا کہ آٹا پیستے پیستے میرے دونوں ہاتھوں کی کھال سخت ہو گئی ہے اس پر آبلے پڑ گئے ہیں)-

فَیَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ - اس کا نشان آبلے کے نشان کی طرح رہ جاتا ہے-

حَتّٰی مَجَلَتْ فِیْهِ الْاَیْدِیْ - یہاں تک کہ ہاتھوں پر اس میں آبلے آ گئے-

كُنَّا نَتَمَاقَلُ فِیْ مَاجِلٍ اَوْ صِهْرِیْجٍ - ہم ایک کنٹے یا گڑھے (تالاب) میں (جس میں پانی جمع ہوتا) غوطے لگاتے-

مَعِیَ مَجَلَّةُ لُقْمَانَ - میرے پاس لقمان کی کتاب ہے (جس میں لقمان کی نصیحتیں اور حکمت کی باتیں مذکور ہیں)-

طَحَنَتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی مَجَلَتْ یَدَاهَا - حضرت فاطمہؑ نے اتنی چکی پیسی کہ دونوں ہاتھوں کی کھال سخت ہو گئی آبلے پڑ گئے-

مَجْنٌ یا مُجُوْنٌ یا مَجَانَةٌ - بیہودہ دل لگی باتیں کرنا، فحش گوئی کرنا-

مُجُوْنٌ - سخت ہونا، بیہودہ اور فحش باتیں (جیسے خَلَاعَاتٌ ہے)-

تَمَاجُنٌ - مزاح کرنا، بیہودہ فحش بکنا-

مَاجِنٌ - بے حیا بے شرم شخص جس کو اپنے فعل یا قول کی کچھ پرواہ نہ ہو-

مَجَّانٌ - مفت، بلا قیمت، بلا بدل-

مِجَنٌّ اور مِجَانٌّ - ڈھال، سپر (یہ الفاظ متعدد احادیث میں وارد ہیں)-

قَطَعَ فِیْ ثَمَنِ مِجَنٍّ - آنحضرتؐ نے چور کا ہاتھ ایک سپر (ڈھال) کی مالیت چرانے میں کاٹا (یعنی پانچ درہم میں)-

وَعَلِیٌّ یَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ - (آنحضرتؐ کے زخم کو حضرت فاطمہؑ دھو رہی تھی) اور حضرت علیؑ سپر میں پانی ڈال رہے تھے-

وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ- کیا کوئی دن ایسا ہوگا جب میں مَجَنَّه کے پانیوں پر پہنچوں گا (مجنہ ایک موضع کا نام ہے مکہ کے بائیں جانب میں مکہ سے کئی میل پر وہاں بازار اور میلہ لگتا تھا)-

اِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ بِاللَّيْلِ وَيَكْشِفَهٗ- یہ بھی ایک بے شرمی میں داخل ہے کہ رات کو ایک (برا) کام کرے اور دن کو لوگوں سے اس کو بیان کرے (اپنا گناہ آپ کھولے)-

مَاشَبَّهْتُ وَقْعَ السُّيُوْفِ عَلَى الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَيَازِرِ عَلَى الْمَوَاجِنِ- (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) سروں پر تلواریں پڑنے کی میں تشبیہ نہیں دیتا مگر دھوبیوں کی مار سے جو لکڑیاں لے کر دوسری بڑی لکڑی (پاٹ) پر مارتے ہیں (لکڑی سے کپڑوں کو کوٹتے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں وَجَنَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ- یعنی دھوبی نے کپڑے کو کوٹا)-

خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْمَجُوْنُ لِزَوْجِهَا الْحِصَانُ مَعَ غَيْرِهٖ قُلْنَا وَمَا الْمَجُوْنُ قَالَ الَّتِىْ لَا تَمْتَنِعُ- بہتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ مجون ہو اور دوسروں سے اپنے آپ کو بچانے والی ہو (عفیفہ اور پاک دامن ہو) ہم نے عرض کیا- مجون کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے خاوند کو صحبت کرنے سے نہ روکے (بلکہ جب خاوند کو خواہش ہو تو اس کی خواہش خوشی کے ساتھ پوری کرے- البتہ حیض یا اور کوئی شرعی و طبعی مانع ہو تو وہ اور بات ہے)-

فَلَمَّا رَاَيْتَ الزَّمَانَ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ قَدْ كَلَبَ قَلَبْتَ لِابْنِ عَمِّكَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ- (حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ پر عتاب کیا، فرمایا) جب تم نے دیکھا کہ تمہارے چچا زاد بھائی پر سخت وقت آیا تو تم نے سپر کو الٹ دیا (دشمن سے میل جول کی پالیسی کرنے لگے)-

باب المیم مع الحاء

مَحَجَّةٌ- راستہ (اس کی جمع مَحَاجٌّ ہے)-

ظَهَرَ مَعَالِمُ الْجُوْرِ وَ تُرِكَتْ مَحَاجُّ السُّنَنِ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) ظلم اور ستم کے نشان اور جھنڈے بلند ہو گئے اور سنت کے راستے چھوڑ دیئے گئے (آنحضرتؐ کی سنت کو کوئی نہیں پوچھتا- رسم و رواج اور خواہش نفس کے لوگ پابند ہو گئے)-

مَحٌّ یا مَحَحٌ یا مُحُوْحٌ یا مُحُوْحَةٌ- پرانا ہونا، گل جانا (جیسے اِمْحَاحٌ ہے)-

مُحَاحٌ- بھوک-

مَحٌّ- پرانا کپڑا-

مُحٌّ- خالص انڈے کی زردی-

مَحَّاحٌ- جھوٹا جو بات کر کے تجھ کو خوش کرے لیکن کام نہ کرے-

مُحَّةٌ- انڈے کی زردی-

اَمَحٌّ- موٹا-

فَلَنْ تَاْتِيَكَ حُجَّةٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا كِتَابُ زُخْرَفٍ اِلَّا ذَهَبَ نُوْرُهٗ وَ مَحَّ لَوْنُهٗ- اب تیرے پاس کوئی دلیل نہ آئے گی مگر بھونڈی (مٹی ہوئی، ٹوٹی ہوئی) اور نہ کوئی آراستہ کتاب مگر اس کی چمک جاتی رہے گی اس کا رنگ پھیکا پڑ جائے گا- عرب لوگ کہتے ہیں مَحَّ الْكِتَابُ وَ اَمَحَّ کتاب پرانی ہو گئی)-

ثَوْبٌ مَحٌّ- پرانا بوسیدہ کپڑا-

وَثَوْبِىْ مَحٌّ- میرا کپڑا پرانا ہے-

مَحْجَرٌ- آنکھ کا حلقہ-

مُلِئَتْ مَحَاجِرِىْ- میرے آنکھ کے حلقے پھر گئے-

مَحْزٌ یا مِحَازٌ- جماع کرنا، لات مارنا-

فَلَمْ نَزَلْ مُفْطِرِيْنَ حَتّٰى بَلَغْنَا مَا حُوْزَنَا- ہم بے روزہ رہے یہاں تک اپنے ماحوز پر پہنچے- (ماحوز اہل شام کے محاورے میں اس مقام کو کہتے ہیں جو ان میں اور دشمن کے درمیان ہوتا ہے اس میں ان کے نام اور تحریرات وغیرہ رہتی ہیں)-

مُحَسِّر- ایک میدان کا نام ہے، عرفات اور منیٰ کے درمیان (وہاں سے حاجی گزرتے ہیں- کہتے ہیں یہاں ابرہہ کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا اور اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو حسرت

ہوئی تھی)-

مَحْشٌ - زور سے جماع کرنا' پوست گوشت سے جدا کرنا' جلا ڈالنا' اکھیڑ لے جانا-

اِمْتِحَاشٌ - جل جانا' غصہ ہونا-

مَاحِشٌ - بہت کھانے والا' پیٹو-

مَحَاشٌ - مال ومتاع' سامان-

مِحَاشٌ - مختلف قبیلوں کے لوگ جو آگ کے پاس جمع ہو کر محالفہ کریں-

مُحَاشٌ - جلا ہوا-

مُمْحِشٌ - جلانے والا-

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا - کچھ لوگ دوزخ سے جل کر نکلیں گے (مَحْشٌ - کھال جل کر ہڈی کھل جانا ایک روایت میں اُمْتُحِشُوْا ہے بہ صیغہ مجہول)-

اَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهٗ حَلَالًا لِاَنَّهٗ مَحَشَتْهُ النَّارُ - (ابن عباسؓ نے کہا) کیا میں وہ کھانا کھا کر وضو کروں جو حلال ہے صرف اس لئے کہ آگ نے اس کو جلایا (پکایا - یہ رَدّ ہے ان لوگوں کا جو آگ کے پکے ہوئے کھانے سے وضو ٹوٹ جانے کے قائل ہیں)-

مَحَاشُّ نِسَاءِ اُمَّتِیْ حَرَامٌ - میری امت کی عورتوں کے دبر حرام ہیں (ان میں دخول کرنا ناجائز ہے)-

تَحَشْحَشْنَا - ہم نے حرکت کی-

مَحْصٌ - بڑھ جانا' لات مارنا' میل صاف کرنا' خوب بٹنا' مارنا' چمکنا' بھاگنا-

تَمْحِيْصٌ - آزمانا' جانچنا' گھٹانا' پاک صاف کرنا-

يُمْحَصُ النَّاسُ فِيْهَا كَمَا يُمْحَصُ ذَهَبُ الْمَعْدِنِ - ایک ایسا فتنہ ہوگا اس میں لوگوں کی آزمائش ایسی ہوگی جیسے کان کے سونے کی آزمائش ہوتی ہے-

مَحَّصَ اللّٰهُ الْعَبْدَ مِنَ الذَّنْبِ - اللہ بندے کو گناہ سے پاک کرے گا-

رَبَّنَا مَحِّصْ عَنَّا ذُنُوْبَنَا - پروردگار! ہم کو گناہوں سے پاک صاف کر دے (گناہ کے پھندے سے چھڑا دے)-

مَحْضٌ - خالص اپوٹ دودھ ہو یا اور کوئی چیز-

مَحَضٌ - خالص (دودھ) پینا-

مُمَاحَضَةٌ - خلوص' سچی دوستی کرنا-

اِمْحَاضٌ - خالص (دودھ) پلانا-

اُمْحُوْضَةٌ - خلوص کی نصیحت-

مَمْحُوْضُ النَّسَبِ - جس کی ذات پاک صاف اور بے عیب ہو-

ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ - (وسوسہ سے کیوں ڈرتے ہو) وسوسہ آنا تو خالص ایمان کی دلیل ہے (کیونکہ وسوسہ کو ہر شخص برا جانتا ہے اس کو شیطانی خیال سمجھتا ہے' یہ کمال ایمان کی دلیل ہے- کیونکہ شیطان وسوسہ اندازی وہیں کرے گا جہاں ایمان ہوگا)-

لَمَّا طُعِنَ شَرِبَ لَبَنًا فَخَرَجَ مَحْضًا - جب حضرت عمرؓ کو خنجر مارا گیا (آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی اندھیرے میں ابولولؤ مجوسی نے کئی وار خنجر کے آپ پر کئے) تو آپ کو دودھ پلایا گیا' وہ جوں کا توں (بلا آمیزش نکل آیا- کمبخت قاتل نے آر پار سوراخ کر دیئے تھے- اس وقت طبیب نے لوگوں سے کہا دیکھو تم کو ان سے جو کہنا سننا ہے وہ کہہ سن لو یہ بچنے والے نہیں)-

بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَحْضِهَا وَ مَخْضِهَا - یا اللہ! ان لوگوں کو اس کے اپوٹ دودھ میں اور اس دودھ میں جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو یعنی مٹھے اور چھاچ میں برکت دے-

فَاَعْمَدَ اِلٰى شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ شَحْمًا وَّ مَحْضًا - اس نے ایک بکری نکالنے کا قصد کیا جو چربی اور دودھ سے بھری ہوئی تھی' خوب موٹی تازی دودھیل تھی-

كَانَ مَآءُهُ الْمَحْضُ - اس کا پانی اپوٹ دودھ تھا-

لَايُسْئَلُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا مَنْ مَّحَضَ الْاِيْمَانَ مَحْضًا اَوْ مَحَضَ الْكُفْرَ مَحْضًا - قبر میں اسی سے سوال ہوگا جو خالص مومن ہوگا یا خالص کافر ہوگا-

مَحَطَّةٌ - اترنے کا مقام (اب حال کے محاورہ میں ریلوے اسٹیشن کو کہتے ہیں)-

تَمْحِيْطٌ - انگلیاں پھیر کر برابر کرنا-

اِمْتِحَاطٌ - آگے بڑھ جانا' سونت لینا' نکال لینا-

عَامٌ مَّاحِطٌ - جس سال بارش کم ہو-

مَحْقٌ - میٹنا' باطل کرنا' محو کرنا' ہلاک کرنا' جلا ڈالنا' گھٹا دینا' برکت سلب کر لینا' جڑ سے کھود ڈالنا کہ اس کا نام ونشان باقی نہ رہے-

تَمْحِيْقٌ - باطل کرنا' محو کرنا-

اِمْحَاقٌ - مال میں تباہی آنا-

تَمَحُّقٌ اور اِمْتِحَاقٌ اور اِمِّحَاقٌ - باطل ہو جانا' محو ہو جانا-

يَوْمٌ مَّاحِقٌ - سخت گرمی کا دن-

مُحَاقٌ - مہینہ کی اخیر تین راتیں-

اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ - خرید و فروخت میں قسم کھانا گو اسباب کی نکاسی کراتا ہے (مال جلد بک جاتا ہے اور چند روز تک زیادہ بکری ہوتی ہے مگر (آخر میں) برکت کو مٹا دیتا ہے (ایسے شخص کے روپیہ پیسے میں برکت نہیں ہوتی)-

مَا مَحَقَ الْاِسْلَامُ شَيْئًا مَا مَحَقَ الشُّحَّ - اسلام کسی چیز کو اتنا نہیں میٹتا جتنا بخیلی اور لالچ کو- (بخیلی اور لالچ اسلام کی ضد ہیں)-

عَلَقَةٌ مُّحَاقًا - زور کا نطفہ-

وَاَيُّ مَحْقٍ اَمْحَقَ مِنْ دِرْهَمِ رِبًا يَمْحَقُ الدِّيْنَ فَاِنْ تَابَ مِنْهُ ذَهَبَ مَالُهُ وَافْتَقَرَ - (امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا- اللہ تعالے فرماتا ہے يمحق الله الربوا حالانکہ سود خوار کا مال تو روز بروز بڑھتا جاتا ہے- آپ نے فرمایا) ایک روپیہ سود کا دین کو میٹ دیتا ہے تو اس میٹنے سے زیادہ اور کیا میٹنا ہوگا اگر اس نے آئندہ سود سے توبہ کی تو اس کا مال تلف ہو جاتا ہے اور محتاج بن جاتا ہے-

طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَمْحَقُ دِيْنِيْ - میرا دل ہر ایک گناہ سے پاک کر دے' جو دین کو میٹ دیتا ہے-

مَحَقَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو برکت نہ دے-

يُكْرَهُ التَّزْوِيْجُ فِيْ مُحَاقِ الشَّهْرِ - مہینہ کی اخیر تین راتوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے (جس کی قمر در عقرب بھی کہتے ہیں- یہ امامیہ کی روایت ہے)-

مَحْكٌ - جھگڑا کرنا' خصومت کرنا-

اِمْحَاكٌ - لجوج غصہ ور ہونا-

تَمَحُّكٌ اور تَمَاحُكٌ - آپس میں جھگڑنا' لڑنا-

اَجُلٌ مَّحْكَانٌ - بدخلق' جھگڑالو مرد-

لَاتَضِيْقُ بِهِ الْاُمُوْرُ وَلَا تُمْحِكُهُ الْخُصُوْمُ - نہ مشاغل اس کو تنگ کرتے ہیں اور نہ جھگڑے اس کو غصہ میں لاتے ہیں (یعنی نہ تو کاموں سے اس کی طبیعت تنگ ہوتی ہے اور نہ جھگڑوں سے گھبراتا ہے)-

مَحْلٌ یا مُحُوْلٌ یا مَحَالَةٌ - قحط پڑنا' خشک سالی ہونا-

مَحْلٌ یا مِحَالٌ - فریب کرنا-

تَمْحِيْلٌ - زور دینا' قوی کرنا-

مُمَاحَلَةٌ اور مِحَالٌ - مکروفریب کرنا' دشمنی کرنا-

اِمْحَالٌ - خشک سالی' قحط ہونا-

تَمَحُّلٌ - حیلہ اور مکر سے طلب کرنا' حیلہ وحوالہ کرنا-

تَمَاحُلٌ - ایک دوسرے سے مکروفریب کرنا-

مَاحِلٌ - رنگ بدلا ہوا-

مَحَّالٌ - مکار' دغاباز' شیطان-

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اَنَا الَّذِيْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كِذْبَاتٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا فِيْهَا كِذْبَةٌ اِلَّا وَهُوَ يُمَاحِلُ بِهَا عَنِ الْاِسْلَامِ - حضرت ابراہیمؑ قیامت کے دن کہیں گے جب لوگ ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے' میں اس لائق نہیں ہوں' میں نے (دنیا میں) تین جھوٹ بولے تھے- آنحضرتؐ نے فرمایا- خدا کی قسم یہ تین جھوٹ ایسے تھے جن میں ہر ایک جھوٹ کی وجہ سے وہ اسلام کو زور دینا چاہتے تھے (اور شرک کو توڑنا ذلیل وخوار کرنا)-

رَجُلٌ مَحِلٌ - بیکار آدمی-

اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَّ مَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ - قرآن کسی کا تو سفارش کرنے والا ہے ایسی سفارش جو قبول ہوگی اور کسی کی چغلی

کھانے والا ہے جس کی بات سچ مانی جائے گی (یعنی جو قرآن کو سمجھ کر پڑھے گا - اس پر عمل کرے گا - اس کی تو قرآن سفارش کرے گا اور جو کوئی بےطوری سے پڑھے گا' اس پر عمل نہ کرے گا اس کا حال اللہ تعالیٰ سے بیان کردے گا اور اللہ تعالیٰ قرآن کا کہنا سچ تسلیم کرے گا)-

لَاتَجْعَلْهُ مَاحِلًا مُّصَدَّقًا - یا اللہ قرآن کو ہماری چغلی کھانے والا مت کر' جس کی چغلی سچ مانی جائے گی-

لَایُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شِيَةِ مَاحِلٍ - ان کا عہد و پیمان کسی مکار کی چغلی کھانے سے نہیں ٹوٹے گا' (ایک روایت میں عَنْ سُنَّةِ مَاحِلٍ ہے)-

لَایَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ وَ مِحَالُهُمْ غَدْوًا مِّحَالَكَ - (عبدالمطلب نے کہا) یا اللہ! ان کی صلیب اور ان کی قوت کل تیری قوت پر غالب نہ ہوگی (تو ان سے سمجھ لے گا اپنا گھر بچا لے گا)-

وَ اَطْعَمَ فِی الْمُحْلِ عَمْرُو الْعَلَا - عمرو علا نے قحط سالی میں لوگوں کو کھانا کھلایا-

اِنَّ مِنْ وَّ رَائِكُمْ اُمُوْرًا مُّتَمَاحِلَةً (حضرت علیؓ نے فرمایا) ابھی تو آگے بہت سے فسادات آنے والے ہیں جو مدت تک قائم رہیں گے (یا جن کا بیان کرنا شرح طویل چاہتا ہے)-

اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ اَهْلِكَ مَحْلًا - کیا تو اپنے گھر والوں کے میدان میں نہیں گزرا جہاں خشک سالی تھی-

حَرَّمْتُ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا مَسَدَ مَحَالَةٍ - میں نے مدینے کے درختوں کو حرام کیا کوئی ان کو نہ اکھیڑے نہ کاٹے مگر چرخی کی رسی بنانے کے لئے (جو ایک درخت کی چھال سے بنائی جاتی ہے)-

مَحَالَة - کنویں کا چرخ جس کو بَكَرَة بھی کہتے ہیں- گہرے کنوؤں پر پانی آسانی سے کھینچنے کے لئے لگایا جاتا ہے-

اَيْقَنْتُ اَنِّیْ لَا مَحَالَةَ حَيْثُ صَارَ الْقَوْمُ صَائِرٌ - مجھ کو یقین ہے کہ میں بھی وہیں جاؤں گا جہاں اور میرے قوم والے گئے ہیں (کوئی حیلہ بچاؤ کا نہیں چل سکے گا - یعنی موت ضرور آئے گی - بعض نے کہا لامحالہ حول وقوت سے نکلا ہے - یعنی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اکثر لامحالہ کا لفظ یقین' حقیقت اور ضرور بالضرور' چار و ناچار کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے)-

اَدْرَكَهٗ لَا مَحَالَةَ - وہ اس کو ضرور پالے گی (تقدیر کا لکھا پورا ہوگا)-

اِنْ حَوَّلْنَاهَا عَنْكَ بِمِحْوَلٍ - اگر ہم اس کو ہٹانے کے ہتھیار سے تجھ پر ہٹا دیں (ایک روایت میں مَحْوَلٌ بہ فتحہ میم ہے یعنی کسی ہٹانے کی جگہ میں اس کو ہٹا دیں)-

مَنْ مَّحِلَ بِهِ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُدِّقَ - قرآن جس کی چغلی قیامت کے دن کھائے گا اس کی بات سچ مانی جائے گی (قرآن کا کہنا تسلیم کیا جائے گا)-

فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُوْنَ وَيَضْمَحِلُّ الْمَحِلُوْنَ - اس وقت جھوٹے شک کریں گے اور حشر کو محال کہنے والے دب جائیں گے-

يَاْتِیْ زَمَانٌ لَّايُقَرَّبُ فِيْهِ اِلَّا الْمَاحِلُ - ایک زمانہ ایسا آئے گا جب بادشاہوں کا مقرب وہی شخص ہوگا جو چغلی کھائے گا (چغل خور لوگوں کی شکایت کرنے والے یہی بادشاہوں کے مصاحب ہوں گے)-

رَخَّصَ فِیْ قَطْعِ الْاِذْخَرِ وَ عُوْدَیِ الْمَحَالَةِ - حرم کے درخت کاٹنے سے منع فرمایا مگر اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دی اور چرخ کے لئے دو لکڑیاں لینے کی-

مَحْنٌ - مارنا' آزمانا-

مِحْنَةٌ - (اسم مصدر ہے) پہننا پرانا ہوئے تک دینا' جماع کرنا' مٹی اور کیچڑ نکالنا' نرم کرنا' پوست اتارنا' کھینچنا-

تَمْحِيْنٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

اِمْتِحَانٌ - آزمانا' غور و فکر کرنا' کھول دینا' کشادہ کرنا-

فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ - یہی تو جانچا ہوا اور امتحان کیا ہوا شہید ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں مَحَنْتُ الْفِضَّةَ میں نے چاندی کو صاف کیا (اس کو آگ پر رکھ کر میل کچیل سے پاک کیا)-

اَلْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ - لوگوں کا امتحان لینا بدعت ہے (یہاں امتحان سے یہ مراد ہے جو ظالم بادشاہ اور حاکم کیا کرتے ہیں کہ

ایک شخص کو ناحق پکڑ کر اس سے سوالات کرتے ہیں تم نے ایسا کیا تم نے ویسا کیا' تمہارا اعتقاد فلاں پیر یا مولوی یا فقیر کی نسبت کیا ہے اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ کسی طرح بھی اس کو حیران کر کے متہم کریں اور سزا کا حکم لگا دیں)-

اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ - اس نے امتحان پورا کیا (اس کی بیعت کامل ہوگئی ہاتھ ملانے کی ضرورت نہیں)-

اِذَا هَاجَرْنَ يُمْتَحَنَّ - عورتیں جب ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لیا جائے-

خَاتِمَةُ الْمِحَنِ - اخیر محنت یعنی بلا (مِحَنٌ جمع ہے محنت کی جیسے سِدْرٌ اور سِدَرٌ)-

مُحَنَّبٌ - ایک کنویں یا زمین کا نام ہے مدنیہ میں-

مَحْوٌ - مٹ جانا' نشان باقی نہ رہنا' میٹنا' نشان باقی نہ رکھنا' بخش دینا-

تَمْحِيَةٌ - خوب میٹنا-

اِمِّحَاءٌ - نشان مٹ جانا (جیسے اِمْتِحَاءٌ ہے)-

مَاحِيْ - یہ آنحضرتؐ کا نام بھی ہے یعنی کفر اور شرک کو میٹنے والے یا دلیل اور حجت سے دوسرے جھوٹے دینوں کو باطل کرنے والے یا اپنی امت کے گناہوں کو معاف کرانے والے-

مَحْوُ الْخَطَايَا - گناہوں کی بخشش-

اُمْحُهٗ - (آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا' جب کہ وہ معاہدہ حدیبیہ لکھ رہے تھے- اور کافروں نے اعتراض کیا) اچھا رسول اللہ کا لفظ میٹ دو (انھوں نے کہا میری مجال نہیں- تب آنحضرتؐ نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے کر بدست خاص رسول کا لفظ میٹ کر ''عبد'' کا لفظ لکھ دیا- حالانکہ آپ لکھے پڑھے نہ تھے)-

اِتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا - اگر کوئی برائی تجھ سے سرزد ہو جائے تو اس کے بعد ہی ایک نیکی لگا دے وہ اس کو میٹ دے گی (مثلاً کسی عورت کی طرف نظر بد ڈالی تو اس کے بعد ایک بیوہ یا یتیم کے ساتھ سلوک کیا- زبان سے جھوٹ نکل گیا تو اس کے بعد کچھ تلاوت قرآن کی خیرات کر دی)-

اِنْمِحَاءٌ - مٹ جانا (اسی کو اِمِّحَاءٌ بھی کہتے ہیں)-

بابُ المیم مع الخاء

مُخٌّ - مغز گودا-

تَمْخِيخٌ اور تَمَخُّخٌ اور اِمْتِخَاخٌ - مغز نکالنا-

اِمْخَاخٌ - مغز دار ہونا' موٹی ہونا' تر ہونا-

مُخَاخَةٌ - جو ہڈی میں سے چوسنے والے کے منہ میں آئے-

مَخِيْخٌ - مغز دار ہڈی-

اَمْرٌ مُمِخٌّ - ایک لمبا کام-

شَاةٌ مُمِخَّةٌ - موٹی بکری-

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ - دعا عبادت کا مغز ہے- (کیونکہ دعا بجا آوری ہے حکم الٰہی کی- اس نے فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ - دوسرے یہ کہ بندہ جب یہ سمجھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک حاجت کا بر لانے والا اور ہر ایک مراد پوری کرنے والا ہے اور وہی صحت مند اور بیمار کرنے والا ہے وہی روزی رزق دینے والا ہے' وہی آخرت میں نجات دینے والا ہے- وہ خدائے قادر کریم کو چھوڑ کر دوسروں کو نہیں پکارے گا- بعض نے اس حدیث میں مُخُّ الْعِبَادَةِ حائے حطی سے نقل کیا ہے یعنی انڈے کی زردی- مگر نہایہ میں مُخُّ الْعِبَادَةِ ہے خائے معجمہ سے اور وہی مشہور ہے)-

فَجَاءَ يَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا مِخَاخُهُنَّ قَلِيْلٌ - دبلی بکریاں ہانکتا ہوا آیا جن (کی ہڈی) میں مغز تھوڑا تھا-

سَجَدَ لَكَ مُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ - تجھ کو میرے مغز اور ہڈی اور پٹھے نے سجدہ کیا (سب تیرے سامنے زمین پر پڑے ہیں)-

مُخِتٌّ - وہ جو لوگوں کے ساتھ کھائے پئے ان سے خلط ملط رہے-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخِتًّا - آنحضرت ﷺ ملنسار تھے-

مَخْرٌ یا مُخُوْرٌ - پانی کو چیرتے ہوئے آواز کے ساتھ چلنا' چیرنا' اچھا ہونا' عمدہ مال لے لینا-

تَمَخُّرٌ - ناک ہوا کے مقابل لگانا' دیکھنا-

اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَمَخَّرِ الرِّیْحَ - جب کوئی تم میں پیشاب کرنا چاہے تو پہلے دیکھ لے ہوا کس طرف کی ہے (اگر ہوا کے مقابل بیٹھے گا تو پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر منہ پر آئیں گی)۔

وَاسْتَمْخِرُوا الرِّیْحَ - تم پیشاب کے وقت اپنی پیٹھ ہوا کی طرف کرو (تو ہوا اس کے داہنے بائیں طرف سے نکلتی ہے گویا اس نے ہوا کو چیرا)۔

خَرَجْتُ اَتَمَخَّرُ الرِّیْحَ - میں ہوا خوری کے لئے نکلا۔

لَتَمْخُرَنَّ الرُّوْمُ الشَّامَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا - نصرانی لوگ شام کے ملک کو چالیس دن تک چیرتے پھریں گے (یعنی اس کی ہر جانب کی سیر کریں گے)۔

اَلشَّرَابُ عَلَیْهِ حَرَامٌ حَتّٰی تُسَوّٰی بِالْاَرْضِ هَدْمًا وَّ حَرْقًا - یہ شراب خانے کیسے' پانی پینا مجھ پر حرام ہے جب تک یہ سب گرا کر اور جلا کر زمین کے برابر نہ کر دیئے جائیں۔ (نہایہ میں ہے کہ مَوَاخِیْر جمع ہے مَاخُوْر کی' مَاخُوْر وہ مقام جہاں شہدے لچے بدمعاش' فاسق' فاجرا کٹھے ہوتے ہیں کوئی جوا کھیلتا ہے کوئی نشہ پیتا ہے جیسے مدک خانے' چنڈو خانے' سیندہ خانے) یا کلالوں کے گھر یہ معرب ہے میخور کا یعنی شراب پینے والا بعض نے کہا عربی لفظ ہے)۔

مِخْرَقَةٌ - جھوٹ بولنا' طمع سازی کرنا۔

مِخْرَاق - گڑیا' وہ کھلونا جو بچے چیتھڑے بٹ کر بناتے ہیں۔

بِمَا کَانَ یُمَخْرِقُ بِهٖ - جس کو وہ جھوٹ بنا کر لایا کرتا تھا۔

اَلسَّیْفُ مِخْرَاقُ لَاعِبٍ - تلوار کھیلنے والے کا کھلونا ہے (جاہل کا کام شمشیر کشی ہے - جہاں حجت اور دلیل میں بس نہ آیا تو غصے ہو کر تلوار کھینچ لی)۔

مِخَشٌّ - ملنسار' زود شناس۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِخَشًّا - آنحضرتؐ ملنسار تھے۔ (لوگوں کے ساتھ کھاتے پیتے' ہنستے بولتے جو دلیل ہے صحت مزاج اور وفور عقل کی۔

مَخْضٌ - دودھ میں سے مسکہ (مکھن) نکال لینا' زور سے ہلانا' پلٹ دینا' انجام دیکھنا۔

مَخِیْضٌ اور مَمْخُوْضٌ - سپریٹا' چھاج' وہ دودھ جس کا مسکہ (مکھن) نکال لیا گیا ہو۔

مَخَاضٌ اور مِخَاضٌ - زچگی قریب ہونا' درد زہ شروع ہونا۔

تَمْخِیْضٌ بمعنی مَخْضٌ ہے۔

اِمْخَاضٌ - دودھ کا دہی ہو جانے کے قریب ہونا' اونٹوں کا حاملہ ہونا' قریب بہ زچگی۔

تَمَخُّضٌ - چھاج ہو جانا۔

اِمْتِخَاضٌ - دودھ کا اس برتن میں ہلنا جس میں مسکہ (مکھن) بنایا جاتا ہے' نکالنا' حرکت دینا۔

اِسْتِمْخَاضٌ - دودھ کا دیر میں جمنا۔

مَخَاضٌ - پیٹ والی اونٹنیاں یا جو جننے کے قریب ہوں ان کے حمل پر دس مہینے گزر گئے ہوں (اس کا مفرد خَلِفَةٌ ہے جیسے اِبِلٌ کا مونث نَاقَةٌ ہے)۔

فِیْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ - پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔ (یعنی وہ اونٹنی جو دوسرے سال میں لگی ہو کیونکہ اس کی ماں اس عمر میں حاملہ ہو جاتی ہے گو حاملہ نہ ہو)۔

اِبْنُ مَخَاضٍ - وہ اونٹ کا بچہ جو دوسرے سال میں لگا ہو۔

دَعِ الْمَاخِضَ وَالرُّبّٰی - پیٹ والی بکری اور جو جننے کے قریب ہو یا گھر میں پلی ہو اس کو چھوڑ دے (زکوٰۃ نہ لے)۔

بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ - جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں جن میں ایک بنت مخاض زکوٰۃ کی دینا ہوتی ہے (یعنی پچیس اونٹ)۔

اِنَّ امْرَاَةً زَارَتْ اَهْلَهَا فَمَخَضَتْ عِنْدَهُمْ - ایک عورت اپنے کنبے والوں سے ملنے آئی تھی اس کو وہیں درد شروع ہو گئی (یعنی زچگی کی درد)۔

فَاَعْمِدُ اِلٰی شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ مَّخَاضًا وَّ شَحْمًا - پھر ایک بکری کا قصد کرے جو بچہ سے اور چربی سے بھرپور ہو' (حاملہ بھی ہو موٹی بھی ہو)۔

بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَحْضِهَا وَ مَخْضِهَا - یا اللہ ان کے خالص دودھ میں اور اس دودھ میں جس کا مکھن نکال لیا گیا ہو (چھاج میں) برکت دے۔

اِنَّهٗ مُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَةٍ تُمْخَضُ مَخْضًا - ایک جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا لوگ اس کو جلد جلد حرکت دے رہے تھے۔

مَخْطٌ یا مُخُوْطٌ - گھس جانا' پار ہو جانا' سونت لینا' جلدی کرنا' کھینچنا۔

مُخَاطٌ - رینٹ جو ناک سے نکال کر پھینکا جائے۔

اِمْخَاطٌ - پار کرنا۔

تَمَخُّطٌ - ناک سنکنا' سونت لینا (جیسے اِمْتِخَاطٌ ہے) اوچک لے جانا۔

اِمْتَخِطْ فَاِنَّكَ مَزْكُوْمٌ - ناک سنک ڈال تجھ کو زکام ہے۔

فَرَاٰی مُخَاطًا اَوْ نُخَاعَةً فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ نے ناک کا رینٹ یا حلق کا بلغم مسجد کے قبلہ کی دیوار میں دیکھا۔

مَخْنٌ - رونا' جماع کرنا' پانی نکالنا' چھیلنا۔

مِخَنٌّ - لمبا مرد۔

مِخَنَّةٌ - لمبی عورت۔

یَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَّ مَلَاذَةً - خیانت اور بھاگ نکلنے کے ساتھ باتیں کرتے ہیں (ابوموسیٰ نے مَجَانَةً نقل کیا ہے جو ''مجون'' سے ہے بمعنی فحش گوئی)۔

بابُ المیم مع الدّ ل

مَدْحٌ - تعریف کرانا' سراہنا (اس کی ضد ذَمٌّ ہے)۔

اِنْمِدَاحٌ - کشادہ ہونا۔

تَمْدِیْحٌ اور تَمَدُّحٌ - کے بھی یہی معنی ہیں یعنی مَدْحٌ (اور عرب لوگ کہتے ہیں تَمَدَّحَ الرَّجُلُ اس نے چاہا کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور اس بات سے فخر کیا جو اس کو حاصل نہیں ہے' کشادہ ہونا)۔

اِمْتِدَاحٌ بمعنی مَدْحٌ ہے اور کشادہ ہونا۔

لَا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْمِدْحَةِ - اللہ تعالیٰ کو کوئی بات اس سے زیادہ پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اللہ کے سوا دوسروں کے لئے یہ صفت مذموم ہے کہ اپنی تعریف پسند کریں مگر اس خداوند مالک زمین و آسمان کو زیبا ہے کہ اپنی تعریف پسند کرے کیونکہ وہ جامع ہے تمام کمالات اور محاسن کا اور ہر ایک عیب اور برائی سے پاک ہے)۔

اَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ - خوشامد اور تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (جن لوگوں نے اپنی عادت یہ بنالی ہے' اس میں وہ تعریف داخل نہیں ہے جو دوسروں کی ترغیب کے لئے نیک کام پر کی جائے اور واجبی اور درست الفاظ سے کی جائے اس میں مبالغہ اور افراط نہ ہو)۔

لَا یَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ - پروردگار تیری واقعی اور پوری تعریف کسی کہنے والے کے کہنے سے ادا نہیں ہو سکتی (بلکہ جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے اس کی تعریف میں گو کیسی ہی ہم بلند پرواز کریں اس کی شان اس سے بھی اعلیٰ ہے۔

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست[1]

مُدَحِّجٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (ہجرت کی حدیث میں اس کا ذکر ہے)۔

مَدْخٌ - مدد کرنا پوری مدد' بڑا ہونا۔

تَمَدُّخٌ - تکبر۔

مَدٌّ - بہنا' بلند ہونا' لمبا ہونا' دوات سے روشنائی لینا کتابت کے لئے' پانی زیادہ ہونا' پھیلا دینا' دراز کرنا' تکنا' مہلت دینا' جذب کرنا' مدد آنا' فریادرسی کرنا' زمین میں کھاد ملانا۔

مُمَادَّةٌ - ٹال مٹول کرنا۔

اِمْدَادٌ - مدد دینا' مہلت دینا' میعاد لگا دینا' عطا کرنا' مدد کرنا' فریادرسی کرنا' پیپ پڑ جانا (یعنی مِدَّہ)۔

---

[1] تیری حمد وثنا کی آخری حد اگر کوئی ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہو سکتی ہے کہ تیری حمد وثنا کرتے کرتے انسان تھک جائے۔ (حقیقت یہ ہے کہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی آخری حد نہیں آتی)۔ (م)

اِمْتِدَادٌ - کھنچ جانا' اکڑنا' ناز کرنا' دیکھنا-

اِسْتِمْدَادٌ - مدد چاہنا' دوات سے روشنائی لینا-

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمٰتِہٖ - سبحان اللہ اتنی بار جتنی بار اس کے کلمات لکھنے کے لئے سیاہی لینا پڑے- (اس کے کلمات بے انتہا ہیں اگر سارے زمین کے درخت قلم بن جائیں اور ساتوں سمندر سیاہی' جب بھی اس کے کلمات ختم نہ ہوں- مطلب یہ ہے کہ بے انتہا اور بے شمار اس پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں- بعض نے کہا مِدَاد سے عِدَاد مراد ہے یعنی اس کے کلمات کے عدد کے موافق)-

یَنْبَعِثُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِدَادُھُمَا اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ - حوض کوثر میں دو پرنالے ہیں بہشت کی نہریں اس میں پانی کی مدد پہنچا رہی ہیں (حوض ہمیشہ بھرپور رہتا ہے)-

ھُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ وَ مَادَّۃُ الْاِسْلَامِ - قریش کے لوگ عربوں کی جڑ ہیں اور اسلام کے مددگار (انہی کی مدد سے اسلام کا لشکر قوی ہوتا ہے- نہایہ میں ہے کہ جس چیز سے تو کسی قوم کی مَدَد کرے خواہ جنگ میں ہو یا اور کسی امر میں تو وہ مَادَّہ کہلائے گی- ہمارے زمانہ میں مَادَّہ بمعنی فقرہ آتا ہے اور قانون کی کتابوں میں اس کا اکثر استعمال اسی معنی میں ہوتا ہے اور اصلاح اطباء میں خلط روی کو کہتے ہیں اور اصطلاح فلاسفہ میں ہیولیٰ اولیٰ یعنی میٹر (matter) کو)-

اِنَّ الْمُؤَذِّنَ یُغْفَرُ لَہٗ مَدُّ صَوْتِہٖ - اذان دینے والے کے اتنے گنا بخشے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اتنی مسافت میں جتنے گناہ سمائیں وہ سب بخش دیئے جاتے ہیں- ایک روایت میں مَدٰی صَوْتِہٖ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا- نہایہ میں ہے کہ یہ تمثیل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے لَوْلَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا لَقِیْتُکَ بِھَا مَغْفِرَۃً)-

مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ - کوئی تم میں سے ان کے ایک مد یا آدھے مد کو نہیں پا سکتا- (یعنی صحابہؓ نے جو ایک مد یا آدھا مد اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے- تم اگر لاکھوں من غلہ خرچ کرو تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہ ہوگا-

مُدٌ - چوتھائی صاع کا پیمانہ ہوتا ہے- یعنی ایک رطل اور تہائی رطل عراقی کا' شافعی اور اہل حجاز کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مد دو رطل کا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے)-

یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ - آنحضرتؐ ایک مد پانی سے وضو کر لیتے اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر پر بہت بال تھے)-

مُدُّنَا اَعْظَمُ مِنْ مُدِّکُمْ - ہمارا مد تمہارے مد سے بڑا ہے-

مُنْبِلُہٗ وَالْمُمِدُّبِہٖ - تیر چلانے والا اور جو کوئی اس کی مدد کرتا ہے (تیر نکال نکال کر دیتا جاتا یا نشان پر سے پھر اٹھا کر لا دیتا ہے)-

اَمْدَدْتُہٗ بِکَذَا - میں نے اس کو اتنا دیا-

قَائِلُ کَلِمَۃِ الزُّوْرِ وَالَّذِیْ یَمُدُّبِحَبْلِھَا فِی الْاِثْمِ سَوَاءٌ - جھوٹی بات کہنے والا اور اس کی نقل کرنے والا (لوگوں کو سنانے والا) دونوں گناہ میں برابر ہیں (جس نے جھوٹی بات ایجاد کی اس کو مَائِح سے تشبیہ دی- یعنی اس شخص سے جو کنویں کی تہہ میں ڈول بھر دے اور جس نے اس کی نقل کی' روایت کی اس کو مَاتِح سے تشبیہ دی جو رسی کھینچ کر ڈول باہر نکالتا ہے اسی واسطے کہتے ہیں جھوٹ کا راوی بھی ایک جھوٹا ہے جھوٹوں میں سے اور موضوع حدیث کی روایت بھی جائز نہیں رکھی- مگر جب یہ بیان کر دے کہ یہ حدیث موضوع ہے)-

اِذَا اَتٰی اَمْدَادُ اَھْلِ الْیَمَنِ سَاَلَھُمْ اَفِیْکُمْ اُوَیْسُ بْنُ عَامِرٍ - جب یمن والوں کی کمکی فوجیں آتیں (جہاد کے لئے) تو حضرت عمرؓ ان سے دریافت کرتے تم لوگوں میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے (اَمْدَاد جمع ہے مَدَد کی یعنی کمکی فوج)-

خَرَجْتُ مَعَ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ فِیْ غَزْوَۃِ مُؤْتَۃَ وَرَافَقَنِیْ مَدَدِیٌّ مِنَ الْیَمَنِ - میں زید بن حارثہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں گیا اور یمن سے امدادی فوج کا ایک سپاہی میرا رفیق تھا-

نَحْنُ مِنْہُ فِیْ مُدَّۃٍ لَّا نَدْرِیْ - ابوسفیان نے ہرقل بادشاہ روم سے کہا) آج کل تو ایک مدت تک ہم میں اور اس شخص

میں جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے صلح ٹھہر گئی ہے- معلوم نہیں (وہ اس مدت میں کیا کرتا ہے اپنے معاہدہ پر قائم رہتا ہے یا جنگ شروع کرتا ہے نقض عہد کرتا ہے)-

بِمُدَدِهِمْ- ان کی مدتوں سے (مدت زمانہ کا ایک حصہ)-

بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَزَوَّجْتَ اِمْرَاَۃً مُّدِیْدَۃً- مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تو نے ایک لمبی عورت سے نکاح کیا ہے-

اَلْمُدَّۃُ الَّتِیْ مَادَّ فِیْهَا اَبَا سُفْیَانَ- یہ وہ مدت ہے جو آنحضرتؐ نے ابوسفیان سے لگائی تھی- (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت)-

مَادَّ الْغَرِیْمَان- دونوں ایک میعاد پر راضی ہو گئے-

اِنْ شَآءُ وْا مَادَدْنَاهُمْ- اگر وہ چاہیں تو ایک مدت ہم مقرر کر دیں-

کَانَ یَمُدُّهَا وَ یَاْخُذُهَا- اس کو کھینچتا تھا اور لے لیتا تھا-

وَ اَمَدَّهَا خَوَاصِرَ- اور کوکھیں خوب کشادہ (چارے پانی سے بھری ہوئی)-

فَاَمَدَّ فِی الْاُوْلَیَیْنِ- پہلی دو رکعت میں لمبی قرأت کی-

نَظَرْتُ اِلٰی مَدِّ بَصَرِیْ- جہاں تک میری آنکھ کام کرتی تھی میں نے دیکھا-

اِنَّ اللّٰهَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْیَۃِ- اللہ تعالےٰ نے رمضان کو لمبا کر دیا چاند دیکھنے کے لئے-

قَدْ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ- اللہ نے تم کو ایک نماز بڑھا دی (پانچ نمازوں کے سوا) وہ تمہارے لئے بہتر ہے سرخ چار پایوں سے)-

کَانَتْ مَدًّا- آنحضرتؐ کی قرأت مد کے ساتھ تھی (یعنی حروف علت کو دراز کرتے تھے- قاریوں نے کہا اگر حروف علت کے بعد ہمزہ ہو تو مد دو الف سے لے کر پانچ الف تک ہو سکتا ہے- اگر ان کے بعد تشدید ہو جیسے دَآبَّۃٌ تو چار الف کے برابر مد کرنا چاہئے' اور اگر حرب ساکن ہو تو دو الف کے موافق جیسے صٓاد میں اور اگر ان کے سوا اور حرف ہوں تب مد نہیں ہے مگر صرف منہ سے نکالنا- تو بسم اللہ کا مد صرف منہ سے نکالنے کے موافق ہوگا- مگر رحیم کے لفظ کو اگر اس پر وقف کیا جائے تو دو الف کے برابر کرنا ہوگا)-

کَانَ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- آنحضرتؐ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو مد کے ساتھ پڑھتے تھے- (یعنی اللہ کے الف کو اور رحمان کے میم کو دراز کرتے تھے' اسی طرح رحیم کی یا کو)-

فَیُفْسَحُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ- جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے اتنی قبر کشادہ کر دی جائے گی-

یَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا- ایک کنواں دوسرے کنویں کی مدد کرتا تھا (اس کا پانی آ کر اس میں جمع ہوتا تھا)-

فَلَمْ تُمِدَّ- اس میں پیپ نہیں پڑی-

تَمُدُّهَا الْاَسْمَآءَ- اسمائے الٰہی اس کی مدد کریں گے-

عَلٰی مِدَادٍ وَّاحِدٍ- ایک ہی مثال پر-

یَمُدُّهُمْ- ان کو مہلت دے گا-

کُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ- ہر مٹھا (بنڈل) کاغذوں کا اتنا لمبا ہوگا جہاں تک نگاہ جاتی ہے-

فَمِمَّا کَانَتْ تُمَدُّ- پھر کہاں سے اس کونڈے میں مدد آ رہی تھی (کھانا بڑھتا جاتا تھا)-

وَلَا مَدَّۃً بِقَلَمٍ- نہ ایک بار قلم کو سیاہی میں ڈبونے سے-

حُرُوْفُ الْمَدِّ- حروف علت واؤ' الف اور یا-

مَدْرٌ- مٹی سے لیپنا-

مَدَرٌ- پیٹ بڑا ہونا-

تَمْدِیْرٌ- ہگنا' مٹی سے لیپنا-

اِمْتِدَارٌ- مٹی لینا-

مَادِرُ- ایک بخیل شخص تھا وہ کیا کرتا حوض سے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر جو پانی بچتا اس میں ہگ دیتا اور گوہ سے سارا حوض لیپ دیتا تا کہ دوسرے اونٹ نفرت کر کے وہ پانی نہ پئیں- چنانچہ عرب میں یہ مثل ہے اَبْخَلُ مِنْ مَّادِرٍ یا اَشْاَمُ مِنْ مَّادِرٍ- یعنی مادر سے زیادہ بخیل-

مَدَرٌ- مٹی کا ڈھیلہ-

اَهْلُ الْمَدَرِ- بستی اور شہر والے (اَهْلُ الْوَبَرِ جنگل

والے)۔

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔ اگر شہر اور جنگل والے سب مجھ کو مل جائیں تو اس سے زیادہ مجھ کو یہ پسند ہے۔

اَمَا اِنَّ الْعُمْرَةَ مِنْ مَّدَرِکُمْ۔ دیکھو عمرے کے لئے اپنے شہر سے سفر کرو (یعنی خاص عمرے کی نیت سے چلو حج کے سفر میں اس کو شامل نہ کرو یہ حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً)۔

لَایَبْقٰی بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ کَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَذُلِّ ذَلِیْلٍ۔ نہ کوئی مٹی کا گھر باقی رہے گا نہ بالوں کا۔ مگر اللہ تعالیٰ اسلام کلمہ اس میں داخل کر دے گا خواہ عزت کے ساتھ خواہ ذلت کے ساتھ (یعنی عرب کے سب گھروں میں اسلام کی دعوت پہنچ جائے گی)۔

فَلْیَمْدُرِ الْحَوْضَ۔ حوض کو مٹی سے لیپ دے۔ (پاک صاف کر دے)۔

فَانْطَلَقَ هُوَ وَجَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَنَزَعَا فِی الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَیْنِ ثُمَّ مَدَرَاهُ۔ پھر وہ اور جبار بن صخر دونوں گئے اور حوض میں ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے ڈال کر اس کو لیپ پوت دیا صاف کر دیا (گلاوہ کر کے)۔

اِنَّمَا هُوَ مَدَرٌ۔ وہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے (احرام کی حالت میں اس کا پہننا جائز ہے)۔

یَلْتَفِتُ اِلٰی اَبِیْهِ فَاِذَا هُوَ ضِبْعَانٌ اَمْدَرُ۔ پھر حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کی طرف توجہ کریں گے تو کیا دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے کھیں پھولا ہوا بڑے پیٹ والا یا اس کے دونوں پہلو پر مٹی لگی ہوئی یا بہت ہگنے والا جس کا پاخانہ نہ رکتا ہو (فرشتے ان کے باپ کو ایک گندے بجو کی شکل میں دوزخ میں پھینک دیں گے)۔

اِذْ اَقْبَلَ شَیْخٌ هُوَ مِدْرَةُ قَوْمِهٖ۔ اتنے میں ایک بوڑھا آیا جو اپنی قوم کا سردار تھا (ان کی طرف سے بات کرنے والا اس کی رائے پر اس کی قوم والے چلتے تھے)۔

مُدُنٌ یا مُدْنٌ یا مَدَائِنُ جمع ہے مَدِیْنَةٌ کی جو بمعنی شہر ہے یا قلعہ۔

مُدُوْنٌ۔ اقامت کرنا۔

تَمْدِیْنٌ۔ شہر بنانا۔

تَمَدُّنٌ۔ شہر والوں کے اخلاق و عادات اور رسوم اختیار کرنا اور توحش اور جنگلی پنا چھوڑ کر تہذیب حاصل کرنا تہذیب و ثقافت شہری زندگی اختیار کرنا۔

مَدِیْنَةُ السَّلَامِ۔ بغداد۔

مَدِیْنَةُ الرَّسُوْلِ۔ وہ شہر متبرک جہاں آنحضرتؐ مدفون ہیں۔ اس کو شَهْرُ الْبَرَکَةِ بھی کہتے ہیں۔

مَدَانُ یا فَیْفَاءُ مَدَان۔ ایک وادی ہے قضاعہ کے شہروں میں (اس کا ذکر زید بن حارثہ کے غزوہ میں ہے جو انھوں نے بنی جذام پر کیا تھا)۔

کَانَ رَاعِیًا لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ۔ وہ مکہ والوں میں سے کسی کا گڈریا تھا (یہاں مدینہ سے مکہ کا شہر مراد ہے) ایک روایت میں فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ شہر والوں میں سے ایک شخص سے کہا (یہاں بھی مدینہ سے مکہ مراد ہے)۔

مَدَائِنُ۔ ایک مشہور شہر تھا کسریٰ کا بغداد کے قریب وہیں اس کا بڑا ایوان بھی تھا۔

مَدَنِیٌّ۔ مدینہ والا۔

مَدَائِنِیٌّ۔ مدائن والا۔

اِبْنُ مَدِیْنَتِهَا۔ اس کا اصل بانی اور موجد جیسے اِبْنُ بُجْدَتِهَا ہے۔

مَدْیَنُ۔ وہ شہر جہاں حضرت شعیبؑ تھے اور حضرت موسیٰ وہاں بھاگ کر گئے تھے۔

وَمَدِیْنُوْنَ مُقْتَضُوْنَ۔ تم قرض دار اور مکلف ہو (اللہ کے احکام کی بجا آوری تم سے مطلوب ہے)۔

مَدٰی۔ انتہا اور غایت اور حد۔

مُمَادَاةٌ اور اِمْدَاءٌ۔ مہلت دینا۔

اِمْدَاءٌ۔ معمر ہونا، مسن ہونا۔

تَمَادِیْ۔ لمبا ہونا، اصرار کرنا، انتہا کو پہنچنا (عرف قانون میں تَمَادِیْ کہتے ہیں میعاد ساعت گزر جانے کو)۔

مُدْیٌ۔ ایک پیمانہ ہے شام والوں کا اور مصر والوں کا اس میں انیس صاع آتے ہیں۔

مِّدْيَةٌ-(بحرکات ثلثہ درمیم) چھری اور غایت حد-

اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُلَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ-(ایک روایت میں مَدُّ صَوْتِهٖ ہے) موذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ بخشے جاتے ہیں- جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے-موذن کے گناہ وہاں تک بخشے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے- یعنی اگر اتنی مسافت تک اس کے گناہ بھرے ہوئے ہوں تو وہ سب بخش دیئے جاتے ہیں-اس صورت میں یہ تمثیل ہوگی)-

يَشْهَدُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ- جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک کے (جن' آدمی اور حیوانات سب لوگ) اس کے لئے گواہ بنیں گے-

تَمَادٰى فِیْ غَيِّهٖ-وہ تو برابر گمراہی پر قائم ہے-

اِنَّهٗ كَتَبَ لِيَهُوْدِ تَيْمَاءَ اَنَّ لَهُمُ الذِّمَّةَ وَ عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةُ بِلَا عَدَاءٍ اَلنَّهَارُ مَدًى وَاللَّيْلُ سُدًى-آنحضرتؐ نے تیماء کے یہودیوں کو لکھا کہ ان کی حفاظت ہمارا ذمہ ہے لیکن ان کو جزیہ دینا ہوگا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا- دن اور رات جب تک قائم ہیں جب تک ایسا ہی عمل ہوتا رہے گا-

فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِیْ- پھر برابر اسی طرح مجھ پر زمانہ گزر رہا تھا (تطاول اور تاخر ہو رہا تھا)-

لَوْ تَمَادَى الشَّهْرُ لَوَ اصَلْتُ- اگر مہینہ اور لمبا ہوتا تو میں اور وصل کرتا (طے کے روزے رکھتا)

مَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا- شام اپنا مدی بند کر دے گی (مُدْیٌ ایک پیمانہ ہے جس کا ذکر اوپر گزرا-مجمع میں ہے کہ اس میں پندرہ مکوک (ڈیڑھ صاع کا ایک مکوک ہوتا ہے) غلہ آتا ہے)-

اَلْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ -گیہوں کا ایک مدی ایک مدی کے بدلے بیچا جائے (یعنی برابر برابر گو ایک طرف اچھے گیہوں ہوں دوسری طرف خراب گیہوں)-

اِنَّهٗ اَجْرٰى لِلنَّاسِ الْمُدْيَيْنِ وَالْقِسْطَيْنِ -حضرت علیؓ نے لوگوں کے لئے یہ معاش جاری کی کہ دو مد اناج کے اور دو قسط تیل کے (قسط آدھے صاع کا ہوتا ہے)-

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم سے اور دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلواروں سے ذبح کریں تو ان کے کند ہو جانے کا ڈر ہے-مُدًى جمع ہے مُدْيَةٌ کی بمعنی چھری)-

اِنَّا جُرْجُوْ وَ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى- ہم کو ڈر ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے گی' اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں-

وَلَا تَفُلُّوا الْمُدٰى بِالْاِخْتِلَافِ بَيْنَكُمْ- آپس میں پھوٹ کر کے اپنی چھریاں کند مت کرو (کیونکہ جب آپس میں اختلاف ہوا تو دشمن کے ہتھیار تم پر تیز ہو جائیں گے اور تمہارے ہتھیار پورا کام نہ کریں گے گویا کند ہو گئے)-

مَنْ اَوْصٰى بِثُلُثِ مَالِهٖ فَقَدْ بَلَغَ الْمَدٰى-جس شخص نے (بیماری کی حالت میں) تہائی مال کی وصیت کی تو وہ انتہا کو پہنچ گیا (کیونکہ تہائی مال سے زیادہ وصیت درست نہیں ہے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے)-

مَدٰى جَرَائِدِ النَّخْلَةِ-کھجور کی ڈالیوں برابر-

لَاتَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَّمْ ينقص اُكُلُهٗ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاهُ-(امام محمد باقرؒ نے اپنے بھائی زید بن علی بن حسینؓ سے کہا جب انھوں نے بنی امیہ کی سلطنت کو توڑنا چاہا) تم ایسی سلطنت کے زوال کی کوشش نہ کرو جس کا کھانا ابھی تک کم نہیں ہوا ہے اور ابھی اس کی آخری حد نہیں آئی ہے (ابھی بنی امیہ کی حکومت کے دن باقی ہیں-لیکن حضرت زید نے نہ سنا اور جنگ پر کمر باندھی آخر خود بھی شہید ہوئے اور آپ کے صاحبزادے بھی)-

بابُ المیم مع الذال

مَذَحٌ- دونوں رانیں ایک دوسرے سے رگڑے جانا- (اکثر موٹے آدمیوں کو چلنے میں ایسا ہوتا ہے) یا دونوں رانوں کے درمیان جل جانا' یا دونوں سرینوں کے درمیان خصیہ رگڑ کر پھٹ جانا-

مَا اَمْذَحَ رِيْحَهٗ-وہ کیسا بدبودار ہے-

تَمَذُّحٌ - چوسنا، کوکھیں پھولنا سیرابی سے-

اَمْذَحُ - بدبودار رانوں میں زخم والا-

لَوْشِئْتُ لَاَخَذْتُ سِبْتِیْ فَمَشَیْتُ بِهَا ثُمَّ لَمْ اَمْذَحْ حَتّٰے اَطَأَ الْمَکَانَ الَّذِیْ تَخْرُجُ مِنْهُ الدَّابَّةُ - (عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا) اگر میں چاہوں تو اپنی جوتی پہنوں اور جوتی پہن کر چلوں پھر میری ران دوسری ران سے رگڑا نہ کھائے یہاں تک کہ میں اس جگہ پر چلوں جہاں سے دابۃ الارض نکلے گا (عبداللہ بن عمرو موٹے آدمی تھے- موٹا آدمی جب دور تک چلے تو اس کی رانیں رگڑا کھاتی ہیں- مطلب عبداللہ کا یہ ہے کہ دابۃ الارض کے نکلنے کا مقام یہاں سے بہت قریب ہے)-

مَذَادٌ - ایک مقام کا نام ہے سلع اور خندق کے درمیان- یعنی وہ خندق جو آنحضرتؐ نے کھدوائی تھی-

مَذْحَجٌ - ایک قبیلہ ہے، یہ یمنی الاصل ہیں ان کا جد اعلیٰ مالک ابن دود سلیل قحطان ہے- ظہور اسلام کے قریب زمانہ میں (۶۲۲ء میں) ان کے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان جنگ ہوئی تھی- عہد اسلام میں ان کا اثر و نفوذ بصرہ میں تھا-

مَذَرٌ - بگڑ جانا، خراب ہو جانا، گندا ہو جانا-

تَمْذِیْرٌ - جدا جدا کرنا-

اِمْذَارٌ - بگاڑنا-

تَمَذُّرٌ - متفرق ہونا-

شَذَرَ مَذَرَ - ادھر ادھر متفرق ہو گئے-

مَذِرٌ - فاسد، خبیث اور گندا (مَذِرَةٌ اس کا مونث ہے جیسے قَذِرٌ اور قَذِرَةٌ ہے)-

شَرُّ النِّسَاءِ الْمَذِرَةُ الْوَذِرَةُ - بدتر عورت وہ ہے جو گندی یا فسادی بے حیا ہو (جماع کے وقت شرم و حیا نہ کرے)-

مَذِرَتِ الْبَیْضَةُ - انڈا گندا ہو گیا-

مَاتَشَآءُ اَنْ تَرٰی اَحَدَهُمْ یَنْفُضُ مِذْرَوَیْهِ - تم کیا چاہتے ہو، یہ چاہتے ہو کہ ان میں سے کسی کو اپنے سرین ہلائے ہوئے دیکھو (یہاں مِذْرَوَیْن سے مونڈھے مراد ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ فُلَانٌ یَنْفُضُ مِذْرَوَیْهِ فلاں شخص اپنے مونڈھے ہلاتا ہوا آیا یعنی باغی اور سرکش ہو کر ڈراتا ہوا یا بیکار بے ضرورت)-

اَوَّلُهٗ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ وَّ اٰخِرُهٗ جِیْفَةٌ مَّذِرَةٌ - (انسان کس برتے پر غرور کرتا ہے) ابتدا میں تو ایک پلید نطفہ تھا اور اخیر میں ایک مردار بدبودار ہوگا-

وَهُوَ مَابَیْنَ ذٰلِكَ یَحْمِلُ عَذِرَةً - اور ان دونوں حالتوں کے درمیان (جب تک دنیا میں زندہ رہا) گوہ اور غلیظ اٹھائے ہوئے ہے (اس کے پیٹ میں نجاست بھری ہوئی ہے)-

مَذْقٌ - ملانا خلط کرنا-

اِمْذَاقٌ - مل جانا-

مَذْقٌ اور مَذْقَةٌ - پانی ملا ہوا دودھ کا ایک گھونٹ-

مُمَاذِقٌ - غیر مخلص-

وَبَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَذْقِهَا وَ مَحْضِهَا - ان کے اس دودھ میں برکت دے جس میں پانی ملا ہو اور خالص دودھ میں-

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَةِ لَبَنٍ - جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ ایک گھونٹ دودھ پر کھلوائے جس میں پانی ملا ہوا ہو-

مَذْقَةٌ کَطُرَّةِ الْخَنِیْفِ - ایک گھونٹ پانی ملے ہوئے دودھ کا جیسے خراب کتان کا گچھا-

فَمَا هِیَ اِلَّا کَمَذْقَةِ الشَّارِبِ - وہ کچھ نہیں مگر پینے والے کے ایک گھونٹ کی طرح (یعنی دنیا کی بقا ایسی ہے)-

اِمْذِقْرَارٌ - دودھ کا پانی میں نہ ملنا دودھ کا الگ رہنا، پانی الگ رہنا-

مُمْذَقِرٌّ - وہ دہی جو ٹکڑے ٹکڑے دکھائی دے جب اس کو ہلائیں تو مل جائے-

قَتَلَتْهُ الْخَوَارِجُ عَلٰی شَاطِئِ نَهْرٍ فَسَالَ دَمُهٗ فِی الْمَاءِ فَمَا امْذَقَرَّ - عبداللہ بن خبابؓ کو خارجیوں نے ایک ندی کے کنارے قتل کیا- ان کا خون بہہ کر پانی میں گیا لیکن پانی میں ملا نہیں (راوی کہتا ہے میں نے ادھر نگاہ کی تو وہ لال تسمے کی طرح اوپر تیر رہا تھا)-

فَاَخَذُوْهُ وَقَرَّبُوْهُ اِلٰی شَاطِئِ النَّهْرِ فَذَبَحُوْهُ فَامْذَقَرَّ دَمُهٗ - خارجیوں نے عبداللہ بن خبابؓ کو پکڑا اور ان کو

ایک کنارے لے گئے وہاں ان کو ذبح کر ڈالا ان کا خون پانی پر جم کر رہ گیا (پانی میں ملا نہیں)۔

حَتّٰی امْذَقَرَّ النِّفَاقُ بِوَطْاَتِہٖ - یہاں تک کہ نفاق کو انھوں نے روند ڈالا (نفاق کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا)۔

مَذْلٌ یامِذَالٌ - دل تنگ ہو کر فاش کر دینا۔

مَذَلٌ - دل تنگ ہونا، سن ہونا۔

اِمْذَالٌ - سن ہونا، تنگ کرنا۔

اِمْذِلَالٌ - سن ہونا، سست ہونا، لٹک جانا۔

اَلْمِذَالُ مِنَ النِّفَاقِ - مذال نفاق کی نشانی ہے (نہایہ میں ہے کہ مذال یہ ہے کہ آدمی اپنے بچھونے سے تنگ ہو جائے جس پر وہ اپنی بیوی کے ساتھ لیٹا کرتا تھا اور اس کو چھوڑ دے تا کہ دوسرا کوئی شخص اس کو بچھائے)۔

مَذْیٌ - مذی نکلنا۔

مَذَّاء - جس کی مذی بہت نکلتی ہو۔

تَمْذِیَۃٌ - چرنے کے لئے چھوڑ دینا، مذی نکلنا (جیسے اِمْذَاءٌ ہے)۔

مُمَاذَاۃٌ اور مِذَاءٌ - مردوں اور عورتوں کو اکٹھا کر کے چھوڑ دینا تا کہ ایک دوسرے سے دل لگی کریں۔

مَاذِیَانَۃٌ - پانی کی نہر۔

مَاذِیٌ - شہد یا سپید شہد۔

کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً - (حضرت علیؓ کہتے ہیں) میں بہت مذی نکلنے والا آدمی تھا (مَذِیٌ وہ تری جو عورت کو ہاتھ لگانے پر ذکر پر آ جاتی ہے اس سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن وہ نجس ہے، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

اَلْغَیْرَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْمِذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ - عزت اور شرم وحیا ایمان کی نشانی ہے اور مذاء نفاق کی نشانی ہے (نہایہ میں ہے کہ مِذاء یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس غیر مردوں کو بھیج دے تا کہ اس سے دل لگی کریں یعنی دیوثی - ایک روایت میں وَالْمِذَالُ ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے)۔

کُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ بِمَا عَلَی الْمَاذِ یَانَاتِ وَالسَّوَاقِیْ - ہم زمینوں کو اس پیداوار کے بدلے کرایہ پر دیا کرتے جو نہروں اور نالیوں پر ہوتی۔

اَلْمَذِیُّ مَا یَخْرُجُ قَبْلَ الْمَنِیِّ - مذی وہ رطوبت ہے جو منی سے پہلے نکلتی ہے (اس کے نکلنے سے شہوت تیز ہوتی ہے اور منی نکلنے سے شہوت جاتی رہتی ہے)۔

لَیْسَ فِی الْمَذِیِّ وُضُوْءٌ - مذی نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

مُذَیْنِبٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں۔

بابُ المیم مع الرّاء

مَرْءٌ - چکھنا، جماع کرنا۔

مَرَاءَۃٌ - ہضم ہو جانا۔

مَرْءٌ - عورت کی طرح ہونا شکل یا کلام میں۔

مُرُوْءَۃٌ - مروت اور انسانیت۔

مَرَاءَۃٌ - خوش ہوا ہونا۔

تَمْرِئَۃٌ - ھنیئا مریئا کہنا یعنی رچتا پچتا۔

اِمْرَاءٌ - ہضم ہونا، مفید ہونا، پسند آنا۔

تَمَرُّءٌ - بامروت بننا دوسروں کو عیب دار کر کے۔

اِسْتِمْرَاءٌ - بامزہ اور قابل ہضم پانا۔

مَرْءٌ - آدمی یا مرد۔

اِمْرَاَۃٌ - عورت (مَرْاَۃٌ اور مَرَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اَسْقِنَا غَیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا - یا اللہ ہم کو ایسا پانی پلا (ایسا پانی برسا) جو ہضم کرنے والا، خوب اگانے والا، ارزانی کرنے والا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں مَرَاَنِیْ الطَّعَامُ یا اَمْرَاَنِیْ جب معدے پر کھانا بھاری نہ ہو اور اچھی طرح تحلیل ہو جائے)۔

ھَنَّاَنِیْ وَ مَرَّاَنِیْ - میرا نکاح کر دیا۔

فَاِنَّہٗ اَھْنَأُ وَ اَمْرَأُ - ایسا کرنے سے پانی خوشگوار ہوگا اور خوب ہضم ہوگا۔

یَاْتِیْنَا فِیْ مِثْلِ مَرِیْءِ نَعَامٍ - شترمرغ کی نلی کی طرح ہمارے پاس آتا ہے (شترمرغ کی وہ نلی جس میں سے کھانا اترتا ہے باریک اور تنگ ہوتی ہے کیونکہ اس کی گردن پتلی ہوتی ہے - تو یہ تمثیل ہے تنگدستی اور قلت طعام کی)۔

مَرِیْءٌ-حلق کی وہ نلی جس میں سے کھانا اترتا ہے یعنی معدے کا سرا' یہی نلی نیچے جا کر ایک بڑی تھیلی ہوگئی ہے جس کو کوٹھہ اور معدہ کہتے ہیں- پھر پتلی ہو کر آنت بن گئی ہے جس میں سے پاخانہ نکلتا ہے)-

اَحْسِنُوْا مَلَاءَ کُمْ اَیُّهَا الْمَرْؤُوْنَ-لوگو! اپنے اخلاق اور عادات درست کرو (یہ جمع ہے مَرْءٌ کی)-

اَیْنَ یُرِیْدُ الْمَرْؤُوْنَ-یہ لوگ کہاں جانا چاہتے ہیں؟)-

لَقَدْ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً- (حضرت علیؑ نے جب حضرت فاطمہؓ سے نکاح کیا تو ایک یہودی سے کچھ کپڑے خریدنا چاہے (اس نے کہا) تم نے تو ایک بڑی عورت سے نکاح کیا (یعنی کاملہ اور فاضلہ عالی خاندان عورت سے جیسے کہتے ہیں هُوَ رَجُلٌ وہ تو پورا اور کامل مرد ہے)-

یَقْتُلُوْنَ کَلْبَ الْمُرَیْئَةِ- چھوٹی عورت کا کتا مار ڈالتے ہیں (یہ تصغیر ہے مَرْأَةٌ کی)-

رَجَمَ رَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ وَامْرَأَتَهٗ-آنحضرتؐ نے ایک یہودی مرد اور اس کی رنڈی کو (جس سے اس نے زنا کیا تھا) سنگسار کیا-

اِمْرَأَتَانِ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّ نَائِلَةَ- دو عورتیں دیکھیں جو اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (دونوں بتوں کے نام ہیں- کہتے ہیں ایک مرد اور ایک عورت نے اگلے زمانہ میں حرم میں زنا کیا تھا- وہ دونوں پتھر ہو گئے)-

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ- ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ (جیسے آئینہ میں انسان کو اپنا حسن اور قبح معلوم ہوتا ہے اسی طرح ایک مومن کو دوسرے مومن سے اپنے عیب وصواب معلوم ہوتے ہیں)-

لَا یَتَمَرْاٰی اَحَدُکُمْ فِی الدُّنْیَا- کوئی تم میں سے دنیا میں نظر نہ کرے (یہ باب یَتَمَفْعَلُ سے ہے رویت سے اور میم زائد ہے- ایک روایت میں یَتَمَرَّاُ اَحَدُکُمْ بِالدُّنْیَا مِنَ الشَّیْءِ الْمَرِیْءِ ہے یعنی کوئی تم میں سے دنیا کی کسی مرغوب چیز کو شوق سے اختیار نہ کرے (بلکہ جیسے مریض دوا کھاتا ہے یعنی ضرورت سے استعمال کرے)-

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَرِیْءِ وَالْکَامِخِ فَقَالَ حَلَالٌ- میں نے مری اور کامخ کے بارے میں پوچھا- انھوں نے کہا حلال ہیں- (دونوں ایک قسم کے سالن ہیں)-

مَرْوٌ- ایک مشہور شہر ہے خراسان میں (اس کی نسب مَرْوَزِیْ ہے)-

اَلْمُرُوَّةُ وَاللّٰهِ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ خِوَانَهٗ بِفَنَاءِ دَارِهٖ- قسم خدا کی مروت یہ ہے کہ آدمی اپنا خوان مکان کے صحن میں رکھے (تاکہ دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوں)-

اَلْمُرُوَّةُ مُرُوَّتَانِ- الحدیث- مروت دو قسم کی ہے (ایک بستی اور شہر میں وہ کیا ہے؟ قرآن کی تلاوت اور مسجدوں میں برابر حاضر رہنا اور بھائی مسلمانوں کی حاجت پوری کرنے کے لئے ان کے ساتھ جانا اور نوکر اور خادم کو اچھے حال میں رکھنا تاکہ دوست خوش ہو اور دشمن جل جائے- دوسری مروت سفر کی وہ کیا ہے؟ توشہ بہت رکھنا اور عمدہ توشہ رکھنا اور جو لوگ ساتھ ہوں ان کو کھلانا اور جب ان سے جدا ہو تو ان کا راز محفوظ رکھنا (افشا نہ کرنا) اور مزاح بہت کرنا مگر نہ ایسا مزاح جس سے پروردگار ناراض ہو)-

تَمْرِیْهِ الْجَنُوْبُ دُرَرٌ اَهَاضِیْبُهٗ وَ دُفَعٌ شَاٰبِیْبُهٗ- اس کا پانی جنوبی ہوا نکالتی ہے- اس کے قطرے گویا موتی ہیں اور ان کی بارشیں زور کی ہیں-

مَارِیَةُ- آنحضرتؐ کی لونڈی تھیں' جن کے بطن سے حضرت ابراہیم آپ کے صاحبزادے پیدا ہوئے تھے-

یَا مَارِیْ اَتْقِنْ- (یہ سریانی زبان ہے) یعنی اے رب اصلاح کر-

مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ- حضرت عثمانؓ کا سالا وہ جنگ جمل میں قید کیا گیا- لیکن امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی سفارش سے رہا ہو گیا-

مَرْثٌ- پانی میں بھگونا' انگلی چبانا' چوسنا' مارنا' نرم کرنا-

مَرِثٌ- جھگڑے کے وقت صبر کرنے والا بردبار-

تَمْرِیْثٌ- بمعنی مَرْثٌ ہے-

اَرْضٌ مُمَرَّثَةٌ- جس زمین پر بارش کم ہوئی ہو-

اِنَّهٗ اَتَى السِّقَايَةَ فَقَالَ اَسْقُوْنِىْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِنَّهُمْ قَدْ مَرَثُوْهُ وَ اَفْسَدُوْهُ- آنحضرتؐ سقاوہ کے پاس آئے اور لوگوں سے فرمایا مجھ کو زم زم کا پانی پلاؤ- حضرت عباسؓ نے کہا (جن کے متعلق زمزم کا پانی پلانا تھا) لوگوں نے اس کو میلا غلیظ کر دیا ہے (اس میں ہاتھ ڈال ڈال کر) اور خراب کر دیا ہے-

قَالَ لِابْنِهٖ لَاتُخَاصِمِ الْخَوَارِجَ بِالْقُرْاٰنِ خَاصِمْهُمْ بِالسُّنَّةِ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَخَاصَمْتُهُمْ بِهَا فَكَاَنَّهُمْ صِبْيَانٌ يَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ- زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا- جب تم خارجیوں سے بحث کرو تو قرآن سے مباحثہ مت کرو (قرآن کی آیتیں مجمل اور ذو معنیین ہیں) بلکہ حدیث شریف سے دلیل لاؤ- عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا- پھر میں نے خارجیوں سے بحث کی' حدیثیں لاکر- تب تو وہ گویا بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چوستے رہتے ہیں (یعنی لا جواب اور عاجز ہو گئے- حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے کہ مخالفین پر حدیث سے استدلال کرو حدیثوں کے تیر ان پر چلاؤ)-

مَرْثَا- حضرت مریم کی والدہ کا نام تھا (Martha) اس کے لغوی معنی ہیں ربۃ البیت (گھر کی مالکہ)-

مَرْجٌ- جانور کو چراگاہ میں چرنے کے لئے چھوڑ دینا' مشوش کرنا' ضائع کرنا' ملا دینا' مضبوط نہ کرنا' چھوڑ دینا-

مَرَجٌ- بگاڑ' خرابا' فساد' اضطراب' التباس-

اِمْرَاجٌ- چرنے کے لئے چھوڑ دینا' ملا دینا' عہد پورا نہ کرنا-

مَرْجٌ- چراگاہ (مُرُوْجٌ اس کی جمع ہے)-

مَرْجَان- مونگا یا چھوٹے چھوٹے موتی-

مَرِيْج- ملا ہوا' خلط ملط-

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّيْنُ- اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دین خراب ہو جائے گا؟ (بگڑ جائے گا- لوگ طرح طرح کی بدعات اور نئی باتیں دل سے تراش کر اس میں شریک کر لیں گے- آنحضرتؐ کی سنت کو چھوڑ دیں گے)-

قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ- لوگوں کے عہد اور امانتیں خراب ہو جائیں گی (نہ عہد پورا کریں گے نہ امانت ادا کریں گے' دغا بازی اور خیانت اپنا شیوہ کر لیں گے)-

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ- فرشتے ایک ہی نور سے پیدا کئے گئے اور جن آگ کے شعلے سے جس میں سیاہی ملی ہوتی ہے-

طَوَّلَ لَهَا فِىْ مَرَجٍ- اس کی رسی چراگاہ میں لمبی کر دی (وہ جہاں جس طرح چاہے پھرتا پھرے)-

حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّ اَنْهَارًا- یہاں تک کہ عرب کی سرزمین میں چراگاہیں اور نہریں دوبارہ ہو جائیں گی (پہلے عراق عرب اور شام وغیرہ نہایت آباد اور سرسبز ملک تھے- لیکن ترکوں کی بے اعتنائی اور بدانتظامی کی وجہ سے خشک اور ویران اور غیر آباد ہو گئے- آخری زمانہ میں قیامت کے قریب یہ ملک ایسے لوگوں کے ہاتھ آئیں گے جو از سر نو ان کو آباد کریں گے آبپاشی کے لئے نہریں نکالیں گے- قدیم نہروں کی مرمت کریں گے- کیا عجب ہے کہ حجاز کے ملک تک یہ نہریں لے آئیں اور حجاز کا ملک بھی سرسبز ہو جائے' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عرب میں کشت و خون بہت ہوگا تو چراگاہیں خالی پڑی رہیں گی اسی طرح نہروں سے کوئی پانی لینے والا نہ ہوگا- ان میں پانی کی کثرت ہو جائے گی)-

مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ- لوگوں کا کام خراب ہو گیا-

حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرَجٍ- یہاں تک کہ ایک بلند سرزمین پر اترو گے-

اِضْطَرَبَ الدِّيْنُ وَمَرِجَ اَهْلُهٗ- دین میں اضطراب پیدا ہو گیا اور دین والے خراب ہو گئے-

اَلْهَرْجُ وَالْمَرْجُ- کشت و خون اور فساد خرابی (مَرَجَ کی را کو ساکن کر دیا هَرْج کے وزن پر کرنے کو)-

اِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَلَى السَّائِمَةِ الْمُرْسَلَةِ فِىْ مَرَجِهَا عَامَهَا- زکوٰۃ ان جانوروں میں واجب ہوگی جو سال بھر جنگل میں چرنے کے لئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں-

مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ- بادشاہ نے اپنی رعایا کو مطلق العنان چھوڑ دیا (ایک دوسرے کو مارتے ظلم کرتے رہیں)-

مَرِجَ الْخَاتَمُ فِیْ اِصْبَعِیْ - انگوٹھی میری انگلی میں ڈھیلی ہوگئی-

اِنَّ لِاِبْلِیْسَ عَوْنًا یُّقَالُ لَهٗ تَمْرِیْجٌ اِذَا جَاءَ اللَّیْلُ مَلَأَمَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ - ابلیس کے کچھ مددگار ہیں جن کو تمریج کہتے ہیں- رات ہوتے ہی مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہیں-

اِبْنُ مَرْجَانَةَ - عبیداللہ بن زیاد کو کہتے ہیں جو زیاد ابن ابیہ کا بیٹا تھا-

مِرْجَلٌ - پانی گرم کرنے کا برتن لوہے کا ہو یا کانسی کا یا پتھر کا یا مٹی کا-

وَلِصَدْرِهٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ - آنحضرتؐ کے سینے سے ایسی آواز نکلتی جیسے کیتلی کے جوش مارتے وقت نکلتی ہے-

وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ مَّرَاجِلُ - وہ ایسے کپڑے پہنے تھی جس پر مردوں کی مورتیں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مَرَاحِلُ ہے حائے حطی سے یعنی اونٹ اور پالانوں کی مورتیں بنی ہوئی تھیں جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھی جاتی ہیں)-

ثَوْبٌ مُّرَجَّلٌ -- جس کپڑے پر مرد کی مورت بنی ہو-

فَبَعَثَ مَعَهَا بِبُرْدٍ مَّرَاجِلُ - ان کے ساتھ ایک یمنی چادر بھیجی-

مَرَحٌ - اترانا، پھولنا-

مِرَاحٌ - خوشی (جیسے مَرَحَانٌ ہے)-

تَمْرِیْحٌ - صاف کرنا، تیل لگانا، جنگ میں شریک ہو جانا-

اِمْرَاحٌ - خوش کرنا-

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ اَنْ لَّا یَطِیْشَ بِهٖ مَرَحٌ - مومن کی صفت یہ ہے کہ خوشی میں پھول نہ جائے (اترانا شروع نہ کرے حد سے نہ بڑھ جائے)-

مَرْحَبَةٌ - مرحبا کہنا- یعنی تم اچھے اور کشادہ مقام میں آئے-

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ - مرحبا ان لوگوں کے لئے جو چھوٹے جہاد سے فارغ ہو گئے-

مَرْحَبُ - خیبر کا وہ یہودی پہلوان جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا، کہتا تھا

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ
شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ

(یعنی سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر، جنگ آزمودہ)-

مَرْحَضٌ - کھڈی، پاخانہ کا قدمچہ (مَرَاحِیْض جمع ہے)-

مَرْخٌ - مزاح کرنا، تیل لگانا-

تَمْرِیْخٌ - تیل لگانا-

مَرُوْخٌ - جو بدن پر ملا جائے تیل ہو یا بٹنہ یا صابون-

مَاءٌ مَّارِخٌ - جاری پانی-

مَرْخ اور عَفَار - دو درخت ہیں جو جلدی سلگ جاتے ہیں- عرب لوگ ان سے آگ سلگاتے ہیں-

مِرِّیْخ - ایک مشہور ستارہ ہے-

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَّکَانَ مُنْبَسِطًا فَقَطَّبَ وَ تَشَزَّنَ لَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ عَادَ اِلَی انْبِسَاطِهٖ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ لَیْسَ مِمَّنْ یُّمْرَخُ مَعَهٗ - ایسا ہوا ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے- آپ ان کے آنے سے پہلے کھلے ہوئے اور شگفتہ مزاج تھے (ہنسی اور مزاح کی باتیں کرتے تھے) جب وہ آئے تو آپ ذرا ترش رو بن گئے اور ان سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے- جب وہ چلے گئے تو آپ دوبارہ کھل گئے اور مزاح کی باتیں کرنے لگے (حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟) آپ نے فرمایا- عمر ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن سے مزاح کیا جائے (ان کے مزاج میں بڑی ثقاہت اور خود داری اور سنجیدگی ہے، تو ان سے اسی طرح ملنا چاہئے صرف کام کی باتیں کرنا بڑی وضعداری کے ساتھ- بعضوں نے کہا یہ مَرَّخْتُ الرَّجُلَ سے ماخوذ ہے- یعنی میں نے اس پر تیل ملا پھر رگڑا- اور اَمْرَخْتُ الْعَجِیْنَ سے یعنی آٹے میں اور پانی ڈال کر اس کو نرم کیا- لَیْسَ مِمَّنْ یُّمْرَخُ مَعَهٗ کا مطلب یہ ہے کہ عمرؓ ان لوگوں میں نہیں ہیں جن کو چکنا چپڑا کر کے نرم کر لیں وہ تو بڑے سخت اور کرخت اور تند مزاج کے آدمی ہیں)-

ذِی مُرَاخ - ایک مقام کا نام ہے مزدلفہ کے قریب- (بعضوں نے کہا ایک پہاڑ ہے مکہ میں بعضوں نے ذِی مُرَاح حائے حطی سے نقل کیا ہے)-

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِمِمَّ يَكُوْنَانِ فَقَالَ لِیْ اِنَّ الْمَرِيْخَ كَوْكَبٌ حَارٌّ وَزُحَلَ كَوْكَبٌ بَارِدٌ الحدیث- میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گرمی اور سردی کیوں ہوتی ہے؟ انھوں نے کہا مریخ گرم ستارہ ہے اور زحل سرد ستارہ ہے جب مریخ بلند ہوتا ہے' تو زحل اتر آتا ہے اور یہ ربیع میں ہوتا ہے تو پھر دونوں اسی حال میں رہتے ہیں جب مریخ ایک درجہ بلند ہوتا ہے' تو زحل ایک درجہ اتر آتا ہے تین مہینے تک یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ مریخ انتہائی بلندی کو پہنچ جاتا ہے اور زحل انتہائی پستی کو اس لئے گرمی شروع ہوتی ہے- جب گرمی اخیر ہوتی ہے اور خریف کا موسم آتا ہے تو زحل بلند ہونے لگتا ہے اور مریخ اترنے لگتا ہے اور دونوں اسی حال میں رہتے ہیں- جب زحل ایک درجہ بلند ہوتا ہے تو مریخ ایک درجہ اتر آتا ہے یہاں تک کہ مریخ انتہائی پستی کو اور زحل انتہائی بلندی کو پہنچتا ہے اب سردی کا موسم شروع ہوتا ہے اور خریف کا موسم اخیر ہوتا ہے اور سردی کی شدت ہوتی ہے غرض ان دونوں میں جب کوئی بلند ہوتا ہے تو دوسرا پست ہوتا ہے اگر گرمی کے موسم میں کسی دن کچھ خنکی ہو تو وہ چاند کی وجہ سے ہوگی اور جاڑے میں اگر کوئی دن گرم ہو تو گرمی سورج کی وجہ سے ہوگی- ذٰلک تقدیر العزیز العلیم-

مَرْدٌ - کاٹنا' عزت خراب کرنا' چوسنا' ملنا' نرم کرنا' زور سے ہانکنا' لکڑی سے دھکیلنا-

مُرُوْدٌ - اقدام کرنا' سرکشی کرنا' حد سے بڑھ جانا' ہمیشگی کرنا-

مَرَدٌ اور مُرُوْدَةٌ - بے داڑھی مونچھ (امرد) ہونا' حد سے بڑھ جانا-

تَمْرِيْدٌ - چکنا اور ہموار کرنا' پتے سونت ڈالنا-

تَمَرُّدٌ - امرد رہنا پھر داڑھی والا ہونا' نافرمانی' سرکشی' بے اعتدالی' حد سے تجاوز کرنا-

مَارِدِيْن - ایک قلعہ ہے-

كَانَ صَاحِبُ خَيْبَرَ رَجُلًا مَّارِدًا اُمُنْكَرًا - خیبر کا حاکم ایک سرکش' بدخلق شخص تھا-

مَرَدَةُ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ - جنوں اور شیطانوں میں سرکش اور غاوی-

وَتُصْفَدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ - رمضان کے مہینے میں سرکش اور شریر شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں-

تَمَرَّدْتُ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَّجَمَعْتُ عِشْرِيْنَ وَنَتَفْتُ عِشْرِيْنَ وَخَضَبْتُ عِشْرِيْنَ فَاَنَا ابْنُ ثَمَانِيْنَ - (معاویہؓ کہتے ہیں) بیس برس تک تو میں امرد رہا' داڑھی مونچھ نہ تھی اور بیس برس تک پوری داڑھی رکھی- پھر بیس برس تک سفید بال چھانٹتا رہا' پھر بیس برس سے خضاب کر رہا ہوں' تو میری عمر اسی (۸۰) برس کی ہے-

مُرَيْدٌ - مدینہ کا ایک محل تھا-

مَرْدَانٌ - ایک گھاٹی ہے تبوک کے راستے میں وہاں آنحضرتؐ کی مسجد بھی ہے-

مَرِيْدٌ - سرکش-

شَجَرَةٌ مَّرْدَاءُ - وہ درخت جس کے پتے جھڑ گئے ہوں-

مُمَرَّدٌ - چکنا' ہموار-

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ - ہمیشہ نفاق انھوں نے اختیار کر لیا ہے-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ - بہشت کے لوگ بن بال اور بن داڑھی مونچھ کے ہوں گے (ان کے جسم پر بال نہ ہوں گے نہ ریش و بروت)-

مَرِيْد - وہ کھجور جو دودھ میں بھگوئی جائے نرم کرنے کے لئے-

مُرَاد - ایک قبیلہ ہے ابن ملجم اسی قبیلہ کا تھا-

مَرٌّ یا مُرُوْرٌ یا مَمَرٌّ - گزر جانا' تجاوز کرنا' رسی باندھنا-

مُرَّ بِهٖ - اس پر صفرا غالب ہوا-

مَرَارَةٌ - تلخی' کڑواہٹ-

مُرٌّ - تلخ-

تَمْرِيْرٌ - زمین پر پھیلانا' کڑوا کرنا-

مُمَارَّۃٌ اور مِرَارٌ- کھینچ جانا' ساتھ گزرنا' چکر دینا-

اِمْرَارٌ- چلانا' کڑوا ہونا' کڑوا کرنا-

تَمَارٌّ- ایک دوسرے پر گزرنا ایک دوسرے سے بغض رکھنا-

اِسْتِمْرَارٌ- ہمیشہ رہنا' تجاوز کرنا-

سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ- ہمیشہ رہنے والا جادو ہے یا چل دینے والا باطل اور لغو جادو جو چلا آتا ہے-

نَحْسٌ مُّسْتَمِرٌّ- ہمیشہ منحوس یعنی چارشنبہ کا وہ دن جس دن قوم عاد پر عذاب اترا تھا-

يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٌّ- يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٌّ سے (قرآن میں چارشنبہ کا دن مراد ہے)-

لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِىْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ- خیرات لینا مالدار کو درست نہیں ہے اور نہ اس کو جو صحیح سالم ہٹا کٹا زوردار ٹانٹھا ہو (یعنی تندرست محنت مزدوری کر سکتا ہو اس کو بھی خیرات لینا درست نہیں ہے بلکہ محنت مزدوری کر کے روٹی کھانا چاہئے)-

مِرَّۃٌ- قوت' طاقت اور سختی-

اِنَّهٗ كَرِهَ مِنَ الشَّاءِ سَبْعًا الدَّمَ وَالْمِرَارَ وَكَذَا وَكَذَا- بکری کی سات چیزیں مکروہ ہیں ان میں سے ایک خون ہے (وہ تو بالاتفاق بہ نص قرآنی حرام ہے) دوسرے پتا (جس میں سبز کڑوا پانی بھرا ہوتا ہے کہتے ہیں پتہ ہر ایک جانور میں ہوتا ہے اونٹ کے سوا)-

اِنَّهٗ جَرَحَ اِبْهَامَهٗ فَاَلْقَمَهَا مَرَارَةً وَّكَانَ يَتَوَضَّأُ عَلَيْهَا- عبداللہ بن عمرؓ کا انگوٹھا زخمی ہو گیا انھوں نے اس پر ایک پتا چڑھا دیا' اسی پر وضو کر لیتے-

اِدَّعٰى رَجُلٌ دَيْنًا عَلٰى مَيِّتٍ وَّ اَرَادَ بَنُوْهُ اَنْ يَّحْلِفُوْا عَلٰى عِلْمِهِمْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لَتَرْكَبُنَّ مِنْهُ مَرَارَةَ الذَّقَنِ- ایک شخص نے میت پر کچھ قرض کا دعویٰ کیا- میت کے بیٹوں نے اپنے علم پر قسم کھانے کا ارادہ کیا (یعنی ہمارے علم میں کوئی قرض اس کا میت پر نہ تھا) تب شریح قاضی نے کہا- تم قسم کھا کر اپنی ٹھڈی کی تلخی پر سوار ہو گے (یعنی ہمیشہ تمہارے مونہوں اور زبانوں پر تلخی رہے گی یہ خیال کر کے شاید اس کا قرض واجبی ہو)-

وَاَلْقٰى بِكَفَّيْهِ الْفَتِيُّ اِسْتِكَانَةً مِّنَ الْجُوْعِ ضَعْفًا مَّايُمِرُّ وَمَا يُحْلِىْ- جوان آدمی نے اپنے ہاتھ ڈال دیئے اپنے آپ کو سپرد کر دیا بھوک کی ناتوانی سے نہ تو بری بات کہہ سکتا ہے (تلخ) اور نہ اچھی (شیریں)-

خَرَجَ قَوْمٌ مَّعَهُمُ الْمُرُّ قَالُوْا نَجْبُرُبِهِ الْكَسْرَ وَالْجُرْحَ- کچھ لوگ ایلوا لے کر نکلے کہنے لگے ہم اس سے ٹوٹی ہڈی جوڑتے ہیں اور زخم کی دوا کرتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ مر ایک تلخ دوا ہے ایلوے کی طرح)-

مَاذَا فِى الْاَمَرَّيْنِ مِنَ الشِّفَاءِ الصَّبِرُ وَالثُّفَاءُ- دو تلخ چیزوں میں کتنی بیماریوں کی شفاء ہے ایک ایلوا دوسرے رائی (اگرچہ رائی میں ایلوے کی طرح تلخی نہیں ہوتی مگر اس کی تیزی کو بھی تلخی قرار دے دیا)-

هُمَا الْمُرَّيَانِ الْاِمْسَاكُ فِى الْحَيٰوةِ وَالتَّبْذِيْرُ فِى الْمَمَاتِ- دو بڑی تلخ خصلتیں ہیں (نہایت خراب) ایک تو زندگی میں مال جوڑ کر رکھنا (بخیلی کرنا) دوسرے مرتے وقت اسراف کرنا (ایسی باتوں میں مال خرچ کرنے کی وصیت کرنا جو اس کو فائدہ نہیں دیتیں- یعنی خلاف شرع خواہشات نفسانی میں)-

لَقِىَ الْاَمَرَّيْنِ- مصیبتوں میں پڑ گیا-

اِذَا نَزَلَ سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ صَوْتَ مِرَارِ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا- جب اللہ تعالیٰ کا کلام اترتا ہے (دوسری روایت یوں ہے- جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے) تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے سپاٹ صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر چلائیں-

كَاِمْرَارِ الْحَدِيْدِ عَلَى الطَّسْتِ الْجَدِيْدِ- جیسے لوہے کو نئے طشت پر چلائیں-

مَافَعَلَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِىْ كَانَتْ تُمَارُّهٗ وَ تُشَارُّهٗ- وہ عورت کہاں گئی جو ان سے لپٹتی تھی ان کا پیچھا لیتی تھی-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهٗ فِىْ سَيْرِهِ الْمِرَارُ- ایک شخص کے چلتے چلتے ہاتھ پاؤں رہ گئے گویا رسی ہو گئے-

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ قَاطِعًا لِمَرَائِرِ اَقْرَانِهَا - اللہ تعالیٰ نے موت کو حیات کی سخت رسیوں کا کاٹنے ولا بنایا-

ثُمَّ اسْتَمَرَّتْ مَرِيْرَتِیْ - پھر مجھ کو اس کی عادت ہوگئی میری رسی مضبوط ہوگئی اور مجھ کو پوری قدرت اس پر حاصل ہوگئی-

سُحِلَتْ مَرِيْرَتُهٗ - اس کی مضبوط رسی کمزور ہوگئی-

مُرِّیْ - ایک سالن ہے جس سے روٹی کھائی جاتی ہے (اس کا ذکر ابوالدرداء کی حدیث میں ہے انھوں نے کہا ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ شراب کو مچھلیوں نے بے اثر کردیا-)

ثَنِيَّةُ الْمُرَارِ - ایک گھاٹی ہے حدیبیہ کے پاس (بعض نے بہ کسر میم روایت کیا ہے)-

بَطْنُ مَرٍّ اور مَرُّ الظَّهْرَانِ - دونوں مقاموں کے نام ہیں مکہ کے قریب-

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِی الصَّلٰوةِ وَ اَنَّ لِیْ مَمَرَّ الشَّرَفِ - مجھ کو نماز میں پھونکنا پسند نہیں ہے گو شرف کا راستہ سب مجھ کو مل جائے (شرف ایک مقام کا نام ہے)-

يُعَارِضُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ - حضرت جبرئیل مجھ سے قرآن کا دور ہر سال ایک بار یا دو بار کرتے (یہ روایت صحیح نہیں ہے- صحیح یہ ہے کہ ہر سال ایک بار دور کرتے)-

فَرْضُ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً - وضو فرض ایک ایک بار دھونا ہے (اور تین تین بار مستحب ہے)-

تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً - آنحضرتؐ نے وضو میں ایک ایک بار اعضاء کو دھویا-

اِجْلِسْ اَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ - آنحضرتؐ نے دو بار یہ فرمایا' ابوتراب بیٹھ جا-

فَحَجَّ مَرَّتَيْنِ - آدمؑ دو بار بحث میں غالب آئے-

اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ - اللہ نے اس کو دو بار نکالا- (ایک تو کفر سے نکال کر اسلام میں لایا' دوسرے دنیا سے مسلمان رہ کر نکالا)-

بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ - جب لشکر سب روانہ ہوگیا اس کے بعد-

وَلَقَدْ مَرَّ عَلٰى اَجَلِهٖ مُنْذُ ثَلَاثٍ - تین دن ہوئے کہ آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی (شاید یہ خبر ذوعمر نے چپکے سے کسی مدینہ سے آنے والے سے سن لی ہو یا وہ کاہن ہوگا)-

اَمَرَّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ - راستہ سے تکلیف دہ چیز (کانٹا' کچرہ پتھر نجاست وغیرہ) ہٹادی-

خَرَجُوْا بِمَكَاتِلِهِمْ وَ مُرُوْرِهِمْ - یہودی لوگ اپنے ٹوکرے زنبیلیں بیلچے سبل لے کر نکلے تھے (بعض نے کہا مُرُوْر وہ رسیاں جن کو پکڑ کر کھجور کے درختوں پر چڑھتے ہیں)-

لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِی اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهٗ - آنحضرتؐ نے ایک شخص سے فرمایا (جو آپ کو سجدہ کرنا چاہتا تھا) اگر تو میری قبر پر سے گزرے تو کیا مجھ کو سجدہ کرے گا؟ (اس وقت ہرگز سجدہ نہیں کرے گا- مجھ کو مردہ سمجھ کر تو اس وقت بھی سجدہ نہ کر کیونکہ سجدہ اسی خداوند کے لئے سزاوار ہے جو ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا)-

اَمِرِّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ - جس چیز سے تو چاہے خون بہا دے (بعض نے کہا یہ غلط ہے اور صحیح اَمِرِ الدَّمَ ہے- ایک روایت میں اَمْرِرْ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا- ایک روایت میں اَمِرِ الدَّمَ ہے)-

غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ - ایک بار دو بار نہیں کئی بار-

تُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِی الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ - (جب بی بی ام سلمہ نے اپنے شوہر ابوسلمہ پر رونے کا ارادہ کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تو اس گھر میں پھر شیطان کو بلانا چاہتی ہے جس میں سے ابوسلمہ نے دو بار اس کو نکالا (ایک بار تو جب اسلام لائے دوسری بار جب اسلام پر مرے)-

مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ - میں مسجد میں لوگوں پر سے گزرا (اتنا لفظ محذوف ہے "لوگوں پر سے")-

مَرَارَةُ الدُّنْيَا حَلَاوَةُ الْاٰخِرَةِ وَحَلَاوَةُ الدُّنْيَا مَرَارَةُ الْاٰخِرَةِ - دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے-

اَلْخَلُّ يَكْسِرُ الْمِرَّةَ - سرکہ صفرا کو توڑ دیتا ہے-

لَمْ يُبْعَثْ نَبِیٌّ اِلَّا صَاحِبَ مِرَّةٍ سَوْدَاءَ صَافِيَةٍ - ہر ایک پیغمبر جو بھیجا گیا تو سیاہ سودا صاف مزاج والا-

مُرَار - ایک کڑوا درخت ہے جو اونٹ کے لئے عمدہ چارہ ہے-

كَانَ اَبَا ذَرٍّ فِیْ بَطْنِ مَرٍّ یَرْعٰی غَنَمًا - گویا ابوذرؓ مرالظہران میں بکریاں چرا رہے ہیں (یہ آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے خبر دے دی تھی- حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ایسا ہی ہوا ابوذر مدینہ سے نکل کر جنگل میں جا کر رہے)-

لَیْسَ لِاَهْلِ مَرٍّ مُتْعَةٌ - مرالظہران کے رہنے والوں کو تمتع کرنا درست نہیں (کیونکہ وہ مکہ سے قریب رہتے ہیں- تمتع تو آفاقیوں کے لئے ہے)-

مَرْمَرْ - مشہور پتھر ہے سخت' جو چکنا اور سفید صاف ہوتا ہے-

مَرْزٌ - ہلکی چٹکی لینا (جس سے تکلیف نہ ہو- اگر زور سے چٹکی لی جائے تو اس کو **قَرْصٌ** کہتے ہیں) عیب کرنا' دشمنی کرنا' ہاتھ سے مارنا' کاٹنا-

مُمَارَزَةٌ - ممارست-

اِمْتِرَازٌ - لینا' جدا کرنا-

مَرْزَتَانِ - وہ گوشت کے لوتھڑے اٹھے ہوئے جو کانوں کی لو پر ہوتے ہیں-

مُرْزَةٌ - چیل-

مِرْزَةٌ - قطعہ-

تُمَرِّزُ - بونا' پست قد-

اِنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مَیِّتٍ فَمَرَزَهٗ حُذَیْفَةُ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص پر جنازے کی نماز پڑھنا چاہی تو حذیفہ نے ان کی چٹکی لی (اس پر نماز پڑھنے سے منع کیا کیونکہ وہ منافق تھا اور آنحضرتؐ نے حذیفہ بن یمان کو سب منافق بتلا دیئے تھے وہ آنحضرتؐ کے راز دار تھے)-

مِرْزٌ - جو کی شراب-

اُمْرُزْلِیْ مِنْ عَجِیْنِكَ مِرْزَةً - اپنے آٹے میں سے ایک ٹکڑا مجھ کو کاٹ دے-

مَرْزُبَانٌ - پہلوان' بہادر سردار' بادشاہ کا مقرب-

اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ - (معاذ جب یمن سے آئے تو آنحضرتؐ کو انھوں نے سجدہ کیا- کہنے لگے) میں حیرہ میں گیا (جو کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) وہاں میں نے لوگوں کو دیکھا اپنے ایک بہادر سردار کو سجدہ کرتے ہیں (اس لئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا- آپ نے فرمایا ایسا مت کر)-

مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ - اس کے ساتھ ایک لوہے کا سبل (گرز بیلچہ) ہوتا ہے (بعض نے **مِرْزَبَّةٌ** پڑھا ہے اور یہ صحیح نہیں ہے البتہ جب میم کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں تو **اِرْزَبَّةٌ**-

بِیْضٌ مَّرَازِبَةٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَةٌ - سفید رنگ بہادر موٹی گردن والے سردار' کریم النفس-

مِرْزَمٌ - ایک ستارہ ہے جو برج جواز کے پیچھے نکلتا ہے-

مَرْسٌ - ایک طرف پڑ جانا' چوسنا' پونچھنا' بھگونا' پھر ہاتھ سے ملنا' خراب ہونا-

مُمَارَسَةٌ اور **مِرَاسٌ** - کسی کام کو اکثر کرنا' اس کی عادت ہو جانا' مزاولت کرنا' شروع کرنا-

تَمَرُّسٌ - رگڑا کھانا' رگڑنا' کھیلنا-

تَمَارُسٌ - ایک دوسرے کو مار پیٹ کرنا-

مَارَسْتَان - شفاخانہ-

مَرِسٌ - بڑا کھلاڑی' تجربہ کار-

مَرَسَةٌ - رسی-

اِنَّ مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَمَرَّسَ الرَّجُلُ بِدِیْنِهٖ كَمَا یَتَمَرَّسُ الْبَعِیْرُ بِالشَّجَرَةِ - قیامت قریب ہونے کی ایک نشانی یہ ہے کہ آدمی اپنے دین سے ایسا کھیلے گا جیسے اونٹ درخت سے کھیلتا ہے (کہیں اس کو کھاتا ہے کہیں اس سے اپنا بدن رگڑتا ہے- یعنی دین کو کھلونا بنا لے گا اس میں ہوائے نفس کے مطابق تاویلات اور تصرفات کرے گا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ فتنوں میں گھسے گا اور ان میں ایسی سختی کرے گا جو اس کے دین کو نقصان پہنچائے گی' نفع کچھ نہ ہوگا' جیسے خارشتی شخص اگر اپنا بدن درخت سے رگڑے اور خونا خون کر دے جب بھی خارشت کو فائدہ نہ ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دین کو کھیل سمجھ کر صبح کو مسلمان ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا- دنیا سازی میں دین کی

خرابی کی کچھ پرواہ نہ کرے گا جیسے اونٹ درخت کی پرواہ نہیں کرتا- وہ خراب ہو تو ہوا اس کے پتے کھالیتا ہے اس کی جڑ ہلا دیتا ہے جس کی وجہ سے بعض درخت سوکھ جاتا ہے)-

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ - فلاں شخص کے بیٹے تو لوہے کے کانٹے، بڑے تجربہ کار ماہر ہیں (یہ مَرِسٌ کی جمع ہے)-

فَطَلَعَ عَلَيَّ رَجُلٌ حَذِرٌ مَرِسٌ - (وحشی حضرت امیر حمزہؓ کی نسبت کہتا ہے) پھر میرے سامنے ایک شخص نمودار ہوئے جن سے خوف آتا تھا جنگ آزمودہ لڑائی میں ماہر-

كُنْتُ اَمْرُسُهُ بِالْمَاءِ - میں اس کو پانی ڈال کر ملتی تھی-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ كُنْتُ اُعَافِسُ وَ اُمَارِسُ - نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص) یہ گمان کرتا ہے کہ میں عورتوں کا دلدادہ ان سے کھیلنے والا ہوں (بھلا میں خلافت کا سا اہم کام کیونکر کر سکتا ہوں- یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَرْمَرِيْسٌ - آفت، مصیبت-

مَرْشٌ - چھیلنا، انگلیوں سے کھجانا، ایذادہ کلام کرنا-

اِمْتِرَاشٌ - چھین لینا، اچک لے جانا، کمانا-

مُرَاشَةٌ - چھوٹا حق، بقیہ قرضہ-

اَمْرَش - شریر-

فَعَدَلَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ اِلٰى شَجَرَاتٍ فَمَرَشْنَ ظَهْرَهٗ - آپ کی اونٹنی آپ کو درختوں میں لے کر چل دی اور درختوں نے آپ کی پیٹھ چھیل دی-

اِذَا حَكَّ اَحَدُكُمْ فَرْجَهٗ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَمْرِشْهُ مِنْ وَّرَاءِ الثَّوْبِ - اگر کوئی تم میں سے نماز میں اپنی شرم گاہ کھجائے تو کپڑے پر سے کھجائے (اپنا ہاتھ شرمگاہ سے نہ چھوئے)-

مَرْصٌ - انگلیوں سے چٹکی لینا-

مَرَصٌ - آگے نکل جانا-

تَمَرُّصٌ - اڑ جانا-

مَرُوْصٌ - تیز رو اونٹنی-

مَرِضَ يَمْرَضُ - بیمار ہو جانا-

تَمْرِيْضٌ - سست کرنا، تیمارداری کرنا-

اِمْرَاضٌ - بیمار کرنا رائے کا قریب بہ صواب ہونا، بیمار ہونا، مال میں آفت آنا، بیمار پانا، جھکانا، بند کرنا-

تَمَرُّضٌ - ضعیف ہونا-

تَمَارُضٌ - بیمار بننا-

لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ - اچھے صحیح و سالم اونٹ والے کے اونٹوں پر وہ شخص اپنے اونٹ پانی پلانے کے لئے نہ لائے جس کے اونٹ بیمار ہوں (اگرچہ شریعت میں بیماری کی چھوت کوئی چیز نہیں مگر اس لئے منع فرمایا ایسا نہ ہو جس کے اونٹ صحیح و سالم ہیں وہ بیمار پڑ جائیں اور اس کو یہ خیال ہو کہ چھوت لگ گئی)-

اَصَابَهَا مُرَاضٌ - میوے پر آفت آگئی-

هُمْ شِفَاءُ اَمْرَاضِنَا - وہ تو ہماری بیماریوں کی دوا ہیں (وہ ہمارا بدلہ ظالموں سے لیتے ہیں گویا ہمارے دلوں کو تندرست کرتے ہیں)-

اِسْتَاْذَنَ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ - آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ تیمارداری میرے گھر میں کی جائے (یعنی جب تک آپ بیمار ہیں تو دوا دارو علاج میرے گھر میں رہ کر کرتے رہیں)-

فَاَذِنَّ لَهٗ - ان بیویوں نے آپ کو اجازت دے دی (اس وقت آپ بیوی میمونہ یا زینب یا ریحانہ کے گھر میں تھے)-

اِمْسَحُوْا عَلٰى رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ - میرے پاؤں پر مسح کرو وہ بیمار ہے-

مَنْ مَّاتَ مَرِيْضًا مَّاتَ شَهِيْدًا - جو شخص بیمار رہ کر مرے اس کو شہید کا ثواب ملے گا (یہ ہر بیماری کو شامل ہے لیکن دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ کی بیماری سے خاص ہے)-

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا - جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے (اس کو پوچھنے کو جائے اس کو تسلی دے)-

تَقْعُدُ الْحَائِضُ عِنْدَ الْمَرِيْضِ تُمَرِّضُهٗ - حائضہ عورت بیمار کے پاس اس کی تیمارداری کرنے کے لئے بیٹھ سکتی ہے-

شَمْسٌ مَرِيْضَةٌ - بیمار سورج - جب اس کی روشنی صاف نہ ہو-

مَرْطٌ - اکھیڑنا' جلدی چلنا' جمع کرنا' پاخانہ پھینکنا' بچہ پھینکنا-

مَرَطٌ - بالوں کا بدن اور ابرو اور آنکھ پر کم ہونا-

تَمْرِيْطٌ - اکھیڑنا' آستین چھوٹی رکھنا-

مُمَارَطَةٌ - اکھیڑنا-

اِمْرَاطٌ - اکھیڑنے کا وقت آنا' کچی کھجوریں گر پڑنا' آگے ہو جانا' جلد چلنا-

تَمَرُّطٌ - گرنا-

اِمْتِرَاطٌ - اچک لے جانا' جمع کرنا-

مُرَاطَة - بالوں کا گچھا جو کنگھی کرنے یا اکھیڑنے سے گرتا ہے-

مِرْطٌ - کملی بالوں کی ہو یا ریشم کی یعنی چادر جو عورتیں سر پر ڈالتی ہیں-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مُرُوْطِ نِسَآئِهٖ - آنحضرتؐ اپنی بیویوں کی چادروں پر نماز پڑھ لیتے-

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَجَّلٌ - آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر ہانڈیوں کی تصویریں بنی تھیں (ایک روایت میں مُرَحَّلٌ ہے یعنی اونٹ کے پالان کی تصویریں)-

فَامَّرَطَ قُذَذُ السَّهْمِ - تیر کے پر گر گئے تھے-

سَهْمٌ اَمْرَطُ یا اَمْلَطُ - پر گرا ہوا تیر-

اَمَا خَشِيْتَ اَنْ تَنْشَقَّ مُرَيْطَآؤُكَ - (حضرت عمرؓ نے ابو محذورہ سے کہا' جب انھوں نے بہت زور سے اذان دی) تم کو یہ ڈر نہیں ہوا کہ تمہاری وہ کھال پھٹ جائے جو ناف اور پیڑو کے درمیان ہے-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مُرُوْطٍ - آنحضرتؐ چادروں میں نماز پڑھتے تھے-

مَرْعٌ - بہت لگانا' کنگھی کرنا' گھاس اور چارہ بہت ہونا- (جیسے اِمْرَاعٌ ہے)-

تَمَرُّعٌ - جلدی کرنا یا چارہ طلب کرنا-

اِنْمِرَاعٌ - جانا-

مِرَاعٌ - چربی-

اَمْرَعَ الْقَوْمُ - ان (قوم) کے پاس گھاس اور چارہ خوب ہے-

اَمْرَعْتَ فَانْزِلْ - اب تو تمہارا مطلب حاصل ہو گیا اترو-

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَّرِيْعًا مُرْبِعًا - یا اللہ! ہم پر ایسا پانی برسا جو ارزانی کر دے خوب چارہ اگائے اور چار طرف محیط ہو (سب جگہ چو طرف برسے تا کہ لوگ جہاں چاہیں وہاں ٹھہر جائیں (اپنے جانوروں کو وہاں رکھ سکیں)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ السَّلْوٰى فَقَالَ هُوَ الْمُرَعَةُ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا قرآن میں جو "سَلْوٰی" آیا ہے' اس سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا مُرَعَة جو ایک پرندہ ہے یعنی بٹیر یا لوا-

هَنِيْئًا مَّرِيْعًا - خوشگوار' خوب چارہ اگانے والا-

مُمْرِعَ النَّبَاتِ - خوب چارہ اگانے والا گھاس ستی کرنے والا-

اَرْضٌ اَمْرُوْعَةٌ - جہاں چارہ گھاس کی افراط ہو-

مَا تَدَاوَى النَّاسُ بِشَيْءٍ خَيْرٍ مِّنْ مُرْعَةِ عَسَلٍ قُلْتُ مَا مُرْعَةُ الْعَسَلِ قَالَ لَعْقَةُ عَسَلٍ - کوئی دوا اس سے بہتر نہیں کہ شہد کا ایک مرعہ کھالیں- میں نے کہا مرعہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا شہد کی ایک چاٹ-

مَرْغٌ - ہرا چارہ کھانا' اقامت کرنا-

مَرَغٌ - آلودہ ہونا-

تَمْرِيْغٌ اور تَمَرَّاغٌ - لوٹانا-

اِمْرَاغٌ - لعاب بہنا' کلام میں بہت غلطی کرنا-

تَمَرُّغٌ - لوٹنا' بیچ کھانا' درد وغیرہ سے لعاب بہانا' تردد کرنا' ٹھہرنا-

مَرَاغٌ - جہاں جانور لوٹتے پوٹتے ہیں-

مَرَاغٌ دَوَابِّهَا الْمِسْكُ - بہشت میں جہاں جانور وہاں کے لوٹتے پوٹتے ہیں مشک ہے (مٹی کے بدلے مشک میں لوٹتے ہیں' کیونکہ بہشت کی مٹی بھی مشک ہے سفید صاف)-

اَجْنَبْنَا فِيْ سَفَرٍ وَّلَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ فَتَمَرَّغْنَا فِيْ

التُّرَابِ- (حضرت عمارؓ کہتے ہیں) ہم ایک سفر میں جنبی (ناپاک) تھے اور ہمارے پاس پانی نہ تھا کہ اس سے غسل کریں- آخر ہم مٹی میں لوٹے (حضرت عمارؓ یہ سمجھے کہ غسل کے بدلے جو تیمم ہے اس میں سارے بدن پر مٹی لگانا ضروری ہے)

تَمَرَّغَ الدَّابَّةُ- جانور لوٹا پوٹا-

فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ- قیامت کے قریب یہ حال ہوگا کہ ایک شخص قبر پر جا کر اس پر لیٹے گا (موت کی آرزو کرے گا) یہ کچھ دین کی مصیبت نہ ہوگی بلکہ دنیا کی آفت اور بلا (جس سے تنگ ہو کر موت کی آرزو کرے گا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی عادت مٹی پر لوٹنے کی نہ ہوگی)-

مَرْغَاب- ایک مقام کا نام ہے-

وَاَقْطَعَهُ الْمَرْغَابَ- اس کو مرغاب مقطعہ کے طور پر دیا-

مَرْقٌ- شوربا بہت کرنا' بال نوچنا' جلدی سے برچھا مارنا-

مُرُوْقٌ- گھس کر پار نکل جانا' ایک طرف سے دوسری طرف تجاوز کرنا-

مَرَقٌ- بگڑ جانا-

تَمْرِيْقٌ- گانا-

اِمْرَاقٌ- شوربا بہت کرنا-

اِمْتِرَاقٌ- جلدی سے نکل جانا-

مَرَقَةٌ- شوربا-

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ- دین سے اس طرح پار ہو کر نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں گھس کر دوسری طرف سے نکل جاتا ہے-

اُمِرْتُ بِقَتْلِ الْمَارِقِيْنَ- (حضرت علیؓ نے کہا) مجھ کو ان لوگوں کے قتل کرنے کا حکم ہوا جو دین سے باہر ہو جائیں (مراد خارجی لوگ ہیں جو خلیفۂ برحق کی اطاعت سے نکل گئے تھے اور تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے تھے)-

تَكُوْنُ اُمَّتِيْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ- میرے بعد میری امت کے دو گروہ ہو جائیں گے- پھر ان میں ایک تیسرا گروہ نکلے گا' ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہے (دو گروہ یعنی حضرت علیؓ اور معاویہؓ کا گروہ پھر تیسرا گروہ خارجیوں کا نمودار ہوا ان کو حضرت علیؓ کے گروہ نے مارا)-

يَمْرُقُ مَارِقَةٌ- ایک باہر نکل جانے والا گروہ باہر نکل جائے گا (اسلام سے باہر ہو جائے گا- خطابی نے کہا اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ خارجی گو گمراہ تھے مگر مسلمان تھے- ان کی عورتوں سے نکاح کرنا' ان کا ذبیحہ کھانا درست تھا- اسی طرح ان کی گواہی مقبول ہے)-

اِنَّ بِنْتًا لِيْ عُرُوْسًا تَمَرَّقَ شَعْرُهَا- (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ) میری ایک بیٹی نئی دلہن ہے لیکن اس کے بال گر گئے ہیں-

مَرِضَتْ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا- بیماری ہوئی تو اس کے بال گر گئے- **مَرَقَ شَعْرُهُ** یا **تَمَرَّقَ** یا **امَّرَقَ** (سب کے ایک معنی ہیں یعنی) اس کے بال جھڑ گئے-

اِنَّ مِنَ الْبُيْضِ مَا يَكُوْنُ مَارِقًا- بعض انڈے گندے ہوتے ہیں-

مَرِقَتِ الْبَيْضَةُ- انڈا خراب ہوگیا (گندا ہو کر پانی ہوگیا)-

مُمَرِّقٌ- گانے والا-

مَرْقٌ- لونڈیوں کا گانا اور کمینے پاجی لوگ-

اِنَّهُ اطَّلٰى حَتّٰى بَلَغَ الْمَرَاقَّ- انھوں نے موزہ لگایا یہاں تک کہ پیٹ کے نیچے کے حصے تک جو نرم ہوتا ہے پہنچ گئے-

مَرَقٌ یا مَرْقٌ- ایک کنویں کا بھی نام ہے مدینہ میں-

مَرَقَ الْمَارِقُوْنَ- کچھ لوگ دین سے باہر نکل گئے (اور انھوں نے خلیفۂ رسول اللہ سے لڑنا درست سمجھا- وہ عبداللہ بن وہب اور مرقوص بن زہیر وغیرہ تھے جس کو ذوالثدیہ ایک حدیث میں کہا گیا ہے- ان لوگوں کو حضرت علیؓ نے نہروان میں قتل کیا' جو ایک بستی ہے بغداد سے چار فرسخ پر)-

اِنَّهُ بَدَاَ بِيَمِيْنِهٖ يَغْسِلُهَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَّهُ بِشِمَالِهٖ- آنحضرتؐ نے غسل میں پہلے داہنا ہاتھ دھویا- پھر پیٹ کا نیچے کا

حصہ بائیں ہاتھ سے دھویا۔

مَرْمَرَۃٌ۔ (یہ مفرد ہے مَرْمَرٌ کا) یہ ایک سخت سفید پتھر ہوتا ہے۔

کَانَ ھُنَاکَ مَرْمَرَۃٌ۔ وہاں مرمر کا ایک پتھر نکلا۔

مَرْمَرَۃٌ۔ غصہ ہونا' تلخ ہونا۔

مُرْمُوْرَۃٌ۔ خوش رنگ نازک بدن چھوکری' گل اندام۔

مَرْمَاۃٌ۔ گوشت کی ہڈی (میم زائد ہے۔ اس کا بیان کتاب ''ر'' میں گزر چکا)۔

مَرْنٌ۔ مارنا' بھاگنا' پاؤں میں تیل لگانا۔

مَرَانَۃٌ اور مُرُوْنَۃٌ اور مُرُوْنٌ۔ نرم ہونا سختی کے ساتھ سخت ہونا۔

مُرُوْنٌ اور مَرَانَۃٌ۔ عادت کرنا' مداومت کرنا۔

مَارِنٌ۔ نرم اور سخت۔

فِی الْمَارِنِ اَلدِّیَۃُ۔ اگر کوئی ناک کا نرم حصہ جو بانسہ کے نیچے ہے کاٹ ڈالے تو پوری دیت دینا ہوگی۔

تَمْرِیْنٌ۔ عادت کرانا' مشق کرانا۔

مَرْنٌ۔ حال' خلق' عادت۔

قَطَعَ مَارِنَ اَنْفِہٖ۔ اس کی ناک کا نرم حصہ (نرمۂ بینی) کاٹ ڈالا۔

اَلْوَلِیُّ یَمْرُنُ الصَّبِیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِیْنَ۔ بچہ کا ولی جب بچہ کی عمر سات برس کو پہنچے تو اس کو نماز کی عادت کرائے۔

مَرَّانٌ۔ ایک بستی کا نام ہے۔

مِرْوَدٌ۔ سلائی۔

کَمَا یَدْخُلُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُکْحُلَۃِ۔ جیسے سلائی سرمہ دانی میں گھس جاتی ہے۔

اِنَّ لِبَنِیْ اُمَیَّۃَ مِرْوَدًا یَجْرُوْنَ اِلَیْہِ۔ بنی امیہ کو مہلت کا ایک میدان ملا ہے اس طرف جا رہے ہیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

اِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَّ یَخْرُجُوْنَ اَدِلَّۃً۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) یہ لوگ طالب علم بن کر آتے ہیں اور راہ بتانے والے (فاضل اور عالم) بن کر نکلتے ہیں۔

مَرَہٌ۔ آنکھ میں سرمہ نہ ہونا' ڈیلے سفید پڑ جانا (سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے)۔

اِنَّہٗ لَعَنَ الْمَرْھَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی (جو آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے)۔

مَرَہٌ۔ آنکھ کی بیماری جو سرمہ نہ لگانے سے پیدا ہوتی ہے۔

خُمُصُ الْبُطُوْنِ مِنَ الصِّیَامِ مُرْہُ الْعُیُوْنِ مِنَ الْبُکَاءِ۔ روزہ دار ہونے سے خالی پیٹ والے' سفید آنکھوں والے روتے روتے۔

اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ مُرْہُ الْعُیُوْنِ مِنَ الْبُکَاءِ۔ اللہ کے ولی روتے روتے آنکھیں سفید کر لیتے ہیں (ان پر خوف الٰہی غالب ہوتا ہے اپنے گناہ یاد کر کے)۔

مَرْوٌ۔ سفید پتھر چمکتا ہوا دھار دار چھری کی طرح اور ایک شہر کا نام ہے خراسان میں (ان کی نسبت مَرْوَزِیٌّ ہے)۔

مَرْوَۃ۔ مشہور پہاڑ ہے مکہ میں (اس کی نسبت مَرْوِیٌّ ہے)۔

قَالَ لَہٗ عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَصَابَ اَحَدُنَا صَیْدًا وَّلَیْسَ مَعَہٗ سِکِّیْنٌ اَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَۃِ وَ شِقَّۃِ الْعَصَا۔ عدی بن حاتمؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا اگر ہم میں کوئی شخص شکار کا جانور پالے لیکن اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم سفید دھار دار پتھر سے اور لکڑی کی کھپچی سے (جو تیز ہو) ذبح کر لیں۔

مُرُوَّۃٌ۔ مردانگی انسانیت تہذیب (اس کی ضد تَوَحُّشٌ اور بَدَاوَۃٌ ہے)۔

اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مَرْوَتَہٗ عَلٰی مَنْکِبِیْ فَاِذَا ھُوَ عَلِیٌّ۔ یکا یک پیچھے سے ایک شخص نے اپنا سر میرے مونڈھے پر رکھا' دیکھا تو وہ حضرت علیؓ ہیں۔

فَاِنَّ ذٰلِکَ صَارَ مَرْوَۃً۔ یہ تو ایک پتھر ہو گیا۔

مَرْیٌ۔ تھنوں پر ہاتھ پھیرنا تاکہ دودھ خوب نکلے' چھوڑ دینا' نکالنا' انکار کرنا' مارنا' لنگڑے پن سے زمین پر گھسٹتے چلنا۔

مُمَارَاۃٌ اور مِرَاءٌ۔ جھگڑا کرنا' بحث کرنا اپنی بات کو اچھی قرار دینا اور مخاطب پر طعن اور تشنیع کرنا (بعض نے کہا مِرَاءٌ میں اعتراض ضرور رہتا ہے مخاطب پر اور جِدَالٌ عام ہے)۔

اِمْرَاءٌ - دودھ بہنا-

تَمَرِّیْ - آراستہ ہونا-

تَمَارِیْ - جھگڑا تکرار کرنا' شک کرنا-

اِمْتِرَاءٌ - نکالنا' شک کرنا-

لَاتُمَارُوْا فِی الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ مِرَاءً فِیْهِ کُفْرٌ - قرآن میں تکرار اور جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں تکرار اور انکار کفر ہے (اس لئے کہ قرآن سات قراءتوں پر اترا ہے اگر ایک قراءت کا انکار کرے تو گویا قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا اور وہ کفر ہے- بعض نے کہا صفات اللہ اور مسئلہ قدر وغیرہ میں جھگڑا کرنا مراد ہے اور اہل کلام اور اہواء کی طرح تاویلات کرنا اور یہ غرض نہیں ہے کہ قرآن کے مسائل فقہیہ عملیہ میں بحث نہ کی جائے کیونکہ تمام صحابہؓ اور سلف اس کی بحث کرتے رہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اس بحث سے مقصود اظہار حق اور صواب ہو نہ کہ صرف الزام خصم اور اس کی تحقیر اور اپنی لیاقت اور علم کا اثبات)-

اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ - قرآن میں جھگڑا نکالنا کفر ہے (طیبی نے کہا جھگڑے سے یہ مراد ہے کہ ایک آیت کو لا کر دوسری آیت کا مضمون رد کرے کیونکہ یہ تکذیب ہے قرآن کی اور کفر ہے' ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآن کی آیتوں میں سلف کے عقیدے کے موافق تطبیق کرے- اگر یہ نہ کر سکے تو اللہ کے سپرد کرے اور کہے اٰمَنَّا بِمَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ- بعض نے کہا مراء سے مراد شک کرنا ہے- یعنی اس میں اس کو شک ہو کہ یہ کلام الٰہی ہے یا نہیں)-

تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ - اس میں اور حر میں جھگڑا ہوا (کہ حضرت موسیٰ جن کے پاس گئے تھے وہ خضرؑ تھے یا اور کوئی شخص)-

تَمَارٰی هَلْ هُوَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ غَیْرُهٗ - اس میں جھگڑا ہوا کہ خضرؑ کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے یا دوسرے کوئی موسیٰ-

هَلْ تُمَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ وَهَلْ تُمَارُوْنَ فِی الشَّمْسِ - کیا تم کو چاند کے دیکھنے میں کوئی شک رہتا ہے یا کیا تم چاند اور سورج کے دیکھنے میں ایک دوسرے سے جھگڑتے ہو؟ (بھائی ہم کو بھی دیکھنے دو)-

تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ - منبر کے باب میں جھگڑا ہوا (کہ وہ کیسا تھا کس لکڑی سے بنا تھا؟)-

وَقَدِ امْتَرَوْا - انھوں نے جھگڑا کیا-

لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ - تاکہ بیوقوفوں سے اس میں جھگڑا کرے-

فَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ - اور تیر کے اس مقام پر جو چلہ سے متصل رہتا ہے شک کرے (کہ اس میں کچھ خون وغیرہ جانور کا لگا ہے یا نہیں)-

فَلَا مِرْیَةَ - کچھ شک نہیں-

اِمْرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ - جس چیز سے چاہے (جو تیز ہو) خون نکال دے (خون بہا دے بس ذبح ہو گیا- بعضوں نے اَمِرِ الدَّمَ روایت کیا ہے- بعضوں نے اَمِرَّ الدَّمَ بالتشدید- خطابی نے کہا یہ غلط ہے لیکن ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اَمْرِرْ ہے- پس اَمِرَّ الدَّمَ ادغام کے ساتھ غلط نہیں ہو سکتا)-

مَرَوْا بِالسُّیُوْفِ الْمُرْهِفَاتِ دِمَائَهُمْ - تیز تلواروں سے ان کے خون نکالے اور بہائے-

اِنَّهٗ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِیَّتَیْنِ - وہ آنحضرتؐ سے دو دوھیل اونٹنیاں لے کر ملے (یہ تثنیہ ہے مَرِیٌّ کا- ایک روایت میں مَرِیَّتَیْنِ ہے مَرِیَّةَ کہتے ہیں دوھیل اونٹنی کو یعنی جو خوب دودھ دیتی ہے)-

وَسَاقَ مَعَهٗ نَاقَةً مُّرِیًّا - ان کے ساتھ ایک دوھیل اونٹنی ہانکی-

لِتَقْتُلَ کَلْبَ الْمَرِیَّةِ - تاکہ دوھیل اونٹنی کا کتا مار ڈالے-

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَقِیَهٗ عِنْدَ اَحْجَارِ الْمِرَاءِ - حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ سے مراء کے پتھروں کے پاس ملے یعنی قباء کے پتھروں کے پاس-

مُرَاءٌ - (بہ ضمہ میم) ایک بیماری اور آفت ہے جو کھجور کے درخت پر آتی ہے-

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَیُبَاهِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُقْبِلَ بِوُجُوْهِ النَّاسِ اِلَیْهِ فَهُوَ فِی النَّارِ - جو

شخص دین کا علم اس لئے سیکھے کہ بیوقوفوں سے بحث اور تکرار کرے (ان پر اپنی لیاقت علمی جتائے اپنی فوقیت ثابت کرے) اور دوسرے عالموں پر فخر کرے یا اس کی یہ غرض ہو کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں (اس کی تعظیم اور تکریم کریں اس کے مرید اور معتقد ہوں اس کو تحفے تحائف دیں اس کی ضیافتیں کریں) تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

دَعِ الْمُمَارَاةَ۔ جھگڑا اور تکرار چھوڑ دے۔

اُتْرُكِ الْمِرَاءَ وَلَوْ كُنْتَ مُحِقًّا۔ جھگڑا چھوڑ دے اگر چہ تو حق پر ہو (اور مخاطب غلط کہہ رہا ہو کیونکہ جھگڑا کرنے سے بجز اس کے کہ دشمنی اور عداوت پیدا ہو یا گالی گلوچ ہو یا مار کٹائی ہو اور کوئی نتیجہ نہیں ہے۔ ایک بار حق بات بتلا دینا اور سمجھا دینا وہ بھی نرمی اور ملائمت سے کافی ہے اب اگر مخاطب نہ مانے اور خواہ مخواہ تکرار نکالے تو خاموش ہو جائے "جواب جاہلاں باشد خموشی" پر عمل کرے)۔

مُرَيْخٌ۔ ایک محل تھا بنی قینقاع کا مدینہ میں۔

مُرَيْسِيْعٌ۔ ایک پانی کا چشمہ تھا بنی مصطلق کا۔

بابُ المیم مع الزاء

مَزْجٌ یا مِزَاجٌ۔ ملانا یا خلط کرنا' برانگیختہ کرنا۔

تَمْزِيْجٌ۔ سبزی کے بعد زرد ہو جانا' دینا۔

مُمَازَجَةٌ۔ فخر کرنا' ملا دینا۔

تَمَازُجٌ۔ مل جانا (جیسے اِمْتِزَاجٌ ہے)۔

مِزَاجٌ۔ اطباء کی اصطلاح میں وہ حالت طبیعت کی یا دوا کی جو مختلف عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے ایک دوسرے کی تیزی کو توڑتی ہیں۔

لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ۔ اگر وہ سمندر میں ملا دی جائے تو سمندر کی حالت بدل جائے۔

مُوْزَجٌ۔ موزہ۔

مَزْحٌ یا مُزَاحٌ یا مُزَاحَةٌ۔ دل لگی کرنا' ٹھٹھا کرنا۔

تَمْزِيْحٌ۔ رنگ بدلنا۔

مُمَازَحَةٌ اور مِزَاحٌ۔ دل لگی' ہنسی۔

اِمْزَاحٌ۔ ٹی پر چڑھانا۔

تَمَازُحٌ۔ دل لگی کرنا۔

كَانَ فِيْهِ مُزَاحٌ۔ آپ میں مزاح تھا (یعنی لطیفہ گوئی' بذلہ سنجی' خوش مزاجی۔ مجمع البحار میں ہے کہ مُزَاح بہ ضمۂ میم اسم مصدر ہے اور بکسرۂ میم مصدر)۔

فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَ۔ لوگ ہنسی' دل لگی کرنے لگے۔

كَثْرَةُ الْمُزَاحِ فِي السَّفَرِ فِيْ غَيْرِ مَا يُسْخِطُ اللّٰهَ مِنَ الْمُرُوَّةِ۔ سفر کی حالت میں رفیقوں سے دل لگی کرنا مگر نہ ایسی خوشی جس سے پروردگار ناخوش ہو' مروت میں داخل ہے (علماء نے کہا ہے مزاح کچھ برا نہیں اگر باطل اور کذب نہ ہو۔ کیونکہ آنحضرتؐ سے مروی ہے)۔

اِنِّيْ لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ۔ میں مزاح کرتا ہوں لیکن سچ بات کہتا ہوں (مزاح میں بھی غلط بات منہ سے نہیں نکالتا۔ وہ قصہ مشہور ہے کہ آپ نے ایک بڑھیا سے فرمایا "بوڑھی عورتیں بہشت میں نہیں جائیں گی۔" یا ایک شخص سواری کے لئے اونٹ مانگنے آیا' آپ نے فرمایا۔ "اچھا اونٹ کا ایک بچہ تجھ کو دوں گا۔" اور جناب امیر بھی مزاح کیا کرتے تھے۔ یہ دلیل ہے صحت مزاج اور وفور نشاط اور سلامت طبع کی۔ اکلکھرے تندخو' سخت مزاج کو کوئی پسند نہیں کرتا)۔

مَزَادَةٌ۔ وہ ظرف جس میں پانی لادا جاتا ہے جیسے راویہ اور قربہ اور سطیحہ (اس کی جمع مَزَاوِد ہے)۔

مِزْوَدٌ۔ چمڑے کا تھیلہ جس میں توشہ رکھا جاتا ہے۔

كَانَ فِيْ مِزْوَدَتِيْ تَمْرٌ۔ میرے توشہ دان میں کھجور تھی۔

مَزْرٌ۔ چکھانا' غصہ کرنا' آہستہ سے چٹکی لینا' تھوڑا پینا۔

مَزَارَةٌ۔ ظریف ہونا' میوہ پک جانا۔

تَمْزِيْرٌ۔ بمعنی مَزْرٌ ہے۔

تَمَزُّرٌ۔ چوسنا' تھوڑا تھوڑا پینا' ایک بارگی پی جانا۔

مِزْرٌ۔ احمق' جو جوار' گیہوں کی شراب۔

اِنَّ نَفَرًا مِّنَ الْيَمَنِ سَاَلُوْهُ فَقَالُوْا اِنَّ بِهَا شَرَابًا

یُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ - یمن کے چند لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے انھوں نے پوچھا کہ یمن میں ایک قسم کی شراب ہے جس کو مزر کہتے ہیں (جو کی یا جوار کی) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (انگور کی ہو یا کھجور کی یا جو کی یا چانول کی یا گڑھ کی یا جوار کی یا گیہوں کی)-

اَلْمَزْرَةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ - ایک بار بچہ کا دودھ چوسنا رضاع کی حرمت ثابت کرتا ہے (یہ طاؤسؒ کا قول ہے جو تابعین میں سے تھے - دوسری صحیح حدیث میں وارد ہے کہ ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی - نہایہ میں ہے کہ شاید طاؤسؒ نے یہ کہا ہوگا کہ ایک بار دودھ چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا لیکن راویوں نے غلطی سے لا کا حرف چھوڑ دیا)-

اِشْرَبِ النَّبِیْذَ وَلَا تُمَزِّزْ - نبیذ کو ضرورت سے (پیاس رفع کرنے کے لئے) پی لیکن بار بار مت پی - (تلذذ کے لئے جیسے شرابی شراب کا دور کرتے ہیں)-

اَلْبِتْعُ نَبِیْذُ الْعَسَلِ وَالْجِعَةُ نَبِیْذُ الشَّعِیْرِ وَالْمِزْرُ مِنَ الذُّرَّةِ وَالسَّکَرُ مِنَ التَّمْرِ وَالْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ - ابن عمرؓ نے کہا شہد کی شراب کو بتع کہتے ہیں اور جو کی شراب کو جعہ (انگریزی میں بیر کہتے ہیں) اور جوار کی شراب کو مزر اور کھجور کی شراب کو سکر اور انگور کی شراب کو خمر-

اَلْمِمْزَارُ لَا یَطِیْبُ اِلٰی سَبْعَةِ اٰبَاءٍ - ممزار سات پشت تک پاک نہیں ہوتا (لوگوں نے پوچھا' ممزار کیا ہے؟ فرمایا ایک شخص حرام مال سے نکاح کرے یا لونڈی خریدے اس کی اولاد کو مِمْزَار کہیں گے)-

مَزٌّ - چوسنا-

مَزَازَةٌ - سخت ہونا' کھٹ مٹھا ہونا-

مُزٌّ - کھٹ مٹھا (یعنی شیرینی اور ترشی ملی ہوئی)-

لَا تُحَرِّمُ الْمَزَّةُ وَلَا الْمَزَّتَانِ - ایک دو بار دودھ چوسنے سے رضاع کی حرمت ثابت نہیں ہوتی - (جب تک پانچ بار نہ چوسے)-

اَلَا اِنَّ الْمُزَّاتِ حَرَامٌ - شراب حرام ہے - (یہ مُزَّۃ کی جمع ہے یعنی وہ شراب جس میں ترشی ہو اس کو مُزَّاء بھی کہتے ہیں- بعض نے کہا مُزَّۃ وہ شراب جو کچی اور پکی کھجور سے ملا کر بنائی جائے)-

اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ الْمُزَّاءُ الَّتِیْ نُهِیَتْ عَنْهَا عَبْدُ الْقَیْسِ - میں ڈرتا ہوں کہیں یہ شراب وہ مزاء نہ ہو جس کے پینے سے عبدالقیس قبیلے کے لوگوں کو منع کیا گیا تھا-

فَتُرْضِعُهَا جَارَتُهَا الْمَزَّةَ وَالْمَزَّتَیْنِ - اس کی پڑوسن اس کو ایک چسکہ یا دو چسکے دودھ کے چوسا دے (عرب لوگ کہتے ہیں تَمَزَّزْتُ الشَّیْءَ میں نے اس کو چوسا)-

اَلْمَزَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ - ایک چسکا دودھ کا حرمت قائم کر دیتا ہے (یہ انہی طاؤس کا قول ہے جن کا ذکر گزشتہ سطور میں باب مَزْر میں آچکا ہے)-

اِشْرَبِ النَّبِیْذَ وَلَا تُمَزِّزْ - پی' مگر بار بار مت پی (شرابیوں کی طرح اس کا دور مت کر ایک روایت میں تُمَزِّرْ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اِذَا کَانَ الْمَالُ ذَامِزٍّ فَفَرِّقْهُ فِی الْاَصْنَافِ الثَّمَانِیَةِ وَاِذَا کَانَ قَلِیْلًا فَاَعْطِهٖ صِنْفًا وَّاحِدًا - ابراہیم نخعی نے کہا- اگر زکوۃ کا پیسہ بہت ہو تو آٹھوں قسموں میں جن کا ذکر قرآن میں ہے (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ (اخیر تک) خرچ کرے اگر تھوڑا ہو تو ایک ہی قسم کو دے دے-

مَزِیْزٌ بمعنی کَثِیْرٌ ہے مَزِیْزٌ کے معنی قلیل بھی آئے ہیں-

مِزَّۃ - ایک گاؤں ہے دمشق سے ایک میل پر' ابوالحجاج مزی فن رجال کے بڑے عالم اور تہذیب الکمال کے مولف وہیں کے تھے-

مَزْعٌ یا مَزْعَةٌ - دوڑنا - دھنکنا انگلیوں سے-

تَمْزِیْعٌ (بمعنی مَزْعٌ ہے) جدا کرنا-

تَمَزُّعٌ - کٹنا' تقسیم کرنا-

مَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ - آدمی برابر مانگتا رہتا ہے (سوال سے باز نہیں آتا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جب ملے گا تو اس کے منہ پر گوشت کا ایک ذرا سا لوتھڑا بھی نہیں ہوگا (سب ہڈیاں رہ جائیں گی - یہ دنیا میں بھیک مانگتے رہنے کی سزا ہوگی)-

فَقَالَ لَهُمْ تَمَزَّعُوْهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِیْ لَهُمْ - آنحضرتؐ نے جابرؓ کے قرض خواہوں سے فرمایا - اب اس کھجور کو بانٹ لو- پھر آپ نے ہر ایک کا جتنا دینا تھا پورا ادا کر دیا-

حَتّٰی تُخُیِّلَ اِلَیَّ اَنَّ اَنْفَهٗ یَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِہٖ- یہاں تک کہ میں سمجھا ان کی ناک غصہ کی شدت کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی (پھٹ جائے گی ایک روایت میں یَتَمَرَّعُ ہے رائے مہملہ سے یعنی لرز رہی تھی)-

یُبَارِكُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ- اللہ تعالیٰ کٹے ہوئے عضو کے جوڑوں پر اپنی برکت اتارے گا-

مَزْقٌ یا مَزْقَةٌ- پھاڑ ڈالنا' عیب نکالنا' طعنہ مارنا-

تَمْزِیْقٌ- چاک کر ڈالنا' پھاڑنا' ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا-

تَمَزُّقٌ- پھٹ جانا-

مِزَاقٌ- تیز رو اونٹنی-

مِزْقَةٌ- ایک ٹکڑا (اس کی جمع مِزَقٌ ہے)-

لَمَّا مَزَّقَهٗ دَعَا عَلَیْهِمْ اَنْ یُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ - جب کسریٰ (بادشاہ ایران) نے آنحضرتؐ کا خط پھاڑ ڈالا تو آپ نے ایران والوں کے لئے بددعا کی' فرمایا یا اللہ ان کو بھی پوری طرح پھاڑ دے (کہتے ہیں اس وقت ایران کا بادشاہ خسرو پرویز تھا اس کے بیٹے شیرویہ نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا - اور حضرت عمرؓ نے جب ایران فتح کیا اس وقت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن پرویز وہاں کا بادشاہ تھا)-

وَعَلَیْهَا خِمَارٌ مُّمَزَّقٌ- وہ ایک پھٹی ہوئی اوڑھنی اوڑھے تھی-

اِنَّ طَائِرًا مَزَّقَ عَلَیْهِ- ایک پرندہ نے عبداللہ بن عمرؓ پر بیٹ کر دی (ذَرَقَ اور رَمٰی بِسَلْحِہٖ کے بھی یہی معنی ہیں)-

فَتَمَزَّقَ شَعْرِیْ- میرے بال جھڑ گئے-

اِذَا مُزِّقْتُمْ- جب قبروں میں تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے-

مَزْمَزَةٌ- ہلانا' حرکت دینا-

تَمَزْمُزٌ- ہلنا' اٹھنا' جدا جدا ہو جانا-

مَزْمِزُوْهُ وَتَلْتِلُوْهُ- اس کو ہلاؤ حرکت دو-

مَزْنٌ اور مُزُوْنٌ- منہ کے سامنے جلد جلدی چل دینا' چمکنا' بھر دینا' تعریف کرنا' فضیلت دینا' تقریظ کرنا' بھاگنا-

تَمْزِیْنٌ- بھرنا' فضیلت دینا' تعریف کرنا' تقریظ کرنا-

تَمَزُّنٌ- منہ کے سامنے جلدی بھاگنا' عادت کرنا-

مَازِنٌ- ایک قبیلہ کا نام ہے-

مُزَیْنَةُ- یہ بھی ایک قبیلہ کا نام ہے-

مُزْنٌ- ابر (نہایہ میں ہے کہ مُزْنٌ ابر- اس کا مفرد مُزْنَةٌ ہے- بعض نے کہا سفید ابر)-

خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مُزَیْنَةَ- مدینہ سے نکل کر مزینہ کی طرف گئے (مزینہ ایک شاخ ہے مضر قبیلہ کی' اس کی نسبت مُزَنِیٌّ ہے)-

مِزْهَرٌ- عود' ستار' طنبورہ-

اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَیْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ- جب اونٹ ستار کی آواز سنتے ہیں تو ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب ہم کاٹے جائیں گے (عربوں کا قاعدہ تھا جب مہمان لوگ آتے تو ان کو خوش کرنے کے لئے عود بجاتے ان کو شراب پلاتے' اونٹ یہ سمجھ لیتے کہ اب ہم گوشت کے لئے نحر کئے جائیں گے)-

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِیُذْهِبَ بِهِ الْبَاطِلَ وَیُبْطِلَ بِهِ الزَّمَّارَاتِ وَالْمَزَاهِرَ- اللہ تعالیٰ نے اپنا سچا کلام اتارا کہ باطل کو اڑا دے اور باجوں اور طنبوروں کو میٹ دے (اس کے بدلے لوگ قرآن سنیں' اس سے حلاوت اٹھائیں)-

فَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ مِّلْكٍ وَ عُرْمَانٍ وَّ مَزَاهِرَ- پھر جو کچھ ان کی املاک اور کھیت اور باغات تھے-

ذَاتُ الْمَزَاهِرِ- ایک مقام کا نام ہے اور مَزَاهِرُ سرخ پہاڑوں کو بھی کہتے ہیں-

مِزْیَلٌ- بڑا بحث کرنے والا' ایک دلیل کو چھوڑ کر دوسری دلیل لانے والا-

اِنَّ رَجُلَیْنِ تَدَاعَیَا عِنْدَهٗ وَكَانَ اَحَدُهُمَا مِخْلَطًا مِّزْیَلًا- امیر معاویہؓ کے پاس دو شخص دعویٰ کرتے ہوئے آئے ان میں ایک دھوکا دینے والا (باتوں کو خلط ملط کرنے والا) ایک دلیل کو چھوڑ کر دوسری دلیل کی طرف جانے والا تھا-

بابُ المیم مع السّینْ

مَسْأٌ یامُسُوْءٌ-محنت کرنا' دیر لگانا' راستہ کے بیچ میں چلنا' فساد ڈالنا' فریب کرنا' عادت کرنا' نرم کرنا-

اِمْسَاءٌ-فساد کرنا-

اَمْسَاَ بَیْنَ الْقَوْمِ-قوم میں فساد کرا دیا-

مُسْتَقَةٌ-پوستین لمبی آستینوں کی-

اِنَّهٗ اُهْدِیَ لَهٗ مُسْتَقَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ-آنحضرت کو ایک پوستین تحفہ میں دی گئی' جس کے کف اور سنجاف ریشمی کپڑے کے تھے یا اس کا استر ریشمی کپڑے کا تھا-

اِنَّهٗ کَانَ یَلْبَسُ الْبَرَانِسَ وَالْمَسَاتِقَ وَ یُصَلِّیْ فِیْهَا-آنحضرت لمبی ٹوپیاں اور پوستینیں پہنتے تھے اور ان کو پہن کر نماز بھی پڑھتے تھے-

اِنَّهٗ صَلّٰی بِالنَّاسِ وَیَدَاهُ فِیْ مُسْتَقَةٍ-حضرت عمرؓ نے نماز پڑھائی اور ان کے دونوں ہاتھ پوستین کے اندر تھے (سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسا ہی مروی ہے)-

مُنْسْتِیْرٌ-ایک مقام کا نام ہے قیروان میں-

مَسْحٌ یامُسُوْحٌ-زمین میں سیر کرنا' ہاتھ پھیرنا' اثر دور کرنا' زائل کرنا' دھونا' فریب کرنا' کنگھی کرنا' کاٹنا اچھی صورت میں پیدا کرنا' بری صورت میں پیدا کرنا' مارنا' جماع کرنا' تھکا دینا' دبلا کر دینا' خوب چلنا-

مَسْحٌ اور مِسَاحَةٌ-ماپنا-

مَسْحٌ اور تِمْسَاحٌ-جھوٹ بولنا-

مَسَحٌ-گھٹنوں کے اندر کی جانب چھل جانا-

تَمْسِیْحٌ-ہاتھ پھیرنا' اثر دور کرنا' پر فریب باتیں کرنا' تھکانا' دبلا کر دینا-

تَمَسُّحٌ کے بھی یہی معنی ہیں اور غسل کرنا' برکت لینا' قلاش ہونا-

تَمَاسُحٌ-دوستی کرنا' بیعت کرنا-

مَسِیْحٌ-کا لفظ حضرت عیسیٰؑ کے لئے بھی آیا ہے کیونکہ آپ جس بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے وہ اچھا ہو جاتا یا آپ کا پاؤں ہموار تھا یعنی تلوہ نہ تھا- یا آپ ماں کے پیٹ سے تیل ملے پیدا ہوئے تھے یا آپ زمین کو طے کیا کرتے تھے- بعض نے کہا مسیح کے معنی دوست' بعض نے کہا عبرانی زبان میں ان کا نام مسیح تھا- عربی میں مسیح کہنے لگے اور دجال ملعون کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ غائب ہوگی یا ایک طرف کا چہرہ ممسوح ہوگا یا اس لئے کہ وہ ساری زمین کی سیر کرے گا- بعض نے کہا دجال کے لئے مِسِّیْحٌ کا لفظ ہے یعنی بدشکل بدصورت مَسِیْحُ الْقَدَمَیْنِ- ہموار سپاٹ تلوے والے (چکنے نرم جن میں پھٹن اور شگاف نہ ہو)-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ مَمْسُوْحَ الْاِلْیَتَیْنِ-اگر بچہ دبلے سرین والا پیدا ہو (جس کا سرین ہڈی سے مل گیا ہو)-

اَمْسَحُ-جو مرد ایسا ہو کہ اس کے سرین دبلے ہوں' (ہڈی سے مل گئے ہوں)-

مَسْحَاءُ-جو عورت ایسی ہو کہ اس کے سرین دبلے ہوں-

تَمَسَّحُوْا بِالْاَرْضِ فَاِنَّهَا بِکُمْ بَرَّةٌ-مٹی سے مسح کرو (یعنی تیمم میں) وہ تمہاری محسن ہے (تم اسی سے پیدا ہوئے اسی کی بدولت کھاتے پیتے ہو- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں سجدہ زمین پر کرو تاکہ پیشانی پر مٹی لگے- اس صورت میں یہ حکم استحباباً ہوگا نہ کہ وجوباً)-

اِنَّهٗ تَمَسَّحَ وَصَلّٰی-آنحضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھی-

لَمَّا مَسَحْنَا الْبَیْتَ اَحْلَلْنَا-جب ہم نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا تو حلال ہو گئے (احرام کھل گیا)-

فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا-ہم اپنے پاؤں پر مسح کرنے لگے (یعنی خفیف دھونے لگے)-

یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ-اپنے چہرے سے نیند کا نشان پونچھ رہے تھے (یعنی آنکھوں پلکوں وغیرہ کو صاف کر رہے تھے)-

یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ-آنحضرتؐ اپنے عمامہ پر مسح کر لیتے (یعنی وضو میں سر نہ کھولتے' عمامہ پر ہر طرح مسح درست ہے

خواہ پیشانی پر مسح کر کے عمامہ پر پورا کرے یا سارا مسح عمامہ پر کرے، سر کو ہاتھ بھی نہ لگے - اہل حدیث کا یہی قول ہے - حنفیہ کہتے ہیں پیشانی پر مسح کر کے عمامہ پر پورا کرلے)-

فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ - آنحضرتؐ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (ابوحنیفہ اور امام مالک نے عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں رکھا اور سفیان ثوری اور امام احمد اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ نے صرف عمامہ پر مسح کر لینا جائز رکھا ہے گو سر کے کسی حصے پر ہاتھ نہ لگے اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے)-

حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ - آنحضرتؐ کو ایک شخص نے سلام کیا (آپ نے جواب نہ دیا) ایک دیوار کی طرف گئے اور (ہاتھ مار کر) منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا - فرمایا میں بے وضو تھا (اور ایسی حالت میں اللہ کا ذکر مناسب نہ سمجھا' کیونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے - علماء نے کہا ہے یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے کہ آنحضرتؐ ہر حال میں اور ہر وقت میں اللہ کی یاد کرتے اور شاید وہاں پانی نہ ہوگا - اس لئے آپ نے تیمّم کرلیا - کیونکہ تیمّم اسی وقت جائز ہے جب پانی نہ پائے - خواہ فرض پڑھنے کی ضرورت ہو یا نفل کی)-

وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ - آنحضرتؐ نے تیمّم کے لئے مٹی پر دونوں ہاتھ مارے پھر ان کو پھونکا (تاکہ زائد گرد و غبار اڑ جائے) اس کے بعد ان ہاتھوں کو اپنے منہ اور دونوں پہونچوں پر پھیرا (بس یہی صحیح اور قوی روایت ہے اور دو بار ہاتھ مارنے کی اور کہنیوں تک مسح کرنے کی روایتیں کمزور ہیں - امام احمدؒ اور اہل حدیث کا عمل اسی روایت پر ہے)-

يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ - تجھ کو منہ اور دونوں پہونچوں پر مسح کرنا کافی تھا (زمین پر لوٹنے کی ضرورت نہ تھی)-

ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِيْ وَبَطْنِيْ - پھر میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا (شفقت سے بیمار کو تسلی دینے کے لئے)-

وَلَا يَمْسَحُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَعْلَقَ - تولیہ سے ہاتھ نہیں صاف کرتے تھے جب تک (انگلیاں) چاٹ نہ لیتے -

ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ ذُرِّيَّةً - پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ان کی اولاد نکالی (بعضوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ فرشتہ نے اللہ کے حکم سے ہاتھ پھیرا تو گویا اللہ نے ہاتھ پھیرا)-

يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا - آنحضرتؐ صف میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے (صف برابر کرنے کے لئے)-

كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ جب دعا میں دونوں ہاتھ اٹھاتے تو دعا کے بعد ان کو منہ پر پھیر لیتے (اور جس دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تو منہ پر پھیرتے بھی نہیں)-

اِذَا تَمَسَّحَ اَحَدُكُمْ - جب کوئی تم میں سے استنجا کرے -

لَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِيْنِهٖ - تو داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے -

لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاكَ - اگر تو غسل میں جہاں سوکھا رہ گیا تھا وہاں ہاتھ پھیر دیتا تو تجھ کو کافی ہو جاتا (مکرر غسل کی حاجت نہ پڑتی مگر اب چونکہ دیر ہوگئی ہے اس کو دوبارہ غسل کرنا چاہئے)-

فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَفِيْهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ - آنحضرتؐ نے داہنے پاؤں پر پانی چھڑکا اس میں جوتی تھی - آپ نے دونوں ہاتھوں سے اس پر مسح کرلیا (اس حدیث سے انھوں نے دلیل لی ہے جو وضو میں پاؤں کا مسح کافی جانتے ہیں - جمہور کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اگر صحیح بھی ہو تو دوسری صحیح روایتوں کے خلاف ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے پاؤں کے اوپر نیچے سب طرف مسح کرلیا ہو تو وہ دھونے کے مثل ہوگیا)-

مَسَحَ اللّٰهُ مَابِكَ - اللہ تعالیٰ نے اس کو دھوڈالا جو تو نے کیا تھا -

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً مَّسْحَاءَ - ان پر لوٹ کر مگر ٹھہر نہیں (چلتے چلتے ان کو غارت کر کے آگے بڑھ جا - عرب لوگ کہتے ہیں مَسَحَهُمْ ان پر سے گزرا مگر ٹھہرا نہیں)-

اِنَّ عَلَفَهٗ وَ رَوْثَهٗ وَمَسْحًا عَنْهُ فِيْ مِيْزَانِهٖ - جو شخص

جہاد میں مورچہ کی نگہبانی کرتا ہے (جدھر سے دشمن کے آنے کا احتمال ہو) تو اس کو اپنے گھوڑے کا دانہ گھاس اور اس کی لید اور اس پر ہاتھ پھیرنا (صاف کرنے کے لئے کھریرہ برش) سب اس کی ترازوئے اعمال میں ملیں گے، ہر ایک پر اجر اور ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)۔

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ۔ حضرت سلیمان نے ان گھوڑوں کے پاؤں اور گردنیں کاٹنا شروع کر دیں (بعض نے کہا ان کی گردن اور پاؤں پر ہاتھ پھیرا)۔

اِذَا كَانَ الْغُلَامُ يَتِيْمًا فَامْسَحُوْا رَاْسَهٗ مِنْ اَعْلَاهُ اِلٰى مُقَدَّمِهٖ وَ اِذَا كَانَ لَهٗ اَبٌ فَامْسَحُوْا مِنْ مُّقَدَّمِهٖ اِلٰى قَفَاهُ۔ جب کوئی لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ چندیا کی طرف سے سامنے کی طرف پھیرو، اگر اس کا باپ زندہ ہو تو آگے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے گدی تک لے جاؤ (ابوموسیٰ نے کہا میں اس حدیث کو نہیں سمجھا)۔

مَنْ مَّسَحَ رَاْسَ الْيَتِيْمِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ۔ جو شفقت اور مہربانی سے یتیم بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کو ہر بال کے بدلے جو یتیم کے سر پر ہوگا اور اس کے ہاتھ تلے آئے گا ایک نیکی لکھی جائے گی۔

اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ۔ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محتاج کو کھانا کھلا۔

ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ۔ پھر آنحضرتؐ نے غسل میں زمین پر ہاتھ پھیرا (اس کو زمین پر رگڑا تا کہ اس کی بو نکل جائے)۔

نَهٰى اَنْ يَّمْسَحَ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ۔ جس شخص کو تم نے کپڑا نہیں پہنایا اس کے کپڑے سے اپنے ہاتھ نہ پونچھو (بلکہ اپنے رومال یا تولیہ سے پونچھو البتہ اپنا غلام یا خدمت گار جس کو تم ہی نے کپڑا پہننے کے لئے دیا ہو اس کے کپڑے سے پونچھ سکتے ہو)۔

يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ مَسْحَةُ مُلْكٍ فَطَلَعَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ۔ (نہایہ میں ہے يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِىْ يَمَنٍ عَلَيْهِ مَسْحَةُ مُلْكٍ۔ (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا) دیکھو اس راستے سے ایک شخص جو یمن والوں میں بہتر ہے نمودار ہوگا۔ اس پر بادشاہی کا نشان ہوگا۔ پھر اس راستے سے جریر بن عبداللہ بجلی نمودار ہوگے (جو یمن کے شاہی خاندان میں سے اور وہاں کے بڑے رئیس تھے)۔

وَهُوَ يُرَجِّلُ مَسَائِحَ مِنْ شَعْرِهٖ۔ عمار بن یاسرؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنے گیسوؤں میں کنگھی کر رہے تھے (یا کان اور ابرو کے درمیان)۔

وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا عَلٰى بَابِهَا۔ حضرت فاطمہؓ نے ایک کمبل اپنے دروازے پر لٹکایا تھا۔

وَخَرَجُوْا بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ۔ یہودی لوگ اپنے سبل اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے۔

ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ایک کمبل سے پونچھا۔

اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ۔ عذاب کے فرشتے ایک کمبل کا ٹکڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں (اس کی جان اس میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں)۔

يَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ۔ حضرت عیسیٰؑ ان مصیبت زدہ مسلمانوں کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے (جو دجال کے خوف سے چھپے ہوئے ہوں گے ان کو تسلی دیں گے۔ اب غم نہ کھاؤ میں آن پہنچا دجال سے ابھی نمٹ لیتا ہوں۔

فَلَا يَمْسَحُ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔ نمازی اپنے سامنے کنکریوں کو برابر نہ کرے کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی کہ نماز میں جب کوئی تھوکے تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے۔ یعنی اللہ کی رحمت)۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَ يَوْمَيْنِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا۔ (ایک صحابی نے عرض کیا) یا رسول اللہ! میں وضو میں موزوں پر مسح کرلوں؟ فرمایا ہاں۔ اس نے کہا، ایک دن تک؟ فرمایا دو دن تک بھی، یہاں تک کہ سات دن تک پہنچے (امام مالک کا عمل اسی پر ہے کہ مسح خفین میں توقیت نہیں ہے لیکن اکثر احادیث صحیحہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ مقیم

کے لئے مسح کی میعاد ایک دن رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین راتیں، جمہور کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے اور اکثر صحابہؓ کا توقیت پر اتفاق ہے)-

لَمْ یَحُطَّهُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نیچے نہ اتارتے جب تک منہ پر نہ پھیر لیتے (تاکہ اللہ کی رحمت منہ تک پہنچ جائے جو تمام اعضاء کا سردار ہے اور وہاں سے سارے بدن میں پھیل جائے)-

اِذَا اشْتَكٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ مَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ - آنحضرتؐ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھتے پھر جسم کے کسی حصے پر پھونک مارتے اور ہاتھ سے اس کو (دوسرے اعضاء پر) پھیلاتے-

لَایُجَاوِزُنِیْ ظُلْمُ ظَالِمٍ وَّلَوْ كَفٌّ بِكَفٍّ وَّلَوْ مَسْحَةٌ بِكَفٍّ - مجھ کو ظالم کا ظلم انصاف سے نہیں روکتا اگر تھپڑ ہو تو اس کا بدلہ تھپڑ سے کراتا ہوں اگر صرف ہاتھ منہ پر پھیرا ہو تب بھی اس کا بدلہ دلاتا ہوں (یعنی چھوٹے چھوٹے جرموں کا بھی انصاف کرتا ہوں ظالم کو سزا دیتا ہوں)-

وَعَلَیَّ نَعْلٌ مَّمْسُوْحَةٌ فَقَالَ هٰذَا حِذَاءُ الْيَهُوْدِ فَانْصَرَفَ مِنْهَا فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَخَصَرَهَا - میں ایک جوتی پہنے ہوئے تھا جو سب طرف سے برابر تھی امام جعفر صادقؒ نے فرمایا یہ تو یہودیوں کی جوتی ہے، تب اٹھا اور ایک چھری لے کر اس کو کاٹ ڈالا (عقب سے کاٹ کر چھوٹا کر دیا بہ شکل ہلال)-

قُمْتُ اَتَمَسَّحُ - میں وضو کے لئے کھڑا ہوا-

تَمَسَّحْ وَصَلِّ - وضو کر اور نماز پڑھ-

اَيَسْجُدُ عَلَی الْمِسْحِ وَالْبِسَاطِ قَالَ لَا - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا، کیا کمبل اور فرش پر سجدہ کریں؟ فرمایا نہیں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے، ان کے نزدیک کھانے اور پہننے کی چیزوں پر سجدہ حرام ہے)-

تِمْسَاحٌ - مگر مچھ-

مَسْخٌ - صورت بدل دینا، غلطی کرنا (کتابت میں) دبلا کر دینا-

اِمْسَاخٌ - تحلیل ہو جانا-

تَمَسُّخٌ - ٹوٹ جانا، کٹ جانا-

مِسْخٌ اور **مَمْسُوْخٌ** - جس کی صورت بدل گئی ہو-

اَلْجَانُّ مَسْخُ الْجِنِّ كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ - باریک پتلے سانپ وہ جن ہیں جن کی صورت مسخ ہوگئی ہے جیسے بندر بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بنائے گئے ہیں-

لَایَجُوْزُ اَكْلُ شَیْءٍ مِّنَ الْمَمْسُوْخِ - جو جانور مسخ ہوگئے ہیں ان کا کھانا درست نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ ممسوخ جانور یہ ہیں- بندر، سور، کتا، ہاتھی، بھیڑیا، چوہا، گوہ، خرگوش، طاؤس، مینڈک کا بچہ یا سیاہ کیڑا، بام مچھلی، کیکڑا، کچھوا، چمگادڑ، عنقا، لومڑی، ریچھ، سیہہ (خار پشت) سانپ- بعض کہتے ہیں، جو جانور مسخ ہوئے تھے وہ تین دن سے زیادہ نہیں جئے، تین دن کے اندر مر گئے اور یہ جانور ان کی صورت پر ہیں مگر یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے)-

اِنَّ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ مُسِخَتْ وَ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا - ایک امت مسخ ہوگئی تھی اور میں ڈرتا ہوں کہیں گوہ (سوسمار گھوڑ پھوڑ) بھی ان سے نہ ہو (اس لئے اس کا گوشت نہیں کھاتا)-

مَسْدٌ - بٹنا، چلتے چلتے تھک جانا-

تَمْسِيْدٌ - زور سے ہاتھ پھیرنا-

مَسَدٌ - چھال کی رسی یا خوب بٹی ہوئی مضبوط رسی-

حَرَّمْتُ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا مَسَدَ مَحَالَةٍ - میں نے مدینہ کے درخت اکھیڑنا کاٹنا حرام کر دیا- مگر بڑے چرخ کی رسی کے لیے (جو گھاس یا چھال سے بنائی جاتی ہے یا چرخ کی بیچ کی لکڑی کے لئے (جس پر چرخ گھومتا ہے)-

اَذِنَ فِیْ قَطْعِ الْمَسَدِ وَالْقَائِمَتَيْنِ - آنحضرتؐ نے مدینہ میں بیچ کی لکڑی اور آزو بازو کی لکڑیاں جو چرخ میں لگائی جاتی ہیں، ان کے کاٹنے کی اجازت دی (کیونکہ کھیت اور باغات میں پانی دینے کے لئے ان کی ضرورت تھی)-

اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَمْنَعُ اَنْ يُّقْطَعَ الْمَسَدُ - آنحضرتؐ چرخ کے درمیان کی لکڑی بھی

کاٹنے کی ممانعت کر دیتے (بعض نے کہا مَسَدٌ سے مراد درخت کی چھال ہے یعنی مونجھ کی رسی- اور قرآن میں جو حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ہے اس کے وہی معنی ہیں)-

مَسٌّ یا مَسِیْسٌ مِسِّیْسٰی- چھونا ہاتھ لگانا' بغیر حائل کے آزمانا' لگنا' جماع کرنا' لاچار کرنا-

مَسَّ مَسًّا- دیوانہ ہو گیا-

مُمَاسَّۃٌ اور مِسَاسٌ- چھونا' جماع کرنا-

اِمْسَاسٌ- چھوانا' لتھیڑنا-

تَمَاسٌّ- ایک دوسرے کو چھونا-

مَسٌّ- جنون کو بھی کہتے ہیں' کیونکہ عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ بیماری جنون کے ہاتھ لگا دینے سے پیدا ہوتی ہے-

مَسِیْسَۃٌ- ایک قسم کا حلوا ہے-

اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ- اس کو چھوؤ تو جیسے خرگوش کو چھوا (اس کا جسم ایسا نرم اور ملائم ہے)-

فَمَسَّہٗ بِعَذَابٍ- اس کو سزا دی-

فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ مَسُّوْا مِنْھَا- میں وضو کا برتن آنحضرتؐ کے پاس لایا- آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس میں سے پانی لو وضو شروع کرو-

فَاَصَبْتُ مِنْھَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّھَا- میں نے اس عورت سے سب باتیں کیں (بوس و کنار اور مساس وغیرہ) صرف جماع نہیں کیا-

وَلَمْ یَجِدْ مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ- موسیٰ کو ذرا بھی تھکن محسوس نہیں ہوئی-

لَوْ رَاَیْتُ الْوُعُوْلَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مَسِسْتُھَا- اگر میں جنگلی بکریوں کو مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان بھاگتے ہوئے دیکھوں' تب بھی میں ان کو ہاتھ نہ لگاؤں (نہ چھیڑوں کیونکہ مدینہ آنحضرت کا حرم ہے وہاں کی گھاس اکھیڑنا' درخت کاٹنا' جانور مارنا تک حرام ہے)-

فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ- داہنے ہاتھ سے اپنا ذکر نہ تھامے (یعنی استنجا میں اگر ڈھیلا چھوتا ہو تو بائیں ہاتھ سے ذکر پکڑے اور ڈھیلہ داہنے ہاتھ میں تھامے پھر ذکر کو اس پر

پھرائے)-

اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ نَفْسِہٖ- یا اپنے گھر کی خوشبو لگائے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گھر میں خوشبو رکھنا مستحب ہے)-

وَلَا تُمِسُّوْہُ طِیْبًا- (ایک شخص احرام کی حالت میں مر گیا تھا- آنحضرتؐ نے فرمایا) اس کو خوشبو مت لگاؤ- (کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام باندھے لبیک کہتا ہوا اٹھے گا)-

مَا مَسَسْتُ حَرِیْرًا- میں نے کوئی ریشمی کپڑا بھی اتنا نرم اور ملائم نہیں چھوا (جیسی آنحضرت کی ہتھیلی تھی)-

لَایَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ- اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے یا مزہ پائیں گے جن کے دل کفر اور شرک سے پاک ہیں-

فَلَمْ یَمَسَّہٗ- (آنحضرتؐ کو غسل کے بعد تولیہ دیا گیا بدن پونچھنے کو) لیکن آپ نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا (اسی حدیث سے بعض نے کہا ہے کہ وضو یا غسل کے بعد بدن نہ پونچھنا بہتر ہے کیونکہ وہ رطوبت ایک عبادت کا اثر ہے اس کا دور کرنا منع ہے جیسے شہید کا خون دھونا اور روزہ دار کے منہ کی بو زائل کرنا- بعض نے کہا پونچھنا بہتر ہے بعض نے کہا دونوں برابر ہیں-

مترجم: کہتا ہے اگر سردی یا کسی بیماری کا ڈر نہ ہو' تب تو نہ پونچھنا بہتر ہے اور اگر یہ ڈر ہو تو پونچھ ڈالنا بہتر ہے)-

تَمَاسَّ الْخِتَانَانِ- مرد کے حشفہ کا عورت کی فرج میں غائب ہو جانا-

مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَ بَشَرِہٖ- جس شخص کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے دہے میں نہ بال نکلوائے نہ جسم کا کوئی حصہ (ناخن وغیرہ' اکثر علماء نے اسی حدیث سے قربانی سے پہلے بال نکلوانا یا ناخن کترانا حرام رکھا ہے- شافعیؒ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے جائز رکھا ہے)-

مَامِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمَسُّہُ الشَّیْطَانُ- آدمیوں میں ہر ایک بچہ جو پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے (وہ روتا ہے- یہ حدیث تمام لوگوں کے لئے عام ہے- انبیاء' اولیاء اور صالحین سب کو پیدائش کے وقت شیطان چھوتا ہے مگر حدیث کی رو

سے دو شخص مستثنیٰ ہوئے ایک حضرت عیسیٰ دوسرے حضرت مریمؑ)

مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا - جو شخص نماز میں کنکریاں برابر کرے اس نے ایک لغو حرکت کی (جس سے نماز فاسد تو نہ ہوگی مگر مکروہ ہو جائے گی)۔

فَلْيَمَسَّ بَشْرَتَهٗ - اپنے بدن پر لگائے۔

مَامَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ - آنحضرتؐ جب عرفات سے مزدلفہ کو آئے تو سوار ہو کر آئے آپ کے پاؤں زمین سے نہ لگے۔

مَنْ مَّشٰی فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ اَصَابَهٗ مَسٌّ مِّنَ الشَّيْطَانِ - جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلے (دوسرا پاؤں ننگا ہو) تو شیطان سے اس کو تکلیف پہنچے گی۔

حَاجَةٌ مَّاسَّةٌ - مہم حاجت۔

هَانَ عَلَيْهِ الْمَسِيْسُ - ان کو سب چیزوں میں تصرف کرنا آسان ہو گیا۔

اَيَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ قَالَ لَا اِنَّمَا مَسَّ الثِّيَابَ - (امام جعفر صادقؑ سے کسی نے پوچھا کیا) جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے؟ فرمایا ہاں - پھر اس نے پوچھا جو کوئی اس کو قبر میں اتارے؟ فرمایا اس پر غسل نہیں ہے کیونکہ اس نے (مردے کے جسم کو ہاتھ نہیں لگایا بلکہ) کپڑے (کفن) کو چھوا۔ (البتہ اگر مردے کے اتارنے میں اس کا بدن چھو جائے تب غسل کرنا واجب ہوگا۔ لیکن مشہور قول امامیہ کے نزدیک یہ ہے کہ غسل کے بعد مردے کے چھونے سے غسل لازم نہیں آتا اس صورت میں یہ حکم استحباباً ہوگا نہ کہ وجوباً)۔

مِسْطَحٌ - خیمہ کا ستون یا اس کی کوئی لکڑی۔

مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بھانجہ، جو حضرت عائشہؓ کو تہمت لگانے میں شریک ہو گیا تھا، آنحضرتؐ نے اس کو حد قذف لگائی۔

كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِمِسْطَحٍ - حمل بن مالک نے کہا میں دو عورتوں کے درمیان تھا اتنے میں ایک نے دوسری کو خیمہ کے ستون سے مارا۔

مَسْقَاةٌ - پانی پینے کی جگہ، گھاٹ، گھڑونچی۔

اَبْلَغْتُ الرَّائِعَ مَسْقَاتَهٗ - (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں نے چرانے والے کو اس کے پانی پلانے کے مقام تک پہنچا دیا (مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنی رعیت کے ساتھ ہر طرح کی رعایت کی، ان کو کھانا پانی سب دیا کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی)۔

مَسْكٌ - پکڑنا، لٹک جانا، روک لینا، چنگل مارنا، مٹھی میں لینا۔

مَسَاكَةٌ - بہت پانی لینا، بخل، کنجوسی۔

تَمْسِيْكٌ بمعنی مَسْكٌ اور مشک کی خوشبو لگانا۔

اِمْسَاكٌ - پکڑ لینا، روک لینا، بارش روک لینا، خاموش رہنا، باز رہنا۔

تَمَسُّكٌ وَ تَمَاسُكٌ وَ اِسْتِمْسَاكٌ بمعنی مِسْكٌ ہے اور تَمَاسُكٌ - ضبط کرنا۔

اِسْتِمْسَاكٌ - باز رہنا، رک جانا، سواری پر جمنا۔

بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ - یہ آنحضرتؐ کی ایک صفت ہے یعنی آپ کے اعضاء باقوت ایک کو ایک تھامے ہوئے تھے یہ نہیں کہ ڈھیلے لٹکتے ہوئے۔

لَايُمْسِكُ النَّاسُ عَلَیَّ بِشَیْءٍ فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَلَا اُحَرِّمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ - لوگوں کو نہیں چاہئے کہ ہر بات میں میری ریجھ کریں (یعنی ان باتوں میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لئے رکھی ہیں جیسے چار سے زیادہ عورتوں کا درست ہونا وغیرہ) کیونکہ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (مطلب یہ ہے کہ بعض احکام شریعت کے آنحضرتؐ سے مخصوص ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لئے رخصت رکھی ہے، دوسروں کو آپ کی نظیر لا کر ریجھ نہ کرنا چاہیے)۔

مَنْ مَّسَكَ مِنْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ - جو شخص اس مال غنیمت میں سے کوئی چیز روک رکھے گا (یعنی چھپا کر رکھے گا، حاکم اسلام کے پاس داخل نہ کرے گا)۔

خُذِیْ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَطَيَّبِیْ بِهَا - ایک ٹکڑا مشک کا لے کر اس سے پاکی کر (اصل میں فرصہ کہتے ہیں روئی یا بالوں

کے ٹکڑے کو یہاں مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی خوشبو لگا کر شرمگاہ کی پاکیزگی کرے۔ زمخشری نے کہا مُمَسَّكَةٌ کے معنی یہ ہیں کہ پرانا چیتھڑا استعمال کرے نئے کپڑے کو کیوں خراب کرے)۔

اِنَّهٗ رَاٰى عَلٰى عَائِشَةَ مَسَكَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ کو چاندی کے دو کنگن پہنے دیکھا۔

فِيْ يَدِ اِبْنَتِهَا مَسَكَتَانِ۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے۔

رَاَيْتُ النُّعْمَانَ بْنَ الْمُنْذِرِ وَعَلَيْهِ قُرْطَانِ وَ دُمْلَجَانِ وَ مَسَكَتَانِ۔ میں نے نعمان بن منذر کو دیکھا وہ دو بالیاں پہنے تھا اور دو بازو بند اور دو کنگن۔

شَيْءٌ ذَفِيْفٌ يُرْبَطُ بِهِ الْمَسَكُ۔ کچھ تھوڑا سا جس سے کنگن باندھا جائے۔

قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَمَعَهٗ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاَحَاطَ بِنَا الْاَنْصَارُ حَتّٰى تَجْعَلُوْنَا فِيْ مِثْلِ الْمَسَكَةِ۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا (یہ جنگ بدر کا قصہ ہے جب عبدالرحمٰن بن عوف مال غنیمت لوٹ رہے تھے' اتنے میں امیہ بن خلف جو سخت کافر تھا' ان کو ملا اور کہنے لگا' عبدالرحمٰن یہ تم کیا لوٹ رہے ہو؟ میری جان بچاؤ تو تم کو بہت فائدہ ہوگا۔ عبدالرحمٰن نے امیہ کو اپنی پناہ میں لے لیا' لیکن حضرت بلالؓ نے جن کو امیہ نے مکہ میں سخت تکلیفیں دی تھیں' امیہ کو دیکھ کر انصار کو پکارا اور کہا اگر امیہ بچ گیا تو میں نہیں بچتا) امیہ بن خلف عبدالرحمٰن کے ساتھ تھا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں انصار نے (بلال کا کہنا سن کر) ہم کو گھیر لیا یہاں تک کہ کنگن کی طرح وہ ہمارے گرد ہو گئے (اور عبدالرحمٰن کو بچا کر امیہ کو گھونس کی طرح تلواروں کے ٹھونسے دے کر مار ڈالا)۔

اَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ كَانَ فِيْهِ ذَخِيْرَةٌ مِّنْ صَامِتٍ وَّحُلِيٍّ قُوِّمَتْ بِعَشْرَةِ الْاٰفِ دِيْنَارٍ كَانَتْ اَوَّلًا فِيْ مَسْكِ حَمَلٍ ثُمَّ فِيْ مَسْكِ ثَوْرٍ ثُمَّ فِيْ مَسْكِ جَمَلٍ۔ کہاں ہے حیی بن اخطب کی مشک (جو یہودی تھا) اس میں چاندی سونے کا اور زیور کا ایک ذخیرہ تھا جس کی مجموعی قیمت دس ہزار اشرفی تھی۔ یہ سارا مال پہلے ایک بکری کے بچے کی کھال میں رکھا گیا تھا اس کے اوپر سے ایک بیل کی جال اس کے اوپر سے ایک اونٹ کی کھال تھی۔

مَا كَانَ فِرَاشِيْ اِلَّا مَسْكُ كَبْشٍ۔ (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) میرا بچھونا ایک مینڈھے کی کھال کا تھا۔

فَغَيَّبُوْا مَسْكًا۔ لوگوں نے ایک مشک غائب کر دی۔ (یعنی وہی کھال جس میں حیی بن اخطب یہودی کا زر و زیور تھا اس کو مَسْكُ الْجَمَلِ کہا کرتے تھے ہر ایک نئی دلہن کے واسطے وہ مانگے پر دیا جاتا تھا)۔

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ وَمُسُكٌ اَحْمَاسٌ۔ فلاں کے بیٹے تو بڑے بہادر آزمودہ کار اور سخت گیر دلیر ہیں' (مُسُكٌ جمع ہے مُسَكَةٌ کی۔ مُسَكَہ اس شخص کو کہتے ہیں کہ جب وہ کسی چیز کا پیچھا کرے تو اس کے ہاتھ سے چھٹ نہ سکے اور اگر کوئی شخص اس سے کہے کہ جنگ کے لئے اترو تو بھاگے نہیں)۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُسْكَانِ۔ آنحضرتؐ نے بیع مسکان سے منع کیا (اس کو بیع عُرْبَان بھی کہتے ہیں' وہ یہ ہے کوئی شخص دوسرے کو کچھ پیسے بیعانہ کے طور پر دے دے اور یہ شرط ٹھہرے کہ اگر آئندہ یہ بیع نہ ہو تو اس پیسے کو بائع ضبط کر لے گا (مشتری کو واپس نہ ملے گا)۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَّسِيْكٌ۔ (ہندہ بنت عتبہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ) میرا خاوند ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے پیسہ روک کے رکھتا ہے (خرچ نہیں کرتا۔ ابوموسیٰ نے کہا یہ مِسِّيْكٌ بروزن سِكِّيْرٌ ہے یعنی پیسے کو بہت روکنے والا)۔

مَسْكٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے ملک عراق میں جہاں مصعب بن زبیرؓ مارے گئے۔ اور ایک مقام ہے اہواز میں جہاں حجاج اور ابن اشعث میں سخت جنگ ہوئی تھی۔

لَايُمْسِكُ ذَكَرَهٗ اِذَا بَالَ۔ آنحضرتؐ پیشاب کے وقت ذکر کو ہاتھ سے نہیں تھامتے۔

اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ۔ اگر تو میری جان روک لے (یعنی تو مجھ کو مار ڈالے)۔

فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔ خون بند ہو گیا۔

تَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ۔ ان لوگوں نے دین میں ان کی پیروی کی۔

اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا- یا اللہ! مال روک رکھنے والے (بخیل) کا مال تباہ کردے (مراد وہ شخص ہے جو فرض زکوٰۃ نہ دیتا ہو- نفل صدقہ مراد نہیں ہے)-

اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ- اس کے گناہ کی سزا سے اس کو بچا دیا-

اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ- اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑے رکھا اور دوسرے نے آکر اس کو قتل کر ڈالا (اس صورت میں اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ قاتل پر قصاص واجب ہے اور پکڑ رکھنے والے کو سزا دی جائے گی مگر امام مالکؒ کے نزدیک ان دونوں پر قصاص واجب ہوگا- اب جو قانون عقلی ہندوستان میں جاری ہے وہ بھی امام مالکؒ کے قول کے مطابق ہے)-

اِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ- (جب شکاری کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھالیا تو معلوم ہوا) کہ اس نے اس جاندار کو اپنے کھانے کے لئے پکڑا تھا (نہ کہ مالک کے لئے اور اللہ تعالٰے فرماتا ہے فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ- تو ایسے جانور کا کھانا درست نہ ہوگا)-

فَدَبَغْنَ مَسْكَهَا- انھوں نے اس کی کھال کی دباغت کرلی-

مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِيْ- اگر تم ان دونوں چیزوں کو (یعنی قرآن اور سنت کو) تھامے رہو گے (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو گے اور سنت کی پیروی کرتے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے)-

اَلْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيْبِ- مشک بہت عمدہ خوشبو ہے-

اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ- ابوبکرؓ کی خلافت کی مدت شمار کرلے (یعنی خیال میں رکھ تاکہ آگے حساب درست ہو)-

لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ- روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالٰی کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے-

اَلْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ تَلْبَسُ الْخَلْخَالَيْنِ وَالْمَسَكَ- جو عورت احرام باندھے ہو وہ پازیب اور کنگن پہن سکتی ہے (کیونکہ احرام میں زیور پہننا منع نہیں ہے)-

لَيْسَ بِهٖ مُسْكَةٌ- اس میں کچھ زور نہیں ہے-

مَسْكَنٌ یا مَسْكَنَةٌ- ذلت اور مفلسی اور محتاجی-

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا- یا اللہ! دنیا میں بھی تو مجھ کو مسکین رکھ اور مسکینی پر میرا خاتمہ کر (یہ لغت صاحب مجمع البحار نے اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کا اصلی مقام کتاب السین ہے)-

مَسْوٌ- شوخی کرنا-

تَمْسِيَةٌ- كَيْفَ اَمْسَيْتَ کہنا' يا مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا-

اِمْسَاءٌ اور مُمْسًى- شام کرنا-

مَسَاءٌ- شام کا وقت یعنی ظہر سے لے کر مغرب تک (ایوننگ)-

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ- ہم نے شام کی اور اللہ کے سارے ملک نے-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ مَمْسَانَا وَ مَصْبَحَنَا- اللہ کا شکر صبح اور شام-

اَصْحَابُ اَبِي الْخَطَّابِ يُمْسُوْنَ بِالْمَغْرِبِ- ابوالخطاب کے ساتھی مغرب کی نماز میں دیر کرتے ہیں (تاریکی تک)-

باب المیم مع الشین

مَشْجٌ- ملا دینا' خلط کرنا-

اَمْشَاجٌ- عورت کے پانی اور خون سے ملا ہوا اور وہ میل کچیل جو ناف میں جمع ہوتا ہے-

ثُمَّ يَكُوْنُ مَشِيْجًا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً- پھر چالیس راتوں تک وہ نطفہ پانی اور خون میں ملا رہتا ہے (مَشِيْجٌ کی جمع اَمْشَاجٌ ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النَّاسَ اَمْشَاجًا- اللہ تعالٰی نے لوگوں کو مخلوط بنایا (قسم قسم کے طبائع اور امزجہ اور اخلاط اور اخلاق اور عادات رکھتے ہیں)-

مَشْرٌ-ظاہر کرنا (جیسے نَشْرٌ ہے)-

مَشَرٌ-شرارت اور سرکشی کرنا' جماع کے لئے راغب ہونا-

تَمْشِيْرٌ- درخت میں کونپل نکلنا' تقسیم کرنا' جدا کرنا' پہنانا' پھول جانا' گھاس اگانا-

تَمَشُّرٌ بمعنی مَشْرٌ ہے اور تونگری کا نشان دکھائی دینا' سبز ہو جانا' کپڑے پہننا-

مَشْرَةٌ-کپڑا' زمین کا سطح ظاہر (جیسے بَشْرَةٌ ہے)-

وَاَمْشَرَ سَلَمُهَا- اس کے سلم میں (جو ایک درخت ہے) کونپلیں نکل آئیں-

فَاَكَلُو الْخَبَطَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْمَشْرٍ-آخر انھوں نے درخت کے پتے کھالئے جس کی کونپل نکل رہی تھی-

اِذَا اَكَلْتُ اللَّحْمَ وَجَدْتُ فِي نَفْسِيْ تَمْشِيْرًا- جب میں گوشت کھاتا ہوں تو میرے دل میں جماع کی خواہش پیدا ہوتی ہے-

مَشَّرَهٗ-اس کو پہنایا-

مَشٌّ-ملا دینا' خلط کرنا تاکہ گل جائے' پہنچنا' دشمنی کرنا' چوسنا' تھوڑا تھوڑا کر کے سب لے لینا' دودھ تھوڑا دوہنا اور تھوڑا تھن میں چھوڑ دینا-

مَشَشٌ-جانور کے پیر میں موترا نکلنا-

تَمْشِيْشٌ-مغز نکالنا-

تَمَشُّشٌ-کہری ہڈی کھانا' چوسنا-

اِنْمِشَاشٌ-حاصل ہونا-

اِمْتِشَاشٌ-پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرنا' تھن میں سے سارا دودھ دوہ لینا' حاصل کرنا-

جَلِيْلُ الْمُشَاشِ- (یہ آنحضرتؐ کی ایک صفت ہے یعنی) ہڈیوں کے کنارے (جوڑ) بڑے تھے (جیسے کہنیاں' کندھے' گھٹنے)-

مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ-حضرت عمار بن یاسرؓ کی ہڈیوں تک میں ایمان بھرا ہوا ہے-

بِضَرْبٍ كَاِيْزَاعِ الْمُخَاضِ مُشَاشَهٗ- ایسی مار کے ساتھ جیسے حاملہ اونٹنی اپنا پیشاب گراتی ہے-

مَازِلْتُ اَمُشُّ الْاَدْوِيَةَ-میں برابر دواؤں کو ملاتا رہا-

اَمَشَّ سَلَمُهَا-یعنی مکہ کے سلم میں کونپلیں نکلیں-

شَارِبُ الْخَمْرِ اِذَا شَرِبَ بَقِيَ فِيْ مُشَاشِهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا-شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا اثر اس کی نرم ہڈیوں میں چالیس دن تک رہتا ہے-

مِشْمِشٌ-مشہور میوہ ہے یعنی زرد آلو جو دمشق میں بکثرت ہوتا ہے (خوبانی)-

مُشَفَّحٌ- (ایک سریانی لفظ ہے اس کے معنی ''كَذَا'') یعنی ایسا-

مَشْطٌ-ملانا' خلط کرنا' کنگھی کرنا-

مَشَطٌ- چربی دار ہونا' کام کرتے کرتے سخت ہو جانا یا اس میں کانٹا گھس جانا-

تَمْشِيْطٌ بمعنی مَشْطٌ ہے-

اِمْتِشَاطٌ-مل جانا' کنگھی دار ہونا' کنگھی کرنا-

طُبَّ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ-آنحضرتؐ پر جادو کیا گیا ان بالوں میں جو سر سے اور داڑھی سے کنگھی کرنے کے وقت جھڑتے تھے-

مَشَطْنَا-ہم نے ان کے (یعنی آنحضرتؐ کی صاحبزادی کے) بالوں میں کنگھی کر دی (اکثر علماء نے میت کے بالوں میں کنگھی کرنا مستحب رکھا ہے لیکن اہل کوفہ اس کے خلاف ہیں)-

تَمْشُطُهُنَّ-ان کے سر میں کنگھی کرتی تھی-

مِمْشَطٌ-کنگھی-

نَهٰى اَنْ يَمْتَشِطَ كُلَّ يَوْمٍ-آنحضرتؐ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں [illegible] طرح کی عیش پسندی ہے- اب دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپ سر میں تیل بہت ڈالتے تھے اور داڑھی میں بہت کنگھی کرتے تھے' اسی طرح یہ حدیث کہ کنگھی سفر اور حضر آنحضرتؐ سے جدا نہ ہوتی' اس حدیث کے معارض نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں دوسرے یہ کہ ان حدیثوں میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آپ ہر روز کنگھی کرتے تھے- اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں جو روایت کی

ہے کہ آنحضرتؐ ہر روز دو بار کنگھی کرتے تھے تو یہ حدیث مجھ کو نہیں ملی- اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں بہت سی حدیثیں ایسی روایت کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اب یہ ممانعت عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے عام ہے- مگر عورتوں کے حق میں کراہت بہت خفیف ہے کیونکہ ان کو زینت کی ضرورت ہے- میں کہتا ہوں مردوں کے حق میں بھی یہ کراہت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور اس سے غرض یہ ہے کہ مرد عورتوں کی طرح رات دن زیب و زینت اور آرائش میں نہ پڑ جائیں)-

کَیْ تَمْتَشِطَ - تاکہ وہ کنگھی کر لے (طیبی نے کہا کنگھی عورتوں کے لئے مطلقاً مستحب ہے اور مردوں کو ایک دن یا دو دن آڑ ناغہ کر کے)-

لَمْ تَكُنْ هٰذِهِ الْمِشْطَةُ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اس قسم کی کنگھی آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھی-

مَاشِطه - مغلانی کنگھی چوٹی کرنے والی عورت-

مَشْعٌ - اچک لے جانا' کمانا' جمع کرنا' چبانا' دوہنا' آہستہ چلنا' پھینکنا' مارنا-

تَمْشِيْعٌ - برتن کا سب کھانا کھا جانا-

تَمَشُّعٌ - نجاست دور کرنا' پتھروں سے استنجا کرنا-

اِمْتِشَاعٌ - اچک لے جانا' سونت لینا' سب دودھ تھن سے دوہ لینا-

اِنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّتَمَشَّعَ بِرَوْثٍ اَوْ عَظْمٍ - آنحضرتؐ نے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی)-

مِشْفَرٌ - اونٹ کا ہونٹ-

اِنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النُّقْبَةَ قَدْ تَكُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِيْرِ فِي الْاِبِلِ الْعَظِيْمَةِ فَتَجْرَبُ كُلُّهَا قَالَ فَمَا اَجْرَبَ الْاَوَّلَ - ایک گنوار نے عرض کیا رسول اللہؐ کھجلی ایک اونٹ کے ہونٹ میں شروع ہوتی ہے پھر سارے اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں (اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرض متعدی ہے) آپ نے فرمایا بھلا یہ تو کہو پہلے اونٹ کو کھجلی کہاں سے آئی ؟-

مَشَافِرُ الْحَبَشِيِّ - حبشی کے ہونٹ-

مَشْقٌ - جلدی سے مارنا' جلدی سے کھا لینا' جلدی لکھنا' حروف کو لمبا کرنا' کتابت میں تنگی کرنا' لمبا کرنے کے لئے کھینچنا' پھاڑ ڈالنا-

مَشَقٌ - ایک ران دوسری ران سے مل جانا-

مُمَاشَقَةٌ - گالی دینا' شور مچانا' کھینچنا-

اِمْشَاقٌ - مارنا-

تَمَاشُقٌ - کھینچم کھینچ کرنا-

تَمَشُّقٌ - پیٹھ موڑنا-

اِمْتِشَاقٌ - اچک لے جانا' کاٹ لینا' سارا دودھ دوہ لینا-

اِنَّهٗ سُحِرَ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاقَةٍ - آنحضرتؐ پر کنگھی اور ان بالوں میں جو کنگھی کرنے میں جھڑتے ہیں جادو کیا گیا-

مُشَاقَة - اس چورے کو بھی کہتے ہیں جو ریشم اور کتان کے صاف کرنے میں جھڑتا ہے-

رَاٰى عَلٰى طَلْحَةَ ثَوْبَيْنِ مَصْبُوْغَيْنِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنَّمَا هُوَ مِشْقٌ - حضرت عمرؓ نے طلحہ کو دیکھا کہ احرام کی حالت میں دو رنگین کپڑے پہنے ہیں پوچھا یہ تم نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا یہ تو گیرو کا رنگا ہوا ہے (تو گیرو یا ملتانی مٹی کا رنگا ہوا کپڑا احرام کی حالت میں پہن سکتا ہے)-

ثَوْبٌ مُّمَشَّقٌ - گیرو میں رنگا ہوا کپڑا-

عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ - وہ دو کپڑے گیرو میں رنگے ہوئے پہنے تھے-

كُنَّا نَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ فِي الْاِحْرَامِ - (جابرؓ کہتے ہیں) ہم گیرو کا رنگا ہوا کپڑا احرام میں پہنتے تھے-

اَلْقَضِيْبُ الْمَمْشُوْقُ - اچھی سیدھی چھڑی (مجمع البحرین میں ہے کہ مَمْشُوْق آنحضرتؐ کی چھڑی کا نام تھا)-

اِصْبِغِيْهِ بِمِشْقٍ - گیرو سے رنگ لے (یہ آنحضرتؐ نے ایک حائضہ عورت سے فرمایا)-

مِشْكٰوةٌ - طاق (بعض نے کہا مشکوٰۃ اس لوہے کو کہتے ہیں جس پر قندیل لٹکائی جاتی ہے)-

اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ مِّشْكٰوةٍ وَّاحِدَةٍ- (نجاشی بادشاہ حبش نے قرآن سن کر کہا کہ) قرآن اور انجیل دونوں ایک طاق سے نکلے ہیں (مطلب یہ ہے کہ دونوں اللہ کا کلام معلوم ہوتے ہیں)-

مُشَلَّلٌ -ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان-

مُشْمَعِلٌّ - پھرتیلا' اپنا کام پورا کرنے والا-

كَيْفَ رَاَيْتَ زَبْرًا اَقِطًا وَّ تَمْرًا اَمْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا- (حضرت خدیجہؓ نے کہا) تو نے عبداللہ بن زبیرؓ کو کیسا پایا' پنیر اور کھجور کی طرح نرم یا تیز رو پھرتیلے باز کی طرح-

مِشْوَذٌ- عمامہ-

فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنَ- آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا کہ عماموں اور موزوں (پایتابوں) پر مسح کر لیں (یعنی وضو میں)-

مَشْنٌ -کوڑے سے مارنا' چھیل ڈالنا' جماع کرنا' کھرے کپڑے سے پونچھنا' پوست اڑا دینا-

تَمْشِيْنٌ - ناخوشی سے دودھ دینا-

اِمْتِشَانٌ - کاٹنا' اچک لے جانا' سونتنا' تھن کا سارا دودھ دوہ لینا-

مَشَانٌ -ایک مقام ہے بصرے کے پاس جہاں کھجور بہت پیدا ہوتی ہے-

مُشَانٌ اور مِشَانٌ- عمدہ قسم کی تازہ کھجور-

مَشْوٌ یا مَشُوٌّ یا مَشِيٌّ یا مَشَاوٌ- دست لانے والی دوا مسہل' دست آور دوا' جلاب-

اِمْشَاءٌ- دست آنا-

مُمْشِّي- پاخانہ-

اِسْتِمْشَاءٌ- جلاب لینا-

خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْمَشِيُّ- بہتر دوا جو تم کرتے ہو وہ مسہل ہے (یعنی جلاب لینا بڑا عمدہ علاج ہے)-

بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ -تم کس چیز کا جلاب لیا کرتی ہو-

مَشْيٌ یا تِمْشَاءٌ- چلنا' گزرنا' جانور بہت ہونا' راہ پانا' اولاد بہت ہونا-

تَمْشِيَةٌ- بمعنی مَشْيٌ اور چلانا-

مُمَاشَاةٌ- ساتھ چلنا-

اِمْشَاءٌ- جانور بہت ہونا-

فِيْ رَجُلٍ نَّذَرَ اَنْ يَّحُجَّ مَاشِيًا فَاَعْيٰ قَالَ يَمْشِيْ مَارَكِبَ وَ يَرْكَبُ مَامَشٰى- (قاسم بن محمد نے کہا) اگر کوئی شخص منت مانے کہ میں پیدل حج کروں گا' پھر تھک جائے (اور پیدل نہ چل سکے تو وہ ایسا کرے کہ آئندہ سال دوبارہ حج کرے اور جہاں پر سوار ہوا تھا وہاں سے پیدل چلے اور جہاں تک پیدل چلا تھا وہاں تک سوار ہو جائے)-

اِنَّ اِسْمَاعِيْلَ اَتٰى اِسْحَاقَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا لَمْ نَرِثْ مِنْ اَبِيْنَا مَالًا وَقَدْ اَثْرَيْتَ وَ اَمْشَيْتَ فَاَفِئْ عَلَيَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اَلَمْ تَرْضَ اَنِّيْ لَمْ اَسْتَعْبِدْكَ حَتّٰى تَجِيْئَنِيْ تَسْاَلُنِي الْمَالَ -حضرت اسمٰعیلؑ حضرت اسحاقؑ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے کہ والد کے مال میں سے ہم کو تو کچھ نہیں ملا مگر آپ خوب مال دار ہو گئے ہیں اور آپ کے پاس جانور بھی بہت ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھ کو بھی دیجئے حضرت اسحاقؑ نے کہا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے (تم اس پر خوش نہیں ہو) کہ میں نے تم کو غلام نہیں بنایا- اب میرے پاس آ کر مال مانگتے ہو (حضرت اسماعیلؑ حضرت ہاجرہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے جو لونڈی تھیں اور حضرت اسحاقؑ کی ماں سارہ تھیں جو آزاد بیوی تھیں- اس زمانہ کی رسم کے مطابق جو بیٹا آزاد بیوی کے پیٹ سے ہوتا وہ اپنے باپ کی اولاد کو جو لونڈی کے پیٹ سے ہوتی' غلام اور لونڈی کر لیتا حضرت اسحاقؑ نے اپنا احسان حضرت اسماعیلؑ پر یہ جتایا میں نے تم کو غلام نہیں بنایا' یہی بس کرتا ہے تم الٹے مجھ سے روپیہ مانگنے کو کیوں آئے؟)-

مَوَاشِيْ - (جمع ہے مَاشِيَةٌ کی) یعنی چار پائے جیسے اونٹ' گائے' بکری' بھیڑ-

يَمْشُوْنَ فِي الشَّعْرِ - بالوں میں چلیں گے یعنی ان کے جوتوں میں بال ہوں گے-

فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ- وہ اس دن چلے گا اور اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے ہٹا لیا ہو گا

(ایک روایت میں یُمْسِیْ ہے یعنی وہ شام کرے گا)-

یَعُوْدَانِ مَاشِیَانِ- پیدل چلتے ہوئے لوٹیں گے (عرب لوگ ہر چلنے والے کو مَاشِیْ کہتے ہیں خواہ اس کے پاؤں ہوں یا نہ ہوں)-

اَنِ امْشُوْا- تمہارے جانور بہت ہوں (گویا ان کو دعا دی)-

قَلَّ عَرَبِیٌّ مَشٰی بِهَا- کم ایسا عرب ہوگا جو اس طرح چلا ہوگا (ایک روایت میں مُشَابِهًا ہے- یعنی اس کے مثل کم کوئی عرب ہوگا- ایک روایت میں نَشَأَ بِهَا ہے یعنی کم کوئی عرب وہاں بوڑھا ہوا ہوگا)-

اَبْعَدُهُمْ مَمْشًی- جس کا مکان مسجد سے سب سے زیادہ دور ہو-

اَكَانَ يَمْشِیْ اِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ- کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو معمولی چال سے چلتے یعنی رمل نہ کرتے؟

اِنَّمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِیْ بَيْنَهُمَا لِيَكُوْنَ اَيْسَرَ لِلْاِسْتِلَامِ- عبداللہ بن عمر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان معمولی چال سے چلتے (رمل نہ کرتے) تا کہ حجر اسود کے چومنے میں آسانی ہو (باقی تینوں جانب میں رمل کرتے)-

كَانَ مِشْيَتُهَا- ان کی چال ڈھال-

مَا يَخْفِیْ مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حضرت فاطمہ زہراؓ کی وضع چال چلن آنحضرتؐ کی وضع اور چال چلن کی طرح تھا-

مِنْ رَّاكِبٍ وَّمَاشٍ- پیدل تھے اور سوار بھی تھے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کا سفر دونوں طرح جائز ہے یعنی سوار ہو کر اور پیدل بھی، بعض نے کہا پیدل افضل ہے بعض نے کہا سوار افضل ہے کیونکہ اس میں آنحضرتؐ کی پیروی ہے)-

لَا يَمْشِیْ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ- کوئی تم میں سے ایک جوتی میں نہ چلے (یعنی ایک پاؤں میں جوتی ہو ایک پاؤں ننگا ہو- جوتی کے اوپر موزوں کا بھی قیاس کیا ہے)-

مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا- سنت یہ ہے کہ عید گاہ کو پیدل جائے (کیونکہ آنحضرتؐ کسی عید یا جنازے میں سوار نہیں ہوئے)-

لَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ- کسی بے گناہ کی چغلی حاکم سے مت کھاؤ اس لئے کہ حاکم اس کو قتل کرے-

يَمْشِیْ لَكَ اِلٰی جَنَازَةٍ- تیری رضا مندی کے لئے جنازے کے ساتھ جاتا ہے-

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ- ہر ایک گناہ جو اس نے پاؤں سے چل کر کیا تھا وہ نکل جائے گا-

كَلْبُ الْمَاشِيَةِ- وہ کتا جو ریوڑ (گلے) کی حفاظت کرتا ہو-

اِذَا اُمْسِكَتِ الزَّكٰوةُ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ- جب زکوٰۃ نہیں دی جاتی تو جانور ہلاک ہو جاتے ہیں-

مَشٰی بِالنَّمِيْمَةِ- چغل خوری کی-

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِی الظُّلَمِ- جو لوگ تاریکی (اندھیرے) میں مسجد کو جاتے ہیں (جماعت سے نماز ادا کرنے کو) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ آخرت میں ان کو پوری روشنی ملے گی-

اَلْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ- اس فتنے میں کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا-

بابُ المیم مع الصّاد

مِصْحَاةٌ- چاندی کا گلاس یا برتن جس میں پانی پیا جاتا ہے-

دَخَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ حَبِيْبَةَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ بِمَاءٍ فِیْ اِدَاوَةٍ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَاَنَّ وَجْهَهٗ مِصْحَاةٌ- ام المومنین ام حبیبہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس ایک ڈول پانی کا لے کر گئیں جب ان کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا ام حبیبہؓ کہتی ہیں، سبحان اللہ میں نے حضرت عثمانؓ کا منہ دیکھا گویا چاندی کا ایک برتن ہے (آپ بہت خوبصورت اور سفید رنگ تھے)-

مَصْخٌ- صورت بدلنا (جسے مَسْخٌ بھی کہتے ہیں) چھین لینا، لے لینا-

تَمَصُّخْ اور اِمْتِصَاخْ - لے لینا-

اِمِّصَاخ - جدا ہو جانا-

لَوْ ضَرَبَكَ بِاُمْصُوْخِ عَيْشُوْمَةٍ لَقَتَلَكَ - اگر وہ گھاس کی ایک پتی سے تجھ کو مارے تب بھی تو مر جائے گا-

اُمْصُوْخ - ثمام کی پتی کو کہتے ہیں جو ایک نرم ملائم گھاس ہے-

مَصْرٌ - تین انگلیوں سے دودھ دوہنا یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے-

تَمْصِيْرٌ - کم کرنا' کم کم دینا' شہر بنا لینا'-

تَمَصُّرٌ بمعنی مَصْرٌ - اور شہر ہو جانا' کم ہونا' متفرق ہو جانا-

اِمِّصَارٌ - کٹ جانا-

يَنْزِلُ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہلکے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے آسمان سے اتریں گے-

اَتٰى عَلٰى طَلْحَةَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ - آنحضرت طلحہؓ کے پاس آئے وہ زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے (میں سمجھتا ہوں صحیح یہ ہے کہ حضرت عمرؓ ان کے پاس آئے)-

لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ - جب یہ دونوں شہر فتح ہوئے (یعنی کوفہ اور بصرہ)-

وَلَا يَمْصُرُ لَبَنَهَا فَيَضُرَّ ذٰلِكَ بِوَلَدِهَا - تین انگلیوں سے اس کا دودھ نہ دوہے اس کے بچہ کو نقصان نہ پہنچائے (مطلب یہ ہے کہ سارا دودھ نہ دوہ لے کچھ بچے کے لئے بھی چھوڑ دے- تین انگلیوں سے جب دوہتے ہیں تو سارا دودھ نکل آتا ہے اور تھن میں کچھ باقی نہیں رہتا)-

كَيْفَ تَحْلُبُهَا مَصْرًا اَمْ فَطْرًا - کس طرح اپنی اونٹنی کا دودھ دوہتا ہے تین انگلیوں سے یا دو انگلیوں سے-

مَالَمْ تَمْصُرْ - جب تک تو چوری سے دودھ نہ دوہے-

يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا - بڑے بڑے شہر بناتے ہیں-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَقْطَعُ بِهَا ذَنَبَ عَنْزٍ مَصُوْرٍ لَوْ بَلَغَتْ اِمَامَهُ سَفَكَتْ دَمَهُ - آدمی ایک بات ایسی کرتا ہے کہ اس سے بے دودھ کے بکری کی دم بھی نہیں کٹتی اگر وہ بات کہیں پہنچ جائے تو اس کا خون کر دیتی ہے-

اُخْرِجَ عِظَامُ يُوْسُفَ مِنْ مِّصْرَ - حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں مصر میں سے نکالی گئیں (حضرت موسیٰ ان کو شام میں لے کر آئے وہاں دفن کیا (مصر مشہور شہر ہے اس کو مصر اس لئے کہتے ہیں کہ مصر بن نوحؑ نے اس کی بنا ڈالی تھی' یا اس وجہ سے کہ وہ خود ایک بڑا شہر ہے)-

مَصٌّ - چوسنا' آہستہ آہستہ پینا یا دم لے کر-

اِمْصَاصٌ - چوسانا-

تَمَصُّصٌ اور اِمْتِصَاصٌ - چوسنا-

اِنَّهٗ مَصَّ مِنْهَا - حضرت عمرؓ نے دنیا سے بہت کم فائدہ اٹھایا-

اِنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُ مُصُوْصًا بِخَلِّ خَمْرٍ - حضرت علیؓ سرکہ میں بھگویا ہوا گوشت اس سرکہ کے ساتھ کھاتے جو شراب سے بنایا جاتا-

شَهَادَةٌ مُمْتَحَنًا اِخْلَاصُهَا مُعْتَقَدًا مُّصَاصُهَا - ایسی گواہی جس کا اخلاص جانچا جا چکا ہو اور اس کے کھرے پن کا یقین ہو-

كَانُوْا يَمَصُّوْنَ - وہ چوس لیتے تھے-

اُمْصُصْ بَظَرَ اللَّاتِ - ابے جا' لات کا ٹنہ جا کر چوس-

لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ - ایک بار یا دو بار دودھ چوسنا رضاعت کی حرمت ثابت نہیں کرتا (جب تک پانچ بار نہ چوسے)-

لَيْسَ لِشِيْعَتِنَا فِيْ دَوْلَةِ الْبَاطِلِ اِلَّا الْقُوْتُ الْمُصَاصُ - ہمارے گروہ کو ظالم حکومت کے زمانہ میں صرف خالص روزی پر قناعت کرنا چاہئے-

مَصِيْصَةُ - ایک شہر ہے شام میں-

مَصْمَصَةٌ - ہے مثل مَضْمَضَةٌ کے' دونوں میں فرق یہ ہے کہ مَصْمَصَة زبان کی نوک سے ہوتا اور مَضْمَضَة منہ بھر کر-

مِصْرَعٌ - دروازے کا ایک پٹ (کواڑ)-

مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ - دونوں پٹوں کے درمیان-

مَصْعٌ - چمکنا' دم ہلانا' مارنا' ہگنا' دوڑنا-

تَمْصِیْعٌ - پوست چھوڑ دینا سوکھنے کے لئے-

مُمَاصَعَۃٌ - لڑنا' جنگ کرنا' تلوار سے مارنا-

اِمْصَاعٌ - ہگنا-

تَمَاصُعٌ - ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا-

وَالْفِتْنَۃُ قَدْ مَصَعَتْھُمْ - فتنہ نے ان کو دبالیا- (یعنی فتنہ کا اثر ان پر غالب ہوگیا)-

تَرَکُوا الْمِصَاعَ - لڑنا جھگڑنا انھوں نے چھوڑ دیا-

اَلْبَرْقُ مَصْعُ مَلَکٍ یَسُوْقُ السَّحَابَ - بجلی کیا ہے؟ ایک فرشتہ کی مار ہے جو ابر کو چلاتا ہے-

اِذَا مَصَعَتْ بِذَنَبِھَا - جب اپنی دم ہلائے-

فَمَصَعَتْہُ بِظُفُرِھَا - ناخن سے اس کو چھیل ڈالا-

اِذَا شَکَکْتَ فِیْ حَیٰوتِھَا وَرَاَیْتَھَا تُطْرِفُ عَیْنَھَا اَوْ تُحَرِّکُ اُذُنَیْھَا اَوْ تَمْصَعُ بِذَنَبِھَا فَاذْبَحْھَا - جب جانور کی زندگی میں شک ہو پھر تو دیکھے کہ وہ اپنی آنکھ ہلاتا ہے یا کان ہلاتا ہے یا دم ہلاتا ہے تو اس کو ذبح کر ڈال (کیونکہ وہ زندہ ہے اس کا گوشت حلال ہوگا)-

مَصْمَصَۃٌ - زبان کی نوک سے کلی کرنا-

اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُمَصْمِصَۃٌ - اللہ کی راہ میں مارا جانا گناہوں سے پاک کرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مَصْمَصَ اِنَاءَ ہٗ - جب برتن میں پانی ڈال کر اس کو ہلائے تاکہ پاکیزہ اور صاف ہو جائے)-

کُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ وَ نُمَصْمِصُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا نُمَصْمِصُ مِنَ التَّمْرِ - ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ دودھ پی کر کلی کر ڈالیں اس وقت نماز پڑھیں لیکن کھجور کھا کر کلی ضروری نہیں-

بابُ المیم مع الضّاد

مَضْخٌ - عیب کرنا' دفع کرنا' پھیل جانا-

مَضْخٌ - لتھیڑنا-

مَضَخَ رَاْسَہٗ بِالطِّیْبِ - اپنے سر پر خوشبو لتھیڑ لی-

مَضَرٌ یا مَضَرٌ یا مُضُوْرٌ - کھٹا ہو جانا' سفید ہو جانا-

تَمْضِیْرٌ - قبیلۂ مضر کی طرف نسبت دینا' ہلاک کرنا-

مُضَرُ بْنُ نِزَارٍ - مشہور قبیلہ کا دادا ہے-

سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ مِنْ وَّلَدِیْ قَالَ مَا قَدَّمْتَ مِنْھُمْ قَالَ فَمَنْ خَلَّفْتُ بَعْدِیْ قَالَ لَکَ مِنْھُمْ مَا لِمُضَرَ مِنْ وَّلَدِہٖ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا' مجھ کو میری اولاد سے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا- جس اولاد کو تو نے آگے بھیجا (تیرے سامنے مر گئے تو نے صبر کیا) وہ کہنے لگا اور جو اولاد میں اپنے بعد چھوڑوں؟ آپ نے فرمایا ان سے تو تجھ کو اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا مضر کو اس کی اولاد سے ہے (مضر چونکہ مر گیا اب جو اولاد اس کی اس کے بعد مرے گی اس میں مضر کو کچھ ثواب نہیں ملے گا)-

یُقَاتِلُ مَعَھَا مُضَرُ مَضَّرَھَا اللّٰہُ فِی النَّارِ - (حذیفہؓ نے حضرت عائشہؓ کا حال سن کر کہ وہ لڑنے کے لئے نکلی ہیں کہا) ان کے ساتھ ہو کر مضر قبیلے کے لوگ لڑیں گے' اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں جھونک دے' تباہ کرے (زمخشری نے کہا تَمْضِیْرٌ کے معنی جمع کرنا جیسے جَنَّدَ الْجُنُوْدَ - بعض نے کہا مَضَّرَھَا کے معنی ہلاک کرے- عرب لوگ کہتے ہیں ذَھَبَ دَمُہٗ خِضْرًا مِّضْرًا اس کا خون بے کار گیا لغو ہوگیا (کچھ بدلہ نہیں ملا) مجمع البحرین میں ہے کہ ربیعہ اور مضر دونوں بھائی تھے- مضر کو ترکہ میں سونا ملا اور ربیعہ کو گھوڑے اس لئے مضر کو مضر الحمراء کہتے ہیں اور ربیعہ کو ربیعۃ الفرس)-

مَضِیْرَہ - ایک کھانا ہے جو دہی سے بنایا جاتا ہے-

اِطْبَخِ اللَّحْمَ بِاللَّبَنِ فَاِنَّھُمَا یَشُدَّانِ الْجِسْمَ قَالَ قُلْتُ ھِیَ الْمَضِیْرَۃُ' قَالَ لَا - گوشت کو دودھ میں پکاؤ اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے' میں نے کہا اس کو مضیرہ کہتے ہیں' فرمایا نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ مضیرہ صرف دہی سے بنتا ہے)-

جَاءَ نَا بِمَضِیْرَۃٍ وَّطَعَامٍ بَعْدَھَا - پہلے مضیرہ لے کر آیا پھر اس کے بعد دوسرا کھانا-

مَضٌّ - چوسنا' جلانا' چبھنا' کھٹکنا-

مَضَضٌ - رنج والم (جیسے مَضِیضٌ اور مَضَاضَۃٌ ہے)-
تَمْضِیْضٌ - کھاری پانی پینا-
اِمْضَاضٌ - تکلیف دینا' کھجلانا-
تَمَاضٌّ - لڑنا' جھگڑنا-
کُحْلٌ مَضٌّ - جو سرمہ آنکھوں کو تکلیف دے-
مَضَضٌ - دہی کھٹا' دودھ' مصیبت کا رنج-
وَلَھُمْ کَلْبٌ یَتَمَضَّضُ عَوَاقِیْبَ النَّاسِ - ان کا ایک کتا ہے جو لوگوں کی کونچیں کاٹتا ہے-
خَبَاثِ کُلَّ عِیْدَانِکِ مَضِضْنَا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَہٗ مُرًّا - اری پلید دنیا! میں نے تیری ہر ایک ڈالی چوسی اخیر میں کڑوی ہی نکلی-
وَجَدُوْا مَضَضَ حَرِّ النَّارِ - دوزخ کی گرمی کی تکلیف پائی-
مَضَّہُ الشَّیْءُ مَضًّا - اس نے اس کے دل تک تکلیف پہنچائی-
مَضْمَضَۃٌ یا مِضْمَاضٌ یا مَضْمَاضٌ - گول پھرانا' دھونا' ذرا سا سونا' کلی کرنا-
لَاتَذُوْقُوا النَّوْمَ اِلَّا غِرَارًا وَّ مَضْمَضَۃً - سوؤ نہیں مگر ذرا سا ایک جھونکا لے لو (مطلب یہ ہے کہ جیسے کلی میں' پانی منہ میں پھرا کر اگل دیتے ہیں اس کو نگلتے نہیں' اسی طرح نیند میں بھی غرق نہ ہو جاؤ ایک ذرا سا جھونکا لے لو' آنکھ ذرا لگ گئی تو بس ہے)-
ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی پانی سے کلی کی اور ناک میں ڈالا (یعنی ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کی' آدھا ناک میں ڈالا یہی ترکیب وضو کی راجح ہے اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ چلو لینے کی حدیثیں کمزور ہیں)-
اَلْمَضْمَضَۃُ لَیْسَتْ مِنَ الْوُضُوْءِ - کلی کرنا وضو کا رکن نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے - امامیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے)-
اَلْمَضْمَضَۃُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ سُنَّتَانِ فِی الْوُضُوْءِ وَ فَرْضَانِ فِی الْغُسْلِ - کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت ہے لیکن غسل میں فرض ہے- (یہ حدیث صاحب ہدایہ نے ذکر کی ہے جو محض بے اصل ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کلام نہیں ہے)-
مَضْغٌ - چبانا-
مُمَاضَغَۃٌ - کوشش کرنا-
مُضَاغَہ - جو چبانے کے بعد منہ میں رہ جائے-
مُضْغَۃٌ - گوشت کا لوتھڑا-
اِنَّ فِی ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ - آدمی کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے وہ اگر درست ہو تو سارا جسم درست ہوا' اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ جائے گا (یعنی دل' تو سب سے پہلے ہر آدمی کو اصلاح قلب کی ضرورت ہے)-
اِنَّا لَا نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَیْنَنَا - ہم خفیف جسموں کی دیت نہیں دلا سکتے (جن سے ذرا سا گوشت کٹ جائے یا کھال چھل جائے)-
اَکَلَ حَشَفَۃً مِّنْ تَمَرَاتٍ وَّقَالَ فَکَانَتْ اَعْجَبَھُنَّ اِلَیَّ لِاَنَّھَا شَدَّتْ فِیْ مَضَاغِیْ - ابو ہریرہؓ نے ایک خراب کھجور (جو سخت ہوتی ہے) دوسری کھجوروں میں کھائی اور کہنے لگے یہ خراب کھجور مجھ کو بہت پسند آئی کیونکہ اس نے میرے چبانے کی قوت کا مقابلہ کیا (برخلاف نرم کھجوروں کے وہ حلوائے بے دودھ کی طرح چپ گئیں)-
مَاضِغَانِ - جبڑوں کے دونوں جانب جو ملے ہوئے ہیں-
مُضِیٌّ یا مُضُوٌّ - چلے جانا' گزر جانا' نافذ ہونا' ہمیشہ کرنا' نافذ کرنا' اجازت دینا' کاٹنا-
اِمْضَاءٌ - نافذ کرنا' اجازت دینا' دستخط کر دینا-
تَمَضِّیْ - نافذ کرنا' جائز ہونا-
لَیْسَ لَکَ مِنْ مَّالِکَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ - تیرا مال (حقیقت میں) وہی ہے جو تو نے خیرات کرنا چاہا پھر اس کو نافذ کر دیا (یعنی دے ڈالا اس میں لیت ولعل نہیں کیا)-
اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ - یا اللہ! میرے اصحاب کی

ہجرت پوری کر دے (مدینہ منورہ میں رہ جائیں' پھر مکہ کو نہ چلے جائیں)۔

اَلْجِهَادُ مَاضٍ - الحدیث' جہاد جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا۔

اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ - یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال ملعون سے لڑیں گے (اس پر جہاد کریں گے)۔

اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ یُمْضِ اَمْرِیْ - جب میں کسی شخص کو ایک کام کے لئے بھیجوں اور وہ میرے حکم پر نہ چلے (نافرمانی کرے) اس کو معزول کر دو۔

مَاضِیٌ - سے مراد امام علی ہادی ہوتے ہیں اور کبھی امام حسن بن علیؑ۔

بابُ المیم مع الطاء

مَطْخٌ - بہت کھانا' چاٹنا' مارنا' آلودہ کرنا۔

مَطَّاخٌ - احمق' مغرور۔

مَطْرٌ یا مَطَرٌ - مینہ برسنا' پہنچانا' چلے جانا (اس کا مصدر مطور ہے) بھاگ جانا' جلدی چلنا' بھر دینا' پکڑ لینا۔

اِمْطَارٌ - برسنا (بعض نے کہا کہ بھلائی اور رحمت میں مطر کہتے ہیں اور برائی اور عذاب میں اِمْطَارٌ.......... پسینہ پیشانی پر آنا' خاموش رہنا' پانا۔

تَمَطُّرٌ - جلدی سے چلے جانا' جلدی اتر آنا' مینہ میں نکلنا (بارش میں)۔

اِسْتِمْطَارٌ - بارش کی درخواست کرنا' بارش کا محتاج ہونا' خاموش رہنا' بھلائی چاہنا' بارش لگ جانا۔

خَیْرُ نِسَاءِ کُمُ الْعَطِرَةُ الْمَطِرَةُ - بہتر تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو خوشبودار نہاتی دھوتی رہے۔ (بعض نے کہا جو مسواک کرتی رہے)۔

تَظَلُّ جِیَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ یُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ - ہمارے گھوڑے آگے پیچھے برابر آ رہے تھے عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے اس کی گرد صاف کر رہی تھیں۔

ثُمَّ اَمْطَرَتْ - پھر پانی برسایا۔

مَا تُمْطِرُ بِالْمَدِیْنَةِ قَطْرَةً - مدینہ میں ایک قطرہ نہیں برساتا تھا (اور اطراف میں زور سے برسا رہا تھا)۔

فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ - برسنے لگا۔

تَمَطَّرَ - آنحضرتؐ بارش میں نکل آئے (اور فرمانے لگے کہ وہ اپنے مالک کے پاس سے ابھی تازہ دم آیا ہے)۔

فِی اللَّیْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِیْرَةِ - ٹھنڈی رات میں یا بارش کی رات میں۔

مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ الْمَطَرِ لَایُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ - میری امت کی مثال بارش کی مثال ہے معلوم نہیں پہلا حصہ اچھا ہوتا ہے یا پچھلا حصہ (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے بعضوں نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے حالانکہ یہ موضوع نہیں ہے)۔

فَمَطَرَ مَاشَاءَ مِنْ سَمَاءٍ اِلٰی سَمَاءٍ - پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بارش ہوتی ہے۔

مِمْطَرٌ - باران کوٹ۔

فَدَعَا بِمِمْطَرٍ اَحَدُ وَجْهَیْهِ اَسْوَدُ وَالْاٰخَرُ اَبْیَضُ فَلَبِسَهٗ - پھر ایک باران کوٹ منگوایا جس کا ایک رخ سیاہ تھا اور دوسرا رخ سفید تھا' اس کو پہن لیا۔

قَدْ عَرَفْتُ هٰؤُلَاءِ الْمَمْطُوْرَةَ فَاَقْنُتُ عَلَیْهِمْ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ نَعَمْ - میں نے ان ممطورہ لوگوں کو پہچان لیا - کیا میں ان پر بددعا کروں نماز میں امام رضا نے فرمایا ہاں (ممطورہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو امامت کو موسیٰ کاظم پر ٹھہرا دیتے ہیں' ان کے بعد امام رضا کو نہیں جانتے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ حیران رہ کر جئیں گے اور زندیق ہو کر مریں گے)۔

مَطْرَانَ عَلْیَاءِ الْغُوْطَةِ الدِّمَشْقِ اَرْشَدَنِیْ اِلَیْكَ - مطران نے جو غوطہ دمشق کے بلند حصے میں رہتا ہے مجھے آپ کو بتلایا (غوطہ دمشق میں ایک سرسبز مقام کا نام ہے اور مطران ایک نصرانی پادری تھا)۔

مَطْلٌ - لمبا کرنا' دراز کرنا' کھینچنا' مارنا' گلانا' قرض کی ادائی میں دیر لگانا۔

اِمْتِطَالٌ بمعنی مَطْلٌ ہے۔
مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ - جو شخص مال دار ہو کر قرض ادا کرنے میں دیر کرے وہ ظالم ہے (حاکم اس کو قید کر سکتا ہے سزا دے سکتا ہے)۔
مُطُلٌ - (مطول کی جمع ہے) یعنی قرض کی ادائی میں دیر لگانے والا۔
مَطٌّ - کھینچنا، تکبر کرنا۔
تَمْطِیْطٌ (بمعنی مَطٌّ ہے۔ اور گالی دینا۔
تَمَطُّطٌ - دراز ہونا۔
مَطِیْطَاءُ اور مُطَیْطَاءُ اور مُطَیْطٰی - ناز اور تبختر، اترانا۔
ذَکَرَ الطِّلَاءَ فَاَدْخَلَ فِیْهِ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ رَفَعَهَا فَتَبِعَهَا یَتَمَطَّطُ - حضرت عمرؓ نے طلا کا ذکر کیا (جو ایک قسم کی شراب ہے) پھر اس میں اپنی انگلی ڈالی پھر انگلی اٹھائی تو وہ انگلی میں لگ گئی اس کا تار لمبا ہو رہا تھا (مطلب یہ ہے کہ طلاء کا استعمال اس وقت درست ہے جب وہ پک پک کر اتنا گاڑھا ہو جائے کہ تار اٹھنے لگے اور انگلی ڈالو تو انگلی میں چپک کر دور تک لمبی آ جائے (جیسے گاڑھا قوام شکر کا یا شہد کا ہوتا ہے)۔
وَلَا تَمُطُّوْا بِاٰمِیْن - آمین کو بہت لمبا مت کرو۔
اِنَّا نَاْکُلُ الْخَطَایِطَ وَنَرِدُ الْمَطَایِطَ - ہم ان زمینوں میں کھاتے ہیں جہاں پانی نہیں برستا اور ان پانیوں کو پیتے ہیں جن میں مٹی ملی ہوتی ہے (مَطَایِط جمع ہے مَطِیْطَة کی، بعضوں نے کہا مَطِیْطَه وہ بچا ہوا گدلا پانی ہے جو حوض کے تلے رہ جاتا ہے۔)
اِذَا مَشَتْ اُمَّتِی الْمُطَیْطَاءَ وَ خَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ فَارِسَ سُلِّطَتْ شِرَارُهُمْ عَلٰی خِیَارِهِمْ - جب میری امت کے لوگ اکڑاتے ہوئے چلیں گے اور ایران کے لوگ ان کے خادم بنیں گے تو جو لوگ میری امت میں برے ہیں وہ ان پر حکومت کریں گے جو اچھے ہیں (یعنی بدکار لوگ حاکم اور نیک لوگ ان کی رعایا ہوں گے)۔
فَقُمْتُ وَتَمَطَّیْتُ - پھر میں اٹھا اور انگڑائی لی۔
اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰی بِلَالٍ وَقَدْ مُطِیَ فِی الشَّمْسِ یُعَذَّبُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ بلالؓ پر سے گزرے ان کو دھوپ میں لمبا لٹایا گیا تھا اور تکلیف دی جا رہی تھی۔
وَتَرَکْتِ الْمَطِیَّةَ هَارًا - اونٹوں کو کمزور کر کے چھوڑ دیا۔
فَتَمَطَّیْتُ - پھر میں نے انگڑائی لی۔

بابُ المیم مع الظّاء

مَظٌّ - ملامت کرنا (جیسے مَذًا ہے)۔
مُمَاظَّةٌ اور مِظَاظٌ - جھگڑا کرنا، ساتھ رہنا۔
اِمْظَاظٌ - سکھانا۔
تَمَاظٌّ - گالی گلوچ کرنا۔
مَظَاظَةٌ - بد خلقی (جیسے فَظَاظَةٌ ہے)۔
مَرَّ بِابْنِهٖ عَبْدِالرَّحْمَان وَهُوَ یُمَاظُّ جَارًا لَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تُمَاظِّ جَارَكَ - حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن پر گزرے وہ اپنے ایک ہمسایے سے لڑ رہے تھے (گالی گلوچ کر رہے تھے) تو ابوبکرؓ نے ان سے کہا اپنے ہمسایہ سے مت جھگڑ۔
وَجَعَلَ رُمَّانَهُمُ الْمَظَّ - ان کا انار مظ تھا (مظ کہتے ہیں خودرو جنگلی انار کو جو خود بخود اگتا ہے)۔
اِیَّاکُمْ وَ مُمَاظَّةَ اَهْلِ الْبَاطِلِ - تم باطل والوں سے جھگڑا مت کرو (ایک بار ان کو حق بات سمجھا دو اگر نہ مانیں تو خاموش ہو رہو ان کے پیچھے مت پڑ جاؤ رات دن ان سے بحث مباحثہ گالی گلوچ مت کرو اور یہ کہہ دو۔ لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ)۔
تَمَاظَّ الْقَوْمُ - لوگ آپس میں جھگڑنے لگے۔
مَظِنَّةٌ - گمان کی جگہ۔
خَیْرُ النَّاسِ رَجُلٌ یَطْلُبُ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ - بہتر آدمی وہ ہے جو موت کو اس کے مقام میں طلب کرے (یعنی جہاد وغیرہ میں جہاں مرنا ثواب ہے شریک ہو کر موت کا طالب ہے)۔
طَلَبْتُ الدُّنْیَا مَظَانَّ حَلَالِهَا - میں نے دنیا کو ان ان مقاموں میں ڈھونڈا جہاں میں اس کا ڈھونڈنا حلال سمجھتا تھا (یعنی حلال ذریعوں سے کمائی کی)۔
اِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی

اَلْسِنَتِهِمْ - مومنوں کے گمان سے بچے رہو اللہ تعالیٰ ان کی زبان پر حق چلاتا ہے (ان کا گمان صحیح نکلتا ہے)-

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ - میں اسی طرح پیش آؤں گا جس طرح میرا بندہ میری نسبت گمان رکھے (اگر مرتے وقت میرے رحم و کرم اور بخشش کی توقع رکھے تو رحم و کرم ہی کروں گا گناہوں کو بخش دوں گا)-

اَلْمُؤْمِنُ لَایُمْسِیْ وَلَا یُصْبِحُ اِلَّا وَنَفْسُهٗ ظُنُوْنٌ عِنْدَهٗ - مومن ہر شام و صبح کو اپنے نفس پر تہمت لگاتا ہے (یعنی یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا اور اس کا قصوروار رہا)-

بابُ المیم مع العین

مَعَ - ایک اسم ہے جس کے معنی ساتھ-

مِعْبَرٌ - کشتی-

مُعْتَاطٌ - وہ بکری جو موٹی ہو کر حاملہ نہ ہو اسی طرح وہ اونٹنی جو برس دو برس تک حاملہ نہ ہو حالانکہ نر اس پر جفتی کرے-

فَاعْمِدْ اِلٰی عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ - پھر ایک پٹھیا موٹی چن کر لے-

مَعْجٌ - جلدی چلنا' یا سہولت سے گزر جانا' ہلانا' جماع کرنا-

تَمَعُّجٌ - پیچ کھانا' مڑ جانا-

مَعْجٌ - جنگ اور اضطراب-

فَمَعَجَ الْبَحْرُ مَعْجَةً تَفَرَّقَ لَهَا السُّفُنُ - سمندر میں ایسا جوش آیا کہ کشتیاں جدا جدا ہو گئیں-

مَعْدٌ - اچک لے جانا' جلدی سے کھینچ لینا' معدے پر مارنا' نوچنا' بگڑ جانا-

اِمْتِعَادٌ - اچک لے جانا' جلدی سے کھینچ لینا-

تَمَعْدُدٌ - بنی معد کی سی وضع اختیار کرنا' تندرست ہونا' فربہی شروع ہونا-

تَمَعْدَدُوْا وَاخْشَوْشِنُوْا - معد بن عدنان کی سی وضع اختیار کرو (وہ بالکل سخت جفاکش سادہ آدمی تھا) اور کھرے (سخت موٹے) کپڑے پہنو (عورتوں کی طرح باریک اور نرم لباس مت پہنو)-

عَلَیْكُمْ بِاللِّبْسَةِ الْمَعَدِیَّةِ - تم کو سخت کھردرے کپڑے پہننا چاہئے-

اَلْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ - معدہ سارے جسم کا حوض ہے-

مَعْرٌ - نکل جانا' کم ہونا' بال گر جانا-

تَمْعِیْرٌ - محتاج ہونا' توشہ ختم ہو جانا' غصہ سے منہ کی رنگت بدل جانا-

اِمْعَادٌ - کم ہونا محتاج ہونا' چھین لینا-

تَمَعُّرٌ - غصہ سے رنگ بدل جانا' گر جانا-

فَتَعَمَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (آپ کو غصہ آ گیا)-

اَمْعَرُ - وہ مقام جہاں سرسبزی نہ ہو-

فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ - اس کے چہرے کا رنگ نہیں بدلا-

مَا اَمْعَرَ حَاجٌّ قَطُّ - کوئی حاجی محتاج نہیں ہوتا (اللہ اس کو برکت دیتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَیْشِ - یا اللہ! میں تیرے سامنے لشکر والوں کے ظلم سے بیزار ہوں (الگ ہوں)-

اَمْعَرُ - وہ شخص جس کے بال کم ہوں-

مَعْزٌ - بھیڑ کو بکری سے جدا کرنا-

مَعَزٌ - سخت ہونا' بھیڑیں بہت ہونا (جیسے اِمْعَازٌ ہے)-

تَمَعُّزٌ - منقبض ہونا' خوب دوڑنا-

اِمْتِعَازٌ - کوشش کرنا-

مَعَزٌ اور مِعْزَةٌ اور مِعَازٌ - بھیڑ جس پر بال بہت ہوتے ہیں-

تَمَعْزَزُوْا وَاخْشَوْشِنُوْا - بھیڑ کی طرح صبر اختیار کرو اور سخت لباس پہنو-

فَاِذَا هُوَ رَاعِیْ مِعْزًی - دیکھا تو وہ بھیڑوں کا چرواہا تھا-

مَاعِزٌ - ایک مشہور صحابی ہیں جن کو از خود اظہار کرنے پر

آنحضرتؐ نے (زنا کی علت میں) رجم کیا تھا۔

مَعْزِیٌّ ۔بخیل۔

مَعَّازٌ ۔ بھیڑ والا' بھیڑوں کا چرانے والا۔

مَعْسٌ ۔ خوب زور سے ملنا' جماع کرنا' ذلیل کرنا' برچھے سے مارنا' دودھ۔

مَعَّاسٌ ۔سخت حملہ کرنے والا۔

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰی اَسْمَاءَ وَهِیَ تَمْعَسُ اِهَابًا لَهَا ۔ اسماء بنت ابی بکرؓ پر سے گزرے وہ ایک کھال کو رگڑ رہی تھیں (یعنی دباغت کر رہی تھیں)۔

مَعَصٌ ۔ پٹھے میں پیچ پڑ جانا' بیماری ہونا۔

تَمَعُّصٌ ۔ درد کرنا۔

اِنَّ عَمْرَو بْنَ مَعْدِیْ کَرَبَ شَکَا اِلٰی عُمَرَ الْمَعَصَ ۔عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے یہ شکوہ کیا کہ میرے پاؤں کے پٹھے میں پیچ پڑ گیا ہے (موچ آ گئی ہے)۔

مَعْضٌ ۔ غصہ ہونا' شاق ہونا۔

تَمْعِیْضٌ اور اِمْعَاضٌ ۔غصہ دلانا' شاق ہونا۔

اِمْتِعَاضٌ ۔غصہ ہونا اور شاق ہونا۔

لَمَّا قُتِلَ رُسْتَمُ بِالْقَادِسِیَّةِ بَعَثَ اِلَی النَّاسِ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهٖ فَامْتَعَضَ النَّاسُ اِمْتِعَاضًا شَدِیْدًا ۔ جب رستم (ایران کا پہلوان) قادسیہ میں مارا گیا تو لوگوں کی طرف خالد بن عرفطہ کو بھیجا وہ ان کے بھانجے تھے لوگ اس سے بہت غصہ ہوئے' ان کو یہ امر بہت شاق گزرا۔

تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَةُ فَاِنْ مَعِضَتْ لَمْ تُنْکَحْ ۔یتیم لڑکی سے نکاح کے وقت اجازت لی جائے اگر وہ ناخوش ہو تو اس کا نکاح نہ کیا جائے گا۔

تَمَعَّضَتِ الْفَرَسُ ۔گھوڑا اکڑ گیا (ابوموسیٰ نے کہا ایک روایت میں تَمَعَّصَتْ ہے صاد مہملہ سے یعنی اس کے پاؤں کے پٹھے میں پیچ پڑ گیا ۔ایک روایت میں فَنَهَضَتْ ہے)۔

فَامْتَعَضُوْا مِنْهُ ۔لوگ اس بات سے غصے ہوئے (ایک روایت میں اِمَّعَضُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَامْتَعَضَ فَخَرَّ مِنْ جَنَاحِ الْمَلَكِ ۔حضرت ادریس علیہ السلام غصے ہوئے اور فرشتے کے بازو سے گر پڑے۔

مَعْطٌ ۔کھینچنا' سونت لینا' جماع کرنا' پھینک دینا' اکھیڑنا' حق ادا کرنے میں دیر کرنا۔

مَعَطٌ ۔پلید ہونا' بال گر جانا۔

تَمَعُّطٌ ۔گر جانا (جیسے اِنْمِعَاطٌ اور اِمِّعَاطٌ ہے)۔

مُمَعَّطٌ ۔بہت لمبا۔

لَوْ اَخَذْتَ ذَاتَ الذَّنْبِ مِنَّا بِذَنْبِهَا قَالَ اِذًا اَدَعُهَا کَاَنَّهَا شَاةٌ مَعْطَاءُ ۔اگر ہم میں سے جو کوئی گناہ کرے اس کو آپ اس گناہ پر پکڑیں فرمایا تب تو میں اس کو ایسا کر دوں گا گویا بال جھڑی ہوئی بکری ہے۔

اِنَّ ابْنَتِیْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا ۔میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں۔

اِنَّ ابْنَتِیْ عُرَیِّسٌ وَقَدْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا ۔میری بیٹی نئی دلہن ہے اور اس کے بال گر گئے ہیں۔

لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْمُمَعَّطِ ۔ آنحضرتؐ بے حد لمبے نہ تھے۔

فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ مُتَمَعِّطًا ۔انھوں نے ان کی طرف توجہ نہ کی تو وہ غصہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔

اِنَّ فُلَانًا وَتَرَ قَوْسَهٗ ثُمَّ مَعَطَ فِیْهَا ۔ فلاں شخص نے اپنی کمان میں چلہ لگایا پھر دونوں ہاتھوں سے اس کو کھینچا۔

مَعْكٌ ۔ رگڑنا یا مٹی سے رگڑنا' جنگ میں غالب آنا' قرض کی ادائی میں دیر کرنا۔

مَعَکَةٌ ۔حماقت۔

تَمْعِیْكٌ ۔لوٹ آنا۔

تَمَعُّكٌ ۔لوٹنا۔

مُمَعَّکَةٌ ۔قرض کی ادائیگی میں دیر لگانا۔

مَعِكٌ ۔جھگڑالو' احمق' قرض کی ادا میں دیر کرنے والا۔

فَتَمَعَّكَ فِیْهِ ۔پھر عمار مٹی میں لوٹے۔

اَمَّا اَنَا فَتَمَعَّکْتُ ۔لیکن میں تو مٹی میں لوٹا۔

لَوْ کَانَ الْمَعْكُ رَجُلًا کَانَ رَجُلَ سُوْءٍ ۔اگر قرض کی ادائی میں دیر کرنا ایک آدمی ہوتا تو برا آدمی ہوتا۔

اَلْمَعْكُ طَرْفٌ مِنَ الظُّلْمِ - قرض کی ادائی میں دیر کرنا ظلم کی ایک شاخ ہے-

مَعْمَعَةٌ - جلتی ہوئی چیز کا آواز کرنا' سخت گرمی یا سردی میں چلنا' جلدی سے کوئی کام کرنا' مع کا لفظ بہت کہنا' خوب لڑنا-

مَعَامِع - لڑائیاں' فتنے' بڑے بڑے کام-

مَعْمَعَانٌ - سخت سردی یا سخت گرمی-

لَاتَهْلِكُ اُمَّتِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهَا التَّمَايُلُ وَ التَّمَايُزُ وَ الْمَعَامِعُ - میری امت اس وقت تک تباہ نہیں ہوگی جب تک ان میں ایک طرف جھک جانا (افراط یا تفریط) اور امتیاز و ترجیح دینا (سب مسلمانوں کو یکساں نہ سمجھنا) اور لڑائیاں نہ ہوں-

كَانَ يَتَتَبَّعُ الْيَوْمَ الْمَعْمَعَانِيَّ فَيَصُوْمُهُ - عبداللہ بن عمرؓ سخت گرمی کا دن دیکھتے رہتے' اس دن روزہ رکھتے (تا کہ نفس پر سخت مشقت ہو)-

اِنَّهُ لَيَظَلُّ فِي الْيَوْمِ الْمَعْمَعَانِيِّ الْبَعِيْدِ مَابَيْنَ الطَّرَفَيْنِ يُرَاوِحُ مَابَيْنَ جَبْهَتِهٖ وَ قَدَمَيْهِ - بڑے سخت گرمی کے دن میں جن کے دونوں کنارے (صبح و شام) دور ہوتے- یعنی لمبے دن میں عبادت کرتے کبھی سجدہ کر کے آرام لیتے کبھی کھڑے ہو کر-

اَلنِّسَاءُ اَرْبَعٌ فَمِنْهُنَّ مَعْمَعٌ لَهَا شَيْئُهَا اَجْمَعُ - عورتیں چار طرح کی ہیں ان میں سے ایک معمعہ ہے (جو اپنا مال سب اپنے اوپر خرچ کرتی ہے (یعنی خاوند کو کچھ نہیں دیتی)-

مَعْنٌ - اقرار کرنا' انکار کرنا' ناشکری کرنا' بہنا' دور تک دوڑ جانا' دور جانا' خوب ڈھونڈنا-

اِمْعَانٌ - خوب غور کرنا' مبالغہ کرنا' انتہا تک پہنچنا' غار کے اخیر میں غائب ہو جانا' بہت مال دار ہونا' مال کم ہونا' پانی خوب ہونا لے جانا' اقرار کرنا' جاری ہونا' جاری کرنا-

تَمَعُّنٌ - خوب سونچنا-

مَاعُوْن - ہر وہ چیز جس سے کام لیا جاتا ہے (جیسے کلہاڑی' بسولہ' دیگچی' برتن' ڈول' رسی' کا نا وغیرہ تمام اشیائے خانگی)-

قَالَ اَنَسٌ لِمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ فِيْ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَقَعَدَ عَلٰى بِسَاطِهٖ وَتَمَعَّنَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ - انس بن مالکؓ نے مصعب بن زبیرؓ سے کہا میں تم کو پروردگار کی یاد دلاتا ہوں کہ تم آنحضرتؐ کی وصیت سن لو- یہ کہتے ہی مصعب اپنی مسند سے اتر آئے اور بچھونے پر بیٹھ گئے اور اپنے آپ کو عاجز اور ذلیل بنا دیا اور کہنے لگے آنحضرتؐ کی وصیت میرے سر اور آنکھوں پر ہے (ایک روایت میں تَمَعَّكَ عَلَيْهِ ہے یعنی بچھونے پر لوٹ گئے)-

اَمْعَنْتُمْ فِيْ كَذَا - تم نے اس میں مبالغہ کیا-

اَمْعَنُوْا فِيْ بَلَدِ الْعَدُوِّ - دشمن کے ملک میں دور تک چلے گئے-

اَمْعَنُوْا فِي الطَّلَبِ - طلب میں خوب کوشش کی-

لَاعَجَّلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا - اگر حضرت ہاجرہ جلدی نہ کرتیں (اور پانی کے گرد مینڈ نہ باندھ دیتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہو جاتا-

وَحُسْنُ مُوَاسَاتِهِمْ بِالْمَاعُوْنِ - ماعون میں لوگوں کی اچھی خاطر داری کرنا (مانگنے پر ہر چیز دے دینا)-

مَعَنَ الْمَاءُ يا اَمْعَنَ - پانی جاری ہو گیا-

بِيْرُ مَعُوْنَةَ - ایک چشمہ ہے سلیم کے ملک میں مکہ اور مدینہ کے درمیان-

بِيْرِ مَغُوْنَةَ - (غین معجمہ ہے) وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب-

اَلْمَاعُوْنُ قَرْضٌ يُّقْرِضُهُ - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ''ماعون'' قرض حسنہ دینا ہے-

وَالْمَعْرُوْفُ يَصْنَعُهُ - اور مروت اور اچھا سلوک کرنا (یہ بھی ماعون میں داخل ہے)-

وَمَتَاعُ الْبَيْتِ يُعِيْرُهُ - اور گھر کا سامان مانگے پر دینا-

وَمِنْهُ الزَّكٰوةُ - زکوۃ بھی ماعون میں داخل ہے (ایک شخص نے امام صاحب سے عرض کیا' ہمارے کچھ ہمسایے لوگ ہیں جب ہم ان کو کوئی چیز مانگے پر دیتے ہیں تو وہ اس کو بے احتیاطی سے توڑ پھوڑ ڈالتے ہیں کیا اگر ایسے لوگوں کو ہم مانگے پر

نہ دیں تو گناہ گار ہوں گے؟ - آپ نے فرمایا ایسے لوگوں کو نہ دینے سے گناہ گار نہ ہوں گے)-

مِعْوَلٌ - پکاس کلند تبر کلہاڑا سبل-

فَاَخَذَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ بِهِ الصَّخْرَةَ - آنحضرتؐ نے پکاس لی اور اس سے پتھر پر مار لگائی-

مِعًى يامَعْيٌ يامِعَاءٌ - آنت-

مَاعِيُّ - نرم کھانا-

اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ - مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ یہ بطور تمثیل کے فرمایا- کیونکہ مومن کو دنیا کی رغبت نہیں ہوتی اور کافر کو دنیا کی حرص ہوتی ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مومن کم خوراک ہوتا ہے اور کافر بہت کھانے والا- بعض نے کہا مومن کو رغبت دلانا مقصود ہے کم کھانے کی کیونکہ بہت کھانے سے دل کی سختی اور شہوت اور خواہش کی کثرت ہوتی ہے- بعض نے کہا اَلْمُؤْمِنُ اَلْكَافِرُ میں لام عہد کا ہے اور ایک خاص شخص مراد ہے جو آنحضرتؐ کے عہد میں مشرف باسلام ہوا تھا- جب وہ کافر تھا تو سات بکریوں کا دودھ پی گیا- پھر جب مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ میں سیر ہو گیا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن صرف ایک کمائی یعنی حلال میں سے کھاتا ہے اور کافر کے لئے سات کمائیاں ہیں ایک حلال اور چھ حرام- جیسے سود خوری رشوت خوری جعلسازی ظلم و تعدی چوری خیانت ڈاکہ اندازی)-

رَاٰى عُثْمَانُ مَنْ يَّقْطَعُ سَمُرَةً فَقَالَ اَلَسْتَ تَرْعٰى مَعْوَتَهَا - حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو ببول کا درخت کاٹ رہا تھا- تو کہا کیا تو اس کے پھل اپنے جانوروں کو نہیں چراتا (پھر ایسے کام کے درخت کو کیوں کاٹے ڈالتا ہے)-

مَعْ - ساتھ ہمراہ علاوہ نیز-

ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ مَعَ ذٰلِكَ اِرْزَاقَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ ضِيَافَتَهُمْ - ذمی کافروں پر جزیہ مقرر کیا اور اس کے علاوہ مسلمانوں کو (جو ان کے سامنے سے گزریں) کھانا کھلانا ان کی ضیافت کرنا-

فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّا يُفَارِقُكُمْ - تمہارے ساتھ وہ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی محافظ فرشتے کرام کاتبین)-

فَاَذَّنَ مَعَنَا - اس نے ہمارے ساتھ اذان دی-

مَعَنَا اِدَاوَةٌ - ہمارے ساتھ ایک چھاگل تھی-

اَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِيْ - میں بندے کے ساتھ ہوں جب وہ میری یاد کرے (یعنی توفیق اور رحمت سے یہ تاویل اس لئے ضروری ہے کہ پروردگار کی ذات مقدس تو بالائے عرش ہے اس لئے آیات اور احادیث معیت اور قرب بالاتفاق مؤول ہیں اور معیت علمی اور قدرتی تو سب کے ساتھ ہے تو ذاکر کے ساتھ معیت کے یہی معنی ہوں گے کہ توفیق و رحمت اور اعانت و امداد سے)-

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ - وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم رہو (یعنی علم سے- امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ یہ آیت اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَعَنَا (سورج اور چاند ہمارے ساتھ ہیں) حالانکہ چاند اور سورج ہم سے بہت دور ہیں- غرض یہ کہ معیت اتصال اور ملاصقت کو مستلزم نہیں ہے اس صورت میں علم کے ساتھ تاویل کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی)-

بابُ المیم مع الغین

مَغْثٌ - پانی میں ڈال کر ملنا رگڑنا تاکہ گھل جائے ہلکی مار لگانا بے عزتی کرنا چبانا ڈبونا ملانا-

مُمَاغَثَةٌ اور مِغَاثٌ - کھجانا جھگڑنا-

مَغَاث - ایک درخت ہے-

مَغْثٌ - شر اور قتال کو بھی کہتے ہیں-

فَمَغَثَتْهُمُ الْحُمّٰى - ان کو بخار لگ گیا-

اِنَّ هٰذَا شَرَابٌ قَدْ مُغِثَ وَمُرِثَ - (آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے کہا مجھ کو اپنے سقاوہ میں سے پانی پلاؤ وہ کہنے لگے) یہ پانی لوگوں کے ہاتھ لگنے سے غلیظ ہو گیا ہے-

كُنْتُ اَمْغَثُ لَهُ الزَّبِيْبَ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً وَ اَمْغَثُهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً - میں حضرت عثمانؓ کے لئے

سوکھے انگور (منقے) صبح کو پانی میں ملتی اور بھگو دیتی' وہ شام کو اس کو پیتے اور شام کو بھگوتی تو صبح کو اسے پیتے۔

مَغْوٌ - چل دینا' جلدی کرنا۔

تَمْغِیرٌ - اوس بن مغرا کا کوئی شعر سنانا۔

اِمْغَارٌ - سرخ ہونا۔

مَغْرَۃٌ - گیرو' سرخ مٹی۔

اَیُّکُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوْا هُوَ الْاَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ (ایک شخص نے جو نیا آیا تھا' صحابہؓ سے پوچھا) تم میں عبدالمطلب کے فرزند کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا دیکھو وہ سرخ رنگ والے کہنی پر ٹیکا دیئے ہوئے۔ (آنحضرتؐ کا رنگ سفید سرخی آمیز تھا۔ بعض نے کہا اَمْغَرُ سے سفید مراد ہے کیونکہ سفید کو اَحْمَرُ بھی کہتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُمَیْغِرَ سَبْطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا - اگر یہ عورت سرخ رنگ کا سیدھے بال والا بچہ جنے تب تو وہ اس کے خاوند کا نطفہ ہے۔

فَرَمَوْا بِنِبَالِهِمْ فَخَرَّتْ عَلَیْهِمْ مُتَمَغِّرَةً دَمًا - یاجوج ماجوج اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے وہ خون سے سرخ ہو کر ان پر گریں گے (وہ کہیں گے معاذ اللہ ہم نے آسمان کے خداوند کو بھی مار ڈالا)۔

مَغِّرْیَا جَرِیْرُ - جریر کچھ اوس بن مغرا کے شعر سنا۔

ثَوْبَانِ مُمَغَّرَانِ - دو سرخ کپڑے گیرو سے رنگے ہوئے۔

مَغْصٌ - پیٹ میں پیچ ہونا' درد ہونا' بھاری اور گران۔

اِنْمِغَاصٌ - پیٹ میں درد ہونا۔

اِنَّ فُلَانًا وَجَدَ مَغْصًا - فلاں شخص نے اپنے پیٹ میں درد پایا۔

فَسَمِعَ صَوْتَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَامْتَغَصَ فَخَرَّ مِنْ جَنَاحِ الْمَلَكِ فَقُبِضَ رُوْحُهٗ - حضرت ادریسؑ نے ملک الموت کی آواز سنی وہ ان پر گراں گزری اور فرشتہ کے بازو پر سے گر پڑے پھر ان کی روح قبض کی گئی۔

فَاَخَذَهُ الْمَغْصُ فِیْ بَطْنِهٖ - اس کو پیٹ کا درد ہو گیا۔

فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْیَا اَهْوَنُهَا الْمَغْصُ - اللہ تعالیٰ اس پر سے دنیا کی ایک سختی دور کر دے گا۔ کم سے کم پیٹ کا درد ہے (ایک روایت میں اَلْمَعْضُ ہے یعنی شاق امر۔ ایک روایت میں اَلْمَعْصُ ہے یعنی پٹھے میں پیچ پڑ جانا' ایڑیوں میں درد ہونا)۔

مَغْطٌ - کھینچ کر لمبا کرنا' زور سے کھینچنا۔

تَمَغُّطٌ - اپنے دونوں ہاتھ دراز کرنا۔

اِمْتِغَاطٌ اِمِّغَاطٌ - ممتد ہونا' بلند ہونا' سونت لینا۔

لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ الْمُمَغَّطِ - آنحضرتؐ بہت لمبے نہیں تھے۔

مِغْفَرٌ - خود۔

دَخَلَ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ - آنحضرتؐ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا (اس کے بعد شاید آپ نے خود اتار کر عمامہ باندھ لیا۔ اس صورت میں یہ حدیث اس کے خلاف نہ ہوگی جس میں یہ مذکور ہے کہ عمامہ باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تھے)۔

مَغْلٌ - چارے کے ساتھ مٹی کھا لینا پھر پیٹ میں درد ہونا۔

مَغْلٌ اور مَغَالَةٌ - چغلی کھانا۔

مَغَلٌ - بگڑ جانا۔

اِمْغَالٌ - اونٹوں کے پیٹ میں درد ہونا یا بکری کے پیٹ میں کہ جب حاملہ ہو تو اسقاط ہو جائے۔

مُمْغِلٌ - وہ عورت جو ہر سال جنتی ہے اور بچہ کا دودھ چھوٹنے سے پہلے حاملہ ہو جاتی ہے۔

مَغَالَةٌ - خیانت اور دغابازی۔

بَنُوْ مَغَالَةَ - ایک قبیلہ ہے۔

مُغْلٌ - ایک قول ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ مغل بن النجہ خان ترک بن یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے (اس کی جمع مُغُوْل ہے)۔

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَ یَذْهَبُ بِمَغْلَةِ الصَّدْرِ - رمضان کے پورے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے

کے برابر ہے اور سینے کی خرابی کو دفع کرتا ہے یا سینے کے حسد اور بغض کو دور کرتا ہے-

بابُ المیم مع الفاء

مَفْجٌ -احمق ہونا-

مَفَاجَةٌ -احمق (جیسے نَفَاجَةٌ ہے)-

اَخَذَنِی الشُّرَاةُ فَرَاَیْتُ مُسَاوِرًا قَدِارْبَدَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ اَوْمَاَ بِالْقَضِیْبِ اِلٰی دُجَاجَةٍ کَانَتْ تَبَخْتَرُ بَیْنَ یَدَیْهِ وَقَالَ تَسَمَّعِیْ یَا دُجَاجَةُ تَعَجَّبِیْ یَا دُجَاجَةُ ضَلَّ عَلِیٌّ وَاهْتَدٰی مَفَاجَةٌ -مجھ کو خارجیوں نے پکڑ لیا' پھر میں نے ایک حملہ کرنے والے کو دیکھا ان کا منہ راکھ کی طرح ہو گیا تھا- انھوں نے ایک لکڑی لے کر ایک مرغی کی طرف اشارہ کیا جو ان کے سامنے چک رہی تھی اور کہنے لگے' اری مرغی سن! اری مرغی تعجب کر! حضرت علیؓ تو بھٹک گئے اور ایک احمق بے وقوف شخص راہ پا گیا-

بابُ المیم مع القاف

مَقْتٌ -سخت بغض رکھنا-

مَقَاتَةٌ -مبغوض ہونا-

تَمْقِیْتٌ -(بمعنی مَقْتٌ)-

لَمْ یُصِبْنَا عَیْبٌ مِّنْ عُیُوْبِ الْجَاهِلِیَّةِ فِی نِکَاحِهَا وَ مَقْتِهَا -ہم کو جاہلیت کے عیبوں میں سے کوئی عیب نہیں لگا- نکاح میں اور مقت میں (نکاح مقت یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے جب باپ اس کو طلاق دے دے یا مر جائے- جاہلیت میں یہ نکاح جاری تھا- اللہ تعالیٰ نے اسلام میں حرام کر دیا)-

مَقْتِیٌّ -وہ شخص جو ایسا نکاح کرے (یعنی نکاح مقت)-

ثَلٰثٌ فِیْهِنَّ الْمَقْتُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی -تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کو اللہ تعالےٰ نہایت ناپسند کرتا ہے-

فَمَقَتَ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ -عرب اور عجم سب لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مبغوض رکھا (ناپسند کیا- یعنی آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے)-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِكَ -اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے (یعنی پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنے پر- لیکن ضرورت ہو تو جائز ہے)-

مَقْرٌ -لکڑی سے ایسی مار لگانا کہ ہڈی ٹوٹ جائے لیکن کھال سالم رہے-

مَقْرٌ -ترش ہونا' یا تلخ ہونا-

اَکَلْتُ الْمَقِرَ وَ اَطَلْتُ عَلٰی ذٰلِكَ الصَّبْرَ -میں نے ایلوا کھایا اور مدت تک اس پر صبر کیا-

اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ وَ الْمَقِرِ -ایلوے سے زیادہ تلخ (عرب لوگ کہتے ہیں اَمْقَرَ الشَّیْءُ یعنی یہ چیز کڑوی ہو گئی)-

مَقْسٌ -غوطہ دینا' بھر دینا' توڑ ڈالنا' جاری ہونا-

مَقَسٌ -خبیث ہونا' بدمزاج ہونا-

تَمْقِیْسٌ -بہت بہانا-

مُمَاقَسَةٌ -ایک دوسرے کے ساتھ غوطہ لگانا-

تَمَقُّسٌ -ناپاک ہونا' پلید ہونا-

خَرَجَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ زَیْدٍ وَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ یَتَمَاقَسَانِ فِی الْبَحْرِ -عبدالرحمان بن زید اور عاصم بن عمر دونوں نکلے سمندر میں غوطے لگاتے تھے-

مَقْطٌ -توڑ ڈالنا' غصہ دلانا' پچھاڑنا' مارنا-

تَمْقِیْطٌ -پچھاڑنا-

اِمْتِقَاطٌ -نکالنا-

قَدِمَ مَکَّةَ فَقَالَ مَنْ یَّعْلَمُ مَوْضِعَ الْمُقَامِ وَکَانَ السَّیْلُ اِحْتَمَلَهٗ مِنْ مَّکَانِهٖ فَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَدْ کُنْتُ قَدَّرْتُهٗ وَ ذَرَعْتُهٗ بِمِقَاطٍ عِنْدِیْ -حضرت عمرؓ مکہ میں تشریف لائے اور کہنے لگے' مقام ابراہیم کا بھی کسی کو ٹھکانہ معلوم ہے- کیونکہ سیل (بہیا) نے اس کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا- یہ سن کر مطلب بن ابی وداعہ نے کہا- میں مقام ابراہیم کو ایک رسی سے ماپ چکا ہوں-

مِقَاط -وہ چھوٹی رسی جو خوب بٹی ہوئی ہو یہاں تک کہ سیدھی کھڑی ہو جائے (اس کی جمع مُقُطٌ ہے جیسے کِتَابٌ

سے کُتُبٌ ہے)-

فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ مُتَمَقِّطًا - انھوں نے ان کی طرف توجہ نہ کی تب وہ غصہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے-

مَقٌّ - چیرنا' مغز چوس لینا اور چھلکا پھینک دینا-

تَمْقِيْقٌ - پرندے کا اپنے بچہ کے منہ میں کھانا ڈالنا' تنگی کرنا-

تَمَقُّقٌ - تھوڑا تھوڑا پینا' ضرر کرنا-

اِمْتِقَاقٌ - سب پی جانا-

مَنْ اَرَادَ الْمُفَاخَرَةَ بِالْاَوْلَادِ فَعَلَيْهِ بِالْمُقِّ مِنَ النِّسَاءِ - جو شخص فخر کے لائق اولاد پیدا کرنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ لمبی عورتوں سے نکاح کرے (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اَمَقُّ لمبا مرد - اِمْرَاَةٌ مَقَّاءُ لمبی عورت)-

مَقْلٌ - دیکھنا' ڈبو دینا' غوطہ کھانا' پانی ڈالنا-

اِمْتِقَالٌ - بار بار غوطہ لگانا-

مُقْلٌ - ایک مشہور دوا ہے یعنی کندر-

مُقْلَةٌ - آنکھ کا کویا-

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ - (ایک روایت میں فِي الشَّرَابِ ہے یعنی) جب مکھی کھانے یا پانی میں پڑ جائے تو اس کو ڈبو دو-

يَتَمَاقَلَانِ فِي الْبَحْرِ - سمندر میں غوطے لگاتے تھے (ایک روایت میں يَتَمَاقَسَانِ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

اَرَاَيْتَ الْحَبَّةَ تَكُوْنُ فِيْ مَقْلِ الْبَحْرِ - آپ بتلایئے کہ ایک دانہ سمندر کی تہہ میں ہو-

لَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا جُرْعَةٌ كَجُرْعَةِ الْمَقْلَةِ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر ایک گھونٹ جیسے مقلہ کا گھونٹ (مقلہ وہ پتھر ہے جس سے سفر میں پانی بانٹتے ہیں- اس کا مفرد مقل ہے جو مشہور پھل ہے وہ بہت چھوٹا ہوتا ہے- اس میں تھوڑا پانی سماتا ہے' عرب کی عادت ہے کہ جب سفر میں پانی کی قلت ہوتی ہے تو ایک پتھر برتن میں ڈال کر اس سے پانی ماپ کر دیتے ہیں)-

سُئِلَ عَنْ مَسِّ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَرَّةً وَّ تَرْكُهَا خَيْرٌ مِّنْ مِّاَةِ نَاقَةٍ لِمُقْلَةٍ - عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا نماز میں کنکریاں ہٹانا (ہاتھ سے ان کو برابر کرنا) کیسا ہے؟ انھوں نے کہا ایک بار جائز ہے اگر اس کو بھی نہ کرے تو یہ اس کے لئے سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو اس کی آنکھ کے سامنے چنی جائیں (یعنی اپنی پسند سے چنے)-

خَيْرٌ مِنْ مِّاَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا اَسْوَدُ الْمُقْلَةِ - سو کالی آنکھ والی سانڈنیوں سے بہتر ہے-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَظْهَرَ مِنْ اٰثَارِ سُلْطَانِهٖ وَجَلَالِ كِبْرِيَاءِهٖ مَا حَيَّرَ بِهٖ مُقَلَ الْعُقُوْلِ - سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے اپنی سلطنت کی نشانیاں اور اپنی عظمت کے آثار ایسے ظاہر کئے جن کو دیکھ کر عقل کی آنکھیں حیران ہوتی ہیں-

مِقَةٌ - محبت-

اَلْمِقَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالصِّيْتُ مِنَ السَّمَاءِ - محبت اللہ کی طرف سے ہے اور شہرت آسمان سے-

مَقْوٌ - جلا کرنا' بچانا' زور سے دودھ پینا-

مَقَوْتُمُوْهُ مَقْوَ الطَّسْتِ ثُمَّ قَتَلْتُمُوْهُ - (حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت عثمانؓ کا ذکر آیا' انھوں نے کہا) پہلے تو تم نے ان کو صاف کیا جیسے طشت صاف کیا جاتا ہے (یعنی جو عیب تم نے ان پر رکھے تھے اس کو انھوں نے دور کر دیا اور صاف ہو گئے) پھر تم نے ان کو مار ڈالا-

بابُ المیم مع الکاف

مَكْثٌ يا مُكْثٌ يا مِكْثٌ يا مَكَثٌ يا مَكِيْثٌ يا مُكُوْثٌ يا مُكْثَانٌ - ٹھہرنا' اقامت کرنا-

اِمْكَاثٌ - ٹھہرانا-

تَمَكُّثٌ - ٹھہرنا' اطمینان سے کام کرنا' جلدی کرنا-

اِنَّهٗ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا مَكِيْثًا - آنحضرتؐ نے ٹھہر ٹھہر کر وضو کیا یعنی جلدی نہیں کی-

فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ - جب آنحضرتؐ نے رکوع کیا تو اتنی دیر رکوع میں ٹھہرے جتنی دیر سورۂ

بقرہ پڑھی جاتی ہے اور یہ کہہ رہے تھے سبحان ذی الجبروت والکبریاء والعظمۃ یعنی اسی کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یا دریائے معرفت میں غرق ہو کر خاموش ہو رہے-

وَخَلَّفَ فِیْنَا رَایَةَ الْحَقِّ دَلِیْلُهَا مَکِیْثُ الْکَلَامِ سَرِیْعَ الْقِیَامِ- (حضرت علیؓ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے ہم میں حق کا جھنڈا اور اس کی دلیل کو چھوڑا- (حضرت علیؓ نے اس سے اپنے آپ کو مراد لیا) جو ٹھہر ٹھہر کر بات کرنے والا ہے اور کاموں کو جلدی پورا کرنے والا ہے-

مَکْدٌ یا مُکُوْدٌ- اقامت کرنا' دودھ گھٹ جانا جننے کی مدت طول ہونے پر-

مَکْدَاءُ- بہت دودھ والی اونٹنی-

خُذْهَا اِلَیْكَ فَوَاللّٰهِ مَافُوْهَا بِبَارِدٍ وَّلَا ثَدْیُهَا بِنَاهِدٍ وَّلَا بَطْنُهَا بِوَالِدٍ وَّلَا دَرُّهَا بِمَاکِدٍ- (جب ہوازن کے قیدیوں کو آنحضرتؐ نے واپس کر دینے کا حکم دیا تو عیینہ بن حصن نے ایک بڑھیا کو ان میں سے رکھ لیا اور اس کے پھیرنے سے انکار کیا- تب ابوصرد نے ان سے کہا) اچھا تم اس کو رکھ لو' خدا کی قسم نہ اس کا منہ ٹھنڈا ہے نہ اس کی چھاتی اٹھی ہوئی ہے نہ اس کے پیٹ سے اب کوئی اولاد ہو گی نہ اس کا دودھ ہمیشہ رہے گا (مَاکِد کے معنی دائم یعنی ہمیشہ)-

مَکُوْدٌ- وہ اونٹنی جس کا دودھ ہمیشہ رہے بند نہ ہو-

مَکْرٌ- فریب کرنا یا فریب کا بدلہ دینا-

مَکْرٌ- سرخ ہونا-

تَمْکِیْرٌ- غلہ کو گھروں میں رکھ چھوڑنا-

مُمَاکَرَةٌ- ایک دوسرے کو فریب دینا-

اِمْکَارٌ- فریب دینا یا فریب کا بدلہ دینا-

اِمْتِکَارٌ- خضاب کرنا' دانہ کو بونا-

مَکْرٌ- گیرو کو بھی کہتے ہیں-

اَللّٰهُمَّ امْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْبِیْ یَا عَلِیُّ- یا اللہ! میرے فائدے کے لئے مکر کر (یعنی میرے دشمنوں کو تباہ کر) اور میرے نقصان کے لئے مکر نہ کر (مکر سے مراد یہاں پروردگار کی چال ہے اور اس کی تدبیر ہے نہ کہ فریب اور حیلہ)-

فِیْ مَسْجِدِ الْکُوْفَةِ جَانِبُهَا الْاَیْسَرُ مَکْرٌ- (حضرت علیؓ نے) کوفہ کی مسجد کے باب میں فرمایا کہ اس کا بایاں جانب مکر ہے (اس مسجد کے بائیں جانب بازار تھا- بازار میں اکثر مکر و فریب ہوا کرتا ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّکْرِ الشَّیْطَانِ- تیری پناہ شیطان کے وسوسے اور اس کے فریب سے-

اِنْ کَانَ الْعَرْضُ عَلَی اللّٰهِ حَقًّا فَالْمَکْرُ لِمَاذَا- جب اللہ کے سامنے سب باتیں پیش کی جائیں گی' پھر مکر و فریب سے کیا فائدہ-

مَکْسٌ- محصول لینا' قیمت گھٹانا' ظلم کرنا-

مُمَاکَسَةٌ اور مِکَاسٌ- بائع اور مشتری کا جھگڑا کرنا-

لَایَدْخُلُ- محصول لینے والا بہشت میں نہیں جائے گا (طیبی نے کہا مراد وہ شخص ہے جو سوداگروں سے دہ یکی چنگی لیتا ہے- لیکن زکوٰۃ کا تحصیل دار اور ذمیوں سے ٹیکس لینے والا جن سے اس کی شرط ٹھہر گئی ہو وہ اس میں داخل نہیں ہے بشرطیکہ ظلم و تعدی نہ کرے اس حدیث سے یہ نکلا کہ خلاف شرح محصول لگانے والے سخت گناہ گار ہیں جن کی سزا بہشت سے محروم ہونا ہے)-

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا صَاحِبُ مَکْسٍ یُّغْفَرُلَهٗ- (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا جب وہ ماعز کو برا کہہ رہے تھے) ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول لینے والا بھی توبہ کرے تو اس کی مغفرت ہو جائے-

قَالَ لِاَنَسٍ تَسْتَعْمِلُنِیْ عَلَی الْمَکْسِ- انس بن سیرین نے انس بن مالکؓ سے کہا- کیا تم مجھ کو محصولات کی تحصیل پر مقرر کرتے ہو (میں ہرگز یہ کام نہیں کرنے کا کیونکہ اس میں اکثر ظلم کرنا پڑتا ہے اور آدمی حقوق العباد میں گرفتار ہو جاتا ہے)-

اَتَرٰی اِنَّمَا مَاکَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ- آنحضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا- کیا تم یہ سمجھے کہ میں نے جو قیمت چکائی وہ تمہارا اونٹ لے لینے کی نیت سے-

اِنَّمَا کِسْتُكَ- میں تو تم سے چترا نکلا-

لَابَاْسَ بِالْمُمَاکَسَةِ فِی الْبَیْعِ- خرید و فروخت میں

قیمت چکانا کچھ برا نہیں (یعنی مشتری قیمت کم کرے بائع زیادہ کہے دونوں میں حجت ہو تو یہ کچھ منع نہیں)۔

لَاتُمَاکِسْ فِیْ اَرْبَعَةِ اَشْیَاءَ - چار چیزوں کی قیمت میں تکرار مت کر (ان کو مت چکا)۔

مَكٌّ - سب چوس لینا' ہلاک کرنا' گھٹا دینا' ہگنا۔

تَمَكُّكٌ اور اِمْتِكَاكٌ - سب چوس لینا' اصرار کرنا۔

لَاتَتَمَكَّكُوْا عَلٰی غُرَمَائِکُمْ - اپنے قرض داروں پر سخت تقاضا مت کرو (ان کی حالت دیکھ کر ان سے نرمی کا برتاؤ کرو' اگر مہلت مانگیں تو مہلت دو' یہ مَكَّ الْفَصِیْلُ مَا فِی ضَرْعِ النَّاقَةِ یا اِمْتَکَّہٗ سے ماخوذ ہے یعنی بچہ نے اونٹنی کا سب دودھ چوس لیا' کچھ باقی نہ رکھا)۔

کَانَ یَتَوَضَّأُ بِمَکُّوْكٍ وَ یَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَکَاکِیْكَ - آنحضرتؐ ایک مکوک پانی سے وضو کر لیتے اور پانچ مکوک پانی سے غسل کر لیتے (مکوک ایک پیمانہ ہے جو ایک مد کا ہوتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف ہے کہ آپ ایک مد پانی سے وضو کر لیتے اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے - ایک صاع پانچ مکوک یعنی پانچ مد کا ہوتا ہے)۔

صُوَاعَ الْمَلِكِ قَالَ کَهَیْئَةِ الْمَکُّوْكِ - ابن عباسؓ نے کہا' سورۂ یوسف میں جو صُوَاعُ الْمَلِكِ آیا ہے وہ ایک مکوک کی طرح تھا۔

مَکَّۃ کا نام مکہ اس لئے ہوا کہ وہ گناہوں کو نابود اور ہلاک کرتا ہے۔

اِمْرَأَتِیْ حَلَبَتْ لَبَنَهَا فِیْ مَکُّوْكٍ فَاَسْقَتْ جَارِیَتِیْ - میری بیوی نے اپنا دودھ ایک مکوک میں دوہا اور میری لونڈی کو پلا دیا (اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لونڈی مجھ پر حرام ہو جائے)۔

مَکْنٌ - انڈے دینا' پیٹ میں انڈے جمع کرنا۔

مَکَانَةٌ - مرتبہ' درجہ' نور دار ہونا' قوی ہونا' مضبوط ہونا' مطمئن ہونا۔

تَمْکِیْنٌ - جگہ دینا' حکومت کرنا (جیسے اِمْکَانٌ ہے یعنی سہل ہونا' آسان ہونا' ہوسکنا' قادر ہونا)۔

تَمَکُّنٌ اور اِسْتِمْکَانٌ - قدرت پانا' فتح پانا۔

اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِهَا - پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں رہنے دو (ان کو مت ستاؤ مت اڑاؤ' عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب کسی کام کا قصد کرتے یا کہیں کا سفر کرتے تو ایک پرندے کے گھونسلے پر آتے اس کو چھیڑتے اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو فال نیک سمجھتے اس کام کو کرتے اگر بائیں طرف اڑتا تو منحوس سمجھ کر اس کام سے باز آجاتے آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا - اصل میں مَکِنَات جمع ہے مَکِنَة کی' یعنی گوہ کا انڈہ - بعضوں نے کہا مَکِنَة تَمَکُّنٌ سے ماخوذ ہے یعنی پرند جہاں ہو وہیں اس کو رہنے دو اس کو مت اڑاؤ' اس سے بدفالی نہ لو - زمخشری نے کہا: مُکُنَاتِهَا بھی مروی ہے جو جمع ہے مُکْنٌ کی' وہ جمع ہے مَکَانٌ کی)۔

لَقَدْ کُنَّا عَلٰی عَهْدِہٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهْدٰی لِاَحَدِنَا الضَّبَّةُ الْمَکُوْنُ - آنحضرتؐ کے زمانے میں ہم کو کوئی انڈے دینے والا گھوڑ پھوڑ (سوسمار) تحفہ میں بھیجتا (تو وہ ہم کو ایک موٹی مرغی سے زیادہ پسند ہوتی)۔

اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْكَ ضَبٌّ مَکُوْنٌ اَوْ کَذَا وَ کَذَا - تجھ کو کیا چیز پسند ہے ایک انڈے دینے والی گھوڑ پھوڑ (سوسمار) یا فلاں فلاں چیز۔

لَایَخْفٰی عَلَیَّ مَکَانُکُمْ - مجھ پر تمہارا مرتبہ اور تمہارا حال پوشیدہ نہیں ہے۔

فَنَزَلَتْ مَکَانَهَا - اس کی جگہ یہ آیت اتری۔

اَمْکَنَ یَدَیْهِ مِنْ رُکْبَتَیْهِ - آپ نے (رکوع میں) اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوط تھاما۔

فَقَامَ وَ اَمْکَنَ الْقِیَامَ - پھر کھڑے ہوئے اور مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوئے۔

مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ - قریش ان کو جگہ دے گا۔

اِذَا سَجَدَ اَمْکَنَ اَنْفَهٗ وَ جَبْهَتَهُ الْاَرْضَ - آپ جب سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی زمین پر خوب جماتے۔

مَکِّنْ رُکُوْعَكَ مِنْ اَعْضَائِكَ - رکوع میں سب اعضاء اچھی طرح جما - (ان کو برابر جھکا)۔

لَوْ رَاَیْتِ مَکَانَھُمَا لَاَبْغَضْتِھُمَا - (آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا) اگر تو اپنے ان بیٹوں کو دیکھے جو کفر کی حالت میں گزر گئے' تو تو ان سے نفرت کرے گی - (الگ ہو جائے گی)-

مَکْوٌ یا مُکَاءٌ - منہ سے سیٹی بجانا (عرب کے مشرک کیا کرتے جب آنحضرتؐ نماز پڑھتے تو منہ سے سیٹیاں بجاتے تاکہ آپ نماز میں بھول جائیں)-

مِیْکَائِیْل - مشہور فرشتے ہیں-

بابُ المیم مع اللام

مَلْأٌ یا مَلْأَۃٌ یا مِلْأَۃٌ - بھر دینا' موافقت کرنا' مدد کرنا' بہت یاد کرنا-

مَلَاَۃٌ - زکام ہو جانا-

تَمْلِئَۃٌ - خوب بھرنا' پلانا' کمان زور سے کھینچنا-

مُمَالَاۃٌ - موافقت' مساعدت-

اِمْلَاءٌ - زکام کر دینا-

تَمَلُّأٌ - بھر جانا-

تَمَالُؤٌ - جمع ہونا' ایک دوسرے کی مدد کرنا-

اِمْتِلَاءٌ - شکم پری-

اِسْتِمْلَاءٌ - مال دار معتبر لوگوں کو قرض دینا-

مُلَاءَۃٌ - چڈھی' چادر' دوہری چادر-

اَلْمَلَأُ - اشراف اور رئیس لوگ کسی قوم کے (اس کی جمع اَمْلَاءٌ ہے)-

اِنَّہٗ سَمِعَ رَجُلًا مُنْصَرَفَھُمْ مِنْ غَزْوَۃِ بَدْرٍ یَقُوْلُ مَا قَتَلْنَا اِلَّا عَجَائِزَ صُلْعًا فَقَالَ اُولٰئِکَ الْمَلَأُ مِنْ قُرَیْشٍ لَوْ حَضَرْتَ فِعَالَھُمْ لَاحْتَقَرْتَ فِعْلَکَ - آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سنا بدر کی جنگ سے لوٹتے وقت' وہ کہہ رہا تھا ہم نے اس جنگ میں چند بوڑھوں کو مارا جو جنگ کے لائق نہ تھے - تو فرمایا یہ تو قریش کے سردار اور شریف لوگ تھے اگر تو ان کے کام دیکھتا تو اپنا کام ان کے مقابل حقیر جانتا-

ھَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی - کیا تم جانتے ہو اوپر والے معزز فرشتے کس پر جھگڑتے ہیں-

فِیْ مَلَأِ فَارِسٍ - فارس کے شریف لوگوں میں-

عَلَیْکَ الْمَلَأَ - اس جماعت کو لے ڈال اس کو ہلاک کر-

اَکَانَ ھٰذَا عَنْ مَّلَأٍ مِّنْکُمْ - (حضرت عمرؓ جب زخمی ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا) کیا یہ کام تمہارے بڑوں کے مشوروں سے کیا گیا-

اِزْدَحَمَ النَّاسُ عَلَی الْمِیْضَاۃِ قَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَأَ فَکُلُّکُمْ سَیَرْوٰی - جب لوگوں نے وضو کے مقام پر ہجوم کیا تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اپنے اخلاق اچھے کرو (ایک دوسرے کو دھکیلو نہیں نہ کسی پر خفا ہو) تم سب سیراب ہو جاؤ گے (صبر کرو - بعض لوگ یوں پڑھتے ہیں اَحْسِنُوا الْمِلْأَ یعنی اچھی طرح بھرو - یہ غلط ہے کیونکہ وہاں کسی نے بھی کوئی برتن نہیں بھرا تھا)-

اَحْسِنُوْا اَمْلَاَکُمْ - اپنے اخلاق درست کرو-

اَحْسِنُوْا مَلَأً - (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا - صحابہؓ نے اس کو للکارا ڈانٹا سخت کہا آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) اپنے اخلاق درست کرو (نرمی سے اس گنوار کو سمجھاؤ)-

اِنَّھُمْ اِزْدَحَمُوْا عَلَیْہِ فَقَالَ اَحْسِنُوْا مَلَاَکُمْ اَیُّھَا الْمَرْزُوْنَ - لوگوں نے امام حسن بصریؒ پر ہجوم کیا انھوں نے کہا' بھلے آدمیو! اپنے اخلاق درست کرو-

لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - تیری اتنی تعریف کرتا ہوں جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں (یہ تمثیل ہے یعنی اگر تعریف کے کلمات اجسام ہوں تو زمین و آسمان کو بھر دیں - یا مراد یہ ہے کہ اس کے اجر اور ثواب سے زمین و آسمان بھر جائیں)-

قَالَ لَنَا کَلِمَۃً تَمْلَأُ الْفَمَ - ایسی سخت بات کہی جو منہ میں نہیں سماتی (منہ بھر دیتی ہے یعنی ہم اس کو منہ سے نہیں نکال سکتے)-

اِمْلَأُوْا اَفْوَاھَکُمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ - اپنے منہ قرآن سے بھر لو (رات دن قرآن پڑھتے رہو کہ دوسری باتوں کی جگہ منہ میں نہ رہے)-

مِلْأُ كِسَاءِ هَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا - کمبل کو بھر دینے والی (ایسی موٹی اور فربہ ہے) اور اپنی سوکن کو جلانے والی (غصہ دلانے والی - کیونکہ خاوند کی چہیتی ہے)-

اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اِنَّهَا اَشَدُّ مِلْأَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتُدِئَ فِيْهَا - ہم کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جب اس برتن سے پانی لینا شروع ہوا تھا اس سے بھی اب زیادہ بھرا ہے-

عَلٰى مِلْأِ بَطْنِيْ - پیٹ بھر کر کھانا ملا تو بس تھا (بس باقی وقت آنحضرتؐ کی صحبت میں صرف کرتا دوسرے لوگوں کی طرح مال و دولت جمع کرنے کا خیال نہ کرتا)-

لَايَحُوْلُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْأُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ - ایسا نہ ہو کہ ایک مٹھی بھر خون اس کے اور بہشت کے درمیان آڑ کر لے-

بِطَسْتٍ مُّلِئَ اِيْمَانًا - ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا-

رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰى - میں نے دیکھا ان کا کونڈہ (خون سے) بھرا ہوا ہے-

يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى - (یہی صحیح ہے اور مَلْاٰن صحیح نہیں ہے یعنی) اللہ جل جلالہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ يَاتَمْلَأُ الْمِيْزَانَ - سبحان اللہ اور الحمد للہ اعمال کے ترازو کو بھر دیں گے-

اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ - سبحان اللہ آدھا ترازو بھر دے گا اور الحمد للہ اس کو پورا بھر دے گا (یعنی دونوں میں ہر ایک سے آدھے آدھے ترازو بھریں گے یا الحمد للہ اکیلا ترازو بھر دے گا)-

لَايَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ - آدمی کا پیٹ مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ ہے اس کی حرص نہیں جاتی)-

مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا - اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے (دنیا میں آگ سے بھرنا یہ ہے کہ تباہ اور برباد ہوں، ان کا مال و اسباب لوٹ لیا جائے اولاد لونڈی غلام بنائی جائے)-

فَامْلَأْ كَفَّهٗ تُرَابًا - جو کوئی کتا ان کے ہاتھ بیچتا تو قیمت کے بدلے ان کی مٹھی خاک سے بھر دیتے (حقیقۃً خاک اس کی مٹھی میں ڈالتے - یا یہ مراد ہے کہ اس کی قیمت نہ دیتے)-

فَرَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَاَنَّهُ الْمُلَاءُ حِيْنَ تُطْوٰى - میں نے دیکھا ابر اس طرح پھٹ رہا تھا گویا ایک چادر ہے جو لپیٹی جا رہی ہے-

جَلَّلَهُمْ بِمُلَاءَتِهٖ - ان کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا-

وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ - وہ چھوٹی پرانی چادریں پہنے تھے-

اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ - جب کسی کو تم میں سے مالدار معتبر شخص پر حوالہ دیا جائے تو (حوالہ قبول کر لے) اور اس کے پیچھے لگے (یعنی محتال علیہ کے اس سے اپنا قرض وصول کر لے)-

لَامَلِيَّ وَاللّٰهِ بِاِصْدَارِ مَا وَرَدَ عَلَيْهِ - کوئی مالدار ایسا نہیں ہے جو تمام حقوق ادا کرے-

فَلَبِثْتُ مَلِيًّا - میں بڑی دیر ٹھہرا رہا-

لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَاَقَدْتُّهُمْ (حضرت عمرؓ نے ایک مقدمہ میں جس میں کئی آدمیوں نے مل کر ایک شخص کو قتل کیا تھا، فرمایا) اگر صنعاء کے (جو مشہور شہر ہے یمن میں) سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب سے قصاص لیتا (سب کو قتل کر ڈالتا)-

وَاللّٰهِ مَاقَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا مَالَاْتُ فِيْ قَتْلِهٖ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) خدا کی قسم نہ میں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا نہ ان کے قتل میں کوئی مدد دی (بلکہ برخلاف اس کے آپ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو ان کی حفاظت کے لئے روانہ کیا)-

مَاتَمَالٰى عَلَيْهِ الْقَوْمُ - دوسرے لوگوں نے انکی موافقت نہیں کی-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ فَمَلَّتْنَا - اللہ تعالیٰ نے ابر کو جمع کیا آخر اس نے ہم کو ترک کر دیا (یعنی کثرت بارش سے)-

مَلْجٌ - منہ سے دودھ چوسنا-

اُمْلُوْجٌ - (مقل کی گٹھلی) چبانا، دودھ بند ہو جانا اور ذرا سا نمکین رہ جانا-

اِمْلَاجٌ - دودھ پلانا -

اِمْتِلَاجٌ - چوسنا -

اِمْلِیْجَاجٌ - نکلنا' نمودار ہونا -

اَمْلَجٌ - آملہ -

لَا تُحَرِّمُ الْمَلْجَۃُ وَالْمَلْجَتَانِ یا اَلْاِمْلَاجَۃُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ - ایک بار دودھ چوسنے سے یا دو بار چوسنے سے یا رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی (جب تک پانچ بار نہ چوسے)۔

فَجَعَلَ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ یَمْلَجُ الدَّمَ بِفِیْہِ مِنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - (جب آنحضرت ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو مالک بن سنان نے آپ کے منہ کا خون چوسنا شروع کیا (پھر اس کو نگل گئے)۔

اُذْکِرُكَ مَلْجَ فُلَانَۃَ - (عمرو بن سعید نے عبدالملک بن مروان سے کہا جب عبدالملک ان کو قتل کرنے لگا) میں تجھ کو فلاں عورت کا دودھ چوسنا یاد دلاتا ہوں' (دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا یعنی رضاعی بھائی تھے)۔

سَقَطَ الْاُمْلُوْجُ - مقل کی گٹھلی گر گئی (بعض نے کہا املوج ایک درخت کا پتہ ہے جو سرو اور جھاؤ کی طرح ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کا موٹاپا بالکل جاتا رہا جو الموج کھانے سے پیدا ہوا تھا)۔

تَاْخُذُ الْاَھْلِیْلَجَ وَالْبَلِیْلَجَ وَالْاَمْلَجَ فَتَعْجِنُہٗ بِالْعَسَلِ - ہلیلہ' بلیلہ اور آملہ تینوں کو کوٹ کر شہد میں گوندھ لے (یہ علاج حدیث شریف میں رطوبت اور بلغم کے دفع کے لئے وارد ہے - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا اسی کو اطریفل کہتے ہیں)۔

مَلْحٌ - غیبت کرنا' جلدی پنکھ ہلا کر اڑنا' دودھ پلانا' نمک کھلانا' نمک ڈالنا -

مُلُوْحَۃٌ - نمکینی -

مَلَحٌ - نیلگوں ہونا -

مَلَاحَۃٌ - خوش منظر ہونا' تھوڑا موٹا ہونا' نمک بہت ڈال دینا' کوئی عمدہ کلام کرنا -

مُمَالَحَۃٌ اور مِلَاحٌ - روٹی اور نمک کھلانا' دودھ پلانا -

اِمْلَاحٌ - کھاری پانی پر آنا -

اِمْتِلَاحٌ - جھوٹ سچ ملا دینا -

اِمْلِحَاحٌ - نمکین ہونا -

لَا تُحَرِّمُ الْمَلْحَۃُ وَالْمَلْحَتَانِ - ایک بار یا دو بار دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی -

قَالَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَعْدٍ فِیْ وَفْدِ ھَوَازِنَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّا لَوْ کُنَّا مَلَحْنَا لِلْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ شِمْرٍ اَوْ لِلنُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ ثُمَّ نَزَلَ مَنْزِلَكَ ھٰذَا مِنَّا لَحَفِظَ ذٰلِكَ فِیْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْمَکْفُوْلِیْنَ فَاحْفَظْ ذٰلِكَ - بنی سعد کے ایک شخص نے جو ہوازن کے لوگوں کی طرف سے آیا تھا - آنحضرتؐ سے کہا - اے محمدؐ! اگر ہم حارث بن ابی شمر کو (جو غسان کا بادشاہ تھا) یا نعمان بن منذر کو (جو یمن کا بادشاہ تھا) دودھ پلاتے' پھر وہ اس مقام پر اترتا جہاں آپ اترے ہیں تو وہ دودھ کے ناطہ کا ضرور خیال رکھتا اور آپ سب ذمہ دار لوگوں میں بہتر ہیں آپ بھی دودھ کا خیال رکھئے - (مطلب یہ ہے کہ آپ ہماری رعایت کیجئے اور ہماری جان و مال محفوظ رکھئے کیونکہ ہم لوگوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے - آنحضرتؐ کی انا حلیمہ سعدیہؓ تھیں جو بنی سعد قبیلہ سے تھیں)۔

اِنَّہٗ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ - آنحضرتؐ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی -

اَمْلَحُ - وہ جانور جس میں سفیدی سیاہی سے زیادہ ہو (بعض نے کہا جو خالص سفید ہو)۔

یُؤْتٰی بِالْمَوْتِ فِیْ صُوْرَۃِ کَبْشٍ اَمْلَحَ - قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے -

لٰکِنْ حَمْزَۃُ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ اِلَّا نَمِرَۃٌ مَّلْحَاءُ - لیکن حضرت امیر حمزہؓ کے پاس جب وہ شہید ہوئے کچھ نہیں تھا صرف ایک چادر تھی جس میں سفید اور کالی دھاریاں تھیں -

خَرَجْتُ فِیْ بُرْدَیْنِ وَ اَنَا مُسْبِلُھُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّمَا ھِیَ مَلْحَاءُ قَالَ وَ اِنْ کَانَتْ مَلْحَاءَ اَمَالَكَ فِیَّ اُسْوَۃٌ - (عبید

بن خالد نے کہا) میں دو چادریں پہن کر نکلا وہ خوب نیچے لٹک رہی تھیں - پھر میں نے جونگاہ کی تو دیکھا' آنحضرت ﷺ آ پہنچے - میں نے کہا یہ چادر بہت اچھی ہے - آپ نے فرمایا' گو اچھی ہو مگر کیا تجھ کو میری پیروی کا خیال نہیں ہے؟ -

اَلصَّادِقُ يُعْطٰى ثَلٰثَ خِصَالٍ الْمَلْحَةَ وَالْمَحَبَّةَ وَالْمَهَابَةَ - سچے آدمی کو تین باتیں عطا کی جاتی ہیں' ایک تو برکت دوسرے محبت (لوگ اس سے محبت کرتے ہیں) تیسرے ہیبت اور رعب (سچے آدمی کی ہیبت دل میں اس لئے ہوتی ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے پورا کرتا ہے اور جھوٹے آدمی سے کوئی نہیں ڈرتا) -

قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اَزُمُّ جَمَلِيْ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَتْ لَا فَلَمَّا خَرَجَتْ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا تَعْنِيْ زَوْجَهَا قَالَتْ رُدُّوْهَا عَلَيَّ مُلْحَةٌ فِي النَّارِ اِغْسِلُوْا عَنِّيْ اَثَرَهَا بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ - ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا - کیا میں اپنے اونٹ کو باندھ دوں تو مجھ پر کچھ گناہ ہوگا؟ انھوں نے کہا نہیں - جب وہ چلی گئی تو لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا اس نے اونٹ سے اپنے خاوند کو مراد لیا تھا (باندھ دینے سے یہ غرض تھی کہ وہ کسی دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے) حضرت عائشہؓ نے کہا اس کو پھر بلاؤ یہ کلمہ تو دوزخی ہے' اس کا نشان پانی اور بیری سے دھو کر مجھ پر سے نکالو -

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَطْعَمَةَ بْنِ اٰدَمَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا وَّ اِنْ مَّلَّحَهٗ - اللہ تعالیٰ نے آدمی کے کھانے کی ایک مثال بیان کی ہے گو آدمی اس کو نمکین کرے (یعنی درست اور بامزہ کرے) -

وَ اَنَا اَشْرَبُ مَاءَ الْمِلْحِ - میں کھاری پانی پیتا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں مَاءٌ مِلْحٌ جب وہ بہت کھاری ہو اور مَاءٌ مَّالِحٌ فصیح نہیں ہے گو جائز ہے) -

عَنَاقٌ قَدْ اُجِيْدَ تَمْلِيْحُهَا وَ اُحْكِمَ نَضْبُحُهَا - ایک بکری کا بچہ جس کے بال وغیرہ سب اتار لئے گئے ہوں' اور اچھی طرح پکایا جائے (یعنی شاۃ مصموطہ عرب لوگ سموچی (سالم) بکری کو لے کر اس کے بال گرم پانی سے نکال دیتے ہیں پھر کھال سمیت اس کا پیٹ چاک کر کے اس میں مصالح وغیرہ بھرتے ہیں اور اس کو زمین کے اندر رکھ کر اوپر سے کوئلے سلگا کر آنچ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ خوب پک جاتی ہے یہ کھانا تمام عربی کھانوں میں افضل اور اعلیٰ ہے) -

ذُكِرَتْ لَهُ النُّوْرَةُ فَقَالَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ جِلْدِيْ كَجِلْدِ الشَّاةِ الْمَمْلُوْحَةِ - امام حسن بصری سے نورہ کا ذکر آیا انھوں نے کہا تم چاہتے ہو کہ میری کھال مصموطہ بکری کی کھال کی طرح ہو جائے (یعنی بال اتر کر) -

وَ كَانَتِ امْرَاَةً مُّلَاحَةً - وہ بہت نمکین عورت تھی -

يَاْكُلُوْنَ مُلَاحَهَا وَ يَرْعَوْنَ سَرَاحَهَا - وہاں کی ملاح (جو ایک گھاس ہے) کھاتے تھے اور وہاں کے درخت چرتے تھے -

لَمَّا قَتَلَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ جَعَلَ رَاْسَهٗ فِيْ مِلَاحٍ وَّ عَلَّقَهٗ - جب مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے عمر بن سعد کو قتل کیا تو اس کا سر ایک توبرے میں رکھا اور لٹکا دیا - (بعض نے کہا مَلَّاح کشتی چلانے والا -

مَلْخٌ - جلدی چلنا' دور نکل جانا' متردد ہونا' کھینچ لینا' جماع کرنا' مڑ جانا' ٹوٹ جانا' کھیلنا' اپنا پیشاب پی جانا -

مَلَاخَةٌ - بدمزہ ہونا -

مُمَالَخَةٌ - کھیلنا -

تَمَلُّخٌ - بگڑ جانا -

اِمْتِلَاخٌ - سونت لینا' نکال لینا -

نَاوَلَنِي الذِّرَاعَ فَامْتَلَخْتُ الذِّرَاعَ - انھوں نے مجھ کو دست دیا میں نے دست نکال لیا -

يَمْلَخُ فِي الْبَاطِلِ مَلْخًا - باطل میں آسانی کے ساتھ جا رہا ہے یا باطل میں دور تک پہنچ گیا ہے -

مَلْذٌ - جھوٹ بولنا' برچھے سے مارنا' مسح کرنا' جلدی دوڑنا -

مَلَذٌ - مل جانا -

اِمْتِلَاذٌ - لے لینا -

يَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَّ مَلَاذَةً وَ يُعَابُ قَائِلُهُمْ وَ اِنْ لَّمْ يَشْغَبْ - خیانت کے ساتھ سٹک سٹک کر باتیں کرتے ہیں - اور ان کا بات کرنے والا عیب کیا جاتا ہے گو وہ کچھ جھگڑا نہ کرے -

مَلُوْذٌ اور مَلَاذٌ - جو دوستی میں سچا نہ ہو (اصل میں ملذ کے

معنی جلد آنا اور چل دینا ہے)۔
مَلْسٌ - سخت ہانکنا' مل جانا' جھپے نکال لینا' خوشامد کرنا۔
مَلَاسَۃٌ اور مَلُوْسَۃٌ - نرمی اور چکنائی -
تَمْلِیْسٌ - چکنا کرنا۔
اِمْلَاسٌ - مل جانا' بال گر جانا۔
تَمَلُّسٌ - چھوٹ جانا۔
اِنَّہٗ بَعَثَ رَجُلًا اِلَی الْجِنِّ فَقَالَ لَہٗ سِرْ ثَلٰثًا مَلْسًا - آنحضرتؐ نے ایک شخص کو جنوں کے پاس بھیجا تو فرمایا تین راتوں تک تیز چلا جا۔
لَاتَتَّخِذُوا الْمَلَسَ فَاِنَّہٗ حِذَاءُ فِرْعَوْنَ - برابر مستطیل جوتا مت پہنو کیونکہ فرعون ایسا جوتا پہنتا تھا (یعنی وہ جوتا جو مخصر نہ ہو مخصر کی تفسیر اوپر گزر چکی)۔
مَلْصٌ - پھینک دینا ہاتھ سے گر پڑنا۔
اِمْلَاصٌ - مردہ بچہ جننا۔
تَمَلُّصٌ - چھوٹ جانا' بھاگ نکلنا۔
اِنْمِلَاصٌ اور اِمِّلَاصٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
اِنَّہٗ سُئِلَ عَنْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَۃِ الْجَنِیْنَ - حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی عورت اپنے پیٹ کا بچہ وقت سے پہلے نکال دے۔
فَاَمْلَصَتْ بِہٖ اُمُّہٗ - پھر اس کی ماں نے اپنے ہاتھ سے اس کو پھسلا دیا۔
فَلَمَّا اَتَمَّتْ اَمْلَصَتْ وَمَاتَ قَیِّمُھَا - جب حمل کی میعاد پوری ہوئی تو اس نے بچہ نکالا اور اس کی خبر لینے والا مر گیا (یہ حضرت علیؓ نے عراق والوں کی مذمت میں فرمایا یعنی جب فتح ہونے کو تھی تو تم اپنے سردار سے پھر گئے)۔
مَلْطٌ - گارے سے لیپنا' بال مونڈنا' کچا بچہ جننا۔
مَلَطٌ اور مُلْطَۃٌ - بن بال ہونا۔
مُلُوْطٌ - خبیث' ناپاک' چور ہونا۔
تَمْلِیْطٌ - گلاوہ کرنا۔
مُمَالَطَۃٌ - ایک مصرعہ کہنا اور پھر دوسرے شخص کا دوسرا مصرعہ کہنا۔

اِمْلَاطٌ - بن بال کا بچہ جننا۔
تَمَلُّطٌ - چکنا ہونا' بے پر ہونا۔
اِمْتِلَاطٌ - اچک لے جانا۔
مَالِطَہ - ایک جزیرہ ہے بحر روم میں۔ اس کو سب سے پہلے طارق بن زیاد نے فتح کیا تھا۔ اب وہ انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ اس کو مالٹا کہتے ہیں۔
فِی الْمِلْطٰی نِصْفُ دِیَۃِ الْمُوْضِحَۃِ - ملطیٰ میں آدھی دیت دینا ہوگی۔
(مِلْطٰی - دماغ کا وہ زخم جو گوشت کاٹ کر جھلی تک پہنچ جائے جو ہڈی پر ہوتی ہے اس کو سمحاق بھی کہتے ہیں اور موضحہ وہ زخم جو ہڈی کھول دے۔)
یُقْضٰی فِی الْمِلْطَاۃِ بِدَمِھَا - ملطیٰ کا فیصلہ اسی وقت کر لیا جائے گا جب تازہ خون اس میں سے نکل رہا ہو (یعنی اسی وقت زخم کا عمق اور طول وعرض ماپ لیں گے تاکہ اتنا ہی قصاص لیا جا سکے اگر بعد کو وہ زخم بڑھ جائے تو اس کا اعتبار نہ ہوگا)۔
مِلْطَاۃٌ - وہی ملطیٰ جس کو سمحاق بھی کہتے ہیں۔
مِلْطَاطٌ - پہاڑ کا بلند کنارہ' مکان کا صحن۔
ھٰذَا الْمِلْطَاطُ طَرِیْقُ بَقِیَّۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ - یہ بندرگاہ باقی مومنوں کا راستہ ہے۔
وَ اَمَرْتُھُمْ بِلُزُوْمِ ھٰذَا الْمِلْطَاطِ حَتّٰی یَاْتِیَھُمْ اَمْرِیْ - میں نے ان کو حکم دیا تھا کہ فرات ندی کا کنارہ اپنے قبضہ میں رکھیں یہاں تک کہ میرا حکم پہنچے۔
وَ مِلَاطُھَا مِسْکٌ اَذْفَرُ - اس کا گارہ مہکتی مشک ہے۔
اِنَّ الْاِبِلَ یُمَالِطُھَا الْاَجْرَبُ - اونٹوں میں خارشتی اونٹ مل جاتا ہے۔
اِنَّ الْاَحْنَفَ کَانَ اَمْلَطَ - احنف کے بدن پر کہیں بال نہ تھے۔
مَلْعٌ - گردن کی طرف سے کھال کھینچنا' جلدی چلنا' دوڑنا۔
اِمْلَاعٌ اور اِمْتِلَاعٌ اور اِمِّلَاعٌ بمعنی مَلْعٌ ہے۔
کُنْتُ اَسِیْرُ الْمَلْعَ وَالْخَبَبَ وَالْوَضْعَ - میں کبھی ملع چلاتا تھا کبھی خبب کبھی وضع (یہ تینوں دوڑ کی قسمیں ہیں۔ مَلْعٌ

کہتے ہیں ہلکی چال اور تیز خَبَبَ سے کم اور وَضَعَ خبب سے زیادہ)۔

مَلْقٌ - میٹ دینا' نرم کرنا' جماع کرنا' دھونا' دودھ پلانا' تیز چلنا' مارنا۔

مَلَقٌ - نکل جانا' دوستی کرنا' مہربانی کرنا' زبان سے دوستی جتانا دل میں نہ رکھنا۔

تَمْلِيْقٌ - چکنا کرنا' مارنا۔

اِمْلَاقٌ - محتاج ہونا۔

تَمَلُّقٌ - خوشامد اور عاجزی۔

اِنْمِلَاقٌ - چکنا ہونا' نکل بھاگنا۔

اِمْتِلَاقٌ - نکالنا۔

اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ اَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ - (آنحضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا) معاویہ تو بالکل مفلس ہے۔

وَ يَرِيْشُ مُمْلِقَهَا - وہاں کے محتاج کو تونگر کرتے ہیں۔

اَمْلِقِيْ مِنْ مَّالِكِ مَاشِئْتِ - (ایک عورت نے عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا' جو میرا ذاتی مال ہے یعنی خاوند کا دیا ہوا نہیں ہے اس میں سے جو میں چاہوں وہ خرچ کر سکتی ہوں؟ انھوں نے کہا ہاں) اپنے مال میں سے تو جو چاہے وہ خرچ کر۔

قَالَ لَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ مَا يُوْجِبُ الْجَنَابَةَ قَالَ الرَّفُّ وَالْاِسْتِمْلَاقُ - ابن سیرین نے عبیدہ سے پوچھا - آدمی کس وجہ سے جنبی ہوتا ہے (یعنی اس پر نہانا لازم ہو جاتا ہے) انھوں نے کہا چوسنے اور جذب کرنے سے (مطلب یہ ہے کہ جماع سے جنابت ہوتی ہے گویا عورت مرد کا پانی چوس لیتی ہے اس کو جذب کر لیتی ہے)۔

لَيْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ الْمَلَقُ - مومن کے اخلاق میں سے یہ نہیں ہے کہ خوشامد اور عاجزی کرے (یعنی جھوٹی تعریف اور حد سے زیادہ لجاجت' تضرع' دوستی اور محبت جتانا اپنی غرض پوری کرنے کے لئے)۔

فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ - پھر کھڑے ہو کر مجھ سے خوشامد اور عاجزی کرنے لگا۔

ذُوْخِبٍّ وَّ مَلَقٍ - مکار خوشامدی۔

اَدْعُوْكَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ تَمَلُّقًا - میں تجھ کو تیرے عذاب سے ڈر اور تیرے ثواب کی طمع اور تملق کے ساتھ پکارتا ہوں (یہاں تملق کے معنی اس عاجزی اور خضوع کے ہیں جو دل اور زبان دونوں سے ہو)۔

رَجُلٌ مَّلِقٌ - وہ آدمی جس کی زبان اور دل یکساں نہ ہو (خوشامدی مکار)۔

مَلْكٌ یا مُلْكٌ یا مِلْكٌ یا مَلَكَةٌ یا مَمْلَكَةٌ - مالک ہو جانا' قدرت رکھنا' غالب آنا' اچھا کرنا' بچہ کا طاقت ور ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلنا' سیراب کرنا' نکاح سے روکنا۔

مَلْكٌ' مُلْكٌ' مِلْكٌ - نکاح کرنا۔

تَمْلِيْكٌ - مالک بنانا' بادشاہ بنانا' نکاح کر دینا۔

تَمَالُكٌ - روکنے کی قدرت رکھنا۔

اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ - اپنی زبان کو قابو میں رکھ (وہی بات زبان سے نکال جس میں دین یا دنیا کا فائدہ ہو' اور جس بات سے نقصان کا اندیشہ ہو اس کو زبان سے نہ نکالنا تمام اخلاق میں یہ امر سب سے اہم ہے)۔

مِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ - دین کا بڑا جزء پرہیز گاری ہے (یعنی حرام کاموں سے اور حرام مال سے بچنا - یعنی تقویٰ جس پر دین کا دارومدار ہے)۔

اَلَا اُدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ - کیا میں تجھ کو اس کام کا بڑا اہم جزء نہ بتلاؤں (یعنی جس پر دین داری موقوف اور منحصر ہے)۔

كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ - آنحضرت ﷺ کا آخری کلام (جس کے بعد وفات ہوگئی) یہ تھا کہ نماز کا خیال رکھو اور لونڈی غلاموں کا (یعنی ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو ان کی طاقت سے باہر ہو' ان کے کھانے' پینے' پہننے اور راحت آرام کی اچھی طرح خبر رکھو بعض نے کہا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے ہر مال مراد ہے جس کا آدمی مالک ہو' مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینا لازم سمجھو - گویا آپ نے یہ پیشین گوئی فرمائی کہ آپ کے بعد جو پہلا فساد ہوگا وہ زکوٰۃ نہ دینا - اسی لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مانعین زکوٰۃ پر جہاد کیا اور فرمایا جو شخص نماز اور

زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا - نماز صحت جسمانی کا شکر ہے اور زکوٰۃ وسعت مالی کا شکر)-

اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا - جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا-

لَوْ قُلْتَهَا وَ اَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ - کاش تو یہ کلمہ اس وقت کہتا جب تو اپنے نفس کا مختار تھا (جنگ میں گرفتار نہیں ہوا تھا اگر اس وقت کہتا تو نہ قتل ہوتا نہ قید کیا جاتا - اب تو قید ہونا لازمی ہے)-

حَضَرَ مِلَاكًا - ایک نکاح کی محفل میں شریک ہوئے-

لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا - میں اللہ کے سامنے تیرے لیے اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا (شفاعت بھی ہوگی تو وہ بھی بحکم واذن خداوندی ہوگی)-

حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ - آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا تم نے جو (بنی قریظہ یہودیوں کے باب میں) فیصلہ کیا وہ اس حکم کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے دیا تھا (یعنی ان کے جوانوں کو قتل کرو، عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بناؤ)-

اَلَا اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى - سن لو ہر بادشاہ کی ایک محفوظ چراگاہ ہوتی ہے-

اَلْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ - جو خدا کا بندہ کسی کا غلام ہو اور اللہ کا حق ادا کرے (اپنے مالک مجازی کی خدمت کے ساتھ مالک حقیقی کی بھی عبادت بجالائے)-

فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا - اس کی داہنی طرف ایک فرشتہ رہتا ہے (یعنی نمازی کی داہنی طرف تو ادھر نہ تھوکے)-

هَلْ مِنْ اٰبَاءِهٖ مِنْ مَّلِكٍ - کیا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے-

قَالَ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ - فرشتے نے (حضرت سلیمانؑ سے کہا) انشاءاللہ کہو-

اَوَ اَمْلِكُ اَنْ نَّزَعَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ - میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے (میں پھر تیرے دل میں رحم نہیں ڈال سکتا)-

دَخَلَ فِيْ حَلْقِهٖ مَاءٌ لَابَاْسَ لَمْ يَمْلِكْ - اگر روزہ میں بے اختیار پانی حلق میں چلا گیا (مثلاً کلی کرتے میں) تو کچھ حرج نہیں یعنی روزہ نہیں ٹوٹے گا (اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے)-

فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ - میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا جماع کر لیا-

سَلْ هٰذَا فِيْمَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ - (قیامت کے دن مقتول پروردگار سے عرض کرے گا! پروردگار) اس سے پوچھ اس نے مجھ کو کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا' میں نے فلاں بادشاہ کے حکم سے اس کو مارا-

فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ - جب شیطان نے حضرت آدمؑ کے پتلے کو دیکھا کہ اندر سے اس کا پیٹ خالی ہے تو سمجھ گیا کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے نفس پر پوری قادر نہ ہوگی-

خَلَقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ - اللہ نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتی (یعنی غصہ کے وقت آدمی بے اختیار ہو جاتا ہے - اسی طرح جب شہوت کا زور ہوتا ہے یا پیشاب پاخانہ یا بھوک پیاس کا)-

اَخْنَى الْاَسْمَاءِ مَنْ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ - سب سے بدتر نام یہ نام ہے ''ملک الاملاک'' یعنی شہنشاہ (کیونکہ یہ نام اللہ ہی کو سزاوار ہے اور وہی سب شاہوں کا شاہ ہے)-

مُلْكُهٗ بِالشَّامِ - اس پیغمبر کی بادشاہت (پہلے) شام میں ہوگی (شام کا ملک اس کی امت والے فتح کر لیں گے)-

حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ - اچھا مزاج رکھنا ترقی کا سبب ہوتا ہے (یعنی جو شخص اپنے خدمت گاروں' نوکروں' لونڈی غلاموں سے خوش مزاج رہتا ہے اس کو دنیاوی ترقی ہوتی ہے اس کی دولت اور عزت بڑھتی ہے)-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ - جو شخص بدمزاج ہو اپنے نوکروں' لونڈی غلاموں پر بیجا سختی کرتا ہو وہ بہشت میں نہ جائے گا-

خَاصَمَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى عُمَرَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَقَالُوْا

اِنَّا كُنَّا عَبِيْدَ مَمْلَكَةٍ وَلَمْ نَكُنْ عَبِيْدَ قِنٍّ - نجران کے نصاریٰ نے حضرت عمرؓ کے پاس فریاد کی اور کہا بیشک ہم سلطنت کے غلام تھے مگر عام لوگوں کے غلام نہیں تھے - (قِنٌّ اس غلام کو کہتے ہیں جو خود بھی دوسروں کی ملک ہو اور اس کے ماں باپ بھی غلام ہوں یعنی غلام ابن غلام، نسلی غلام) -

اَلْبَصْرَةُ اِحْدَى الْمُؤْتَفِكَاتِ فَانْزِلْ فِي ضَوَاحِيْهَا وَاِيَّاكَ وَالْمَمْلَكَةَ - بصرہ کا شہر بھی ان شہروں میں سے ہے جو الٹ دیئے گئے تو ایسا کر کہ بصرے کے اطراف میں اتر بیچا بیچ شہر میں مت اتر -

مَنْ شَهِدَ مِلَاكَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ - جو شخص کسی مسلمان کے نکاح میں شریک ہو -

اَمْلِكِ الْعَجِيْنَ فَاِنَّهُ اَحَدُ الرَّيْعَيْنِ - آٹے کو اچھی طرح گوندھ کیونکہ اس سے روٹی کا وزن بڑھ جاتا ہے -

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ - فرشتے اس کمرے میں نہیں جاتے (اس گھر میں) جس میں کتا ہو یا مورت ہو (مراد وہ فرشتے ہیں جو مومنوں کی محبت سے دورہ کرتے کرتے ان کے پاس آتے ہیں، نہ وہ فرشتے جو مامور بکار ہوں وہ تو ہر طرح آئیں گے اور اپنا کام کریں گے) -

مَلَكُوْت بمعنی مُلْكٌ (جیسے جَبَرُوْتٌ بمعنی جَبْرٌ اور رَهَبُوْتٌ بمعنی رَهْبٌ) -

عَلَيْهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ - اس پر خوبصورتی کا نشان نمایاں تھا -

هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ - یہ اس امت کا بادشاہ ہے جو اب ظاہر ہوا (ایک روایت میں مُلْكٌ ہے) -

فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا لَا اَمْلِكُ - جس امر میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مجھ کو ملامت مت کر (یعنی دل کی محبت میرے اختیار میں نہیں ہے) -

جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُلْكَ سُلَيْمَانَ فِيْ خَاتَمِهٖ - اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی سلطنت ان کی انگوٹھی میں رکھی تھی (جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو جن وانس، پرندے اور وحشی جانور سب آپ کی اطاعت کرتے (آخر حدیث تک) -

هُوَ اِقْرَارٌ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ وَالْمُجَازَاةِ وَ اِيْجَابُ مُلْكِ الْاٰخِرَةِ لَهٗ كَاِيْجَابِ مُلْكِ الدُّنْيَا - (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی تفسیر حدیث میں یوں ہے کہ) بندہ حشر، حساب، جزاو سزا کا اقرار کرے اور اللہ تعالیٰ کے لئے آخرت کی بادشاہت اسی طرح ثابت کرے جیسے دنیا کی بادشاہت اس کے لیے ثابت کرتا ہے -

مَا مِنْ شَيْءٍ اَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ اِنَّهٗ يَهْبِطُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ فَيَاْتُوْنَ الْبَيْتَ وَ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ ثُمَّ يَاْتُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يَاْتُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَاْتُوْنَ الْحُسَيْنَ فَيُقِيْمُوْنَ عِنْدَهٗ وَ اِذَا كَانَ السَّحَرُ وُضِعَ لَهُمْ مِعْرَاجٌ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ اَبَدًا - (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا) کسی مخلوق کی تعداد فرشتوں سے زیادہ نہیں ہے (وہ بے شمار ہیں ان کا شمار اللہ ہی جانتا ہے) ہر روز ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور خانۂ کعبہ پر آ کر اس کا طواف کرتے ہیں - پھر آنحضرتؐ کے مزار شریف پر (مدینہ میں) آتے ہیں - پھر جناب امیر (علیؑ) کے مزار پر (کوفہ یا نجف میں) آتے ہیں ان کو سلام کرتے ہیں پھر امام حسینؑ کے مزار پر آتے ہیں، (کربلا معلیٰ میں) اور شب وہیں بسر کرتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو ان کے لیے آسمان تک ایک سیڑھی لگا دی جاتی ہے (وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں) پھر کبھی زمین پر نہیں آتے (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے) -

اِذَا اَمَرَ اللّٰهُ مِيْكَائِيْلَ بِالْهُبُوْطِ اِلَى الدُّنْيَا صَارَتْ رِجْلُهُ الْيُمْنٰى فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً اَنْصَافُهُمْ مِّنْ ثَلْجٍ وَ اَنْصَافُهُمْ مِّنْ نَّارٍ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً بُعْدُ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَيْنَيْهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ خَفَقَانِ الطَّيْرِ وَالْمَلَائِكَةُ لَا يَاْكُلُوْنَ وَلَا يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَنْكِحُوْنَ وَ اِنَّمَا يَعِيْشُوْنَ بِنَسِيْمِ الْعَرْشِ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً رُكَّعًا سُجَّدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا فِيْ مِلْكِهِمْ شَيْءٌ - (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) جب اللہ تعالیٰ میکائیلؑ کو دنیا میں اترنے کا حکم دیتا ہے تو ان کا دایاں پاؤں ساتویں آسمان

پر رہتا ہے (اور بایاں پاؤں زمین پر تو زمین سے لے کر ساتویں آسمان تک ان کا ایک قدم ہے) اور اللہ کے بعض فرشتے ایسے ہیں کہ آدھا جسم ان کا برف ہے اور آدھا آگ (دو ضدیں ان میں جمع ہیں) اور بعض فرشتے ایسے ہیں کہ ان کی کان کی لو سے آنکھوں تک اتنی مسافت ہے جو پرندہ پانچسو برس میں طے کرے (حالانکہ بعض پرندے جیسے ابابیل ایک گھنٹہ میں دو سو میل کی مسافت طے کرتی ہے) اور فرشتے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں ان کی زندگی عرش کی ہوا سے ہے اور بعض فرشتے ایسے ہیں جو قیامت تک رکوع اور سجدے میں پڑے رہیں گے اور فرشتوں کی ملک میں کوئی چیز نہیں ہے (یعنی دنیا کا مال واسباب' ایک روایت میں مَا فِیْ مَلَکَتِهِمْ شَیْءٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمَلَکَتِهٖ - پوری تعریف اس خداوند کو ہے جس کی ملکیت میں ہر چیز اس کے سامنے عاجزی کر رہی ہے۔

مَلَکَتْنِیْ عَیْنِیْ وَ اَنَا جَالِسٌ - بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی (میں سو گیا)۔

مَلَّکْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ - میں نے اس کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تجھ کو یاد ہے (بس یہ قرآن اس کو سکھا دے یہی اس کا مہر ہے)۔

اَلْقَلْبُ مِلَاکُ الْجَسَدِ - دل سارے جسم کا سردار ہے (وہی سب اعضاء میں خون پہنچاتا ہے- زندگی قائم رکھتا ہے اس کی حرکت موقوف ہوتے ہی آدمی مر جاتا ہے)۔

مَلٌّ - درست کرنا' داخل کرنا' جلدی کرنا' سینہ لمبا ہونا' تھک جانا' رنجیدہ ہونا' الٹنا' تنگ ہونا-

تَمْلِیْلٌ - الٹنا-

اِمْلَالٌ - فیصلہ کرنا' رنج میں ڈالنا' لمبا ہونا' لکھنے کی اجازت دینا-

تَمَلُّلٌ - بیماری یا غم سے الٹ پلٹ کرنا-

اِنْمِلَالٌ - کھسک جانا-

اِمْتِلَالٌ - داخل ہونا' جلدی کرنا-

اِسْتِمْلَالٌ - تنگ ہونا' ملول ہونا-

اِکْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا - اتنا ہی نیک عمل کرو جتنے کی تم کو طاقت ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا' اور تم تھک جاؤ گے (اگر اپنی طاقت سے زیادہ عمل کرو گے)۔

اِلَّا کَرَاهَةَ اَنْ اُمِلَّکُمْ - میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تم زچ ہو جاؤ-

وَاللّٰهِ لَتُمِلَّنَّهٗ - (کعب بن اشرف کی بیوی نے محمد بن مسلمہ کی آواز سن کر اپنے خاوند سے کہا) قسم خدا کی تم کو اس سے دکھ یا رنج پہنچے گا (مجھ کو تو یہ آواز خون کی آواز معلوم ہوتی ہے شاید یہ عورت کاہنہ ہوگی وہ پہچان گئی کہ محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی قتل کے ارادے سے آئے ہیں)۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثَةٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّةً - میری امت تہتر (۷۳) طریق پر ہو جائے گی (اس حدیث کی تشریح اوپر گزر چکی ہے)۔

عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ - ہمارے باپ ابراہیمؑ کے طریق پر (عرب لوگ تو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہیں' لیکن دوسرے ملکوں کے مسلمان گو ان کی اولاد میں نہ ہوں مگر چونکہ آنحضرتؐ ان کی اولاد میں ہیں اور ہم سب کے باپ (مربی) آنحضرتؐ ہیں تو ہم بھی گویا ابراہیمؑ کی اولاد میں ہوئے وہ ہمارے بھی باپ ٹھہرے ایک قرأت میں وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ کے بعد یہ فقرہ زیادہ ہے وَهُوَ اَبُوْهُمْ یعنی آنحضرتؐ تمام مسلمانوں کے باپ ہیں)۔

لَایَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ - ایک ملت والا دوسری ملت والے کا وارث نہ ہوگا (ملت سے مراد یہاں دین ہے جیسے اسلام' یہودیت' نصرانیت' مجوسیت' مطلب یہ ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا نہ کافر مسلمان کا)۔

لَیْسَ عَلٰی عَرَبِیٍّ مِلْکٌ وَلَسْنَا بِنَازِعِیْنَ مِنْ یَّدِرَجُلٍ شَیْئًا اَسْلَمَ عَلَیْهِ وَلٰکِنَّا نُقَوِّمُهُمُ الْمِلَّةَ عَلٰی اٰبَائِهِمْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ - (حضرت عمرؓ نے کہا) عربی شخص مملوک نہیں ہو سکتا (غلام نہیں بن سکتا) اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ جو کوئی اپنی ایک چیز رکھ کر مسلمان ہوا ہے وہ اس کے ہاتھ سے

چھین لیں-لیکن ہم ان کے باپوں پر دیت ٹھہرا دیتے ہیں پانچ اونٹ (ہوتا یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ لونڈیوں سے جماع کرتے ان سے اولاد ہوتی تو ان کا نسب ان کے باپوں سے متعلق رہتا اور وہ غلام بنائے جاتے حالانکہ وہ عربی ہوتے- حضرت عمرؓ نے یہ چاہا کہ ایسے بچے ان کے باپوں کو دلائے جائیں اور آزاد سمجھے جائیں اور لونڈی کا مالک ان سے فی بچہ پانچ اونٹ معاوضہ کے طور پر لے لے-بعض نے کہا مراد وہ عرب لوگ ہیں جو جاہلیت کے زمانے میں قید کئے گئے تھے- پھر اسلام کا زمانہ آ گیا اور وہ ان ہی کے پاس رہے جنھوں نے قید کیا تھا (ان کے غلام رہے) تو حضرت عمرؓ نے یہ چاہا کہ ایسے لوگ آزاد سمجھے جائیں اور جن کی اولاد تھی ان کو دے دیئے جائیں وہ قید کرنے والوں کو فی کس پانچ اونٹ معاوضہ کے طور پر دیں- اس اثر سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اقتصادی اور ملکی معاملات میں جن میں شارع کی طرف سے کوئی نص نہ ہو حاکم اسلام اپنی رائے سے حسب مصلحت وقت حکم دے سکتا ہے)-

اِنَّ اَمَةً اَتَتْ طَيًّا فَاَخْبَرَتْهُمْ اِنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ فَجَعَلَ فِيْ وَلَدِهَا الْمِلَّةَ- ایک لونڈی (بھاگ کر) طے قبیلہ میں گئی اور ان سے کہا کہ میں آزاد ہوں- پھر اس نے نکاح کیا اور بچہ جنا حضرت عثمانؓ نے اس بچہ کا معاوضہ لونڈی کے مالک کو دلایا (ایک راس کے بدلے دو راس' دوسرے لوگ ایک راس کے بدلے ایک ہی راس دلاتے' بعض قیمت دلاتے خواہ کچھ ہی ہو)-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّ لِيْ قَرَابَاتٍ اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنَنِيْ وَ اُعْطِيْهِمْ فَيَكْفُرُوْنَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اِنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا- میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے جوڑتا ہوں (میل کرتا ہوں) لیکن وہ توڑتے ہیں' اور میں ان کو دیتا ہوں تو وہ (بجائے شکرگزاری کے) ناشکری کرتے ہیں- آنحضرتؐ نے فرمایا' تو ان کو گرم راکھ (بھوبل) پھنکاتا ہے (یعنی وہ دوزخ میں جائیں گے)-

كَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ- جیسے تو ان کو گرم راکھ (بھوبل) پھنکا رہا ہے-

يَتَمَلْمَلُ عَلٰى فِرَاشِهٖ- اپنے بچھونے پر الٹ پلٹ کر رہا ہے-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ وَمَلَّتْنَا- اللہ تعالیٰ نے ابر کو جمع کر دیا اور اس نے (پانی برساتے برساتے) ہم کو تنگ کر دیا (کثرت بارش سے تنگ آ گئے)-

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمَّا افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ اِذَا اُنَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى خُبْزَةٍ يَمُلُّوْنَهَا- ابوہریرہؓ نے کہا جب ہم نے خیبر فتح کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ یہودیوں میں سے چند لوگ ایک روٹی پر جمع ہو رہے ہیں جس کو وہ گرم راکھ (بھوبل) میں گھسیڑ رہے تھے-

اِنَّهٗ مَرَّبِهٖ رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَاَخَذَ جَرَادَتَيْنِ فَمَلَّهُمَا- ٹڈیوں کا ایک جھنڈ ان پر سے گزرا' انھوں نے دو ٹڈیاں پکڑیں اور ان کو گرم راکھ (بھوبل) میں بھونا-

كَاَنَ ضَاحِيَةً بِالنَّارِ مَمْلُوْلٌ- گویا اس کا ظاہری رخ گرم راکھ (بھوبل) سے بھنا ہوا ہے (یعنی وہ رخ جس پر دھوپ پڑتی ہے)-

لَاتَزَالُ الْمَلِيْلَةُ وَالصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ- بخار کی حرارت اور درد سر برابر بندے کو رہتا ہے (بعض نے کہا ملیلہ وہ بخار ہے جو ہڈیوں میں ہوتا ہے)-

مَلِيْلَةُ الْاِرْغَاءِ- بڑا غل مچانے والی-

اِنَّهٗ اَمَلَّ عَلَيْهِ لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ- انھوں نے ان کو یہ آیت لکھوائی "لَايَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ" اخیر تک-

اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَلَلٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَعَشّٰى بِسَرِفٍ- آنحضرتؐ صبح کو ملل میں تھے پھر شام کو چلے اور رات کا کھانا سرف میں کھایا-

مَلَلٌ- ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان' مدینہ سے سترہ میل پر-

فَرَضَ اللّٰهُ الطَّاعَةَ نِظَامًا لِلْمِلَّةِ- اللہ تعالیٰ نے دین کے انتظام کے لئے اطاعت کو فرض کیا (یعنی خدا' رسول اور خلیفۂ اسلام کی اطاعت کو)-

یَتَمَلْمَلُ تَمَلْمُلَ السَّلِیْمِ - اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے سانپ کا کاٹا ہوا تڑپتا ہے۔

کَانَ لَیْلَۃً مِّنَ اللَّیَالِیْ مُتَعَلِّقًا بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ وَھُوَ یَتَمَلْمَلُ - امام زین العابدین علیہ السلام) ایک رات کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹک رہے تھے اور تڑپ رہے تھے۔

مَلْمَلَۃٌ - ہاتھی کی سونڈ۔

اِنَّہٗ حَمَلَ یَوْمَ الْجَسْرِ وَضَرَبَ مَلْمَلَۃَ الْفِیْلِ - جنگ جسر کے روز انھوں نے حملہ کیا اور ہاتھی کی سونڈ پر مار لگائی۔

مِمْ - بمعنی من آتا ہے یہ ایک لغت ہے (یمنی لہجہ ہے)۔

مَنْ زَنٰی مِمْ بِکْرٍ وَمَنْ زَنٰی مِمْ ثَیِّبٍ - جو شخص کنواری عورت سے زنا کرے اور جو شخص ثیبہ عورت سے زنا کرے۔

مَلْوٌ - تیز چلنا' دوڑنا۔

تَمْلِیَۃٌ - لمبا کرنا' فائدہ دینا - (اِمْلَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں' اور ڈھیلا کرنا' مہلت دینا۔

تَمَلِّیْ - فائدہ اٹھانا۔

اِسْتِمْلَاءٌ - مہلت مانگنا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ - اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (یعنی دنیا میں اس کی عمر لمبی ہوتی ہے اور وہ خوب ظلم کیا کرتا ہے تاکہ آخرت میں سخت پکڑا جائے)۔

فَلَبِثْتُ مَلِیًّا - میں بڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔

مَلِیٌّ - زمانہ کا ایک حصہ جس کی کوئی حد مقرر نہیں - (عرب لوگ کہتے ہیں مَضٰی مَلِیٌّ مِنَ النَّھَارِ دن کا ایک حصہ گزر گیا اور مَضٰی مَلِیٌّ مِّنَ الدَّھْرِ زمانہ کا ایک حصہ گزر گیا - بعض نے کہا مَلِیٌّ تین راتوں کا زمانہ مَلَوَانِ رات اور دن۔

ھُوَ اَوْلٰی بِہٖ وَ اَمْلٰی - وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور زیادہ گنجائش رکھتا ہے۔

مَلَاءٌ - جنگل۔

اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَتَمَلَّ حَبِیْبًا - نیا کپڑا پہن اور مدت تک اپنے حبیب کے ساتھ رہ۔

صَحِیْفَۃٌ ھِیَ اِمْلَاءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - یہ ایک کتاب ہے جو آنحضرتؐ نے لکھوائی تھی۔

اَمْلُوْا عَلٰی حَفَظَتِکُمْ خَیْرًا - اپنے محافظ فرشتوں سے نیکیاں لکھاؤ۔

اَحْسِنُوْا اَمْلَاءَ کُمْ - اپنے اخلاق درست کرو۔

بابُ المیم مع النّون

مَنْ - موصولہ بھی ہوتا ہے اور استفہامیہ بھی یعنی جو کہ اور کون۔

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ - بخیل وہ شخص ہے کہ میرا نام اس کے سامنے لیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

فَمَنْ لَّنَا - جب امیر میں اور باغیوں میں اختلاف ہو تو امیر کی پیروی کرنا صحیح ہے۔

مَنْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ - وہ جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے (امام بخاریؒ کی روایت میں مَنْ موصولہ ہے اور دوسری روایتوں میں مِنْ ہے بہ کسرۂ میم)۔

اَوْصٰی لِاَقَارِبِہٖ مَنْ اَقَارِبُہٗ - اپنے ناطہ والوں کے لیے وصیت کے ناطہ والے کون تھے۔

مِنْ - حرف جر ہے بمعنی سے اور از۔

وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا - اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی (بعض نے مَنْ موصولہ روایت کیا ہے بہ فتحہ میم)۔

یَخْرُجُ بِہٖ جَدُّہٗ ابْنُ ھِشَامٍ مِّنَ السُّوْقِ - ان کے دادا ابن ہشام بازار کے معاملات ان کو نکال کر کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِہٖ - یا اللہ! یہ قربانی تیری عطا کی ہوئی ہے اور خالص تیری رضامندی کے لئے کاٹی جاتی ہے حضرت محمدؐ اور ان کی امت کی طرف سے۔

مَنْاٌ - صاف کرنے کے لئے دباغت میں ڈالنا۔

وَاٰدِمَۃٌ فِی الْمَنِیْئَۃِ - اور کچھ چمڑے دباغت کے لئے پڑے ہوئے تھے۔

وَھِیَ تَمْعَسُ مَنِیْئَۃً لَّھَا - وہ اپنے چمڑے کو مل رہی تھیں۔

مِنْجَافٌ - کشتی کا سکان جس سے کشتی سیدھی کی جاتی

ہے۔

فَقَعَدَ عَلٰی مَنْجَافِ السَّفِیْنَةِ - وہ کشتی کے سکان پر بیٹھے (بعضوں نے کہا کشتی کے ایک جانب بیٹھے - خطابی نے کہا میں نے اس لفظ میں کوئی بات قابل اعتماد نہیں سنی حربی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)۔

مَنْجَقَةٌ - منجنیق سے مارنا (منجنیق ایک آلہ ہے جس میں اگلے زمانہ میں پتھر رکھ کر دشمن پر مارا کرتے تھے)۔

مَنْحٌ - دینا جانور کے بال اور دودھ اور بچے کسی کو بخشنا -

مُمَانَحَةٌ - آنسو برابر جاری رہنا -

اِمْنَاحٌ - زچگی قریب ہونا -

اِسْتِمْنَاحٌ - بخشش مانگنا -

مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةَ وَرِقٍ اَوْ مَنَحَ لَبَنًا كَانَ لَهٗ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ - جو شخص چاندی کا منحہ دے یا دودھ کا منحہ تو اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا (چاندی کا منحہ یہ ہے کہ کسی کو قرض حسنہ دے اور دودھ کا منحہ یہ ہے کہ کسی کو اونٹنی یا بکری دودھ پینے کے لئے دے اسی طرح اگر اس کے بال یا اون سے فائدہ اٹھانے کے لئے دے پھر ایک مدت کے بعد مالک اس کو واپس لے لے)۔

اَلْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ - منحہ کا مالک کو پھیر دینا ضروری ہے (کیونکہ مالک نے صرف فائدہ اٹھانے کی اس کو اجازت دی تھی نہ کہ مالک بن جانے کی - اسی طرح منحہ زمین کا یعنی کوئی شخص اپنی زمین کسی کو کھیتی کرنے کے لئے دے)۔

هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَّمْنَحُ مِنْ اِبِلِهٖ نَاقَةً اَهْلَ بَيْتٍ لَّا دَرَّ لَهُمْ - کوئی شخص ایسا ہے جو اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی ان گھر والوں کو دے جن کے پاس دودھ نہیں ہے۔

وَ يَرْعٰى عَلَيْهَا مِنْحَةٌ مِنْ لَبَنٍ - اس پر دودھ والی بکریاں چرتی ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يَمْنَحْهَا اَخَاهُ - جس کے پاس (قابل زراعت) زمین ہو تو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے دے (یعنی مفت)۔

مَنْ مَنَحَهُ الْمُشْرِكُوْنَ اَرْضًا فَلَا اَرْضَ لَهٗ - جس مسلمان کو مشرک اپنی زمین (عاریت کے طور پر) دے تو وہ زمین اس مسلمان کی نہیں سمجھی جائے گی (اور خراج ساقط نہ ہوگا - بدستور زمین کے مالک سے لیا جائے گا)۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيْحَةُ تَغْدُوْ بِعِسَاءٍ وَّ تَرُوْحُ بِعِسَاءٍ (ایک روایت میں تَغْدُوْ بِعَسٍّ وَّ تَرُوْحُ بِعَسٍّ ایک روایت میں تَغْدُوْ بِعِشَاءٍ وَّ تَرُوْحُ بِعِشَاءٍ ہے) سب سے بہتر صدقہ دودھ کا جانور مستعار دینا ہے صبح کو ایک قدح بھر دودھ اور شام کو ایک قدح بھر دودھ۔

وَكَانَتْ لِاَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةٌ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس ایک دودھیل اونٹنی تھی۔

وَلَبَنُ مِنْحَتِهِمَا - جو بکری ان کو عاریت ملی ہے اس کا دودھ۔

كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ يَمْنَحُوْنَ - ان کے چند جانور دودھ کے تھے جو عاریت دیا کرتے۔

اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ - بتلایئے اگر میرے پاس سوائے دودھ کی ایک بکری کے اور کچھ نہ ہو تو میں قربانی کروں (اسی کو کاٹ ڈالوں' آپ نے منع فرمایا کیونکہ دوسری کوئی جائیداد اس کے پاس نہ تھی)۔

اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ - (آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا) میں تم کو بخشش نہ دوں تم کو کچھ عطا نہ کروں۔

وَ اٰكُلُ فَاَتَمَنَّحُ - میں خود کھا کر دوسروں کو کھلاتی ہوں۔

كُنْتُ مَنِيْحَ اَصْحَابِيْ يَوْمَ بَدْرٍ - (جابرؓ کہتے ہیں) میں بدر کی جنگ میں اپنے ساتھیوں میں منیح تھا (منیح جوئے کا وہ پانسہ جو حساب میں شریک نہیں کیا جاتا نہ اس کو کچھ ملتا ہے نہ اس سے کچھ لیا جاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ جنگ بدر میں میں بچہ تھا میرا حصہ مجاہدین کے ساتھ نہیں لگایا گیا)۔

يَمْنَحُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ - کوئی تم میں سے ایک گھونٹ دودھ عطا کرتا ہے۔

اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُعْطِيْكَ - (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا) کیا میں تجھ کو عطیہ نہ دوں' تجھ کو بخشش نہ دوں' تجھ کو عطا نہ کروں۔

مُنْحَمَنَّا- سریانی لفظ ہے حضرت محمدؐ کا نام مبارک ہے-

مِنْدِیْلٌ- تولیہ یا رومال جو ہاتھ میں میل کچیل پونچھنے کے لئے رکھتے ہیں-

لَمَنَادِیْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّۃِ- سعد بن معاذ کے تولیے بہشت میں (اس سے زیادہ نرم اور ملائم ہیں)-

لَوْلَا ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَمَنْدَلَ بِنَاھٰؤُلَاءِ- اگر ہمارے پاس دنیا کا یہ مال واسباب نہ ہوتا تو یہ لوگ ہم کو تولیہ بنا دیتے (ذلیل و خوار کر دیتے)-

تَوَضَّأَ وَ تَمَنْدَلَ- آنحضرتؐ نے وضو کیا اور تولیہ سے پونچھا-

تَنَدَّلَ اور تَمَنْدَلَ- تولیہ سے پونچھا-

مُنْذُ یامُذْ- جب سے-

خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ خَلَقَہٗ صَافًّا قَدَمَیْہِ- اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیلؑ کو پیدا کیا اور جب سے پیدا کیا وہ اپنے پاؤں جوڑے (صور منہ میں لئے ہوئے) کھڑے ہوئے ہیں (حکم ہوتے ہی صور پھونکیں)-

مُنَسْتِیْرٌ- ایک مقام کا نام ہے قیروان میں-

مَنَاصِعُ- وہ مقامات جو مدینہ سے باہر پاخانہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے-

مِنْشَارٌ- آرہ-

فَلَمَّا بَلَغَ الْمِنْشَارُ اِلٰی رَاْسِہٖ- جب آرہ حضرت زکریاؑ کے سر مبارک تک پہنچا-

مَنْعٌ- روکنا' محروم کرنا-

مَنَاعَۃٌ اور مَنَاعٌ- مضبوط اور مستحکم ہونا (دشمن کو روکنے کے قابل)-

تَمْنِیْعٌ بمعنی مَنْعٌ ہے اور گوسالہ کو تھوڑا دودھ پینے دینا تاکہ ماں کا دودھ اتر آئے' پھر اس کو ہٹا لینا-

مُمَانَعَۃٌ- جھگڑا کرنا' روکنا-

تَمَنُّعٌ اور اِمْتِنَاعٌ- باز رہنا' رک جانا-

مَانِعٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی اپنے خاص بندوں کی حفاظت کرنے والا' دشمنوں کے شر کو ان سے روکنے والا' بعض نے کہا روٹی رزق روکنے والا- یعنی جس بندے کو چاہتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے رزق کی کشائش نہیں دیتا-

اَللّٰھُمَّ مَنْ مَّنَعْتَ مَمْنُوْعٌ- یا اللہ جس بندے کو تو محروم کرنا چاہے اس کو کوئی اور کچھ نہیں دے سکتا-

اِنَّہٗ کَانَ یَنْھٰی عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّھَاتِ وَ مَنْعٍ وَّ ھَاتِ- آنحضرتؐ ماؤں کی نافرمانی (ان کو ستانے سے) منع فرماتے اور غیر کا حق روکنے سے اور جس کا حق دار نہ ہو اس کے مانگنے سے (پرایا مال مار لینے کی فکر کرنے سے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنا مال تو روکنے سے اور دوسروں کا مال سمیٹنے سے یعنی خود تو کسی کے ساتھ سلوک نہ کرے اور دوسروں سے سلوک کا طالب ہو)-

سَیَعُوْذُ بِھٰذَا الْبَیْتِ قَوْمٌ لَّیْسَ لَھُمْ مَنَعَۃٌ- اس گھر پر وہ لوگ لوٹ کر آئیں گے جن کے پاس دشمنوں کو دفع کرنے کا کوئی سامان نہ ہوگا-

لَااُغْنِیْ شَیْئًا لَوْ کَانَ لِیْ مَنَعَۃٌ- (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جب عقبہ بن ابی معیط ملعون نے اوجھڑی آنحضرتؐ کے پشت مبارک پر ڈال دی تھی) میں کچھ نہیں کر سکتا تھا (کیونکہ میں ایک غریب بے وسیلہ محتاج شخص تھا) کاش مجھ کو کوئی زور ہوتا (میرے بھی کچھ لوگ حامی ہوتے تو میں بتلاتا)-

ذُوْمَنَعَۃٍ- قوت والا-

فِیْ حِصْنٍ حَصِیْنٍ وَّمَنَعَۃٍ- ایک مستحکم قلعہ میں اور دشمنوں کو روکنے والی جماعت میں-

مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ- جمیل کے بیٹے نے زکوٰۃ روک دی-

رَجُلٌ یَّعْمَلُ بِالْمَعَاصِیْ ھُمْ اَمْنَعُ مِنْہُ- ایک شخص گناہ کے کام کرتا ہے اور وہاں کچھ لوگ موجود ہیں جو اس سے زیادہ قوت رکھتے ہیں (یعنی اس کو گناہ سے روک سکتے ہیں)-

مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْھَمَھَا- عراق نے روپے پیسے بھیجنا موقوف کر دیا-

لَاتَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ- بچا ہوا پانی (جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو) مت روکو-

اِنِّیْ لَاَمْتَنِعُ مِنْ کَذَا- میں اس کام سے باز رہتا ہوں-

مُنْقَلٌ-موزہ-

اِلَّا امْرَأَةٌ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُوْلَةِ فَهِيَ فِيْ مُنْقَلَيْهَا-
جب عورت کو مرد کی حاجت نہ رہے تو وہ ہمیشہ موزے پہنے رہ سکتی ہے کیونکہ اس کو غسل جنابت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ موزوں کے مسح میں توقیت نہیں ہے امام مالک کا یہی قول ہے)-

مَنٌّ یامِنِّیْنٰی-احسان کرنا-

مَنٌّ اور مِنَّةٌ-احسانا جتانا' ننگا کرنا' کاٹنا' کم ہو جانا' تھکانا' ضعیف کرنا-

تَمْنِیْنٌ-مَنْ چھاجانا-

مُمَانَّةٌ-تردد کرنا-

اِمْنَانٌ-ضعیف کرنا-

مُنَّةٌ-قوت اور طاقت-

تَمَنُّنٌ-ضعیف کرنا-

اِمْتِنَانٌ-اپنی مراد کو پہنچنا' اپنے سلوکوں کا شمار کرنا-

مَنٌّ-وہ شبنم جو آسمان سے اترتی ہے اور شہد کی طرح ہو جاتی ہے جیسے شیر خشت اور ترنجبین-

مَنَّانٌ-اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی نعمتیں عطا کرنے والا' بغیر معاوضہ کے احسان کرنے والا-

مَا اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيْنَا بِمَالِهٖ مِنَ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ-میرے اوپر مالی احسان ابو قحافہ کے بیٹے یعنی ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ کسی کا نہیں ہے-

مَنَّانٌ کے ایک معنی یہ بھی آئے ہیں کہ احسان کر کے اس کو جتانے والا' یہ صفت نہایت مذموم ہے-

ثَلٰثَةٌ يَشْنَئُهُمُ اللّٰهُ الْبَخِيْلُ الْمَنَّانُ-تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے ان میں ایک وہ ہے جو بخیل ہو اور احسان جتانے والا-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ حَنَّانَةً وَّلَا مَنَّانَةً-ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے اگلے خاوند کے ساتھ محبت رکھتی ہو (ہر دم اسی کا دم بھرتی ہو اسی کا ذکر خیر کرتی ہو) اور نہ اس عورت سے جو دولت مند ہو اور اپنی دولت کی وجہ سے خاوند پر احسان جتاتی ہو (میرے سبب سے تمہاری عزت ہوئی ورنہ ایک کوڑی بھی تمہارے پاس نہ تھی-ایسی عورت کو مَنُوْنٌ بھی کہتے ہیں)-

اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ-کھنی یعنی کوکرمتا اللہ کا ایک احسان ہے (یا مَنّ کی طرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اترتا تھا) اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے-

فَاِنَّ عَلَيْهِ مُنَّةً-اس پر بوجھ ہے (بعض نے کہا یہ غلطی ہے اور صحیح مِنْهُ ہے)-

يَا فَاصِلَ الْخُطَّةِ اَعْيَتْ مَنْ وَمَنْ-ارے مشکل مسئلے! تو نے کس کس کو عاجز کر دیا-

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا-جس نے ہم کو دھوکا دیا وہ ہمارے لوگوں میں سے نہیں ہے (یعنی اسلام کے طریق پر نہیں ہے اس نے کافروں کا شیوہ اختیار کیا)-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَصَلَقَ-وہ ہم لوگوں میں سے نہیں ہے جو مصیبت میں بال منڈائے کپڑے پھاڑے چلائے-

مَنُوْنٌ-زمانہ اور موت-

عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ-علی میرے ہیں میں ان کا ہوں (اس سے مقصد کمال اتحاد ہے)-

مَنْهَرٌ-قلعہ کا وہ سوراخ جس میں سے پانی گھستا ہے-

فَاَتَوْا مَنْهَرًا فَاخْتَبَئُوْا-پانی جانے کے مقام پر آئے وہاں چھپ گئے-

اِنَّهٗ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ مَنْهَرٍ مِّنْ مَّنَاهِيْرِ خَيْبَرَ-ان کو مار ڈالا اور خیبر کے پانی جانے کے مقاموں میں سے ایک مقام میں ڈال دیا-

مَنْيٌ-اندازہ کرنا' بتلا کرنا' پہنچانا' آزمانا' انزال ہونا-

تَمْنِيَةٌ-منی نکالنا' ایک آواز قرار دینا-

تَمَنِّيْ-جھوٹ بولنا' آرزو کرنا' ایجاد کرنا-

اِمْتِنَاءٌ-منیٰ میں اترنا-

اِذَا تَمَنّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ رَبَّهٗ-جب کوئی تم میں سے اپنے مالک سے سوال کرے (کوئی آرزو پیش کرے) تو اچھی طرح بڑی آرزو کرے کیونکہ وہ اپنے مالک

سے مانگتا ہے (کیسا مالک جس کے پاس زمین اور آسمان کے خزانے موجود ہیں وہ جو مانگو دے سکتا ہے اس کو کوئی تنگی نہیں)۔

لَيْسَ الْإِيْمَانُ بِالتَّحَلِّيْ وَلَا بِالتَّمَنِّيْ وَلٰكِنْ مَّا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَتْهُ الْأَعْمَالُ۔ ایمان اس کا نام نہیں ہے کہ آدمی اپنا ظاہر آراستہ کرے (بڑا متقی اور زاہد بنے) یا آرزوئیں لگائے لیکن ایمان وہ ہے جو دل میں جم جائے اور آدمی کے اعمال اس کی تصدیق کریں۔ (اعمال حسنہ سے یہ امر ثابت ہوگا کہ ایمان سچا ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایمان ظاہری نمائش اور آراستگی کا نام نہیں ہے نہ زبان سے طوطے کی طرح قرآن پڑھنے کا (بلکہ دل پر قرآن کا اثر ہونا ایمان کے لئے ضروری ہے)۔

تَمَنّٰى كِتَابَ اللّٰهِ اَوَّلَ لَيْلَةٍ وَ اٰخِرَهَا لَاقٰى حِمَامَ الْمَقَادِرِ۔ شروع رات میں اللہ کی کتاب پڑھتے رہے اور اخیر رات میں جو موت ان کی تقدیر میں تھی اس سے مل گئے یعنی شہید ہو گئے۔

كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ يَابْنَ الْمُتَمَنِّيَةِ۔ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا' ارے آرزو کرنے والی کے بیٹے (اس کا قصہ یہ ہے کہ حجاج کی ماں فریعہ بنت حمام تھی اس کا یہ شعر مشہور ہے۔

هَلْ مِنْ سَبِيْلٍ اِلٰى خَمْرٍ فَاَشْرَبَهَا
اَمْ هَلْ سَبِيْلٌ اِلٰى نَصْرِ بْنِ حَجَّاجٍ

یعنی کوئی صورت ایسی ہے کہ مجھ کو شراب مل جائے میں پیوں کوئی صورت ایسی ہے کہ میں نصر بن حجاج تک پہنچ جاؤں (نصر بن حجاج بنی سلیم میں سے ایک بہت خوبصورت شخص تھا عورتیں اس پر فریفتہ ہو جاتی تھیں' حضرت عمرؓ نے اس کا سر مونڈ کر بصرہ کی طرف نکال دیا۔ فریعہ اس کے وصال کی آرزو کرتی تھی' اس لئے عبدالملک نے حجاج کو آرزو کرنے والی کا بیٹا کہا)۔

اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ مَنْ لَّا اُمَّ لَهٗ يَا ابْنَ الْمُتَمَنِّيَةِ۔ (عروہ بن زبیر نے حجاج سے کہا) اگر تو چاہے تو میں تجھ سے بیان کردوں' تو وہ ہے جس کی ماں نہیں ارے متمنیہ کے بیٹے۔

مَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ وَلَا شَرِبْتُ خَمْرًا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ۔ میں نے کسی کو نہیں ستایا اور نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میں نے شراب پی' نہ جاہلیت کے زمانہ میں نہ اسلام کے زمانہ میں۔

فَلَا يَغُرَّنَّكَ مَامَنَّتْ وَمَا وَعَدَتْ اِنَّ الْاَمَانِيَّ وَالْاَحْلَامَ تَضْلِيْلٌ۔ تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے وہ بات جو وہ تراشتی ہے اور جو وعدہ کرتی ہے آرزوئیں اور خواب آدمی کو گمراہ کرنے والے ہیں۔

اَهٰذَا شَيْءٌ رُوِّيْتَهٗ اَمْ شَيْءٌ عَيَّنْتَهٗ۔ یہ جو تم نے کہا' کیا اس کو تم نے کسی سے روایت کیا ہے یا اپنے دل سے بٹ لیا ہے (تراش لیا ہے)۔

تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلُ۔ اسامہ بن زید نے کہا (جب آنحضرتؐ نے ان کو اس شخص کے قتل پر ملامت کی جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا تھا) میں نے یہ آرزو کی کاش میں اس واقعہ کے بعد مسلمان ہوا ہوتا' (کیونکہ اسلام لانے سے سب اگلے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ تو اسامہ نے ایسے ایمان کی آرزو کی جس میں گناہ سرزد نہ ہوا ہو)۔

حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ۔ میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا۔

لَايَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ۔ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے (یعنی دنیا کی مصیبتوں سے تنگ آ کر' لیکن اگر دین کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے۔ اگلے بہت بزرگوں سے ایسا ہی منقول ہے)۔

لَايَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ۔ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔

اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ۔ کیا میرے سامنے رہ کر تو موت کی آرزو کرتا ہے (حالانکہ میں نے تجھ کو بہشت کی خوشخبری دی ہے تو جتنی عمر تیری زیادہ ہوگی' اتنے ہی تیرے درجے بلند ہوں گے)۔

لَوْلَا اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ لَايَتَمَنّٰى لَتَمَنَّيْتُهٗ۔ اگر میں نے آنحضرتؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے' تو میں موت کی آرزو کرتا۔

لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَ اِنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا - کچھ لوگ قیامت کے دن یہ آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانی کے بال ثریا ستاروں سے باندھ کر ان کو لٹکا دیا جاتا اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان ہلتے اور تڑپتے رہتے (لوگ ان کی ذلت اور خواری کو دیکھیں، کیونکہ پیشانی کے بال پکڑ کر لٹکانا بڑی ذلت اور رسوائی کی بات ہے) مگر ان کو دنیا میں حکومت نہ ملتی (یعنی دنیا کی حکومت کے بدلے اگر وہ یہاں اس طرح لٹکائے جاتے تو یہ ان کو زیادہ پسند ہوتا)-

لَاتَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ - دشمن سے بھڑنے کی آرزو مت کرو (بلکہ اللہ کے بھروسے پر ثابت قدم رہو اور صبر اختیار کرو اپنی بہادری مت جتاؤ)-

اِنَّ مُنْشِدًا اَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَاْمَنَنَّ وَاِنْ اَمْسَيْتَ فِيْ حَرَمِيْ
حَتّٰى تُلَاقِيَ مَا يَمْنِيْ لَكَ الْمَانِيْ
فَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَقْرُوْنَانِ
فِيْ قَرَنِيْ بِكُلِّ ذٰلِكَ يَاْتِيْكَ الْجَدِيْدَانِ

یعنی اگرچہ تو حرم میں شام کرے جب بھی بے خوف بے ڈر مت ہو یہاں تک کہ اس چیز سے مل جائے جو تقدیر کرنے والے نے تیری تقدیر میں لکھی ہے- (یعنی اللہ تعالیٰ نے) بھلائی اور برائی دونوں ایک رسی میں بندھی ہوئی ہیں اور رات دن ان کو تیرے پاس لے کر آئیں گے (یہ اشعار ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے پڑھے- آپ نے فرمایا کاش یہ شاعر اسلام کا زمانہ پاتا)-

مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً - آدمی کی مثال یوں بنائی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں ایک کم سو بلائیں ہیں (اگر ایک بلا سے چھٹتا ہے تو دوسری آن پہنچتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے- اس وقت بلاؤں کا خاتمہ ہوتا ہے-

مَنِيَّة - موت کو کہتے ہیں اس کی جمع منایا ہے-

مِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ - میری منی کے شر سے (یعنی حرام کاری اور بدنظری سے)-

مَنِيٌّ - آدمی کا نطفہ-

اَمْنٰى وَاسْتَمْنٰى اور مَنٰى - جب منی نکالنا چاہے-

اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ - جب کوئی شخص جماع کرے (دخول کر دے) لیکن انزال نہ ہو (امام شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک منی پاک ہے اور دھونے کا حکم استحباباً ہے مگر منی کا کھانا درست نہیں، اور حلال جانور کی منی حلال ہے اور پاک ہے)-

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ مَنَامَكَّةَ - آسمان میں جو بیت المعمور ہے وہ مکہ کے مقابل ہے-

اِنَّ الْحَرَمَ حَرَمٌ مَنَاهُ مِنَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ - حرم ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے مقابل اور متوسط واقع ہے (یعنی اس نقشہ کی رو سے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے)-

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاتَ - مشرک لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے- (منات ایک بت تھا ہذیل اور خزاعہ قبیلوں کا مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

مِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ - میرے دل کے شر سے اور میری منی کے شر سے (منی کا شر یہ ہے کہ آدمی اس کو حرام محل میں نکالے)-

مِنٰى - ایک مقام ہے مکہ سے تین میل پر- اس کا نام منیٰ اس لئے ہوا کہ وہاں خون بہایا جاتا ہے بعض نے کہا اس لئے کہ حضرت جبرئیل جب حضرت آدمؑ کو بہشت سے اتار کر وہاں لائے تو ان سے کہنے لگے کچھ آرزو کرو! انھوں نے بہشت کی آرزو کی، اس لئے اس کا نام منیٰ ہوا، بعض نے کہا اس لیے کہ حضرت جبرئیل حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے ابراہیمؑ کچھ تمنا کرو- پھر لوگوں نے اس مقام کا نام منیٰ رکھ لیا-

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ تَمَنّٰى هُنَاكَ وَ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ مَكَانَ ابْنِهٖ كَبْشًا يَاْمُرُهٗ بِذَبْحِهٖ فِدْيَةً لَّهٗ - حضرت ابراہیمؑ نے منیٰ میں پہنچ کر یہ آرزو کی کاش اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کے بدلے ایک مینڈھے کی قربانی منظور کرے اس لئے اس مقام کا نام منیٰ ہوا-

اَشْرَفُ الْغِنَا تَرْكُ الْمُنٰى - سب سے بڑھ کر تونگری یہ

ہے کہ آدمی اپنی خواہشوں کو چھوڑ دے (جب خواہشوں کو چھوڑ دے گا تو پھر کسی کا محتاج نہ ہوگا جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس پر قناعت کرے گا)۔

سُئِلَ عَمَّنِ اشْتَرَی الْاَلْفَ وَ دِیْنَارًا بِالْفَیْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَابَاْسَ اِنَّ اَبِیْ کَانَ اَجْرٰی عَلٰی اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مَنًّا فَکَانَ یَفْعَلُ هٰذَا - ان سے پوچھا گیا ایک شخص نے ایک ہزار درہم اور ایک دینار ملا کر دو ہزار درہم کے بدلے میں خریدے انھوں نے کہا اس میں کچھ قباحت نہیں میرے والد نے مدینہ والوں کے لئے ایک تجویز قرار دی تھی جس کے سبب سے وہ سود سے بچ جائیں اور خود بھی ایسا کیا کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ جب روپیوں کے ساتھ اشرفیاں یا پیسے شریک کردے تو پھر تفاضل منع نہ ہوگا - البتہ نقد انقد ہونا ضروری ہے)۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَهٗ خَصَاصَةٌ فَجَاءَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ طَعَامٍ فَقَالَ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَبَحَ لَهٗ عَنَاقًا وَ شَوَاهُ فَلَمَّا اَدْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَمَنّٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَهٗ عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ بَعْدَهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطَانُ فِیْ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَایُلْقِی الشَّیْطَانُ یَعْنِیْ لَمَّا جَاءَ عَلِیٌّ بَعْدَهُمَا - امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کو ایک بار بھوک لگی آپ ایک انصاری مرد کے پاس تشریف لے گئے اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا جی ہاں ہے یارسول اللہ! پھر اس نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور اس کا گوشت بھون کر آنحضرتؐ کے سامنے لایا - آپ نے اس وقت یہ آرزو کی کہ کاش علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ بھی ہوتے (اس کھانے میں میرے ساتھ شریک ہوتے) اتنے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ آ گئے پھر علیؓ ان کے بعد آ گئے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ آخر تک۔

مترجم: کہتا ہے یہ امامیہ کی روایت ہے جو مجھ کو صحیح معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ آیت کا مضمون اس واقعہ پر چسپاں نہیں ہوتا - آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے آنے کی کب آرزو کی تھی کہ اللہ تعالےٰ اس کا نسخ کرتا اور امام جعفر صادقؑ کی شان سے بہت بعید ہے کہ آپ قرآن کی ایسی بے تکی تفسیر کرتے۔

مَنَاذِرُ - ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں۔

مَنَارٌ - مینار، نشان جو زمین پر کھڑا کیا جائے حد بندی کے نشان بھی اس میں داخل ہیں اسی طرح میل کے پتھر وغیرہ وہ پتھر جن پر راستوں کی سمتیں بتائی جاتی ہیں۔

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ - اللہ نے اس پر لعنت کی جو زمین کے نشانوں کو تبدیل کرے (دوسرے کا حق مار لینے کے لئے یا خلق اللہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے (کہ وہ راستہ نہ پہچان سکیں)۔

مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ - جو شخص زمین کا نشان چرا لے یعنی اس کو ختم کر کے برابر کردے اس لئے کہ دوسرے کی زمین مار لے یا عام راستہ میں سے کچھ زمین اپنی حد میں شامل کر لے۔

فَیَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ - پھر حضرت عیسیٰؑ سفید مینار کے پاس اتریں گے جو دمشق کے مشرقی حصہ میں ہے۔

جَعَلْتَهُمْ اَعْلَامًا لِعِبَادِكَ وَ مَنَارًا فِیْ بِلَادِكَ - تو نے ائمۂ اہل بیت علیہم السلام کو اپنے بندوں کے لئے (ہدایت کا نشان) بنایا اور اپنے شہروں میں روشنی کا مینار۔

یُرْفَعُ لَهٗ فِیْ کُلِّ بَلْدَةٍ مَّنَارٌ یَنْظُرُ مِنْهُ اِلٰی اَعْمَالِ الْعِبَادِ - امام کے لئے ہر شہر میں ایک مینار بلند کیا جائے گا جس پر سے وہ لوگوں کے اعمال دیکھیں گے۔

ذُوالْمَنَارِ - یمن کا بادشاہ جس کا نام ابرہہ تھا وہ کیا کرتا جب کسی ملک کو لوٹنے کے لئے جاتا تو راستہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے مینار بناتا جاتا تاکہ لوٹتے وقت راستہ نہ بھولے۔

بابُ المیم مع الواو

مُوْبَذٌ یا مُوْبَذَانٌ - پارسیوں کا حاکم ان کا کاہن حکیم فیلسوف بڑا عالم قاضی القضاۃ۔

فَاَرْسَلَ كِسْرٰى اِلَى الْمُوْبَذَانِ - پھر کسریٰ نے موبذان کی طرف کسی کو بھیجا-

مَوْتٌ - مرجانا، تھم جانا، ٹھنڈی ہو جانا، بیٹھ جانا یعنی کم ہو جانا، زور مٹ جانا، چوس لینا، سور ہنا، پرانا ہونا-

مَوَتَانٌ مَوَاتٌ - زمین کا عمارت اور باشندوں سے خالی ہونا-

تَمْوِيْتٌ - مارڈالنا-

اِمَاتَةٌ - مارڈالنا، مغلوب کرنا، اونٹنی کا یا عورت کا بچہ مر جانا - جانوروں میں موت پھیل جانا، خوب پکانا اور گلانا-

تَمَاوُتٌ - موت کا دعویٰ کرنا-

اِسْتِمَاتَةٌ یا اِسْتِمَاتٌ - موت کو طلب کرنا، لاغری کے بعد موٹا ہونا-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ - شکر ہے اس خدا کا جس نے مارڈالنے (سلا دینے) کے بعد ہم کو جلایا اور اس کے پاس (ایک دن سب کو) جمع ہونا ہے (یہاں موت سے مراد نیند ہے - عربی زبان میں مَوْت کئی معنوں میں مستعمل ہوتی ہے منجملہ ان کے ایک ٹھہر جانا جیسے کہتے ہیں مَاتَتِ الرِّيْحُ آندھی تھم گئی - کبھی قوت نامیہ کے زوال کو موت کہتے ہیں جیسے يُحْيِى الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کبھی قوت حسیہ کے زوال جیسے يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا کبھی قوت عاقلہ کے زوال کو جیسے اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ کبھی ڈر اور خوف اور گھبراہٹ کو جیسے وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ - کبھی شاق اور دشوار حالتوں کو جیسے محتاجی، ذلت، سوال، بڑھاپا، گناہ وغیرہ)-

اَوَّلُ مَنْ مَّاتَ اِبْلِيْسُ - سب سے پہلے ابلیس نے گناہ کیا-

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ هَامَانَ قَدْ مَاتَ فَلَقِيَهٗ فَسَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ لَهٗ اَمَا تَعْلَمُ اَنْ مَّنْ اَفْقَرْتُهٗ فَقَدْ اَمَتُّهٗ - حضرت موسیٰ سے کہا گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے کہلا بھیجا کہ ہامان مر گیا، پھر ایسا ہوا کہ ہامان ان کو راستہ میں ملا - حضرت موسیٰ نے پروردگار سے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے؟ پروردگار نے فرمایا - کیا تم نہیں جانتے جس کو میں نے محتاج کر دیا گویا اس کو مار ڈالا-

اَللَّبَنُ لَا يَمُوْتُ - دودھ نہیں مرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مر گئی اور کسی بچہ نے مرنے کے بعد اس کا دودھ پیا تو رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی - بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ دودھ کو چھاتی میں سے نچوڑ کر علیحدہ کر کے کسی بچہ کو پلایا جائے تو اس سے بھی رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی - حالانکہ زندہ میں جو جزء کاٹ لیا جائے وہ میت ہوتا ہے مگر دودھ اور بال اس میں سے مستثنیٰ ہیں)-

اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ - سمندر کا مردہ حلال ہے (مچھلی وغیرہ سمندر کے کل جانور)-

مَنْ مَّاتَ بِغَيْرِ اِمَامٍ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً - جو شخص بغیر امام کے مر جائے یعنی شرعی امام ہوتے ہوئے اس سے بیعت نہ کرے اس سے الگ رہے اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی (یعنی مشرکوں کی سی - جاہلیت کے زمانہ میں جن کا کوئی امام نہ تھا - بعض نے کہا یہ حدیث عام ہے ہر ایک زمانہ میں ہر ایک مسلمان پر واجب ہے)-

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً - (اگرچہ یہ حدیث اہل سنت کے عقائد کی کتابوں میں اس لفظ سے مذکور ہے مگر حدیث کی کتابوں میں مجھ کو اس لفظ سے نہیں ملی، اس کا مطلب یہ ہے کہ) جو شخص مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانے اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی-

مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِىْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً - جو شخص مر جائے اور اس نے کسی امام سے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی-

مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً - جو شخص بادشاہ اسلام کی اطاعت سے (بلاوجہ شرعی) نکل جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی-

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ - جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو کر مر جائے درحقیقت وہ مر گیا (یعنی آخرت میں بھی اس کو چین نصیب نہ ہوگا)-

لَمْ يَكُنْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُتَحَزِّقِيْنَ وَلَا

مُتَمَاوِتِيْنَ - آنحضرتؐ کے اصحاب نہ بخیل تھے اور نہ مردہ دل تھے یعنی عبادت میں کم ہمت نہ تھے۔

رَاٰى رَجُلًا مُّطَاطِيًا رَأْسَهٗ فَقَالَ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَيْسَ بِمَرِيْضٍ وَّ رَاٰى رَجُلًا مُّتَمَاوِتًا فَقَالَ لَاتُمِتْ عَلَيْنَا دِيْنَنَا اَمَاتَكَ اللّٰهُ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا اپنا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے' تو کہا ارے اپنا سر اٹھا اسلام بیمار نہیں ہے (مسلمان کو سست ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے) اور ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ناتوانی ظاہر کر رہا تھا تو کہا ارے ہمارے دین کو مت مار اللہ تجھ کو مارے (عبداللہ بن عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ یہ زمانہ تو اسلام کی قوت اور شوکت کا زمانہ ہے اس وقت مسلمان ضعف اور ناتوانی کی شکل بنا کر کیوں بیٹھیں)۔

نَظَرَتْ اِلٰى رَجُلٍ كَادَ يَمُوْتُ تَخَافُتًا فَقَالَتْ مَا لِهٰذَا فَقِيْلَ اِنَّهٗ مِنَ الْقُرَّاءِ فَقَالَتْ كَانَ عُمَرُ سَيِّدَ الْقُرَّاءِ كَانَ اِذَا مَشٰى اَسْرَعَ وَ اِذَا قَالَ اَسْمَعَ وَ اِذَا ضَرَبَ اَوْجَعَ - حضرت عائشہؓ نے ایک شخص کو دیکھا اتنی آہستہ بات کر رہا تھا جیسے کوئی مرتا (مرجونا) ہوتا ہے۔ ضعف و ناتوانی سے مرنے کے قریب تھا تو پوچھا اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ قرآن کے قاریوں میں سے ہے (رات دن قرآن پڑھتے پڑھتے اس حال کو پہنچا ہے' ناتواں ہو گیا ہے) تب حضرت عائشہؓ نے کہا عمرؓ تو تمام قاریوں کے سردار تھے پھر بھی (ایسے چست و چالاک مستعد کہ) جب چلتے تو تیز چلتے' جلدی جلدی' اور جب کوئی بات کرتے تو (سب کو) سنا دیتے اتنا پکار کر کہتے کہ لوگ سن لیتے اور جب مار لگاتے تو درد پیدا کر دیتے (غرض یہ کہ ان کے ہاتھ' پاؤں' زبان تمام اعضاء میں زور تھا حالانکہ قرآن کے بھی بڑے قاری تھے۔ مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں اپنی قوت کھپا دینا' بیوقوفی کی نشانی ہے قوائے جسمانی اور روحانی دونوں کا خیال رکھنا چاہئے)۔

اَرَى الْقَوْمَ مُسْتَمِيْتِيْنَ - میں دیکھتا ہوں یہ لوگ موت کے طالب ہیں لڑ کر مر جائیں گے بھاگیں گے نہیں (یہ جنگ بدر میں صحابہؓ کا حال بیان کیا)۔

يَكُوْنُ فِى النَّاسِ مُوْتَانٌ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ - ایک عام موت لوگوں پر ایسی آئے گی جیسے بکریوں میں ایک بیماری آتی ہے (صدہا مرنا شروع ہو جاتی ہیں کہتے ہیں یہ پیشین گوئی حضرت عمرؓ کی خلافت میں پوری ہوئی۔ عمواس میں جو ایک قریہ ہے بیت المقدس کا ایسا طاعون آیا کہ تین دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے)۔

مَنْ اَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ - جو شخص ایک بنجر زمین کو (جس میں نہ زراعت ہو نہ آبادی) آباد کرے (وہ کسی کی ملک نہ ہو) تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہوگا (حاکم کو اس کو بے دخل نہ کرنا چاہئے آباد کرنے سے اس کی حقیت دائمی ہو گئی)۔

مَوَتَانُ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ - جو بنجر زمین کسی کی ملک نہ ہو وہ اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

كَانَ شِعَارُنَا يَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ - اس جنگ میں ہمارا شعار یہ تھا اے منصور مار (شعار کہتے ہیں اس اصطلاحی فقرہ کو جو لشکر والے آپس کی صلاح سے تجویز کر لیتے ہیں تاکہ رات کی تاریکی میں دشمن دوست کی تمیز ہو سکے)۔

مترجم: کہتا ہے قدیم زمانہ کی جنگوں میں روشنی کا سامان ایسا نہ تھا جو ہمارے زمانہ میں ہے اب جنگی مہتابیاں ایسی نکلی ہیں اور سرچ لائٹ کہ ان کی وجہ سے دن کی طرح روشنی ہو جاتی ہے اور دشمن دوست کی تمیز بخوبی ہو جاتی ہے۔

مَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا - جو شخص پیاز اور لہسن کھانا چاہے تو ان کو خوب پکار کر بو مار کر کھائے۔

اَمَّا هَمْزُهٗ فَالْمُوْتَةُ الْجُنُوْنُ - شیطان کا ہمز یہ ہے کہ آدمی دیوانہ ہو جائے۔

مُوْتَه - ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں جہاں بڑی جنگ ہوئی تھی۔

لَكَ مَحْيَاهَا وَ مَمَاتُهَا - تیرے ہی اختیار میں اس کی زندگی اور موت ہے (اور کسی سے میں مدد نہیں چاہتا۔ بس تیرا ہی ہو گیا ہوں' سب سے کاٹ کر تجھ سے جڑ گیا ہوں یا زندگی اور موت دونوں حالتوں میں میرا عمل خالص تیری رضامندی کے لئے ہے)۔

اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ فَاَمَاتَهُمْ - گناہ گار مسلمانوں کو دوزخ کی آگ ان کے گناہوں کی وجہ سے لگے گی۔ لیکن پھر

اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے گا یا آگ ان کو مار کر بے حس کر دے گی (اسی حال میں جب تک اللہ کو منظور ہے پڑے رہیں گے۔ پھر جب پروردگار کو ان کا نکالنا منظور ہوگا تو بہشت کی نہروں پر ڈال دیئے جائیں گے وہاں جی اٹھیں گے)۔

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ زندگی اور موت کے فتنے۔

رَبِّ اَمِتْنِیْ یا اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ۔ پروردگار مجھ کو پاک زمین میں مار یا پاک زمین (بیت المقدس) سے نزدیک کر دے۔

مَنْ مَّاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (دین کی خدمت میں اپنی موت سے مر جائے وہ بھی شہید ہے (یعنی شہیدوں کا درجہ اس کو ملے گا مثلاً کوئی علم دین کی طلب میں یا مجاہدین کی خدمت میں ان کی خبر گیری، علاج معالجہ میں یا بیواؤں اور یتیموں کی خدمت میں علم دین کی اشاعت اسلام کی ترقی کی تدابیر میں مر جائے)۔

مَنْ لَّمْ یُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ۔ جو شخص دل میں بھی جہاد کی نیت نہ رکھے وہ منافق رہ کر مرے گا (بعض نے کہا یہ حدیث آنحضرتؐ کے زمانہ میں خاص ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک ہر زمانہ کے لئے عام ہے مومن کو تیار رہنا چاہئے کہ جب جہاد کے شرائط پورے ہوں گے تو وہ ضرور جہاد کرے گا)۔

وَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّ اَنْتَ فِیْهِمْ۔ جب لوگوں میں موت پھیل جائے اور آپ ان میں موجود ہوں۔

وَتُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ۔ اور موت پر یقین کرے (کہ ہر زندہ کے لئے مرنا لازم ہے یہاں تک کہ ایک روز ساری دنیا فنا ہو جائے گی۔ بعض نے کہا موت پر یقین کرنا یہ ہے کہ موت کو اللہ کے حکم سے سمجھے نہ کہ فساد مزاج یا اخلاط کی وجہ سے)۔

تَدْفَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ۔ بری موت کو جس میں آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ کی یاد بھلا دیتا ہے، دفع کرتی ہے۔

مِیْتَةِ السُّوْءِ۔ بری موت (جیسے مکان سے گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے زہر سے یا جہاد میں بھاگنے کے بعد مرے)۔

کَیْفَ اَنْتَ اِذَا عَلَیْكَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ اَوْ قَاتِهَا۔ اس دن تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر ایسے لوگ امیر (حاکم) ہوں گے جو نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر مار ڈالیں گے (مکروہ وقتوں میں پڑھیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ایسے وقت میں تو بہ کر کے چپکے سے اکیلے اول وقت نماز پڑھ لے پھر جماعت میں ان کے ساتھ بھی شریک ہو جا)۔

فَاقْرَءُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ۔ سورۂ یٰسین کو ان لوگوں کے پاس پڑھو جو مرنے کے قریب ہوں (لیکن مر جانے کے بعد نعش کے پاس تلاوت قرآن کرنا، اس میں اختلاف ہے)۔

جِیْئَ بِالْمَوْتِ۔ (قیامت کے دن) موت کو (ایک مینڈھے کی صورت میں) لائیں گے پھر اس کو ذبح کر دیں گے۔ (اس لئے کہ وہاں کسی کو موت آنے والی نہیں)۔

حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ مَوْتِیْ خَیْرٌ لَّكُمْ۔ میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میرا مرنا بھی تمہارا لئے بہتر ہے (کیونکہ زندگی میں تو دین کے احکام آپ سے سیکھتے تھے آپ کی صحبت سے طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل کرتے تھے۔ آپ کی وفات سے یہ بھلائی ہوئی کہ آپ کی امت کے اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر اچھے اعمال دیکھتے ہیں تو اللہ کا شکر کرتے ہیں اگر برے اعمال دیکھتے ہیں تو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں)۔

مَنْ اَحْیَا سُنَّةً اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ۔ میری سنت جو مر گئی ہو (لوگوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو) کوئی اس کو میرے بعد زندہ کرے (از سر نو اس پر عمل شروع کرے)۔

كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ۔ ہم میں سے ہر شخص موت کو ناپسند کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیَّ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ یا اللہ! موت کی سختیاں مجھ پر آسان کر دے۔

اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ موت ایک پل ہے جس کو عبور کر کے دوست اپنے دوست سے مل جاتا ہے۔

مَاتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ

سِتِّيْنَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ كَذٰلِكَ- آنحضرتؐ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی اسی طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ (دونوں تریسٹھ برس کے ہو کر گزرے)-

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ- میں نے آنحضرت کو اس وقت دیکھا جب آپ کی وفات ہو رہی تھی-

بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيَا- میں تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرے ہی نام پر مروں گا یا تیرا ہی نام لے کر سوتا اور جاگتا ہوں-

لَيْسَ مَنْ مَاتَ وَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ اِنَّمَا الْمَيِّتُ مَيِّتُ الْاَحْيَاءِ- جو شخص مر گیا اور آرام راحت میں چل دیا وہ درحقیقت مردہ نہیں ہے مردہ وہ ہے جو زندہ رہ کر مردہ ہے (اللہ کی یاد سے غافل دنیا کے دھندوں میں عیش وعشرت میں ڈوبا ہوا ہے)-

صِفْ لَنَا الْمَوْتَ- اخیر تک (امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا) موت کی کیفیت تو بیان فرمایئے (آپ نے فرمایا مومن کے لئے موت ایسی ہے جیسے ایک نہایت عمدہ خوشبودار چیز سونگھے اور اس سے نیند آجائے ساری تھکاوٹ اور تکلیف مٹ جائے اور کافر کے لئے ایسی ہے جیسے سانپوں اور بچھوؤں کا کاٹنا)-

اِشْتَرِ الْمَوْتَانَ وَلَا تَشْتَرِ الْحَيَوَانَ- بے جان چیزیں خرید (جیسے مکان، زمین، باغ، اسباب و آلات فرنیچر وغیرہ) اور جاندار چیزیں مت خرید (اونٹ، گھوڑے، گائے، بیل، بکریاں، غلام لونڈی وغیرہ کھانے پینے والے)-

مَوْجٌ- موجیں اٹھنا اور بلند ہونا، اختلاف اور اضطراب ہونا، مائل ہو جانا-

تَمَوُّجٌ- خوب جوش مارنا-

مَاجَ النَّاسُ- لوگ ایک دوسرے سے بھڑ گئے (مَوْجٌ کی جمع اَمْوَاجٌ ہے)-

مَاجَ الْبَحْرُ- سمندر نے جوش مارا-

مُوْدِيٌ- پورا ہتھیار بند-

اَرَاَيْتَ رَجُلًا مُوْدِيًا نَشِيْطًا- بتلاؤ ایک شخص پورا ہتھیار بند ہو کر خوشی خوشی نکلا-

مَوْرٌ- بلندی پر جانا، جاری ہونا، موج مارنا، جلدی جلدی حرکت کرنا، آنا جانا، اڑنا، اکھیڑنا-

اِمَارَةٌ- اڑانا، بہانا-

تَمَوُّرٌ- آمد و رفت-

اِنْمِيَارٌ- گر جانا-

اِمْتِيَارٌ- سونت لینا-

فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَاِذَا اَنْفَقَ مَارَتْ عَلَيْهِ- لیکن خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کا روپیہ آتا جاتا رہتا ہے-

سُئِلَ عَنْ بَعِيْرٍ نَحَرُوْهُ بِعُوْدٍ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَارَ مَوْرًا فَكُلُوْهُ وَ اِنْ ثَرَّدَ فَلَا- سعید بن مسیب سے پوچھا گیا- ایک اونٹ کو لکڑی سے نحر کیا، انھوں نے کہا اگر خون زمین پر زور سے بہہ گیا تو اس کو کھاؤ اور اگر تھوڑا ٹپک کر رہ گیا تو مت کھاؤ (کیونکہ وہ ذبح نہیں ہوا)-

لَمَّا نُفِخَ فِيْ اٰدَمَ الرُّوْحُ مَارَ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَطَسَ- جب حضرت آدمؑ کے پتلے میں روح پھونکی گئی تو ان کے سر میں چکر مارنے لگی، ان کو چھینک آگئی-

وَنُجُوْمٌ تَمُوْرُ- اور ستارے آتے جاتے ہیں-

فَتَرَكْتُ الْمَوْرَ وَ اَخَذْتُ فِي الْجَبَلِ- میں نے راستہ چھوڑ دیا اور پہاڑ میں چل دیا-

اِنْتَهَيْنَا فَوَجَدْنَا سَفِيْنَةً قَدْ جَاءَتْ مِنْ مَّوْرٍ- ہم اخیر تک پہنچے وہاں ہم نے ایک کشتی دیکھی جو مور کی طرف سے آ رہی تھی (مور ایک مقام کا نام ہے وہاں پانی جاری ہے اس لئے اس کو مور کہا)-

فَكَبَسَ الْاَرْضَ عَلٰى مَوْرِ الْاَمْوَاجِ الْمُسْتَفْحِلَةِ- اور زمین کو حرکت کرتی ہوئی موجوں پر بچھایا جو نر جانور کی طرح اضطراب کر رہی تھیں-

اَلْتَوُوْا عَلٰى اَطْرَافِ الرِّمَاحِ فَاِنَّهٗ اَمْوَرُ لِلْاَسِنَّةِ- برچھوں کے کناروں پر کچھ لپیٹ دو ایسا کرنے سے بھالیں جلد حرکت کرتی ہیں-

مَارْمَاهِيْ- ایک مشہور مچھلی ہے جو سانپ کی طرح ہوتی

ہے (بام مچھلی) اس کا معرب مَار مَاھِج ہے-)

اَلْمَارُ مَاهِیْ وَالْجِرِّیْ وَالزِّمَارُ مُسُوْخٌ مِّنْ طَائِفَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ - مار ماہی اور جری اور زمار (یہ تینوں مچھلی کی قسم ہیں) جو بنی اسرائیل کے لوگ مسخ کر دیئے گئے تھے-

یَا مَارِیْ اَیْقِنْ - (یہ سریانی فقرہ ہے یعنی) پروردگار سب کام درست کر دے-

قَطَاةٌ مَّارِیَةٌ - چکنا پرندہ-

مَوْزَجٌ - موزے کا معرب ہے-

اِنَّ امْرَأَةً نَزَعَتْ خُفَّهَا اَوْ مُوْزَجَهَا فَسَقَتْ بِهٖ کَلْبًا - ایک عورت نے اپنا موزہ اتارا یا پاتابہ پھر اس سے ایک کتے کو پانی پلایا-

مَوْسٌ - مونڈنا، صاف کرنا-

مُوْسٰی - استرہ-

فَاسْتَعَارَ مُوْسٰی - ایک استرہ مانگا-

اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰی اٰخَرُ - یہ دوسرے موسیٰ تھے (نہ کہ وہ موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے)-

کَتَبَ اَنْ یَّقْتُلُوْا مَنْ جَرَتْ عَلَیْهِ الْمَوَاسِیُ - حضرت عمرؓ نے فوج کے سرداروں کو یہ لکھا کہ جن کافروں پر استرے چل چکے ہیں (یعنی ان کے زیر ناف کے بال اگ آئے ہیں) ان کو مار ڈالو (وہ جوان ہو گئے ہیں)-

طِیْنَةُ خَبَالٍ صَدِیْدٌ یَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُؤْمِسَاتِ - طینۃ الخبال (جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے) ایک پیپ ہے جو بدکار عورتوں کی شرم گاہ سے نکلے گی-

مَوْشٌ - انگور کے باقی گچھے طلب کرنا-

مَاشٌ - ایک دال کا دانہ ہے اس کی عمدہ قسم ہندوستان میں ہوتی ہے پھر یمن میں، اور شام میں بہت خراب ہوتی ہے-

مَاشٌ - گھر کے سامان کو بھی کہتے ہیں-

اَلْمَاشُ خَیْرٌ مِّنْ لَاشٍ - گھر کا کچھ بھی سامان ہو گو کم قیمت سہی پر کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہے (انگریزی میں بھی یہ مثل ہے سم تھنگ از بیٹر دین نو تھنگ (Some thing is better than nothing)-

کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ تُسَمّٰی ذَاتَ الْمَوَاشِیْ - آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی اس کا نام ذات المواشی تھا- (ابو موسیٰ کہتے ہیں مجھ کو معلوم نہیں یہ لفظ صحیح ہے یا نہیں)-

مَوْصٌ - نرمی سے دھونا-

تَمْوِیْصٌ - صاف کرنا، دھونا-

مُوَاصَةٌ - دھوون کا پانی-

مَوْصٌ - گھاس کو بھی کہتے ہیں-

مُصْتُمُوْهُ کَمَا یُمَاصُ الثَّوْبُ ثُمَّ عَدَوْتُمْ عَلَیْهِ فَقَتَلْتُمُوْهُ - (حضرت عائشہؓ نے کہا) تم نے پہلے تو عثمانؓ کو نرمی سے رگڑا جیسے کپڑا رگڑا جاتا ہے (ان سے چند خواہشیں کیں، جن کو انھوں نے پورا کر دیا) پھر تم نے ان پر زیادتی کی ان کو مار ڈالا-

مَوْقٌ - ستا ہونا-

مَوَاقَةٌ اور مُتُوْوْقٌ اور مُوْقٌ - حماقت اور غباوت، ہلاکت-

اِنْمِیَاقٌ - ہلاک ہونا-

مَائِقٌ - احمق-

مُوْق - گوشۂ چشم اور ایک غلیظ موزہ جو پاتابے کے اوپر پہنا جاتا ہے-

اِنَّ امْرَأَةً رَأَتْ کَلْبًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا - ایک عورت نے گرمی کے دن ایک کتے کو دیکھا (وہ بہت پیاسا تھا) اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر کر اس کو پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا-

اِنَّهٗ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی مُوْقَیْهِ - آنحضرتؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا-

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ عَرَضَتْ لَهٗ مَخَاضَةٌ فَنَزَلَ عَنْ بَعِیْرِهٖ وَ نَزَعَ مُوْقَیْهِ وَ خَاضَ الْمَاءَ - حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں آئے تو راستہ میں پانی کا ایک چشمہ ملا، آپ اونٹ پر سے اترے اور اپنے موزے اتارے پانی میں گھس گئے اس طرح پاؤں دھو لئے-

كَانَ يَكْتَحِلُ مَرَّةً مِنْ مُوْقِهِ وَ مَرَّةً مِنْ مَاقِهِ- آنحضرتؐ ایک بار موق کی طرف سے سرمہ لگاتے ایک بار ماق کی طرف سے (اس کی تفسیر ماق میں گزر چکی ہے)-

لَاتَصْحَبِ الْمَائِقَ فَاِنَّهٗ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهٗ وَ يَوَدُّ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ- احمق کی صحبت میں مت رہ وہ اپنے (حماقت کے) کام کو تیری نظر میں اچھا قرار دے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس کی طرح احمق ہو جائے-

كُفْرُ النِّعَمِ مُوْقٌ وَّ مُجَالَسَةُ الْاَحْمَقِ شُوْمٌ- احسان فراموشی اور ناشکری حماقت ہے اور احمق کی صحبت منحوس ہے-

مَوْقَان- ایک مقام کا نام ہے-

مَوْلٌ- مال دینا' مال دار ہونا (جیسے مُؤُوْلٌ ہے)-

تَمْوِيْلٌ- مال دار کرنا-

اِمَالَةٌ- مال دینا-

تَمَوُّلٌ اور اِسْتِمَالَةٌ- مال دار ہونا-

مَالٌ- ہر وہ چیز جس پر ملک ہو سکتی ہے اور اصطلاحی حساب میں مال وہ عدد ہے جو کسی عدد کو فی نفسہ ضرب دینے سے حاصل ہو- مثلاً ۱۶ مال ہے چار کا- پھر ۱۶ کو اگر ۱۶ میں ضرب دیں تو اس کو مال المال کہیں گے-

رَجُلٌ مَّالٌ نَالٌ- مال دار دینے والا-

نَهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ- آنحضرتؐ نے مال کو تباہ کرنے سے منع فرمایا (یعنی جانور کو پال کر اس کی خبر نہ لینے سے یہاں تک کہ وہ ہلاک یا ضعیف ہو جائے- بعضوں نے کہا مال کو تباہ کرنا یہ ہے کہ حرام کاموں میں خرچ کیا جائے بعضوں نے کہا بے ضرورت اس کا خرچ کرنا گو مباح چیزوں میں ہو یہ اسراف اور تبذیر ہے اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دو جوڑے کپڑوں کی ضرورت ہو اور دس جوڑے خریدے یا ضرورت سے زائد بے کار مکانات بنوائے یا فرنیچر رکھے- عرب لوگ اکثر مال سے اونٹ مراد لیتے ہیں جیسے ایک اعرابی نے آنحضرتؐ سے آکر عرض کیا هَلَكَ الْمَالُ وَ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ یعنی بارش نہ ہونے کی وجہ سے اونٹ مر گئے اور راستے بند ہو گئے)-

مَا جَاءَ كَ مِنْهُ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ عَلَيْهِ فَخُذْهُ وَ تَمَوَّلْهُ- جو مال تیرے پاس اس طرح آ جائے کہ تو اس کا انتظار نہ کر رہا ہو تو اس کو لے لے اور مال دار بن جا (وہ خداوند کریم کا عطیہ ہے البتہ جس مال کے لئے تو نے فکر کی ہو اور اس کے آنے کا تجھ کو پہلے سے انتظار ہو وہ نہ لے)-

لَاتُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا- وہ عورت خاوند کے خلاف نہ کرتی ہو نہ اپنے نفس میں (یعنی خاوند کو صحبت سے نہ روکتی ہو) اور نہ اپنے مال میں (حالانکہ مال تو شوہر کا ہوتا ہے مگر عورت کا مال اس لئے کہا کہ خاوند اس کے قبضہ میں دے دیتا ہے اس کے ہاتھ خرچ کراتا ہے یا حقیقۃً عورت کا مال مراد ہے جب خاوند نادار ہو اس کے پاس کوڑی نہ ہو)-

مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ- جو شخص ایک غلام کو آزاد کرے اور اس نے مال کمایا ہو (تو وہ مال مالک یعنی آزاد کرنے والے کا ہوگا- مگر جب مالک تصدیق کے طور پر اس کا کمایا ہوا مال بھی اس کو دے دے تو یہ اور بات ہے)-

بِعْتُ مَالًا بِالْوَادِيْ- میں نے وادی میں ایک زمین بیچی-

هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ- اونٹ مر گئے (یا تمام قسم کے اموال مراد ہیں حیوانات اور نباتات اور نقود وغیرہ)-

غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ- مال جوڑنے کی نیت نہ ہو-

يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ- ان کو اپنے کھیتوں اور باغوں میں مشغول رہنا پڑتا تھا (آنحضرتؐ کی صحبت میں دن رات نہیں رہ سکتے تھے)-

نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ- حلال مال نیک شخص کے لئے کیا اچھا ہے (کیسی عمدہ نعمت ہے)-

مُوْمٌ- شمع موم جو شہد کے چھتہ میں سے نکلتا ہے-

وَ اَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُصَفًّى مِنْ مُوْمِ الْعَسَلِ- اور نہریں ہیں شہد کی جن میں موم نہیں ہے (موم ان میں نہیں ملا ہے جیسے دنیا کے شہد میں ہوتا ہے)-

مُوْمِسَةٌ- بدکار عورت (اس کی جمع مَيَامِسُ اور مَوَامِسُ آئی ہے- اکثر محدثین مَيَامِيْس کہتے ہیں لیکن وہ صحیح نہیں ہے)-

حَتّٰی تَنْظُرَ فِیْ وُجُوْہِ الْمُوْمِسَاتِ - یہاں تک کہ تو بدکار عورتوں کا منہ دیکھے-

اَکْثَرُ تَبَعِ الدَّجَّالِ اَوْلَادُ الْمَیَامِسِ یا اَوْلَادُ الْمَوَامِسِ - دجال کے پیرو اکثر زنا کی اولاد ہوں گے-

مُوَیْہٌ - یہ تصغیر ہے مَاءٌ کی جس کی اصل مَوَہٌ تھی' بمعنی پانی (اس کی جمع اَمْوَاہٌ اور مِیَاہٌ آئی ہے اور اَمْوَاءٌ بھی منقول ہے- نسبت مَاهِی ومَائِی دونوں آئی ہیں)-

کَانَ مُوْسٰی یَغْتَسِلُ عِنْدَ مُوَیْہٍ - حضرت موسیٰ ایک پانی پر غسل کر رہے تھے-

کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْتَرُوْنَ السَّمَنَ الْمَائِیَّ - آنحضرت ﷺ کے اصحاب مائی گھی خریدتے تھے (جو ماہ مقام میں تیار کیا جاتا تھا)-

مَاهُ الْبَصْرَةِ وَمَاهُ الْکُوْفَةِ - دونوں مقاموں کے نام ہیں-

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْمَاءِ - آنحضرتؐ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا (یعنی جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور دوسرا شخص محتاج ہو اس کے پاس پیسہ نہ ہو تو اس کو مفت دے دے)-

اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ - یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے (کہتے ہیں صحابہؓ نے اس میں اختلاف کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا- اگر کوئی شخص دخول کرے لیکن انزال نہ ہو تو تم اس پر حد اور رجم واجب کرتے ہو لیکن ایک صاع پانی کا واجب نہیں کرتے)-

تَمْوِیْہٌ - طمع کرنا' حق و باطل کو ملا دینا' حق و باطل میں التباس کر دینا-

بابُ المیم مع الهاء

مَهْ - (اسم فعل ہے) یعنی ٹھہر' باز رہ' کیا کہتا ہے یا خاموش رہ-

مَهْجٌ - بیماری کے بعد منہ اچھا ہو جانا' جماع کرنا' دودھ پلانا-

اِمْتِهَاجٌ - جان نکل جانا-

وَاسْتَنْقَذَ مُهْجَتَهٗ - اور ان کے دل کا خون نکال لیا-

مُهْجَةٌ - خون یا دل کا خون یا روح (اس کی جمع مُهَجٌ اور مُهَجَاتٌ ہے)-

مَهْدٌ - کمانا' عمل کرنا' بچھانا-

تَمْهِیْدٌ - بچھانا' روندنا' آسان کرنا' برابر کرنا' درست کرنا' پھیلانا' قبول کرنا' تیار کرنا-

تَمَهُّدٌ - ٹھکانا لینا' آسان ہونا' درست ہونا-

اِمْتِهَادٌ - کمانا' عمل کرنا' پھیلانا-

مِهَادٌ - بچھونا-

مَهْدٌ - زمین اور وہ مقام جو بچے کو لٹانے کے لئے زمین پر تیار کیا جاتا ہے (اس کا ترجمہ نہالچہ مناسب ہے- بعض نے گہوارہ اور جھولا ترجمہ کیا ہے مگر وہ ٹھیک نہیں ہے)-

مَهِیْد - خالص مکھن-

مَهْرٌ - عورت کا مہر مقرر کرنا یا مہر دینا-

مَهْرٌ یا مُهُوْرٌ یا مَهَارَةٌ - ماہر ہونا یعنی حاذق-

تَمْهِیْرٌ - گھوڑے کا بچہ طلب کرنا یا گھوڑے کا بچھیرا رکھنا-

مُمَاهَرَةٌ - حذاقت میں غلبہ کرنا-

اِمْهَارٌ - مہر مقرر کرنا' مہر دینا' گھوڑی کا بچہ دار ہونا-

تَمَهُّرٌ - حاذق ہونا-

مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْکِرَامِ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ - جو شخص قرآن کو بلا تکلف مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی مثال ان عزت دار پیغام لانے والے نیک فرشتوں کی مثال ہے-

اَمْهَرَهَا النَّجَاشِیُّ مِنْ عِنْدِهٖ - نجاشی بادشاہ حبش نے ام المومنین ام حبیبہؓ کا مہر اپنے پاس سے ادا کر دیا (اور ان کو آنحضرتؐ کے نکاح میں دے دیا)-

اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا - لونڈی کو آزاد کر کے اس کا مہر اسی کی ذات کو قرار دیا اور اس سے نکاح کر لیا-

یُنْتَجُ الْمُهْرُ - گھوڑے کا بچہ (بچھیرا) پیدا ہوگا-

نَھٰی عَنْ مَهْرِ الْبَغِیِّ - بدکار عورت کی خرچی سے منع کیا (یعنی اس کی خرچی مال حرام ہے)-

مَهْرُ السُّنَّةِ - سنت کے مطابق مہر (وہ پانچ سو درہم ہے جس کی قیمت پچاس دینار ہوتی ہے اور کلدار تقریباً سوا سو روپے کم وبیش ہوتے ہیں)-

كَانَ لِدَاوُدَ ثَلٰثُ مِائَةِ بِنْتٍ مَّهِيْرَةٍ وَّسَبْعَ مِائَةِ سَرِيَّةٍ - حضرت داؤدؑ کی تین سو عورتیں مہر مقرر کی ہوئیں یعنی نکاحی تھیں اور سات سو لونڈیاں تھیں (جملہ ایک ہزار)-

مِهْرَاسٌ - وہ پتھر جس سے چیزوں کو کوٹتے ہیں- بعض نے کہا کھدا ہوا پتھر جس میں پانی بھرتے ہیں-

فَقُمْتُ اِلٰی مِهْرَاسٍ - میں ایک پتھر کی طرف اٹھا-

مَهْزُوْرٌ - ایک وادی کا نام ہے بنی قریظہ میں-

مَهْشٌ - جلانا، چھیلنا-

اِمْتِهَاشٌ - جل جانا، استرے سے منہ کے بال صاف کرنا-

اِنَّهٗ لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَمَهِّشَةَ - آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو اپنے منہ کے بال استرے سے صاف کرے-

مَهْقٌ - دوڑنا-

مَهَقٌ - چونے کی طرح سفید ہونا جس میں مطلق سرخی نہ ہو-

لَمْ يَكُنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ - آنحضرتؐ کا رنگ چونے کی طرح سفید نہ تھا-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَقُ لَيْسَ بِاَبْيَضَ - آنحضرتؐ کا رنگ سفید تھا مگر بہت سفید نہ تھا (بعض نے کہا اس روایت میں راوی نے غلطی کی ہے، صحیح لَيْسَ بِاَبْهَقَ ہے، بَهَق کہتے ہیں اس سفیدی کو جس میں نیلگونی ہو)-

مَهْلٌ یا مُهْلَةٌ - آہستگی اور نرمی سے کام کرنا، جلدی نہ کرنا-

مَهَلٌ - بھلائی میں آگے بڑھ جانا-

تَمْهِيْلٌ اور اِمْهَالٌ - مہلت دینا، نرمی کرنا، مبالغہ کرنا-

تَمَهُّلٌ - ٹھہر کر کام کرنا، جلدی نہ کرنا-

اِنْمِهْلَالٌ - اعتدال کرنا، سیدھا ہونا، ساکن ہونا، سست ہونا-

اِسْتِمْهَالٌ - مہلت چاہنا- مَهْلًا - ٹھہرو ٹھہرو-

اِدْفَنُوْنِیْ فِیْ ثَوْبَیَّ هٰذَیْنِ فَاِنَّمَا هُمَا لِلْمُهْلِ وَالتُّرَابِ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتقال کے وقت فرمایا- میں جو یہ دو پرانے کپڑے پہنے ہوں اسی میں مجھ کو دفن کر دینا کیونکہ یہ کپڑے پیپ اور مٹی کے لئے ہیں (اور یہ فرمایا کہ نئے کپڑوں کی زندوں کو بہ نسبت مردوں کے زیادہ احتیاج ہے

مُهْلَةٌ - (بحرکات ثلثہ میم) پیپ اور خون جو بدن سے بہتا ہے اسی سے گلے ہوئے تانبے کو مُهْلٌ کہتے ہیں بعض نے کہا مُهْلٌ تیل کا تلچھٹ- بعض نے کہا پگھلا ہوا سیسہ)-

اِذَا سِرْتُمْ اِلَی الْعَدُوِّ فَمَهْلًا مَهْلًا وَ اِذَا وَقَعَتِ الْعَيْنُ عَلَی الْعَيْنِ فَمَهْلًا مَهْلًا - حضرت علیؓ نے فرمایا جب دشمن کی طرف چلو تو آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے جب ان سے چار آنکھیں ہو جائیں تو آگے بڑھ کر حملہ کرو-

مَايَبْلُغُ سَعْيُهُمْ مَهْلَهٗ - ان کا دوڑنا اس کے آہستہ چلنے کے برابر نہیں ہے-

فَاَدْلَجُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ - پھر رات کو چلے ٹھہر ٹھہر کر-

وَيَطُوْلُ مَهَلُهٗ - ان کی مہلت لمبی ہوتی ہے-

لَاتُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ - خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ جب جان حلق تک آ لگے اس وقت تو کہے یہ مال اس کو دینا یہ مال اس کو دینا- اب تو ان لوگوں کا ہو ہی گیا (دوسری حدیث میں ہے اگر آدمی زندہ، صحیح اور سالم رہ کر ایک درہم خیرات کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مرتے وقت سو درہم خیرات کرے)-

مَهْلًا لِمَ تَبْكِیْ - ٹھہر تو کیوں روتی ہے-

اَلْمُهْلُ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ - آنحضرتؐ نے كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ کی تفسیر میں فرمایا کہ دوزخ کا پانی تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا (اور اتنا گرم ہوگا کہ) جب اس کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو منہ کی کھال گر جائے گی-

مَهِّلْنِیْ وَ نَفْسِیْ - مجھ کو مہلت دے-

تَمَهَّلَ فِیْ اَمْرِهٖ - اپنے کام میں توقف کیا-

مَهْمٌ - تیز دانت والا -

اَزْرَقُ مَهْمُ النَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ - نیلگوں تیز دانت والا' کان کھڑے کرنے والا (ازہری نے کہا اسی طرح منقول ہے' میں سمجھتا ہوں صحیح مَهْوُ النَّابِ ہے - عرب لوگ کہتے ہیں سَیْفٌ مَّهْوٌ یعنی تیز تلوار کاٹنے والی - زمخشری نے کہا یہ مصرعہ یوں ہے اَزْرَقُ مُمْهَی النَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ مُمْهٰی بمعنی تیز دھار یہ اَمْهَیْتُ الْحَدِیْدَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے لوہے کو تیز کیا - اس مصرعہ میں شاعر نے اپنے اونٹ کو بور بچہ (تینددوے) سے تشبیہ دی ہے آنکھوں کی نیلگونی میں اور جلد بھاگنے میں) -

مَهْمَا تُجَشِّمُنِیْ تَجَشَّمْتُ - جب تو مجھ کو تکلیف دے گا یا میری ملاقات چاہے گا میں اس کو تیرے لئے مہیا کر دوں گا -

مَهْمَهَةٌ - میدان یا جنگل جہاں پانی اور سبزی نہ ہو -

وَمَهْمَهٍ ظِلْمَانِ - اور تاریک میدان -

مَهْنٌ یا مَهْنَةٌ یا مِهْنَةٌ - خدمت کرنا' مارنا' کھینچنا' جماع کرنا -

مُمَاهَنَةٌ - عادت کرنا -

اِمْهَانٌ - خدمت لینا' ناتواں کر دینا -

اِمْتِهَانٌ - حقیر سمجھنا' کام میں لانا -

مَاهِنٌ - غلام' خدمت گار -

مَهْنَةٌ یا مِهْنَةٌ - خدمت اور کام میں ماہر ہونا -

ثِیَابُ مَهْنَةٍ - وہ کپڑے جو آدمی محنت اور مزدوری کے وقت پہنتا ہے -

مَاعَلٰی اَحَدِکُمْ لَوِاشْتَرٰی ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ جُمُعَتِهٖ سِوٰی ثَوْبَی مِهْنَتِهٖ - بھلا کیا برا ہے اگر تم میں سے کوئی دو کپڑے جمعہ کی نماز کے لئے خریدے ان کپڑوں کے علاوہ جو وہ خدمت اور کام کاج کے وقت پہنا کرتا ہے (کیونکہ خدمت اور کام کاج کے کپڑے اکثر غلیظ اور میلے ہو جاتے ہیں اگر جمعہ کے دن ان کو پہن کر آئے گا تو دوسرے لوگ نفرت کریں گے ان کو تکلیف ہوگی - دوسرے جمعہ مسلمانوں کی عید ہے' عید کے دن اچھے کپڑے پہننا دستور ہے) -

اِمْتَهَنُوْنِیْ - انھوں نے مجھ سے خوب خدمت لی -

اَکْرَهُ اَنْ اَجْمَعَ عَلٰی مَاهِنِیْ مَهْنَتَیْنِ - مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے خدمت گار سے دو خدمتیں ایک ہی وقت میں لوں (مثلاً کھانا بھی پکائے' تنوری روٹی بھی تیار کرے یا کھانا بھی پکائے حقہ بھی بھر بھر کر دیتا جائے' چائے بھی پلاتا جائے برتن بھی دھوتا جائے) -

کَانَ النَّاسُ مُهَّانَ اَنْفُسِهِمْ - لوگ اگلے زمانے میں اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے (آپ ہی اپنے خدمت گار ہوتے - ایک روایت میں کَانُوْا مَهْنَةَ اَنْفُسِهِمْ ہے معنی وہی ہیں) -

کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مَهْنَةِ اَهْلِهٖ - آنحضرتؐ اپنے گھر میں خانگی کام کرتے رہتے تھے (مثلاً دودھ دوہ لینا' کپڑا سی لینا' جوتا صاف کر لینا' جوتا ٹانک لینا - مجمع البحار میں ہے کہ یہی سنت ہے ہمارے پیغمبرؐ اور تمام سلف صالحین کی کہ اپنے گھر کے کام کچھ اپنے ہاتھ سے بھی کرتا رہے یہ نہیں کہ مدمغ بن کر سارے کام خدمت گاروں سے لے) -

لَیْسَ بِالْجَافِیْ وَلَا الْمُهِیْنِ - آنحضرتؐ نہ سخت مزاج تھے نہ کسی کو ذلیل سمجھتے تھے -

اَلسَّهْلُ یُوْطَأُ وَیُمْتَهَنُ - نرم اور خوش مزاج شخص روندا جاتا ہے اس کو ذلیل سمجھا جاتا ہے (ہر ایک شخص اس پر چیرہ دستی کرتا ہے اور وہ لوگوں کی سختی سہہ لیتا ہے) -

وَاَشْرِکُوْنَا فِی الْمِهَنِ - ہم کو محنت اور کام کاج میں شریک کر لو -

اِمْتَهَنُوْهَا - اس سے خدمت لی -

حَتّٰی یَجِیْئَ مُهَّانُنَا - یہاں تک کہ ہمارے خدمت گار آ جائیں (اس وقت کوڑا کچرا پھنکوا دیں گے یہ ابوسفیان نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا - آخر نہ پھنکوایا اور ایک درّہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے کھایا) -

وَامْتَهَنَکَ بِالزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ - (اے چاند!) اللہ تعالیٰ نے تجھ کو کام میں لگایا ہے کبھی بڑھتا ہے کبھی گھٹتا ہے -

اِنَّ عَلٰی ذُرْوَةِ کُلِّ بَعِیْرٍ شَیْطَانًا فَاَشْبِعُهٗ وَامْتَهِنْهُ وَابْتَذِلْهُ - ہر اونٹ کی چوٹی (بلندی) پر شیطان ہے اس کو پیٹ

بھر کر کھلا اور اس سے خدمت لے کام کاج میں لگا۔

مَهٌّ۔نرمی کرنا۔

مَهَهٌ۔نرم ہونا۔

مَهَاةٌ۔ طراوت حسن و جمال امید سہل آسان حقیر (جیسے مَهَهٌ ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ مَهَهٌ اِلَّا حَدِيْثَ النِّسَاءِ۔ سب باتیں آسان ہیں انسان ان کو اٹھا سکتا ہے ان پر صبر کر لیتا ہے مگر عورتوں کا تذکرہ (کسی کی عورتوں کا حال بیان کرو تو اس پر تحمل نہیں کر سکے گا ضرور اس کو ناگوار گزرے گا۔بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر قسم کی باتیں اچھی ہیں مگر عورتوں کی باتیں ان کا ذکر کرنا مکروہ اور نامناسب ہے)۔

مَهْ۔کبھی استفہام کے لئے آتا ہے یعنی "پھر کیا"۔

قُلْتُ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ اَعْجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔میں نے کہا پھر کیا ہوگا اگر کوئی عاجز ہو جائے اور حماقت کر بیٹھے (کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر طلاق محسوب نہ ہو تو پھر کیا ہوگا۔یا کلمہ زجر ہے یعنی خبردار طلاق پڑ جانے میں کوئی شک نہیں اسی طرح اس کے محسوب ہونے میں)۔

نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ۔(حنظلہ نے آنحضرتؐ سے کہا) حنظلہ تو منافق ہوگیا۔آپ نے فرمایا۔ہائے! یہ کیا کہتا ہے۔

مَهْ مَهْ۔زجر کے لئے آتا ہے۔

ثُمَّ مَهْ۔ پھر اس کے بعد کیا ہوگا (زندہ رہیں گے یا مر جائیں گے۔محیط میں ہے کہ مَهْ تنکیر اور وصل کے احکام میں صَهْ کی طرح ہے)۔

فَقَالَتِ الرَّحِمُ مَهْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ۔ قیامت کے دن ناطہ عرض کرے گا کیا ہونا ہے یہ تو اس کا مقام ہے جس نے تیری پناہ لی ہے (بعض نے کہا یہ کلمۂ زجر ہے یعنی ناطہ کاٹنے والے کو زجر کرے گا نہ پروردگار عالم کو نہایہ میں ہے متعدد حدیثوں میں مَهْ کا لفظ وارد ہے یعنی خاموش رہ)۔

مَهْوٌ۔ سخت مارنا سفید صاف ہونا۔

مَهَاوَةٌ۔رقت۔

مَهْيٌ۔طمع کرنا۔

اِمْهَاءٌ۔ پانی بہت ڈالنا تیز کرنا پانی دینا رسی لمبی کر دینا۔

مَهَاةٌ۔ آفتاب اور بلور اور نیل گائے۔

نَاقَةٌ مِّمْهَاءٌ۔جس اونٹنی کا دودھ پتلا ہو۔

اِسْتِمْهَاءٌ۔ جنگ میں صفیں چیر ڈالنا شکست دینا۔

قَالَ لِمَنْ اَثْنٰى عَلَيْهِ اَمْهَيْتَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ۔(عتبہ بن ابی سفیان نے عبداللہ بن عباسؓ کی بہت تعریف کی) تب عبداللہ نے کہا اے ابوالولید تم نے بہت مبالغہ کیا تعریف کی حد کر دی۔

اَمْهَى الْحَافِرُ۔کھودنے والا بہت دور تک پہنچ گیا (پانی تک)۔

اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَبَّهٗ اَنْ يُّرِيَهٗ مَوْقِعَ الشَّيْطَانِ مِنْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَرَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ جَسَدَ رَجُلٍ مُّمَهًّى يُرٰى دَاخِلُهٗ مِنْ خَارِجِهٖ۔ایک شخص نے پروردگار سے یہ دعا کی مجھ کو آدمی کے دل میں جہاں شیطان رہتا ہے دکھلا دے پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کا جسم بلور کی طرح صاف شفاف ہے اندر کے تمام اعضاء باہر سے معلوم ہوتے ہیں۔

مَهًا۔بلور (اور ہر صاف شفاف چیز کو مُمَهًّى کہتے ہیں اور ستارے کو بھی مَهًا کہتے ہیں۔اسی طرح سفید شاداب دانت کو)۔

مَهْوُ الذَّهَبِ۔سونے کا پانی۔

كَانَ مَوْضِعُ الْبَيْتِ مَهَاةً بَيْضَاءَ۔ خانۂ کعبہ کا مقام ایک سفید موتی تھا۔

وَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِمَهَاةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِهَا۔ حضرت جبرئیلؑ ایک بلور بہشت سے لے کر آئے اور حضرت آدمؑ کا سر اس سے مونڈا۔

مَهْيَعٌ۔ایک مقام کا نام ہے جس کو جُحْفَه بھی کہتے ہیں (شام والوں کا وہی میقات ہے۔وہی غدیر خم بھی ہے۔اصمعی نے کہا غدیر خم ایسا خراب مقام ہے جو شخص وہاں پیدا ہوا اس کو جوانی تک بھی پہنچنا نصیب نہ ہوا مگر جب وہاں سے نکل گیا)۔

وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلٰى مَهْيَعَ۔ یااللہ مدینہ کا بخار مہیع میں بھجوا دے۔

اِتَّقُوا الْبِدْعَةَ وَالْزَمُوا الْمَهْيَعَ۔(حضرت علیؓ فرماتے ہیں) بدعتوں سے بچے رہو اور (سنت کے کشادہ) راستہ پر جمے

رہو-

كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ إِلَيْهَا - جب کوئی خوفناک آواز سنتے تو فوراُ وہاں پہنچ جاتے-

قَالَ لَهَا يَا مَهْيَعُ يَا سَلْفَعُ يَا مَزْدَعُ - حضرت علیؓ نے اس عورت سے کہا جو اپنے خاوند پر زیادتی کرتی تھی ''اے مہیع اے سلفع اے مزدع'' (لوگوں نے اس عورت سے پوچھا - ان الفاظ کے معنی کیا ہیں - تو اس نے خود معنی بیان کئے - کہنے لگی 'یا مہیع کے معنی یہ ہیں کہ میں عورتوں میں رہنے کے لائق ہوں مرد کی صحبت میں نہیں رہ سکتی - اور ''یا سلفع'' کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو اس مقام سے حیض آتا ہے جہاں سے دوسری عورتوں کو نہیں آتا' اور ''یا مزدع'' کے معنی یہ ہیں کہ میں اپنے خاوند کا گھر اجاڑ دیتی ہوں کوئی چیز اس کی باقی نہیں رکھتی)-

مَهْيَمْ - کلمۂ استفہام ہے - یعنی تیرا کیا حال ہے' تو کیا چاہتا ہے' تیرے پیچھے کیا ہے' تجھ پر کوئی حادثہ گزرا ہے - (ابن مالک نے کہا مہیم کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو خبر دے)-

فَأَخَذَ بِلَحْفَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ - دروازے کے دونوں کناروں کو پکڑا اور کہا کیا حال ہے یعنی کیا کہتے ہو (واٹس میٹر - کیا بات ہے؟)

إِنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ عَوْفٍ حِيْنَ رَأَى عَلَيْهِ وَضَرًا مِّنْ صُفْرَةٍ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے عبدالرحمن بن عوفؓ کے کپڑے پر زردی کا نشان دیکھ کر فرمایا' یہ کیا معاملہ ہے یہ زردی کے دھبے کیسے ہیں؟-

فَيَسْتَوِيْ جَالِسًا فَيَقُوْلُ رَبِّ مَهْيَمْ - پھر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا اور کہے گا پروردگار کیا حال ہے-

فَأَوْمَى بِيَدِهٖ مَهْيَمْ كَلِمَةً يَسْتَفْهِمُ بِهَا - اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا مہیم کا (یعنی اس کلمہ کا جس سے کیفیت پوچھتے ہیں)۔

بابُ مَا (مَا - کا بیان)

مَا أَنَا بِقَارِئٍ - میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (بعض نے کہا یہ ما استفہامیہ ہے یعنی میں کیوں کر پڑھوں؟ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اقرأ سب سے پہلے اتری ہے نہ کہ مدثر - بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ بھی دلیل لی ہے کہ بسم اللہ سورتوں کا جزء نہیں ہے مگر یہ استدلال ضعیف ہے اس واسطے کہ ممکن ہے بسم اللہ بعد میں اتری ہو-

فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى - تم میں سے کس نے نماز پڑھی (مَا زائدہ ہے)-

مَالَهُمْ أَنْ لَّا يَفْعَلُوْا - کچھ قباحت نہیں ہے یا کون سی قباحت ہے اگر وہ ایسا نہ کریں-

مَالَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا - لاینفر صیدہا کے کیا معنی ہیں؟

لَا يُبَالِيْ مَا أُخِذَ مِنْهُ - وہ اس چیز کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا جو اس سے لے لی گئی ہے-

مَا أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ - سب سے کم درجہ والے بہشتی کا کیا حال ہوگا؟-

مَالَكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ - تجھ کو ایسا پوچھنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے (اس نے یہ پوچھا تھا کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے یہ جواب دیا کہ اس سوال سے تجھ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ آنحضرتؐ جیسی لمبی نماز خضوع اور خشوع کے ساتھ پڑھتے تھے' ویسی تو پڑھ نہ سکے گا - اور الٹا یہ ہوگا کہ جان بوجھ کر سنت کا اختلاف کرنے سے تو گناہ گار ہوگا)-

مَا يَحْدِثُ - کون سی چیز نئی پیدا ہوگی-

وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ - آنحضرتؐ حضرت جبرئیلؑ کے قرآن سناتے وقت اپنے ہونٹ ہلاتے جاتے تھے (یعنی خود بھی پڑھتے جاتے تھے' ایسا نہ ہو کہ بھول جائیں)-

عَجِبْتُ مَا عَجِبْتُ - میں نے اپنا تعجب پر تعجب کیا-

مَا أَنْتَ هٰكَذَا - کیا تم ایسے نہیں ہو-

مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - یہ کیا ہے یا رسول اللہؐ؟ (جب حضرت ابراہیمؑ آنحضرتؐ کے صاحبزادے کا انتقال ہونے لگا تو آنحضرتؐ رو دیئے تو سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا ''یہ کیا ہے یارسول اللہ صلعم!؟'' وہ سمجھے کہ مطلقاً میت پر رونا منع ہے آنحضرتؐ نے بتلایا کہ رونے میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ شکوہ و شکایت اور ناشکری کا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالے)-

اَنْ رَاَی النَّاسُ مَافِی الْمِیْضَاةِ مَاءٌ-لوگوں نے دیکھ لیا جتنا پانی وضو کے برتن میں تھا-

مَا یَوْمُ الْخَمِیْس- پنجشنبہ کا دن کیا ہولناک گزرا ہے (عبداللہ بن عباس نے کہا اسی دن آنحضرتؐ کی بیماری سخت ہوگئی- آپ نے کاغذ دوات منگوائی لیکن لوگوں نے آپ کو لکھوانے نہ دیا- عبداللہ بن عباس کے اعتقاد میں لکھوانا قریب صواب تھا)-

مَاتَرَکْنَاهُ صَدَقَةٌ- ہم جو مال واسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے (یعنی وارثوں کا اس میں کوئی حق نہیں)-

وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ-اے انگلی تجھ کو جو کچھ تکلیف پہنچی وہ اللہ کی راہ میں پہنچی (اس کے شروع میں یہ ہے هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ)-

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ- جس سے قیامت کا پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا-

وَتَعْمَلُ فِیْ ذِکْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا- اللہ کی یاد میں مصروف رہے اس نے کہا اس کے بعد کیا کروں-

مَا السُّنَّةُ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ- اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو اس کا کیا حکم ہے (یعنی وہ اس کا مولیٰ ہو جاتا ہے یا نہیں)-

مَا تَرٰی مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ- عمرؓ تم نہیں دیکھتے آنحضرتؐ کا چہرہ کیسا ہو رہا ہے-

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ- کسی ایام میں عبادت کرنا اللہ کو اتنا پسند نہیں ہے-

مَا اَکْثَرَ مَا یُؤْتٰی-اس کا آنا بہت ہے-

مَا هُوَ اِلَّا رَاَیْتُ- (اس کا ذکر کتاب الکاف میں گزر چکا ہے)-

مَاتُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ- آپ ایسے جسموں سے کیا بات کرتے ہیں (جن میں جان نہیں ہے)-

مَاذَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَةُ-تیری رائے کیا ٹھہری؟-

نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اَشَدُّ-تم نے جو اپنے بھائی کی عزت لی وہ زیادہ سخت ہے-

کَانَ مِمَّا یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ- آنحضرتؐ ان لوگوں میں سے تھے جو یہ کلمہ بہت کہا کرتے ہیں-

مَالَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ- بچھو نے جو مجھ کو ڈنک مارا اس سے میں نے کیسی تکلیف اٹھائی یا سخت تکلیف اٹھائی-

فَمِمَّا یُصِیْبُ ذٰلِکَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ- کبھی ایسا ہوتا کہ اسی حصے پر آفت آتی اور باقی زمین سالم رہتی)-

مَاهُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ- (دجال کی حدیث میں ہے اس کا بیان پہلے گزر چکا)-

مَاهُوَ اِلَّا رَاَیْتُ- مجھ کو اور کوئی بات معلوم نہیں ہوئی اس کے سوا (کہ ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں)-

مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰهُ فِیْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ- اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اور کسی دن میں بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا-

وَ اَوْجَزْتُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَا عَلٰی ذٰلِکَ- میں نے نماز مختصر پڑھی پھر کہا کیا کسی کو انکار کا محل ہے-

مَاجِشُوْنَ- یہ لقب ہے عبدالعزیز کا اور ابوسلمہ کا دونوں حدیث کے راوی ہیں-

مَاذُمَاذُ-یعنی اچھا ہے اچھا ہے-

مَاذِیَانَةٌ- پانی کی نالی جو کھیتوں میں ہوتی ہے-

تُکْرِیْ بِمَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ- پانی کی نالیوں پر جو پیداوار ہو اس کے بدلے زمین کرایہ پر دے-

مَارِیَةُ-نصاریٰ کے ایک گرجے کا نام تھا-

یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ- اس گرجا کو ماریہ کہتے تھے- (اور آنحضرتؐ کی ایک حرم کا بھی نام ماریہ تھا ان ہی کے بطن سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تھے)-

بابُ المیم مع الیاء

مِیْتَاءٌ- وہ راستہ جس پر لوگ چلتے پھرتے ہیں-

مَا وَجَدْتَ فِیْ طَرِیْقٍ مِیْتَاءٍ فَعَرِّفْهُ سَنَةً- جو چیز ایسے راستے میں پائے جہاں لوگ چلتے پھرتے ہوں تو ایک برس تک اس کی شناخت کرا (یعنی لوگوں سے پوچھتا رہ کہ کس شخص کی

کوئی چیز کھوگئی ہے جو کوئی اس کا پتہ صحیح بتلائے اور پانے والے کو یقین ہو جائے کہ یہ اسی کا مال ہے تو اس کے حوالے کر دے)۔

مَیْتٌ - بمعنی مَوْتٌ ہے اور کبھی بمعنی مَیِّتٌ آتا ہے۔

مِیْتَخَۃٌ - درہ یا لکڑی یا شاخ۔

اِنَّہٗ خَرَجَ وَفِیْ یَدِہٖ مِیْتَخَۃٌ - آنحضرتؐ نکلے اور آپ کے ہاتھ میں میتخہ تھی (شاخ)۔

مَیْثٌ - ملانا' پانی میں ڈبونا۔

تَمْیِیْثٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَمَیُّثٌ - پانی پڑ کر نرم ہو جانا' ٹھنڈا ہو جانا۔

اِمْتِیَاثٌ - نرم ہونا' پانی میں بھگونا۔

مَیْثٌ - نرم۔

فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَہٗ فَسَقَتْہُ اِیَّاہُ - جب کھانے سے فارغ ہوئے تو اس کو پانی میں بھگویا پھر ان کو پلا دیا۔

اَللّٰھُمَّ مِثْ قُلُوْبَھُمْ کَمَا یُمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - یا اللہ ان کے دل اس طرح گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔

مَوْثٌ - بھی بہ معنی مَیْثٌ ہے۔

اِذَا اتَّھَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاہُ اِنْمَاثَ الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِہٖ کَمَا یَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر جھوٹی تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں ایسا گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

حُسْنُ الْخُلُقِ یُمِیْثُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا تُمِیْثُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ - خوش خلقی گناہ کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج برف کو۔

مِیْثَرَۃٌ - چار جامہ جو زین پر ڈالا جاتا ہے۔

نَھٰی عَنْ مِیْثَرَۃِ الْاُرْجُوَانِ - سرخ زین پوش سے آپ نے منع فرمایا (کرمانی نے کہا مراد وہ زین پوش ہے جو ریشمی ہو۔ بعض نے کہا کھال کا - مِیْثَرَۃٌ وَثْرٌ سے نکلا ہے یعنی نرم زین پوش حریر کا ڈالنا حرام ہے اور دوسرے کپڑوں میں سرخ کپڑے کا ممنوع ہے)۔

مِیْجَنَۃٌ - وہ لکڑی جس سے دھوبی کپڑے کو کوٹتے ہیں (بعض نے کہا وہ پتھر جس پر دھوبی کپڑا مارتے ہیں)۔

فَضَرَبُوْا رَاْسَہٗ بِمِیْجَنَۃٍ - اس کے سر پر کپڑا کوٹنے کی لکڑی ماری۔

مَاشَبَّھْتُ وَقْعَ السُّیُوْفِ عَلَی الْھَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَیَازِرِ عَلَی الْمَوَاجِنِ - (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) میں نے سر پر تلواریں پڑنے کی تشبیہہ اس سے دی جیسے دھوبی کی لکڑیاں پتھروں پر پڑتی ہیں۔

مَیْحٌ یا مَیْحُوْحَۃٌ - اترا کر چلنا' اپنے سایے کو دیکھتے ہوئے بطخ کی چال چلنا' کنویں کے اندر جا کر چلوؤں سے ڈول بھرنا' پانی کی کمی کی وجہ سے فائدہ دینا' نکالنا' سفارش کرنا۔

مَیْحٌ مِیَاحَۃٌ - دینا۔

مُمَایَحَۃٌ - ملا دینا۔

تَمَیُّحٌ - جھکنا۔

تَمَایُحٌ - مائل ہونا' جھک جانا۔

اِمْتِیَاحٌ - دینا' چلو چلو نکالنا' طلب کرنا۔

اِسْتِمَاحَۃٌ - بخشش مانگنا یا سفارش چاہنا۔

مَاحٌ - انڈے کی زردی یا سفیدی۔

فَنَزَلْنَا فِیْھَا سِتَّۃً مَاحَۃً - پھر ہم چھ آدمی چلوؤں پانی بھرتے تھے (نہایہ میں ہے جو کوئی کسی کے ساتھ کچھ سلوک کرے تو کہتے ہیں مَاحَ فُلَانٌ اور لینے والے کو مُمْتَاحٌ اور مُسْتَمِیْحٌ کہیں گے)۔

اِمْتَاحَ مِنَ الْمَھْوَۃِ - گڑھے میں سے نکال کر دیا۔

مَیْدٌ یا مَیَدَانٌ - حرکت کرنا' ہٹ جانا' پاک ہونا' اضطراب کرنا' اترانا' زیارت کرنا' جی متلانا۔

تَمَایُدٌ - جھوم کر جھکنا۔

اِمْتِیَادٌ - مانگنا یا غلہ مانگنا۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَاَرْسَاھَا بِالْجِبَالِ - جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر اللہ تعالےٰ نے پہاڑوں کی میخیں اس میں لگائیں۔

فَدَحَا اللّٰہُ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِھَا فَمَادَتْ - پھر اللہ تعالےٰ نے نیچے سے زمین کو پھیلایا وہ [illegible] گی۔

فَسَكَنَتْ مِنَ الْمَيَدَانِ بِرُسُوْبِ الْجِبَالِ - پھر اس کا ہلنا پہاڑوں کے گاڑنے سے تھم گیا-

هِيَ الْحَيُوْدُ الْمَيُوْدُ - دنیا الگ ہونے والی حرکت کرنے والی ہے-

اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ - سمندر میں جس شخص کے سر میں درد ہو (سر گھومے) جی متلائے اس کو قے آئے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا- (طیبی نے کہا یہ جب ہے کہ نیک ارادے سے جہاز پر سوار ہو- مثلاً حج یا جہاد یا تحصیل علم یا بقدر کفاف روزی کمانے کے لئے جب اور کوئی ذریعہ روٹی کمانے کا نہ ہو سکے)-

اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ خُبْزًا وَّلَحْمًا - اصحاب مائدہ پر جو طبق (آسمان سے اترتا تھا) اس میں روٹی اور گوشت ہوتا تھا (اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ موجود اور تیار ہے اب اس شخص کو شرمندہ ہونا چاہئے جو کہتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہوں تو کھاتے کیا ہیں؟)-

اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - جب آپ کا دستر خوان بڑھایا جاتا (اٹھایا جاتا) تو آپ فرماتے الحمد للہ (بعض نے کہا مائدہ سے خوان مراد ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے خوان (میز) پر کبھی کھانا نہیں کھایا- اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے خوان کو نہ دیکھا ہو گا یا مائدہ سے مراد یہاں کھانا ہے یا خود آنحضرتؐ نے اس کو نہ کھایا ہو گا دوسرے صحابہؓ نے اس کو کھایا ہو گا)-

مُمْتَادٌ - جس سے بخشش مانگیں-

فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا مَادَتْ - جتنا خرچ کرے اتنی ہی بڑھتی جائے-

مَا اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهٖ - ہر کوئی اپنی گیند کے تلے ہلتا ہے (اس کے لینے کو جاتا ہے)-

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّا اُوْتِيْنَا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ - ہم اگلی امتوں کے بعد دنیا میں آئے لیکن آخرت میں سب کے آگے رہیں گے مگر صرف اتنی بات ہے کہ ہم کو اللہ کی کتاب ان کے بعد ملی-

اَلْاَسْوَاقُ مَيْدَانُ اِبْلِيْسَ يَغْدُوْ بِرَايَتِهٖ وَيَضَعُ كُرْسِيَّهٗ وَيَبُثُّ ذُرِّيَّتَهٗ فَبَيْنَ مُطَفِّفٍ فِيْ قَفِيْزٍ اَوْ طَائِشٍ فِيْ مِيْزَانٍ اَوْ سَارِقٍ فِيْ ذَرْعٍ اَوْ كَاذِبٍ فِيْ سِلْعَةٍ - بازار شیطان کے میدان ہیں صبح کو وہاں جا کر اپنا جھنڈا لگاتا ہے اور کرسی رکھتا ہے اور اپنی اولاد کو گرداگرد پھیلاتا ہے اب کوئی دکاندار ماپنے میں کمی کرتا ہے کوئی تولنے میں ڈنڈی مارتا ہے کوئی کپڑا ماپنے میں چوری کرتا ہے کوئی اسباب کی قیمت بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے-

مَيْرٌ - باہر سے غلہ لانا' بھگونا' دھنکنا-

مُمَايَرَةٌ - غلہ لانا' نقل کرنا-

اِمَارَةٌ - غلہ لانا' کاٹنا' گلانا-

تَمَايُرٌ - بگڑ جانا-

اِمْتِيَارٌ - غلہ لانا-

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ - جو اونٹ یا جانور غلہ لاد کر لاتے ہوں (یا اور کوئی سامان تجارت کا ہو یا گھر کی ضرورت کا) ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ ان اونٹوں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہوں اور ان کی نسل بڑھانا مقصود ہو)-

اِنَّهٗ دَعَا بِاِبِلٍ فَاَمَارَهَا - انھوں نے اونٹ منگوائے ان پر غلہ لدوایا-

اِنَّ الْبَرَكَةَ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُمْتَارُ مِنْهُ الْمَعْرُوْفُ مِنَ الشَّفْرَةِ - برکت اس گھر میں جہاں سے لوگوں کی پرورش ہوتی ہے یا سلوک کیا جاتا ہے اس سے بھی تیز جاتی ہے جتنی چھری اونٹ کے کوہان میں تیز چلتی ہے-

سُمِّيَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّهٗ يَمِيْرُهُمُ الْعِلْمَ - امیر المومنین اس لئے نام ہوا کہ وہ ان کے لئے علم کی رسد لاتا ہے (علم عطا کرتا ہے)-

مَيْزٌ - جدا کرنا' علیحدہ کرنا ایک چیز کو دوسری چیز پر فضیلت دینا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہونا-

تَمْيِيْزٌ اور اِمَازَةٌ - جدا کرنا-

تَمَيُّزٌ اور اِنْمِيَازٌ اور اِمْتِيَازٌ اور اِسْتِمَازَةٌ - جدا ہونا-

تَمَيُّزٌ - کٹ جانا-

لَاتَهْلِكُ اُمَّتِیْ حَتّٰی یَكُوْنَ بَیْنَهُمَا التَّمَایُلُ وَالتَّمَایُزُ - میری امت اس وقت تک تباہ نہ ہوگی جب تک ان میں حد اعتدال سے جھک جانا اور گروہ گروہ ہو جانا نہ ہوگا (یعنی جب میری امت میں پھوٹ پڑ جائے گی اور گروہ ہو جائیں گے اس وقت ان میں تباہی آئے گی)-

مَنْ مَّازَ اَذًی فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا - جو شخص راستہ میں ایذا دینے والی چیز کو مثلاً کانٹا، کوڑا، پتھر، کچرا، نجاست وغیرہ ہٹا دے گا اس کو دس گنا ثواب ملے گا-

كَانَ اِذَا صَلّٰی یَنْمَازُ عَنْ مُّصَلَّاهُ فَیَرْكَعُ - عبداللہ بن عمرؓ جب فرض نماز پڑھ چکتے تو وہاں سے ہٹ جاتے اور دوسری جگہ جا کر سنت وغیرہ پڑھتے-

اِسْتَمَازَ رَجُلٌ مِنْ رَّجُلٍ بِهٖ بَلَاءٌ فَابْتُلِیَ بِهٖ - ایک شخص ایک بیمار کے پاس سے علیحدہ ہو گیا- پھر وہ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا-

مَیِّزِ الشَّعْرَ بِاَنَامِلِكَ - بالوں کو اپنی انگلیوں سے جدا کر لے-

مَیْسٌ یا مَیَسَانٌ - اترانا، جھکنا، بہت کرنا-

تَمْیِیْسٌ - دامت لگانا-

تَمَیُّسٌ - اترانا-

بِاَكْوَارِ الْمَیْسِ - میس کی کاٹھیاں (میس ایک سخت درخت ہے اس سے اونٹ کی کاٹھیاں بنائی جاتی ہیں)-

تَدْخُلُ قَیْسًا وَّتَخْرُجُ مَیْسًا - سنجیدگی سے چلتی ہوئی اندر آتی ہے اور اتراتی باہر نکلتی ہے-

مَیْسَاعٌ - بڑے بڑے قدم رکھنے والی-

اِنَّهَا لَمِیْسَاعٌ - وہ بڑے بڑے قدم رکھتی ہے-

مِیْسَمٌ - خوبصورتی-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمِیْسَمِهَا - عورت سے (ایک تو) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے-

مَیْسُوْسَنٌ - ایک قسم کی شراب خوشبو دار جس کو عورتیں بالوں میں لگاتی ہیں-

رَاٰی فِیْ بَیْتِهِ الْمَیْسُوْسَنَ فَقَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ - عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے گھر میں میسوسن کو دیکھا تو کہا اس کو نکالو وہ پلید ہے-

مَیْسُوْنٌ - امیر معاویہ کی زوجہ اور یزید کی والدہ کا نام ہے-

مِیْضَاةٌ - وضو بڑا برتن-

فَدَعَا بِالْمِیْضَاةِ - وضو کا بڑا برتن منگوایا-

مَیْطٌ - ظلم کرنا، ڈانٹنا، دور کرنا، ہٹانا-

مَیْطٌ اور مَیْطَانٌ - ہٹ جانا-

اِمَاطَةٌ - دور کرنا، ہٹانا، دور ہونا، ہٹ جانا-

تَمَایُطٌ - آپس میں بگاڑ ہونا-

مَیَّاطٌ - کھیلنے والا، بطال-

اَلْقَوْمُ فِیْ هِیَاطٍ وَّ مِیَاطٍ - لوگ پریشان ہیں آتے ہیں جاتے ہیں-

اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ - ایمان کے ادنیٰ درجہ کی شاخ یہ ہے کہ تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دے-

فَلْیُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًی - (اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے) تو اس میں جو کچھ کوڑا کچرا لگ جائے اس کو صاف کر کے کھا لے (اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے)-

اَمِیْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی - بچہ کے سر پر جو نجاست بال وغیرہ ہیں اس کو دور کرو-

اَمِطْ عَنَّا یَدَكَ - اپنا ہاتھ ہم سے ہٹاؤ-

اِنَّهٗ اَخَذَ الرَّایَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّاْخُذُهَا بِحَقِّهَا فَجَاءَ فُلَانٌ فَقَالَ اَنَا فَقَالَ اَمِطْ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِطْ - آنحضرتؐ نے خیبر کی جنگ میں جھنڈا لیا اس کو ہلایا پھر فرمایا کون اس کا حق پورا ادا کرے اس کو لیتا ہے؟ ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں لیتا ہوں آپ نے فرمایا جا سرک جا- پھر دوسرا آیا اس نے بھی یہی کہا- آپ نے فرمایا جا چلا جا (یہاں تک کہ حضرت علیؓ آئے- آپ نے جھنڈا ان کو دیا)-

لَوْكَانَ عُمَرُ مِیْزَانًا مَا كَانَ فِیْهِ مَیْطُ شَعْرَةٍ - اگر حضرت عمرؓ تراز و ہوتے (آدمی نہ ہوتے) تو ایک بال کا فرق اس کے پلڑوں میں نہ ہوتا (ایک پلڑا دوسرے پلڑا سے بال برابر بھی

نہ جھکتا دونوں بالکل برابر رہتے)۔

مِطْ عَنَّا یا اَسْعَدُ - اسعد ہمارے پاس سے دور ہو۔

فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (پھر جو مقام آنحضرتؐ نے ہر ایک کافر کے گرنے کے پہلے سے بیان فرما دیئے تھے اور ہاتھ سے بتلا دیئے تھے، اسی مقام پر وہ کافر گرا) آپ نے ہاتھ سے جو مقام بتلایا تھا اس سے ہٹ کر کوئی بھی نہیں گرا۔

وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا كَمَا ثَقُلَتْ بِمِيْطَانِ الصُّخُوْرُ - بنی قریظہ اور بنی نضیر کے لوگ اپنے شہر میں ایسے بھاری تھے جیسے میطان میں پتھر (میطان ایک مقام کا نام ہے جہاں بڑے بڑے بھاری پتھر ہیں۔ بعض نے کہا ایک پہاڑ کا نام ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَمَاطَ عَنِّىَ الْاَذٰى - شکر اس پروردگار کا جس نے نجاست کو مجھ سے دور کیا (یعنی فضلہ کو پاخانہ کے مقام سے نکالا)۔

اَمِيْطَا عَنِّىْ - میرے پاس سے دور ہو، چلے جاؤ۔

مَيْعٌ - بہنا، جاری ہونا، گل جانا۔

اِمَاعَةٌ - بہانا۔

تَمَيُّعٌ - بہہ جانا۔

اِنْمِيَاعٌ - پگھل جانا۔

لَا يُرِيْدُهَا اَحَدٌ بِكَيْدٍ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ - جو مدینہ والوں کو نقصان پہنچانا چاہے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

مَاءُ نَا يَمِيْعُ وَ جَنَابُنَا مَرِيْعٌ - ہمارا پانی بہہ رہا ہے اور ہماری بارگاہ سبز ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْمُهْلِ فَاَذَابَ فِضَّةً فَجَعَلَتْ تَمِيْعُ فَقَالَ هٰذَا مِنْ اَشْبَهِ مَا اَنْتُمْ رَاؤُوْنَ بِالْمُهْلِ - عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ قرآن شریف میں مہل کا لفظ جو آیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے چاندی گلائی وہ بہنے لگی عبداللہ نے کہا یہ مہل سے بہت مشابہ ہے۔

سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِىْ سَمْنٍ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَائِعًا فَاَلْقِهٖ كُلَّهٗ - عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا، اگر چوہا گھی میں گر (کر مر) جائے؟ انھوں نے کہا، اگر گھی پتلا ہو تو سب پھینک (اگر جما ہوا ہو تو دوسری حدیث میں وارد ہے کہ چوہے کو اور اس کے گرداگرد والے گھی کو پھینک کر باقی گھی استعمال کر سکتے ہیں)۔

مِيْقَعَةٌ - ہتھوڑا یا موگری (جس سے لوہار لوہا کوٹتے ہیں)۔

نَزَلَ مَعَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمِيْقَعَةُ وَ السِّنْدَانُ وَالْكَلْبَتَانِ - حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہشت سے ہتھوڑا اور سندان (نہائی) اور سنسی اتری۔

مَيْلٌ یا مَمَالٌ یا مَمِيْلٌ یا تَمْيَالٌ یا مَيَلَانٌ یا مَمِيْلُوْلَةٌ - ایک طرف جھک جانا، محبت رکھنا، رغبت کرنا، چھوڑ دینا، علیحدہ ہو جانا، ظلم کرنا، آفتیں لانا، جھک جانا۔

اِمَالَةٌ - جھکانا (جیسے تَمْيِيْلٌ شک کرنا)۔

مُمَايَلَةٌ - رشک کرنا۔

تَمَايُلٌ - اترانا۔

اِسْتِمَالَةٌ - مائل ہونا، جھکانا۔

لَا تَهْلِكُ اُمَّتِىْ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا التَّمَايُلُ - میری امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک وہ سیدھے راستہ کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک نہ جائیں گے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے یہاں تک کہ ان کا کوئی بادشاہ نہ ہوگا جو ایک دوسرے پر ظلم کرنے سے روکے، تو زبردست زیردست پر جھکے گا اس کو ستائے گا اس پر ظلم کرے گا)۔

مَائِلَاتٌ مُمِيْلَاتٌ - وہ عورتیں خود بھی حق سے بچھڑی ہوں گی (اور باطل پر جمی ہوں گی) اور دوسروں کو بھی باطل کی طرف مائل کریں گی (آپ بھی گمراہ ہوں گی اور مردوں کو بھی گمراہ اور خراب کریں گی بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جھک کر اتراتی ہوئی چلیں گی اور اپنے کندھوں اور پہلوؤں کو ہلاتی ہوئی جھکاتی ہوئی۔ بعض نے کہا بدکار عورتوں کی طرح کنگھی چوٹی کریں گی اور دوسروں کی کرائیں گی)۔

قَالَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ اِنِّىْ اَمْتَشِطُ الْمِيْلَاءَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ رَاْسُكِ تَبَعٌ لِقَلْبِكِ فَاِنِ اسْتَقَامَ قَلْبُكِ اسْتَقَامَ رَاْسُكِ وَ

اِنْ مَالَ قَلْبُكِ مَالَ رَاْسُكِ - عبداللہ بن عباسؓ سے ایک عورت نے کہا - میں تو ایسی کنگھی کرتی ہوں جو مردوں کا دل لبھانے والی ہے (یعنی بدکار آزاد عورتوں کی طرح) تب عکرمہ نے کہا اری کمبخت! تیرا سر تیرے دل کے تابع ہے اگر تیرا دل سیدھے راستہ پر ہے (برائی اور بدکاری کی نیت نہیں) تو تیرا سر بھی سیدھا ہے (گو کیسی ہی لبھانے والی کنگھی کرے) اور اگر تیرا دل باطل کی طرف جھکا ہوا ہے تو سر بھی اسی طرف جھکا رہے گا -

دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فِيْهِ قِلَّةٌ فَمَيَّلَ فِيْهِ لِقِلَّتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّمَا اَخَافُ كَثْرَتَهٗ وَلَمْ اَخَفْ قِلَّتَهٗ - ایک شخص حضرت ابوذر غفاریؓ کے پاس آیا - انھوں نے اس کے سامنے کھانا رکھا لیکن وہ تھوڑا سا تھا' اس نے کھانے میں تردد کیا کہ کھاؤں نہ کھاؤں' تب ابوذرؓ نے کہا - میں کھانے کی کمی سے نہیں ڈرتا اس کے بہت ہونے سے ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو کہ زیادہ کھالوں بدہضمی ہو جائے یا عبادت سے غفلت ہو سستی اور نیند آ جائے - عرب لوگ کہتے ہیں اِنِّىْ لَاُمَيِّلُ بَيْنَ ذَيْنِكَ الْاَمْرَيْنِ وَ اُمَايِلُ بَيْنَهُمَا - میں ان دونوں کاموں میں متردد ہوں (آگے پیچھے ہو رہا ہوں) کون سے کام کو اختیار کروں -

عُجِّلَتِ الدُّنْيَا وَغُيِّبَتِ الْاٰخِرَةُ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ عَايَنُوْهَا مَا عَدَلُوْا وَلَا مَيَّلُوْا - دنیا تو نقد دی گئی اور آخرت نظروں سے غائب ہے - سن لو خدا کی قسم اگر آخرت کو آنکھوں سے دیکھ لیتے تو پھر ذرا بھی حق سے تجاوز نہ کرتے یا آخرت سے کوئی چیز برابر نہ کرتے نہ کچھ شک کرتے (مگر پھر فضیلت کیا ہوتی یہ ساری فضیلت تو اسی وجہ سے ہے کہ ہمارا ایمان بن دیکھی باتوں پر ہے جیسے قرآن میں ہے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ) -

قَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُ خِمَارًا وَّلَا اَسْتَظِلُّ اَبَدًا وَّلَا اٰكُلُ وَلَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَدَعَ مَا اَنْتَ عَلَيْهِ وَ كَانَتِ امْرَاَةً مَيِّلَةً - مصعب بن عمیرؓ کی ماں نے ان سے کہا خدا کی قسم نہ میں اوڑھنی اوڑھوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی نہ کھاؤں گی نہ پیؤں گی جب تک تو اس دین کو (یعنی دین اسلام کو) نہ چھوڑ دے گا - اور وہ ایک مال دار عورت تھیں (مگر مصعبؓ نے کچھ پرواہ نہ کی' ماں کا کہنا ہرگز نہ سنا دنیا کے مال واسباب پر لات ماری اور آنحضرتؐ کی رفاقت اختیار کی' فقر و فاقہ اور تکلیف قبول کی' یہاں تک کہ شہید ہوئے تو ان کے پاس کفن تک کو کپڑا نہ تھا) -

كَانَ رَجُلًا شَرِيْفًا شَاعِرًا مَيِّلًا - وہ شریف شاعر مال دار آدمی تھے -

فَتُدْنٰى الشَّمْسُ حَتّٰى تَكُوْنَ قَدْرَ مِيْلٍ - قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا ایک میل کی مسافت پر یا سلائی کے برابر جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے (اگر کوئی کہے کہ اس وقت سورج ہم سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے اور اس کی یہ حرارت یہاں تک کہ عطارد جو سب ستاروں سے زیادہ آفتاب سے قریب ہے لیکن کروڑ دو کروڑ میل پر ہے کوئی آدمی زندہ نہیں رہ سکتا' تو ایک میل فاصلہ پر جب سورج آئے گا اس وقت کیسے زندہ رہیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آخرت کے اجسام دنیا کے اجسام کی طرح نہیں ہوں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ سورج کی گرمی گھٹا کر اس کو ایک میل پر لے آئیں گے - بعضوں نے کہا یہ صرف تمثیل ہے اور مطلب یہ ہے کہ سورج بہت نزدیک دکھائی دے گا جیسے ایک میل پر ہے اور چونکہ آخرت میں موت نہیں ہوگی' اس لئے سخت سے سخت عذاب وہاں لوگ اٹھالیں گے - اگر وہاں موت ہوتی تو دوزخ کے ایک ادنیٰ عذاب سے آدمی مر جاتا) -

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحِزَّانُ وَالْمِيْلُ - جب سخت زمینیں روشن ہوگئیں اور وہ زمین جہاں تک نگاہ پہنچتی تھی -

عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيْلٌ مَّعَازِيْلُ - لڑائی کے وقت جنگ کے لئے تیار نہ حرکت کرنے والے گھوڑے کی پشت پر نہ بغیر برچھے کے -

لَوْ مِلْنَا اِلَى الْحَسَنِ لَكَانَ اَحْسَنَ - اگر ہم امام حسن بصریؒ کی طرف جھکتے تو اچھا ہوتا -

فَمَالَ بِالْفِعْلِ - پھر ایک عورت کی طرف کاموں میں جھک جائے (ایک کے پاس رہے ایک کے پاس نہ رہے ایک کو بہت کچھ دے ایک کو کچھ نہ دے غرض ناانصافی کے کام کرے - معلوم ہوا کہ اگر دین لیں اور رہنے میں برابر برابر انصاف کرے لیکن دل کی محبت ایک سے زیادہ ہو تو اس میں کچھ گناہ نہ ہوگا کیونکہ دل اس کے اختیار میں نہیں ہے) -

اِنْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ - آپ انتظار کرتے رہے (حملہ نہیں کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا-

وَیَمْیِلُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ - (آنحضرت ﷺ کی پشت مبارک پر جب آپ سجدے میں گئے اوجھڑی رکھ کر سب کافر ہنسنے لگے) اور ایک پر ایک جھکے پڑتے تھے (ہنسی کی شدت سے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' ایک دوسرے سے کہتا تو نے یہ کام کیا وہ کہتا تو نے کیا)-

مَیْنٌ - جھوٹ بولنا-

مِیَانَۃ - ایک شہر ہے آذربیجان میں-

مِیْنَاءٌ - شیشہ کا جوہر اور ساحل کا وہ مقام جہاں کشتیاں ٹھہرتی ہیں اور لوگ اترتے ہیں (گھاٹ)-

مُتَمَایِنٌ - مشتبہ دوستی-

فَھِیَ الْجَامِحَۃُ الْحَرُوْنُ وَالْمَائِنَۃُ الْخَؤُوْنُ - دنیا دوڑنے والی شوخ ہے اور جھوٹی چور-

خَرَجْتُ مُرَابِطًا لَیْلَۃَ مَحْرَسِیْ اِلَی الْمِیْنَاءِ - جس رات کو میں چوکیداری پر مقرر تھا میں اس مقام پر گیا جہاں کشتیاں ٹھہرتی ہیں (باندھی جاتی ہیں جمع رہتی ہیں)-

اَکْثَرُ الظُّنُوْنِ مَیْنٌ - اکثر گمان جھوٹ ہوتے ہیں-

مِیْنَاثٌ - وہ عورت جو لڑکیاں بہت جنے-

فُضُلٌ مِیْنَاثٌ - بزرگ لڑکیاں جننے والی-

❀ ❀ ❀

ن

ن: پچیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' اس کے معنی ہیں مچھلی' کیونکہ گذشتہ زمانے میں یہ حرف مچھلی کے مشابہ لکھا جاتا تھا' حساب جمل میں اس کا عدد ۵۰ ہے- ن پانچ طرح پر مستعمل ہوتا ہے- ایک نون تاکید' دوسرا نون تنوین' تیسرا نون علامت' چوتھا نون وقایہ' پانچواں نون زائد اور تفصیل اس کی کتب نحو میں ہے-

باب النون مع الهمزة

نَأَتٌ- آہستہ رونے کی آواز نکالنا' حسد کرنا-

نَأْتٌ- شیر-

نَأْتٌ- دور ہونا-

نَأْجٌ- تھوڑا کھانا' ضعف کے ساتھ چیخنا-

نُؤُوْجٌ- چل دینا-

نَئِيْجٌ- حرکت کرنا' چیخنا' گڑگڑانا-

اُدْعُ رَبَّكَ بِاَنْاَجِ مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ- اللہ سے دعا کر گڑگڑا کر جتنا گڑگڑا سکے (یعنی تضرع اور زاری کے ساتھ)-

نَأْدٌ- تر ہونا' حسد کرنا' آفت آنا-

نَؤُوْدٌ- آفت-

اَجَائَتْنِي النَّائِدُ اِلَى اِسْتِيْشَاءِ الْاَبَاعِدِ- اور مصیبت نے مجھ کو لاچار کر دیا میں غیر لوگوں سے سوال کرنے لگی-

نَأْنَأَةٌ- اچھی غذا دینا' روکنا' منع کرنا' قاصر ہونا' عاجز ہونا-

نَأْنَاءٌ- عاجز' نامرد' بزدل-

طُوْبٰى لِمَنْ مَّاتَ فِي النَّأْنَاةِ- اس شخص کی موت اچھی ہوئی جو اس زمانہ میں مر گیا جب اسلام ناتواں تھا (یعنی شروع اسلام کے زمانہ میں جب اس کے مددگار بہت کم تھے)-

نَأْنَأَ عَنِ الْاَمْرِ نَأْنَأَةً- اس کام سے عاجز ہو گیا قاصر رہا-

باب النون مع الباء

نَبْأٌ یا نُبُوْءٌ- بلند ہونا' نکلنا' نمودار ہونا' آہستہ آواز کرنا' دور ہونا' ناپسند کرنا-

نَبَأٌ- خبر-

تَنْبِئَةٌ- خبر دینا-

مُنَابَاَةٌ- ایک دوسرے کو خبر دینا-

اِنْبَاءٌ- خبر دینا-

تَنَبُّؤٌ- پیغمبری کا دعویٰ کرنا-

نَبِيْءٌ- اللہ کی طرف سے خبر دینے والا' کھلا راستہ' بلند مکان محدود' نکلنے والا-

قَالَ لِقَائِلٍ یا نَبِيْءَ اللّٰهِ لَا تَنْبِرْ بِاسْمِي اِنَّمَا اَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ- آنحضرت جب مکہ سے مدینہ آ رہے تھے تو ایک گنوار ملا اس نے کہا یا نَبِيْءَ اللّٰهِ (ہمزے کے ساتھ- اس نے نَبِيْءٌ سے نکلنے والے کے معنی لئے- کیونکہ آپ مکہ سے نکل کر مدینہ آ رہے تھے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں نَبَأْتُ مِنْ اَرْضٍ اِلَى اَرْضٍ- میں ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف نکلا) آنحضرتؐ نے فرمایا میرے نام میں ہمزہ مت رکھ میں تو نَبِيُّ اللّٰهِ ہوں (بغیر ہمزہ کے- مکہ والوں کا محاورہ یہی ہے بعض نے کہا نَبِيٌّ مشتق ہے نَبَاوَةٌ سے یعنی بلند اور مرتفع- عباس بن مرداس نے جو آنحضرتؐ

کی مدح کی ہے اس میں کہتے ہیں

يَا خَاتِمَ النُّبَآءِ اِنَّكَ مُرْسَلٌ
بِالْحَقِّ كُلُّ هُدَى السَّبِيْلِ هُدَاكَ

سب نبیوں کے خاتم (یعنی جو اللہ کی طرف سے خبر دیتے ہیں ان کے آخری شخص) جو ہدایت کی راہ ہے وہ آپ ہی کی بتلائی ہوئی ہے- اس شعر میں نُبَآءُ جمع ہے نَبِیْءٌ کی ہمزے کے ساتھ اور بغیر ہمزہ کی مثال یہ حدیث ہے قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ- آنحضرتؐ نے براء بن عازبؓ کو سوتے وقت کی دعا سکھلائی اس میں یوں تھا "ونبيك الذي ارسلت" براء نے یوں کہا "ورسولك الذي ارسلت"، تو آنحضرتؐ نے ان کو ٹوکا اور فرمایا یوں کہہ "ونبيك الذي ارسلت" (معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں حتی المقدور ان الفاظ کی پیروی کرنی چاہیے جو آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہیں- اس دعا میں جو آپ نے براء پر انکار کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ جب "ورسولك" کہا تو "الذي ارسلت" بیکار ہو جاتا ہے اور بلاوجہ طول کلام ہوتا ہے برخلاف "ونبيك" کے- دوسرے آنحضرتؐ کو منظور نہ تھا کہ دونوں صفتیں یعنی نبوت اور رسالت آپ کے لئے جمع کر دی جائیں کو رسول نبی سے خاص ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے-

اَلْاَنْبِيَآءُ مِأَةُ اَلْفٍ وَّ عِشْرُوْنَ اَلْفًا وَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْهُمْ ثَلٰثِمِأَةٍ وَثَلٰثَةَ عَشَرَ- دنیا میں ایک لاکھ بیس ہزار پیغمبر آئے ہیں ان میں رسول (جو صاحب شریعت ہوں) تین سو تیرہ گزرے ہیں-

اَكَانَ اٰدَمُ نَبِيًّا قَالَ نَعَمْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَخَلَقَهُ بِيَدِهٖ- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کیا آدمؑ پیغمبر تھے؟ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا تھا ان کا پتلہ اپنے دست خاص سے بنایا تھا (چار پیغمبر عربی گزرے ہیں حضرت محمدؐ ہودؑ صالحؑ شعیبؑ- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا پیغمبروں کے چار طبقے ہیں ایک تو وہ جو اپنے نفس کو خبر دیتے ہیں دوسرے کسی کو نہیں- دوسرے وہ جو خواب میں دیکھتے ہیں اور آواز بھی سنتے ہیں لیکن بیداری میں کچھ نہیں دیکھتے نہ وہ کسی قوم کی طرف بھیجے گئے، تیسرے وہ جو خواب میں دیکھتے ہیں اور آواز سنتے ہیں اور بیداری میں بھی دیکھتے اور سنتے ہیں یہ اولوالعزم پیغمبر ہیں چوتھے فرشتہ کو دیکھتے ہیں)-

عَضُّوْا عَلَى النَّوَاجِذِ فَاِنَّهٗ اَنْبَأُ لِلسُّيُوْفِ عَنِ الْهَامِ- اپنے دانتوں سے کاٹتے رہو تو تلواریں تمہارے سر پر کم اثر کریں گی-

اَلسَّمْتُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ النُّبُوَّةِ- میانہ روی اور سنجیدگی اور بیچ کی چال چلنا یہ پیغمبروں کی چوبیس خصلتوں میں سے ہیں-

فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ- قریب میں اس کی ایک بڑی شان ہوگی (لوگ اس کا تذکرہ کریں گے)-

نَبٌّ یا نَبِيْبٌ یا نَبَابٌ- بکری کا جفتی کے وقت آواز کرنا، تکبر کرنا، بڑائی کرنا-

تَنْبِيْبٌ- گرہیں پڑنا-

اُنْبُوْبٌ- پرنی، پور، ٹونٹی، نلکی، نلی، پوری-

يَعْمِدُ اَحَدُهُمْ اِذَا غَزَالنَّاسُ فَيَنِبُّ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ- جب لوگ جہاد کرتے ہیں تو تم میں سے کوئی نکل کر بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے-

لِيُكَلِّمْنِيْ بَعْضُكُمْ وَلَا تَنِبُّوْا نَبِيْبَ التُّيُوْسِ- تم میں سے کوئی شخص مجھ سے بات کرے اور بکروں کی طرح چلاؤ نہیں-

اِنَّهٗ اَتَى الطَّآئِفَ فَاِذَا هُوَ يَرَى التُّيُوْسَ تَلِبُّ اَوْتَنِبُّ عَلَى الْغَنَمِ- عبداللہ بن عمرو طائف میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ بکرے بکریوں پر چڑھ کر آوازیں کر رہے ہیں-

نَبْتٌ- سرسبز ہو جانا، زمین سے اگ آنا، مو کے نکلنا-

نُبُوْتٌ- ابھرنا، بڑھنا-

تَنْبِيْتٌ- پالنا، پھیرنا (زمین میں گاڑنا)-

اِنْبَاتٌ- اگانا، اگنا-

فَكُلُّ مَنْ اَنْبَتَ مِنْهُمْ قُتِلَ- بنی قریظہ میں سے جس کے زیر ناف کے بال اگ آئے ہوں وہ قتل کیا جائے گا (یہ بلوغ کی علامت آنحضرتؐ نے قرار دی مسلمانوں اور کافروں دونوں کے لئے- بعض نے کہا یہ صرف کافروں کے لئے ہے کیونکہ عمر کی وجہ سے ان کا بلوغ معلوم نہیں ہوسکتا اور ان کی بات کا اعتبار نہیں

ہوسکتا' وہ تو جزیہ یا قتل سے بچنے کے لئے اپنی کم عمر بیان کریں گے)۔

قَالَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْعَرَبِ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ اَوْ نَبْتٍ فَقَالُوْا نَحْنُ اَهْلُ بَيْتٍ وَّ اَهْلُ نَبْتٍ۔ آنحضرتؐ نے عرب کے ایک گروہ سے فرمایا تم گھروں کے رہنے والے ہو' (آبادی کے خوشباش) یا زراعت پیشہ ہو؟ انھوں نے کہا ہم گھر والے بھی ہیں اور مال بھی ہمارے ہاتھوں بہت پیدا ہوتا ہے)۔

اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نُوَيْبَتَةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نُوَيْبَتَةُ خَيْرٍ اَوْ نُوَيْبَتَةُ شَرٍّ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا نیا پودہ' میں نے عرض کیا' اچھا پودہ یا برا پودہ۔

اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لِمَنْ بِبَابِهٖ لَاتَتَكَلَّمُوْا بِحَوَائِجِكُمْ فَقُلْتُ لَوْلَا عَزْمَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ دَافَّةً دَفَّتْ وَ اَنَّ نَابِتَةً لَحِقَتْ۔ معاویہؓ نے ان لوگوں سے کہا جو ان کے دروازے پر تھے' اپنی اپنی حاجتیں مت بیان کرو۔ تب احنف کہنے لگے اگر امیر معاویہؓ کا ایسا حکم نہ ہوتا تو میں ان سے کہتا ایک نیا گروہ باہر سے آ پہنچا اور بچے بڑے ہو کر جوانوں سے مل گئے (اس طرح ان کا شمار زیادہ ہو گیا)۔

اِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ۔ اگر قحط کا سال تجھ پر آ جائے پھر تو اس کو پکارے اس سے دعا کرے تو وہ اس کو اگانے والا کر دے گا۔ (بعوض سال قحط کے وہ سال کشائش اور ارزانی کا ہو جائے گا۔ غلہ گھاس چارہ خوب پیدا ہوگا)۔

اِصْبَغُ بْنُ نَبَاتَةَ۔ حدیث کا مشہور راوی ہے۔

نَبْثٌ۔ کھودنا' مٹی نکالنا' تفتیش کرنا' کھوج لگانا' غصہ ہونا۔

تَنَابُثٌ۔ ایک دوسرے سے بحث کرنا۔

اِنْتِبَاثٌ۔ کھودنا' لینا۔

اِسْتِنْبَاثٌ۔ کھود کر نکالنا۔

نَبِيْثَةٌ۔ کنویں کی مٹی یا نہر کی یا ان کے گرداگرد کی۔

اَطْيَبُ طَعَامٍ اَكَلْتُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ نَبِيْثَةُ سَبُعٍ۔ عمدہ اور خوش مزہ کھانا جو میں نے جاہلیت کے زمانے میں کھایا وہ گوشت تھا جس کو درندہ جانور (شیر بھیڑیا وغیرہ) زمین میں چھپا کر رکھ دیا کرتا (درندے کا قاعدہ ہوتا ہے جب کسی جانور کا شکار کرتا ہے تو اس میں سے کچھ کھا کر باقی دوسرے وقت کے لئے زمین میں گاڑ دیتا ہے۔ ابورافع جاہلیت کے زمانہ میں اس کو کھایا کرتے)۔

نَبَائِثُ۔ اسرار اور راز۔

اُنْبُوْثَةٌ۔ لڑکوں کا کھیل ہے زمین میں کچھ گاڑ دیتے ہیں۔ جس لڑکے نے اس کو نکال لیا' وہ جیتا۔

مُنْبِتُ اللَّحْمِ۔ وہ دوا جو زخم کے خون کو گوشت بنا دیتی ہے۔

نَبْجٌ۔ چکور کا اپنے سوراخ سے نکلنا۔

اِنْبَاجٌ۔ کلام میں خلط کرنا۔

تَنَبُّجٌ اور اِنْتِبَاجٌ۔ ورم کرنا' سوج جانا۔

نَبَاجٌ۔ ٹیلہ۔

نُبَاجٌ۔ کتے کی آواز۔

اَنْبَجٌ۔ آم جو مشہور میوہ ہے۔

نَبْحٌ۔ آواز کرنا خصوصاً کتے کا آواز کرنا' بھونکنا۔

مُنَابَحَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

نُبَاحٌ۔ کتے کی آواز۔

اِنْبَاحٌ اور اِسْتِنْبَاحٌ۔ بھونکانا۔

اُسْكُتْ مَشْقُوْحًا مَّقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا۔ (ایک شخص نے عمار بن یاسرؓ کے سامنے حضرت ام المومنین عائشہؓ کو برا کہا وہ سمجھا کہ عمار خوش ہوں گے۔ عمار نے اس سے کہا) ارے شکستہ (یا رحمت الٰہی سے دور) قبیح' گالی خور خاموش رہ (تو حضرت ام المومنین کا ادب نہیں کرتا)۔

مَنْبُوْحٌ۔ جس کو گالیاں دی جائیں (عرب لوگ کہتے ہیں: نَبَحَتْنِىْ كِلَابُكَ۔ تیری گالیاں مجھ تک پہنچیں)۔

خَرَجْتُ وَالْكِلَابُ تَنْبَحُ۔ میں نکلا اس وقت کتے بھونک رہے تھے۔

اِبْنُ النَّبَّاحِ۔ حضرت علیؓ کا موذن تھا وہ اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہا کرتا حضرت

علیؓ جب اس کو دیکھتے تو کہتے مرحبا ان لوگوں کے لئے جو انصاف کی بات کہتے ہیں-کذا فی مجمع البحرین-

نَبْخٌ- بکریوں کی چیچک اور آبلہ-

نَبَخٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

نُبُوْخٌ-ترش ہو جانا' بگڑ جانا-

نُبَّخٌ-سخت اور بدخلق آدمی-

خُبْزَةٌ اَنْبَخَانِيَّةٌ-موٹی نرم روٹی-

نَبَخَ الْعَجِيْنُ-آٹا خمیر ہو گیا-

نَبْذٌ- تھم جانا' بیٹھ جانا-

جَاءَ تْهُ جَارِيَةٌ بِسَوِيْقٍ فَجَعَلَ اِذَا حَرَّكَتْهُ ثَارَ لَهُ قُشَارٌ وَ اِذَا تَرَكَتْهُ نَبَذَ-حضرت عمرؓ کے پاس ایک چھوکری ستو لے کر آئی جب اس کو ہلاتی تو بھوسا اوپر آ جاتا اور جب چھوڑ دیتی تو تھم جاتا-

نَبْذٌ- ہاتھ سے پھینک دینا' چھوڑ دینا' توڑ ڈالنا' نبض چلنا' نبیذ بنانا-

تَنْبِيْذٌ اور اِنْبَاذٌ-نبیذ بنانا' پھینک دینا-

مُنَابَذَةٌ-مخالفت کرنا' دشمنی رکھ کر جدا ہونا دونوں طرف کے لشکروں کا لپٹنا' اعلان جنگ کرنا-

نَهٰى عَنِ الْمُنَابَذَةِ فِى الْبَيْعِ-بیع منابذہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق سے کہے جب میں اپنا کپڑا تیری طرف پھینک دوں تو بیع قطعی ہو گئی یا ایک کنکر یا پتھر پھینک دوں تو بیع ہو گئی نہ اس میں ایجاب ہو نہ قبول)-

نَهٰى عَنِ النِّبَاذِ-پھینکنے کی بیع سے منع فرمایا (جس میں بجائے ایجاب اور قبول کے صرف یہ ہوتا ہے کہ فریقین میں سے کوئی اپنا کپڑا یا کنکر' پتھر دوسرے کی طرف پھینک دے تو بیع ہو گئی یا بیع قطعی ہو گئی' اب پھیرنے کا اختیار نہ رہا)-

فَنَبَذَ خَاتَمَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ-آنحضرتؐ نے اپنی انگشتری (جو سونے کی بنوائی تھی) اتار کر پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگشتریاں پھینک دیں-

اَمَرَلَهُ لَمَّا اَتَاهُ بِمُنْبَذَةٍ-جب عدی بن حاتم آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے ان کے لئے ایک گدا بچھانے کا حکم دیا یا ایک تکیہ دینے کا-

فَاَمَرَ بِالسِّتْرِ اَنْ يُّقْطَعَ وَيُجْعَلَ لَهُ مِنْهُ وِسَادَتَانِ مَنْبُوْذَتَانِ-آنحضرتؐ نے حکم دیا اس پردے کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا دیئے جائیں جو زمین پر پڑے رہیں-

اِنَّهُ مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ عَنِ الْقُبُوْرِ-آنحضرتؐ ایک قبر پر سے گزرے جو دوسری قبروں سے دور اور جدا تھی-

اِنْتَهٰى اِلٰى قَبْرٍ مَنْبُوْذٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ-آنحضرتؐ ایک قبر تک پہنچے جو دوسری قبروں سے علیحدہ اور دور تھی-آپ نے اس پر نماز پڑھی (ایک روایت میں قَبْرِ مَنْبُوْذٍ ہے اضافت کے ساتھ یعنی ایسے آدمی کی قبر جس کی ماں نے جننے کے بعد اس کو راستہ پر پھینک دیا تھا)-

وُجِدَ مَنْبُوْذًا فِىْ زَمَنِ عُمَرَ-حضرت عمرؓ کی خلافت میں وہ راستہ پر پڑا ہوا ملا تھا-

تَلِدُهُ اُمُّهُ وَهِىَ مَنْبُوْذَةٌ فِىْ قَبْرِهَا-اس کی ماں اس کو اس وقت جنے گی جب وہ اپنی قبر میں پڑی ہو گی-

نَبِيْذ-اس کا ذکر متعدد احادیث میں ہے-یہ وہ شربت ہے جو کھجور' انگور' شہد' جو اور گیہوں سے بنایا جائے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو' کبھی اس شراب کو جو انگور سے نچوڑی جائے اس کو بھی نبیذ کہتے ہیں' اور کبھی نبیذ کو خمر کہتے ہیں-

اِنْتِبَاذ-یہ ہے کہ کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو پئیں-شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے پہلے آپ نے منع فرمایا تھا کیوں کہ ایسے برتنوں میں نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے برخلاف چمڑے کے' اس کے شربت میں نشہ نہیں آتا اگر نشہ پیدا ہو تو چمڑہ پھٹ جاتا ہے-

وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَاءٍ-اگر تم انکار کرو گے تو ہم اعلان جنگ دے کر یعنی تم کو خبر کر کے کھلم کھلا تم سے جنگ کریں گے-

نَبَذَ الْعَهْدَ-عہد توڑ ڈالا یعنی دوسرے فریق کو خبر کر کے-

اَفَلَانُنَا بِذُهُمْ-کیا ہم ان سے لڑیں نہیں-

فَنَبَذَ اَبُوْبَكْرٍ اِلَى النَّاسِ-ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں سے عہد کیا-

مُنْتَبِذٌ - ایک کونے میں بیٹھنے والا -

فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ - میں آنحضرتؐ سے جدا ہو کر ایک طرف ہٹ گیا -

فَنَبَذَتْهُ الْاَرْضُ - زمین نے اس کو باہر نکال کر پھینک دیا (تا کہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو) -

اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ مِّنْهُ - آنحضرتؐ کی ٹھوڑی پر تھوڑی سی سفیدی تھی -

فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ قُسْطٍ - تھوڑا سا قسط لے کر (قسط کے معنی اوپر گزر چکے ہیں) -

نَابَذَنِيْ مَنْ اَذَلَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ - جو شخص میرے مومن بندے کو ذلیل کرے اس نے گویا مجھ سے جنگ کی (یہ حدیث قدسی ہے) -

اَصْلُ النَّبِيْذِ حَلَالٌ وَّ اَصْلُ الْخَمْرِ حَرَامٌ - نبیذ کی اصل یعنی کھجور، انگور وغیرہ حلال ہے اور شراب کی اصل یعنی نبیذ وہ حرام ہے -

اِنَّهٗ تَوَضَّاَ بِالنَّبِيْذِ - آنحضرتؐ نے نبیذ سے وضو کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ اس نبیذ میں نشہ نہ تھا - بلکہ ہوا یہ تھا کہ پانی کھاری تھا تو آنحضرتؐ نے اس میں چند کھجوریں ڈال دی ہوں گی تا کہ وہ خوش مزہ ہو جائے اور اس کے اوپر صاف پانی تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تفصیل وارد ہے -)

مترجم: کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے تو اس تاویل کی ضرورت نہیں - البتہ حنفیہ کے نزدیک نبیذ سے وضو درست ہے -

اِذَا اَصَابَكَ خَمْرٌ اَوْ نَبِيْذٌ فَاغْسِلْهُ - جب تیرے کپڑے یا جسم میں شراب یا نبیذ لگ جائے تو اس کو دھو ڈال (اہل حدیث کے نزدیک دھونے کی ضرورت نہیں شراب حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے) -

جَلَسَ نُبْذَةً - ایک کونے میں بیٹھا -

نَبْرٌ - اونچا کرنا، آواز بلند کرنا، ہمزہ لگانا، ڈانٹنا، جھڑکنا، جلدی سے اٹھا لینا، برا کہنا -

اِنْبَارٌ - بنانا -

تَنَبُّرٌ - گل جانا -

اِنْتِبَارٌ - ورم کرنا، سوجنا، چڑھنا -

قِيْلَ لَهٗ يَا نَبِيْءَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ لَا نَنْبِرُ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا، یا نبیء اللہ (ہمزے سے) تو فرمایا - ہم قریش کے لوگ (نبی میں) ہمزہ نہیں لگاتے (ایک روایت میں یوں ہے لَا تَنْبِرْ بِاسْمِيْ میرے نام میں ہمزہ مت لگا - یعنی نَبِيَّ اللّٰهِ کہہ نَبِيْءَ اللّٰهِ مت کہہ - جب مہدی عباسی نے حج کیا تو کسائی قاری کو مدینہ میں امام کیا - اس نے ہمزہ لگانا شروع کیا - اس پر اہل مدینہ نے انکار کیا اور کہا کہ وہ آنحضرتؐ کی مسجد میں قرآن میں ہمزہ لگاتا ہے) -

اُطْعُنُوا النَّبْرَ وَانْظُرُوا الشَّزْرَ - جلدی سے برچھا لگاؤ اور آنکھ کے کونے سے دیکھو (جو غصہ کی نشانی ہے) -

اِيَّاكُمْ وَالتَّخَلُّلَ بِالْقَصَبِ فَاِنَّ الْفَمَ يَنْتَبِرُ مِنْهُ - بانس سے خلال مت کیا کرو کیونکہ اس سے منہ سوج جاتا ہے -

مِنْبَرٌ - نبر سے نکلا ہے کیونکہ وہ اونچا ہوتا ہے -

مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ - میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر رکھا جائے گا (اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہی منبر جو آپ کا دنیا میں تھا بعینہ حوض کوثر پر رکھا جائے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حوض کوثر پر ایک منبر رکھا جائے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میرے منبر کے پاس جو کوئی عبادت اور اعمال صالحہ کرے تو وہ آخرت میں حوض کوثر پر آئے گا) -

اِنَّ الْجُرْحَ يَنْتَبِرُ فِيْ رَاْسِ الْحَوْلِ - زخم سال کے آخری حصہ پر ورم کر جاتا ہے -

غَيْرَ اَنَّهٗ بَقِيَ مُنْتَبِرًا - صرف اتنا ہوا کہ زخم کے مقام پر ایک گومڑہ ہو کر رہ گیا -

كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا - جیسے ایک انگارے کو تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے تو ایک آبلہ نکل آتا ہے اس کو تو اٹھا ہوا دیکھتا ہے -

مِنْبَرٌ - ایک کیڑا بھی ہوتا ہے جو چھڑی کے مشابہ ہے -

اَنْبَارٌ - ایک شہر کا نام ہے دریائے فرات پر مشرقی جانب میں -

نَبْزٌ - طعنہ مارنا' لقب دینا-
تَنْبِیْزٌ بمعنی نَبْزٌ ہے-
تَنَابُزٌ -ایک دوسرے کو لقب دینا-
لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ- ایک دوسرے کو لقب دے کر مت پکارو-
نَبَزٌ -لقب کو کہتے ہیں اور اکثر اس کا استعمال ذم کے محل پر ہوتا ہے-
اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُنْبَزُ قُرْقُوْرًا- ایک شخص کا لقب قرقور رکھا گیا تھا یعنی بڑی کشتی-
اِنَّ مِنْ شِیْعَتِهِمْ قَوْمًا یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ لَهُمْ نَبَزٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ مَنْ لَقِیَهُمْ فَلْیَلْعَنْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ- ان کے گروہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو اسلام کو چھوڑ دیں گے ان کا لقب رافضی ہوگا جو شخص ان سے ملے وہ اس پر لعنت کرے کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (رافضہ گو سب شیخین کرتے ہیں مگر وہ شرک نہیں کرتے' شاید ان کو مشرک اس وجہ سے قرار دیا ہوگا کہ وہ معتزلہ کی طرح بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں- میں کہتا ہوں شاید شرک سے شرکت فی الرسالہ مراد ہو کیونکہ وہ امام کو پیغمبر کی طرح معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں)-
حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلٰی اَخِیْهِ اَنْ یُّسَمِّیَهٗ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهٖ اِلَیْهِ- ایک مومن کا حق دوسرے مومن پر یہ بھی ہے کہ اس کو اس نام سے پکارے جو سب ناموں میں اس کو زیادہ پسند ہے-
اِنَّا قَدْ نُبِزْنَا بِنَبَزٍ اِنْکَسَرَتْ لَهٗ ظُهُوْرُنَا- ہم کو اہل سنت نے ایسا لقب دیا جس سے ہماری پیٹھ ٹوٹ گئی (یعنی ہم کو رافضہ کہا حالانکہ ہم شیعہ ہیں)-
نَبْسٌ یانُبْسَةٌ -بات کرنا' چھپانا' جلدی کرنا' حرکت کرنا-
تَنْبِیْسٌ بمعنی نَبْسٌ ہے-
اَنْبَسُ الْوَجْهِ -ترش رو-
نِبْرَاسٌ - چراغ' انی' بہادر' شیر-
فَمَا یَنْبِسُوْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَاهُوَ اِلَّا الزَّفِیْرُ وَالشَّهِیْقُ- پھر وہ دوزخی لوگ اس وقت کوئی بات نہ کر سکیں گے مگر بڑی ہوئی آواز اور چیخ پکار-

فَمَا نَبَسُوْا- پھر انھوں نے کوئی بات نہیں کی-
نَبْشٌ -کھودنا' نکالنا' ظاہر کرنا' فاش کرنا' کمانا-
رَحِمَ اللّٰهُ النَّبَّاشَ الْاَوَّلَ- اللہ پہلے قبر کھودنے والے کفن چور پر رحم کرے (وہ تو صرف کفن چرالیتا تھا یہ دوسرا کفن چور مردے کی مقعد میں ایک میخ گھسیڑ دیتا ہے)-
فَاَمَرَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ- آنحضرتؐ نے مشرکوں کی قبریں کھودکر ان کی ہڈیاں پھینک دینے کا حکم دیا-
لَیْسَ عَلَی النَّبَّاشِ قَطْعٌ -کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب سمجھے اس کو دی جائے گی- بعض کے نزدیک کفن بقدر نصاب ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا)-
نَبْضٌ یانَبَضَانٌ -حرکت کرنا-
نُبُوْضٌ -تہ نشین ہونا یا بہہ جانا-
مَا بِهٖ حَبَضٌ وَّلَا نَبَضٌ -اس میں مطلق حرکت نہیں-
نَبْطٌ یانُبُوْطٌ- پھوٹنا' بہہ نکلنا' پانی نکال ڈالنا-
تَنْبِیْطٌ بمعنی نَبْطٌ ہے-
اِنْبَاطٌ - پانی تک پہنچنا' پانی نکالنا' ظاہر کرنا' اختراع کرنا' پوشیدہ مسئلہ غور کر کے نکالنا-
نَبَطٌ - وہ سفیدی جو گھوڑے کے بغل اور پیٹھ پر ہوتی ہے' اور وہ پانی جو پہلے کنویں میں نکلے اور تہہ اور ایک قوم ہے عجم کی جو عراق عجم اور عراق عرب کے درمیان رہتی ہے ان کو نبطی اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں پانی بہت ہے- نبط پانی کو بھی کہتے ہیں حال کے محاورے میں نبطی عامی شخص کو کہتے ہیں-
مَنْ غَدَا مِنْ بَیْتِهٖ یَنْبِطُ عِلْمًا فَرَشَتْ لَهُ الْمَلَائِکَةُ اَجْنِحَتَهَا- جو شخص صبح کو اپنے گھر سے علم ظاہر کرنے کے واسطے یعنی لوگوں کی تعلیم کے لئے نکلے تو فرشتے اپنے پنکھ اس کے لئے بچھا دیتے ہیں-
رَجُلٌ اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِیَسْتَنْبِطَهَا- ایک شخص نے گھوڑی باندھی اس کی نسل لینے کے لئے (ایک روایت میں یَسْتَبْطِنُهَا ہے یعنی اس کے پیٹ کا بچہ لینے کے لئے)-
سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ ذَاكَ قَرِیْبُ الثَّرٰی بَعِیْدُ النَّبطِ- ان سے ایک ایک شخص کا حال پوچھا گیا تو انھوں نے کہا

اس کی گیلی مٹی تو قریب ہے لیکن پانی دور ہے (مطلب یہ ہے کہ وعدہ تو بہت جلد کر لیتا ہے دل خوش کر دیتا ہے لیکن وعدے کے پورا کرنے میں بہت دیر لگا تا ہے)-

تَمَعْدَدُوْا وَلَا تَسْتَنْبِطُوْا- حضرت عمرؓ نے کہا' تم لوگ معد بن عدنان کی وضع پر رہو' جو عرب تھا اور نبطیوں کے مشابہ مت بنو-

لَاتَنَبَّطُوْا فِی الْمَدَائِنِ- شہروں میں نبطیوں کی مشابہت مت کرو-

نَحْنُ مَعَاشِرُ قُرَيْشٍ مِّنَ النَّبَطِ مِنْ اَهْلِ كُوْثٰى- (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگ نبطی ہیں کوثی والوں میں سے (کوثی عراق کا ایک حصہ ہے- قریش کے لوگ نبطی اس وجہ سے ہوئے کہ حضرت ابراہیمؑ ان کے جدامجد عراق ہی میں پیدا ہوئے تھے وہاں سب نبط کے لوگ رہا کرتے تھے)-

سَئَلَهٗ عُمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ فِیْ حِبْوَتِهٖ نَبَطِیٌّ فِیْ جِبْوَتِهٖ- امیر المومنین حضرت عمرؓ نے عمرو بن معدی کرب سے پوچھا' سعد بن ابی وقاص کیسے آدمی ہیں؟ انھوں نے کہا گوٹ مار کر بیٹھنے میں تو وہ عرب کے ایک گنوار ہیں اور خراج تحصیل کرنے میں اور ملک کو آباد کرنے میں وہ نبطی ہیں (یعنی مالیات کی تحصیل میں اور توفیر زراعت میں نبطیوں کی طرح ہیں جو اس کام میں بڑے ماہر ہوتے ہیں)-

كُنَّا نُسْلِفُ نَبَطَ اَهْلِ الشَّامِ- ہم شام کے نبطیوں سے بیع سلم کیا کرتے (ایک روایت میں اَنْبَاطًا مِنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِاٰخَرَ يَا نَبَطِیُّ فَقَالَ لَاحَدَّ عَلَيْهِ كُلُّنَا نَبَطٌ- ایک شخص نے دوسرے کو یوں پکارا یا نبطی! تو شعبی نے کہا اس کو کچھ سزا نہیں ملے گی کیونکہ ہم سب نبطی ہیں-

وَدَّالشُّرَاطُ الْمُحَكِّمَةُ اَنَّ النَّبَطَ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا كُلِّنَا- یہ خارجی تحکیم کو کفر کہنے والے چاہتے ہیں کہ ہم سب مر جائیں (نبط کے معنی یہاں موت کے ہیں کرمانی نے کہا نبط اور نبیط دراصل وہ عرب تھے جو بلاد عجم اور روم میں گئے وہاں شادیاں کر لیں' ان کے نسب بگڑ گئے زبان بھی خراب ہو گئی- ان کو نبطی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پانی کے انباط یعنی نکالنے میں بڑے ماہر ہیں کیونکہ وہ زراعت پیشہ ہیں اور زراعت پیشہ لوگوں کو پانی نکالنے کنویں کھودنے کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے)-

نَبْعٌ یا نُبُوْعٌ یا نَبَعَانٌ- چشمہ سے پانی بہنا-

اِنْبَاعٌ- چشمہ سے پانی بہنا-

تَنَبُّعٌ- تھوڑا تھوڑا پانی نکلنا-

نَبَّاعَةٌ- گانڈ' سرین-

نَبْعٌ- ایک درخت ہے جس کی لکڑی سے کانیں بنائی جاتی ہیں- کہتے ہیں یہ درخت پہلے بہت لمبا ہوتا تھا لیکن آنحضرتؐ نے اس کو بددعا دی فرمایا اللہ تجھ کو لمبا نہ کرے اس روز سے لمبا نہیں ہوا-

كَانَ الْقَضِيْبُ مِنْ نَبْعَةٍ- چھڑی نبع کی تھی (وہی درخت جس کی کمانیں اور تیر بنائے جاتے ہیں)-

يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ- پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ کر نکل رہا ہے (یا تو نیا پانی نکل رہا تھا یا اس پیالہ کا پانی بڑھ کر آپ کی انگلیوں میں جوش مار رہا تھا-

يَنْبُوْعٌ- پانی کا چشمہ-

يَنْبُعُ- ایک مقام ہے مدینے سے پانچ منزل یا سات منزل پر لب سمندر' مدینہ کا ساحل وہی ہے (کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو حضرت علیؓ کے حصے میں ایک زمین آئی اس میں کھودا تو پانی کا ایک چشمہ اونٹ کی گردن کی طرح نکلا' اس کا نام عَيْنُ يَنْبُعَ رکھا گیا)-

نَبْغٌ یا نُبُوْغٌ- نکلنا' ظاہر ہونا' پھوٹنا' اچھا شعر کہنا' کشادہ ہونا' سر سے بھوسی اڑنا-

اِنْبَاغٌ- بہت آنا جانا-

نَابِغَة- بڑی شان والا آدمی-

نَوَابِغ- عرب کے آٹھ شاعروں کو کہتے ہیں-

نَبَّاغَة- گانڈ-

تَنْبِيْغٌ- کھجور کے درخت کو جھٹکنا تاکہ اس کا غبار برتن میں گرے پیوند لگانے کے لئے-

غَاضَ نَبْغَ النِّفَاقِ وَالرِّدَّةِ- نفاق اور ارتداد کے ظہور کو

کم کر دیا یا مٹا دیا (یعنی ابوبکر صدیقؓ کی وجہ سے نفاق اور اسلام سے پھر جانے کا باب بند ہو گیا- انھوں نے مرتدوں کو ایسی سخت سزا دی کہ پھر کسی کو اسلام سے پھر جانے کی جرأت نہ ہوئی)-

نَبَغَ فِيْهِمِ النِّفَاقُ - ان کا نفاق کھل گیا-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّیْ مُعَافِسٌ مُّمَارِسٌ - حضرت علیؓ نے کہا نابغہ کا بیٹا (عمرو بن عاصؓ) یہ سمجھا کہ میں کھلنڈرا عورتوں پر دلدادہ ہوں (مجھ سے خلافت کیا چل سکتی ہے)-

حَتّٰی اِذَا نَبَغَتْ نَابِغَةٌ - یہاں تک کہ ایک نئی قوم نمودار ہوئی-

نَابِغَة ذُبْيَانِیْ - مشہور شاعر تھا عرب کا نعمان بن منذر کے زمانے میں-

نَبْقٌ - لکھنا، نکلنا-

نَبِيْقٌ - کے بھی یہی معنی ہیں-

نِبْقٌ اور نَبِقٌ - بیر (اس کا مفرد نَبِقَةٌ ہے)-

فَاِذَا نَبِقُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ - میں نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا اس کے بیر مٹکوں کے برابر تھے-

نَبْلٌ - تیز چلنا، تیر مارنا، تیر دینا، تیر چننا، نرمی کرنا، تیز ہانکنا-

نَبَالَةٌ اور نُبْلٌ - ذکاوت، نجابت، فضیلت-

تَنْبِيْلٌ - تیر دینا-

مُنَابَلَةٌ - باہم تیر اندازی کرنا-

اِنْبَالٌ - تر ہونا، رطب نکلنا، تیر دینا-

تَنَبُّلٌ - ذکی ہونا، صاحب فضیلت ہونا، تیر انداز بننا، استنجا کرنا، لے لینا-

اِنْتِبَالٌ - مرجانا، قتل کرنا، خبردار ہو جانا-

اِسْتِنْبَالٌ - بہتر مال لے لینا، تیر مانگنا-

قَوْمٌ نُبَّلٌ - تیر انداز لوگ-

كُنْتُ اُنَبِّلُ عَلٰی عُمُوْمَتِیْ يَوْمَ الْفِجَارِ - میں اپنے چچاؤں کو فجار کی لڑائی میں تیر اٹھا اٹھا کر دے رہا تھا (فجار کا ذکر کتاب الفاء میں گزر چکا ہے)-

اِنَّ سَعْدًا كَانَ يَرْمِیْ بَيْنَ يَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَبِّلُهٗ - احد کی جنگ میں سعد بن ابی وقاص آنحضرت ﷺ کے سامنے کافروں کو تیر مار رہے تھے اور آنحضرتؐ ان کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے (ایک روایت میں وَفَتًی يُّنَبِّلُهٗ ہے یعنی ایک جوان کو تیر دیتا جا رہا تھا، ایک روایت میں يَنْبُلُهٗ ہے- ابن قتیبہ نے کہا وہ غلط ہے ابوعمر زاہد نے کہا وہ صحیح ہے، عرب لوگ نَبَلْتُهٗ اور اَنْبَلْتُهٗ اور نَبَّلْتُهٗ سب کہتے ہیں یعنی میں اس کو تیر دیتا رہا)-

اَلرَّامِیْ وَ مُنْبِلُهٗ - تیر مارنے والا اور تیر بنانے والا یا تیر اٹھا کر لا دینے والا (یعنی مارنے کے بعد جو نشانہ پر سے پھر تیر اٹھا کر لائے اور تیر انداز کو دے)-

مَا عِلَّتِیْ وَ اَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ - مجھ کو کیا بیماری ہے میں تو مضبوط شخص تیر انداز ہوں-

نَبْلٌ - عربی تیر (اس کا مفرد اس کے لفظ سے نہیں ہے نَبْلَةٌ نہیں کہیں گے بلکہ سَهْمٌ یا نُشَّابَةٌ- بعض نے کہا نَبْلٌ عربی تیر اور نُشَّابٌ ترکی تیر اَنْبَالٌ اور نِبَالٌ اور نُبْلَانٌ جمع ہیں)-

وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ - اپنے تیروں کو باقی رکھو- (بے کار تیروں کو ضائع نہ کرو- جب دشمن قریب آ جائے، اس وقت مارو)-

وَ اِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ - (مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جاتی) کہ تیر مارنے والے کو اپنے تیر گرنے کا مقام دکھلائی دیتا (اتنی روشنی ہوتی)-

اَعِدُّوا النُّبَلَ - استنجے کے لئے چھوٹے چھوٹے پتھر تیار رکھو (اس کا مفرد نُبْلَةٌ ہے- بعضوں نے نَبَلٌ روایت کیا ہے جو نَبِيْلٌ کی جمع ہے یعنی استنجے کا چھوٹا پتھر اور دوسرے مقاموں میں نَبَلٌ بڑے اور چھوٹے اونٹوں کے معنی میں مستعمل ہوا ہے)-

اِخْتَلَطَ الْحَابِلُ بِالنَّابِلِ - حاملہ غیر حاملہ سے مل گئی (یعنی معاملہ گڑبڑ ہو گیا)-

تِنْبَالٌ - چھوٹا، پست قد-

مُتَنَبِّلٌ - تیر اٹھانے والا-

نَبَّالٌ - تیر بنانے والا-

مَنْ كَثُرَ حِلْمُهٗ نَبُلَ - جس کا علم بہت ہو گا وہ فضیلت والا

ہوگا-

تَنْبَلْ-ست-

نَبَّہٗ-بیدار ہونا' کھڑے ہونا-

نَبِہَ-سمجھ جانا-

نَبَاھَۃٌ-شرافت اشتہار-

تَنْبِیْہٌ-جگانا' ہوشیار کرنا' کھڑا کرنا' واقف کرنا-

اِنْبَاہٌ-کھڑا کرنا' بھول جانا-

تَنَبُّہٌ-بیدار ہونا' آگاہ ہونا-

اِنْتِبَاہٌ-شریف ہونا' جاگنا' خبردار ہونا' سمجھ جانا-

نَابِہٌ-شریف' عظیم-

فَاِنَّ نَوْمَہٗ وَنَبْھَہٗ خَیْرٌ کُلُّہٗ-غازی کا سونا جاگنا سب عبادت ہے (اس کو ہر کام پر ثواب ملے گا کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا-

فَاِنَّہٗ مَنْبَھَۃٌ لِلْکَرِیْمِ-یہ تو سخی کا شرف ہے-

نُبُوٌّ یانُبِیٌّ یانَبْوَۃٌ-دور ہونا' علیحدہ ہونا' پیچھے رہ جانا-

نَبْوٌ اور نَبْوَۃٌ-کند ہو جانا-

نَبِیٌّ-بلند زمین-

اِنْبَاءٌ-دفع کرنا (یہ نَبْیٌ سے ماخوذ ہے جو ناقص یائے ہے)-

فَاُتِیَ بِثَلٰثَۃِ قِرَصَۃٍ فَوُضِعَتْ عَلٰی نَبِیٍّ-تین روٹیاں لائی گئیں اور ایک اونچی چیز پر رکھی گئیں (یعنی بوریے کے دستر خوان پر-ایک روایت میں بَتِیٍّ ہے یعنی کمبل کے دستر خوان پر-ایک روایت بُتِّیٍّ ہے یعنی بوریے کے طباق پر)-

لَاتُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ-اونچی اور بلند زمین پر جو کج ہو نماز مت پڑھو (کیونکہ اس پر سے گر جانے کا ڈر ہوتا ہے-بعض نے کہا نبی بہ معنی پیغمبر اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ اس کا مرتبہ سب لوگوں پر بلند ہوتا ہے-بعض نے کہا نَبِیٌّ سے راستہ مراد ہے یعنی راستہ میں نماز مت پڑھو اور انبیاءؑ بھی گویا اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے ہیں)-

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ-(یہ فقہ کی چیستاں ہے) یعنی آنحضرتؐ پر درود بھیجو اور عین راستہ میں یا اونچے مقام پر نماز مت پڑھو)-

اِنَّہٗ خَطَبَ یَوْمًا بِالنَّبَاوَۃِ-آنحضرتؐ نے ایک دن نباوہ میں (جو ایک موضع ہے طائف میں) خطبہ سنایا-

مَا کَانَ بِالْبَصْرَۃِ رَجُلٌ اَعْلَمَ مِنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ غَیْرَ اَنَّ النَّبَاوَۃَ اَضَرَّتْ بِہٖ-بصرہ میں حمید بن ہلال سے زیادہ عالم کوئی نہ تھا مگر جاہ اور ریاست کی طلب نے ان کو نقصان پہنچایا (اکثر عالم اسی بلا میں مبتلا ہو کر تباہ ہوتے ہیں مگر جن کو اللہ تعالیٰ بچاتا ہے' درویشوں کے دل میں یہ سماجاتا ہے کہ ہم ولی ہیں لوگوں کو ہمارے قدم چومنا چاہئیں-شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے آپ کو دوسرے بندگان خدا سے افضل اور عالی مرتبہ جانتے ہیں)-

قَدِمْنَا عَلٰی عُمَرَ مَعَ وَفْدٍ فَنَبَتْ عَیْنَاہُ عَنْھُمْ وَوَقَعَتْ عَلَیَّ-ہم حضرت عمرؓ کے پاس اور کئی آدمیوں کے ساتھ آئے' ان کی نگاہ کسی پر نہ پڑی مجھ پر پڑی-

نَبَابِہٖ مَنْزِلُہٗ-ان کا مقام ان کو موافق نہ آیا-

نَبَاحَدُّ السَّیْفِ-تلوار کی دھار کند ہوگئی-

اَنْتَ وَلِیِّیْ مَا وَلِیْتَ لَا نَنْبُوْا فِیْ یَدَیْکَ-حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا جب تک تم خلیفہ ہو میرے ولی رہو گے-ہم تمہارے خلاف کچھ نہیں کریں گے تمہارے مطیع اور تابعدار رہیں گے-

یَنْبُوْا عَنْھُمَا الْمَاءُ-ان دونوں میں سے پانی بہہ رہا تھا (جلدی جلدی گزر رہا تھا ان کی چکنائی اور نرمی کی وجہ سے-مجمع البحرین میں ہے کہ نَبِیٌّ "نَبَاوَتٌ" سے نکلا ہے بمعنی ارتفاع اور شرف کے' اور اس میں اور رسول میں یہ فرق ہے کہ رسول تو اللہ تعالیٰ سے بلا توسط کسی بشر کے خبر دیتا ہے اور اس کو نئی شریعت ملتی ہے جیسے حضرت آدمؑ تھے یا ناسخ شریعت ملتی ہے جیسے حضرت محمد ﷺ تھے-اور نبی خواب میں دیکھتا ہے' فرشتہ کی آواز سنتا ہے پر اس کو دیکھتا نہیں-اور رسول خواب میں دیکھتا ہے اور بیداری میں فرشتہ کی آواز سنتا ہے-اس کو دیکھتا ہے' اور ملائکہ رسول ہوتے ہیں لیکن نبی نہیں ہوتے-نبی کی جمع اَنْبِیَاءُ ہے)-

اِنَّکِ لَبِنْتُ نَبِیٍّ-تو تو ایک پیغمبر (حضرت ہارون) کی

بیٹی ہے۔

بابُ النّون مع التاء

نَتَأٌ یانُتُوْءٌ۔ پھول جانا' سوج جانا' جوان ہو جانا' چھاتی ابھرآنا' اپنی جگہ سے نکل جانا۔
نَتٌّ یانَتِیْتٌ۔ پھول جانا۔
تَنْبِیْتٌ۔ تفسیر بیان کرنا۔
تَنَتُّتٌ۔ پاکی کے بعد غلیظ ہو جانا۔
نَتْجٌ۔ حاملہ کی خبر گیری کرنا یہاں تک کہ وہ جنے' جننا' نتیجہ دینا۔
اِنْتَاجٌ۔ حمل ظاہر ہونا' جننے کا وقت آجانا' حاملہ اونٹنیاں ہونا' نکالنا' پیدا کرنا۔
تَنَتُّجٌ۔ بچہ نکالنے کے لئے آواز کرنا۔
اِنْتِتَاجٌ۔ چل دینا اور ایسے مقام پر جننا جس کا پتہ معلوم نہ ہو' حاملہ ہونا۔
اِسْتِنْتَاجٌ۔ زچگی طلب کرنا' مقدمات سے نتیجہ نکالنا۔
كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ۔ جیسے چار پاؤں والی' سالم بچہ چار پاؤں والا جنتی ہے (عرب لوگ کہتے ہیں نُتِجَتِ النَّاقَةُ جب اونٹنی جنے فَهِيَ مَنْتُوْجَةٌ وہ اونٹنی منتوجہ ہے اور نَاتِجٌ وہ شخص ہے جو اپنی اونٹنی کی خبر گیری کرتا ہے)۔
فَانْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا۔ ان دونوں نے بچہ دیا اور یہ جنا۔
اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ۔ یہاں تک کہ اونٹنی بچہ جنے۔
ثُمَّ تُنْتَجُ الْمُهْرَ فَلَا یُرْكَبُ۔ پھر گھوڑی بچہ جنے اس پر سواری نہ کی جائے۔
هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُكَ صِحَاحًا اٰذَانُهَا۔ کیا تو اپنی اونٹنیوں کو جناتا ہے' ان کے بچوں کے کان سالم ہوتے ہیں۔
فَمَا تُنْتَجُ فَهُوَ هَدْیٌ۔ قربانی کا جانور جو بچہ جنے وہ بھی ہدی ہوگا۔
یَوْمَ یُنْتَجُ۔ جس دن جنے۔
نَتْخٌ۔ نکالنا' کھودنا' اچک لے جانا' بنا دیکھنا۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بِسَاطًا مَنْتُوْخًا بِالذَّهَبِ۔ بہشت میں ایک فرش بچھا ہے جو سونے سے بنایا گیا ہے۔
اِذَا لَمْ اَصِلْ مُجْتَدِیَّ حَتّٰی یَنْتَخَ جَبِیْنُهٗ۔ جب کہ میں اپنے سلوک چاہنے والے سے سلوک نہ کروں یہاں تک کہ اس کی پیشانی پر پسینہ آجائے۔
نَتْرٌ۔ زور سے سونتنا' انگلیوں سے یا دانتوں سے پھاڑنا' برچھا زور سے مارنا' سخت کہنا' اچک لے جانا۔
نَتَرٌ۔ خراب ہونا' ضائع ہونا۔
اِنْتِتَارٌ۔ کھنچ جانا۔
اِسْتِنْتَارٌ۔ کھینچنا۔
اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلْیَنْتُرْ ذَكَرَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو تین بار سونت لے (زور سے دبا کر کھینچے تاکہ قطرہ نکل جائے)۔
اِنَّ اَحَدَكُمْ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ فَیُقَالُ اِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ یَسْتَنْتِرُ عِنْدَ بَوْلِهٖ۔ تم میں سے کسی کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے (یعنی عذاب کا باعث یہ بیان کیا جاتا ہے) کہ وہ پیشاب کے وقت اپنے ذکر کو نہیں سونتتا تھا (یعنی استبرا نہیں کرتا تھا)۔
ثُمَّ نَتَرَهٗ نَتْرًا شَدِیْدًا۔ پھر اس کو زور سے کھینچا۔
اِطْعَنُوا النَّتْرَ۔ اچک کر برچھا گاؤ (عرب لوگ کہتے ہیں ضَرْبٌ هَبْرٌ وَّطَعْنٌ نَتْرٌ ایسی مار جو گوشت کا ایک ٹکڑا اڑا دے اور برچھی کی مار پار ہو جانے والی)۔
نَتْشٌ۔ موچنے سے نکالنا' دبانا' اکھیڑنا' کمانا' مارنا' پاؤں سے دھکیلنا۔
نَتْشٌ وَتَنْتَاشٌ۔ چپکے چپکے عتاب کرنا یا عیب کرنا' حاصل کرنا' پانی نکال ڈالنا۔
نُتَّاشٌ۔ کمینے مکار لوگ۔
لَایُحِبُّنَا حَامِلُ الْقِیْلَةِ وَلَا النُّتَّاشُ۔ ہم سے خصیہ اٹھانے والے (جن کو فتق کا عارضہ ہوتا ہے) محبت نہیں کرتے اور نہ کمینے سفلے لوگ۔
جَاءَ فُلَانٌ فَاَخَذَ خِبَارَهَا وَجَاءَ اٰخَرُ فَاَخَذَ

نِتَاشَهَا - ایک آیا تو اس نے اس کے اچھے لوگوں کو لے لیا اور دوسرا آیا تو اس نے اس کے بروں کو لے لیا -

نَتْفٌ - نوچنا' اکھیڑنا' ہلکا کھینچنا -

تَنْتِيفٌ - بمعنی نَتْفٌ -

تَنَتُّفٌ اور تَنَاتُفٌ اور اِنْتِتَافٌ - اکھڑ جانا -

نَتْفُ الْاِبِطِ - بغل کے بال اکھیڑنا (سنت اکھیڑنا ہے مگر منڈانا بھی جائز ہے - امام شافعیؒ حجام سے بغل کے بال منڈواتے اور کہتے سنت اکھیڑنا ہے مگر مجھ سے نہیں ہو سکتا) -

رَجُلٌ نَتَفَ حَمَامَةً - ایک شخص نے حرم کے کبوتر کے پر نوچ ڈالے -

نَتْقٌ - ہلانا' جھٹکنا' چیرنا' اٹھانا' پھیلانا' کھینچنا' اولاد بہت ہونا -

نُتُوقٌ - موٹا ہونا -

عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَنْتَقُ اَرْحَامًا - تم کنواری عورتوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ ان سے اولاد بہت ہوتی ہے (عرب لوگ اس عورت کو جس کی اولاد بہت ہو ناتق کہتے ہیں کیونکہ وہ اولاد کو پھینکتی ہے - نتق کے معنی پھینکنے کے بھی آئے ہیں) -

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ نِتَاقُ الْكَعْبَةِ مِنْ فَوْقِهَا - بیت المعمور کعبہ کو اوپر سے سایہ کئے ہوئے ہے -

اَلْكَعْبَةُ اَقَلُّ نَتَائِقِ الدُّنْيَا مَدَارًا - کعبہ تمام دنیا کے مقاموں میں ایسی مٹی کم رکھتا ہے جس میں کھیتی ہو سکے (بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ کا بھی یہی مطلب ہے) -

نَتْلٌ - آگے کو کھینچنا' ڈانٹنا' نکالنا' آگے بڑھ جانا -

اِسْتِنْتَالٌ بمعنی نَتْلٌ اور تیار ہونا -

نَتِيْلَةٌ - وسیلہ -

اِنَّهٗ رَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ وَمَعَهٗ صِبْيَةٌ فِي السِّكَّةِ فَاسْتَنْتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَ الْقَوْمِ - آنحضرتؐ نے امام حسنؓ کو دیکھا وہ چند بچوں کے ساتھ کوچہ (گلی) میں کھیل رہے تھے یہ دیکھتے ہی آنحضرتؐ لوگوں سے آگے بڑھ گئے (امام حسنؓ کو پکڑنے کے لئے) -

يُمَثَّلُ الْقُرْاٰنُ رَجُلًا فَيُؤْتٰى بِالرَّجُلِ كَانَ قَدْ حَمَلَهٗ مُخَالِفًا لَهٗ فَيَنْتَتِلُ خَصْمًا لَهٗ - (قیامت کے دن) قرآن ایک مرد کی شکل میں بن کر آئے گا پھر اس شخص کو لائیں گے جس نے قرآن یاد کیا تھا مگر قرآن کے خلاف کیا کرتا تھا تب قرآن اس کا دشمن بن کر آگے بڑھے گا (یعنی پروردگار کے سامنے اپنی فریاد پیش کرے گا) -

اِنَّ ابْنَهٗ عَبْدَالرَّحْمَانِ بَرَزَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فَتَرَكَهُ النَّاسُ لِكَرَامَةِ اَبِيْهِ فَنَتَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سَيْفُهٗ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے عبدالرحمانؓ بدر کے دن مشرکوں کی طرف سے لڑنے کے لئے نکلے لیکن صحابہؓ نے ابوبکرؓ کی خاطر ان کو چھوڑ دیا (مارا نہیں) آخر حضرت ابوبکرؓ تلوار لے کر (ان کو مارنے کے لیے) آگے بڑھے (دوسری روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰنؓ نے مسلمان ہونے کے بعد ابوبکرؓ سے کہا' بابا میں نے تم کو جنگ میں دیکھا لیکن میں تم سے الگ ہو گیا تم کو مارا نہیں - حضرت ابوبکرؓ نے کہا لیکن اگر میں تجھ کو دیکھتا تو بغیر مارے نہ چھوڑتا) -

شَرِبَ لَبَنًا فَارْتَابَ بِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ فَاسْتَنْتَلَ يَتَقَيَّأُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دودھ پیا پھر ان کو شک ہوا کہ یہ دودھ حلال تھا یا نہیں' تو وہ آگے بڑھ کر قے کرنے لگے (مشکوک دودھ کو پیٹ سے نکالنے کے لئے) -

مَاسَبَقَنَا ابْنُ شِهَابٍ مِّنَ الْعِلْمِ بِشَيْءٍ اِلَّا كُنَّا نَاْتِي الْمَجْلِسَ فَيَسْتَنْتِلُ وَيَشُدُّ ثَوْبَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ - ابن شہاب زہری نے ہم سے بڑھ کر کوئی علم حاصل نہیں کیا مگر ہوتا یہ کہ ہم علم کی مجلس میں آتے تو ابن شہاب اپنا کپڑا سینہ پر باندھ کر آگے بڑھ جاتے -

نَتْنٌ یا نُتُوْنَةٌ یا نَتَانَةٌ - بدبو آنا -

تَنْتِيْنٌ - بدبودار کرنا -

اِنْتَانٌ - بدبودار ہونا -

اَنْتَان - ایک موضع ہے طائف کے قریب وہاں ہوازن اور ثقیف قبیلوں میں جنگ ہوئی تھی -

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ - (جاہلیت (کے زمانہ) کی طرح پکارنا یا لِفُلَانٍ (فلاں شخص کی دہائی) کہنا) یہ چھوڑ دو یہ بدبودار

ہے (اس میں کفر کی بو آتی ہے)۔

لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا فَكَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَاَطْلَقْتُهُمْ لَهٗ۔ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان پلیدوں کی (جان چھوڑ دینے کے لئے) مجھ سے گفتگو کرتے تو میں ان کو چھوڑ دیتا (مطعم کو دے دیتا۔ پلیدوں سے مراد وہ کفار قریش ہیں جو بدر کے دن مارے گئے۔ ان کو پلید اس لئے کہا کہ قرآن شریف میں اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ وارد ہے۔ مطعم بن عدی آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی تھے۔ دوسرے آنحضرتؐ طائف سے پریشان ہو کر لوٹ آئے تھے تو مطعم نے آپ کو پناہ دی تھی۔ بعض نے کہا مطعم کے بیٹے جبیر کا دل خوش کرنے کے لئے تا کہ وہ اسلام قبول کریں)۔

اَوَّلُ مَا يُنْتِنُ بَطْنُهٗ۔ سب سے پہلے اس کا پیٹ بدبودار ہوتا (یعنی آدمی کا مطلب یہ ہے کہ اکثر آدمی دوزخ میں پیٹ کی وجہ سے جائیں گے کیونکہ حرام مال سے پیٹ بھرتے تھے)۔

فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ۔ جب تک بدبودار نہ ہو اس کو کھا سکتا ہے (بدبودار اگر ہو جائے تو اس کا کھانا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے۔ یہی حکم تمام بدبودار اور سڑے کھانے کا ہے البتہ اگر اس کے کھانے سے ضرر پیدا ہو تو تب تو حرام ہوگا)۔

كُلُّ لَحْمٍ اَوْ طَعْمٍ اَنْتَنَ يُكْرَهُ اَكْلُهٗ وَ اِنْ اَضَرَّ حَرُمَ۔ ہر گوشت یا کھانا جو بدبودار ہو جائے اس کا کھانا مکروہ ہے۔ اگر ضرر پیدا کرتا ہو تو حرام ہے۔

لَوْلَا اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نُتْنٍ۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ میں اس کو ایک قبیح کام سے پھیرتا۔

نُتُوٌّ۔ سوج جانا، اوپر اٹھ آنا۔

اِنْتَاءٌ۔ دیر کرنا، ناک توڑ کر سجا دینا، شکل وشمائل میں موافق ہونا۔

تَنَتِّیْ۔ مادہ پر کودنا۔

اِسْتِنْتَاءٌ۔ دل بہت نکالنا۔

نَاتِی الْجَبِيْنِ۔ بلند پیشانی۔

نَوَاتِيَّةٌ۔ ملاح لوگ (اس کا مفرد نُوْتِیٌ ہے، عام لوگ نُوْتِیٌ بخیل کو کہتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے نواح مدراس اور ملبار میں جو ایک قوم ''نوائت'' مشہور ہے شاید وہ اصل میں نَوَاتِيَّہ یعنی ملاح لوگ تھے جو عرب سے آکر بنادر ہند پر اترے تھے۔

بابُ النّونْ مع الثاء

نَثٌّ۔ ظاہر کرنا، فاش کرنا، تیل لگانا، ٹپکنا۔

تَنَاثٌّ۔ ایک دوسرے کی خبر فاش کرنا۔

نِثَاثٌ۔ وہ تیل جو زخم پر لگایا جاتا ہے۔

لَاتَنُثُّ حَدِيْثَنَا تَنْثِيْثًا۔ ہماری بات فاش نہیں کرتی (ایک روایت میں لَاتَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا بائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ يَسْئَلُهٗ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ اَهْلَكْتَ وَ اَنْتَ تَنُثُّ نَثِيْثَ الْحَمِيْتِ۔ ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا سوال کرتا تھا کہنے لگا میں تو ہلاک ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو ہلاک ہو گیا تو تو ایسا پسیج رہا ہے جیسے گھی کی مشک پسیجتی ہے (یعنی تو تو اچھا خاصہ چکنا چپڑا ہے تیرے بدن سے چربی ٹپک رہی ہے اور کہتا ہے میں ہلاک ہو گیا)۔

نَثْدٌ۔ تھم جانا، جم جانا، اگنا۔

اِذَا تَرَكْتَهٗ نَثَدَ۔ جب تو اس کو چھوڑے تو وہ بیٹھ جائے یعنی تہہ میں جم جائے (خطابی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نَثَدَ کے کیا معنی ہیں شاید یہ رَثَدَ ہو گا رے یعنی پیالے کی تہہ میں جمع ہو گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل میں نَثَطَ ہو پھر طا کو دال سے بدل دیا۔ زمخشری نے کہا نَثَدَ یعنی تھم گیا اور تہہ نشین ہو گیا)۔

نَثْرٌ یا نِثَارٌ۔ متفرق طور پر پھینکنا، نثر کلام کہنا، بہت اولاد ہونا، ڈال دینا، چھینکنا، ناک میں سے رینٹ وغیرہ نکالنا۔

تَنْثِيْرٌ۔ متفرق طور پر پھینکنا۔

اِنْتِثَارٌ۔ نکسیر پھوٹنا، ناک کے بل گرانا، رینٹ وغیرہ نکالنا، ناک سے سانس لینا، ناک میں پانی ڈالنا۔

تَنَاثُرٌ اور تَنَثُّرٌ اور اِنْتِثَارٌ۔ الگ الگ گرنا۔

تَنَاثُرٌ۔ بیمار ہو کر مرجانا۔

اِنْتِثَارٌ اور اِسْتِنْثَارٌ۔ ناک میں پانی ڈالنا (تو اِسْتِنْثَار اور

اِسْتِنْشَاق کے ایک ہی معنی ہیں' بعض نے کہا اِسْتِنْشَاق ناک میں پانی ڈالنا اِسْتِنْثَار چھینکنا)۔

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثِرْ - جب تو وضو کرے تو ناک سنک (ایک روایت میں فَاسْتَنْثِرْ ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَنْثِرْ معنی وہی ہیں)۔

كَانَ يَسْتَنْشِقُ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَسْتَنْثِرُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار ناک میں پانی ڈالتے اور ہر بار ناک سنکتے۔

نَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى - بائیں ہاتھ سے ناک سنکتے (اور داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے)۔

اِسْتَنْثِرُوْا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا - دو بار یا تین بار اچھی طرح ناک سنکو۔

هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ - (قرآن اس طرح پڑھتا ہے جلدی جلدی) جیسے شعر جلدی جلدی پڑھتے ہیں اور لفظ قرآن کے اس طرح پھینکتا ہے جیسے سوکھی کھجوریں ڈالی ہلانے سے گرتی ہیں)۔

فَلَمَّا خَلَا سِنِّيْ وَ نَثَرْتُ لَهٗ ذَابَطْنِيْ - جب میری عمر زیادہ ہوگئی اور میں نے اپنا پیٹ اس کے لیے پھیلا دیا یعنی پیٹ سے اولاد نکالی (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَةٌ نَثُوْرٌ یعنی کثیر الاولاد عورت)۔

اَيُوَافِقُكُمُ الْعَدُوُّ حَلَبَ شَاةٍ نَثُوْرٍ - کیا دشمن تم سے اتنی دیر تک مقابلہ کرے گا جتنی دیر میں اس بکری کے دودھ دوہنے سے فراغت پاتے ہیں جس کے تھن کے سوراخ کشادہ ہوں (مطلب یہ ہے کہ جس بکری کے تھن کے سوراخ کشادہ ہوتے ہیں اسی کا دودھ جلدی دوہ لیا جاتا ہے۔ ابوذرؓ یہ کہتے ہیں کہ اتنی دیر تک بھی دشمن تمہارے سامنے ٹھہرے گا یا نہیں)۔

اَلْجَرَادُ نَثْرَةُ الْحُوْتِ - ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک ہے (اس کی ناک سے ٹڈی نکلتی ہے)۔

اِنَّمَا هُوَ نَثْرَةُ حُوْتٍ - ٹڈی کیا ہے مچھلی کی چھینک ہے (پہلے پہل وہاں سے نکلتی ہے پھر پہاڑوں میں انڈے دیتی ہے اور ایک بارگی لاکھوں کروڑوں بچے اس کے نکل پڑتے ہیں۔

بعض نے کہا مچھلی کی چھینک سے یہ غرض ہے کہ جیسے مچھلی بن ذبح کے حلال ہے ویسے ہی ٹڈی بھی گویا مچھلی کی ناک سے نکلی ہے' بغیر ذبح کے درست ہے)۔

نَثَرَ السُّكَّرَ يَنْثُرُهٗ - شکر لٹائی پھینکی۔

وَيَمِيْسُ فِيْ حِلَقِ النَّثْرَةِ - زرہ کے چھلوں میں اتراتا ہے۔

وَيَنْثُرُ عَلَيْهِ الذَّرِيْرَةَ - اس کے کفن پر عبیر چھڑک دے۔

نَثْطٌ - دبا دینا' تھم جانا' بھاری کرنا' نکلنا۔

تَنْثِيْطٌ - ٹھہرانا۔

كَانَتِ الْاَرْضُ هَفًّا عَلَى الْمَاءِ - زمین پانی پر لرز رہی تھی (تھمتی نہ تھی' یہ ابتدائے آفرینش کا ذکر ہے جب پانی ہی پانی دنیا میں تھا اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ زمین کے سمندروں کا پانی اتنا تھا کہ زمین اس پر نہیں ٹھہرتی تھی کیونکہ سمندروں کا سارا پانی ملاؤ تو بھی اس کی مقدار زمین سے بہت کم رہتی ہے سمندروں کے تلے ہزاروں میل تک زمین ہی زمین ہے اور ساتوں سمندر ایک جوہڑ کی طرح زمین میں پڑے ہوئے ہیں)۔

فَنَثَطَهَا اللّٰهُ بِالْجِبَالِ - اللہ تعالیٰ نے پہاڑ اس میں ڈال کر اس کو تھما دیا (بوجھل کر دیا جیسے ہلکے جہاز کو جو سمندر میں بہت ہلتا ہے پتھر وغیرہ بھر کر بھاری کرتے ہیں)۔

فَصَارَتْ لَهَا اَوْ تَادًا - تو پہاڑ زمین کی میخیں ہو گئے۔

نَثْلٌ - لید کرنا' مٹی نکالنا' جھٹک دینا' نکال کر پھسلانا' ڈال دینا۔

اِسْتِنْثَالٌ بمعنی نَثْلٌ ہے۔

تَنَاثُلٌ - جھک پڑنا۔

اِنْتِثَالٌ - مٹی نکالنا۔

نَثَالَةٌ - کنویں کی مٹی۔

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَيُنْتَثَلُ مَا فِيْهَا - کوئی تم میں سے یہ پسند کرے گا کہ اس کے توشہ خانہ پر دوسرا شخص آ کر جو کچھ (غلہ نقد جنس) اس میں ہے وہ نکال لے جائے۔

اَمَا تَرٰى حُضْرَتَكَ تُنْتَثَلُ - کیا تو نے اپنی قبر نہیں دیکھی

اس میں سے مٹی نکالی جاتی ہے۔

وَانْتَثَلَ مَا فِیْ کِنَانَتِہٖ۔ اس کے ترکش میں جتنے تیر تھے سب نکال لئے۔

ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَھَا۔ آنحضرتؐ تو گزر گئے اور تم دنیا کے مال و اسباب نکال رہے ہو۔

اِنَّہٗ کَانَ یَنْثُلُ دِرْعَہٗ اِذْجَائَہٗ سَھْمٌ فَوَقَعَ فِیْ نَحْرِہٖ۔ طلحہؓ اپنی زرہ جسم پر ڈال رہے تھے اتنے میں ایک تیر آ کر ان کے سینے پر لگا۔

بَیْنَ نَثِیْلِہٖ وَ مُعْتَلَفِہٖ۔ اس کی لید اور چارے کے درمیان۔

اِنَّہٗ دَخَلَ دَارًا فِیْھَا رَوْثٌ اَلَا کَنَسْتُمْ ھٰذَا النَّثِیْلَ۔ ایک گھر میں گئے جس میں گوبر پڑا تھا تو کہنے لگے تم نے اس کو جھاڑا کیوں نہیں (اس گندگی میں کیونکر بیٹھے ہو)۔

نَثْوٌ۔ فاش کرنا، بیان کرنا، جدا کرنا، مشہور کرنا۔

تَنَاثِیْ۔ مذاکرہ کرنا۔

نَثَا۔ آدمی کا وہ حال جو بیان کیا جائے اچھا ہو یا برا۔

لَاتُنْثٰی فَلَتَاتُہٗ۔ آنحضرتؐ کی مجلس کے عیب بیان نہیں کئے جاتے تھے (کیونکہ آپ کی مجلس نہایت مہذب اور سنجیدہ ہوتی اس میں کوئی عیب ہی نہ ہوتا نہ کوئی لغزش اور غلطی تو بیان کیا کرتے)۔

فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثٰی عَلَیْنَا الَّذِیْ قِیْلَ لَہٗ۔ پھر ہمارا ماموں آیا اور جو کچھ اس سے کہا گیا تھا اس نے بیان کر دیا۔

وَکُلُّکُمْ حِیْنَ یُنْثٰی عَیْبُنَا فَطِنٌ۔ جب ہمارا عیب بیان کیا جاتا ہے تو تم میں ہر ایک سمجھدار ہو جاتا ہے۔

یَامَنْ تُنْثٰی عِنْدَہٗ بَوَاطِنُ الْاَخْبَارِ۔ اے وہ جس کے سامنے چھپی ہوئی خبریں فاش ہو جاتی ہیں (یعنی پروردگار اس پر کوئی بات چھپی ہوئی نہیں گو ہم اندھیری رات میں سات کوٹھڑیوں کے اندر کریں)۔

تَنَاثُوا الْحَدِیْثَ۔ بات کا تذکرہ کیا۔

بابُ النون مع الجیم

نَجْأٌ۔ نظر لگانا (جیسے تَنَجُّؤٌ اور اِنْتِجَاءٌ ہے)۔

رُدُّوْا نَجْأَۃَ السَّائِلِ بِاللُّقْمَۃِ۔ بھیک مانگنے والے کی نظر ایک لقمہ دے کر دفع کرو۔

نَجُوْءٌ اور نَجِیْئٌ۔ جس کی نظر بہت لگے (نظر کا اثر مجرب ہے)۔

نَجْبٌ۔ پوست چھیل ڈالنا یا رگیں۔

نَجَابَۃٌ۔ حسب عمدہ ہونا اور قول و فعل وغیرہ۔

تَنجِیْبٌ بمعنی نَجَبٌ ہے اور عمدہ نجیب اولاد جننا۔

اِنْتِجَابٌ۔ چننا، انتخاب کرنا۔

اِسْتِنْجَابٌ۔ نجیب لوگوں کو طلب کرنا۔

نَجِیْبٌ۔ عمدہ اور شریف جانور ہو یا آدمی۔

نَجَائِبُ الْقُرْاٰنِ اور نَوَاجِبُ الْقُرْاٰنِ۔ قرآن کی بہت عمدہ اور فصیح سورتیں۔

اِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَۃَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ۔ ہر پیغمبر کو سات نجیب رفیق دیئے گئے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّاجِرَ النَّجِیْبَ۔ اللہ تعالیٰ نجیب (یعنی سخی اور کریم) سوداگر سے محبت رکھتا ہے (معلوم ہوا کہ سوداگری جب ایمان داری اور سخاوت اور کرم کے ساتھ ہو تو اس کے برابر کوئی عمدہ کمائی نہیں)۔

اَلْاَنْعَامُ مِنْ نَجَائِبِ الْقُرْاٰنِ۔ سورۂ انعام قرآن کی بہت عمدہ سورتوں میں سے ہے۔

رَاکِبُ الْبُرَاقِ وَالنَّاقَۃِ النَّجِیْبِ۔ براق اور سانڈنی اور زبردست تیز رو اونٹ کے سوار۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایُصِیْبُہٗ ذَعْرَۃٌ وَّلَا عَثْرَۃٌ وَّلَا نَجْبَۃُ نَمْلَۃٍ اِلَّا بِذَنْبٍ۔ مسلمان کو ڈر اور لغزش اور چیونٹی کی کاٹ تک اسی وقت پہنچتی ہے جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر دنیا میں جو تکالیف آتی ہیں وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں تا کہ آخرت میں پاک صاف ہو کر بہشت میں داخل ہو)۔

نَجَبَۃٌ۔ پوست، چھلکا۔

اِبِلٌ لِّلشَّیَاطِیْنِ تَخْرُجُ نَجِیْبَاتٌ۔ شیطان کے اونٹ وہ ہیں جو سواری کی زینت کے لئے کوتل نکالے جاتے ہیں (ان پر کوئی سوار نہیں ہوتا) صرف فخر اور امارت جتانے کے لئے امیروں کے ساتھ نکلتے ہیں۔ اسی طرح وہ گھوڑے بھی شیطانی ہیں جو کوتل عمدہ عمدہ ریشمی چار جامے اور ولایتی زین لگا کر نکالے جاتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ نجیب سے مراد وہ جانور ہے جو سفر میں فخر اور افتخار کے لئے ساتھ جاتا ہے نہ خود مالک اس پر سوار ہوتا ہے نہ کسی غریب تھکے ماندے شخص کو اس پر بیٹھنے دیتا ہے۔ اسی طرح شیطان کے پنجرے وہ ہودے ہیں جو تکلف کے ساتھ ان پر بیٹھتے ہیں۔ عماری بھی اسی قسم کی سواری ہے جو ہاتھی پر رکھی جاتی ہے اس پر بیٹھنے سے صرف افتخار منظور ہوتا ہے)۔

فَخَرَجَ اَحَدُکُمْ بِنَجِیْبَاتٍ۔ تم میں سے کوئی نجیب اونٹ لے کر نکلا۔

یَرْکَبُوْنَ نُجَبَاءَ اَلْیَنَ مِنَ الْفِرَاشِ الْمَدْرُوْسِ۔ ایسے نجیب جانوروں پر سوار ہوں گے جو بچھے ہوئے فرش سے زیادہ نرم اور ملائم ہوں گے۔

سَوْفَ یَنْجُبُ مَنْ یَّفْهَمُ۔ جو شخص سمجھ رکھتا ہے وہ ایک نہ ایک دن نجیب ہو جائے گا (یعنی نیک خلق، سخی اور کریم البتہ جس کو سمجھ ہی نہیں ملی اس کا درست ہونا مشکل ہے)۔

نَجْثٌ۔ بحث کرنا، فریاد کرنا۔

تَنَاجُثٌ۔ مشہور کرنا۔

اِنْتِجَاثٌ۔ پھول جانا، موٹا یا ظاہر ہونا، نکالنا۔

اِسْتِنْجَاثٌ۔ نکالنا توجہ کرنا۔

اُنْجُثُوْا مَاعِنْدَ الْمُغِیْرَۃِ فَاِنَّہٗ کَتَّامَۃٌ لِّلْحَدِیْثِ۔ مغیرہ بن شعبہ کے پاس جو باتیں ہیں وہ ان سے نکلواؤ مجھ کو سناؤ کیونکہ مغیرہ بڑے بات کے چھپانے والے ہیں۔

وَلَا تُنَجِّثُ عَنْ اَخْبَارِنَا تَنْجِیْثًا۔ اور ہماری خبریں کھود کر نہیں نکالتی (یعنی گھر کی باتوں کے کھوج میں نہیں رہتی ان کو فاش نہیں کرتی۔)

اِنَّهَا قَالَتْ لِاَبِیْ سُفْیَانَ لَمَّا نَزَلُوْا بِالْاَبْوَاءِ فِیْ غَزْوَۃِ اُحُدٍ لَوْ نَجَثْتُمْ قَبْرَ اٰمِنَۃَ اُمِّ مُحَمَّدٍ۔ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا جب وہ ابواء میں اترا تھا جنگ احد کے لئے۔ کاش تم حضرت آمنہ کی قبر کو جو حضرت محمدؐ کی والدہ تھیں کھود کر ان کی نعش نکالو۔

نَجِیْثُ الْقَوْمِ۔ وہ شخص جو لوگوں کی خبریں پیدا کرے۔

نَجٌّ۔ بہانا، جلدی کرنا۔

سَاَحْمِلُكَ عَلٰی صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ یَنِجُّ ظَهْرُهَا۔ میں تجھ کو ایک سخت پلنگ پٹکے پر اٹھاؤں گا جس کی پشت بھاری ہوگی۔

نَجْحٌ یا نُجْحٌ یا نَجَاحٌ۔ کامیاب ہونا، حاجت پوری ہونا، آسان ہونا، سہل ہونا۔

تَنْجِیْحٌ۔ کامیاب کرنا۔

اِنْجَاحٌ۔ کامیاب ہونا، یا کامیاب کرنا۔

نَجِیْحٌ۔ ٹھیک رائے۔

تَنَجُّحٌ۔ حاجت پوری کرنے کے وعدے کا ایفا چاہنا۔

تَنَاجُحٌ۔ پے در پے سچ ہونا۔

اِسْتِنْجَاحٌ بمعنی تَنَجُّحٌ ہے۔

وَاَنْجَحَ اِذْ اَکْدَیْتُمْ۔ اور کامیاب کرے جب تم کوشش کرو۔

یَاجَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اے جلیح ایک ٹھیک کام ہے ایک فصیح مرد کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔

اَسْرَعَ بِالنُّجْحِ۔ جلدی کامیاب ہو گیا۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یُدْرِکُوْا اِنْجَاحَ الْحَوَائِجِ اِلَّا بِالدُّعَاءِ۔ مسلمان اپنے مقاصد پر دعا ہی سے کامیاب ہوتے ہیں۔

اَسْرَعُ الدُّعَاءِ نُجْحًا لِلْاِجَابَۃِ دُعَاءُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ۔ سب سے جلدی جو دعا قبول ہو کر کامیاب ہوتی ہے وہ دعا ہے جو ایک مسلمان بھائی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے کرے۔

لَاشَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ۔ توبہ سے بڑھ کر گناہوں کی

بخشش کے لئے کوئی شفیع نہیں ہے۔

اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ نَجَاحٍ - دعا کامیابی کی کنجی ہے۔

اِفْلِبْنِیْ مُخْلِحًا مُنْجِحًا - مجھ کو کامیاب اور بامراد کر کے لوٹا۔

اِجْعَلْ دُعَائِیْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا - میری دعا کا شروع کامیابی کر اور بیچ کا حصہ مراد پانا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا الْيَوْمِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ نَجَاحًا - یا اللہ اس دن کا ابتدائی حصہ میرے کاموں کی درستگی کر اور بیچ کا حصہ کامیابی اور اخیر کا حصہ مقصد پر پہنچ جانا۔

نَجْدٌ - مدد کرنا' غالب ہونا۔

نُجُوْدٌ - واضح ہونا' کھل جانا' بہہ جانا۔

نَجَدٌ - محنت سے پسینہ آ جانا' پلید ہونا' تھک جانا۔

نَجَادَةٌ اور نَجْدَةٌ - بہادر ہونا' جس کام سے دوسرے عاجز ہوں اس کو کر گزرنا۔

تَنْجِيْدٌ - زیادتی کرنا' آراستہ کرنا' آزمانا' حرکت دینا۔

مُنَاجَدَةٌ - معارضہ کرنا' لڑنا' مدد کرنا۔

اِنْجَادٌ - نجد میں آنا یا نجد کی طرف جانا' مدد کرنا' بلند ہونا' صاف ہونا' اپنے گھر سے نزدیک ہونا' قبول کرنا' سر کبھی جھکانا کبھی اٹھانا۔

اِسْتِنْجَادٌ - ناتوانی کے بعد قوی ہونا' مدد مانگنا' ڈر کے بعد جری ہو جانا۔

نِجَادٌ - تلوار کی حمائل' پرتلہ۔

طَوِيْلُ النِّجَادِ - بلند قامت۔

نَجَّادٌ اور مُنَجِّدٌ - جو شخص فرش' گدے اور تکیے بناتا اور سیتا ہے۔

نَجْدٌ - بلند مقام اور ایک ملک ہے عرب کے بالائی حصہ میں۔

نَجَدٌ - پسینہ۔

نَجَدَاتٌ - خارجیوں کا ایک گروہ جو نجدہ بن عامر خارجی کے پیرو تھے۔

اِلَّا مَنْ اَعْطٰى فِیْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا - مگر جو کوئی دے تنگی اور آسانی کے ہنگام میں۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ قَارِئَ الْقُرْاٰنِ وَصَاحِبَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ كَالنَّجْدَةِ تَكُوْنُ فِی الرَّجُلِ فَقَالَ لَيْسَتْ لَهُمَا بِعِدْلٍ - آنحضرتؐ نے قرآن پڑھنے والے اور خیرات دینے والے کا ذکر کیا - ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! آدمی میں جو بہادری ہوتی ہے وہ کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بہادری (فضیلت میں) ان دونوں صفتوں کے برابر نہیں ہے' (یعنی تلاوت قرآن اور صدقہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)۔

نَجْدَةٌ - شجاعت اور بہادری۔

رَجُلٌ نَجِدٌ یا نَجُدٌ - بڑا جنگی آدمی۔

اَمَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ - ہاشم کی اولاد والے بہادر ہیں فضیلت والے ہیں۔

اَمَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ هَمَدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ - ہمدان کی اس شاخ کے لوگ بہادر ہیں دلیر ہیں۔

حَوْلَهٗ وَنَجْدَهٗ - اس کی طاقت اور قوت یا قوت اور بہادری۔

تَفَاضَلَتْ فِيْهِ الْمُجَدَاءُ وَالنُّجَدَاءُ - ان میں بزرگ اور بہادر لوگ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

وَكَانَتِ امْرَاَةً نَّجُوْدًا - وہ ایک عقل مند صائبۃ الرائے عورت تھی۔

زَوْجِیْ طَوِيْلُ النِّجَادِ - میرے خاوند کی تلوار کا پرتلہ لمبا ہے (یعنی اس کا قد لمبا ہے کیونکہ لمبے شخص کا پرتلہ بھی لمبا ہوگا)۔

جَاءَهٗ رَجُلٌ وَّبِكَفِّهٖ وَضَحٌ فَقَالَ لَهٗ انْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَّا مُنْجِدٍ وَّلَا مُتْهِمٍ فَتَمَعَّكْ فِيْهِ - ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس کے پنجہ پر برص کی سفیدی تھی آپ نے اس سے فرمایا تو ایسی وادی میں جا کہ نہ پورے طور پر نجد میں ہو نہ تہامہ میں (بلکہ سرحد پر ہو) وہاں جا کر مٹی میں لوٹ! (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسے میدان میں جا جو نہ بلند ہو نہ گڑھے میں ہو)۔

اِنَّهٗ رَاٰى امْرَاَةً شَيِّرَةً وَّعَلَيْهَا مَنَاجِدُ مِنْ ذَهَبٍ -

آنحضرتؐ نے ایک خوب صورت عورت کو دیکھا وہ سونے کا جڑاؤ زیور یا ہار پہنے ہوئے تھی۔

مَنْجَدٌ۔ ہار (مَنَاجِد جمع' یہ تَنْجِیْدٌ سے نکلا ہے بمعنی آراستہ کرنے کے' عرب لوگ کہتے ہیں بَیْتٌ مُّنَجَّدٌ یعنی آراستہ گھر)۔

نُجُوْد۔ پردے۔ جو دیواروں پر آرائش کے لئے لٹکائے جاتے ہیں۔

زُخْرِفَ وَنُجِّدَ۔ آراستہ کیا گیا اور سنوارا گیا۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰی اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِّنْ عِنْدِهٖ۔ عبدالملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کے سامان بھیجے (جیسے فرش اور تکیے اور پردے)۔

وَعَلٰی اَكْتَافِهَا اَمْثَالُ النَّوَاجِدِ شَحْمًا۔ ان کے کندھوں پر چربی کے راستے معلوم ہوتے تھے۔

اِنَّهٗ اَذِنَ فِیْ قَطْعِ الْمِنْجَدَةِ۔ انھوں نے حرم کے درختوں میں سے منجدہ کے کاٹنے کی اجازت دی (منجدہ ایک درخت ہے جس کی لکڑی سے جانور ہنکانے کی لاٹھیاں بنائی جاتی ہیں اور روئی بھی اس سے دھنکی جاتی ہے)۔

وَنَجَدَ الْمَاءُ الَّذِیْ تَوَرَّدَا۔ اور رنگ برنگ کا پانی یعنی پسینہ بہ نکلا۔ (یہ حمید بن ثور ہلالیؓ کا مصرعہ ہے)۔

اِجْتَمَعَ شَرْبٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَنْبَارِ وَ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ نَاجُوْدُ خَمْرٍ۔ انبار کے لوگوں میں سے چند شرابی جمع ہوئے ان کے سامنے ایک کونڈہ شراب کا رکھا تھا۔

اَلْعَقِیْقُ لِاَهْلِ نَجْدٍ۔ عقیق نجد والوں کا میقات ہے۔

نَجْذٌ۔ دانتوں سے کاٹنا' اصرار کرنا۔

تَنْجِیْذٌ۔ آزمانا' امتحان کرنا' پہنچنا۔

نَوَاجِذ۔ وہ دانت جو کچلیوں کے بعد ہوتے ہیں بعضوں نے کہا ڈاڑھیں یعنی اخیر کے دانت جو سب کے بعد نکلتے ہیں۔

اِنَّهٗ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔ آنحضرتؐ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے (یعنی وہ دانت جو ہنسنے کے وقت کھلتے ہیں۔ نواجذ سے یہاں آخری دانت مراد نہیں ہیں کیونکہ ایسی ہنسی آپ کی شان سے بعید ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی ہنسی صرف تبسم تھی)۔

عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔

لَنْ یَّلِیَ النَّاسَ كَقُرَشِیٍّ عَضَّ عَلٰی نَاجِذِهٖ۔ کوئی شخص لوگوں پر اس طرح حکومت نہیں کرنے کا جیسے قریش کا شخص جو دانتوں سے کاٹے یعنی صبر کرے۔

اِنَّ الْمَلَكَیْنِ قَاعِدَانِ عَلٰی نَاجِذَیِ الْعَبْدِ یَكْتُبَانِ۔ دو فرشتے ہر بندے کے دونوں دانتوں پر بیٹھے ہوئے لکھتے رہتے ہیں (ایک نیکیاں لکھتا ہے ایک برائیاں۔ ناجذ وہ دانت جو سامنے کے دانت اور کچلی کے بیچ میں ہوتا ہے)۔

اَنْجُدَان۔ ایک دوا ہے۔

نَجْرٌ۔ ایک بیماری ہے جس میں آدمی کھاتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا (یعنی جوع البقر)۔

نَجَّارِیَة۔ ایک فرقہ ہے اہل اسلام کا محمد بن حسین نجار کا پیرو۔

بَنِی النَّجَّارِ۔ انصار کا مشہور قبیلہ تھا۔

كُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ نَجْرَانِیَّةٍ۔ آنحضرتؐ نجران کے تین کپڑوں میں کفن دیئے گئے (نجران ایک موضع ہے حجاز اور شام اور یمن کے درمیان)۔

قَدِمَ عَلَیْهِ نَصَارٰی نَجْرَانَ۔ آپ کے پاس نجران کے نصاریٰ آئے (ایک روایت میں بَحْرَانِ ہے یعنی بحرین کے نصاریٰ)۔

وَاخْتَلَفَ النَّجْرُ وَتَشَتَّتَ الْاَمْرُ۔ طبیعتیں مختلف ہو گئیں اور کام پریشان ہو گئے۔

لَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ عَمْرُوْ بْنُ الْعَاصِ وَالْوَفْدُ قَالَ لَهُمْ نَجِّرُوْا۔ جب نجاشی کے پاس عمرو بن عاص اور کفار قریش کے قاصد پہنچے تو نجاشی نے کہا اچھا گفتگو شروع کرو۔

فَمَا قُلُصٌ وُّجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ قَفَاسِلَعٍ بِمُخْتَلِفِ النِّجَارِ۔ (اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)۔

شَرُّ النَّصَارٰی نَصَارٰی نَجْرَانَ۔ سب نصاریٰ میں بدتر نجران کے نصاریٰ ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ نجران ایک

شہر ہے ہمدان کے شہروں میں سے - اس کے بانی کا نام نجران بن زیدان تھا)-

نَجْزٌ - گزر جانا' فنا ہو جانا' وعدہ آ پہنچنا' ختم ہو جانا' پورا کرنا' جلدی کرنا-

تَنْجِیْزٌ - پورا کرنا' ختم کے قریب ہونا' ایک کام کو فوراً کر دینا' میعاد نہ لگانا نہ کسی شرط پر معلق رکھنا (یہ تعلیق کی ضد ہے)-

نَاجَزَةٌ مُنَاجَزَةٌ - لڑنا' مقابلہ کرنا-

اِنْجَازٌ - وعدہ پورا کرنا' وفا کرنا-

اِسْتِنْجَازٌ - وعدہ وفائی چاہنا-

تَنَاجُزٌ - لڑنا مقابلہ کرنا-

اِلَّا نَاجِزًا بِنَاجِزٍ - مگر نقدا نقد دست بدست-

اَنْجَزَ وَعْدَهٗ - اپنے وعدے کو پورا کیا-

ثَلٰثٌ تَدَعُهُنَّ اَوْلَاُنَاجِزَنَّكَ - تین باتیں تو چھوڑ دے ورنہ میں تجھ سے لڑوں گی-

تَاْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَّتَقْضِیْ دَیْنَهٗ وَ تَنْجُزُ عِدَاتِهٖ (آنحضرتؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا) محمد کا ترکہ تم لے لینا تم ہی اس کا قرض ادا کرنا تم ہی اس کے وعدے وفا کرنا-

نَجَسٌ یا نَجَاسَةٌ - ناپاک ہونا' پلید ہونا-

تَنْجِیْسٌ اور اِنْجَاسٌ - ناپاک کرنا-

تَنَجُّسٌ - نجس ہونا یا نجاست سے صاف ہونا-

اَلْمُؤْمِنُ لَایَنْجَسُ یا لَایَنْجُسُ - مومن نجس نہیں ہوتا-

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَایُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ - پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (یعنی جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے قلیل ہو یا کثیر نجاست گرنے سے وہ نجس نہیں ہوتا - امام مالک کا یہی مذہب ہے اور اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے- حنفی کہتے ہیں کہ حدیث بیر بضاعہ کے باب میں وارد ہے اور اس کا پانی جاری تھا - طحاوی نے اس کو واقدی سے نقل کیا ہے - حالانکہ واقدی کو کوئی کذاب کہتا ہے' کوئی متروک اور کوئی ضعیف - تو طحاوی نے رائے کو مدد دینے کے لئے حدیث کو باطل کرنا چاہا ہے حالانکہ بیر بضاعہ اب تک حجاز میں مشہور ہے وہ ایک کنواں ہے اس کا پانی کبھی جاری نہ ہوا - اور ابن ابی شیبہ نے جو روایت کیا کہ ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر پڑا تھا تو کنویں کا سارا پانی کھینچنے کا حکم دیا گیا - اس کو بیہقی نے ضعیف کہا ہے اور سفیان بن عیینہ سے روایت کیا کہ میں ستر برس سے مکہ میں رہتا ہوں میں نے کسی بڑے یا چھوٹے کی زبان سے حبشی کا قصہ نہیں سنا-

مترجم: کہتا ہے بیر بضاعہ اب تک موجود ہے وہ ایک چھوٹا کنواں ہے جو ہفت در ہفت ہوگا - اب اس میں پانی بہت کم ہے اندھا ہو گیا ہے اس کا پانی جاری ہونا کیا معنی' یقیناً واقدی کی روایت غلط ہے اور دہ دردہ کی تقدیر متاخرین حنفیہ نے اپنی رائے سے کی ہے جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے اور صدر الشریعہ نے جو **من حفر بیرا** کی حدیث سے دہ دردہ کی تقدیر پر استدلال کیا ہے یہ استدلال عجیب ہے کیونکہ **من حفر بیرا**) حدیث میں ہر طرف دس ہاتھ زمین کنواں کھودنے والے کا حق قرار دی گئی کہ اتنی زمین میں اپنے جانور بٹھائے ان کو پانی پلائے دوسرا شخص اس حد کے اندر دوسرا کنواں نہیں کھود سکتا - اس کو نجاست یا طہارت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے)-

اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسَةٍ - بلی نجس نہیں ہے (معلوم ہوا کہ بلی کا جوٹھا پاک ہے - لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور اہل حدیث کے نزدیک ہر درندے کا جھوٹھا پاک ہے)-

اِنَّ اَعْیَانَهُمْ نَجِسَةٌ كَالْكِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ - (ابن عباس نے **انما المشرکون نجس** کی تفسیر میں کہا) مشرکوں کے بدن نجس ہیں کتوں اور سوروں کی طرح (فقہائے اہل سنت کہتے ہیں نجاست سے مراد یہ ہے کہ وہ جنابت کا غسل نہیں کرتے نجاست سے پرہیز نہیں کرتے یا نجاست اعتقادی مراد ہے)-

اَلْقُوا الشَّعْرَ عَنْكُمْ فَاِنَّهٗ نَجَسٌ - بالوں کو نکال ڈالو وہ پلید ہیں-

ثَوْبٌ نَجِسٌ - ناپاک کپڑا-

قَوْمٌ اَنْجَاسٌ - ناپاک لوگ-

فَانْتَجَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ - میں نے اپنے آپ کو نجس سمجھا پھر میں نے غسل کیا-

نَجْشٌ - کسی کو دھوکا دینے کے لئے جو چیز بکتی ہے اس کی تعریف کرنا' دھوکا دینے کی نیت سے نرخ بڑھانا تاکہ دوسرا شخص اس کو

جلد خریدے یا کسی بکتی ہوئی چیز کی برائی کرنا تا کہ خریدار اس کو چھوڑ کر دوسری طرف جائے۔

نَجْش۔ اسم مصدر ہے۔ اصل میں نَجْش کے معنی چھپانے کے ہیں اور چھیڑنے کے، بحث کرنے کے، جمع کرنے، نکالنے کے اور سلگانے کے۔

نَجْش اور نِجَاشَۃٌ۔ جلدی کرنا۔

نَھٰی عَنِ النَّجْشِ فِی الْبَیْعِ۔ آنحضرتؐ نے بیع میں نجش سے منع فرمایا۔

لَا تَنَاجَشُوْا۔ ایک دوسرے کے ساتھ نجش مت کرو (یعنی یہ کہ یہ اس کے مال کی تعریف کرے وہ اس کے مال کی، یا یہ اس کے مال کی ہجو کرے وہ اس کے مال کی)۔

اَلنَّاجِشُ اٰکِلُ الرِّبٰوا۔ نجش کرنے والا سود خوار کی طرح ہے (یعنی گناہ میں)۔

لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی یَنْجُشَھَا ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ مَلَکًا۔ سورج اس وقت تک نہیں نکلتا کہ تین سو ساٹھ فرشتے اس کو دھکیلتے ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَہٗ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْتَجَشْتُ مِنْہُ۔ (ابوہریرہؓ نے کہا) آنحضرتؐ مدینہ کے ایک راستہ میں مجھ سے ملے، مجھ کو نہانے کی حاجت تھی میں جلدی سے بھاگ گیا (ایک روایت میں فَانْخَنَسْتُ مِنْہُ ہے ایک روایت میں اِخْتَنَسْتُ ہے یعنی میں پیچھے رہ گیا، آپ کے ساتھ نہیں چلا)۔

نَجَاشِیُّ۔ حبش کے بادشاہ کا لقب تھا۔

اِسْمُ النَّجَاشِیِّ اَصْحَمَۃُ اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ غَائِبًا۔ نجاشی کا نام اصحمہ تھا وہ آنحضرتؐ پر ایمان لایا تھا حالانکہ اس نے آپ کو نہیں دیکھا تھا (جب وہ مر گیا تو آنحضرتؐ نے اس پر جنازے کی نماز پڑھی۔ اس حدیث سے میت غائب پر نماز پڑھنے کا جواز نکلا کیونکہ جنازے کی نماز دعا ہے اور دعا غائب شخص کے لیے اور جلد قبول ہوتی ہے)۔

نَجْعٌ یا نُجُوْعٌ۔ کھانا ہضم ہونا اور کھانے والے کے جزو بدن ہونا اثر کرنا یا اثر ظاہر ہونا، آنا، تلاش کے لئے جانا، نجوع پلانا (نجوع پانی میں کچھ بیج یا آٹا بھگوتے ہیں اونٹوں کو پلاتے ہیں)۔

تَنْجِیْعٌ۔ اثر کرنا۔

اِنْجَاعٌ۔ کامیاب ہونا، دودھ پلانا۔

تَنَجُّعٌ اور اِنْتِجَاعٌ۔ گھاس کی تلاش میں جانا، کسی کے حسن سلوک کا امیدوار ہو کر آنا، روٹی کمانے کے لئے سفر کرنا۔

اِسْتِنْجَاعٌ بمعنی نَجْعٌ ہے۔

مَاءٌ نَجُوْعٌ۔ خالص صاف پانی۔

دَخَلَ عَلَیْہِ الْمِقْدَادُ بِالسُّقْیَا وَھُوَ یَنْجَعُ بَکَرَاتٍ لَہٗ دَقِیْقًا وَّخَبَطًا۔ مقداد بن اسود سقیا میں حضرت علی کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنے جوان اونٹوں کو آٹا اور چارہ پانی میں ملا کر پلا رہے تھے۔

سُئِلَ عَنِ النَّبِیْذِ فَقَالَ عَلَیْکَ بِاللَّبَنِ الَّذِیْ نُجِعْتَ بِہٖ۔ ان سے پوچھا نبیذ پینا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا تو دودھ کیوں نہیں پیتا جس سے پہلے پہل تیری پرورش ہوئی تھی اور تو نے اس سے فائدہ اٹھایا تھا۔

ھٰذِہٖ ھَوَازِنُ تَنَجَّعَتْ اَرْضَنَا۔ یہ ہوازن کے لوگ ہیں جو گھاس اور پانی کی تلاش میں ہماری زمین میں آ گئے ہیں۔

لَیْسَتْ بِدَارِ نُجْعَۃٍ۔ یہ مقام گھاس چارہ طلب کرنے کا نہیں ہے (یعنی دنیا میں عیش و راحت کی طلب بے کار ہے)۔

فَانْجَعُوْا لِمَا یَحِقُّ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ۔ تم پر خلیفۂ وقت کی بات سننا اور اطاعت کرنا جو لازم ہے اس سے فائدہ لو۔

نَجَعَ الْاَمْرُ وَالْخِطَابُ وَالْوَعْظُ۔ حکم نے اور خطاب نے اور وعظ نے اثر کیا یعنی مفید ہوئے۔

نَجْفٌ۔ تراشنا، اچھی طرح دودھ دوہنا، کاٹنا، بکرے کا قضیب پاؤں سے باندھ دینا تا کہ جماع نہ کر سکے۔

تَنْجِیْفٌ۔ اڑا دینا۔

اِنْجَافٌ۔ نکالنا، نجاف لٹکانا (نجاف وہ چمڑہ ہے جس سے بکرے کا قضیب پاؤں سے باندھ دیتے ہیں)۔

اِنْتِجَافٌ۔ نکالنا، تھن سے سارا دودھ دوہ لینا۔

اِسْتِنْجَافٌ - اڑا لے جانا-

نَجَفٌ - وہ جگہ جہاں پر پانی نہیں چڑھتا-

فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاَكُوْنُ تَحْتَ نِجَافِ الْجَنَّةِ - پھر بندہ کہے گا' پروردگار مجھ کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے' میں دروازہ کی چوکھٹ کے تلے پڑا رہوں گا- چھجہ کے نیچے-

اِنَّ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاَكْرَمَتْهُ وَ وَنَجَفَتْهُ - حسان بن ثابتؓ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے' انھوں نے ان کی خاطرداری کی اور ان کو اونچی جگہ پر بٹھایا (حالانکہ حسانؓ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں میں شریک ہوئے تھے)-

اِنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی مِنْجَافِ السَّفِيْنَةِ - وہ کشتی کے مکان پر بیٹھے (خطابی نے کہا مِنْجَاف کے معنی مجھ کو معلوم نہیں اور نہ میں نے اس باب میں کچھ سنا)-

نَجَفَةٌ - ٹیلے کی طرح بلند مقام-

نَجَفٌ - ایک مشہور مقام ہے کوفہ کے پاس-

نَجْلٌ - جننا' چمڑے کو کونچوں کی طرف سے چیرنا پھر اتارنا' پاؤں سے ٹھوکر مارنا' ظاہر کرنا' سرسبز ہونا' پھینکنا' ہٹانا' میٹنا' مارنا' تیز چلنا-

نَجَلٌ - آنکھ کشادہ اور خوبصورت ہونا-

اِنْجَالٌ - جانور کو نجیل میں چھوڑ دینا (نجیل ایک کھٹی بوٹی ہے)-

تَنَاجُلٌ - جھگڑنا' نسل بڑھنا-

اِنْتِجَالٌ - کھل جانا' گزر جانا-

اِسْتِنْجَالٌ - پانی بہت ہونا-

نَجْلٌ - لڑکا یا نسل یا والد-

مَعَهٗ قَوْمٌ صُدُوْرُهُمْ اَنَا جِيْلُهُمْ - اس پیغمبر کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے سینے ان کی انجیلیں ہوں گی (یعنی قرآن ان کو حفظ ہوگا یاد سے پڑھیں گے' اہل کتاب اپنی کتابوں کو نوشتہ میں دیکھ کر پڑھتے ہیں یہ صفت یعنی اللہ کی کتاب کو یاد سے پڑھنا اب سوائے مسلمانوں کے دوسری کسی قوم میں پائی نہیں جاتی)-

وَكَانَ وَادِيْهَا يَجْرِیْ نَجْلًا - اس کا نالہ تھوڑا تھوڑا پانی بہا رہا تھا-

اَلْبِلَادُ الْوَبِيْئَةُ ذَاتُ الْاَنْجَالِ وَالْبَعُوْضِ - وبا ان شہروں میں کثرت سے آتی ہے جو مرطوب ہوں اور وہاں مچھر بہت ہوں-

عَيْنَيْنِ نَجْلَاوَيْنِ - بڑی بڑی دو آنکھیں-

كَانَ لَهٗ كَلْبٌ صَائِدٌ يَّطْلُبُ لَهَا الْفُحُوْلَةَ يَطْلُبُ نَجْلَهَا - ابن شہاب زہریؒ کے پاس ایک شکاری کتیا تھی وہ اس کے لئے نر کی تلاش کرتے تھے اس کے بچے لینا چاہتے تھے-

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْجَلَ - آنحضرتؐ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں (حسن کے ساتھ ان میں لال ڈورے تھے)-

قَبَّحَ اللّٰهُ نَاجِلَيْهِ - اللہ اس کے ماں باپ کو خراب کرے-

مَنْ نَجَلَ النَّاسَ نَجَلُوْهُ - جو شخص لوگوں کا عیب کرے گا - ان کو برا بھلا کہے گا' لوگ بھی اس کا عیب کریں گے اس کو برا بھلا کہیں گے-

وَتَتَّخِذُ السُّيُوْفُ مَنَاجِلَ - قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ تلواروں کی کھرپیاں درانتیاں بنالیں گے (بندوق کی ناروں کی پھونکنیاں کرلیں گے- یعنی جہاد کو چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مشغول ہوجائیں گے' کھرپیوں اور درانتیوں سے کھیت کی گھاس صاف کرتے ہیں' غلہ کاٹتے ہیں' پھونکنیوں سے آگ پھونکتے ہیں)-

نَجْمٌ - ستارہ' یا ثریا اور وہ گھاس جس کی ڈنڈی نہ ہو-

نُجُوْمٌ - ظاہر ہونا' طلوع ہونا' صادر ہونا' پیدا ہونا-

قِسْطٌ تَنْجِيْمٌ - قسطیں مقرر کرنا' تاروں کی حرکات اور اجتماعات سے حوادث عالم معلوم کرنا-

اِنْجَامٌ - ظاہر ہونا' طلوع ہونا' تارے نکل آنا' آسمان کا ابر سے صاف ہوجانا' موقوف ہونا-

تَنَجُّمٌ - کوکب شماری بیداری یا عشق کی وجہ سے-

اِنْتِجَامٌ - موقوف ہوجانا-

هٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِهٖ - یہ اس پیغمبر کے ظاہر ہونے کا وقت ہے-

بَيْنَ نَخْلَةٍ وَّضَالَةٍ وَّنَجْمَةٍ وَّاَثْلَةٍ - درمیان درخت خرما اور بیری کے درخت اور ستارے اور جھاؤ کے درخت کے-

سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ - ایک آگ کا چراغ جوان کے مونڈھوں پر نمودار ہوگا اور سینوں تک پہنچ جائے گا یا سینوں سے نکل جائے گا یا سینوں پر نمودار ہوگا-

اِذَا طَلَعَتِ النَّجْمُ اِرْتَفَعَتِ الْعَاهَةُ - جب ثریا نمودار ہو تو میوے کی آفت اٹھ گئی (اب اس کی پختگی اور اصلاح کا یقین ہوگا - ایک روایت میں یوں ہے مَاطَلَعَ النَّجْمُ وَفِي الْاَرْضِ مِنَ الْعَاهَةِ شَيْءٌ - جب ثریا نمودار ہو تو زمین میں کوئی آفت نہیں ہوتی - ایک روایت میں یوں ہے مَاطَلَعَ النَّجْمُ قَطُّ وَفِي الْاَرْضِ عَاهَةٌ اِلَّا رُفِعَتْ - جب ثریا نکلے اور زمین میں کوئی آفت ہو (بیماری یا فصل کی خرابی وغیرہ) تو وہ آفت دور ہو جاتی ہے - نہایہ میں ہے کہ نَجْمٌ اصل میں آسمان کے ہر ستارے کو کہتے ہیں اس کی جمع نُجُوْمٌ ہے اور جہاں یہ لفظ مطلق مذکور ہوتا ہے تو اس سے ثریا مراد ہوتا ہے اور اس حدیث میں بھی نجم سے ثریا مراد ہے اور اس کے طلوع سے یہ مراد ہے کہ صبح کے وقت ماہ ایار (مئی) کے درمیانی دہے میں نمودار ہو اور سقوط سے یہ مراد ہے کہ تشرین ثانی (نومبر) کے درمیانی دہے میں صبح کے وقت غائب ہو جائے اور عرب لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ثریا کے طلوع اور غروب کے درمیانی ایام میں لوگوں میں اور جانوروں میں اور پھلوں اور میووں میں آفتیں آتی ہیں وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں - ثریا کے غائب رہنے کی مدت یعنی جب رات کو بھی دکھائی نہ دے پچاس پر چند راتیں ہیں کیونکہ وہ ان راتوں میں آفتاب کے قرب کی وجہ سے مخفی ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب سے دور ہوتا ہے تو صبح کے وقت مشرق میں نمودار ہوتا ہے - حربی نے کہا اس حدیث میں زمین سے ملک حجاز کی زمین مراد ہے کیونکہ ایار (ماہ مئی) میں غلے کٹتے ہیں میوے پکتے ہیں - آم بھی ماہ مئی میں پختہ ہو جاتا ہے اس وقت ان کا بیچنا درست ہو جاتا ہے اس لئے کہ اب آفت سے امن ہو جاتا ہے - قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے آفت سے میوے کی آفت مراد رکھی ہے-

مترجم: کہتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اجرام سماوی کا اثر عالم ارضی پر بحکم الٰہی پڑتا ہے آفتاب کی حرارت سے زمین میں اگانے کی قوت پیدا ہوتی ہے چاند اور تاروں کی حرکات سے مختلف تاثیرات فصول اور پیداوار اور بارش پر پڑتی ہیں مگر یہ سب تاثیرات بحکم الٰہی عام ہوتی ہیں-

وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ الْاٰفٍ مُّنَجَّمَةٍ - خدا کی قسم میں چار ہزار باقساط سے زیادہ نہیں دوں گا-

تَنْجِيْمُ الدَّيْنِ - یہ ہے کہ قرض کی ادائی کے اوقات باقساط مقرر کرے خواہ ماہانہ ہوں یا سالانہ اسی سے تَنْجِيْمُ الْمُكَاتَبِ اور نُجُوْمُ الْكِتَابَةِ بھی ماخوذ ہے یعنی غلام پر کچھ مال باقساط مقرر کر دینا کہ جب وہ اس کو ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا - اصل یہ ہے کہ عرب کے لوگ قدیم زمانہ میں محض بے علم اور جاہل تھے حساب اور تقویم کا علم بالکل نہیں جانتے تھے وہ کیا کرتے تھے چاند کے منازل اور مساقط کو قرضوں کی میعاد ٹھہراتے تھے اور ایک دوسرے سے یوں کہتا جب ثریا نکلے تو تجھ کو میرا قرض دے دینا ہوگا اور ہر ایک قسط کو بھی نجم کہتے-

نَجَمْتُ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ - میں نے پانچ برس کی قسطیں اس پر مقرر کر دیں-

اَرْبَعَةٌ مُّنَجَّمَةٌ - چار ہزار باقساط-

اِلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ - تاروں کی حرکات اور دورات سے پانی کا خیال کرنا اس پر اعتقاد رکھنا کہ فلاں تارہ فلاں مقام پر آئے تو خوب بارش ہوگی-

مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ النِّسْحْرِ - جس شخص نے علم نجوم کا کوئی حصہ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک حصہ حاصل کیا (مراد وہی نجوم ہے جس سے آئندہ کے واقعات پر استدلال کیا جاتا ہے نہ کہ وہ علم نجوم جس سے تاروں اور دریا اور خشکی کے راستوں کی اور سمت قبلہ اور زوال وغیرہ کی معرفت ہوتی ہے اس کا تو حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے دریا اور جنگل کا سفر اور جہاد ممکن

نہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ)-

اِنَّ عِجْزَ الْمُكَاتَبِ اَنْ يُّؤَخِّرَ النَّجْمَ اِلَى النَّجْمِ الْاٰخِرِ- مکاتب اگر ایک قسط کے ادا کرنے میں اتنی دیر کرے کہ دوسری قسط آن پہنچے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ عاجز ہو گیا-

قَالَ لَهٗ كَيْفَ دَوَرَانُ الْفَلَكِ عِنْدَكُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَلَنْسُوَةَ مِنْ رَّاْسِيْ فَاَدَرْتُهَا فَقَالَ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا بَالُ بَنَاتِ نَعْشٍ وَالْجَدْيِ وَالْفَرْقَدَيْنِ لَا يَدُوْرُوْنَ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ- (ایک شخص علم نجوم کے جاننے کا دعویٰ کر رہا تھا) اس سے حضرت علیؓ نے فرمایا- آسمان تمہارے نزدیک کیوں کر گھومتا ہے (یہ بطلیموسی ہیأت کے موافق) اس نے سر سے اپنی ٹوپی اٹھائی اور اس کو گھمایا- حضرت علیؓ نے فرمایا اگر آسمان اس طرح گھومتا ہے تو بنات النعش اور برج جدی اور فرقدین کیوں نہیں گھومتے (جبکہ وہ بھی آسمان میں گڑے ہوئے ہیں)-

وَضَعْ عَلَيْهَا حَدِيْدَةً وَّنَجِّمْهَا- اس پر ایک لوہا رکھ دے اور ایسا رکھ کہ ستارے آڑ نہ ہو جائیں (یعنی پورا مت ڈھانک- لوہا رکھنے سے یہ غرض ہے کہ شیاطین اور جن اس کو نہ سونگھیں کیونکہ وہ ہے سے نفرت کرتے ہیں)-

نَجْمَةُ- امام رضا علیہ السلام کی والدہ کا نام تھا جب امام ان کے پیٹ میں تھے تو تسبیح اور تہلیل اور تحمید کی آواز اپنے پیٹ میں سے سنتی تھیں-

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ- قسم ہے کعبہ کے رب کی نجومی جھوٹے ہیں-

نَجْوٌ یا نَجَاءٌ یا نَجَاةٌ یا نَجَايَةٌ- چھوٹ جانا' چھٹکارا پانا' جلدی کرنا' آگے بڑھ جانا' کاٹنا' چھیلنا' پاخانہ کرنا-

نَجْوٌ اور نَجْوىً- سرگوشی کرنا-

تَنْجِيَةٌ اور اِنْجَاءٌ- چھڑانا-

اِنْجَاءٌ- کھولنا' ظاہر کرنا' بلند زمین پر اٹھانا' کاٹنا' پوست اتارنا' پسینہ آنا' پیٹھ موڑ کر چل دینا-

مُنَاجَاةٌ اور نِجَاءٌ- سرگوشی کرنا-

تَنَاجِيْ اور اِنْتِجَاءٌ- چپکے چپکے کہنا-

اِسْتِنْجَاءٌ- چھٹکارا پانا' جڑ سے کاٹ ڈالنا' حاجت پوری ہو جانا' پانی سے غسل کرنا' پتھر یا ڈھیلے سے پونچھنا' تر کھجور کھانا' جلدی جانا-

اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ- میں ننگا ڈرانے والا ہوں تو اپنی جانوں کو چھڑاؤ (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب کوئی سخت آفت آتی تو ایک شخص ان میں سے کسی پہاڑ پر چڑھ کر ننگا ہو کر ان کو خبردار کرتا- ننگا اس لئے ہوتا کہ لوگ اس کی بات کا اعتبار کریں)-

اِنَّمَا يَاْخُذُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ وَالشَّاذَّةَ وَالنَّاجِيَةَ- بھیڑیا اسی بکری کو پکڑتا ہے جو گلہ سے دور ہؤا اکیلی پڑی ہو جلدی جلدی بھاگنے والی ہو-

اَتَوْكَ عَلٰى قُلُصٍ نَوَاجٍ- آپ کے پاس آئے جوان اونٹنیوں پر جلد بھاگنے والیوں پر-

اِذَا سَافَرْتُمْ فِى الْجَدْبِ فَاسْتَنْجُوْا- جب تم قحط کے دنوں میں سفر کرو (یعنی ایسے مقاموں میں جہاں خشک سالی ہو چارہ پانی نہ ملتا ہو) تو وہاں سے جلد نکل جاؤ (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو سرسبز مقام میں جلد پہنچ جائے)-

قَدِ اسْتَنْجَوْا- انھوں نے شکست پائی-

فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا- ان کو جلد لے جاؤ تاکہ ان کی ہڈیوں میں مغز باقی رہے-

وَاٰخِرُنَا اِذَا اسْتَنْجَيْنَا- جب ہم کو شکست ہوتی ہے تو وہ ہمارے پیچھے رہتا ہے دشمنوں کو دفع کرتا ہے-

اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ- یا اللہ ولید کو مکہ کے کافروں کی قید سے چھڑا دے-

لَا مَنْجَاً وَلَا مَلْجَاً اِلَّا اِلَيْهِ- (ایک روایت میں لا منجی ولا ملجی ہے یعنی) کوئی چھٹکارے اور پناہ کا مقام خدا کے سوا نہیں ہے-

اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَبِمُوْسٰى نَجِيِّكَ- یا اللہ! حضرت محمدؐ کے طفیل سے جو تیرے پیغمبرؐ ہیں اور حضرت موسیٰؑ کے وسیلہ سے جن سے تو نے باتیں کیں (اس حدیث سے "توسل بالاموات" کا جواز ثابت ہوتا ہے اور جنہوں نے اس کو ناجائز کہا

ہے' انھوں نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی' بعض نے کہا اموات میں صرف پیغمبروں کا توسل درست ہے جیسے اس حدیث میں وارد ہے)۔

لَایَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ ثَالِثٍ - اگر سفر میں تین آدمی ہوں تو دو شخص ان میں سے تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی (کانا پھوسی' "نجویٰ") نہ کریں (ورنہ اس کو وہم ہوگا کہ مجھ کو علیحدہ رکھ کر مجھ سے چھپا کر یہ کیا صلاح اور مشورہ کر رہے ہیں کہ کہیں مجھ کو نقصان پہنچانے کا یا لوٹ لینے کا یا مار ڈالنے کا تو مشورہ نہیں کرتے)۔

لَایَنْتَجِیْ اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا - اس کا بھی وہی مطلب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ یہ ممانعت عام ہے سفر میں ہوں یا حضر میں ہوں۔ بعض نے کہا ابتدائے اسلام سے خاص ہے جب منافق لوگ مسلمان کے دل میں وہم ڈالنے کے لئے ایک دوسرے سے سرگرشی کیا کرتے)۔

وَهِیَ نَجِیٌّ لِرَجُلٍ - وہ ایک مرد سے چپکے چپکے باتیں کر رہی تھی۔

لَمْ یُرَلِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَجْوٌ - آنحضرتؐ کا پاخانہ نہیں دیکھا گیا (بعض کہتے ہیں کہ زمین اس کو فوراً نگل لیتی)۔

دَعَاهُ یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ مَا انْتَجَیْتُهٗ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ - آنحضرتؐ نے طائف کی جنگ میں حضرت علیؓ کو بلوایا اور کان میں ان سے باتیں کرتے رہے بعض لوگ کہنے لگے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ بڑی دیر تک کانا پھوسی کی' تب آنحضرتؐ نے فرمایا۔ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی' بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی (یعنی اللہ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان سے سرگوشی کروں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی)۔

مَاسَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّجْوٰی - (کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا) تم نے آنحضرتؐ سے نجویٰ کے بارے میں کیا سنا ہے؟ (یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے مومن بندے سے سرگوشی کرے گا)۔

فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْهِ بِهٖ - جو اللہ تعالیٰ سے چپکے سے عرض کرتا ہے اس کو اچھی طرح تعظیم کے ساتھ اور خضوع اور خشوع کے ساتھ عرض کرے۔

اِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَهِیَ بِذَاءٌ وَّ نِجَاءٌ - جب مجلس میں بہت اجتماع ہو تو اس میں فحش باتیں اور سرگوشیاں ہونگیں (یہ شعبی کا قول ہے)۔

تُلْقٰی فِیْهَا الْمَحَایِضُ وَمَا یُنْجِی النَّاسُ - بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتے اور جو لوگ اپنے پیٹ سے نکالتے ہیں یعنی پاخانہ وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔

قِیْلَ لَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ کَیْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُ نَجْوِیْ اَکْثَرَ مِنْ رُزْءِیْ - عمرو بن عاصؓ سے کسی نے پوچھا جب وہ بیمار تھے تم اپنا حال خود کیسا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ جو مجھ میں سے باہر نکلتا ہے وہ اس سے زیادہ ہے جو اندر آتا ہے (یعنی غذا سے بدل ما یتحلل نہیں ہوتا روز بروز قوت ساقط ہو رہی ہے جو موت کی نشانی ہے)۔

اَحَدُنَا اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَنْجِیَ بِالْمَاءِ - ہم میں سے کوئی جب پاخانہ سے نکلتا تو اس کو یہ اچھا معلوم ہوتا کہ پانی سے استنجا کرے (یعنی ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے صاف کرے اور ڈھیلے اور پانی میں جمع کرنا مستحب ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے اور اکثر احادیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صرف پانی پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے' اب یہ حکم پاخانہ اور پیشاب دونوں کے بعد ہے۔ بعض نے کہا صرف پاخانہ سے خاص ہے کیونکہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے۔

مترجم: کہتا ہے گزشتہ بالا ایک روایت میں پیشاب کے بعد ڈھیلا لینے کا ذکر ہو چکا ہے مگر اس کی سند کا حال معلوم نہیں ہے۔ البتہ حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے)۔

وَاِنِّیْ لَفِیْ عَذْقٍ اَنْجِیْ مِنْهُ رُطَبًا - میں ایک درخت کے تلے تازی کھجوریں چن رہا تھا۔

اِنَّ النَّاسَ اَکْثَرُوْا مُنَاجَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اَمَلُّوْهُ - لوگوں نے آنحضرتؐ سے بہت سرگوشی شروع کی یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر ڈالا۔

اَلْاِمَامُ لَایُرٰی لَهٗ نَجْوٌ - امام برحق کا پاخانہ نظر نہیں آیا

(پیغمبر کی طرح اس کا بھی پاخانہ زمین نگل جاتی ہے)-

فَجَعَلُوْهُ خُبْزًا مِنْجًا يَنْجُوْنَ بِهِ صِبْيَانَهُمْ - انھوں نے اس کو استنجا کی روٹی بنالیا' اپنے بچوں کا استنجا اس سے کرتے-

اَهْلُ النَّجْوٰی - اہل بیت کرام (کیونکہ آنحضرتؐ نے ان کو پوشیدہ بہت باتیں بتلائیں جو اوروں کو نہیں بتلائیں- یہ اثنا عشری نظریہ ہے)-

رُدُّوْا نَجْأَةَ السَّائِلِ بِاللُّقْمَةِ - سائل کی نظر کو ایک لقمہ دے کر دفع کرو- (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)-

فِرْقَة نَاجِيَة - نجات یافتہ گروہ- یعنی حضرت محمد ﷺ کی اتباع کرنے والے-

اَلصِّدْقُ مَنْجَاةٌ - سچائی نجات دلانے والی ہے-

يُجْزِيْكَ مِنَ الْغُسْلِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ مَا بَلَّتْ يَمِيْنُكَ - غسل میں اور وضو میں اعضاء کا تر کرنا کافی ہے (پانی بہانا لازم نہیں- بعض نے کہا ایک دو قطرے بہنا ضروری ہے- کبھی استنجا سے وضو بھی مراد ہوتا ہے جیسے اسی روایت میں ہے)-

نَجْهٌ - روکنا' جھڑکنا-

مَانَجَهَهَا - اس کو پھر جھڑکا- (ایک صاحب لغت کہتے ہیں کہ یہ لفظ مجھ کو لغت میں نہیں ملا-

مترجم: کہتا ہے لسان العرب میں یہ لغت موجود ہے-)

نَجْهٌ - بہ معنی **اِسْتِقْبَالُكَ الرَّجُلِ بِمَا يَكْرَهُ** یعنی لوگوں سے اس طرح پیش آنا جس کو وہ برا سمجھیں اور درخواست اور حاجت نامنظور کرنا اور جھڑکنا-

رَجُلٌ نَاجِهٌ - وہ شخص جو کسی شہر میں پہنچ کر اس کو ناپسند کرے-

بَعْدَ مَا نَجَهَهَا عُمَرُ - یعنی اس کے بعد کہ عمرؓ نے اس کو رد کیا اور جھڑکا-

نَجَهَ بمعنی **طَلَعَ** بھی آیا ہے-

باب النون مع الحاء

نَحْبٌ - منت ماننا' نذر کرنا-

نَحْبٌ اور **نُحَابٌ** - کھانسی آنا-

نَحْبٌ اور **نَحِيْبٌ** - خوب رونا یا آواز سے رونا-

تَنْحِيْبٌ - کوشش کرنا' چلتے چلتے پانی کے قریب ہو جانا-

مُنَاحَبَةٌ - محاکمہ کرنا' ایک دوسرے پر فخر کرنا' شرط لگنا-

تَنَاحُبٌ - وعدہ ٹھہرانا جنگ کے لئے-

اِنْتِحَابٌ - خوب رونا' زور سے سانس لینا-

قَضٰى نَحْبَهٗ - مر گیا-

طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ - طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی منت پوری کی (گویا انھوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑوں گا' اللہ کے رسول کی حمایت کروں گا- اس کو انھوں نے پورا کیا- بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے- طلحہؓ نے موت کو پورا کیا یعنی اس اقرار کو کہ مرتے دم تک لڑوں گا' جنگ احد میں ان کو اسی سے زیادہ زخم برچھے' تلوار اور تیر کے لگے مگر وہ اپنے مقام پر ثابت قدم رہے اور کافروں کے سامنے اپنا ہاتھ کر کے آنحضرتؐ کو بچایا یہاں تک کہ ان کا ہاتھ بے کار ہو گیا- موت سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ وہ عالم شہوات سے پاک صاف ہو کر مشاہدۂ ربانی میں غرق ہو گئے تھے- اس پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جو کوئی زمین پر کسی چلتے ہوئے شہید کو دیکھے وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھے- رضی اللہ تعالیٰ عنہ)-

لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لَاقْتَتَلُوْا عَلَيْهِ وَمَا تَقَدَّمُوْا اِلَّا بِنُحْبَةٍ - اگر لوگ (اقامت نماز میں) صف اول کے ثواب کو جانتے تو البتہ اس کے لئے لڑتے اور کوئی صف اول میں شریک نہ ہو سکتا مگر قرعہ ڈال کر-

فِيْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ - الٓم غلبت الروم کی شرط لگانے میں-

هَلْ لَكَ اَنْ اُنَاحِبَكَ وَ تَرْفَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - طلحہؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا- آؤ ہم تم ایک دوسرے پر اپنا فخر بیان کریں- مگر تم آنحضرتؐ کا تذکرہ بیچ میں سے اٹھا دو (مطلب یہ ہے کہ تم کو جو آنحضرتؐ سے قرابتِ قریبہ ہے اس کے برابر تو مجھ میں کوئی شرف نہیں ہے لیکن اور سب باتوں میں تم سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں اگر تم آنحضرتؐ کی قرابت کا ذکر چھوڑ دو تو پھر کسی بات میں تم مجھ سے بالا نہیں

ہو سکتے)۔

لَمَّا نُعِیَ اِلَیْهِ حُجْرٌ غَلَبَهُ النَّحِیْبُ - جب عبداللہ بن عمرؓ کو حجر بن عدی کے مارے جانے کی خبر آئی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے (معاویہ نے ناحق حجر بن عدی صحابی کو قتل کرایا عبداللہ بن عمرؓ کو یہ سن کر رونا آ گیا)۔

فَانْتَحَبَ النَّاسُ - لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَانْتَحَبَ الْقَوْمُ - لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

هَلْ اُحِلَّ النَّحْبُ - کیا آواز سے رونا درست ہے؟ -

فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا ثَمَّ مِنَ الْبَقْلِ - ایسی آواز سے روئے کہ وہاں جو ترکاری تھی وہ سوکھ گئی۔

فَهَلْ دَفَعَتِ الْاَقَارِبُ اَوْ نَفَعَتِ النَّوَاحِبُ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) کیا رشتہ داروں نے کوئی آفت ٹالی یا رونے والوں نے کچھ فائدہ دیا۔

نَحْتٌ - تراشنا۔

تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ - چاندی تراشتے ہو۔

نَحٌّ - چلانا' پیٹ میں آواز اٹکی رہنا۔

نَحَاحَةٌ - صبر و سخاوت۔

یَنُحُّ ظَهْرَهَا - اس کو جلدی چلاتے تھے۔

نَحْرٌ یا تَنْحَارٌ - دگدگی پر مارنا' اونٹ کے سینہ پر برچھا لگانا جو ذبح کے قائم مقام ہے' سامنے ہونا' سیدھا کھڑا ہونا' داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا' مضبوط کرنا۔

مُنَاحَرَةٌ - جھگڑا کرنا' ایک دوسرے کی دگدگی پر حملہ کرنا۔

تَنَاحُرٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور آمنے سامنے ہونا راستہ سے ہٹ جانا۔

اِنْتِحَارٌ - کے بھی یہی معنی ہیں اور خودکشی کرنا۔

نِحْرٌ وَّ نِحْرِیْرٌ - حاذق اور ماہر بڑا عالم۔

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ - آنحضرتؐ ٹھیک دوپہر کو ہمارے پاس تشریف لائے (ٹھیک دوپہر کو نحر الظہیرہ اس لئے کہا کہ اس وقت آفتاب انتہائی بلندی پر پہنچ جاتا ہے گویا سینے کے اوپر تک آ گیا)۔

حَتّٰی اَتَیْنَا الْجَیْشَ فِی نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ - یہاں تک کہ ہم ٹھیک دوپہر کو لشکر میں پہنچے۔

اَتَانِی ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ فَقُلْتُ اَیَّةَ سَاعَةِ زِیَارَةٍ - عبداللہ بن مسعودؓ ٹھیک دوپہر کو میرے پاس آئے۔ میں نے کہا یہ کون سا وقت ملاقات کا ہے۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَقَدْ بَکَّرُوْا بِصَلٰوةِ الضُّحٰی فَقَالَ نَحَرُوْهَا نَحَرَهُمُ اللّٰهُ - حضرت علیؓ برآمد ہوئے اور لوگوں نے چاشت کی نماز جلدی پڑھ لی تھی تو ان لوگوں نے کہا چاشت کی نماز کو ذبح کر ڈالا (اس کا خون کیا) اللہ ان کو ذبح کرے۔

نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ - پروردگار ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں (تاکہ ان کا شر ہم تک نہ پہنچے تو بیچ میں حائل ہو جائے)۔

ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ نَحْرَ الْعَدُوِّ - پھر آنحضرت ﷺ سجدے میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے نزدیک تھے اور پچھلی صف دشمن کے سینہ سپر رہی (یعنی دشمن کے مقابل رہی)۔

فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ - آنحضرت ﷺ اس گنوار کے سینے پر لوٹ پڑے۔

فَانْتَحَرَهَا - اس نے اپنے تئیں مار لیا۔

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ - ذبح تو حلق میں ہوتا ہے اور نحر دگدگی میں (یعنی اس گڑھے میں جو گردن کے نیچے سینے کے اوپر ہوتا ہے' بکری اور گائے کو ذبح کرنا بہتر ہے اور اونٹ کو نحر کرنا' اگر کسی نے اونٹ کو ذبح کیا یا بکری اور گائے کو نحر کیا تب بھی جائز ہوگا)۔

حَتّٰی تَدْعَقَ الْخُیُوْلُ فِیْ نَوَاحِرِ اَرْضِهِمْ - یہاں تک کہ ان کی زمین کے آمنے سامنے گھوڑے دوڑیں۔

وُکِّلَتِ الْفِتْنَةُ بِالْحَادِّ النِّحْرِیْرِ - فتنہ اس شخص کے متعلق کیا گیا ہے جو تیز ذہن والا عاقل ہو۔

نَحَرْتُ هٰنَا وَمِنٰی کُلُّهَا مَنْحَرٌ - میں نے اس مقام میں نحر کیا اور منیٰ کی ساری زمین نحر کا مقام ہے۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْحَرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَاُمِرَ اَنْ یُّصَلِّیَ ثُمَّ یَنْحَرَ - آنحضرتؐ عید کی نماز سے

پہلے نحر کیا کرتے تھے- پھر آپ کو یہ حکم ہوا کہ نماز پڑھ کر اس کے بعد نحر کریں (یعنی اس آیت میں فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ- بعض نے کہا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے معنی یہ ہیں کہ نحر کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر اور اہل بیت کرام سے منقول ہے کہ نحر سے مراد رفع یدین ہے- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا فصلّ لربّك وَانْحَرْ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ کے برابر اٹھا- اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جب یہ سورت اتری تو آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا نحر سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا کہ نحر سے جانور کاٹنا مراد نہیں ہے لیکن پروردگار کا حکم یہ ہے کہ جب تو نماز کی نیت باندھے تو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے- اسی طرح جب تو رکوع کرے اسی طرح جب تو رکوع سے اپنا سر اٹھائے اسی طرح جب سجدہ کرے' یہی ہماری نماز ہے اور فرشتوں کی نماز ہے' ساتوں آسمانوں میں دیکھو ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے- ایک حدیث میں ہے کہ ہاتھ اٹھانا نماز میں استکانت ہے- صحابہؓ نے پوچھا استکانت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی؟ وَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ)-

نَحْزٌ- دھکیلنا' کونچہ لگانا' ہاون دستہ میں کوٹنا-

اِنْحَازٌ- اونٹوں کو نحاز کی بیماری ہو جانا (نحاز ایک بیماری ہے پھیپھڑے کی جس سے اونٹ بہت کھانستا ہے)-

نِحَازٌ- اصل-

نَحِيْزَةٌ- طبیعت-

مِنْحَازٌ- ہاون دستہ-

دَقَّكَ بِالْمِنْحَازِ حَبَّ الْفُلْفُلِ- جیسے ہاون دستہ میں تو کالی مرچ کوٹ ڈالتا ہے-

لَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ مَا كَانَ فِیْ وَجْهِهٖ نُحَازَةٌ- جب حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا تو ان کے منہ میں گوشت کا کوئی لوتھڑا باقی نہ تھا (یعنی روتے روتے منہ کا سارا گوشت گل گیا تھا)-

اَلْاَدَبُ لِلنَّحِيْزَةِ- ادب طبیعت کے واسطے ہے-

نَحْسٌ- جفا کرنا' تکلیف دینا' مشقت میں ڈالنا-

نَحْسٌ اور نُحُوْسَةٌ اور نَحَاسَةٌ- نحوست (یہ ضد ہے سَعَادَةٌ کی یعنی خوش نصیبی کی) اور تانبے کا غلاف چڑھانا-

اِنْحَاسٌ- دھواں بہت ہونا-

تَنَحُّسٌ- بھوکا ہونا' خبر حاصل کرنے کی پیروی کرنا' گوشت چھوڑ دینا-

اِسْتِنْحَاسٌ بمعنی تَنَحُّسٌ ہے-

نُحَاسٌ- تانبا' آگ' وہ دھواں جس میں شعلہ نہ ہو' طبیعت-

فَجَعَلَ يَتَنَحَّسُ الْاَخْبَارَ- پھر وہ خبریں حاصل کرنے کے پیچھے لگا (ایک روایت میں يَتَحَسَّبُ ہے ایک میں يَتَجَسَّسُ ہے سب کے معنی ایک ہیں)-

يَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ- قرآن میں ''یوم نحس مستمر'' سے مراد چہارشنبہ کا دن ہے-

نَهٰى اَنْ يُّتَخَتَّمَ بِنُحَاسٍ- تانبے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا-

نَحْصٌ- موٹا ہونا' ادا کر دینا-

نَحُوْصٌ اور نَحِيْصٌ- موٹی اونٹنی-

اِنَّهٗ ذَكَرَ قَتْلٰى اُحُدٍ فَقَالَ يَالَيْتَنِیْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ نُحْصِ الْجَبَلِ- آنحضرتؐ نے احد کے شہیدوں کا ذکر کیا- پھر فرمایا کاش کہ میں ان لوگوں کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا جو پہاڑ کے نشیبی جانب معین کئے گئے تھے (وہ سب کے سب شہید ہوئے' ان کے سردار عبداللہ بن جبیرؓ تھے آنحضرت ﷺ نے بھی شہادت کی تمنا کی)-

نَحْضٌ- چھیلنا' مانگنے میں اصرار کرنا' پتلا کرنا' گوشت اتار لینا-

نُحُوْضٌ- گوشت گھٹ جانا-

نَحَاضَةٌ- گوشت بہت ہونا-

اِنْتِحَاضٌ- گوشت لے لینا-

فَاَعْمَدُ اِلٰى شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ شَحْمًا وَّ نَحْضًا- پھر میں ایک بکری کے لینے کا قصد کرتا ہوں جو چربی اور گوشت سے بھری ہوئی ہے-

عَيْرَانَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ - گورخرنی ہے جس پر گوشت پھینکا گیا جب وہ آڑی ہو کر نکلتی ہے (جانور کا موٹاپا جب وہ آڑا ہو کر سامنے سے جائے تو خوب معلوم ہوتا ہے)-

نَحَافَةٌ - دبلا ہونا-

اِنْحَافٌ - دبلا کرنا-

ضَعِيفٌ نَحِيفٌ - کمزور ناتوان دبلا ہے-

نَحْلٌ - دینا' مہر دینا' گالی دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا-

نُحُولٌ - بیمار ہونا' بیماری سے دبلا ہو جانا-

تَنْحِيلٌ - دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا-

اِنْحَالٌ - دبلا کرنا' دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا-

اِنْتِحَالٌ - غیر کی چیز کو اپنا کہنا-

مَانَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدًا مِّنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ - کسی باپ نے اپنے بچے کو کوئی عطیہ اس سے بہتر نہیں دیا کہ اس کو اچھا ادب سکھلائے (یعنی اولاد کو تربیت اور تعلیم کرنا سب سے عمدہ عطیہ ہے اگر لاکھوں روپیہ چھوڑ جائے اور اولاد کی تعلیم و تربیت عمدہ نہ کرے تو کوئی فائدہ نہ ہوگا وہ چند روز میں سارا روپیہ اڑا دیں گے پھر بھیک مانگتے پھریں گے- ماں باپ کو کوسیں گے کہ ہم کو کوئی علم یا ہنر ایسا نہیں سکھایا جس سے ہم آج اپنی روٹی پیدا کرتے)-

نُحْلٌ - وہ عطیہ جو بلا عوض اور استحقاق کے ہو-

نِحْلَةٌ - عطیہ-

اِنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا - نعمان بن بشیر کے باپ نے ان کو ایک خاص عطیہ دیا- (جو دوسرے بچوں کو نہیں دیا- تمام اولاد کو عطیہ برابر دینا چاہئے خواہ مرد ہوں یا عورت- بعض نے کہا مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو کہرا حصہ دے لیکن صحیح پہلا قول ہے- کذا فی مجمع البحار)-

كُلُّ مَانَحَلْتُهٗ عَبْدًا هُوَ حَلَالٌ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میں کسی بندے کو دیتا ہوں وہ حلال ہے (پھر بندہ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حرام ٹھہرا لیتا ہے جیسے مشرک لوگ سائبہ اور وصیلہ اور حام وغیرہ کو)-

اِذَا بَلَغَ بَنُوا الْعَاصِ ثَلَاثِيْنَ كَانَ مَالُ اللّٰهِ نُحْلًا - جب عاص کی اولاد کی تعداد تیس کو پہنچ جائے گی (جیسے مروان کی حکومت میں ہوئی' عاص اس کا دادا تھا) تو اللہ کا مال یعنی بیت المال جو تمام مسلمانوں کا حق ہے سرکاری بخشش ہو جائے گا (جس کو چاہیں گے بلا استحقاق اور اہلیت دیں گے' گویا خزانہ سرکاری بادشاہ وقت کی ملک سمجھا جائے گا)-

لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ - اس کو لاغری نے عیب دار نہیں کیا-

كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اُبَيْرِقٍ يَقُوْلُ الشِّعْرَ وَيَهْجُوْبِهٖ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَلُهٗ بَعْضَ الْعَرَبِ - بشیر بن ابیرق اشعار کہا کرتا اور ان میں آنحضرتؐ کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا- بعض عرب لوگ اس کے شعروں کو اوروں کی طرف منسوب کر لیتے (کہ انھوں نے یہ شعر کہے ہیں)-

يَحْمِلُ هٰذَا الدِّيْنَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ - پچھلے لوگوں میں سے نیک اور عادل لوگ اس دین کا علم حاصل کریں گے اور سختی کرنے والوں نے جو تحریف کی ہوگی اس کو دور کر دیں گے- (تحریف یہ ہے کہ مباح کو حرام کر دیا ہوگا یا حرام کو مباح یا مکروہ کو حرام' سنت کو بدعت' بدعت کو سنت' مکروہ یا حرام کو شرک قرار دیا ہوگا) اور جھوٹے لوگوں کی جعل سازی کو مٹا دیں گے (جیسے حدیث کے اماموں بخاریؒ و مسلمؒ وغیرہ نے کیا کہ جھوٹے لوگوں نے حدیثیں تراش لی تھیں ان کو بیان کر دیا اور صحیح حدیثوں کو جدا کر دیا)-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ - (مشہور روایت تو النخلة ہے خائے معجمہ سے- یعنی مسلمان کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے لیکن ایک روایت میں حائے مہملہ سے بھی ہے یعنی) شہد کی مکھی کی سی ہے (شہد کی مکھی بڑی عاقل اور قانع ہوتی ہے کسی کو نہیں ستاتی- اپنی محنت سے اپنی خوراک جمع کرتی ہے دوسروں کی کمائی نہیں کھاتی' اپنی حفاظت کا سامان بخوبی کرتی ہے' اپنے امیر اور حاکم کی اطاعت کرتی ہے- مسلمان میں بھی یہ سب صفتیں ہوتی ہیں بعض نے کہا شہد کی مکھی پر غیبی آفتیں بہت آتی رہتی

ہیں- مثلاً ابر' ہوا' تاریکی وغیرہ جن کی وجہ سے وہ اپنا کام نہیں کر سکتی- اسی طرح مسلمان پر بھی دنیا میں بہت آفتیں آیا کرتی ہیں- فتنہ کی تاریکی' شک کا ابر' گمراہی کی آندھی وغیرہ)-

لَا بَأْسَ بِقَتْلِ النَّحْلِ فِي الْحَرَمِ- شہد کی مکھی کو حرم کے اندر مار ڈالنا درست ہے-

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ وَعَدَّمِنْهَا النَّحْلَةَ- آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا' ان میں سے ایک شہد کی مکھی بھی ہے-

اَمِيْرُ النَّحْلِ- حضرت علیؓ کا ایک لقب امیر النحل بھی ہے- اور يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ- یعسوب شہد کی مکھیوں کا بادشاہ سردار-

اِنْتَحَلْتُمْ بِاِسْمِهٖ- (حضرت علیؓ نے کہا) تم نے میرا لقب دوسروں پر رکھ دیا (ان کو امیر المومنین کہنے لگے حالانکہ امیر المومنین میرا لقب ہے)-

اَمَا اِنِّيْ قَدْ نَحَلْتُهٗ كُنْيَتِيْ- (امام موسیٰ کاظم نے فرمایا) میں نے اپنی کنیت (ابوالحسن) علی رضا کو دے دی (ان کو ابوالحسن ثانی کہتے ہیں)-

نَحْمٌ یا نَحِيْمٌ یا نَحَمَانٌ- کھانستا زور سے سانس نکالنا' آواز کرنا-

اِنْتِحَامٌ- غرم کرنا-

نُحَامٌ- ایک پرندہ ہے سرخ رنگ لمبی گردن والی مرغابی-

نَحَّامٌ- بخیل-

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ نَحْمَةً مِّنْ نُعَيْمٍ- میں بہشت میں گیا تو وہاں نعیم بن عبداللہ کا کھانستا کھنکارنا سنا (ان کا لقب نَحَّام یا نُحَام تھا)-

نَحْوٌ- قصد کرنا' پھیرنا' ایک طرف جھک جانا-

تَنْحِيَةٌ- پھیر دینا' جدا کر دینا-

اِنْحَاءٌ- جھکنا' ٹیک دینا' متوجہ ہونا' پھیر لینا-

تَنَحِّيْ- سرک جانا' اعتماد کرنا-

اِنْتِحَاءٌ- قصد کرنا' اعتماد کرنا' سامنے آنا' چلتے میں بائیں طرف زور دینا-

نَاحِيَةٌ- ایک جانب (اس کی جمع نَوَاحِيْ ہے)-

عِلْمُ النَّحْوِ- مشہور علم ہے جس سے آخر کلمہ کا حال اعراب اور بناء کی حیثیت سے معلوم ہوتا ہے-

نَحْوِيٌّ- جو علم نحو کا عالم ہو-

فَانْتَحٰى لَهٗ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَتَلَهٗ- عامر بن طفیل حرام بن ملحان کے سامنے ہوا' ان کو قتل کر ڈالا-

فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ- ربیعہ نے اس کی بات پر توجہ کی اس کی طرف قصد کیا-

وَتَنَحّٰى لَهٗ- حضرت خضرؑ نے کشتی توڑ ڈالنے کے لئے زور کیا-

فَلَمْ اَنْشَبْ حَتّٰى اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا- میں کچھ نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ میں نے اس پر اعتماد کیا-

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَتَنَحّٰى فِيْ سُجُوْدِهٖ فَقَالَ لَا تَشِيْنَنَّ صُوْرَتَكَ- عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا وہ سجدے میں اپنی پیشانی اور ناک پر زور دیتا تھا تو اس سے کہا اپنی صورت مت بگاڑ (ایسا نہ ہو کہ پیشانی اور ناک پر داغ پڑ جائے)-

قَدْ تَنَحّٰى فِيْ بُرْنُسِهٖ وَقَامَ اللَّيْلَةَ فِيْ حِنْدِسِهٖ- اپنے جبہ میں لوگوں کے پاس سے سرک کر الگ ہو گئے اور رات کی تاریکی میں عبادت کرتے رہے-

ثُمَّ تَنَحّٰى- پھر ایک گوشے میں چلے گئے-

فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهٖ- ان کے منہ کے رخ کی طرف دور چلا گیا-

فَتَنَحّٰى- وہ اس طرف گئے جہاں آپ نے ان کو جانے کو کہا-

وَالشَّيْءَ تُنَحِّيْهِ- اور وہ پلید کچرا وغیرہ جس کو تو سرکا دے ہٹا دے-

نَحِّهٖ عَنِّيْ- میرے پاس سے اس کو دور کر-

حِيْنَ انْتَحَيْتُهَا- جب میں نے اس کا قصد کیا-

وَانْتَحَيْتُ- میں نے قصد کیا (ایک روایت میں وَانْتَخَبْتُ ہے یعنی میں نے چن لیا)-

فَانْتَحَاهُ- ان کے سامنے آیا-

خِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا- جہاں وہ رہتی تھیں وہاں خوف

ہوا (اکیلے آدمی کو وہاں رہنے میں اندیشہ تھا- نَاحِیَہ سے مکان مراد ہے اور کبھی ذات بھی مراد ہوتی ہے جیسے خِفْتُ عَلٰے نَاحِیَتِہٖ مجھ کو اس کا اندیشہ ہے)-

یَاْتِیْنِیْ اَنْحَاءٌ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ- میرے پاس قسم قسم کے فرشتے آتے ہیں-

مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ- جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے (مِثْلَ وُضُوْئِیْ نہیں کہا کیونکہ سب صفات میں کسی کا وضو آنحضرتؐ کے برابر نہیں ہو سکتا)-

نَحْوَہٗ- یہ محدثین کی اصطلاح ہے- یہ وہاں کہتے ہیں جہاں دوسری روایت کے الفاظ میں کچھ فرق ہو لیکن معنی قریب قریب ہوں اور مِثْلَہٗ وہاں کہتے ہیں جہاں دوسری روایت پہلی روایت کے لفظ بلفظ مطابق ہو)-

اِذَا خَرَجَ عَلَیْہِ لِحَاجَۃٍ اَجِیْئُ اَنَا وَ غُلَامٌ نَحْوِیْ- جب آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلتے تو میں یا میری عمر کا دوسرا کوئی چھوکرا پانی لے کر آتا-

فَدَعَا بِاِنَاءٍ نَحْوِ مِّنْ صَاعٍ یَاقَدْرَ صَاعٍ- ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع کے قریب یا ایک صاع پانی آتا تھا-

مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ اَوْ نَحْوِھَا- جو شخص پاک زمین یعنی بیت المقدس میں یا اس کی طرح دوسری زمین میں (مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں) گڑنا چاہے-

رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ- کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے (ہندوستان' چین' جاپان' برما وغیرہ یہ سب ملک مدینہ سے مشرق کی طرف ہیں وہاں کے لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں سب مشرک تھے)-

کَانَ عَلَیَّ لِلنَّاحِیَۃِ خَمْسُمِائَۃِ دِیْنَارٍ- بارھویں امام کے مجھ پر پانسو دینار نکلتے تھے-

تَنْحُوْ نَحْوَ الْقَبْرِ- قبر کی طرف توجہ کرے-

وَبِیَدِہٖ مُدْیَۃٌ لِّیَذْبَحَ اِبْنَہٗ ثُمَّ انْتَحٰی عَلَیْہِ- حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے آخر وہ اس پر جھک گئے-

ذَاتُ النِّحْیَیْنِ- دو مشک والی ایک عورت تھی (عرب میں اس کا قصہ مشہور ہے- اس کی دونوں مشکوں میں گھی بھرا ہوا تھا- ایک انصاری اس کو اپنے گھر لے گیا کہ میں خریدوں گا- گھر میں پہنچ کر ایک مشک کا منہ کھلوایا اس کو چکھا وہ عورت ایک ہاتھ سے مشک کا منہ تھامے رہی ایسا نہ ہو اس کا مال تلف ہو جائے- پھر دوسری مشک کھلوائی' اس کو چکھا اور عورت نے دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ تھاما- اب بیچاری کے دونوں ہاتھ پھنس گئے- تب اس انصاری نے اس سے جماع کیا (کہتے ہیں یہ انصاری خوات بن جبیر تھے جو بعد کو مسلمان ہو گئے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے مگر یہ نقل صحیح نہیں ہے- خوات بن جبیر کا دوسرا قصہ ہے جو پہلے مذکور ہو چکا ہے)-

اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ- ذات النحیین سے بھی زیادہ مشغول (یعنی دو مشکوں والی سے یہ عرب کی ایک مثل ہے اس کا قصہ ابھی بیان ہوا- جس شخص کو بالکل فرصت نہ ہو وہ یہ مثل بیان کرتا ہے)-

نِحْی- گھی کی مشک-

بابُ النّونْ مع الخاء

نَخْبٌ- کاٹنا' چھین لینا' جماع کرنا-

نَخَبٌ- نامرد ہونا-

اِنْخَابٌ- نامرد بچہ نکالنا یا بہادر بچہ نکالنا-

اِنْتِخَابٌ- چننا' نکالنا-

اِسْتِنْخَابٌ- عورت کا جماع کی خواہش کرنا-

مَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْ مَّکْرُوْہٍ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لِّخَطَایَاہُ حَتّٰی نُخْبَۃِ النَّمْلَۃِ- مسلمان کو دنیا کی جو تکلیف پیش آئے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یہاں تک کہ چیونٹی بھی اگر کاٹے-

نَخْبٌ- کھال پھاڑنا-

لَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مُصِیْبَۃٌ ذَعْرَۃٌ وَّلَا عَثْرَۃُ قَدَمٍ وَّلَا اخْتِلَاجُ عِرْقٍ وَّلَا نُخْبَۃُ نَمْلَۃٍ اِلَّا بِذَنْبٍ وَّمَا یَغْفِرُ اللّٰہُ اَکْثَرُ- مسلمان کو کوئی ڈر ہو یا پاؤں پھسلنا یا کسی رگ کا اچھلنا یا چیونٹی کا کاٹنا یہ سب کسی نہ کسی گناہ کی سزا میں ہوتا ہے اور جو گناہ

اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے وہ بہت سے ہوتے ہیں (بہ نسبت ان کے جن پر سزا دی جاتی ہے- یعنی بہت گناہوں سے چشم پوشی کرتا ہے ان کی سزا نہیں دیتا)-

وَخَرَجْنَا فِی النُّخْبَةِ- ہم چنے ہوئے آدمیوں میں نکلے-

نُخْبَةُ بَنِیْ هَاشِمٍ- بنی ہاشم کے چنے ہوئے لوگ-

اِنْتَخَبَ مِنَ الْقَوْمِ مِأَةَ رَجُلٍ- سو آدمی لوگوں میں سے چنے-

بِئْسَ الْعَوْنُ عَلَی الدِّیْنِ قَلْبٌ نَخِیْبٌ وَبَطْنٌ رَغِیْبٌ- دین پر بڑا نقصان پہنچانے والا وہ دل ہے جو نامرد ہو (جنگ سے بھاگے، جان چرائے) اور وہ پیٹ ہے جو بڑا کھاؤ ہو-

فَاسْتَقْبَلَ نَخْبًا بِبَصَرِہٖ- آپ نے نخب کی طرف نگاہ ڈالی (وہ ایک موضع کا نام ہے)-

وَقَدْ جَاءَ هُ فِیْ نُخَبِ اَصْحَابِہٖ- اپنے چیدہ یاروں کے ساتھ آئے-

نَخِبٌ- نامرد، بزدل-

نَخْتٌ- کھودنا، ایک کھجور یا دو کھجور تھیلے میں سے لے لینا-

وَلَا نَخْتَةُ نَمْلَةٍ- نہ چیونٹی کا کاٹنا-

نَخٌّ- جلدی چلنا، تیز ہنکانا اونٹ کو بٹھانے کے لئے، اخ اخ کہنا-

نُخَاخَة- مغز-

لَیْسَ فِی النُّخَّةِ صَدَقَةٌ- غلام کو لونڈی میں زکوٰۃ نہیں ہے یا گدھوں میں یا کام کاج کرنے والے بیلوں میں یا ہر جانور میں جس سے کام لیا جائے (فراء نے کہا نُخَّة یہ ہے کہ زکوٰۃ کا تحصیل دار زکوٰۃ لینے کے بعد صاحب مال سے ایک دینار لے لے)-

اِنَّہٗ بَعَثَ اِلٰی عُثْمَانَ بِصَحِیْفَةٍ فِیْهَا لَا تَاْخُذَنَّ مِنَ الزُّخَّةِ وَلَا النُّخَّةِ شَیْئًا- حضرت علیؓ نے عثمان بن حنیف کو ایک خط لکھا اس میں یہ تھا کہ بکری یا گائے کے بچوں اور غلام لونڈی میں زکوٰۃ نہ لے-

نَخْرٌ- سانس لمبی کرنا یا آواز ناک میں سے نکالنا-

نَخِیْرٌ- ناک میں ہاتھ ڈالنا اور ملنا تاکہ ناک بہہ نکلے-

نَخَرٌ- گل جانا، ریزہ ریزہ ہو جانا-

تَنْخِیْرٌ- کلام کرنا، گلانا-

مَنْخَرٌ- ناک یا ناک کا سوراخ-

اِنَّہٗ اَخَذَ بِنُخْرَةِ الصَّبِیِّ- آنحضرتؐ نے لڑکے کی ناک پکڑی-

هَلْ یَکُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ- لوگوں کے اوندھے منہ ناکوں کے بل، ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہی دوزخ میں گرائیں گی-

اَلْاُفَیْطِسُ النُّخَرَةُ الَّذِیْ کَاَنَّہٗ یَطَّلِعُ فِیْ حُجَرِہٖ- پھیلے ہوئے نتھنے والا گویا آپ کے حجروں میں جھانک رہا ہے-

اِنَّہٗ اُتِیَ بِسَکْرَانَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لِلْمَنْخِرَیْنِ- حضرت عمرؓ یا حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو رمضان کے مہینے میں شراب پی کر مست ہو گیا تھا- تب انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کو نتھنوں کے بل اوندھا گرائے-

لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اِبْلِیْسَ نَخَرَ- جب اللہ تعالےٰ نے ابلیس کو پیدا کیا تو اس نے ناک میں سے آواز نکالی-

رَکِبَ بَغْلَةً شَمِطَ وَجْهُهَا هَرَمًا فَقِیْلَ لَہٗ اَتَرْکَبُ هٰذِہٖ وَاَنْتَ عَلٰی اَکْرَمِ نَاخِرَةٍ بِمِصْرَ- عمرو بن العاصؓ ایک خچر پر سوار ہوئے جس کا منہ بڑھاپے سے سفید ہو گیا تھا لوگوں نے ان سے کہا تم اس پر سوار ہوتے ہو حالانکہ تمہارے پاس عمدہ سے عمدہ گھوڑا مصر میں موجود ہے-

نَاخِرَہ- گھوڑے (اس کا مفرد نَاخِرٌ ہے بعض نے کہا نَاخِرَةٌ سے گدھے مراد ہیں- اہل مصر خچروں کی بہ نسبت گدھوں پر بہت چڑھتے ہیں)-

لَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ عَمْرٌو وَالْوَفْدُ مَعَہٗ قَالَ لَهُمْ نَخِّرُوْا- جب عمرو بن عاص اور چند لوگوں کے ساتھ نجاشی حبش کے بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی نے ان سے کہا اچھا اب لو (بات کرو)-

فَتَنَاخَرَتْ بَطَارِقَتُہٗ- پھر اس کے سرداروں نے غصہ اور نفرت کے ساتھ بات کی-

فَنَخَرَ اِبْلِیسُ نَخْرَةً وَّاحِدَةً فَاجْتَمَعَ اِلَیْهِ جُنُوْدُهٗ- پھر ابلیس نے ناک میں سے ایک آواز نکالی اس کے لشکر والے اس کے پاس اکٹھا ہو گئے-

نَاخُوْرَةُ- حضرت ادریس علیہ السلام کے وصی تھے انھوں نے حضرت ادریسؑ کی وصیت حضرت نوحؑ کو پہنچائی-

نَخْسٌ- جانور کے پٹھے پر لکڑی وغیرہ سے ٹھونسا دینا تا کہ وہ تیز چلے' چرخ کے سوراخ میں جو ڈھیلا ہو گیا ہو لکڑی وغیرہ ڈالنا تا کہ تنگ ہو جائے' اس لکڑی کو نِخَاس اور نِخَاسَةٌ کہتے ہیں-

نَخَاسَةٌ- وہ مقام جہاں جانور اور لونڈی غلام بکتے ہیں (اب عام لوگ اس کو نَخَّاس کہتے ہیں)-

نَخَّاسٌ- جانوروں کا بیچنے والا-

اِنَّ سَحَابَةً وَقَعَتْ فَاخْضَرَّ لَهَا الْاَرْضُ وَفِيْهَا غُدُرٌ تَنَاخَسُ- ایک ابر کا ٹکڑا برسا اس سے زمین سرسبز ہو گئی اور اس زمین میں کچھ گڑھے ہیں جن کا پانی ایک میں ایک گرتا ہے-

اِنَّهٗ نَخَسَ بَعِيْرَهٗ بِمِحْجَنٍ- آنحضرتؐ نے حضرت جابرؓ کے اونٹ کو لکڑی سے ایک ٹھونسا دیا-

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ اِلَّا مَرْيَمُ وَابْنُهَا- جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو کونچا مارتا ہے (وہ روتا ہے) پیدا ہوتے وقت مگر مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ دونوں شیطان کے کونچے سے محفوظ رہے)-

بَعْضُ النَّخَّاسِيْنَ- بعض دلال-

لَاتُسَلِّمْ اِبْنَكَ نَخَّاسًا فَاِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ شَرَّ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَبِيْعُوْنَ النَّاسَ- اپنے بیٹے کو دلال کے سپرد مت کر (اس کو دلالی کا پیشہ سکھانے کو) کیونکہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہنے لگے' محمد ﷺ تمہاری امت میں بدتر وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے مال بکواتے ہیں (یعنی جانوروں اور لونڈی غلاموں کی دلالی کرتے ہیں حالانکہ یہ پیشہ حرام نہیں مگر چونکہ اکثر اس میں جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور مال بکوانے کے لئے غیر واقعی تعریف کرنی پڑتی ہے اس لیے اس کو مکروہ جانا- اگر ایمان داری اور سچائی کے ساتھ دلالی کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں)-

اَبُو الْاَعَزِّ نَخَّاسٍ- حدیث کے راوی ہیں ان کو نخاس اس لئے کہا کہ وہ جانوروں کا علاج کیا کرتے تھے-

نَخْشٌ- ابھارنا' تیز ہنکانا' حرکت دینا' ایذا دینا' پوست نکالنا' چھیلنا' دبلا ہو جانا-

نَخَشٌ- بیچ کا حصہ گل جانا-

تَنَخُّشٌ- حرکت کرنا-

كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَمْنَحُوْنَنَا شَيْئًا مِّنْ اَلْبَانِهِمْ وَشَيْئًا مِّنْ شَعِيْرٍ نَنْخُشُهٗ- کچھ انصاری لوگ ہمارے ہمسایے تھے وہ ہم کو اپنے دودھ میں سے کچھ بھیجتے اور کچھ جو جس کو ہم چھیل لیتے (یعنی اس کا چھلکا اتار ڈالتے)-

نُخِشَ الرَّجُلُ- وہ آدمی دبلا ہو گیا-

نَخْصٌ- کھال پھٹ جانا' دبلا ہونا-

نَخَصٌ- چل دینا-

اِنْخَاصٌ- دبلا کرنا-

كَانَ مَنْخُوْصَ الْكَعْبَيْنِ- آنحضرتؐ کے دونوں ٹخنے دبلے تھے یعنی پر گوشت نہ تھے-

نَخْعٌ- اقرار کرنا' اتنا کاٹنا کہ حرام مغز تک پہنچ جائے' خلوص کے ساتھ نصیحت کرنا' درستی رکھنا' خبردار ہونا-

نَخَعٌ- پانی بہنا-

تَنَخُّعٌ- بلغم نکال کر پھینکنا-

اِنَّ اَنْخَعَ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَتَسَمَّى الرَّجُلُ مَلِكَ الْاَمْلَاكِ- سخت ذبح کرنے والا یعنی ہلاک کرنے والا نام اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ کسی کا نام شاہنشاہ رکھا جائے-

اِلَّا لَاتَنْخَعُوا الذَّبِيْحَةَ حَتّٰى تَجِبَ- ذبح کئے ہوئے جانور کا گلا حرام مغز تک اس وقت تک مت کاٹو جب تک وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے (مطلب یہ ہے کہ جانور کی گردن اس وقت تک جدا نہ کریں جب تک اس کا دم اچھی طرح نکل نہ جائے اور وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے)-

اَلنُّخَاعَةُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ- مسجد میں بلغم تھوکنا گناہ ہے-

نُخَاعٌ یا نُخَاعَةٌ- وہ بلغم جو سینہ سے نکلے یا ناک سے نکلے

(بعضوں نے کہا جو حلق سے نکلے)-

فَرَاَیْتُهٗ تَنَخَّعَ - میں نے دیکھا اس نے بلغم نکالا-

لَایَتَنَخَّعَنَّ - کوئی شخص بلغم نہ نکالے-

مَنْ تَنَخَّعَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدَّهَا فِیْ جَوْفِهٖ لَمْ تَمُرَّ بِدَاءٍ اِلَّا اَبْرَاَتْهُ - جس شخص کو مسجد میں بلغم آئے وہ اس کو نگل جائے تو وہ بلغم جس بیماری پر سے گزرے گا (جو اس کے جسم میں ہوگی) اس کو اچھا کر دے گا (یہ مسجد کا ادب کرنے کا صلہ ہے)-

نَخَعْ - ایک قبیلہ ہے یمن والوں میں ان ہی میں سے ابراہیم نخعیؒ ہیں جو استاد ہیں حمادؒ کے جو ابوحنیفہؒ کے استاد تھے-

نَخْلٌ - صاف کرنا، چننا، چھاننا، بھوسی نکالنا، بہانا خلوص کے ساتھ دوستی اور نصیحت کرنا-

تَنْخِیْلٌ - بہانا-

تَنَخُّلٌ اور اِنْتِخَالٌ - صاف کرنا، چننا، اچھا اچھا لے لینا-

نُخَالَةٌ - بھوسی-

مَنْخُوْلٌ - ایک مشہور کتاب ہے امام غزالیؒ کی اس میں امام ابوحنیفہؒ پر بہت طعن کیا ہے کہ انھوں نے شریعت کو الٹ پلٹ کر دیا-

لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الدُّعَاءِ اِلَّا النَّاخِلَةَ - اللہ تعالیٰ وہی دعا قبول کرتا ہے جو خلوص دل سے ہو (اس میں ریا اور تصنع نہ ہو)-

لَایَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا نَخَائِلَ الْقُلُوْبِ - اللہ تعالیٰ دل کی نیتوں کو بشرطیکہ ان میں خلوص ہو قبول کرتا ہے-

مُنْخُلٌ - چھلنی-

اِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَتِهِمْ - تو تو ان کے خراب لوگوں میں سے ہے (جیسے بھوسی خراب ہوتی ہے- مطلب یہ ہے کہ تو ان میں سے شریف اور عالم فاضل لوگوں میں سے نہیں ہے- بلکہ عام بازاری لوگوں میں سے ہے)-

هَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ - کیا صحابہ میں بھی کچھ لوگ بھوسا تھے (یعنی عادل نہ تھے)-

وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظَةَ - وہ نخلہ میں تھے عکاظہ کی بازار کو جا رہے تھے (نخلہ ایک موضع کا نام ہے)-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ هِيَ النَّخْلَةُ - مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مثال ہے (اس کی ہر چیز کام آتی ہے، جب اس کا سر کاٹ ڈالتے ہیں تو مر جاتا ہے، جب تک پیوند نہ کریں بار نہیں دیتا، اس کے گابھہ میں منی کی سی بو ہے، وہ انسان کی طرح عاشق ہوتا ہے)-

وَهُوَ بِنَخْلٍ - اس وقت آپ نخل میں تھے (صحیح نَخْلَةٌ ہے جو ایک موضع کا نام ہے)-

فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ - ایک کھجور کے درخت کی طرف گئے (یعنی اس کی جڑ میں جو پانی تھا اس میں غسل کیا- ایک روایت میں اِلٰى نَجْدٍ ہے- نجد کہتے ہیں تھوڑے پانی کو، یہ ثمامہ بن اثال کا قصہ ہے)-

نَخَلْتُهٗ - میں نے اس کو چھان لیا، بھوسی نکال ڈالی-

مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا - آنحضرتؐ نے چھلنی نہیں دیکھی (یعنی آپؐ کے وقت میں آٹا چھلنی میں نہیں چھانا جاتا تھا)-

اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ - اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو (کیونکہ کھجور کا درخت اس بچی ہوئی مٹی سے بنایا گیا تھا جو حضرت آدمؑ کا پتلہ بنانے سے بچ رہی تھی-)

مَنْخَلٌ - ایک موضع ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں-

نَخْمٌ - کھیلنا، گانا، سینے یا ناک میں سے بلغم نکالنا (جیسے تَنَخُّمٌ ہے)-

نُخَامَةٌ بمعنی نُخَاعَةٌ ہے-

نَخَمٌ - تھک جانا-

مَاتَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ يَدِ رَجُلٍ - آنحضرتؐ جب بلغم نکالتے تو کوئی نہ کوئی اصحاب میں سے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا-

اُقْسِمُ لَتَتَنَخَّمَنَّهَا اُمَيَّةُ مِنْ بَعْدِيْ كَمَا تُلْفَظُ النُّخَامَةُ - میں قسم کھاتا ہوں کہ میرے بعد بنی امیہ اس کو نکال کر پھینکیں گے جیسے بلغم پھینکا جاتا ہے-

اِجْتَمَعَ شَرْبٌ مِنَ الْاَنْبَارِ فَغَنّٰى نَاخِمُهُمْ - انبار کے

کئی شراب پینے والے لوگ جمع ہوئے ان کے عمدہ گویے نے یوں گایا-

نَخْوَةٌ- اپنے آپ کو بڑا سمجھنا' فخر کرنا' تعریف کرنا' برانگیختہ کرنا جیسے تَنْخِيَةٌ اور اِنْخَاءٌ برانگیختہ کرنا-

اِنْخَاءٌ- بہت نخوت ہونا-

اِنْتِخَاءٌ- تکبر کرنا-

فِيْهِ نَخْوَةٌ- ان میں ذرا نخوت ہے (اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں-)

اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ بِالْاِسْلَامِ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ- اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے جاہلیت کی نخوت دور کر دی-

خَضَعَتْ لَهٗ نَخْوَةُ الْمُتَكَبِّرِ- اس کے سامنے گھمنڈی کی گھمنڈ جاتی رہی-

مَا الْهَاضُوْمُ قَالَ نَانْخَوَاه- پوچھا ہاضوم کیا ہے؟ فرمایا نانخواہ (جو ایک مشہور دوا ہے)-

بابُ النّون مع الدّال

نَدْأٌ- برا جاننا' آگ میں ڈالنا' ڈرانا' زمین پر دے مارنا-

نَدِئٌ- قوس قزح (کمان جو آسمان پر نکلتی ہے)-

نَدْبٌ- بلانا' برانگیختہ کرنا' متوجہ کرنا' دعا کرنا' میت کی خوبیاں بیان کر کے اس پر رونا-

نَدَبٌ- زخم کا نشان سخت ہو جانا-

نُدُوْبَةٌ اور نُدُوْبٌ- زخم کے نشان رہنا' جیسے نَدَابَةٌ اور اِنْدَابٌ اور اِنْتِدَابٌ- بلاوا قبول کرنا' ضامن ہونا' متکفل ہونا-

نُدْبَةٌ- یا وا کہہ کر میت پر رونا- مثلاً یا زیداہ' واعمراہ-

بَابُ الْمَنْدَب- ایک گھاٹی ہے سمندر میں' دونوں طرف پہاڑ بیچ میں جہاز جانے کا راستہ- یہ عدن کے قریب ملتا ہے- اس کو باب سکندر بھی کہتے ہیں-

وَ اِنَّ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً مِنْ ضَرْبِهٖ اِيَّاهُ- پتھر میں چھ یا سات نشان پڑ گئے ہیں ان ماروں (ضربات) کے جو حضرت موسیٰ نے لگائیں تھیں-

ثَوْبِيْ حَجَرُ- ارے پتھر میرے کپڑے دے-

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ لَيْسَ بِالنَّدَبِ وَلٰكِنَّهٗ صُفْرَةُ الْوَجْهِ وَالْخُشُوْعِ- مجاہدؒ نے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کی تفسیر یہ بیان کی کہ سِيْمَاهُمْ سے کوئی نشانی یعنی گٹا وغیرہ (جو پیشانی یا ناک پر پڑ جاتا ہے) مراد نہیں ہے بلکہ منہ کی زردی اور عاجزی' خضوع و خشوع مراد ہے (بعض کم فہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس کی پیشانی اور ناک پر گٹا پڑ گیا ہو تو یہ عمدہ صفت ہے حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اور سجدے میں پیشانی اور ناک پر زیادہ زور دینے سے منع کیا جیسے اوپر گزر چکا)-

اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ- اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی درخواست قبول کی جو اس کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے یا اللہ تعالیٰ ضامن اور متکفل ہوا-

فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ اَرْبَعُوْنَ- چالیس آدمیوں نے ان کا بلاوا قبول کیا (ان کے بلانے پر گئے)-

كُلُّ نَادِبَةٍ كَاذِبَةٌ اِلَّا نَادِبَةُ سَعْدٍ- میت کے اوصاف بیان کر کے رونے والے سب جھوٹے ہیں (میت کی تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں) مگر سعد بن معاذ کے رونے والے (ان میں واقعی وہی اوصاف تھے جو رونے والوں نے بیان کئے)-

وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ- جو مارا جاتا تھا اس پر روتی تھیں-

كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُّقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ- آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مندوب تھا (یہ فَرَسٌ نَدْبٌ سے ماخوذ ہے یعنی عمدہ رواں گھوڑا- بعض نے کہا اس کے جسم پر زخم کا نشان تھا- بعض نے کہا نَدَبٌ سے ماخوذ ہے یعنی جو شرط گھوڑ دوڑ میں کی جاتی ہے)-

اَنْدُوْجٌ- زین کا نمدہ-

قَطَعَ اَنْدُوْجَ سَرْجِهٖ- ان کے زین کا نمدہ کاٹ ڈالا-

نَدْحٌ- کشادہ کرنا-

تَنَدُّحٌ- پھیل جانا' کشادہ ہونا-

نَدْحٌ اور نُدْحٌ- کثرت اور کشائش' وسعت-

مَنْدُوْحَةٌ- کشادہ زمین' گنجائش' وسعت-

اِنَّ فِي الْمَعَارِيْضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكِذْبِ- آدمی کو

تعریف کر کے جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے (یعنی ایسا ذومعنیین گول گول کلام کہنا کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب پورا ہو جائے)-

قَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ ذَیْلَكِ فَلَا تَنْدَحِیْهِ- (حضرت بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ کو نصیحت کی جب وہ جنگ جمل میں جانے کو تھیں) دیکھو قرآن نے تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (تم کو اپنے گھر میں بیٹھے رہنے کا حکم دیا ہے- فرمایا وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ) اب تم اس دامن کو مت پھیلاؤ (گھر سے باہر لڑائیوں میں مت جاؤ)-

وَادٍ نَادِحٌ- کشادہ میدان-

نَدٌّ یَانَدِیْدٌ یَانَدَدٌ یَانِدَادٌ- بھاگ نکلنا' بھڑک جانا-

تَنْدِیْدٌ- کسی کا عیب بیان کرنا' برا بھلا کہنا' مشہور کرنا' جدا کرنا-

مُنَادَّةٌ- مخالفت کرنا-

اِنْدَادٌ- جدا کرنا-

تَنَادٌّ- مخالفت کرنا' نفرت کرنا-

نَدٌّ- عود یا عنبر' اونچا ٹیلہ-

نِدٌّ- برابر والا جوڑ شریک-

فَنَدَّ بَعِیْرٌ مِّنْهَا- ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا-

وَخَلَعَ الْاَنْدَادَ وَالْاَصْنَامَ- جن کو خدا کا شریک بناتے تھے اور بتوں کو چھوڑ دیا-

فَهُمْ بَیْنَ شَرِیْكٍ نَادٍّ- وہ ان لوگوں میں ہیں جو بھاگ کر نکل جاتے ہیں (یعنی اولیاء اللہ کیونکہ وہ دنیا داروں سے اختلاط پسند نہیں کرتے دوسرے بدعات اور معاصی کو دیکھ نہیں سکتے)-

اِنْ اَفْلَتَكَ شَیْءٌ مِّنَ الصَّیْدِ اَوْ نَدَّ فَارْمِهٖ بِسَهْمِكَ- اگر جانور بھاگ نکلے یا قابو سے نکل جائے تو اس کو تیر سے مار دے (جب بسم اللہ کہہ کر تیر مارا پھر وہ مر بھی گیا جب بھی حلال ہے اگر زندہ پائے تو اس کو ذبح یا نحر کر لے)-

اَلْاِمَامُ مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِی الدَّاهِیَةِ النَّادِّ- امام سخت مصیبت میں لوگوں کا مرجع اور مفزع ہوتا ہے- (مفزع وہ کہ ڈر کے وقت اس کی پناہ لیں)-

نَدْرٌ- گرنا' پیٹ سے گر کر ظاہر ہونا' قلیل الوجود ہونا' نکل جانا' سرک جانا' پتے نکلنا' سرسبز ہونا' مرجانا' آگے ہو جانا' تجربہ کرنا-

نَدَارَةٌ- فصیح اور عمدہ ہونا-

اِنْدَارٌ- گرانا' حساب میں سے خارج کر دینا' جدا کر دینا' سرکا دینا' نکال دینا-

نَادِرٌ- کمیاب' قلیل الوجود-

نَادِرَةُ الزَّمَان- وحید الزمان' وحید العصر-

رَکِبَ فَرَسًا لَّهٗ فَمَرَّتْ بِشَجَرَةٍ فَطَارَ مِنْهَا طَائِرٌ فَحَادَتْ فَنَدَرَ عَنْهَا عَلٰی اَرْضٍ غَلِیْظَةٍ- آنحضرتؐ ایک گھوڑی پر سوار ہوئے (مادیان پر) وہ ایک درخت پر سے گزری- اتفاقاً اس درخت پر سے ایک پرندہ اڑا گھوڑی (بدک کر) بھاگی تو آپ ایک سخت زمین پر گر پڑے-

فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ وَ نَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ نَدَرَتْ- اونٹنی نے ٹھوکر کھائی آنحضرت گر پڑے اور حضرت صفیہ (جو آپ کے ساتھ بیٹھی تھیں) وہ بھی گر پڑیں-

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَ اٰخَرَ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ- (ایک روایت میں فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ ہے) ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ دانت سے کاٹا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچا) تو اس کا دانت گر پڑا (ایک روایت میں یوں ہے اس کا دانت باہر نکال لایا)-

اِنَّ رَجُلًا نَدَرَ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَاَمَرَ الْقَوْمَ کُلَّهُمْ بِالتَّطَهُّرِ لِئَلَّا یَخْجَلَ الرَّجُلُ- حضرت عمرؓ کی مجلس میں ایک شخص کا گوز بے اختیاری سے نکل گیا- آپ نے سب حاضرین مجلس کو وضو کرنے کا حکم دیا تاکہ پادنے والا شخص شرمندہ نہ ہو (اگر صرف اسی کو حکم دیتے تو لوگ سمجھ لیتے کہ اسی نے پادا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا)-

فَضَرَبَ رَاْسَهٗ فَنَدَرَ- اس کے سر پر مار لگائی سر اڑ گیا (جدا ہو گیا)-

اِنَّهٗ اَقْبَلَ وَعَلَیْهِ اَنْدَرْ وَرْدِیَّةٌ- حضرت علیؓ تشریف لائے ایک اونچا پاجامہ پہنے ہوئے (جو جانگیے سے نیچا اور سراویل

سے اونچا صرف گھٹنوں تک تھا' جو منسوب ہے اندرورد کی طرف- اندرورد اس کا بنانے والا ہوگا یا کسی موضع کا نام ہے وہاں یہ پاجامے بنتے ہوں گے)-

نَوَادِرُ الْحِكْمَةِ -محمد بن احمد بن یحییٰ قمی کی کتاب کا نام ہے- کہتے ہیں اس کی بائیس جلدیں ہیں-

نَدْسٌ - مارنا' گرانا' منہ پر ہاتھ رکھنا' ہٹا دینا' بیجا گمان کرنا-

تَنَدُّسٌ -گر جانا' سب طرف سے پانی آنا' غیر معلوم مقام سے خبریں حاصل کرنا-

نَدُسٌ اور نَدِسٌ -سمجھدار' عقیل-

تَنَادُسٌ -ایک دوسرے پر پھینکنا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَنْدُسُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ -مسجد میں گئے زمین پر اپنا پاؤں مار رہے تھے-

نَدْغٌ -انگلی سے کونچا مارنا' کاٹنا' ڈنک مارنا' برا معلوم ہونا' طعنہ کرنا-

تَنْدِيْغٌ -سوکھا آٹا چھڑکنا-

مُنَادَغَةٌ -عشق بازی کرنا-

اِنْدَاغٌ -برا معلوم ہونا-

اِنْتِدَاغٌ -چپکے چپکے ہنسنا-

مِنْدَغٌ -طعنہ باز یا برچھ باز-

كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالطَّائِفِ اَنْ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِعَسَلٍ مِّنْ عَسَلِ النَّدْغِ وَالسَّحَآءِ -حجاج نے طائف کے عامل کو لکھا مجھ کو وہ شہد بھیج جس کی مکھی نے ندغ اور سحا چرا ہوا (یہ دونوں درخت ہیں مکھی ان کو کھا کر شہد نکالے تو وہ بہت خوش مزہ ہوتا ہے-بعض نے کہا: ندغ سعتر بری یعنی پہاڑی پودینہ)

بَوَادِيْكُمْ هٰذَا نَدْغَةٌ - (سلیمان بن عبدالملک طائف میں گیا وہاں سعتر کی خوشبو پائی (جنگلی پودینہ کی) تو کہنے لگا) تمہارے اس میدان میں نَدْغه ہے (یعنی پہاڑی پودینہ)-

نَدَمٌ یا نَدَامَةٌ - رنجیدہ ہونا تاسف کرنا' توبہ کرنا' شرمندہ ہونا' ایک کام کو کر کے پھر اس کو برا سمجھنا-

مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى - شاباش ان لوگوں کو نہ یہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ ہوئے (اپنی خوشی سے مسلمان ہوگئے ورنہ قید ہو کر ذلیل و خوار ہوتے' لونڈی غلام بنتے' جزیہ دے کر شرمندہ ہوتے نَدَامٰی جمع ہے نَدْمَانٌ کی بہ معنی رفیق تو خزایا کے اتباع سے نَدَمٌ کی جو بہ معنی شرمندہ ہے نَدَامٰی جمع کر دی بعض نے کہا نَدْمَانٌ کے معنی بھی شرمندہ آئے ہیں)-

مُنَادَمَةٌ اور نِدَامٌ -شراب پینے کی صحبت-

نَدِيْمٌ -مصاحب-

اِنْتِدَامٌ -آسان ہونا-

نَدْمٌ -عقلمند ظریف-

اِيَّاكُمْ وَرَضَاعَ السَّوْءِ فَاِنَّهٗ لَابُدَّ مِنْ اَنْ يَّنْتَدِمَ - بری عورت کا دودھ اپنے بچوں کو نہ پلواؤ (مریض اور بیمار اور بدکار فاجرہ عورتوں کا کمینی ذات والی کا) کیونکہ ایک نہ ایک دن بچہ میں دودھ کا اثر پیدا ہوتا ہے (گو جوانی کے بعد سہی)-

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ - ندامت اور شرمندگی (جو گناہ کے بعد ہوتی ہے) وہ بھی توبہ ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُوْرِثُ النَّدَمَ -تیری پناہ ان گناہوں سے جو شرمندگی پیدا کرتے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں- ناحق خون کرنا' باوجود قدرت کے ناطہ والوں سے سلوک نہ کرنا' وصیت نہ کرنا' ظلم کی معافی مظلوم سے نہ کرانا' زکوۃ نہ دینا یہاں تک موت آن پہنچے)-

نَدْهٌ -ڈانٹنا' پھیر دینا' ہانکنا' پکارنا-

اِسْتِنْدَاهٌ -سیدھا ہونا-

نَدْهَةٌ اور نُدْهَةٌ - مال کی کثرت (بعض نے کہا بیس بکریاں اور سو اونٹ ہونا' ہزار روپے ہونا)-

لَوْ رَاَيْتُ قَاتِلَ عُمَرَ فِي الْحَرَمِ مَا نَدَهْتُهٗ - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں) اگر میں (اپنے والد) حضرت عمرؓ کے قاتل کو حرم میں دیکھوں تو اس کو نہ چھیڑوں نہ ڈانٹوں (حرم کا ادب کر کے)-

وَلَا يَنْدَهُ الْمُتْرِفِيْنَ - حد سے بڑھنے والوں کو نہیں ڈانٹتا-

نَدْوٌ - جمع ہونا' مجلس میں آنا' جدا ہونا-

نَدیٌ اور نَدَاوَةٌ اور نُدُوَّةٌ- تر ہونا' تری پہنچنا' دور تک جانا' کرنا-

مُنَادَاةٌ اور نِدَاءٌ- پکارنا' آواز سے مجلس میں بٹھانا مفاخرت کرنا' ظاہر کرنا' دیکھنا' جاننا-

اِنْدَاءٌ- بہت دینا' اچھی آواز ہونا' سخی ہونا' فاضل ہونا' تر کرنا-

تَنَدِّیْ- سخی بننا-

تَنَادِیْ اور اِنْتِدَاءٌ- جمع ہونا' مجلس میں آنا' ایک کا ایک کو پکارنا' آواز دینا-

قَرِیْبُ الْبَیْتِ مِنَ النَّادِیْ- مجلس سے اس کا گھر نزدیک ہے (تو اکثر مہمان اس کے پاس آتے رہتے ہیں)-

فَاِنَّ جَارَ النَّادِیْ یَتَحَوَّلُ- مجلس کا رفیق جدا ہو جاتا ہے (ایک روایت میں فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیْ یَتَحَوَّلُ ہے یعنی سفر کا رفیق جدا ہو جاتا ہے)-

وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی- پروردگار! مجھ کو بلند مصاحبوں میں رکھ یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ (ایک روایت میں وَاجْعَلْنِیْ فِی النِّدَاءِ الْاَعْلٰی یعنی پروردگار مجھ کو اعلیٰ پکار میں رکھ یعنی جس کا ذکر اس آیت میں ہے "وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا بہشت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے (حالانکہ دوزخ کروڑوں کوس بہشت سے دور ہوگی- مگر روح کی آواز وہاں تک پہنچے گی- روح ایسی سریع السیر ہے کہ اس کو کوئی دوری دوری معلوم نہیں ہوتی) کہ ہم سے جو ہمارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا)-

مَا کَانُوْا لِیَقْتُلُوْا عَامِرًا وَّ بَنِیْ سُلَیْمٍ وَّهُمُ النَّدِیُّ- ان سے یہ نہیں ہو سکتا کہ عامر اور بنی سلیم قبیلوں کو مار ڈالیں کیونکہ وہ سب اکٹھے ہیں-

کُنَّا اَنْدَاءً فَخَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- ہم ایک مجلس میں جمع تھے اتنے میں آنحضرتؐ برآمد ہوئے-

لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَدَا النَّاسَ اِلٰی مِرْمَاتَیْنِ اَوْ عَرْقٍ اَجَابُوْهُ- اگر کوئی شخص لوگوں کو کھر کی دو ہڈیوں یا گوشت کی ایک ہڈی کی طرف بلائے دعوت دے تو حاضر ہوں (نَدَا' نَادِیْ سے نکلا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں: نَدَوْتُ الْقَوْمَ اَنْدُوْهُمْ میں نے لوگوں کو مجلس میں بلایا- اسی سبب سے مکہ میں جو مکان مشورہ اور اجتماع کے لئے تجویز کیا گیا تھا اس کو دَارُ النَّدْوَةِ کہتے تھے- کہتے ہیں اس مکان کو قصی نے بنایا تھا)-

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ- دو دعائیں رد نہیں ہوتیں (یعنی ضرور قبول ہوتی ہیں) ایک تو اذان کے وقت' دوسرے جب کافروں سے مڈبھیڑ ہو (یعنی جنگ کے وقت)-

فَبَیْنَاهُمْ کَذٰلِكَ اِذْ نُوْدُوْا نَادِیَةً اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ- پھر وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اتنے میں ان کو ایک آواز سنائی دے گی کہ اللہ کا حکم آ پہنچا (یعنی یاجوج و ماجوج نکل آئے)-

وَاَوْدٰی سَمْعُهٗ اِلَّا نِدَایًا- ان کی سماعت جاتی رہی مگر زور سے چلانا سنتے تھے (اونچا سنتے تھے)-

فَاِنَّهٗ اَنْدٰی صَوْتًا- کیونکہ بلال خوش آواز ہے یا ان کی آواز دور تک جاتی ہے-

فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ- نماز کے لئے اذان دے (یعنی لوگوں کو خبر کر دے کیونکہ اس وقت اذان شرعی جاری نہیں ہوئی تھی)-

اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِهٖ فَلَا یَضَعُهٗ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ- سحر کے وقت جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس کو زمین پر نہ رکھے جب تک کہ اپنی حاجت پوری نہ کر لے (یعنی اچھی طرح کھا نہ لے- اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ مراد بلالؓ کی اذان ہے وہ صبح صادق سے پہلے لوگوں کو جگانے کے لئے اذان دے دیا کرتے- لیکن بعض علماء کا یہ قول ہے کہ اگر روزہ دار کی نگاہ میں ابھی صبح صادق نہ ہوئی ہو اور وہ سحری کھالے اس کے بعد معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی' جب بھی اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا- میں کہتا ہوں ہم حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور تاویلات اور توجیہات کا باب کیوں کھولیں یہ ظاہر ہے کہ بغیر سحری کھائے بعض آدمیوں کو روزہ رکھنا تکلیف مالا یطاق ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر

آسانی چاہتا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ- اب جس شخص کی آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ اذان کا وقت آ گیا اس نے جلدی کے مارے کھانے کا پیالہ ہاتھ میں لیا کہ اذان سے پہلے کھالوں لیکن اتنے میں اذان ہونے لگی تو اس کے لئے خاص حکم یہ ہے کہ وہ کھانا کھالے اس کے بعد روزہ رکھ لے- اس کا روزہ اللہ تعالیٰ قبول کرلے گا- پاؤ گھنٹہ آدھا گھنٹہ کی کمی بیشی سے ایسی مجبوری اور عذر کی حالت میں کوئی نقصان نہ ہوگا)-

لَوْعَلِمَ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ- اگر لوگ جانتے جو فضیلت اذان دینے اور اول صف میں شریک ہونے کی ہے-

وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَیْءَ- آنحضرتؐ کے وقت میں عید کی نماز کے لئے نہ اذان ہوتی نہ اور کوئی چیز تکبیر وغیرہ-

وَقَدْ سُعِّرَتْ تَحْتَ الْقُدُوْرِ اِذْ نَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- ہانڈیوں کے تلے (جن میں گدھوں کا گوشت تھا) آگ سلگادی گئی تھی اتنے میں آنحضرتؐ کے منادی نے یہ پکارا-

فَنَادٰی یَوْمَئِذٍ نَادِیَیْنِ- اس دن دو مجلسوں کو پکارا-

خَرَجْتُ بِفَرَسٍ لِّیْ اُنَدِّیْہِ- میں اپنی گھوڑی لے کر نکلا اس کا تندیہ کرتا تھا (تندیہ یہ ہے کہ گھوڑے یا اونٹ کو پانی پر لاکر تھوڑا پلائے پھر اس کو چراگاہ لے جائے وہاں گھاس چرائے پھر پانی پر لے کر آئے- تَنْدِیَہ اس کو بھی کہتے ہیں کہ گھوڑے کو موٹا کر کے پھر دبلا کرنا' اس کا پسینہ بہانا شرط گاہ میں دوڑنے کے لئے- عربی میں اس کو "تضمیر" اور "اضمار" بھی کہتے ہیں- قطبی نے کہا صحیح اُبَدِّیْہِ ہے یعنی اس کو جنگل میں لے جانے کے لئے کیونکہ تندیہ اونٹ سے خاص ہے ازہری نے کہا قطبی کا قول غلط ہے اور اُنَدِّیْہِ صحیح ہے اَنْدِیَۃ نادی کی جمع ہے)-

مُنَدّٰی خَیْلِنَا- وہ ہمارے گھوڑے کی تندیہ کی جگہ ہے-

مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَلَمْ یَتَنَدَّ مِنَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِشَیْءٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ- جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ ناحق خون کی تری اس کو نہ پہنچی ہو (یعنی خون ناحق نہ کیا ہو) تو وہ بہشت میں جائے گا-

لَنْ یَّزَالَ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَا کَانَ فِیْھِمَا نُدُوٌّ- ان دو قبر والوں کو برابر عذاب کی تخفیف رہے گی جب تک ان ڈالیوں میں تری باقی رہے گی (نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ غریب ہے امام احمدؒ کی مسند میں مروی ہے اور مشہور اور مستعمل لفظ نَدَاوَۃٌ ہے تری کے معنی میں)-

بَکْرُ بْنُ وَائِلٍ نَدٍ- بکر بن وائل سخی آدمی ہے-

یَتَنَدّٰی عَلٰی اَصْحَابِہٖ- اپنے لوگوں پر سخاوت کرتا ہے-

فَانْتَدَوْا یَتَحَدَّثُوْنَ- مجلس میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے-

اَلْحَذْفُ فِی النَّادِیْ مِنْ اَخْلَاقِ قَوْمِ لُوْطٍ- مجلس میں کنکریاں مارنا لوط علیہ السلام کی قوم کی عادت تھی-

مُتَعَرِّضٌ لِلْمَقَالِ فِیْ اَنْدِیَۃِ الرِّجَالِ- لوگوں کی مجلسوں میں باتیں کرنے کا حاضر-

سَاَلْتُہٗ عَنِ النِّدَاءِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ سَاَلْتُہٗ عَنِ النِّدَاءِ وَالتَّثْوِیْبِ فِی الْاِقَامَۃِ- میں نے ان سے پوچھا صبح صادق نمودار ہونے سے پہلے اذان دینا کیسا ہے اور اقامت میں ندا اور تثویب کا کیا حکم ہے (یعنی اذان کے بعد اقامت سے پہلے جو بعض موذن مسلمانوں کو پکارتے ہیں کہتے ہیں- "اَلصَّلٰوۃُ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ" جس کو تثویب کہتے ہیں- اس کا کیا حکم ہے؟ صریح بدعت ہے عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے ساتھی سے کہا- اس مسجد سے نکل چلو اس بدعتی کے پاس سے' اس نے تثویب کی تھی)-

مُنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ- ان کا موذن آسمان کی فضا میں اذان دے گا (یعنی بلند مقاموں میں)-

بابُ النّون مع الذّالُ

نَذْرٌ- منت ماننا کسی چیز کو اپنے اوپر واجب کرلینا' وعدہ کرنا' بچے کو عبادت گاہ کی خدمت کے لئے دے دینا' جاسوس بنانا-

فَذْرٌ- جاننے کے بعد پرہیز کرنا-

اِنْذَارٌ اور نَذْرٌ اور نُذْرٌ اور نُذُرٌ اور نَذِیْرٌ- جتلانا' کسی بات

کے انجام سے ڈرانا۔

نُذْرٰی اور نُذُر۔ اسم مصدر ہے۔

تَنَاذُرٌ۔ ایک دوسرے کو ڈرانا۔

اِنْتِذَارٌ۔ واجب کر لینا۔

نِذَارَۃٌ۔ ڈرانا۔

کَانَ اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَ عَلَاصَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَ مَسَّاکُمْ۔ آنحضرتؐ جب خطبہ سناتے (وعظ کرتے) تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہوتی، غصہ زیادہ ہوتا، جیسے کوئی دشمن کی فوج سے ڈراتا ہے۔ کہتا ہے دیکھو صبح کو دشمن تم پر آن پڑا اور شام کو آن پڑا۔

فَلَمَّا عَرَفَ اَنْ قَدْ نَذِرُوْا بِہٖ ھَرَبَ۔ جب اس کو معلوم ہوا کہ لوگوں کو میری خبر ہوگئی تو بھاگ گیا۔

وَنَذِرُوْا بِھَا۔ اس کو جان لیا۔

اِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا۔ اگر لوگ جان لیں گے۔

اَنْذِرِ الْقَوْمَ۔ ان لوگوں سے ڈر تارہ، تیار اور مستعد رہ۔

فَاَنْذَرَ بِالرِّدَّۃِ۔ آنحضرتؐ نے اپنی وفات کے بعد لوگوں کے مرتد ہو جانے سے ڈرایا (یہ پیشین گوئی آپ کی صحیح ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں عرب کے کئی قبائل مرتد ہو گئے لیکن انھوں نے مار پیٹ کر سب کو درست کر دیا)۔

اِنَّکُمْ تَنْذُرُوْنَ وَتُشْرِکُوْنَ۔ تم نذر مانتے ہو اور شرک کرتے ہو (کہتے ہو جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے غیر خدا کو خدا کے برابر کر دیتے ہو یہی شرک ہے)۔

یَرْکُضُ نَذِیْرًا۔ آگاہ کرتے ہوئے سواری کو دوڑا رہے ہیں۔

اِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ عَنْ شَیْءٍ۔ منت ماننے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا نہ تقدیر کی خرابی اس سے رفع ہوتی ہے نہ بلا رد ہوتی ہے مگر بخیل آدمی سے کچھ مال نکالتی ہے (وہ یوں تو کچھ اللہ کی راہ میں دیتا نہیں، جب بلا آن پڑتی ہے تو نذریں اور منتیں کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں اتنی خیرات کروں گا یہ کروں گا وہ کروں گا۔ اسی وجہ سے دوسری حدیث میں نذر کی ممانعت آئی ہے۔ حالانکہ اللہ کی نذر کرنا منع نہیں ہے ورنہ اس کا پورا کرنا کیوں لازم ہوتا تو یہ ممانعت محمول ہے اس حالت پر جب کوئی نذر کو رد بلا کا معاوضہ خیال کرے یا یہ گمان کرے کہ نذر سے تقدیر الٹ جائے گی، اگر کوئی کہے کہ نذر صدقہ ہے اور صدقہ بلا کو رد کرتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نذر صدقہ نہیں ہے بلکہ صدقہ کا لازم کر لینا ہے اور ایک قسم کا معاوضہ ہے۔ اس سے رد بلا ضروری نہیں۔ انسان کو چاہئے کہ اول ہی سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے صدقہ اور خیرات کرتا رہے۔ جب بلا آ گئی تو اب نذر ماننا گویا عوض معاوضہ ہے کہ اگر یہ بلا رفع ہوگی تو میں اتنی خیرات کروں گا)۔

لَانَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُہٗ۔ گناہ کی بات کی منت ماننا درست نہیں (نہ اس کا پورا کرنا ضروری ہے) اور نہ اس مال کی جو نذر کرنے والے کی ملک نہیں (مثلاً یوں کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اچھا کر دیا تو میں زید کا غلام آزاد کر دوں گا۔ گناہ کی منت یوں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں شراب پیوں گا، اب اگر مباح کام کی منت کرے (مثلاً کوئی منت مانے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں انار کھاؤں گا یا پلاؤ پکاؤں گا) تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ ایک عورت نے منت مانی تھی کہ میں آنحضرتؐ کے سر پر دف بجاؤں گی۔ آپ نے اس کو منت پورا کرنے کا حکم دیا۔ مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ دف بجانے سے اس عورت کی غرض یہ تھی کہ آنحضرتؐ کی صحت و سلامتی کے ساتھ مراجعت پر اور مسلمانوں کی فتح و نصرت پر خوشی کرے تو یہ ایک طرح کی قربت ہوگئی (ثواب کا کام) جیسے نکاح میں دف بجانا مستحب ہے تاکہ حرام کاری سے اس کی تمیز ہو جائے)۔

اِنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَضَیَا فِی الْمِلْطَاۃِ بِنِصْفِ نَذْرِ الْمُوْضِحَۃِ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ملطاۃ میں موضحہ کی آدھی دیت دلائے جانے کا فیصلہ کیا (ملطاۃ اور موضحہ کی تفسیر کتاب ''م'' میں گزر چکی ہے۔ اہل حجاز دیت کو نذر کہتے ہیں اور اہل عراق ارش)۔

اَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِیٌّ الْھَادِیْ۔ (اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا

"انما انت منذر ولکل قوم ھاد" تو آنحضرت ﷺ نے کہا) میں تو منذر ڈرانے والا ہوں اور علی ہادی یعنی راہ بتانے والے ہیں۔

مُنْذِرْ۔ بن ابی الجارود حضرت علیؓ کے عامل تھے انھوں نے خیانت کی اور منذر یحییٰ علیہ السلام کے وصی کا بھی نام تھا۔

بابُ النّون مع الرّاء

نَرْدٌ۔ چوسر جو ایک مشہور کھیل ہے۔ اس کو اردشیر بادشاہ نے نکالا۔

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرَ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّدَمِهٖ۔ جس نے چوسر کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

لَاتُقْبَلُ شَهَادَةُ صَاحِبِ النَّرْدِ۔ چوسر باز کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

اَلنَّرْدُ اَشَدُّ مِنَ الشَّطْرَنْجِ۔ چوسر کھیلنا شطرنج کھیلنے سے زیادہ سخت ہے (کیونکہ چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور شطرنج میں اختلاف ہے)۔

نَرْمَقٌ۔ نرم اور ملائم۔

اِنَّ الدِّرْهَمَ يَكْسُو النَّرْمَقَ۔ روپیہ نرم اور ملائم کپڑے پہنتا ہے (یعنی جو روپے والا ہوتا ہے وہ طرح طرح کے نرم اور چکنے اور خوشنما کپڑے پہنتا ہے لیکن محتاج آدمی ایک کھر کھرے کمبل ہی کو غنیمت سمجھتا ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے يَكْسِرُ النَّرْمَقَ یعنی روپیہ نرم چیز کو بھی توڑ ڈالتا ہے حالانکہ نرم چیز کا ٹوٹنا مشکل ہوتا ہے)۔

بابُ النّونْ مع الزّاء

نَزْحٌ یا نُزُوْحٌ۔ دور ہونا، کنویں کا پانی تمام ہو جانا یا کم ہو جانا۔

اِنْزَاحٌ بہ معنی نَزْحٌ ہے۔

اِنْتِزَاحٌ۔ دور ہونا۔

نَزَحٌ۔ گدلا پانی اور وہ کنواں جس کا پانی سب کھینچ لیا گیا ہو یا اس میں پانی کم رہ گیا ہو۔

نَزَلَ الْحُدَيْبِيَةَ وَهِيَ نَزَحٌ۔ آنحضرتؐ حدیبیہ کے کنویں پر اترے اس کا پانی لیا گیا تھا۔

اِرْحَلْ عَنِّيْ فَقَدْ نَزَحْتَنِيْ۔ (سعید بن مسیب نے قتادہؒ سے کہا) اب تم کوچ کرو (جاؤ اور کہیں علم حاصل کرو) تم نے مجھ کو کھینچ ڈالا (یعنی جتنا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا)۔

عَبْدُ الْمَسِيْحِ جَاءَ مِنْ بَلَدٍ نَزِيْحٍ۔ عبدالمسیح دور دراز شہر سے آیا۔

حَتّٰى نَزَحُوْهَا۔ یہاں تک کہ اس کا سب پانی کھینچ لیا۔

اِنْزَحْ مِنْهَادِ لَاءً۔ اس میں سے چند ڈول نکال۔

نَزْرٌ۔ الحاح کرنا، اصرار کرنا، برانگیختہ کرنا، جلدی کرنا، حکم دینا، حقیر سمجھنا، اٹھا لینا۔

نُزُوْرٌ اور نَزَارَةٌ اور نُزُوْرَةٌ۔ کم ہونا۔

تَنْزِيْرٌ اور اِنْزَارٌ۔ کم کرنا۔

تَنَزُّرٌ۔ کم ہونا۔

مَالٌ نَّزْرٌ۔ قلیل مال۔

لَانَزْرٌ وَّلَا هَذْرٌ۔ (آنحضرتؐ کا کلام) نہ تو اتنا کم ہوتا (کہ دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے یا وہ خیال کرے کہ آنحضرتؐ گفتگو کرنے میں عاجز ہیں) اور نہ بے کار فضول ہوتا (ناحق بک بک)۔

هُوَ فَصْلٌ لَّانَزْرٌ۔ وہ کلام مفصل ہے اور کم نہیں۔

اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ نَزْرَةً اَوْ مِقْلَاةً۔ جب کسی عورت کی اولاد کم ہوتی ہو یا وہ جننے کو ناپسند کرتی ہو۔

نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا لَّايُجِيْبُكَ۔ (حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے ایک بات کئی بار پوچھی۔ لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ تب حضرت عمرؓ نے خود کو کوسا اور کہا خدا کرے تیری ماں تجھ پر روئے (تو مر جائے) تو نے آنحضرتؐ سے اتنا الحاح کیا (اصرار کیا بار بار پوچھا) لیکن آپ نے جواب نہ دیا (ہوا یہ تھا کہ اس وقت آنحضرتؐ پر وحی آ رہی تھی۔ آپ کیونکر جواب دیتے)۔

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ -تم کو یہ نہیں چاہیے کہ آنحضرت کو نماز کے لئے نکلنے پر مجبور کرو (بار بار آپؐ سے عرض کرو- ایک روایت میں تَبْرِزُوْا ہے یعنی آنحضرت کو نماز کے لئے باہر نکالو)-

نِزَار -قریش کا ایک دادا ہے-

نَزٌّ -تری نکلنا' اکیلا ہونا-

نَزِيْزٌ -دوڑنا' آواز کرنا-

تَنْزِيْزٌ -پاک کرنا' بچہ پالنا-

مُنَازَّةٌ -ایک دوسرے پر غلبہ چاہنا-

اَلْبِلَادُ الْوَبِيْئَةُ ذَاتُ الْاَنْجَالِ وَالْبَعُوْضِ وَالنَّزِّ - وبائی بستیاں وہ ہیں جہاں مچھر بہت ہوں اور دلدلیں بہت ہوں اور تری ہو (یعنی مرطوب ملک ہو بارش کا پانی اطراف میں کھڑا رہے' پانی بہنے کی مہریاں اور نالیاں درست نہ ہوں' اطراف میں پانی کے جوہڑ اور تالاب اور گنجان درخت اور جھاڑیاں ہوں- یہ حارث بن کلدہ نے حضرت عمرؓ سے کہا)-

قَدْ سُئِلَ عَنْ حَائِطٍ فِي الْقِبْلَةِ يَنِزُّ مِنْ بَالُوْعَةٍ -قبلہ کی دیوار پر اگر نجاست کی تری پھوٹے تو کیسا ہے؟ یہ سوال کیا گیا-

اِذَا ظَهَرَ النَّزُّ مِنْ خَلْفِ الْكَنِيْفِ وَهُوَ فِي الْقِبْلَةِ سَتَرَهٗ بِشَيْءٍ - جب پاخانے کے پیچھے سے دیوار میں تری پھوٹے اور وہ قبلہ کی طرف ہو تو اس کو کسی چیز سے ڈھانپ دینا چاہئے- (اس پر چونا یا سیمنٹ لگا کر یا مٹی سے گلاوہ کر کے اس تری کو بند کر دینا چاہئے اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ پاخانہ اگر قبلہ کی جانب ہو تو نماز درست ہو جائے گی- اسی طرح اس نلوے پر نماز درست ہے جس کے اندر گوہ موت بہہ رہا ہو گو اس کو تری کسی قدر نلوے کے اوپر معلوم ہو بشرطیکہ کپڑے یا بدن کو ملوث نہ کرے' اتنی تری نہ ہو)-

نَزْعٌ -اکھیڑنا' معزول کرنا' مارنا' کھینچنا' سینچنا' مرنے کے قریب ہونا-

نُزُوْعٌ -مشابہ ہونا' جانا' بلانا' پڑھنا-

نَزَاعَةٌ اور نَزَاعٌ اور نُزُوْعٌ- مشتاق ہونا' معطل کرنا' خراب کرنا-

نَزَعٌ- انزع ہونا (انزع وہ شخص جس کی پیشانی کے دونوں جانب کے بال جھڑ گئے ہوں- اس کا مؤنث زَعْرَاءُ ہے نہ کہ نَزْعَاءُ یہ وہ مؤنث ہے جو مذکر کے لفظ سے نہیں ملتا)-

تَنَازُعٌ اور مُنَازَعَةٌ- ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا-

تَنْزِيْعٌ بمعنی نَزْعٌ ہے-

اِنْتِزَاعٌ -باز رہنا' چھین لینا' ہٹا دینا' اکھیڑ لینا-

تَنَزُّعٌ -جلدی کرنا-

رَاَيْتُنِيْ اَنْزِعُ عَلٰى قَلِيْبٍ- میں نے (خواب میں) دیکھا میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں (ہاتھ سے ڈول بھر بھر کر)-

لَنْ تَخُوْرَ قُوًى مَّادَامَ صَاحِبُهَا يَنْزِعُ وَيَنْزُوْ- وہ قوتیں کمزور نہ ہوں گی جب تک ان قوتوں والے کمان کو کھینچ سکیں اور گھوڑے پر کود کر سوار ہو جائیں-

نَزَعَ رُوْحَهٗ- اپنی جان کھینچ لی-

نَزَعَ الْقَوْسَ- کمان کھینچ لی-

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَلَا اُلْفِيَنَّ مَا نُوْزِعْتُ فِيْ اَحَدِكُمْ فَاَقُوْلُ هٰذَا مِنِّيْ- میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور میں ایسے شخص کو تم میں سے پاؤں گا جس کو فرشتے مجھ سے چھین لیں گے- میں کہوں گا یہ تو میری امت کا ہے (مگر وہ نہیں سنیں گے اس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے دوسری روایت میں ہے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے جو گن اس نے تمہارے بعد کئے- تو حکم خداوندی کے سامنے آنحضرتؐ کا کہنا بھی کچھ نہ چلے گا)-

مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ- مجھ کو کیا ہوا ہے جیسے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے (یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعض صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے نماز میں پکار کر قراءت کی)-

يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنَ- قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے (میں بھولنے کو ہو جاتا ہوں)-

طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

اَلنُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ - مبارک باد غریب لوگوں کو - لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ غریب کون ہیں؟ فرمایا جو شخص اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے -

اِنَّ قَبَائِلَ مِنَ الْاَزْدِ نَتَّجُوْا فِيْهَا النَّزَائِعَ - ازد کے کئی قبیلوں نے پرانے اونٹوں سے (جو لوگوں سے چھین لئے تھے) بچے نکالے -

قَدْ اَضْوَيْتُمْ فَانْكِحُوْا فِي النَّزَائِعِ - (حضرت عمرؓ نے سائب کے خاندان والوں سے کہا) تمہارے خاندان کے لوگ ناتواں ہو گئے ہیں تو دوسرے غیر قبیلوں کی عورتوں سے نکاح کرو (یہ حکیمانہ نصیحت بالکل اصول طب اور قواعد حکمت کے مطابق ہے - کنبے میں شادی کرنا اولاد کو ضعیف کر دیتا ہے اور موروثی بیماریاں روز بروز قوی ہوتی جاتی ہیں - غیر کنبہ میں شادی کرو تو اولاد زور آور اور صحیح سالم پیدا ہوتی ہے - موروثی بیماریوں کا زور گھٹ کر چند نسلوں میں معدوم ہو جاتی ہیں) -

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ نَزَعَهٗ - ایک رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا (بچہ اس کے مشابہ ہو گیا) -

لَقَدْ نَزَعْتَ بِمِثْلِ مَا فِي التَّوْرَاةِ - تم تو وہی مضمون لائے جو تورات کے مضمون کے مشابہ ہے -

قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ - اس سے پہلے کہ آپ کو اپنے گھر والوں کا شوق پیدا ہو -

يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ - لڑکا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے -

لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ - شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چھین لے (اور کسی کو مار لگا دے - ایک روایت میں يَنْزَغُ ہے غین معجمہ سے یعنی شاید شیطان اس کو بہکائے اور کسی کو مارنے کی ترغیب دے جب اس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو اور وہ کسی کی طرف اشارہ کرے تو احتمال ہوتا ہے کہ شاید ہاتھ چل جائے) -

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُّنَازِعُنِيْ - بزرگی اور عظمت اللہ کی چادر ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون شخص ہے جو اس بزرگی اور عظمت میں میرا شریک ہو سکتا ہے - (یعنی کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں بھی عظمت اور بزرگی والا ہوں بلکہ سب غلام بن کر اس کے سامنے عاجزی سے حاضر ہوں گے "اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا) -

اَنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - عبدالمطلب کے بیٹو! زمزم سے پانی بھر بھر کر نکالو (لوگوں کو پلاؤ) -

فَنَزَعْتُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ - پھر میں نے ایک تیر مارا جس میں پیکان نہ تھا (یعنی لوہے کی انی نہ تھی صرف لکڑی تھی) -

رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ - تیر انداز زور سے کمان کھینچنے والے (یعنی جتنے زور سے کمان کھینچو اتنا ہی تیر دور جاتا ہے - جو لوگ تیر انداز ہوتے ہیں ان کی کمانیں سخت ہوتی ہیں اور بہت زور سے کھینچی جاتی ہیں) -

كَانَ يَنْزِعُ عَنْ شَيْءٍ - کسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے -

نَزَعَ خَاتَمَهٗ - (آنحضرتؐ جب پاخانے گئے تو) اپنی انگشتری اتار لی (کیونکہ اس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ استنجا کرنے والے کو اللہ اور رسول کا نام اپنے ساتھ نہ رکھنا چاہئے) -

لَايَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا - اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب علم کو لوگوں کے سینے سے چھین نہیں لے گا - (بلکہ عالموں کو دنیا سے اٹھالے گا) -

فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ ثَوْبَهٗ - پھر لوٹنے کا ارادہ کیا اپنا کپڑا وہیں چھوڑ دیا - یعنی کپڑے اتار دیئے -

نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ - وہ اس بات پر شرمندہ ہو گا کہ اس نے گناہ کے کام کیوں نہ چھوڑے -

اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ - اپنے خاوندوں سے چھڑانے والیاں اور خلع کرنے والیاں -

بَرَاعَةُ مَنْزَعٍ - جہاں سے لیا گیا ہے اس کی فصاحت اور عمدگی -

مَنَازِعُهُمْ - یہ جمع ہے مِنْزَعٌ کی بکسرۂ میم یعنی تیر -

اَسَرَنِيْ رَجُلٌ اَنْزَعُ - مجھ کو ایسے شخص نے قید کیا جس

کے سامنے کے بال (پیشانی کے) جھڑ گئے تھے (یعنی سر کے سامنے کے حصے پر بال نہ تھے- مراد حضرت علیؓ ہیں)-

اَلْاَنْزَعُ الْبَطِیْنُ- سر کے سامنے کا حصہ کھلا ہوا رے پیٹ والے (یہ حضرت علیؓ کی صفت ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ شرک سے خالی ایمان اور علم سے پیٹ بھرا ہوا)-

لَقَدْ اَغْرَقَ فِی النَّزْعِ- اس نے بہت زور سے کمان کھینچی یا کسی کام میں انتہائی حد کو پہنچ گیا-

تَذَاکَرْنَا الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَخَذْنَاهُمْ نُزَّاعًا مِّنْ قَبَائِلَ- ہم نے انصار کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ہم نے ان کو ان کے قبیلوں سے کھینچ کھینچ کر اکٹھا کیا-

طُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ النُّزَّاعِ مِنَ الْقَبَائِلِ- خوشی ہو ان غریب الوطنوں کو جو اپنے قبیلوں میں سے نکال دیئے گئے ہیں (یعنی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر ہجرت کر کے چلے آئے ہیں)-

صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْعَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ- بچہ جب زمین پر گرتا ہے یعنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو شیطان اس کو کونچا لگاتا ہے اسی وجہ سے وہ چیختا ہے (کذا فی مجمع البحرین- میں سمجھتا ہوں یہ صاحب مجمع البحرین کی غلطی ہے- حدیث میں نَزْغَةٌ ہے غین معجمہ سے جیسے آگے آتا ہے)-

اَلنَّفْسُ الْاَمَّارَةُ اَبْعَدُ شَیْءٍ مَنْزَعًا- نفس امارہ گناہوں سے توبہ کرنے میں بہت دور رہتا ہے (یعنی گناہوں کا ترک اس پر بہت مشکل ہوتا ہے)-

فُلَانٌ فِی النَّزْعِ- وہ مرنے کے قریب ہے-

ثَقُلَ عَلَیْهِ نَزْعُ الْعِمَامَةِ- اس کو عمامہ کا اتارنا مشکل معلوم ہوا-

اِنَّ الْغُلَامَ لَیَنْزِعُ اِلَی اللَّبَنِ- بچہ دودھ دینے والی کے مشابہ ہو جاتا ہے (یعنی انا کے اخلاق و عادات اختیار کرتا ہے)-

نَزْغٌ- طعنہ دینا' غیبت کرنا' فساد ڈالنا' بہکانا' وسوسہ ڈالنا' ایک کو دوسرے سے بھڑا دینا' برانگیختہ کرنا-

وَلَمْ یَرْمِ الشُّکُوْكَ بِنَوَازِغِهَا عَزِیْمَةَ اِیْمَانِهِمْ- شکوک نے اپنے فساد کے تیر ان کے ایمان کی مضبوطی پر نہیں چلائے (مطلب یہ ہے کہ ایمان کے اعتقادات میں ان کو شک نہیں ہوا)-

صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ- بچے کا چیخنا جب وہ (ماں کے پیٹ سے) زمین پر آتا ہے شیطان کے کونچا مارنے کی وجہ سے ہے-

فَنَزَغَهٗ اِنْسَانٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ بِنَزِیْغَةٍ- پھر مسجد والوں میں سے ایک شخص نے ان کو ایک سخت کلمہ کہا-

حِیْنَ یَنْزَغُ الْفَجْرُ- جب کہ صبح طلوع ہوتی ہے-

نَزْفٌ- سارا پانی کھینچ ڈالنا' نکل جانا' عقل جاتی رہنا' نشہ ہو جانا' دلیل میں ہار جانا' فنا ہو جانا-

تَنْزِیْفٌ- حمل کی حالت میں حیض کا خون دیکھنا-

اِنْزَافٌ- سارا پانی نکال ڈالنا یا نکل جانا' فنا کر دینا' نشہ ہو جانا-

اِسْتِنْزَافٌ- سب نکال ڈالنا-

زَمْزَمُ لَاتُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ- زمزم کا پانی کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ اس کی برائی کی جاتی ہے-

فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَکَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰی- پھر ان کے جسم سے خون بہنے لگا لیکن انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پڑھتے گئے (یعنی خون نکلنے کی علت سے نماز نہیں توڑی)-

کَاَنَّهٗ نُزِفَ مِنْهُ الدَّمُ- شاید ان کے بدن سے بہت سا خون نکلا-

نَزْكٌ- نیزہ مارنا' بدگوئی کرنا' عیب کرنا' تہمت لگانا-

نَیْزَكٌ- چھوٹا برچھا (اس کی جمع نیازک ہے)-

ذَکَرَ الْاَبْدَالَ فَقَالَ لَیْسُوْا بِنَزَّاکِیْنَ وَلَا مُعْجِبِیْنَ وَلَا مُتَمَاوِتِیْنَ- حضرت ابوالدرداءؓ نے ابدال کا ذکر کیا تو کہا کہ وہ لوگ کسی کا عیب نہیں کرتے' نہ غرور کرتے ہیں اور نہ عبادت کی وجہ سے اپنی ناتوانی ظاہر کرتے ہیں (بلکہ لوگوں کی نگاہ میں چاق و چست رہتے ہیں تا کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ یہ عبادت کرتے کرتے ضعیف و ناتوان ہو گئے ہیں)-

اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقْتُلُ الدَّجَّالَ بِالنَّیْزَكِ- حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو چھوٹے برچھے سے ماریں گے-

ذُکِرَ عِنْدَهٗ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ فَقَالَ اِنْ شَهْرًا نَزَکُوْهُ - ان کے سامنے شہر بن حوشب کا ذکر آیا (جو حدیث کا ایک راوی ہے) تو انھوں نے کہا کہ شہر پر لوگوں نے طعنہ کا برچھا چلایا ہے (یعنی اس کی روایت معتبر نہیں ہے)۔

نُزُوْلٌ - اترنا یعنی اوپر سے نیچے آنا' اتارنا' ٹھہرنا' منی میں آنا' چھوڑ دینا' سفر کرنا۔

نَزْلَةٌ - زکام ہونا' باری۔

نَزَلٌ - پاک ہونا' بڑھنا' پانی بہہ نکلنا۔

تَنْزِیْلٌ - اتارنا' مرتب کرنا' قائم مقام کرنا۔

مُنَازَلَةٌ اور نِزَالٌ - جنگ کے لئے سواری سے اترنا۔

اِنْزَالٌ اور مُنْزَلٌ - اتارنا' منی نکالنا' مہمانی کرنا' وحی بھیجنا۔

تَنَزُّلٌ - اترنا' چھوڑ دینا۔

تَنَازُلٌ - اپنے درجہ سے اتر جانا' سستی کرنا' سواری سے اتر کر جنگ کرنا۔

اِسْتِنْزَالٌ - اترنے کی درخواست کرنا۔

نَزِیْلٌ - جو کسی مقام میں جا کر اترے' مہمان۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰے یَنْزِلُ کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا - اللہ تعالیٰ اپنے عرش معلےٰ سے ہر رات کو نزدیک والے آسمان پر اترتا ہے (متاخرین اہل کلام نے اس حدیث کی تاویل کی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کی رحمت اور مہربانی ہوتی ہے)۔

لَاتُنْزِلْهُمْ عَلٰے حُکْمِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰے حُکْمِكَ - (جب دشمن عاجز ہو جائیں اور کہیں کہ ہم قلعہ سے اتر آتے ہیں) تو ان کو یہ کہہ کر مت اتارو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اترو بلکہ یوں کہہ کہ ہمارے حکم پر اترو (اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ان کے باب میں کیا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ کے حکم پر اتارے گا تو اس میں خطا کا احتمال ہے۔ برخلاف اس کے کہ اپنے حکم پر اتارے اس صورت میں جو چاہے وہ حکم دے گا)۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اَنْزَلَهٗ اَبًا - حضرت ابوبکرؓ نے جب باپ نہ ہو تو دادا کو باپ کی طرح ٹھہرایا (جو باپ کا حصہ ترکہ میں ہوتا ہے وہ اس کو دلایا)۔

نَازَلْتُ رَبِّیْ فِیْ کَذَا - میں نے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ سے دوبارہ سہ بارہ سوال کیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ نُزُلَ الشُّهَدَاءِ - یا اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے وہ ثواب اور اجر مانگتا ہوں جو تو شہیدوں کو عطا فرمائے گا۔

وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ - اور اس کی مہمانی اچھی کر۔

شَرَّفَهُمُ اللّٰهُ بِنُزُلِ قُدْسِهٖ - اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکیزہ مہمانی سے یا بہشت سے ان کو مشرف فرمایا۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی تیار رکھے گا۔

فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ - جب آنحضرتؐ عید کی نماز سے فارغ ہوئے تو اتر آئے (یہاں اترنے سے یہ مراد ہے کہ جہاں پر خطبہ پڑھا تھا وہاں سے سرک گئے کیونکہ آنحضرتؐ کے عہد میں عیدگاہ میں منبر نہیں ہوتا تھا)۔

لَقَدْ رَاَیْتُهٗ یَنْزِلُ عَلَیْهِ الْوَحْیُ یا یُنْزَلُ عَلَیْهِ الْوَحْیُ - میں نے دیکھا آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تھی یا اتاری جاتی تھی۔

مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَالْخَزَائِنِ - آج رات کو کیسے کیسے فتنے اتارے گئے ہیں اور خزانے (مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد بہت سے فسادات واقع ہوں گے اور روم و ایران کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئیں گے اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آپ کو ان باتوں کی خبر دے دی ہوگی)۔

نُزَّلًا فِیْ بُطْحَانَ - لوگ بطحان میں اترے ہوئے۔

عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ - جس سال حجاج (عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے) مکہ میں اترا (یہ ۷۳ ہجری کا واقعہ ہے جب عبدالملک بن مروان نے حجاج کو لشکر عظیم دے کر عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے مکہ میں بھیجا۔ چنانچہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ساتھ لے کر حج کیا۔ حج کے مناسک ان سے سیکھے)۔

نَرٰی هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی نَزَلَتْ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ - (لو کان لابن آدم و ادیان من ذھب لابتغی

تھا) اس کو ہم قرآن کی آیت سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورۂ تکاثر نازل ہوئی (اس وقت آنحضرتؐ نے بتلا دیا کہ یہ قرآن کی آیت نہیں ہے یا اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی)۔

فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ۔ ایسا نہ ہو ایک فرض کے چھوڑ دینے سے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے وہ گمراہ ہو جائیں (یعنی زانی محصن کے رجم کا حکم قرآن میں اترا تھا مگر اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی اس لئے میں نے رجم کی آیت "الشیخ والشخة اذا زنیا فارجمو هما" تم کو سنا دی ایسا نہ ہو آئندہ چل کر لوگ یہ خیال کریں کہ رجم کا حکم قرآن میں نہیں ہے اور رجم کرنا چھوڑ دیں)۔

وَبِكِتَابِكَ الَّذِىْٓ اَنْزَلْتَ۔ اور میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جس کو تو نے اتارا (یعنی قرآن پر حالانکہ قرآن کتاب کی شکل میں نہیں اترا۔ تو مطلب یہ ہے کہ قرآن لانے والے کو اتارا)۔

فَنَزَّلَنِىْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا۔ زید بن وہب نے مجھ کو لشکر کی ایک ایک منزل بتائی۔

وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَيَعْرِفُ تَاوِيْلَهٗ۔ قرآن آنحضرتؐ ہی پر اترتا تھا اور آپ ہی اس کی تفسیر خوب جانتے تھے (مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر جو حدیث میں آ گئی ہے اس سے عدول نہ کرنا چاہئے اور اس کے خلاف جو اقوال ہیں ان پر خیال نہ کرنا چاہئے۔ آنحضرتؐ سب سے بڑھ کر قرآن کی تفسیر جانتے تھے قرآن آپ ہی پر اترا تھا۔ اس کے بعد صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ وہ اہل زبان تھے اور قرآن اترنے کے وقت موجود تھے۔ اس کے بعد تابعین کے اقوال ہیں جنھوں نے صحابہؓ کی صحبت پائی تھی)۔

اَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الدَّاءَ۔ دوا بھی اسی نے اتاری جس نے بیماری اتاری (یعنی دوا اور علاج کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور نہ وہ توکل کے خلاف ہے کیونکہ سید المتوکلین رسول رب العالمین نے اس کو کیا ہے)۔

فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْىُ قَالَ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ۔ جب وحی اتر چکی تو آپ نے یہ آیت سنائی: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ۔ اخیر تک۔

ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُنْزِلْتُ۔ پھر زمزم کے پانی سے دھویا گیا اس کے بعد میں چھوڑ دیا گیا۔

لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ يا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ۔ جب موت کا فرشتہ آنحضرتؐ پر اتر آیا یا موت کا فرشتہ آنحضرتؐ پر اتارا گیا۔

يَنْزِلَانِ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا۔ دو فرشتے نزدیک والے آسمان پر اترتے ہیں (ان میں ایک یہ کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے (جو اپنا روپیہ تیری راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جوڑ رکھنے والے کا مال تباہ کر دے)۔

فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ۔ جب سورۂ مائدہ کی یہ آیت اتری: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ۔ اخیر تک۔

فَمُرْنِىْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلَى هٰذَا الْمَسْجِدِ۔ ایک رات مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اس مسجد میں آنے کے ارادے سے اتروں (یعنی اس رات کو مسجد نبوی میں آ کر عبادت کروں)۔

لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ۔ جب بنو قریظہ کے یہودی (سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر قلعہ سے) اتر آئے۔

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ ہر ایک آدمی کو اس کے درجہ پر رکھو (یعنی اس کی حالت اور عزت اور فضیلت کے موافق اس کی تعظیم کرو یہ نہیں کہ گدھا گھوڑا سب برابر، عالم اور جاہل اور شریف اور کمین سب سے یکساں برتاؤ کرو)۔

وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ۔ لوگ اپنے اپنے مکانوں میں اتر چکے ہوں گے۔

اَنْتَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اِنَّهٗ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ۔ علی تمہارا مرتبہ میرے ساتھ وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا (یعنی جیسے حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر جاتے وقت ہارونؑ کو اپنا جانشین بنا گئے تھے ایسے ہی اب غزوہ میں جاتے وقت میں تمہیں مدینہ میں اپنا جانشین بنا کر جا رہا ہوں)۔

فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ عَلٰى حِرَاءٍ وَاَنَّهٗ نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ۔ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے حرا پہاڑ پر اتنے میں والمرسلات کی سورت اتری (یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ سورۂ والمرسلات منیٰ کے غار میں

اتری- شاید اس غار کا نام بھی حراء ہوگا)-

مَنْ قَرَأَهَا كَمَا أُنْزِلَتْ- جو شخص سورۂ کہف جس طرح پر اتری ہے اس طرح پڑھے (یعنی صحت اور تجوید کے ساتھ)-

نَزَلَتْ آيَةُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ- یہ آیت یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت عذاب قبر کے بارے میں اتری ہے (حالانکہ اس آیت میں عذاب قبر کی صراحت نہیں ہے مگر احوال قبر کی طرف اشارہ ہے وہ بھی عذاب قبر کی طرح ہے)-

كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ اِسْتَمَرَّ اِعْدَادُ نُزُلِهٖ فِي الْجَنَّةِ- جب صبح اور شام کو مسجد میں جائے گا تو اس کی مہمانی بہشت میں تیار ہوتی رہے گی-

نَزَلَ فُلَانٌ مِنْ مَّكَارِمِ الْأَخْلَاقِ إِلٰى سَفْسَافِهَا- عمدہ اخلاق کو چھوڑ کر برے اخلاق پر اتر آیا-

اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَيَاهَازِمَ الْأَحْزَابِ- اے پروردگار جو قرآن کا اتارنے والا ہے جتھوں کا شکست دینے والا ہے-

اَلدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ- دعا ان بلاؤں میں نفع کرتی ہے جو اتر چکی ہیں اور ان بلاؤں میں بھی جو ابھی نہیں اتریں-

مَنَازِلُ الْقَمَرِ- چاند کی منزلیں (وہ چوبیس ہیں ہر برج میں دو منزل اور ایک حصہ)-

نَزَلَ بِهِ الْكِتَابُ وَنَزَلَ بِهٖ جِبْرِيْلُ- ایک بار قرآن اترا دوسری بار حضرت جبریل اترے-

اَعْرِفُوْا مَنَازِلَ الرِّجَالِ عَلٰى قَدْرِ رِوَايَاتِهِمْ عَنَّا- آدمیوں کا مرتبہ اس حساب سے پہچانو جتنی وہ ہم سے روایتیں کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ جس کو زیادہ حدیثیں یاد ہوں اس کا مرتبہ بالاتر رکھو)-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَغَوِّطَ فِيْ ظِلِّ النِّزَالِ- اللہ نے اس شخص پر لعنت کی جو سایہ دار جگہ پر جہاں مسافر اترتے ہیں پاخانہ کرے-

نَزْلَةُ الْحَوْرَاءِ- حور کا اترنا (کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ پر بہشت کی دو حوریں اتاریں- انھوں نے ایک کا نکاح اپنے بیٹے شیث سے کر دیا اور دوسری کا اپنے بیٹے یافث سے- اب ایک بیٹے کا لڑکا پیدا ہوا دوسرے کی لڑکی' تب اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ لڑکے کو اس لڑکی سے بیاہ دیں- ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ پر بہشت کی ایک حور اتاری' انھوں نے اس کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دیا اور دوسرے بیٹے نے جن کی بیٹی سے نکاح کیا تو اب لوگوں میں جو اچھے اخلاق ہیں وہ حور کا اثر ہیں اور جو برے اخلاق ہیں وہ جن کی بیٹی کا اثر ہیں)-

إِذَا نَزَلَ بِالرَّجُلِ نَازِلَةٌ- جب آدمی پر کوئی آفت اترے-

نَزْهٌ- پانی سے دور کرنا' پاک صاف ہونا (جیسے نَزَاهَةٌ اور نَزَاهِيَةٌ ہے ہر برائی سے دور ہونا)-

تَنْزِيْهٌ- ہر برائی سے پاکی بیان کرنا-

تَنَزُّهٌ- پاک صاف ہونا' دور رکھنا' پرہیز کرنا' ہوا خوری کرنا-

نَزِيْهٌ- پاک صاف-

يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَنْزِيْهٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا نَزَّهَهُ- آنحضرتؐ رات کو تہجد پڑھا کرتے جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا ذکر ہوتا (دیر تک) اس کی پاکی بیان کرتے رہتے (اسی آیت کو بار بار پڑھتے رہتے یا تسبیح وتقدیس کیا کرتے)-

هُوَ تَنْزِيْهُهٗ- سبحان اللہ اللہ کی پاکی بیان کرنا ہے یعنی وہ برائی اور عیب اور نقص سے پاک ہے-

اَلْإِيْمَانُ نَزِهٌ- ایمان پاک ہے یعنی گناہوں اور قبیح کاموں سے-

اَلْجَابِيَةُ أَرْضٌ نَزِهَةٌ- جابیہ (جو ایک بستی ہے دمشق کے قریب) پاک صاف سرزمین ہے (وہاں وبائی امراض کم آتے ہیں)-

صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ- آنحضرتؐ نے ایک کام کیا اور

اس کی اجازت دی لیکن بعض لوگ اس سے الگ رہے (انھوں نے اس کا نہ کرنا تقویٰ سمجھا- یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ کو غصہ آیا فرمانے لگے میں تم سے زیادہ پرہیزگار ہوں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں)-

كَانَ لَايَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ- وہ شخص پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا (استبرا اور استنجا احتیاط کے ساتھ نہیں کرتا تھا- اگر پیشاب کا کوئی قطرہ اڑ کر پڑ جاتا یا کپڑے سے لگ جاتا تو اس کی پرواہ نہ کرتا)-

سَتَعْلَمُ اَيُّنَامِنْهَا بِنَزْهٍ- تو عنقریب جان لے گا ہم میں سے کون اس سے بچا رہتا ہے-

اَمْرَ الْعَرَبِ الْاَوَّلِ فِي التَّنَزُّهِ- اگلے عربوں کے دستور کے موافق جو پاخانہ کے لئے جنگل کو جاتے (یہی دستور عمدہ اور حفظان صحت کے لئے مناسب تھا اوّل تو صبح صبح کی نسیم صحت خیز اور ہوائے فرحت انگیز تازہ دم ہوتے دوسرے مکانوں کی ہوا صاف اور پاک رہتی)-

اَلْاِيْمَانُ نُزْهَةٌ- ایمان گناہوں سے دور رہنا ہے-

اِلَّا اَنْ نَجِدَ غَيْرَهٗ فَتَتَنَزَّهٗ عَنْهُ- مگر تو اس کے سوا اور پائے تو اس سے الگ رہ (یعنی دوسرے پاک برتن ملیں تو کافروں کے برتنوں میں مت پکا)-

خَرَجْنَا نَتَنَزَّهٗ- ہم سیر و تفریح کے لیے نکلے (ہوا خوری کو)-

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَجُّ الْمُلُوْكِ نُزْهَةً وَحَجُّ الْاَغْنِيَاءِ تِجَارَةً- ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بادشاہ لوگ سیر و ہوا خوری کی نیت سے حج کریں گے (نہ کہ فریضہ ادا کرنے کی نیت سے یا ثواب کے لئے) اور مال دار لوگ سوداگری کی غرض سے حج کریں گے (روپے کمانے کو)-

نَزْوٌ یا نُزُوٌّ یا نَزَوَانٌ- نر کا مادہ پر کودنا، مائل ہونا، خواہش کرنا، کودنا، مہنگا ہونا، نکل بھاگنا-

يَنْزُوْ وَيَلِيْنُ- (یہ ایک مثل ہے یعنی) عزت کے بعد پھر ذلیل ہوتا ہے-

تَنْزِيَةٌ- نر کا مادہ پر کودنا یا کدانا (جیسے اِنْزَاءٌ ہے)-

تَنَزِّيْ- کودنا، جلدی کرنا-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَنُزِيَ مِنْهَا حَتّٰى مَاتَ- ایک شخص کو زخم لگا پھر اس کے خون بہتا رہا (بند ہی نہیں ہوا) یہاں تک کہ مر گیا-

اِنَّهٗ رُمِيَ بِسَهْمٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَنُزِيَ مِنْهُ فَمَاتَ- ایک شخص (ابو عامر اشعری) کو گھٹنے میں تیر لگا پھر خون بہتا رہا یہاں تک کہ مر گئے-

فَنُزِيَ فِيْ جُرْحِهٖ- زخم میں سے پانی نکل آیا-

اُمِرْنَا اَنْ لَّا نُنْزِيَ الْخَيْلَ عَلَى الْحَمِيْرِ- (نہایہ میں یوں ہے لَانُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ) ہم کو حکم ہوا کہ گھوڑوں کو گدھیوں پر نہ چڑھائیں یا گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (خچر پیدا کرنے کے لئے اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد میں کام آتا ہے اس کی نسل بڑھانے کی ضرورت ہے- سواری کے لئے بھی گھوڑا خچر سے کہیں بہتر ہے دوسرے خچر کی اولاد نہیں ہوتی تو اس میں نسل کو نقصان پہنچے گا مگر یہ ممانعت مصلحتی اور تنزیہی ہے- بعض علاقوں میں بار برداری وغیرہ کے لئے خچروں کی سخت ضرورت پڑتی ہے کیونکہ خچر بڑے بارکش اور مضبوط ہوتے ہیں- پس ضرورت کی حالت میں خچر نکالنے میں قباحت نہیں- لیکن بے ضرورت مکروہ ہے خصوصاً جب گھوڑوں کی کمی ہو)-

لَانُنْزِي الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ- ہم گدھے کو گھوڑی پر نہ کدائیں (مجمع البحار میں ہے کہ جن لوگوں نے خچر نکالنا جائز رکھا ہے وہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ آنحضرتؐ خچر پر سوار ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان بندوں پر جتایا والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ)-

يَنْزُوْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ- آسمان و زمین کے درمیان کودتا ہے-

فَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدٍ- پھر سعد بن عبادہؓ پر ہم کودے (جب انھوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے انکار کیا یعنی ان پر گرے ان کو روند ڈالا)-

فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهٗ- میں اس کو لینے کے لئے کودا-

اِنَّ هٰذَا انْتَزٰى عَلٰى اَرْضِيْ- یہ تو میری زمین پر کود آیا

(اس پر قابض ہوگیا)۔

اِنْتَزٰی عَلَی الْقَضَاءِ فَقَضٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ۔ قاضی بننے کے لئے کودا (کوشش کی حرص کی) آخر بغیر علم کے فیصلے کرنے لگا (اس کی مٹی خراب ہوگی دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا)۔

اِئْتِنِیْ بِشَاۃٍ لَّمْ یَنْزُ عَلَیْھَا الْفَحْلُ۔ ایک بکری میرے پاس ایسی لے کر آ جس پر بکرا نہ چڑھا ہو۔

اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَۃً۔ باطل کا شروع شروع میں زور رہتا ہے (خوب پھیلتا ہے لیکن قائم نہیں رہتا آخر میں مر جاتا ہے اور مٹ جاتا ہے اور سچائی کی ترقی بتدریج ہوتی ہے لیکن ایسی پائیدار ہوتی ہے کہ قیامت تک نہیں مٹتی)۔

یَنْزُو الْمَاءُ فَیَقَعُ عَلٰی ثَوْبِیْ۔ پانی اچھل کر میرے کپڑے پر پڑ جاتا ہے۔

نَزَأَ الشَّیْطَانُ بَیْنَھُمْ۔ شیطان نے ان میں فساد پھیلایا۔

بابُ النّونُ مع السّینْ

نَسْأٌ۔ ڈانٹنا' ہانکنا۔

نَسْأٌ اور مَنْسَاۃٌ۔ دیر کرنا' تاخیر کرنا' حفاظت کرنا' ہٹا دینا' ملانا' مارنا' موٹاپا شروع ہونا' بال جھڑنے کے بعد اگنا' ادھار بیچنا۔

تَنْسِئَۃٌ۔ ہانکنا' ڈانٹنا' دیر کرنا' ادھار بیچنا۔

اِنْتِسَاءٌ۔ دور چلے جانا۔

اِسْتِنْسَاءٌ۔ میعاد کی درخواست کرنا (یعنی ادائے قرض میں مہلت چاہنا)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّنْسَأَ فِیْ اَجَلِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔ جو شخص چاہے کہ اس کی عمر دراز ہو تو اپنے اعزہ کے ساتھ (نیک) سلوک کرے۔

صِلَۃُ الرَّحِمِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ۔ رشتہ داروں سے سلوک کرنا تونگری کو بڑھاتا ہے (مال میں برکت ہوتی ہے) عمر بڑھاتا ہے (مثلاً لوح محفوظ میں یوں لکھا ہوتا ہے کہ اگر یہ ناطہ داروں سے سلوک کرے گا تو اس کی عمر سو برس کی ہوگی ورنہ ساٹھ برس کی ہوگی۔ بعض نے کہا عمر بڑھانے سے یہ مطلب ہے کہ اس کی یاد لوگوں کے دلوں میں مدت تک باقی رہتی ہے۔

''نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گزاشت''[1]

وَکَانَ قَدْ اُنْسِیَٔ لَہٗ فِی الْعُمُرِ۔ اس کی عمر بڑھائی گئی (موت کو پیچھے ہٹا دیا گیا)۔

مَنْ سَرَّہُ النَّسَأُ وَالْاِنْسَاءُ۔ جس کو موت میں دیر ہونا یا دیر کرنا خوش لگے۔

لَاتَسْتَنْسِئُوا الشَّیْطَانَ۔ شیطان سے دیر نہ کراؤ (یعنی نیک کام کرنے میں جلدی کرو' شیطان کی خواہش پر نہ چلو' وہ چاہتا ہے کہ تم نیک کام میں دیر کرتے رہو)۔

اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ۔ بیع میں سود جب ہی ہے جب ایک طرف ادھار ہو (لیکن نقدا نقد بیچنا گو زیادتی اور کمی اور اتحاد جنس کے ساتھ ہو' سود نہیں ہے۔ ابن عباس کا یہی مذہب ہے اور دوسرے امام یہ کہتے ہیں کہ جب جنس متحد ہو مثلاً چاندی کے بدلے چاندی یا سونے کے بدلے سونا تو دونوں طرف ہم وزن ہونا ضروری ہے اور زیادتی اور کمی سود ہے گو نقدا نقد بیچے)۔

بَیْعُ الذَّھَبِ نَسِیْئَۃً یا نَسِیَّۃً یا نَسْیَۃً۔ (تینوں طرح جائز ہے۔ یعنی) سونا ادھار بیچنا۔

اِرْمُوْا فَاِنَّ الرَّمْیَ جَلَادَۃٌ وَ اِذَا رَمَیْتُمْ فَانْتَسُوْا عَنِ الْبُیُوْتِ۔ تیر مارا کرو کیونکہ تیر اندازی سپہ گری ہے۔ لیکن جب تیر اندازی کرو تو گھروں سے دور ہٹ جاؤ (ایسا نہ ہو کسی آدمی کے تیر لگ جائے۔ بندوق بازی میں بھی یہی احتیاط لازمی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ صحیح اِنْتَسِئُوْا ہے ایک روایت میں بَنِّسُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔

کَانَتِ النُّسَاۃُ فِیْ کِنْدَۃَ۔ (یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا اِنَّمَا النَّسِیْءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ۔ یعنی مہینوں کو پیچھے

---

[1] یعنی نوشیرواں اسے عادل بادشاہ تھا کہ لوگ اس کی نیکی اور عدل و انصاف کی وجہ سے اسے ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے۔ (م)

ڈال دینا کفر کو زیادہ کرتا ہے تو) یہ امر کندہ قبیلہ میں رائج تھا محرم کو صفر کر دیتے تھے (کیونکہ تین مہینے پے در پے حرام آنا ان پر شاق گزرتا تھا لوٹ نہیں ملتی تھی)۔

کَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَرْسَلَهَا اِلٰى اَبِيْهَا وَهِىَ نَسُوْءٌ۔ حضرت زینبؓ آنحضرتؐ کی صاحبزادی تھیں جو ابوالعاص بن ربیع کے نکاح میں تھیں جب آنحضرت ﷺ مدینہ کو روانہ ہوگئے تو ابوالعاص نے ان کو آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ ان پر دن چڑھ رہے تھے (حمل کا گمان تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اِمْرَاَةٌ نُسْءٌ اور نَسُوْءٌ۔ یعنی وہ عورت جس کا حیض رک گیا ہو اور حمل کی امید ہو۔ ایک روایت میں نَسُوْءٌ ہے)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهِىَ نَسُوْءٌ يَا نَسْءٌ فَقَالَ لَهَا اَبْشِرِىْ بِعَبْدِ اللّٰهِ خَلَفًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَسَمَّتْهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔ آنحضرت ﷺ عامر بن ربیعہ کی ماں کے پاس گئے ان پر دن چڑھ رہے تھے (حاملہ تھیں) تو فرمایا خوش ہو جا اللہ تعالیٰ اپنا ایک بندہ تجھ کو دے گا جو اگلے کا قائم مقام ہوگا۔ آخر انھوں نے لڑکا جنا اور اس کا نام عبداللہ رکھا (کیونکہ آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے اس کو عبداللہ کہہ دیا تھا)۔

يَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ۔ اے مسلمان عورتو! (اس لفظ کو اس باب سے کچھ تعلق نہیں۔ مگر صاحب مجمع کے اتباع سے یہاں بیان کر دیا گیا)۔

مِنْسَاَةٌ۔ عصا۔

نَسَاْتُهٗ۔ عصا سے اس کو مارا۔

اِنْهَوْا نِسَاءَ كُمْ اَنْ يُّرْضِعْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَاِنَّهُنَّ يَنْسَيْنَ۔ اپنی عورتوں کو ادھر ادھر دودھ پلانے سے منع کرو وہ بھول جاتی ہیں (اور کبھی محرم عورت سے نکاح ہو جاتا ہے، یہ حدیث بھی اس باب سے متعلق نہیں ہے)۔

نَسَبٌ یا نِسْبَةٌ۔ وصف بیان کرنا، خاندان باپ دادوں کا بیان کرنا، نسب چاہنا۔

نَسَبٌ اور نَسِيْبٌ اور مَنْسَبَةٌ۔ شعر میں کسی عورت کا حال بیان کرنا، جس کو تشبیب بھی کہتے ہیں۔

مُنَاسَبَةٌ۔ مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، ملائم ہونا، قابل قبول ہونا، رشتہ دار ہونا۔

اِنْسَابٌ۔ تیز ہونا۔

تَنَسُّبٌ۔ دوسرے کا دعویٰ کرنا کہ میں تیرا رشتہ دار ہوں، اسی سے یہ مثل نکلی ہے اَلْقَرِيْبُ مَنْ تَقَرَّبَ لَامَنْ تَنَسَّبَ۔ تیرا قریب (رشتہ دار) وہ ہے جو تیرا قرب چاہتا ہو (تیرا خیر خواہ ہو) نہ کہ وہ جو خاندانی رشتہ رکھتا ہو اور دل میں تیرا دشمن ہو۔ (ایک مثل یہ بھی ہے اَلْاَقَارِبُ كَالْعَقَارِبِ۔ رشتہ دار بچھوؤں کی طرح ہیں)۔

اِنْتِسَابٌ۔ اپنا نسب بیان کرنا کہ میں فلاں کی اولاد ہوں۔

اِسْتِنْسَابٌ۔ نسب بیان کرنا اور دوسرے سے کہنا تو ہمارے خاندان میں شریک ہو جا)۔

وَكَانَ رَجُلًا نَسَّابَةً۔ ابوبکر صدیقؓ عربوں کے نسب کو خوب جانتے تھے (یعنی علم انساب کے بڑے عالم تھے)۔

نَسَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلَى السَّيِّدِ۔ آنحضرتؐ نے مال سب مولیٰ کا قرار دیا (گویا غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اس کے مالک کا ہے۔

وَ اِنْ لَّمْ يَنْسِبْ اِلٰى قَبِيْلَةٍ اَوْ نَسَبَةٍ۔ اگرچہ اپنے قبیلہ کا نام نہ بیان کرے یا بیان کر دے (صرف مشہور نام اپنا دستاویز میں ظاہر کرنا ضروری ہے۔ باپ دادا اور خاندان کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے)۔

وَمَا نُسِبُوْا اِلَى الرِّدَّةِ۔ ان کو اسلام سے پھر جانے کی نسبت نہیں دی گئی۔

نَسِيْبٌ حَسِيْبٌ۔ اچھی ذات والا اچھے خاندان والا۔

نِسْبَةُ اللّٰهِ اِلٰى خَلْقِهٖ۔ (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں) یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں کوئی مناسبت نہیں ہے (اس کی تمام صفات مخلوق کی صفات سے مغائر

ہیں)-

مَنْ اَبْطَأَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ- قیامت کے دن جس کے اعمال دیر کریں گے (اس کو بہشت میں جانے سے روکیں گے) تو اس کا خاندان اس کو جلدی نہ لے جا سکے گا (یعنی شرافت نسب اور عالی خاندانی کچھ کام نہ آئے گی- جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے تھے اور قسم خدا کی ایک حبشی غلام جو اللہ کا مطیع اور فرماں بردار ہو اس قریش کے سید سے بہتر ہے جو اللہ کی نافرانی کرتا ہو- کذا فی مجمع البحرین)-

نَسْجٌ- بننا، خلاصہ کرنا، تیار کرنا، نظم کرنا-

اِنْتِسَاجٌ- بن جانا-

نِسَاجَةٌ- جولاہے کا پیشہ-

نَسَّاجٌ- بننے والا اور جھوٹ بٹنے والا-

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلٰى جُذَامٍ فَاَوَّلُ مَنْ لَقِيَهُمْ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَدْهَمَ كَانَ ذَكَرُهٗ عَلٰى مِنْسَجِ فَرَسِهٖ- آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ کو جذام قبیلے کی طرف بھیجا تو پہلے ان کو ایک شخص ملا جو مشکی گھوڑی پر سوار تھا- اس کا ذکر (عضو تناسل) گھوڑی کی گردن کے آخری حصہ تک پڑا تھا (یعنی ننگا تھا)-

رِجَالٌ جَاعِلُوْا رِمَاحِهِمْ عَلٰى مَنَاسِجِ خُيُوْلِهِمْ- وہ لوگ جو اپنے برچھے گھوڑوں کی گردن کے آخری حصہ پر رکھتے ہیں-

مَنْ يَدُلُّنِىْ عَلٰى نَسِيْجِ وَحْدِهٖ- مجھ کو کون ایسا شخص بتا سکتا ہے جس کی بناوٹ اکیلی ہو (دوسرا کوئی اس کا نظیر نہ ہو- یعنی اس کی ذات بے عیب ہو)-

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَذِيًّا نَسِيْجَ وَحْدِهٖ- (حضرت عائشہؓ نے کہا) حضرت عمرؓ بڑے ذہین (اپنے زمانے میں) نظیر نہیں رکھتے تھے (بے شک علم سیاست اور انتظام تمدن میں فرد فرید تھے ان کے زمانے میں کیا اب تک مسلمانوں میں ایسا کوئی سردار پیدا نہیں ہوا)-

فَقَامَ فِىْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا- ایک لحاف لپیٹے ہوئے کھڑے ہوئے-

هِىَ النَّخْلَةُ تُنْسَجُ نَسْجًا- (نقیر کا لفظ جو حدیث میں آیا ہے) اس سے مراد کھجور کی لکڑی ہے جس کا پوست اتار کر چکنا کر کے اس میں کھود کر گڑھا کر لیں (مسلم اور ترمذی کی روایت میں ایسا ہی ہے- بعض نے کہا صحیح تُنْسَحُ نَسْحًا ہے حائے حطی ہے)-

يَنْسِجُهَا الْمَجُوْسِىُّ- اس کپڑے کو مجوسی بنتا ہے (یعنی حاشیہ دار چادر)-

نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ- مکڑی کی بناوٹ (یہ ایک مثل ہے جو ضعیف اور ناتواں کام یا چیز کے لئے کہی جاتی ہے)-

نَسْخٌ- دور کرنا، بدل دینا، باطل کرنا اور دوسرا قائم مقام کرنا و مسخ کرنا، نقل کرنا (کاپی کرنا)-

مُنَاسَخَةٌ- ایک دوسرے کو منسوخ کرنا اور اصطلاح فرائض میں کئی وارثوں کا ایک کے پیچھے ایک مر جانا اور ترکہ کا بحال خود رہنا تقسیم نہ ہونا-

تَنَاسُخٌ کے بھی یہی معنی ہیں اور جان کا دوسرے جسم سے متعلق ہونا-

اِنْتِسَاخٌ- دور کرنا، نقل کرنا-

اِسْتِنْسَاخٌ- نقل کرنے کی درخواست کرنا-

لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ اِلَّا تَنَاسَخَتْ- ہر پیغمبری میں تغیر اور تبدل ہوا ہے (ہر ایک پیغمبر کی امت نے اپنے پیغمبر کے بعد مختلف حالات بدلے ہیں)-

فَنَسَخَتْهَا وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ- وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کو اس آیت نے منسوخ کر دیا وان تصوموا خیرلکم (اب جس شخص کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو اور وہ مقیم ہو تو اس کو روزہ رکھنا واجب ہے)-

نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَهِىَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا (سورۂ فرقان جو مکہ میں اتری اس کی وہ آیت جس میں یہ بیان ہے کہ ناحق خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی، اس آیت سے منسوخ ہوگئی جو مدنی سورت یعنی سورۂ مائدہ میں اتری وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر تک- (ابن عباس کا یہی مذہب ہے

کہ جو کوئی مسلمان کو عمداً قتل کرے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی- وہ ضرور دوزخ میں جائے گا- ہمیشہ اس میں رہے گا)-

نَسْتَنْسِخُ- ہم اس کو لکھوا دیں گے-

اَنْ یَّنْسَخُوْهَا- مصحف کی نقلیں کریں-

نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ بَعْدَهَا- اس کے بعد والی آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نے اس کو (یعنی اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ کو) منسوخ کر دیا- (علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ نسخ اخبار میں جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ نسخ اخبار میں نہیں ہوسکتا البتہ اوامر و نواہی میں ہوتا ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ نسخ یعنی ایک حکم شرعی کا اٹھا دینا قرآن و حدیث میں باجماع امت جائز ہے اور آیات قبلہ اور عدت اور وصیت اور امساک وحبس زانیات اور صدقہ اس پر شاہد ہیں)-

شَهْرُ رَمَضَانَ نَسَخَ كُلَّ صَوْمٍ- رمضان کے روزوں نے تمام دوسرے روزے منسوخ کر دیئے (یعنی رمضان کے سوا اور روزوں کی فرضیت جاتی رہی- جیسے عاشوراء کا روزہ پہلے فرض تھا پھر رمضان سے اس کی فرضیت موقوف ہوگئی)-

اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْقُرْاٰنِ نَاسِخٌ وَّ مَنْسُوْخٌ- آنحضرتؐ کے احکام یعنی احادیث بھی قرآن کی طرح ناسخ اور منسوخ ہیں (مگر منسوخ آیتیں اسی طرح منسوخ حدیثیں بہت تھوڑی ہیں)-

مَامِنْ مَّذْهَبٍ اِلَّا وَلِلتَّنَاسُخِ فِيْهِ قَدَمٌ رَاسِخٌ- دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں تناسخ کا قدم مضبوط نہ ہو (تناسخ دو طرح کا ہے ایک تو مشرکین اہل ہند اور جاپان اور چین کا وہ یہ کہتے ہیں کہ ارواح قدیم ہیں اور اجسام میں آتی رہتی ہیں' ایک جسم سے نکل کر پھر دوسرے جسم میں سما جاتی ہیں یعنی دنیا میں آنے جانے کا سلسلہ جاری ہے اور معلوم نہیں کب تک جاری رہے گا یا ہمیشہ جاری رہے گا- اب ان میں بعض کہتے ہیں کہ اس جسم کے چھوڑنے کے بعد کرنی (کرتوت) کا حساب ہوتا ہے اور اس کے لحاظ سے کچھ مدت تک روح بیکنٹھ یا نرک میں رہتی ہے پھر دنیا میں لوٹا دی جاتی ہے- بعض کہتے ہیں کہ اس جسم کو چھوڑنے کے ساتھ ہی وہ دوسرے جسم میں سما جاتی ہے اور دوسرا جنم اس کے اعمال کے مطابق تجویز ہوتا ہے- کبھی بادشاہ بنتا ہے کبھی انسانیت سے بھی اتر کر جانور کے جسم میں آتا ہے- دوسرا تناسخ وہ ہے جو اہل اسلام اور اہل کتاب اور مجوس تینوں کے دین میں ہے- یعنی دنیا سے گزر جانے کے بعد پھر روح کا جسم برزخی یا جسم اخروی سے متعلق ہونا' غرض فرق دونوں تناسخوں میں یہ ہے کہ اہل اسلام اور اہل کتاب اور مجوس دنیا میں روح انسانی کے دوبارہ آنے کے قائل نہیں ہیں اور مشرکین ہند اور چین اور جاپان اور تبت والے کہتے ہیں کہ بار بار ایک ہی روح انسانی دنیا میں آتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی پوری صفائی اور طہارت ہو جائے جس کو مکت کہتے ہیں پھر وہ عالم علوی میں جا کر فرشتوں میں شریک ہو جاتی ہے)-

نَسَخْتَ الْاٰجَالَ- تو نے عمریں لکھ دی ہیں (معین کر دی ہیں)-

نَسْرٌ- نوچنا' توڑنا' کسی پر عیب لگانا' تہمت لگانا-

تَنَسُّرٌ- ٹوٹنا' جدا ہونا-

نَسْرٌ- کرگس یعنی عقاب جو بڑا زوردار ہوتا ہے (اسی وجہ سے یہ مثل ہے کہ اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا تَسْتَنْسِرُ یعنی ہمارے ملک میں ناتواں توانا ہو جاتا ہے- کہتے ہیں نَسْرٌ تمام پرندوں سے زیادہ بڑا اور طاقتور ہوتا ہے اور یہ بولتا ہے عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيْكَ "جب تک چاہے زندہ رہ ایک دن موت ضرور آئے گی-" اس جانور کی عمر بھی دراز ہوتی ہے چار چار سو برس تک زندہ رہتا ہے بعض کہتے ہیں ہزار برس تک)-

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ
اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَهْلَهُ الْغَرَقُ

یعنی آپ وہ نطفہ ہیں جو کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں اور نسر اور نسر والوں کو پانی نے ڈبو دیا ہے (یہاں نسر سے مراد وہ بت ہے جس کو حضرت نوحؑ کی قوم پوجتی تھی اور جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں وَلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا- یہ شعر عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا- مطلب یہ ہے کہ آپ گویا نوحؑ ہیں اور مومنوں کی کشتی میں بٹھا کر نجات دلانے والے ہیں اور مشرکوں اور ان کے بتوں کو طوفان میں ڈبا دینے والے-

(مجمع البحار میں ہے کہ آدمؑ کے بعض بیٹے بڑے عابد اور زاہد تھے- جب وہ مر گئے تو لوگوں کو بہت رنج ہوا- ابلیس نے ظاہر ہو کر یہ صلاح دی کہ ان کی مورت بنا کر رکھ لو- اوّل اوّل لوگوں نے یہ مورتیں مسجد کے آخری حصہ میں صرف یادگار کے طور پر رکھ دیں اور پرستش خداوند کریم کی کرتے رہے- ان کے بعد کی نسلوں کو ابلیس نے بہکایا کہ یہی مورتیں تمہاری معبود ہیں ان کی پرستش کرو پھر جب طوفان آیا تو یہ مورتیں بھی ڈوب گئیں لیکن ابلیس نے ان کو پانی سے نکال کر عرب کے ملک میں لا کر رکھ دیا اور عرب لوگ بھی گمراہ ہو کر ان کی پوجا پاٹ کرنے لگے)-

كُلَّمَا اَظَلَّ عَلَيْكُمْ مِنْسَرٌ مِنْ مَّنَاسِرِ اَهْلِ الشَّامِ اَغْلَقَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ بَابَهٗ- جب شام والوں کے لشکر کا ایک دستہ تم پر سے گزرتا ہے تو تم میں سے ہر ایک شخص (ڈر کے مارے) اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے-

مِنْسَرٌ- پرندے کی چونچ کو بھی کہتے ہیں-

نَاسُوْر- ایک زخم ہے جو حوالی مقعد میں ہوتا ہے یا مسوڑھے میں وہ مشکل سے مندمل ہوتا ہے-

نَسٌّ- ہنکانا' ڈانٹنا' سوکھ جانا' جاری کر دینا' جلدی سے چل دینا-

نَسٌّ اور تَنْسَاسٌ- پانی پر آنا-

تَنْسِيْسٌ- بچہ کو اِس اِس کہنا تا کہ وہ پیشاب کر لے' چلانا-

تَنَسُّسٌ- حاصل کرنا-

نَاسٌّ- خشک-

نَسِيْسٌ- سخت بھوک' ایک رمق جان کی جو باقی ہو-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنُسُّ اَصْحَابَهٗ- آنحضرتؐ راستے میں اپنے اصحاب کو آگے چلاتے اور خود پیچھے رہتے-

كَانَ يَنُسُّ النَّاسَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِالدِّرَّةِ وَيَقُوْلُ اِنْصَرِفُوْا اِلٰى بُيُوْتِكُمْ- حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد درہ لے کر لوگوں کو ہانکتے اور کہتے اپنے گھروں کو جاؤ (اور سو رہو تا کہ تہجد کے لئے آنکھ کھل سکے دوسرے عورتیں بچے تنہائی سے پریشان نہ ہوں)-

نَاسَّة- مکہ معظمہ کو کہتے ہیں- کیونکہ جو کوئی وہاں سرکشی کرتا ہے یا بدعت نکالتا ہے وہ نکالا جاتا ہے گویا مکہ نے اس ہنکا دیا-

مِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالنَّسِّ- جھوٹی خبریں تراشنے والے اور چغلی کھانے والوں میں ہے-

شَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ حَتّٰى سَكَنَ نَسِيْسُهَا- میں نے خرگوشنی کو ایک مٹی کے ڈھیلے سے مارا یہاں تک کہ اس کی جان نکل گئی-

نِسْطَاسٌ- تیر کا پر-

كَحَدِّ وِالنِّسْطَاسِ يا كَحَدِّ النِّسْطَاسِ- (اس کا مطلب معلوم نہیں ہوا)-

نَسْعٌ- لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا' لمبا ہونا-

اِنْسَاعٌ- شمالی ہوا میں جانا-

يَجُرُّ نِسْعَةً فِيْ عُنُقِهٖ- اپنی گردن کا تسمہ کھینچ رہا ہے-

نِسْعَةٌ- تسمہ جس سے اونٹ کی باگ بناتے ہیں (اس کی جمع نُسْعٌ اور نِسْعٌ اور اَنْسَاعٌ آئی ہے)-

نِسْعٌ- مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے جس کو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین نے محفوظ کیا تھا وادی عقیق کے شروع سے-

وَبَيْنَ نِسْعَيْهِ حَدَبًا مُّلَبَّدًا- اس کے دونوں تسموں کے بیچ میں ایک موٹی غلیظ تہہ بہ تہہ چیز ہے (یعنی وہ جانور بہت موٹا اور پر گوشت ہے)-

اِنِّيْ اَخَذْتُ مِقْدَارَهٗ بِنِسْعٍ- میں نے ایک تسمہ سے اس کو پایا-

نَسْغٌ- کونچا مارنا' پھنک مارنا' سوئی گھسیڑنا' چل دینا' ملا دینا' جڑ ڈھیلی ہو جانا' کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اگنا-

اِنْسَاغٌ- دوبارہ اگنا' کونچا لگانا-

اِنْتِسَاغٌ- جدا جدا ہو جانا-

نَسْفٌ- کاٹنا جیسے نُسُوْفٌ کھودنا' جڑ سے اکھاڑنا' ریزہ ریزہ کر دینا' ہوا میں اڑا دینا' جدا کر دینا-

تَنَسُّفٌ- کشتی میں ہاتھ پکڑ لینا' پھر پاؤں اڑا کر گرا دینا-

تَنَاسُفٌ- چپکے چپکے باتیں کرنا (جیسے اِنْتِسَافٌ ہے)-

نَسَفَتِ الرِّیحُ التُّرَابَ - ہوا نے مٹی اڑادی-
مِنْسَفَةٌ - عمارت کھودنے کا آلہ یعنی سبل جس کو کلند کہتے ہیں، کدال-
نَسْقٌ - برابر برابر پرونا، مرتب کرنا-
تَنْسِیْقٌ - مرتب کرنا، ایک کے پیچھے ایک لگانا-
اِنْسَاقٌ - مسجع کلام کہنا-
تَنَسُّقٌ اور تَنَاسُقٌ اور اِنْتِسَاقٌ - مرتب اور منتظم ہونا-
نَسَقٌ - ایک وضع پر-
نَاسِقُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ - حج اور عمرے کو ایک کے پیچھے ایک لگاؤ-
نَسَقْتُهٗ نَسْقًا - میں نے ایک دوسرے کے پہلو میں رکھا-
حُرُوْفُ النَّسَقِ - حروف عطف-
نَسَقٌ - برج جوزا کے ستارے-
تَنَاسُقُ وُجُوْهِهٖ - مونہوں کا درست اور خوبصورت ہونا، خوبصورتی میں ایک دوسرے سے ملنا-
نَسْكٌ - پانی سے دھونا، پاک کرنا، خوشبودار کرنا، اچھے طریق پر چلنا-
نِسْكٌ اور نُسُكٌ اور نَسْكَةٌ اور مَنْسَكٌ اور نَسَاكَةٌ - زاہد و عابد ہونا، متقی و پرہیز گار ہونا، اللہ کے لئے ذبح کرنا، عبادت کرنا-
تَنَسُّكٌ - زاہد و عابد ہونا-
نَاسِكٌ - عابد، زاہد، راہب جو آبادی سے دور جنگل میں جا کر رہے-
نُسْكٌ یا نُسُكٌ - ذبیحہ اور عبادت اور خون اور قربانی-
نَسِیْكٌ - چاندی اور سونا-
مَنَاسِكُ اور نُسُكٌ اور نَسِیْكَةٌ - کا ذکر متعدد احادیث میں ہے تو مَنَاسِك حج کے ارکان اور افعال کو کہتے ہیں- یہ جمع ہے مَنْسَكٌ کی اور نُسُكٌ جمع ہے نَسِیْكَة کی- یہ معنی ذبیحہ اور عبادت کو بھی کہتے ہیں اور جس کام سے اللہ تعالیٰ کا تقرب مقصود ہو-

نُسُكٌ - ہر ایک کام جس کا شریعت نے حکم دیا (اور وَرَع وہ کام جس سے منع کیا- ثعلب سے پوچھا گیا کہ "نَاسِكٌ" کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا یہ نَسِیْكَة سے ماخوذ ہے یعنی گلی ہوئی صاف کی ہوئی چاندی- گویا اس نے عبادت اور ریاضت کر کے اپنے نفس کو صاف کیا ہے)-
وَنَسَكَ نُسُكَنَا - ہماری طرح قربانی کی-
فَجَمَعُوْا نُسُكَیْنِ - انھوں نے دو عبادتوں حج اور عمرے کو جمع کر لیا-
نَحَرَ نُسُكَهٗ - اپنی قربانیوں کو نحر کیا (کہتے ہیں آنحضرتؐ نے تریسٹھ اونٹ اس دن نحر کئے اتنے ہی سال آپ کی عمر ہوئی، ہر سال کے بدلے ایک اونٹ)-
لَیْسَ مِنَ النُّسُكِ - قربانی کرنا نسک میں نہیں ہے-
وَاَنْ نَنْسُكَ - ہم روزہ رکھیں-
یَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَیْنِ - لوگ تو دو عبادتیں (حج اور عمرہ) کر کے اپنے گھروں کو لوٹیں گے (اور میں صرف ایک عبادت یعنی حج کر کے)-
مَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ - جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر لے تو وہ نماز کے پہلے ہوگی یعنی درست نہ ہوگی (کیونکہ اللہ تعالےٰ نے نحر کو صلوٰۃ کے بعد ذکر کیا ہے) وہ قربانی نہ ہوگی (بلکہ گوشت کے جانور کی طرح ہوگی)-
نَاسِكٌ - مناسک ادا کرنے والا-
نَسَكَ قَوْمَهٗ - اپنی قوم کے طریق پر چلا-
یَأْسُهَا یُعَدُّ مِنْ اَنْسَاكِهَا - عبادت کے اس کی ناامیدی بھی عبادت گنی جاتی ہے-
اِذَا فَرَغْتَ مِنْ نُسُكِكَ فَارْجِعْ - جب حج کے کاموں سے فارغ ہو تو اپنے وطن کو لوٹ جا-
نَسْلٌ - دھنکنا، گرانا، جننا، اولاد بہت ہونا-
نَسَلٌ اور نَسَلَانٌ - جلدی جانا-
اِنْسَالٌ - جننا، گرانا، آگے بڑھنا-
تَنَاسُلٌ - جننا، پیدائش-

نَاسِلَة-کم گوشت-

اِنَّھُمْ شَکَوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الضَّعْفَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالنَّسْلِ- صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے ضعف اور ناتوانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم جلدی چلا کرو (جلدی جلدی چلنا اور دوڑنا سارے بدن کو قوت دیتا ہے مطلب یہ کہ ریاضت جسمانی کیا کرو اس سے قوت آئے گی اور ضعف دفع ہوگا)-

شَکَوْا اِلَیْہِ الْاِعْیَاءَ فَقَالَ عَلَیْکُمُ النَّسَلَ-صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی تھکاوٹ اور ماندگی کی تو فرمایا جلد چلنا اپنے اوپر لازم کرلو-

اِذَا سَعَی الْقَوْمُ نَسَلَ- جب لوگ دوڑے وہ جلد چلے-

نَسَلَانٌ- دوڑنے سے ذرا کم ہے یعنی قدم اٹھا کر جلد جلد چلنا-

اِنَّمَا کَانَتْ عِنْدَنَا حَبَّۃٌ نَعْلِفُھَا الْاِبِلَ فَنَسَلْنَاھَا- ہمارے پاس ایک اناج تھا ہم اونٹوں کو چارے میں وہ کھلاتے پھر ہم نے اس کو بودیا اور اس کی نسل (پیداوار) لی-

سِیْرُوْا وَانْسُلُوْا فَاِنَّہٗ اَخَفُّ عَلَیْکُمْ- چلو اور تیز چلو اس سے تم پر آسانی ہوگی (قوت آئے گی جلد منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے)-

نَسْمٌ یا نَسِیْمٌ یا نَسَمَانٌ-حرکت کرنا' چلنا' مارنا' اثر ڈالنا' بدل جانا-

نَسَمٌ-بدل جانا-

نَسَامَۃٌ-مرطوب ہونا-

تَنْسِیْمٌ-شروع کرنا' زندہ کرنا' آواز کرنا-

مُنَاسَمَۃٌ اور نِسَامٌ-سونگھنا' نزدیک ہونا' بات کرنا' چپکے سے بات کرنا-

تَنَسُّمٌ-ہوا سونگھنا' ہوا کھانا-

نَسِیْمٌ-ہوا یا ہلکی ہوا-

مَنْسِمٌ-مذہب' منہ' توجہ' نشان' علامت' طریقہ' اونٹ کا تلوا' شتر مرغ کا پاؤں' راستہ' کھوج-

مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَۃً اَوْفَکَّ رَقَبَۃً-جس شخص نے جاندار کو آزاد کرایا یا کسی کی گردن چھڑائی-

نَسَمَۃٌ-نفس اور روح-

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ-قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ چیرا (اس کو اگایا) اور جاندار کو پیدا کیا- (حضرت علیؓ اکثر اسی طرح قسم کھاتے تھے)-

عُرِضَ نِسَمُ بَنِیْہِ عَلٰی اٰدَمَ- حضرت آدمؑ پر ان کی اولاد کی جانیں پیش کی گئیں (یہ شب معراج میں آنحضرتؐ نے دیکھا تھا شاید ایک وقت معین میں یہ روحیں حضرت آدمؑ کے سامنے پیش ہوتی ہوں گی' اتفاق سے آنحضرتؐ اس وقت پہنچ گئے- اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مومنوں کی ارواح علیین میں ہیں اور کافروں کی سجین میں تو وہ ایک مقام میں کیسے جمع ہوئیں- اور شاید روزانہ جو آدمی مرتے ہیں ان کی روحیں پہلے حضرت آدمؑ کو پیش کی جاتی ہوں گی پھر اپنے اپنے مقام پر بھیج دی جاتی ہوں گی- اور یقیناً تمام ارواح کا پیش ہونا مراد نہیں ہے کیونکہ شب معراج میں بہت سی ارواح دنیا میں تھیں)-

رِزْقُ نَسَمَۃِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْجَنَّۃِ- مومن کی جان کو روزی بہشت سے ملتی ہے (شاید مومن سے شہید مراد ہیں یا وہ لوگ جو مرتے ہی بلا حساب و کتاب بہشت میں داخل کر دیئے جاتے ہیں کیونکہ عام مومنوں کی ارواح تو قبر کے پاس رہتی ہیں، اور صبح و شام ان کا ٹھکانہ ان کو بتلایا جاتا ہے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو روح بہشت میں داخل ہوتی ہے اس کو غذا بھی ملتی ہے اور جو ارواح برزخ میں محبوس رہتی ہیں ان کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)-

کُلُّ نَسَمَۃٍ ھُوَ خَالِقُھَا- جس جس جان کو پیدا کرنا اسے منظور تھا-

مَامِنْ نَفْسٍ کَائِنَۃٍ اِلَّا وَھُوَ کَائِنَۃٌ- جو جان اللہ تعالیٰ کے علم میں دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی (گو تم عزل کرو یعنی انزال باہر کرو)-

تَنَکَّبُوا الْغُبَارَ فَاِنَّہٗ مِنْہُ یَکُوْنُ النَّسَمَۃُ- گرد اور غبار سے بچے رہو اسی سے دمہ (سانس چڑھنا) پیدا ہوتا ہے-

لَمَّا تَنَسَّمُوْا رُوْحَ الْحَیٰوۃِ- جب زندگی کی ہوا

سونگھیں گے۔

بُعِثْتُ فِیْ نَسَمِ السَّاعَةِ۔ میں اس وقت دنیا میں بھیجا گیا جب قیامت کی ہوا شروع ہوگئی تھی یا ان جانداروں میں بھیجا گیا جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب پیدا کرنا چاہتا تھا (یعنی بنی آدم کے آخری سلسلہ میں)۔

اِسْتَقَامَ الْمَنْسِمُ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِیٌّ۔ اب تو صحیح نشان مل گیا بے شک یہ شخص پیغمبر ہے (یہ عمرو بن عاصؓ اور خالد بن ولیدؓ نے کہا۔ جب آنحضرتؐ کی نبوت کی بہت نشانیاں دیکھیں اور دل میں یقین آ گیا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں اصل میں منسم اونٹ کا پاؤں جو زمین پر نقش یا نشان پیدا کرتا ہے اسی کو دیکھ کر اونٹ کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ پھر بمعنی علامت اور اثر مستعمل ہو گیا)۔

وَطِئَتْهُمْ بِالْمَنَاسِمِ۔ ان کو پاؤں سے روند ڈالا (کبھی مناسم آدمی کے بدن کے جوڑوں کو کہتے ہیں)۔

عَلٰی کُلِّ مَنْسِمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَدَقَةٌ۔ آدمی کو اپنے بدن کے ہر جوڑ پر سے صدقہ دینا چاہئے (کہتے ہیں نماز ان جوڑوں کی سلامتی کا صدقہ ہے اور شکر یہ ہے)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النِّسَمِ۔ پاک ہے وہ پروردگار جو جانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

نَسْنَسَةٌ۔ ہانکنا اور ڈانٹنا' ناتواں ہونا' جلدی بھاگنا' سردی' دنیا۔

ذَهَبَ النَّاسُ وَبَقِیَ النَّسْنَاسُ۔ آدمی تو گزر گئے (جن میں آدمیت تھی) اور نسناس رہ گئے (بعض نے کہا نسناس یاجوج اور ماجوج کی قومیں۔ بعض نے کہا وہ ایسی مخلوق ہے جو صورت میں کچھ آدمی کے مشابہ ہے کچھ خلاف ہے اور وہ آدمؑ کی اولاد نہیں ہے۔ بعض نے کہا نسناس بھی آدمؑ کی اولاد ہیں)۔

اِنَّ حَیًّا مِّنْ عَادٍ عَصَوْا رَسُوْلَهُمْ فَمَسَخَهُمُ اللّٰهُ نَسْنَاسًا لِکُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ یَدٌ وَّرِجْلٌ مِّنْ شِقٍّ وَّاحِدٍ یَنْقُزُوْنَ کَمَا یَنْقُزُ الطَّائِرُ وَیَرْعَوْنَ کَمَا تَرْعَی الْبَهَائِمُ۔ عاد کے ایک قبیلے نے اپنے پیغمبر کی نافرمانی کی اللہ نے اس قبیلے والوں کو نسناس بنا دیا۔ (مسخ ہو گئے) ان میں سے ہر ایک کا ایک ہی ہاتھ اور ایک ہی پاؤں ہوتا ہے ایک جانب وہ پرندوں کی طرح کودتے پھرتے ہیں اور چارپایوں کی طرح چرتے پھرتے ہیں۔

نَسْوَةٌ۔ اپنا کام چھوڑ دینا۔

نَسَا۔ ایک رگ ہے جو سرین سے لے کر ٹخنے تک آتی ہے۔

عِرْقُ النَّسَا۔ اسی رگ کے درد کو کہتے ہیں۔

نِسْوَةٌ اور نُسْوَةٌ اور نِسَاءٌ اور نِسْوَانٌ نُسْوَانٌ اور نِسِیْنٌ۔ (اِمْرَأَةٌ کی جمع ہے) یعنی عورتیں۔

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ۔ میں نے سہیل بن عمرو کی نسا کی رگ کاٹ دی۔

وَنَسَوَاتُهَا تَنْطِفُ۔ ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

نَسِیٌّ۔ نسا کی رگ بیمار ہونا۔

نَسْیٌ اور نِسْیَانٌ اور نِسَایَةٌ اور نَسْوَةٌ۔ بھول جانا۔

تَنْسِیَةٌ اور اِنْسَاءٌ۔ بھلا دینا۔

تَنَاسِیْ۔ یہ سمجھنا کہ میں بھول گیا۔

نَسْیَانٌ۔ بڑا بھولنے والا (جیسے نَسِیٌّ ہے)۔

لَایَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ۔ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے مجھ کو بھلا دی گئی۔ (بھولنے کی نسبت اپنی طرف کرنے کو منع فرمایا۔ اس لئے کہ اصل میں بھلانے والا اللہ ہی ہے دوسرے یہ کہ نسیان کے معنی چھوڑ دینے کے بھی آئے ہیں۔ تو نَسِیْتُ کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں نے فلاں فلاں آیت کو چھوڑ دیا۔ ایک روایت میں بَلْ هُوَ نُسِیَ ہے بہ تخفیف سین یعنی وہ چھوڑ دیا گیا اور خیر و برکت سے محروم کیا گیا)۔

اِنَّمَا اُنْسٰی لِاَسُنَّ۔ میں نماز میں اس لئے بھولتا ہوں کہ تم کو سہو کے مسائل بتلاؤں۔

وَلٰکِنْ اُنَسّٰی مجھ کو بھلایا جاتا ہے۔

فَیُتْرَکُوْنَ فِی النَّسِیِّ تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمٰنِ۔ پھر یہ گناہ گار لوگ اللہ کے قدم کے تلے (یعنی دوزخ میں) ان لوگوں میں چھوڑ دیئے جائیں گے جن کو بہشتی لوگ بھول جائیں گے (ان کی یاد ہی نہ آئے گی اور اس طرح جب تک اللہ کو منظور ہے ان پر

عذاب ہوتا رہے گا- بہشتی لوگ اس لئے بھلا دیئے جائیں گے کہ ان کی سفارش نہ کریں)-

حَتّٰی نَقُوْلَ نَسِیَ - آپ رکوع کے بعد اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم سمجھتے آپ بھول گئے-

اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ - (میں بھی آخر بشر ہوں) جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں-

اُنْسِیْتُھَا - میں شب قدر بھلا دیا گیا-

کَانَتِ الْاُوْلٰی نِسْیَانًا وَالثَّانِیَۃُ شَرْطًا وَ الثَّالِثَۃُ عَمْدًا - حضرت موسیٰ نے پہلا سوال حضرت خضر علیہ السلام سے بھول کر کیا تھا اور دوسرے سوال پر شرط لگائی تھی اور تیسرا سوال عمداً کیا تھا-

فَمَا نَسِیْتُ بَعْدُ - پھر اس کے بعد آنحضرتؐ کی کوئی حدیث نہیں بھولا-

بَلْ اَنْتَ نَسِیْتَ - بلکہ تو خود بھول گیا (جو بھولنے کی نسبت میری طرف کرتا ہے- بعض نے کہا نَسِیْتَ کے معنی یہاں خطا کرنا ہے)-

ثُمَّ اِنَّ الْحَسَنَ نَسِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ - پھر امام حسن بصریؒ یہ حدیث بھول گئے-

اِنْسَانٌ کی اصل اِنْسِیَانٌ تھی یعنی بھولنے والا-

اَنَاسِیُّ جمع ہے اِنْسِیٌّ کی یعنی آدمی-

اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْہُ - کیا میرے ساتھی بھول گئے یا انھوں نے اپنے آپ کو بھولنے والا بنایا اور انھوں نے یہ سمجھا کہ ہم بھول گئے-

وَلٰکِنَّہٗ نُسِّیَ - ان کو بھلا دیا گیا-

لَاتَغْفِلَنَّ فَتُنْسَیَنَّ - غفلت مت کر بھول جائے گا-

قَرَاَ فِی الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ قَرَاَ عَمْدًا - آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ "اذا زلزلت" پڑھی میں نہیں جانتا کہ آپ نے بھول کر ایسا کیا یا عمداً (اگر عمداً کیا ہوگا تو اس تعلیم کے واسطے کہ ایک ہی سورت کو مکرر پڑھ سکتے ہیں)-

کُنْتُ ذَکُوْرًا فَصِرْتُ نَسِیًّا - پہلے میں بڑا یاد رکھنے والا تھا اب بھولنے والا ہو گیا-

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یُّنْسِیَھَا اَطْبَقَ عَلَیْھَا - (امام حسنؓ سے کسی نے پوچھا - آدمی ایک چیز کو بھول جاتا ہے- پھر اس کو یاد آجاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے- آپ نے فرمایا ہر آدمی کے دل پر ایک کھلا ڈبہ رکھا ہوا ہے- جب کوئی بات سنتا ہے وہ اس میں سما جاتی ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو بھلانا چاہتا ہے تو ڈبہ بند کر دیتا ہے (اور پھر جب یاد دلانا چاہتا ہے تو ڈبہ کھول دیتا ہے)-

بابُ النّون مع الشینْ

نَشَاَ یَنْشُوْءٌ یا نَشَاً یا نَشَاءَۃٌ - زندہ ہونا، حادث ہونا، پیدا ہونا، نیا ہونا، جوان ہونا یا جوانی کے قریب ہونا، پرورش پانا، بلند ہونا-

تَنْشِئَۃٌ - پرورش کرنا-

مُنَاشَئَۃٌ - پرورش پانا-

اِنْشَاءٌ - پرورش کرنا، ایجاد کرنا، پیدا کرنا، شروع کرنا- (اسی سے ہے عِلْمُ الْاِنْشَاءِ یعنی مکاتبات کا علم، مراسلہ نگاری، منشی گری کا فن) بلند کرنا، بنانا، نکل جانا، حاملہ ہونا-

تَنَشُّأٌ - اٹھنا، چلنا-

اِسْتِنْشَاءٌ - پیچھے لگنا، گھیر لینا-

اِذَا نَشَاَتْ بَحْرِیَّۃٌ ثُمَّ تَشَاءَ مَتْ فَتِلْکَ عَیْنٌ غُدَیْقَۃٌ - جب سمندر سے ابر اٹھے پھر شام کی طرف رخ کرے تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا-

اِذَا رَاٰی نَاشِئًا فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ - جب ابر کو آسمان کے کنارے میں اٹھا ہوا دیکھتے (لیکن ابر ابھی جمع نہ ہوتا نہ پورا ہوتا)-

نَشَاٌ یَّتَّخِذُوْنَ الْقُرْاٰنَ مَزَامِیْرَ - کچھ چھوکرے ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن کو گانا بجانا کر لیں گے (اس کو سر اور تال کے ساتھ پڑھیں گے نَشَاٌ جمع ہے نَاشِیٌ کی جیسے خَادِمٌ کی خَدَمٌ - ابو موسیٰ نے کہا محفوظ بہ سکون شین ہے)-

ضُمُّوْا نَوَاشِئَکُمْ فِیْ ثَوْرَۃِ الْعِشَاءِ - جب رات کی تاریکی چھا جائے یا چھانے لگے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھ لو

(اس وقت کھیلنے کے لئے نہ چھوڑو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں)۔

دَخَلَتْ عَلَيْهَا مُسْتَنْشِئَةٌ مِّنْ مُوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ۔ قریش کی عورتوں میں سے ایک کاہنہ عورت ان کے پاس آئی (بعض نے کہا "مستنشئہ" اس عورت کا نام تھا یہ استنشاء سے ماخوذ ہے یعنی خبریں حاصل کرنے والی یا اِنْشَاء سے یعنی خبریں پیدا کرنے والی۔ عرب لوگ کہتے ہیں مِنْ اَيْنَ نَشِيْتَ هٰذَا الْخَبَرَ۔ تونے یہ خبر کہاں سے حاصل کی؟)۔

يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَّشَاءُ۔ جس کو چاہتا ہے دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے (اس نے ازل میں دو فرقے کر دیئے تھے فرمایا تھا یہ بہشت کے لئے ہے یہ دوزخ کے لئے اس میں جو حکمت ہے وہ اسی کو معلوم ہے کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں دونوں گھروں کی آبادی منظور ہے)۔

ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ۔ پھر عمر نے بات کرنی شروع کی۔

مِنْ عَلَامَةِ الْاِمَامِ طَهَارَةُ الْمَوْلِدِ وَحُسْنُ الْمَنْشَاَةِ۔ امام کی نشانی یہ ہے کہ وہ پاکیزہ پیدا ہوتا ہے اور اچھی تربیت پاتا ہے۔

نَشْبٌ یا نُشُوْبٌ یا نُشْبَةٌ۔ لٹک جانا، پھنس جانا، اٹھ کھڑا ہونا، لازم کر لینا۔

مَا نَشِبَ۔ ہمیشہ۔

لَمْ يَنْشَبْ۔ نہیں ٹھہرا۔

تَنْشِيْبٌ۔ لٹکانا۔

مُنَاشَبَةٌ۔ لازم کر لینا۔

اِنْشَابٌ۔ لٹکانا۔

تَنَشُّبٌ۔ لٹک جانا۔

تَنَاشُبٌ۔ ایک دوسرے سے بھڑ جانا۔

اِنْتِشَابٌ۔ لٹک جانا، جمع کرنا۔

نَشَبٌ۔ مال، دولت، جائیداد (عرب لوگ کہتے ہیں: لهم نَسَبٌ وَّمَا لَهُمْ نَشَبٌ اِنْ هُمْ اِلَّا خَشَبٌ۔ ان کا نسب تو اچھا ہے لیکن پیسہ پاس نہیں وہ تو لکڑی کی طرح ہیں)۔

ذُوْحَسَبٍ وَّنَسَبٍ وَّنَشَبٍ۔ حسب نسب مال و دولت والا۔

بُرْدٌ مُّنَشَّبٌ۔ وہ چادر جس پر تیروں کی طرح نقش ہوں۔

حِيْنَ تَنَاشَبُوْا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جس وقت (جنگ حنین میں) آنحضرتؐ کے گرداگرد لوگ ایک دوسرے سے بھڑ گئے، خوب تلوار چلنے لگی۔

لَمْ اَنْشَبْ اَنْ اَثْخَنْتُ عَلَيْهَا۔ (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) پھر ذرا بھی دیر نہیں ہوئی، میں ان پر یعنی حضرت زینبؓ پر غالب ہوگئی (ان کو خاموش کر دیا)۔

اِنَّ النَّاسَ نَشِبُوْا فِیْ قَتْلِ عُثْمَانَ۔ لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل میں پھنس گئے۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِشُرَيْحٍ اِشْتَرَيْتُ سِمْسِمًا فَنَشِبَ فِيْهِ رَجُلٌ يَعْنِيْ اشْتَرَاهُ فَقَالَ شُرَيْحٌ هُوَ لِلْاَوَّلِ۔ ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا۔ میں نے تل خریدے پھر ایک اور شخص گھس آیا اس نے ان کو خرید لیا (حالانکہ میں اس سے پہلے ان کو خرید چکا تھا) شریح نے کہا وہ تل اسی کو ملیں گے جس نے پہلے خریدے (اور دوسرے کا خریدنا محض لغو اور ناجائز سمجھا جائے گا)۔

ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ۔ اس کے بعد ورقہ بن نوفل زندہ نہیں رہے ان کا انتقال ہو گیا، (مگر سیر کی کتابوں سے ثابت ہے کہ ورقہ بلال کی طرف سے گزرے اس وقت امیہ بن خلف ان کو تکلیف دے رہا تھا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنوں بعد وہ مرے)۔

فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ هٰذَا نَبِیٌّ۔ پھر کچھ دیر نہیں ٹھہرے کہ لوگوں نے کہنا شروع کیا یہ پیغمبر ہیں (یعنی آپ کی نبوت کی خبر پھیل گئی)۔

فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ۔ پھر وہ اپنے تیر (آسمان کی طرف) چلائیں گے (یعنی یاجوج و ماجوج کے لوگ، اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا تب وہ بیوقوف یہ کہیں گے لو ہم نے آسمان کے خدا کو بھی مار ڈالا)۔

نَظْرَةٌ مُنْجٍ مِّنْ عَطَبٍ وَ مَخْلَصٌ مِّنْ نَشَبٍ۔ قرآن میں نظر کرنا، ہلاکت سے نجات پانے کا اور مشکل سے مخلصی پانے کا

ذریعہ ہوتا ہے-

نَشْجٌ - پانی بہنے کی جگہ-

نَشِیْجٌ - رونے کی آواز جو حلق میں پھنس جاتی ہے دیگ اور ہانڈی کے جوش کی آواز' گانے والے کا آواز کو جدا کرنا اور دراز کرنا-

فَنَشِجَ النَّاسُ یَبْکُوْنَ - لوگوں نے آواز سے رونا شروع کیا (یعنی آنحضرتؐ کی وفات کی خبر سن کر)-

اِنَّہٗ قَرَأَ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ فِی الصَّلٰوۃِ فَبَکٰی حَتّٰی سَمِعَ نَشِیْجُہٗ خَلْفَ الصُّفُوْفِ - حضرت عمرؓ نے نماز میں سورۂ یوسف پڑھی اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کے رونے کی آواز (گھگی) صفوں کے پرے سے سنی گئی- (معلوم ہوا نماز میں اللہ تعالیٰ کے ڈر سے کوئی روئے اگرچہ آواز سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی)-

فَنَشَجَ حَتّٰی اخْتَلَفَتْ اَضْلَاعُہٗ - پھر ایسا روئے کہ پسلیاں تلے اوپر ہو گئیں-

شَجِیُّ النَّشِیْجِ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی صفت بیان کی یعنی) جو کوئی ان کا قرآن پڑھنا سنتا وہ رنجیدہ ہوتا (اس پر ملال اور غم طاری ہوتا)-

نَشْحٌ یا نُشُوْحٌ - سیرابی سے کم پینا یا پیٹ بھر کر پی لینا-

اُنْظُرِیْ مَازَادَ مِنْ مَّالِیْ فَرُدِّیْہِ اِلَی الْخَلِیْفَۃِ بَعْدِیْ فَاِنِّیْ کُنْتُ نَشَحْتُھَا جُھْدِیْ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) دیکھو میرے پاس جو زائد روپیہ اور مال و اسباب نکلے وہ میرے بعد جو خلیفہ ہو اس کو دے دینا حالانکہ میں نے بڑی مشقت اٹھا کر بہت کم مال بیت المال سے لیا ہے-

اِنْتَشَحَتِ الْاِبِلُ - اونٹوں نے پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوئے-

نَشْدٌ یا نِشْدَۃٌ یا نِشْدَانٌ - ڈھونڈنا' پہنچوانا' پہچانا' قسم دینا یا اللہ کا نام یاد دلا کر کوئی بات پوچھنا یا کچھ مانگنا' یاد دلانا' ایفائے وعدہ چاہنا-

مُنَاشَدَۃٌ اور نِشَادٌ - قسم دلانا-

اِنْشَادٌ - گمی ہوئی چیز کا پہنچوانا' بتلانا' شعر پڑھ کر سنانا' ہجو کرنا-

تَنَشُّدٌ - خبریں حاصل کرنا ایسے ذرائع سے جن کو دوسرے لوگ نہیں جانتے-

تَنَاشُدٌ - ایک دوسرے کو اشعار سنانا-

وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ - حرم کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہیں ہے مگر جو اس کو پہنچائے (لوگوں سے دریافت کرے اس کے مالک کی تلاش کرے- کرمانی نے کہا حرم کا لقطہ پانے والے کی ملک نہیں ہو سکتا بلکہ ہمیشہ اس کو بتلایا کرے لیکن اور مقاموں کا لقطہ ایک سال تک بتلانے کے بعد پانے والا اپنے صرف میں لا سکتا ہے بشرطیکہ جب اس کا مالک آ جائے تو اس کی قیمت ادا کرے بعض نے کہا حرم کے لقطہ کا بھی یہی حکم ہے)-

اَیُّھَا النَّاشِدُ غَیْرُکَ الْوَاجِدُ - (آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جو مسجد میں چلا چلا کر گمی ہوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا) ارے ڈھونڈنے والے تو نہیں پائے گا- اور کوئی پا لے گا (یہ آنحضرتؐ نے اس کو بددعا دی وہ مسجد میں آواز بلند کر رہا تھا جو سخت منع ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مسجد میں خرید و فروخت اجارہ وغیرہ تمام معاملات منع ہیں اور آواز بلند کرنا تعلیم کے لئے بھی منع ہے بعض نے کہا مسجد میں اگر کوئی سائل سوال کرے تو اس کو کچھ نہ دینا چاہیئے)-

نَشَدْتُکَ اللّٰہَ وَالرَّحِمَ - میں اللہ تعالیٰ اور ناطے کو یاد دلا کر یا ان کی قسم دے کر کہتا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں نَشَدْتُکَ اللّٰہَ وَ بِاللّٰہِ وَ اَنْشُدُکَ اللّٰہَ وَ بِاللّٰہِ وَ نَاشَدْتُکَ اللّٰہَ وَ بِاللّٰہِ سب کے معنی یہی ہیں کہ اللہ کی یاد دلا کر یا اس کی قسم دے کر تجھ سے کہتا ہوں اور اَنْشَدْتُکَ بِاللّٰہِ غلط ہے)-

نَشَدَ النَّاسَ - لوگوں نے سوال کیا' ان کی قسم دی-

اَنْشُدُکَ اللّٰہَ - میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں یا اللہ کی یاد دلا کر آپ سے سوال کرتا ہوں-

یُنَاشِدُکَ اللّٰہَ وَالرَّحِمَ - قریش کے کافر آپ کو اللہ کی اور ناطہ کی قسم دیتے ہیں (کہ آپ ابوبصیر کو بلا بھیجئے جنھوں نے راستہ بند کر دیا ہے)-

اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ - میں تجھ کو تیرا عہد یاد دلاتا ہوں (کہ وہ وعدہ پورا ہو کافروں پر غلبہ حاصل ہو)-

اِنَّ عُمَرَ نَشَدَ اللّٰهَ - حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم کھائی-

مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ - آپ کا اپنے خداوند کو اس کا اقرار یاد دلانا (کہ میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ دوں گا)-

مَامِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ - تم میں کوئی اللہ کو اس کا اقرار زیادہ یاد دلانے والا نہیں-

فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ - مجھ کو ڈر ہے ایسا نہ ہو وہ قسمیں دے کر تم سے صلح چاہیں (تو برچھے پھینک کر جلدی تلواریں لے کر ان میں گھس جاؤ' ان کو کوئی حیلہ کرنے کی فرصت نہ دو)-

حَسْبُكَ مُنَاشَدَةُ رَبِّكَ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جنگ بدر میں آنحضرتؐ سے عرض کیا) بس کیجئے آپ اپنے مالک کو جو یاد دلا چکے وہ کافی ہے (یعنی فتح و نصرت کا جو اس نے وعدہ فرمایا تھا)-

فَنَشَدْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ الصُّحْبَةَ - میں نے ان کو قسم دی ان کی صحبت میں رہنے کی درخواست دی-

اِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ نِشْدَكَ اللّٰهُ فِيْنَا - جسم کے سارے اعضاء زبان کے سامنے جھکتے ہیں عاجزی کرتے ہیں کہتے ہیں اللہ کی قسم تجھ کو یا ہمارے باب میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر اس سے ڈر اپنے ساتھ ہم کو بھی تباہ نہ کر-

فَاَنْشَدَ لَهٗ رِجَالٌ - چند آدمیوں نے ان کا کہنا قبول کیا (عرب لوگ کہتے ہیں نَشَدْتُهٗ فَاَنْشَدَنِیْ میں نے اس سے سوال کیا اس نے قبول کیا)-

نَهٰی عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ - خواہ مخواہ شعر بازی کرنے سے منع فرمایا (فخر اور افتخار اور جیتنے کی نیت سے یا دل بہلانے کے لئے لیکن اگر اہل حق کی مدح اور اہل باطل کے ذم میں یا دین کی تقویت اور تائید کے لئے اشعار پڑھے جائیں تو کچھ قباحت نہیں ہے)-

نَشَدْتُ الضَّالَّةَ - میں نے گمی ہوئی چیز ڈھونڈی-

اَنْشَدْتُهَا - میں نے اس کو پہنچایا-

اَنْشُدُكَ دَمَ الْمَظْلُوْمِ - میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مظلوم (یعنی امام حسین علیہ السلام) کے خون کا بدلہ ان کے قاتلوں سے لے)-

نَشْرٌ يَانْشُوْرٌ - زندہ کرنا' پھیلانا' پھیلنا' لمبا ہونا' پتے نکلنا' سوکھ جانا اس کے بعد بارش سے سرسبز ہو جانا' تراشنا' جدا کرنا' مشہور کرنا - نُشْرَة کا تعویذ کرنا' (اس کا بیان آگے آئے گا)-

نَشَرٌ - کھلی پھیل جانا' رات کو چرنے کے لئے پھیل جانا-

تَنْشِيْرٌ - پھیلانا' نشرہ کا تعویذ کرنا-

اِنْشَارٌ - زندہ کرنا' قوت دینا' مضبوط کرنا-

تَنَشُّرٌ - پھیل جانا-

اِنْتِشَارٌ - سیدھا کھڑا ہونا' لمبا ہونا' پھیلنا' مشہور ہونا' فاش ہونا-

سُئِلَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ - آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا نشرہ کرنا کیسا ہے؟ فرمایا وہ شیطانی کام ہے (نشرہ ایک سفلی عمل ہے جو آسیب کے دفع کے لئے مشرک لوگ کیا کرتے تھے- بعض نے کہا وہ جادو کی ایک قسم ہے)-

فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهٗ ثُمَّ نَشَّرَهٗ بِقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ - شاید اس پر جادو ہوا ہے- پھر آپ نے قل اعوذ برب الناس کا عمل اس پر کیا (یہی اسلامی منتر ہے)-

هَلَّا تَنَشَّرْتَ - تو نے منتر کیوں نہیں کیا-

لَكَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ - تیرے ہی اختیار میں میری زندگی اور موت ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھ کر تیرے ہی پاس آنا ہے-

فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ - پھر شام کی سرزمین میں کیوں نہیں جاتا وہی محشر کی زمین ہے (لوگوں کا حشر اسی پر ہوگا یعنی ارض مقدسہ پر جو شام کے ملک میں ہے' قیامت کے دن سب مردے جی اٹھ کر وہیں جمع ہوں گے)-

لَارَضَاعَ اِلَّا مَا اَنْشَرَ اللَّحْمَ وَ اَنْبَتَ الْعَظْمَ - اسی رضاعت کا اعتبار ہے (یعنی حرمت اسی رضاعت سے ثابت ہو گی) جو گوشت کو قوت دے' ہڈی اگائے (ایک روایت میں

اَنْشَزَ ہے زائے معجمہ سے)۔

لَوْ نُشِرَلِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُھُمَا - اگر میرے ماں باپ زندہ کر کے اٹھائے جائیں جب بھی میں (ان کی خوشی میں) چاشت کی نماز نہ چھوڑوں۔

فَلَمَّا نَشَرَھَا وَجَدَ الْمَالَ - جب آرے سے اس لکڑی کو چیرا تو اپنا روپیہ اس میں پایا (جو قرض دیا تھا)۔

فَاِذَا اسْتَشَرْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ خَرَجَتْ خَطَایَا وَجْھِكَ وَفِیْكَ وَ خَیَاشِیْمِكَ مَعَ الْمَاءِ - جب تو وضو میں پانی پھیلائے اور ناک چھینکے تو تیرے چہرے اور منہ اور نتھنوں کے گناہ پانی کے ساتھ نکل جائیں گے (خطابی نے کہا محفوظ اِسْتَنْشَیْتَ ہے یعنی ناک میں پانی ڈالے)۔

اَتَمْلِكُ نَشْرَ الْمَاءِ - کیا تو پانی کے اڑنے کو روک سکتا ہے۔

جَاءَ الْقَوْمُ نَشَرًا - قوم کے لوگ متفرق طور پر آئے۔

فَرَدَّ نَشْرَ الْاِسْلَامِ عَلٰی غِرِّہٖ - (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد بزرگوار کی تعریف میں کہا) انھوں نے اسلام کے کپڑے کی شکنوں کو ان تہوں پر کر دیا جو آنحضرتؐ کے عہد میں تھیں (مرتدوں کو قتل کیا، اسلام کی وہ حالت کر دی، جو آنحضرتؐ کے عہد میں تھی)۔

اِنَّهٗ لَمْ یَخْرُجْ فِیْ سَفَرِہٖ اِلَّا قَالَ حِیْنَ یَنْھَضُ مِنْ جُلُوْسِهٖ اَللّٰھُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ - آنحضرتؐ جب کسی سفر کے لئے نکلنا چاہتے تو اٹھتے وقت فرماتے یا اللہ! تیرے نام سے یہ سفر شروع کرتا ہوں۔

اِنَّ کُلَّ نَشْرِ اَرْضٍ یُسْلِمُ عَلَیْھَا صَاحِبُھَا فَاِنَّهٗ لَایُخْرَجُ عَنْھَا مَا اَعْطٰی نَشْرَھَا - جس زمین کی پیداوار پر اس کا مالک اسلام لائے تو جب تک وہ زکوٰۃ ادا کرتا رہے اس زمین سے بے دخل نہ کیا جائے گا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَ نَشْرُہٗ اَمَامَهٗ - معاویہؓ نکلے آگے آگے ان کی خوشبو مہک رہی تھی (مشک کا استعمال کرتے تھے)۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْحَمَّامَ فَعَلَیْهِ بِالنَّشِیْرِ وَلَا یَخْصِفُ - جب کوئی تم میں سے حمام میں جائے تو تہہ بند باندھ کر جائے (اپنا ستر نہ کھولے اور اپنا ہاتھ شرم گاہ پر نہ رکھے (شرم گاہ ڈھانپنے کو)۔

ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا - پھر عورت کے پوشیدہ حالات کھول کر بیان کرے (مجمع البحار میں ہے کہ بیوی خاوند میں جو معاملات بہ صحبت و جماع ہوتے ہیں ان کا افشا کرنا یا ان کی تفصیل بیان کرنا حرام ہے۔ اسی طرح جماع کا بے ضرورت ذکر کرنا مکروہ ہے۔)

ھَلَّا اِنْتَشَرْتَ - آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ نَاشِرًا اَصَابِعَهٗ - آنحضرتؐ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو ہاتھ کی انگلیوں کو (ہاتھ اٹھاتے وقت) کھلا ہوا رکھتے (نہ بالکل ملی ہوئی نہ بالکل کشادگی کے ساتھ)۔

غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخَطْمِیِّ نُشْرَۃٌ - خطمی سے سر دھونا ایک منتر ہے۔

اَلنُّوْرَۃُ نُشْرَۃٌ وَّ طُھُوْرٌ لِلْبَدَنِ - نورہ لگانا ایک منتر ہے اور جسم کو پاک کرنا ہے۔

مِنْ عَلَامَاتِ الْمَیِّتِ نَشْرُ مَنْخَرَیْهِ - موت کی نشانی ہے نتھنوں کا پھول جانا اور پر اٹھ جانا۔

اَسْاَلُكَ بِالْقُدْرَۃِ الَّتِیْ بِھَا تَنْشُرُ مَیِّتَ الْعِبَادِ - میں تجھ سے اس قدرت کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس سے تو مردہ بندوں کو جلائے گا۔

نُشَارَۃ - آرہ چلانے سے جو ریزہ ریزہ گرے۔

نَشْزٌ - بلند ہونا، باز رہنا، اٹھا کر دے مارنا، خاوند کی نافرمانی کرنا اس سے بغض رکھنا، مارنا، جفا کرنا۔

اِنْشَازٌ - اٹھانا، اپنی اپنی جگہ جوڑ دینا۔

لَارَضَاعَ اِلَّا مَا اَنْشَزَ الْعَظْمَ - اسی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو ہڈیوں کو اٹھائے ان کی مقدار کو بڑھائے (یعنی دو سال کے اندر ہو)۔

نَشَزَ الرَّجُلُ - بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو گیا۔

کَانَ اِذَا اَوْ فٰی عَلٰی نَشْزٍ کَبَّرَ - آنحضرتؐ جب سفر میں کسی ٹیلہ پر چڑھتے (بلند مقام پر) تو تکبیر کہتے۔

بَضْعَۃٌ نَّاشِزَۃٌ - مہر نبوت گوشت کا ایک مچہ تھا جو اٹھا ہوا

تھا-

اَتَاهُ رَجُلٌ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ- آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص آیا جس کی پیشانی اٹھی ہوئی تھی-

نُشُوْزٌ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ- کا ذکر متعدد احادیث میں آیا ہے یعنی خاوند بیوی کی نااتفاقی' ایک کی دوسرے سے شرارت (اور بعض عرب لوگ کہتے ہیں نَشَزَتِ الْمَرْأَةُ عَلٰی زَوْجِهَا فَهِيَ نَاشِزٌ وَ نَاشِزَةٌ- عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی کی' اب اس کو ناشز اور ناشزہ کہیں گے-

نَشَزَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا- اس کے خاوند نے اس سے نفرت کی' اس کو مارا پیٹا-

نَشٌّ- آہستہ ہانکنا' ملا دینا' کوٹنا' پیسنا-

نَشِيْشٌ- پانی جذب ہو جانا' بہت دنوں کے بعد گھڑے میں پانی ڈالنے سے جو آواز نکلتی ہے' اسی طرح حوض میں سے سخت گرمی میں ٹپکنا-

اِنْتِشَاشٌ- لمبا ہونا-

نَشٌّ- بہ معنی نصف بھی آیا ہے اور دیوار کی تری-

اِنَّهُ لَمْ يُصْدِقْ اِمْرَأَةً مِّنْ نِسَائِهِ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اَوْقِيَّةً وَّ نَشٍّ- آنحضرتؐ نے اپنی کسی بیوی کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں باندھا (اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ''نش'' یعنی نصف اوقیہ بیس درہم کا ہوا کل پانچ سو درہم ہوئے- جس کے تقریباً ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوتے ہیں)-

اِذَا نَشَّ الشَّرَابُ فَلَا تَشْرَبْ- جب شربت میں نشہ آجائے (یعنی جوش مارنے لگے) تو اس کو مت پی-

فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ- دیکھا تو وہ جوش مار رہا ہے- (اس میں نشہ پیدا ہو گیا ہے)-

اِنَّهُ كَرِهَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الدُّهْنَ الَّذِيْ يُنَشُّ بِالرَّيْحَانِ- سوگ والی عورت کو جس کا شوہر مر گیا ہو (اور وفات کی عدت میں ہو) وہ تیل لگانا مکروہ ہے جس میں ریحان کی خوشبو دی گئی ہو- (ریحان اس میں ڈال کر پکایا گیا ہو- اسی ہر قسم کا خوشبودار تیل بیلہ' چنبیلی' موتیا' حنا' گلاب' کیوڑا وغیرہ)-

مِثْلُ الْبَانِ الْمَنْشُوْشِ بِالطِّيْبِ- بان کا تیل جو خوشبو کے ساتھ پکایا گیا ہو (بَان ایک درخت ہے جس کے پھلوں سے تیل نکالتے ہیں)-

سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمَنِ الذَّائِبِ اَوِالدُّهْنِ فَقَالَ يُنَشُّ وَ يُدَّهَنُ بِهِ اِنْ لَّمْ تَقْذِرْهُ نَفْسُكَ- عطار سے پوچھا گیا چوہا اگر پتلے گھی یا تیل میں مر جائے تو انھوں نے کہا اس کو جوش دے کر یا ملا کر بدن پر مل سکتے ہیں بالوں پر لگا سکتے ہیں اگر تیرا دل نفرت نہ کرے (اگر نفرت کرے تو اس گھی یا تیل سے روشنی کر سکتے ہیں- بہرحال پھینک دینے سے تو بہتر ہے)-

اِنَّهُ كَانَ يَنُشُّ النَّاسَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِالدِّرَّةِ- حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد لوگوں کو نرمی کے ساتھ درہ لگا کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ کرتے (تاکہ جلد سو جائیں اور تہجد کے لئے آنکھ کھل سکے)-

نَشٌّ- نرمی سے ہانکنا (اور نَسٌّ سین سے جیسے ایک روایت میں ہے' زور سے ہانکنا)-

نَزَلْنَا سَبَخَةً نَشَّاشَةً- ہم ایک کھاری تر زمین میں اترے (یعنی بصرہ میں- بعض نے کہا نَشَّاشَةٌ وہ زمین جس کی مٹی نہیں سوکھتی اور وہاں گھاس نہیں اگتی)-

اَلنَّبِيْذُ اِذَا نَشَّ فَلَا يُشْرَبُ- کھجور یا انگور کا شربت جب جوش مارنے لگے تو اس کو نہ پینا چاہئے (لیکن جوش مارنے سے پہلے جب وہ صرف شربت کی طرح شیریں ہو اس کا پینا بالاتفاق جائز ہے- اسی طرح اس پانی کا پینا جو سیندھی یا تاڑ کے درخت میں سے ٹپکتا ہے اور شربت کی طرح شیریں ہوتا ہے اس کو نیرا کہتے ہیں)-

اِنْ نَشَّ الْعَصِيْرُ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ فَدَعْهُ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلًّا- اگر نچوڑا ہوا شیرہ کھجور یا انگور کا جو آگ پر نہ رکھا گیا ہو لیکن اس میں نشہ آجائے تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ سرکہ بن جائے (اس وقت اس کا استعمال درست ہوگا)-

اِذَا نَشَّ الْعَصِيْرُ اَوْغَلَا حَرُمَ- جب شیرہ میں نشہ آجائے یا جوش مارنے لگے تو وہ حرام ہو جائے گا-

مُهُوْرُ نِسَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ اِثْنَا عَشَرَ اُوْقِيَّةً وَّ نَشٌّ- حضرت محمدؐ کی آل کی عورتوں کے مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی کے ہیں-یعنی پانچ سو درہم جس کے ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوتے ہیں)-

نَشْطٌ- باندھنا' جوڑنا' نکلنا' بلا چرخ کے نکالنا' دانتوں سے کاٹنا-

نَشَاطٌ-خوش ہونا' ہلکا ہونا' جلدی کرنا' موٹا ہونا-

اِنْشَاطٌ- خوش کرنا' باندھنا' جوڑنا' گھر والوں اور جانوروں کا تندرست ہونا' دانتوں سے کاٹنا' کھول دینا' چھوڑ دینا' اچک لے جانا' مضبوط کرنا-

تَنَشُّطٌ بمعنی **نَشْطٌ**-اور تجاوز کرنا' تیز چلنا-

اِنْتِشَاطٌ-نشیط پانا (یعنی دشمن کا جو مال راستہ میں ملے) پوست اتارنا' کھل جانا' دانتوں سے نکالنا-

اِسْتِنْشَاطٌ-سمٹ جانا' اکٹھا ہونا-

فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ-گویا رسی سے آپ کو چھوڑ دیا (سحر کا اثر باطل ہوتے ہی آپ کا مزاج خوش اور ہلکا ہو گیا-ایک روایت میں **كَاَنَّمَا نُشِطَ** ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ **نَشَطْتُ الْعُقْدَةَ** کے معنی یہ ہیں کہ میں نے گرہ باندھ دی اور **اَنْشَطْتُهَا** اور **اِنْتَشَطْتُهَا** کے معنی یہ ہیں کہ میں نے اس کو کھول دیا-

رَاَيْتُ كَاَنَّ سَبَبًا مِّنَ السَّمَاءِ دُلِّيَ فَانْتُشِطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اُعِيْدَ فَانْتُشِطَ اَبُوْ بَكْرٍ- میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک رسی لٹکائی گئی آنحضرتؐ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھا لئے گئے پھر دوبارہ رسی لٹکائی گئی تو ابوبکر چڑھا لئے گئے-

دَخَلَ عَلَيْهَا عَمَّارٌ وَّ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَنَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا يا اِنْتَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا- حضرت عمار بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہ ان کی رضاعی بہن تھیں اور زینب بنت ابی سلمہ کو ان کی گود سے چھین لیا (اچک لیا)-

وَذَكَرَ حَيَّاتِ النَّارِ وَعَقَارِبَهَا فَقَالَ وَ اِنَّ لَهَا نَشْطًا وَّنَسْبًا- دوزخ کے سانپوں اور بچھوؤں کا ذکر کیا تو فرمایا وہ اچک کر کاٹیں گے اور ڈنگ ماریں گے (ایک روایت میں **اَنْشَأْنَ بِهٖ نَشْطًا** ہے یعنی اچک اچک کر کاٹنا شروع کریں گے)-

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ- میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے خواہ وہ امر ہم کو خوش لگے یا ناخوش-

فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا-صبح کو خوش خوش اٹھا (کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو عبادت کی توفیق دی)-

لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نِشَاطَهٗ- چاہئے کہ تم میں سے ہر شخص اتنی ہی نماز پڑھے جتنی رغبت اور خوشی کے ساتھ پڑھی جا سکے (اور جب بار معلوم ہو تو چھوڑ دے-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر شخص تم میں سے نماز پڑھے جو باعث خوشی اور نشاط ہے)-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْقُوَّةَ وَالنَّشَاطَ- یا اللہ تعالیٰ مجھ کو طاقت دے اور مزاج کی خوشی' ہلکا پن' جو صحت اور تندرستی کی نشانی ہے-

نَشْغٌ- زور سے چھین لینا' بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' سکھانا-

نُشُوْغٌ-موت کی سختی' پھر اس سے نجات پانا' بے ہوش ہو جانا-

اِنْشَاغٌ-بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' مزدوری دینا' فریاد رسی کرنا-

اِنْتِشَاغٌ- ناس لینا' زور سے چھین لینا-

نَشُوْغٌ-ناس-

نَشْغٌ- بہنا' مارنا' سکھانا' تعلیم دینا' بے ہوش ہو جانا' بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' ہاتھ سے پینا-

اِنْشَاغٌ-علیحدہ ہو جانا-

تَنَشُّغٌ-بے ہوش ہو جانا-

اِنْتِشَاغٌ-ہضم کر لینا-

نَشُوْغٌ-ناس-

لَاتَعْجَلُوْا بِتَغْطِيَةِ وَجْهِ الْمَيِّتِ حَتّٰى يَنْشَغَ اَوْ يَتَنَشَّغَ-میت کا منہ ڈھانپ دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک

کہ بے ہوش ہو جائے (مر جائے)-

اِنَّهٗ ذَكَرَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَشَغَ نَشْغَةً- ابو ہریرہؓ نے آنحضرتؐ کا تذکرہ کیا پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے-

فَاِذَا الصَّبِیُّ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ- دیکھا تو بچہ مرنے کو بے ہوش ہو رہا ہے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ "اپنا منہ چوس رہا ہے)-

هَلْ تَنَشَّغَ فِيْكُمُ الْوَلَدُ- تمہاری اولاد بکثرت ہوئی-

كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ- گویا وہ مرنے کے لئے دم توڑ رہا ہے-

نَشْفٌ- چل دینا' فنا ہو جانا' پی لینا' جذب کر لینا' کپڑے وغیرہ سے پانی لینا' یعنی پونچھنا' سوکھ جانا-

تَنْشِيْفٌ- کپڑے وغیرہ سے پونچھنا-

اِنْشَافٌ- مادہ کے بعد نرجنا-

تَنَشُّفٌ- پونچھنا-

اِنْتِشَافٌ- نشافہ پینا (یعنی وہ پھین جو دوہنے کے وقت دودھ کے اوپر آ جاتا ہے)-

اُكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا وَاتَّخِذُوْهُ مَسْجِدًا- تم اپنا گرجا وہاں جا کر توڑ ڈالو اور یہ پانی اس کی زمین پر چھڑک کر گرجا کے بدلے مسجد بنا دو-

كَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشَّافَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا غُسَالَةَ وَجْهِهٖ- آنحضرتؐ کے پاس ایک تولیہ تھا جس سے آپ چہرے کا پانی پونچھتے (یعنی وضو کے بعد بعض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور نہ پونچھنا افضل سمجھا ہے)-

فَقُمْتُ اَنَا وَ اُمُّ اَيُّوْبَ بِقَطِيْفَةٍ مَا لَنَا غَيْرُهَا- میں اور ام ایوب ایک کمبل لے کر کھڑے ہوئے اور کوئی کپڑا اس کے سوا ہمارے پاس نہ تھا-

نُنَشِّفُ بِهَا الْمَاءَ- اس سے ہم پانی پونچھتے-

اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى بِهٖ صُفْرَةً فَقَالَ اغْسِلْهَا فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ نَشَفَةً لَّنَا فَدَلَكْتُ بِهَا عَلٰى تِلْكَ الصُّفْرَةِ حَتّٰى ذَهَبَتْ- عمار بن یاسرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے آپ نے ان کے جسم پر زردی کا نشان دیکھا (زعفران لگ گئی ہوگی) آنحضرتؐ نے فرمایا جا اس کو دھو ڈال! عمار کہتے ہیں ہمارے پاس ایک کالے پتھر کا جھانواں تھا- ہم نے اس سے زردی کو رگڑا یہاں تک کہ زردی مٹ گئی (عمار نے بے ضرورت زرد خوشبو لگائی ہوگی جو مرد کے لئے منع ہے لیکن شادی بیاہ میں اس کا لگانا بعض نے جائز رکھا ہے اور بعض نے مرد کے لئے مطلقاً ناجائز رکھا ہے)-

اَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ تَرْمِیْ بِالنَّشَفِ ثُمَّ الَّتِیْ تَلِيْهَا تَرْمِیْ بِالرَّضْفِ- تم لوگوں پر فتنے (دین کی خرابیاں) آ پہنچیں پہلا فتنہ تو تم پر کالے جھانوے پھینکے گا- پھر دوسرا فتنہ آگ کی طرح گرم گرم پتھر پھینکے گا (مطلب یہ ہے کہ پہلا فتنہ ہلکا ہوگا' اس سے دین بالکل برباد نہ ہوگا لیکن دوسرا فتنہ بہت سخت ہوگا' وہ دین کو تباہ کر کے جانوں کو بھی تباہ و برباد کرے گا)-

قُلْنَا الْبَلَدُ بَعِيْدٌ وَالْمَاءُ يُنَشَّفُ- ہم نے عرض کیا یارسول اللہؐ ہمارا شہر دور ہے اور پانی تو جذب ہو جاتا ہے' سوکھ جاتا ہے- تو یہ پانی وہاں تک پہنچے گا کیسے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اس پر اور پانی ڈالتے رہو اس سے برکت اور پاکیزگی بڑھے گی- اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ زمزم کا پانی ملکوں میں لے جانا درست ہے اور علماء اور صالحین کا جوٹھا کھانا اور پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتے ہیں اسی طرح ان کے کپڑے وغیرہ)-

يَتَنَشَّفُ بِثَوْبٍ- ایک کپڑے سے پونچھتے تھے-

نَشَفَ الثَّوْبُ الْعَرَقَ- کپڑے نے پسینا جذب کر لیا- (چوس لیا)-

نَشْقٌ يَانَشَقَ- سونگھنا' لٹک جانا-

اِنْشَاقٌ- سنگھانا-

اِسْتِنْشَاقٌ- سونگھنا' ناک میں پانی ڈالنا پھر اس کو دم کے ساتھ باہر نکالنا تاکہ ناک کا رینٹ اور میل وغیرہ نکل جائے-

نَشُوْقٌ- ناس یا ہر چیز جو سونگھنے کے لئے ناک کے پاس رکھی جائے-

كَانَ يَسْتَنْشِقُ فِیْ وُضُوْءِهٖ ثَلٰثًا- آنحضرتؐ وضو میں تین بار ناک میں پانی ڈالتے-

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ وَ ذَكَرَ مِنْهَا الْاِسْتِنْشَاقَ - دس باتیں پیدائشی سنت ہیں ان میں سے ایک ناک میں پانی ڈالنا ہے (ناک کو میل کچیل رینٹ وغیرہ سے صاف رکھنا - ایک روایت میں اِسْتِنْثَار ہے ثائے مثلثہ سے یعنی ناک سنکنا)-

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ نَشُوْقًا وَّ لَعُوْقًا - شیطان ناس بھی ہے اور چاٹنے کی دوا بھی (یعنی ناک اور منہ اس کے اندر جانے کے راستے ہیں)-

كَانَ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ - آنحضرتؐ ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے (آدھے سے یہ اور آدھے سے وہ - یہی روایت زیادہ صحیح ہے اور الگ الگ چلو لینے کی روایت قوی نہیں ہے)-

اَلْاِسْتِنْشَاقُ لَيْسَ مِنَ الْوُضُوْءِ - ناک میں پانی ڈالنا وضو کے فرائض میں سے نہیں ہے - امامیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک وضو کا جزء اور فرض ہے-

نَشَقْتُ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً - میں نے اس سے خوشبو سونگھی-

نَشْلٌ - جلدی سے اتار ڈالنا' اچک لے جانا-

نُشُوْلٌ - دبلا ہونا' کوئی چیز ہانڈی میں سے ہاتھ سے نکال لینا' بلا مصالحہ پکانا-

اِنْتِشَالٌ بمعنی نَشْلٌ ہے-

ذُكِرَ لَهٗ رَجُلٌ فَقِيْلَ هُوَ مِنْ اَطْوَلِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ صَلٰوةً فَاَتَاهُ فَاَخَذَ بِعَضُدِهٖ فَنَشَلَهٗ نَشَلَاتٍ - آنحضرتؐ سے ایک شخص کا تذکرہ آیا - لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ وہ تمام مدینے والوں میں لمبی نماز پڑھتا ہے - پھر وہ شخص آپ کے پاس آیا' آپ نے اس کو تین بار کھینچا-

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قِدْرٍ فَانْتَشَلَ مِنْهَا عَظْمًا - آنحضرتؐ ایک دیگ پر سے گزرے' آپ نے اس میں سے ایک ہڈی (گوشت کی) اٹھالی ابھی وہ پکی نہ تھی (اس کو نَشِيْل کہتے ہیں)-

عَلَيْكَ بِالْمَنْشَلَةِ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک شخص سے کہا جو وضو کر رہا تھا) تو اپنی چھنگلیا کا خیال رکھ جہاں انگشتری پہنے ہے (ایسا نہ ہو وہ مقام سوکھا رہ جائے)-

نَشَمٌ - سفید اور کالے نقطے ہونا-

تَنْشِيْمٌ - سڑ جانا' بدبو شروع ہونا' شروع کرنا' طعنہ مارنا' بلند کرنا' تر ہونا-

تَنَشُّمٌ - شروع کرنا-

مَنْشِمٌ - ایک عطر والی عورت جس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے تھے' کہتے تھے اَشْاَمُ مِنْ عِطْرِ مَنْشِمٍ - یعنی منشم کے عطر سے بھی زیادہ منحوس-

لَمَّا نَشَّمَ النَّاسُ فِيْ اَمْرِهٖ - جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر طعنہ زنی شروع کی' ان کو برا کہنا-

نَشْنَشَةٌ - جلدی سے کھال نکال لینا' ہانڈی کا آواز دینا' جوش مارتے وقت دھکیلنا' زور سے ہلانا' ہانکنا' نکال دینا' جماع کرنا' کھولنا' اتارنا' جھٹکنا' چونچ سے پر اکھیڑنا' جلدی سے کھالینا-

تَنَشْنُشٌ - نقیہ ہو جانا-

اَرْضٌ نَشْنَاشَةٌ - جس زمین میں کچھ نہ اگے-

نَشْنِشَةٌ مِّنْ اَخْشَنَ - (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) یہ ایک پتھر ہے پہاڑ میں سے (ان کے والد حضرت عباس کو پہاڑ متصور کیا اور عبداللہ کو اس کا ایک پتھر - مطلب یہ ہے کہ وہ بھی اپنے والد کی طرح جرأت اور بہادری رکھتے ہیں - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا ایک کلمہ گویا پہاڑ کا ایک پتھر ہے - حربی نے کہا نِشْنِشَه سے مراد شِنْشِنَه ہے یعنی طبیعت اور عادت)-

نَشْوَةٌ - سونگھنا' دریافت کرنا کہ یہ خبر کہاں سے آئی' نشہ ہونا' مست ہونا' بار بار ایک کام کو کرنا-

تَنْشِيَةٌ - مست ہونا-

تَنَشِّيْ اور اِنْتِشَاءٌ اور اِسْتِنْشَاءٌ - سونگھنا-

نَشَا - ہلکی ہوا کا جھونکا-

اِنِ انْتَشٰى لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا - اگر شراب پی کر مست ہو گیا تب تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی (نہایہ میں ہے کہ اِنْتِشَاء مقدمہ سکر یعنی نشہ کا شروع - بعض نے کہا رَجُلٌ نَشْوَانٌ' مست آدمی)-

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ - جو شخص شراب پیے

لیکن اس کو نشہ نہ ہو-

وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ قَالَهٗ عُمَرُ لِنَشْوَانِ -حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جو رمضان میں شراب پی کر مست ہو گیا تھا- ارے تیری خرابی ہمارے تو بچے بچے روزہ دار ہیں (اور تو بڑا ہو کر روزہ نہیں رکھتا اس پر ایسے متبرک مہینے میں شراب پیتا ہے)-

اِذَا اسْتَنْشَيْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ - جب تو ناک میں پانی ڈالے اور ناک سنکے-

دَخَلَ عَلَيْهَا مُسْتَنْشِيَةٌ مِّنْ مُّوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ - حضرت خدیجہؓ کے پاس ایک کاہنہ عورت قریش کی عورتوں میں سے آئی-

اِنَّهٗ يَعْلَمُ النَّشْوَ مِنَ الْبُعُوْضَةِ - ایک ایک مچھر کی پیدائش اور اس کا مقام وہ جانتا ہے-

كَيْفَ يَحْتَجِبُ عَنْكَ مَنْ اَرَاكَ قُدْرَتَهٗ فِيْ نَفْسِكَ نَشْوَكَ وَلَمْ تَكُنْ - تجھ پر وہ خداوند کیونکر پوشیدہ رہے گا جس نے اپنی قدرت تیرے نفس میں تجھ کو دکھلائی (یعنی تجھ کو پیدا کیا جب تو معدوم تھا)-

اِذَا اُخِذَ شَارِبُهٗ وَقَدِ انْتَشٰى ضُرِبَ ثَمَانِيْنَ - اگر کوئی نبیذ پی کر مست ہو جائے پھر مستی کی حالت میں پکڑا جائے تو اس کو اسی کوڑے لگائیں گے-

اَيُّهَا النَّاشِئُوْنَ -نو جوانو!-

بابُ النّون مع الصاد

نَصْبٌ - تھکانا' دردمند کرنا' رکھنا' اٹھانا' دشمنی رکھنا' گانا' سامنے کھڑا کرنا' زمین میں گاڑنا' منصب عطا کرنا' ظاہر کرنا' زبر دینا-

نَصَبٌ -تھک جانا' کوشش کرنا-

تَنْصِيْبٌ -رکھنا اور اٹھانا-

مُنَاصَبَةٌ -مقابلہ کرنا' دشمنی کرنا-

اِنْصَابٌ -تھکانا' ماندہ کرنا' دردمند کرنا' ایک حصہ دلانا-

تَنَصُّبٌ -اٹھ جانا' سیدھا ہو جانا-

نَاصِبٌ -تھکانے والا' فکر اور رنج دینے والا-

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْدِفِيْ اِلٰى نُصُبٍ مِّنَ الْاَنْصَابِ فَذَبَحْنَا لَهٗ شَاةً وَّجَعَلْنَاهَا فِيْ سُفْرَتِنَا فَلَقِيَنَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَدَّمْنَاهُ السُّفْرَةَ فَقَالَ لَا اٰكُلُ مِمَّا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ - (زید بن حارثہؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے مجھ کو اپنے ساتھ ایک جانور پر سوار کر لیا اور مشرکوں کے تھانوں میں سے ایک تھان کی طرف نکلے (یعنی اس بت یا پتھر کی طرف جہاں مشرک جانور کاٹا کرتے تھے یا اس پتھر کی طرف جس کے سامنے مشرک جانور کاٹ کر اس کو رنگ دیتے تھے اس پتھر کی پوجا بھی کرتے تھے) خیر ہم نے وہاں آنحضرتؐ کے لئے ایک بکری کاٹی اور اس کو اپنے توشہ دان (دسترخوان) میں رکھ لیا اتنے میں زید بن عمرو بن نفیل ہم کو ملے ہم نے وہی توشہ دان ان کے سامنے رکھا- زید نے کہا- میں وہ جانور نہیں کھاتا جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے (یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسے جانور میں سے کیسے کھایا اور بت کے سامنے ذبح کرنا کیونکر گوارا کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں کہیں یہ نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس میں سے کھایا- دوسرے یہ احتمال ہے کہ زید نے یہ کام اپنی رائے سے کیا ہو وہ آنحضرتؐ کی طرح معصوم نہ تھے اور آپ کو اس کی اطلاع ہی نہ ہوئی ہو کہ یہ بکری ہے تھان پر کاٹی گئی تیسرے یہ بھی احتمال ہے کہ شاید زید نے اپنے کھانے کے لئے یہ بکری کاٹی ہو اور اتفاقاً یہ ذبح اس مقام پر ہو گیا جہاں وہ بت یا پتھر نصب تھا- مگر انھوں نے اس بت یا پتھر کی تعظیم کے لئے اس کو نہ کاٹا ہو- بعض نے کہا تھان سے یہاں وہ پتھر مراد ہے جہاں لوگ جانور کاٹا کرتے تھے اور ایسے پتھر پر کاٹنے سے جانور حرام نہیں ہوتا- لیکن زید بن عمرو یہ سمجھے کہ وہ غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا گیا اس وجہ سے اس کا کھانا گوارا نہیں کیا- اور زید بن عمروؓ بہت سی باتوں میں کفار ان قریش کے مخالف تھے)-

فَخَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ ثُمَّ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ - (ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں- جب میں نے حرم میں جا کر اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو قریش کے لوگوں نے مجھ کو مارنا شروع کیا)

میں بیہوش ہو کر گر پڑا پھر اٹھا (ہوش آیا) تو گویا میں ایک لال پتھر ہوں (جس پر جانور کاٹے جاتے ہیں یعنی سر سے پاؤں تک لہو لہان ہوں)۔

وَذَا النُّصُبُ الْمَنْصُوْبُ لَا تَعْبُدَنَّهٗ
وَلَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ وَاللّٰهَ فَاعْبُدَا

(اعشیٰ نے آنحضرتؐ کی مدح کی ہے اسی میں کا ایک شعر یہ ہے) یہ جو بت کھڑا کیا گیا ہے اس کو مت پوج اور شیطان کو بھی نہ پوج بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کو پوج۔

ذَاتُ النُّصُبِ۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے چار برید پر۔

لَایَنْصِبُ رَأْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُهٗ۔ نہ تو رکوع میں سر اونچا رکھے نہ جھکائے (بلکہ پشت اور سر برابر رکھے مشہور روایت یوں ہے لَا يُصَبِّیْ وَلَا يُصَوِّبُ۔ اس کا ذکر گزر چکا)۔

اَنَصَبَ ابْنُ عُمَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا عبداللہ بن عمرؓ نے یہ حدیث آنحضرتؐ تک پہنچائی (اس کو مرفوع کیا۔ وہ حدیث یہ ہے سب سے زیادہ پلید اور گندا گناہ یہ ہے کہ آدمی عورت کا مہر نہ دے اس پر ظلم کرے)۔

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّىْ يُنْصِبُنِىْ مَا اَنْصَبَهَا مِنْهُ۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اس کو تکلیف دے وہ مجھ کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

مَايُنْصِبُكَ مِنْهُ۔ تجھ کو دجال سے کیا تکلیف پہنچی ہے (ایک روایت میں مَايُضْنِيْكَ ہے یعنی تو کیوں دبلا ہو رہا ہے)۔

وَلٰكِنْ عُمْرَتَكَ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكَ يانَصْبِكَ۔ یعنی تیرے عمرے کا ثواب اتنا ہی ہوگا جتنا تجھ کو عمرے پر خرچہ کرنا پڑے (جس قدر خرچ زائد ہوگا ثواب بھی زائد ہوگا۔ ایک روایت میں یوں ہے۔ جتنی تجھ کو مشقت اور تکلیف ہو)۔

لَايُنْصِبُنِىْ اِلَّا اِيَّاهُ۔ مجھ کو بس وہی تکلیف دیتا ہے۔

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ يَنْصَبُ۔ مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جس کو تقدیر پر یقین ہو پھر وہ رنج اٹھائے (خستہ اور ماندہ ہو کیونکہ تقدیر میں جو لکھا ہے اس کا ہونا ضرور ہے اور اس سے بچنے کی کوئی شکل نہیں پھر اس پر رنج کرنا در ماندہ ہو جانا فضول ہے)۔

لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ یا وَلَا نُصُبَ۔ نہ وہاں شور ہوگا نہ تھکاوٹ اور ماندگی ہوگی۔

كَانَ رَبَاحٌ يُحْسِنُ غِنَاءَ النَّصْبِ۔ رباح عرب کا گانا جس کو نصب کہتے تھے، خوب گاتا تھا۔

فَقُلْنَا لِرَبَاحِ ابْنِ الْمُغْتَرِفِ لَوْنَصَبْتَ لَنَا نَصْبَ الْعَرَبِ۔ کاش تم عرب کے گانے کی طرح ہم کو گانا سناؤ۔

كُلُّهُمْ كَانَ يَنْصِبُ۔ ان میں سب لوگ گاتے تھے۔

ذَاتُ مَنْصَبٍ۔ ایک خوبصورت عورت یا عالی خاندان بڑے درجے والی عورت۔

وَلَا يَنْصُبُ الْمَجْلِسَ۔ مجلس میں عمدہ مقام نہ ڈھونڈے (بلکہ جہاں جگہ پائے وہاں بیٹھ جائے)۔

نَصَبَنِىْ لِلنَّاسِ۔ لوگوں میں مجھ کو نمودار کیا (اپنے پیچھے پلنگ پر بٹھایا)۔

فِىْ حَقِّ مَنْصِبِهٖ۔ اپنی قدر اور مرتبہ کے باب میں۔

نِصَاب۔ اصل اور ہر چیز کا شروع اور اصطلاح شرح میں مال کی وہ مقدار جس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ مثلاً بیس دینار، دو سو درہم، پانچ اونٹ، چالیس بکریاں۔

عَلٰى جَلِيْلِ نِصَابِهٖ۔ اپنے بڑے مرتبہ پر۔

تَنْزِيْهُ نِصَابِهِمْ۔ ان کے مرتبہ کی پاکیزگی۔

نَاصِبُ اور نَوَاصِبُ اور نَاصِبَة۔ وہ گروہ جو حضرت علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے، ان کو برا کہتا ہے۔ (اس کی جمع نَوَاصِبُ ہے)۔

مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ۔ جو کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا منہ سیدھا کرے (یعنی اس سے دعا مانگے سوال کرے)۔

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاَنْصَابُ قَالَ مَا ذَبَحُوْهُ لِاٰلِهَتِهِمْ۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا انصاب کیا ہے؟ (جس کو قرآن میں رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فرمایا گیا ہے) آپ

نے کہا انصاب وہ جانور ہیں جن کو مشرک اپنے معبودوں کی تعظیم کے لئے کاٹتے تھے (تو جب کوئی جانور غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا گیا- مثلاً بادشاہ یا پیر یا پیغمبر یا ولی یا مرشد کی تعظیم کے واسطے وہ حرام ہو گیا اگرچہ کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے)-

اِنَّ الدُّنْیَا تُنْصَبُ لِلْمُؤْمِنِ عِنْدَ الْمَوْتِ کَاَحْسَنِ مَا کَانَتْ - دنیا مرتے وقت بہت اچھی حالت میں مسلمان کے سامنے کھڑی کی جاتی ہے-

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ دُعِیَ النَّبِیُّ وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةُ فَیُنْصَبُوْنَ لِلنَّاسِ فِیْ تَلٍّ مِّنَ الْمِسْكِ - جب قیامت کا دن ہوگا تو آنحضرتؐ اور امیر المومنین (علی بن ابی طالب) اور دوسرے سب امام بلائے جائیں گے اور مشک کے ایک ٹیلے پر کھڑے کئے جائیں گے اِلَیْكَ نَصَبْتُ یَدِیْ - میں نے اپنا ہاتھ تیرے سامنے اٹھایا (تجھ سے دعا کی)-

نَصَبَنِیْ - تعلیم اور افتا کے لئے مجھ کو مقرر کیا-

لَاتَجْعَلْنِیْ لِنِقْمَتِكَ نَصَبًا - مجھ کو اپنے غصہ کا نشانہ مت بنا-

نَصِیْبِیْن - ایک شہر ہے شام اور عراق کے درمیان' وہاں کے جن آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے-

سَبْعَةٌ لَّهَا اَنْصِبَاءٌ وَّثَلٰثَةٌ لَّا اَنْصِبَاءَ لَهَا - سات پانسوں کے تو حصے ہیں اور تین کے حصے نہیں (کل دس پانسے ہیں)-

نَصْتٌ - خاموش رہ کر کسی کی بات سنا (جیسے اِنْصَاتٌ ہے) اور خاموش رہنا-

تَنَصُّتٌ - خاموش بنا-

اِنْتِصَابٌ - بہ معنی نَصْتٌ ہے-

اِسْتِنْصَاتٌ - خاموشی چاہنا-

اِذَا قَالَ الْحِذَامُ فَاَنْصِتُوْهَا فَاِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حِذَامٌ - جب حذام کوئی بات کہے تو خاموش رہ کر اس کی بات سنو! بات وہی ہے جو حذام نے کہی-

وَاَنْصَتَ وَلَمْ یَلْغُ - اور خاموش رہ کر (خطبہ سنا) بیہودہ بات منہ سے نہیں نکالی-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَاتَكُنْ اَوَّلَ مَنْ غَدَرَ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنْصِتُوْنِیْ اَنْصِتُوْنِیْ - ایک شخص نے طلحہؓ سے کہا جب وہ بصرے میں گئے (جنگ جمل میں شریک ہونے کو) میں تم کو خدا کا حوالہ دیتا ہوں تم پہلے عہد شکن مت بنو (یعنی حضرت علیؓ سے بیعت کرنے کے بعد جب ان سے جنگ کرو گے تو عہد شکن ہو گے) طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا میری بات خاموش رہ کر سنو خاموش رہ کر سنو-

ثُمَّ یَنْصُتُ اِذَا تَكَلَّمَ - جب خطیب خطبہ شروع کرے تو خاموش رہ کر سنے-

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ - عالموں کی بات سننے کے لئے خاموش رہنے کا بیان یا خاموش کرنے کا-

اِسْتَنْصِبِ النَّاسَ - لوگوں سے کہہ خاموش رہیں-

ثُمَّ یُنْصِتُ - پھر خاموش رہ کر سنے-

وَ اَنَا خَطِیْبٌ اِذَا اَنْصَتُوْا - قیامت کے دن جب لوگ پروردگار کے سامنے خاموش ہو جائیں گے تو میں عرض کروں گا' ان کی طرف سے عذر معذرت کروں گا-

''آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو''

نَصْحٌ یَانُصْحٌ یَانَصَاحَةٌ یَانَصَاحِیَةٌ یَانَصِیْحَةٌ - بھلائی کی بات سمجھانا' وعظ کرنا' سچی محبت رکھنا-

نَصْحٌ اور نُصُوْحٌ - خلوص' سیراب ہو جانا' سینا' خالص کرنا' صاف کرنا' پانی برسانا' موٹا ہونا-

تَنَصُّحٌ - سینا' ناصح کے مشابہ ہونا-

اِنْتِصَاحٌ - نصیحت قبول کرنا-

تَوْبَةٌ نَّصُوْحٌ - خالص سچے دل سے توبہ' کہ پھر گناہ کرنے کی نیت نہ ہو-

اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِكِتَابِهٖ وَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ - دین کیا چیز ہے نصیحت اللہ کے لئے (اس کی توحید کا اعتقاد رکھنا عبادت خالص اس کی رضامندی کے لئے کرنا نہ دکھلاوے کے لئے نہ لوگوں سے ڈر کر ان سے شرم کر کے ان کے طعن و تشنیع سے بچنے کو) اور اس کے رسول کے لئے (آپ کی نبوت کی تصدیق کرنا' آنحضرتؐ کے اوامر اور

نواہی کا پابند رہنا) اور اس کی کتاب کے لئے (قرآن کی تصدیق کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کے الفاظ اور معانی دونوں پروردگار کا کلام ہیں' اس کو سمجھ کر پڑھنا' اس پر عمل کرنا اس کو زندگی کا دستور العمل بنانا) اور مسلمانوں کے حاکموں کے لئے (جب تک وہ شریعت پر چلتے رہیں ان کے خیر خواہ رہنا دنیوی معاملات میں ان کی اطاعت کرنا' ان سے بغاوت اور سرکشی نہ کرنا' ان کے ظلم اور بدخلقی پر صبر کرنا) اور عام مسلمانوں کے لئے (ان کے دین اور دنیا کی اصلاح کی فکر کرنا' قومی ترقی اور اصلاح تمدن اور تہذیب اخلاق میں کوشش کرنا' ان کی تعلیم کے ذرائع آسان کرنا' ان کے یتامیٰ اور بیواؤں اور معذوروں اور محتاجوں کی پرورش کی سبیل کرنا)-

وَيَنْصَحُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ- جب وہ حاضر ہو یا غائب ہو دونوں حالتوں میں اس کا خیر خواہ رہے (نہ یہ کہ منافقوں کی طرح منہ پر تو دوست اور پیٹھ پیچھے دشمن رہے)-

فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ- آنحضرتؐ نے مجھ سے اسلام پر قائم رہنے کی شرط کرائی اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی (ذمی کی بھی خیر خواہی لازم ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے امن میں ہے' اس کو نیک بات سمجھائے اگر مشورہ دے تو مفید مشورہ دے)-

اَلتَّوْبَةُ النَّصُوحُ هِيَ خَالِصَةٌ لَا يُعَاوِدُ بَعْدَهَا الذَّنْبَ- توبہ نصوح خالص سچی توبہ جس کے بعد پھر وہ گناہ نہ کرے-

حَتّٰى اُنَاصِحَكَ فِي التَّوْبَةِ- یہاں تک کہ میں تیرے سامنے سچی توبہ کروں-

وَشُدَّهُمَا بِنِصَاحٍ- ایک ڈوری سے ان دونوں کو باندھ دیا-

نَصَاحَةُ الْاَلْفَاظِ- الفاظ کا خلوص اور وضوح-

نَصَحْتُ الرِّيَّ- میں پی کر چھک گیا' سیراب ہو گیا-

نَاصِحُ الْجَيْبِ- صاف دل-

ثَلٰثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهَا قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَّ عَدَّمِنْهَا النَّصِيْحَةَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ- تین باتوں پر کسی مسلمان آدمی کا دل تنگ نہیں ہوتا- ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کے حاکموں سے خلوص رکھے (ان کا خیر خواہ رہے)-

نَصْرٌ يا نُصُوْرٌ- مدد کرنا' نجات دلانا و چھڑانا' زور دینا' برسانا-

مُنَاصَرَةٌ- ایک دوسرے کی مدد کرنا-

تَنْصِيْرٌ- نصرانی بنانا-

تَنَصُّرٌ- نصرانی ہو جانا-

تَنَاصُرٌ- ایک دوسرے کی مدد کرنا' ایک خبر سے دوسری خبر کی تصدیق کرنا-

اِنْتِصَارٌ- بدلہ لینا' غائب ہونا-

اِسْتِنْصَارٌ- مدد کی درخواست کرنا' فریاد چاہنا-

اَنْصَار- مدینہ کی دو قومیں اوس اور خزرج جو آنحضرتؐ پر ایمان لائیں' آپ کی مدد کی-

نَاصِرَہ- فلسطین میں جلیل کا وہ گاؤں جہاں حضرت عیسیٰ نے پرورش پائی-

كُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِيْرَانِ- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا محرم ہے (یعنی اس کی جان اور عزت پر' اسی طرح اس کے مال پر حملہ کرنا اس کو حرام ہے) دو مسلمان دو بھائی ہیں' ایک دوسرے کے مددگار اور قوت بازو-

فَاِنَّ نَصْرَهٗ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَاْخُذَ بِقِرٰى لَيْلَتِهٖ- ایک مسلمان مسافر کسی ملک میں آئے (اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو اور ہلاکت کا ڈر ہو) تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا (اس کو کھانا کھلانا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ رات کا کھانا حاصل کرلے (اگر کوئی مسلمان اس کو نہ کھلائے تو بقدر اپنے کھانے کے وہ دوسرے بھائی مسلمان کا مال لے سکتا ہے گو بالجبر سہی)-

اِنَّ هٰذِهِ السَّحَابَةَ تَنْصُرُ اَرْضَ بَنِيْ كَعْبٍ- یہ ابر تو بنی کعب کی زمین پر پانی برسائے گا (بنی کعب سے مراد خزاعہ کے لوگ ہیں جن کو قریش نے عہد شکنی کر کے صلح کے بعد حرم میں مار ڈالا تھا- ان میں سے ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے مدد چاہی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی یہ ابر کا ٹکڑا مع

ان فرشتوں کے جو اس پر معین ہیں بنی کعب کی مدد کرے گا)۔

لَا یَأُمَّنَّکُمْ اَنْصَرُ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو وہ تمہاری امامت نہ کرے۔

فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ۔ تیری یہی مدد ہے جو تو اپنے مسلمان بھائی کی کرے گا (ظالم ہونے کی صورت میں اس کو ظلم سے روکے گا)۔

اِمْرَأٌ تَنَصَّرَ۔ وہ ایک آدمی تھا جو نصرانی ہو گیا تھا۔

مَنْ يَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ سے مجھ کو کون بچائے گا۔

مَنْ کَانَ فِیْ نُصْرَةِ اَخِيْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ نُصْرَتِهٖ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

سُمُّوا النَّصَارٰی نَصَارٰی لِاَنَّهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ نَزَلَتْهَا مَرْيَمُ بَعْدَ رُجُوْعِهَا مِنْ مِّصْرَ۔ (امام علی بن موسیٰ رضا نے فرمایا) نصاریٰ کو نصاریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ شام کے ایک گاؤں سے نکلے (جس کا نام نصوریہ یا ناصرہ تھا) حضرت مریمؑ مصر سے لوٹ کر وہاں آ کر ٹھہری تھیں (بعض نے کہا نصاریٰ ان کا نام اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰؑ کی مدد کی)۔

سُمِّیَ النَّصَارٰی نَصَارٰی لِقَوْلِ عِيْسٰی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ۔ (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) نصاریٰ کو نصاریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف میرا کون مددگار ہوتا ہے (اس وقت آپ کے ساتھیوں نے کہا تھا ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں)۔

شِعَارُنَا يَوْمَ الْاَحْزَابِ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ ہمارا شعار جنگ احزاب میں ''حٰم لا ینصرون'' تھا (شعار وہ مصطلح لفظ جو ایک فریق والے اپنے فریق کو اندھیرے میں پہچان لینے کے لئے ٹھہرا لیں)۔

نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔ مجھ کو تو مشرقی ہوا سے مدد دی گئی اور عاد کی قوم والے پچھوا (مغربی ہوا) سے تباہ کئے گئے، پچھوا کی آندھی بہت سرد اور سخت ہوتی ہے)۔

اَبُوْ جَعْفَرِ مَنْصُوْر۔ امام جعفر صادقؑ کے زمانہ میں خلیفہ عباسی تھا۔

نَصِيْرُ الدِّيْنِ طُوْسِیْ۔ امامیہ فرقے کے بڑے عالم گزرے ہیں ان کا نام محمد بن محمد بن حسن طوسی تھا۔

حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ الْحَلَّاجُ۔ صوفیوں میں مشہور ہے جو علماء کے فتووں سے قتل کیا گیا۔ یہ سُبْحَانِیْ ما اعظم شانی اور انا الحق کہتا تھا۔

نَصٌّ۔ اٹھانا، ظاہر کرنا، اخیر تک چلانا، حرکت دینا، ایک کے اوپر ایک رکھنا معین کرنا، کھڑا کرنا، لکھوانا، پیدا کرنا، آواز دینا، جوش مارنا۔

مُنَاصَّةٌ۔ جھگڑا کرنا۔

اِنْتِصَاصٌ۔ جلوے کی مسند یا کرسی پر بیٹھنا، سیدھا ہونا، منقبض ہونا، بلند ہونا۔

نَصٌّ۔ ہر چیز کی انتہا اخیر اور اصطلاح اصول میں وہ کلام جس کا مطلب صاف ہو۔

مِنَصَّة۔ وہ مسند یا کرسی جو دلہن کو بٹھانے کے لئے رکھی جاتی ہے۔

مَنَصَّةٌ۔ مسہری۔

لَمَّا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ سَارَ الْعَلَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ آنحضرتؐ جب عرفات سے لوٹے تو اونٹنی کو بیچ بیچ کی چال چلاتے (یو یہ دلکی چال نہ تیز نہ سست) پھر جب جگہ کشادہ پاتے (کسی کو صدمہ پہنچنے کا ڈر نہ ہوتا) تو تیز چلاتے۔

مَاکُنْتِ قَائِلَةً لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارَضَكِ بِبَعْضِ الْفَلَوَاتِ نَاصَّةً قُلُوْصًا مِنْ مَّنْهَلٍ اَلٰی مَنْهَلٍ۔ تم اس وقت کیا کہو گی جب آنحضرتؐ کسی میدان میں تمہارے سامنے آ جائیں اور تم اونٹنی کو ایک پانی سے دوسرے پانی کی طرف بھگا رہی ہو (یہ بیوی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب انھوں نے بصرے جانے کا قصد کیا)۔

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَةُ اَوْلٰی۔ جب عورتیں جوانی کی پوری حد کو پہنچ جائیں، اپنے حقوق آپ طلب کر سکیں جھگڑا (اور فریاد خود کر سکیں) اس وقت ان پر ددھیال والوں کا حق نھیال والوں سے زیادہ ہوگا (یعنی باپ، دادا یا چچا یا

بھائی کا اختیار ماں سے زیادہ ان پر ہوگا)۔

اِحْذَرُوْنِیْ فَاِنِّیْ لَا اُنَاصُّ عَبْدًا اِلَّا عَذَّبْتُہٗ۔ (اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے) مجھ سے ڈرتے رہو جس بندے سے میں پورا حساب لوں گا تو اس کو عذاب کروں گا (کیونکہ پورے حساب میں ٹھیک اترنا ناممکن ہے)۔

مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَنَصَّ لِلْحَدِیْثِ مِنَ الزُّھْرِیِّ۔ ابن شہاب زہریؒ سے زیادہ میں نے حدیث کو سند کے ساتھ نقل کرنے والا نہیں دیکھا۔

اِنَّہٗ تَزَوَّجَ بِنْتَ السَّائِبِ فَلَمَّا نُصَّتْ لِتُھْدٰی اِلَیْہِ طَلَّقَھَا۔ عبداللہ بن زمعہ نے سائب کی بیٹی سے نکاح کیا۔ جب اس کو تخت پر بٹھایا دولہا کو دکھانے کے لئے' تو عبداللہ نے اس کو طلاق دے دی (اس کی صورت پسند نہ آئی ہوگی)۔

وَیُلْقٰی لَہٗ مَنَصَّۃٌ۔ ان کے لئے ایک پلنگ بچھایا جائے۔

یَنُصُّھُمْ۔ ان کی رائے لینا چاہتا تھا (یعنی ہرقل بادشاہ روم)۔

نَصُّ الْقُرْاٰنِ وَنَصُّ السُّنَّۃِ۔ قرآن کا نص اور حدیث کا نص یعنی ان کے ظاہری معنی۔

فَنَصَّ رَاحِلَتَہٗ فَاَذْلَفَتْ کَالظَّلِیْمِ۔ آپ نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا وہ شتر مرغ کی طرح تیز چلنے لگی۔

نُصَّۃ۔ بالوں کا ایک چٹلا یا جو بال عورت کے منہ پر سر سے گرتے ہوں۔

نَصِیْص۔ تیز' بلند۔

نَضْعٌ۔ ایک پہاڑ ہے سرخ حجاز کے نشیبی حصہ میں۔

نَصْعٌ۔ (بحرکات ثلثہ نون) سفید چمڑا یا بہت سفید کپڑا (اسی سے کہتے ہیں اَبْیَضُ نَاصِعٌ یعنی خالص سفید)۔

اَصْفَرُ نَاصِعٌ۔ خالص زرد۔

نُصُوْعٌ اور نَصَاعَۃٌ۔ صاف کرنا' خالص ہونا' واضح ہونا' بہت سفید ہونا' جلنا' پیاس بجھانا' اقرار کرنا' ادا کرنا۔

اِنْصَاعٌ۔ حق کا اقرار کرنا یا ادا کرنا' بدی کے لئے مستعد ہونا' جنگ کا عزم کرنا۔

اَلْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَھَا وَتَنْصَعُ طِیْبَھَا۔ مدینہ طیبہ بھٹی ہے میل کچیل نکال کر پھینک دیتی ہے اور پاکیزہ کو جدا کر دیتی ہے (ایک روایت میں یَنْصَعُ طِیْبُھَا ہے یعنی اس میں جو پاکیزہ ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے اور پلیدی سے جدا ہو جاتا ہے' یہ حدیث آنحضرتؐ نے اس وقت فرمائی جب ایک گنوار نے مدینہ میں آ کر آپ سے بیعت کی۔ پھر کہنے لگا۔ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ میں مدینہ سے چلا جاتا ہوں۔ طیبی نے کہا یہ حکم آنحضرتؐ کے عہد مبارک سے متعلق ہے یا اخیر زمانہ سے متعلق ہوگا۔ جب دجال نکلے گا اور مدینہ تین بار سخت جھونکے زلزلہ کے کھائے گا۔ ہر ایک کافر اور منافق مدینے سے نکل جائے گا۔ بعض نے کہا ہر ایک زمانہ سے متعلق ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مدینہ انہی لوگوں کو اپنے میں رہنے دیتا ہے جو محض رضائے خدا اور رسولؐ کے طالب ہوں نہ کہ عیش و عشرت کے۔ ایسے لوگ جو فاسق' فاجر عیش و عشرت کے طالب ہوں وہ مدینہ سے نکل بھاگتے ہیں اور وہاں کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتے)۔

وَنَصَاعَۃُ لَفْظِہٖ۔ اس کے الفاظ کی وضاحت اور صفائی۔

وَکَانَ مُتَبَرَّزُ النِّسَاءِ بِالْمَدِیْنَۃِ قَبْلَ اَنْ تُبْنَی الْکُنُفُ فِی الدُّوْرِ الْمَنَاصِعَ۔ مدینہ میں جب تک گھروں میں پاخانے نہیں بنے تھے عورتیں پاخانے کے لئے مناصع جایا کرتیں۔ (مناصع مدینہ کے باہر وہ مقامات تھے جہاں لوگ پاخانہ پھرا کرتے)۔

اِنَّ الْمَنَاصِعَ صَعِیْدٌ اَفْیَحُ خَارِجَ الْمَدِیْنَۃِ۔ مناصع ایک کشادہ میدان ہے مدینہ کے باہر۔

نِصْفٌ۔ آدھے تک پہنچ جانا۔

نَصْفٌ اور نَصَافَۃٌ اور نِصَافَۃٌ۔ آدھا لے لینا' آدھوں آدھ بانٹ دینا' آدھا گلاس پی جانا۔

نُصُوْفٌ۔ آدھا سرخ آدھا سبز ہونا۔

نَصْفٌ اور نِصَافٌ اور نَصَافٌ اور نِصَافَۃٌ اور نَصَافَۃٌ۔ خدمت کرنا۔

تَنْصِیْفٌ۔ آدھے پھل سرخ آدھے سبز ہونا' اوڑھنی اڑھانا' آدھوں آدھ کر دینا' آدھی سیاہ آدھی سفید ہونا۔

مُنَاصَفَۃٌ۔ آدھوں آدھ تقسیم کر لینا۔

اِنْصَافٌ - آدھے تک پہنچنا' خدمت کرنا' انصاف کرنا' مدعی اور مدعا علیہ سے برابر سلوک کرنا عدل کے ساتھ' دوپہر کو چلنا' آدھا لے لینا' جلدی کرنا-

تَنَصُّفٌ بمعنی اِنْصَافٌ ہے - اوڑھنی اوڑھنا' خدمت کرنا' خدمت لینا' طلب کرنا' عاجزی کرنا' انصاف کی درخواست کرنا-

تَنَاصُفٌ - انصاف دلانا-

اِنْتِصَافٌ - انتقام لینا' اوڑھنی اوڑھنا-

نَاصِفٌ اور نَصِيْفٌ - خادم-

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ - صبر ایمان کا آدھا حصہ ہے (صبر سے مراد ورع ہے یعنی حرام اور ممنوع کاموں سے بچنا- عبادت کی دو ہی قسمیں ہیں- ایک اوامر کا بجالانا (جس کو نسک کہتے ہیں) دوسرے نواہی سے پرہیز کرنا (جس کو ورع کہتے ہیں) تو صبر نصف ایمان ہوا-)

لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مَا فِى الْاَرْضِ مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ - اگر کوئی تم میں سے ساری زمین کا غلہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کو اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا صحابہ کو ایک مد یا آدھا مد غلہ خرچ کرنے میں ملا ہے-

لَمْ يَغْذُهَا مُدٌّ وَّلَا نَصِيْفٌ - نہ ایک مد اس کی غذا ہوئی نہ آدھا مد-

اِمْسَحُوْا عَلَى النَّصِيْفِ وَالْمُوْقِ - سر بندھن اور موزے پر مسح کرلو (سر کھولنے اور موزہ اتارنے کی ضرورت نہیں)-

نَصِيْفُ اِحْدَاهُنَّ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - بہشت کی حوروں کی اوڑھنی دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے-

مَتٰى اَلْقَ زِنْبَاعَ بْنَ رَوْحٍ بِبَلْدَةٍ لِىَ النِّصْفُ مِنْهَا يَقْرَعُ السِّنَّ مِنْ نَدَمٍ - میں زنباع بن روح سے اس شہر میں کب ملوں گا جس سے انصاف کرانے کے لئے شرمندگی سے دانت کٹکٹا رہے ہیں-

وَلَا جَعَلُوْا بَيْنِىْ وَ بَيْنَهُمْ نِصْفًا - نہ میرے اور ان کے درمیان آدھوں آدھ بانٹا-

بَيْنَ الْقِرْاٰنِ السَّوْءِ وَ النَّوَاصِفِ - بری صحبت اور پتھروں کے درمیان-

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَىْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ - دن کے بلند ہونے پر اس اونٹنی کے ہاتھ اس طرح پلٹا کھاتے ہیں جیسے لمبی عورت ادھیڑ کے اپنے بچے کے مرنے پر-

نَصَفٌ - وہ اونٹنی جس کی عمر جوان اور ادھیڑ کے درمیان ہو-

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ - جب اس مقام میں پہنچے جو آدھوں آدھ مسافت پر باقی تھا (یعنی دونوں درختوں کے بیچا بیچ فاصلہ پر)-

حَتّٰى اِذَا اَنْصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ - جب آدھے راستہ پر پہنچ گیا تو موت آ گئی-

دَخَلَ الْمِحْرَابَ وَ اَقْعَدَ مِنْصَفًا عَلَى الْبَابِ - حضرت داؤدؑ عبادت خانہ میں چلے گئے اور باہر دروازے پر (پہرے کے لئے ایک خادم کو بٹھا دیا)-

فَجَاءَ نِىْ مَنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِىْ مِنْ خَلْفِىْ - ایک خدمت گار آیا اس نے میرے کپڑے میرے پیچھے سے اٹھائے-

اَلْعَوَانُ النَّصَفُ - عوان وہ جانور جو آدھی عمر کا ہو-

اَلْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ - تم دونوں کو آدھوں آدھ ثواب ملے گا-

فَقُتِلَتِ السَّبْعَةُ فَقَالَ لِصَاحِبَيْهِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا - ساتوں انصاری جو جنگ کے لئے نکلے مارے گئے' تب آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا ہم نے اپنے یاروں کے ساتھ انصاف نہیں کیا (یعنی چاہئے یہ تھا کہ قریش کے لوگ بھی نکلتے اور مارے جاتے - مگر انصار ہی برابر ایک کے بعد ایک نکلتے رہے- بعض نے یوں روایت کیا ہے مَا اَنْصَفَنَا اَصْحَابُنَا یعنی ہمارے یاروں نے انصاف نہیں کیا (میدان جنگ سے بھاگ گئے دوسروں کو چھوڑ گئے)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ نِصْفُ الْمِيْزَانِ - سبحان اللہ آدھا ترازو اعمال کا بھر دے گا-

يَسْتَاْذِنُهٗ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ - دو پہروں کو ان سے اذن چاہتے تھے-

يَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰے اَنْصَافِهِمْ - ان کی ازاریں ان کی کمر پر بندھی ہوں گی یا آدھی پنڈلی تک ہوں گی۔

يَخْرُجُ مِنَّا ثَلٰثُوْنَ حِبْرًا فَتَلْتَقِىْ بِمَكَانٍ مَّنْصَفٍ - ہمارے تیس عالم نکلیں گے اور دونوں فریق کے بیچا بیچ مقام میں جا کر ملیں گے (یعنی ایسے مقام پر اجتماع ہوگا جو دونوں فریق کے درمیان واقع ہو دونوں فریق سے فاصلہ برابر ہو)۔

اِنَّ يُوْسُفَ اُعْطِىَ نِصْفَ الْحُسْنِ - دنیا میں حسن و جمال کا آدھا حصہ حضرت یوسفؑ کو دیا گیا تھا (اور آدھے میں ساری دنیا کے حسین و جمیل ہیں۔ بعض نے کہا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال کی ایک حد مقرر کی ہے۔ حضرت یوسفؑ کو اس کا نصف حصہ دیا گیا تھا اور کسی کو اس کا ربع حصہ کسی کو ثلث حصہ کسی کو دسواں حصہ دیا جاتا ہے)۔

اِذَا زَنَى النَّصَفُ مِنَ الرِّجَالِ رُجِمَ - جب آدھی عمر کا مرد زنا کرے تو سنگسار کیا جائے۔

خَافُوا اللّٰهَ حَتّٰى تُعْطُوْا مِنْ اَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ - اللہ تعالیٰ سے ڈرو یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی انصاف کرو۔

نَصَفٌ - وہ عورت جس کی عمر پینتالیس سال کی یا پچاس سال کی ہو ادھیڑ عمر کی۔

نَصَفْتُ الْقُرْاٰنَ - میں نے آدھا قرآن یاد کر لیا۔

يَاْكُلُ وَاحِدَةً مِّنَ الرُّمَّانَتَيْنِ وَيَكْسِرُ الْاُخْرٰى بِنِصْفَيْنِ - ایک انار تو دو میں سے کھالے اور دوسرے کو توڑ کر آدھوں آدھ کر دے۔

سَقَطَ النَّصِيْفُ وَلَمْ تُرِدْ اِسْقَاطَهٗ - اس کی اوڑھنی گر گئی لیکن اس نے گرانی نہیں چاہی عمداً نہیں گرائی۔

مَنْصَفٌ - چلتر کو بھی کہتے ہیں۔

نَصْلٌ - پیکان لگانا' پیکان نکال ڈالنا' نکلنا' اثر زائل ہونا۔

تَنْصِيْلٌ اور اِنْصَالٌ - پیکان لگانا' پیکان نکال ڈالنا۔

تَنَصُّلٌ - پاک ہو جانا' بری ہو جانا' نکالنا۔

اِسْتِنْصَالٌ - نکالنا۔

نَصْلٌ - دھار تیر کی ہو یا تلوار کی یا برچھے کی (یعنی انی اور چھری بغیر قبضہ کی)۔

مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ تَنَصَّلَتْ هٰذِهٖ بِنَصْرِ بَنِىْ كَعْبٍ - ایک ابر کا ٹکڑا گزرا تو آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بنی کعب کی مدد کے لئے آیا یا نمودار ہوا (ایک روایت میں تَنْصَلِتُ ہے یعنی پانی برسائے گا)۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ رَجَبًا مُّنْصِلَ الْاَسِنَّةِ - اہل عرب رجب کے مہینے کو "منصل الاسنہ" یعنی انیوں اور دھاروں کا نکالنے والا) کہا کرتے (کیونکہ رجب حرام مہینہ تھا۔ اس مہینے کے آتے ہی برچھوں اور تیروں کی انیاں نکال کر علیحدہ رکھ دیتے اس لئے کہ لڑائی اس مہینہ میں ناجائز سمجھی جاتی)۔

وَاِنْ كَانَ لِرُمْحِكَ سِنَانٌ فَاَنْصِلْهُ - اگر تیرے برچھے میں انی ہو تو اس کو نکال ڈال۔

وَمَنْ رَمٰى بِكُمْ فَقَدْ رَمٰى بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ - تم میں سے جس نے تیر مارا اس نے اوپر سے ٹوٹا ہوا تیر بغیر پیکان والا مارا۔

فَامَّرَطَ قُذَذُ السَّهْمِ وَانْتَصَلَ - تیر کے پر سب گر گئے' اس کی پیکان بھی نکل گئی۔

مَنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ اَخُوْهُ فَلَمْ يَقْبَلْ - جس نے اپنے بھائی مسلمان کی معذرت قبول نہیں کی (اس نے اپنی تقصیر کی معافی چاہی لیکن اس نے معاف نہیں کیا نہ عذر قبول کیا)۔

فَقَامَ النَّجَّامُ الْعَدَوِىُّ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ اَقَامَ عَلٰے صُلْبِهٖ نَصِيْلًا - اس وقت نحام عدوی کھڑے ہوئے انھوں نے اپنی پشت پر ایک لمبا پتھر رکھا (جس کا طول ایک بالشت یا ایک ہاتھ تھا)۔

فَاَصَابَ سَاقَهٗ نَصِيْلُ حَجَرٍ - ان کی پنڈلی پر ایک لمبا پتھر لگا۔

يَاْخُذُ بِنَصْلٍ - اس کی دھار اور نوک تھام لے۔

فَوَضَعَ نِصَالَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ - اپنی تلوار کی دھار کو یا اس کے قبضہ کو زمین پر رکھا۔

يَا عَلِىُّ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ عَنْ مُّتَنَصِّلٍ صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا لَّمْ يَنَلْ شَفَاعَتِىْ - علی جو کوئی عذر کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے سچا ہو یا جھوٹا اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

فَدَفَعْتُ اِلَيْهِ نَصْلًا مِّنْ غَزْلٍ لِيَبِيْعَهٗ - اس کو سوت دیا

چرخہ سے نکال کر بیچنے کے لئے۔

نَصْنَصَةٌ۔ گھٹنے زمین پر جما کر اٹھنے کے لئے حرکت کرنا، ہلانا، کھڑکھڑانا۔

دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَصْنِصُ لِسَانَهُ وَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَ فِي الْمَوَارِدِ۔ حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے وہ اپنی زبان ہلا رہے تھے اور کہہ رہے تھے اسی نے مجھ کو مصیبتوں میں ڈالا۔

مَا يُنَصْنِصُ بِهَا لِسَانُهُ۔ زبان اس پر حرکت نہیں کرتی۔

نَصْوٌ۔ پیشانی پکڑنا یا اس کو کھینچنا، متصل ہونا، کھولنا۔

مُنَاصَاةٌ۔ ایک دوسرے کی پیشانی تھامنا۔

اِنْصَاءٌ۔ پیشانی تھامنا۔

نَاصِيَة۔ سر کا وہ مقام جہاں تک بال اگنے کی حد ہے۔ چوٹی، پیشانی۔ (نَوَاصِيْ اس کی جمع ہے۔ اس باب کی احادیث آگے آتی ہیں)۔

نَصِيٌّ۔ ایک عمدہ قسم کی گھاس (نصية اس کا مفرد) اور اچھے اور عمدہ لوگ یا اونٹ وغیرہ اور بقیہ۔

اِنْصَاءٌ۔ نصی بہت ہونا۔

تَنَصِّيْ۔ مل جانا، کنگھی کرنا۔

اِنْتِصَاءٌ۔ لمبا ہونا، بلند ہونا۔

(متذکرہ بالا دونوں لغتوں کی حدیثیں)

سُئِلَتْ عَنِ الْمَيِّتِ يُسَرَّحُ رَاْسُهُ فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ۔ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کیا ہم مردے کے سر میں کنگھی کریں؟ انھوں نے کہا تم کس لئے اپنی میت کی پیشانی کھینچتے ہو (یعنی کنگھی کرنے کی ضرورت نہیں)۔

اِنَّ زَيْنَبَ تَسَلَّبَتْ عَلٰى حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنَصِّيَ وَتَكْتَحِلَ۔ زینب نے حضرت امیر حمزہؓ کے لئے تین دن تک سوگ کیا۔ پھر آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا کہ اب بالوں میں کنگھی کر سرمہ لگا (بس خاوند کے سوا اور کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہئے)۔

قَالَ لِلْحُسَيْنِ لَمَّا اَرَادَ الْعِرَاقَ لَوْلَا اِنِّيْ اَكْرَهُ لَنَصَوْتُكَ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے امام حسین سے کہا جب وہ عراق کو جانے لگے (کوفہ والوں کے بلانے پر) اگر میں اس کو برا نہ سمجھتا (یعنی آپ پر زبردستی کرنا) تو آپ کی پیشانی پکڑ لیتا (اور عراق کو ہرگز نہ جانے دیتا)۔

لَمْ تَكُنْ وَاحِدَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاصِيْنِيْ غَيْرُ زَيْنَبَ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ کی بیویوں میں کوئی بیوی میری ٹکر کی نہ تھی سوا ام المومنین زینبؓ کے (وہ تو میرے جوڑ کی تھیں)۔

فَثَارَ اِلَيْهِ فَتَنَاصَيَا۔ پھر انھوں نے اس پر حملہ کیا اور ہر ایک نے دوسرے کی پیشانی تھامی۔

نَصِيَّةٌ مِّنْ هَمَدَانَ مِنْ كُلِّ حَاضِرٍ وَّ بَادٍ۔ ہمدان کے عمدہ اور شریف لوگوں میں کا (رئیسوں کو نَوَاصِيْ کہتے ہیں۔ جیسے نوکر چاکروں کو اذناب)۔

اِنْتَصَيْتُ مِنَ الْقَوْمِ رَجُلًا۔ میں نے قوم میں سے ایک شخص کو چھانٹا۔

فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ۔ گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں برکت اور خوبی جڑی ہوئی ہے (اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے تو اس سے وہ گھوڑا مراد ہے جو جہاد کے سوا اور کسی غرض سے رکھا جائے لیکن جہاد کے سب گھوڑے مبارک اور بھلائی والے ہیں)۔

رَاَيْتُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ جُثًا قَدْ نَبَتَ عَلَيْهَا النَّصِيُّ۔ میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیر تھے ان پر نصی اگ آئی تھی (جو ایک سفید اور نرم گھاس ہے)۔

وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ۔ تیرے قبضے میں ساری پیشانیاں ہیں۔

فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ۔ پیشانی پر مسح کیا (یعنی جتنا حصہ سر کا کھلا تھا اس پر مسح کر کے باقی عمامہ پر پورا کر لی یہ نہیں کہ صرف پیشانی کے مسح پر قناعت کی جیسے حنفیہ نے قرار دیا ہے)۔

وَالنَّوَاصِيْ كُلُّهَا بِيَدِكَ۔ ساری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔

خُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ - میری پیشانی پکڑ کر نیکی کی طرف لے جا-

مَسَحَ نَاصِيَتَهٗ - اپنی پیشانی پر مسح کیا-

بابُ النّون مع الضاد

نَضَبٌ - بہنا' جاری ہونا' زمین میں جذب ہو جانا' کھل جانا' الگ ہو جانا' مر جانا' کم ہونا' سخت ہونا' دور ہونا' غائب ہونا' اندر گھس جانا' اتارنا-

تَنْضِيْبٌ - جذب ہو جانا' کم ہونا-

اِنْضَابٌ - کھینچنا-

مَانَضَبَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَهُوَ حَيٌّ فَمَاتَ فَكُلُوْهُ - جب دریا کا پانی اندر جذب ہو جائے اور کوئی جانور زندہ نمودار ہو پھر (پانی نہ ہونے سے) مر جائے تو اس کو کھاؤ - (وہ حلال ہے)-

كُنَّا عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ بِالْاَهْوَازِ وَقَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ - ہم اہواز میں تھے (جو بصرے کے حوالی میں ہے) ایک نہر کے کنارے اس کا پانی خشک ہو گیا تھا-

نَضَبَ عُمْرُهٗ ضَحَاظِلُّهٗ - اس کی عمر گزر گئی تھی وہ مر گیا تھا-

لَانَاكُلُ مَانَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ - ہم اس مچھلی کو نہیں کھاتے جو پانی جذب ہو جانے کی وجہ سے اوپر نکل آئی ہو (یعنی دی ہوئی نکلے)-

نَضْجٌ يانُضْجٌ يانَضَجٌ - پک جانا' ایک برس گزر کر بچہ نہ پیدا ہونا-

اِنْضَاجٌ - پکانا' پتلا کرنا' غلیظ کرنا-

فَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا مَّا يُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا - چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا جو بکری کا دست بھی نہیں پکا سکتے تھے (یعنی اپنا کھانا بھی تیار کرنے کے قابل نہ تھے تو دوسروں کے کام کیا کریں گے- ایک روایت میں مَايَسْتَنْضِجُ كُرَاعًا ہے معنی وہی ہیں)-

فُلَانٌ لَايُنْضِجُ كُرَاعًا - (یہ ایک مثل ہے یعنی) اس کے پاس ایک ٹکہ نہیں-

قَرِيْبٌ مِّنْ نَّضِيْجٍ بَعِيْدٌ مِّنْ نِيٍّ - وہ تو پکا کھانا کھانے سے نزدیک ہے' کچے کھانے سے دور ہے (مطلب یہ ہے کہ وہ اکثر بستی میں رہتا ہے جہاں کھانا خوب پکا کر کھاتے ہیں اور ان لوگوں میں نہیں ہے جن کو جلدی ہوتی ہے مثلاً جہاد میں ہوں یا شکار میں وہ کچا کھانا تک کھا جاتے ہیں)-

وَكَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ - پکنے کے قریب تھا (یعنی خوش مزہ ہونے کے)-

نَضِيْجُ الرَّأْيِ - پختہ عقل والا-

نَضْحٌ - چھڑکنا' تر کرنا' تھما دینا' سیرابی سے کم پینا' ڈول سے کھینچ کر سینچنا' مارنا' چڑ جانا' پھوٹنا' پھیلا دینا' اٹھانا' لادنا' ہٹانا-

نَضْحٌ اور تَنْضَاحٌ - ٹپکنا' رسنا' پسینہ آنا' نکلنا' جوش مارنا-

مُنَاضَحَةٌ - ہٹانا' دفع کرنا-

اِنْضَاحٌ بمعنی نَزْحٌ ہے (جیسے اِنْتِضَاحٌ ہے) اور چھڑک جانا' وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی ڈال لینا (جیسے کہ استنضاح ہے)-

مَايُسْقٰى مِنَ الزَّرْعِ نَضْحًا فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ - جو کھیت ڈولوں سے پانی نکال کر سینچا جائے یا جانور پر پانی لا کر اس میں سے بیسواں حصہ پیداوار کا لیا جائے گا (جب اتنا کم دھارہ ہوگا تو رعیت کیسے خوش حال رہے گی)-

وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ - جو کھیت پانی کھینچ کر سینچا جائے-

اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ - ایک شخص دو اونٹ پانی لادنے والے لے کر آیا-

اِنَّ نَاضِحَ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَبَدَ عَلَيْهِمْ - فلاں لوگوں کا پانی لانے کا اونٹ وحشی ہو گیا (بھڑک کر آدمیوں سے نفرت کر کے بھاگ گیا)-

اِعْلِفْهُ نُضَّاحَكَ - اپنے پانی لانے والے اونٹوں کا چارہ اس میں سے کر (اکثر روایتوں میں نَاضِحَكَ ہے اس کے معنی وہ اونٹ ہے جو پانی لاد کر لاتا ہے اور نُضَّاحٌ اس کی جمع ہے- بعض نے کہا نُضَّاحٌ سے وہ غلام مراد ہیں جو اونٹوں کی خدمت کرتے ہیں اور نَوَاضِحُ وہ اونٹ ہیں جو پانی لاد کر لاتے ہیں)-

قَالَ لِلْاَنْصَارِ وَقَدْ قَعَدُوْا عَنْ تَلَقِّيْهِ لَمَّا حَجَّ مَا

فَعَلَتْ نَوَاضِحُكُمْ - جب حضرت معاویہؓ حج کو آئے اور انصار ان کے ساتھ (مدینہ سے) نہیں گئے - تو معاویہؓ کہنے لگے تمہارے پانی لانے کے اونٹ کیسے ہیں (گویا معاویہؓ نے انصار پر طعنہ کیا کیونکہ وہ کھیتی باڑی والے لوگ تھے)-

مِنَ السُّنَنِ الْعَشْرِ الْإِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ - دس پیدائشی سنتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وضو کے بعد تھوڑا پانی شرمگاہ پر چھڑک لے (تا کہ قطرہ آنے کا وسواس دور ہو- بعض نے کہا استنجا مراد ہے یعنی پیشاب کے بعد ذکر دھونا)-

إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ - آپ جب پیشاب کرتے تو اس کے بعد وضو کرتے اور شرمگاہ پر پانی چھڑکتے (کیونکہ ذکر پر پانی ڈال دینے سے پیشاب کا آنا بند ہو جاتا ہے دوسرے یہ ہے قطرہ کا وسوسہ دفع ہوتا ہے آپ نے اپنی امت پر آسانی کرنے کے لئے ایسا کیا)-

سُئِلَ عَنْ نَضْحِ الْوُضُوْءِ - عطا سے پوچھا گیا کہ وضو کرتے وقت جو پانی اعضاء سے اڑ کر پڑتا ہے (یعنی مستعمل پانی وہ پاک ہے یا ناپاک)-

اَلنَّضْحُ مِنَ النَّضْحِ - اگر پیشاب کے باریک باریک قطرے (چھینٹیں) سوئی کی نوکوں کی طرح بدن پر پڑ جائیں تو ان پر پانی چھڑک دینا کافی ہے (دھونا ضروری نہیں اور حنفیہ کی کتابوں میں یہ مرقوم ہے بول انتضح مثل رؤس الابر لیس بشیء اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی چھڑکنا بھی ضروری نہیں- یعنی جو پیشاب اڑ کر سوئی کی نوکوں کی طرح پڑے وہ کچھ نہیں لیکن اہل حدیث اس کا بھی دھونا واجب جانتے ہیں)-

قَالَ لِلرُّمَاةِ يَوْمَ اُحُدٍ اِنْضَحُوْا عَنَّا الْخَيْلَ لَا نُؤْتٰى مِنْ خَلْفِنَا - آنحضرتؐ نے احد کے دن اپنے تیر اندازوں سے فرمایا- دیکھو اوپر سے کافروں کے سوار آئیں تو تیر مار کر ان کو ہٹا دینا ایسا نہ ہو کہ وہ عقب سے ہم پر حملہ کر دیں-

كَمَا تَرْمُوْنَ نَضْحَ النَّبْلِ - مشرکوں کی ہجو ان کو ایسی ناگوار ہوتی ہے جیسے تیروں سے مارنا-

ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا - آنحضرتؐ نے احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی پھر صبح کو آپ احرام میں تھے اور خوشبو آپ کے جسم اور بالوں میں سے پھیل رہی تھی- (ایک روایت میں يَنْضَخُ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہیں بعض نے کہا خائے معجمہ سے وہ خوشبو مراد ہے جو غلیظ ہو اور حائے حطی سے وہ خوشبو جو پانی کی طرح رقیق ہو)-

مَا اُحِبُّ مُحْرِمًا اِنْتَضَحَ يَا اِنْتَضَحَ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا - میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ رات کو احرام والا شخص خوشبو لگائے پھر صبح کو احرام کی حالت میں اس کے جسم یا کپڑے سے خوشبو پھیل رہی ہو (مگر جب آنحضرتؐ نے ایسا کیا تو کسی کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہے)-

وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوْحٍ - حضرت فاطمہؓ نے گھر کو خوشبو سے معطر کیا یا دھو دھلا کر صاف کیا-

وَنَضَحَ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ - آپ کی پیشانی سے خون دھویا-

ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ - پھر اس کو دھو ڈالے-

فَمِنْ نَائِلٍ وَّ نَاضِحٍ - کچھ لوگوں نے تو آنحضرتؐ کے وضو کا پانی پایا اور کسی نے ایسا کیا کہ دوسرے کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ سے پانی چھڑک دیا (یعنی جس کو پانی نہ مل سکا اس پر پانی پانے والے نے ذرا پانی چھڑک دیا)-

فَنَضَحَهٗ لِيُلَيِّنَهٗ - اس کو نرم کرنے کے لئے دھویا یعنی مسواک کو-

اَنْفِقِيْ وَانْفَحِيْ وَانْضَحِيْ - خرچ کر اور دے اور خوب بہا (یعنی اللہ کی راہ میں بلا تامل مال خرچ کر اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے وہ اور دے گا)-

يَنْضَحُ طِيْبًا - خوشبو مہک رہی تھی (ایک روایت میں خائے معجمہ سے ہے وہ نَضْحٌ سے زیادہ ہے بعض نے بالعکس کہا ہے)-

وَانْضَحْ فَرْجَكَ - اپنی شرمگاہ کو دھو ڈال (یعنی مذی نکلنے سے)-

فَنَضَحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ - خون خالد کے منہ پر اڑ کر آیا-

فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ - آپ نے بچہ کے پیشاب

(موت) پر پانی چھڑک دیا اس کو دھویا نہیں (بچہ اور بچی میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ بچی کا پیشاب غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اور بچہ کا پیشاب اتنا غلیظ اور بدبودار نہیں ہوتا)۔

نَضَحَ الْحَصِيْرَ - آنحضرتؐ نے اس بوریے پر (جو کثرت استعمال سے کالا ہو گیا تھا) صرف پانی چھڑک دیا (پھر اس پر نماز پڑھی)۔

كُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَافِيْهِ - ہر برتن میں سے وہی رستا ہے (ٹپکتا ہے) جو اس برتن میں ہو۔

فَشَمَّ رَائِحَةَ النَّضُوْحِ - خوشبو سونگھی (نَضُوْح رقیق خوشبو اور نَضُوْخ غلیظ خوشبو۔ بعض نے بالعکس کہا ہے کہتے ہیں عرب کی عورتیں کھجور اور شکر اور لونگ اور سیب اور زعفران کو پانی میں بھگو کر ایک شیشہ میں رکھ چھوڑتیں اس کا منہ بند کر دیتیں جب اس میں جوش آتا تو سر کے بالوں میں پھول رکھ کر اس پر یہ عرق ڈالتیں اس کو نضوح کہتے ہیں اور ہمارے اصحاب کی احادیث میں عورتوں کو یہ خوشبو لگانے کی ممانعت آئی ہے منجملہ ان کے ایک یہ حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے نضوح کی بو پائی تو پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا نضوح ہے فرمایا اس کو بہا دو! وہ بہا دیا گیا۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

اِنَّ جُرْعَةً شَرُوْبًا اَنْضَحُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ - ایک گھونٹ ململے پانی کا اس میٹھے پانی سے بہتر ہے جو وبا پیدا کرے۔

اَطْعِمْهُ نَاضِحَكَ - اپنے اونٹ کو کھلا دے (مجمع البحرین میں ہے کہ نَاضِحْ پانی لانے والے اونٹ کو کہتے تھے پھر ہر اونٹ کو کہنے لگے)۔

مَا لِبِلَالٍ ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ!
وَابْتَلَّ مِنْ نَّضْحِ دَمٍ جَبِيْنُهٗ

(حضرت بلالؓ کا کلام ہے) بلال کو یہ کیا ہو گیا' اس کی ماں اس کو روئے۔ اور اس کی پیشانی (بجائے پسینہ کے) خون کی بوندوں سے تر ہو جائے۔

نَضْخٌ - چھڑکنا' تر کرنا (یہ نَضْحٌ سے زیادہ ہے یا کم ہے) خوب جوش مارنا' پھاڑ ڈالنا' عطا کرنا۔

مُنَاضَخَةٌ اور نِضَاخٌ - ایک دوسرے کو دینا۔

اِنْتِضَاخٌ - چھڑک جانا۔

نَضَّاخٌ - خوب برسنے والا' خوب جوش مارنے والا۔

عَيْنٌ نَضَّاخَةٌ - پانی کا چشمہ جو خوب جوش مار رہا ہو۔ (یعنی پانی کثرت کے ساتھ اس میں سے نکل رہا ہو)۔

يَنْضَخُ الْبَحْرُ سَاحِلَهٗ - سمندر اپنے کنارے پر پانی چھڑکتا ہے۔

لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِنَضْخِ الْبَوْلِ بَأْسًا - ابراہیم نخعیؒ اس پیشاب پر جو باریک باریک سوئی کی نوکوں کی طرح اڑے کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (اس کو دھونا ضروری خیال نہیں کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ نے ان ہی کا قول لیا ہے چونکہ وہ ان کے استاد الاستاد تھے)۔

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرٰى اِذَا عَرِقَتْ - ہر ایک کان کے پیچھے بہت پسینہ بہانے والی سے جب اس کا پسینہ آئے (اونٹ کو کانوں کے پیچھے بہت پسینہ آتا ہے)۔

نَضْدٌ - جما کر تلے اوپر رکھنا۔

تَنْضِيْدٌ بمعنی نَضْدٌ ہے۔

اِنْتِضَادٌ - اقامت کرنا۔

نَضَدٌ - تخت اور شریف اور موٹی اونٹنی۔

اَنْضَادٌ - ماموں' چچا وغیرہ اور متراکم ابر' تہ بہ تہ۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ اِحْتَبَسَ عَنْهُ لِكَلْبٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدِهٖ - حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آنے سے ایک کتے کی وجہ سے رک گئے جو آپ کے پلنگ کے نیچے تھا۔

لَتَتَّخِذُنَّ نَضَائِدَ الدِّيْبَاجِ - ایک زمانہ تم پر ایسا آئے گا کہ تم ریشمی کپڑے کے تکیے اور توشکیں بناؤ گے۔

شَجَرُ الْجَنَّةِ نَضِيْدٌ مِّنْ اَصْلِهَا اِلٰى فَرْعِهَا - بہشت کے درخت جڑ سے لے کر شاخوں تک پھلوں اور پتوں سے ڈھکے ہوئے ہیں (کوئی خالی شاخ نمایاں نہیں ہے)۔

نَضْرٌ - تازہ کرنا' بہار دار کرنا۔

تَنْضِيْرٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

نَضَارَةٌ اور نَضْرَةٌ اور نُضُوْرٌ اور نَضَرٌ - تازہ ہونا' خوش اور سرسبز ہونا۔

اِنْضَارٌ - تازہ اور لطیف کرنا -
اِسْتِنْضَارٌ - تازہ پانا -
نَاضِرٌ - خوش، تازہ، کائی اور سبز چیز -
نُضَارٌ - سونا، چاندی -
نَضْرُ بْنُ كِنَانَةَ - قریش کا مشہور دادا ہے -
نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا - اللہ اس شخص کو تازہ کرے (یعنی خوش وخرم رکھے) جو میرے حدیث سنے پھر اس کو یاد کرلے -
نَضَرَهُ اور نَضَّرَهُ اور اَنْضَرَهُ - سب کے معنی ایک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس کو خوش اور تازہ کرے -
يَامَعَاشِرَ مُحَارِبٍ نَضَّرَكُمُ اللّٰهُ لَاتَسْقُوْنِيْ حَلَبَ امْرَأَةٍ - اے محارب کے گروہ! اللہ تم کو خوش وخرم رکھے مجھ کو عورت کا دوہا ہوا دودھ مت پلاؤ (عربوں کے نزدیک عورتوں کا دودھ دوہنا عیب ہے) -
رَاَيْتُ قَدَحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسٍ وَهُوَ قَدَحٌ عَرِيْضٌ مِّنْ نُّضَارٍ - میں نے آنحضرتؐ (کے کھانے) کا پیالہ انسؓ کے پاس دیکھا - وہ ایک چوڑا پیالہ تھا نضاد کی لکڑی کا (نضار ایک مشہور لکڑی ہے عرب میں - بعض نے کہا جھاؤ کی لکڑی - بعض نے کہا بیری کی - بعض نے کہا نُضَار سرخ لکڑی - کرمانی نے کہا شمشاد کی لکڑی) -
لَابَأْسَ اَنْ يَّشْرَبَ فِيْ قَدَحِ النُّضَارِ - نضار کی لکڑی کا پیالہ اگر ہو تو اس میں پینا کچھ برا نہیں -
بَنِيْ نَضِيْرٍ - مشہور قبیلہ تھا یہودیوں کا جنھوں نے آنحضرتؐ سے عہد شکنی کی -
نَضٌّ یا نَضِيْضٌ - تھوڑا تھوڑا بہنا یا ٹپکنا، پھٹ جانا، بھر کر ظاہر کرنا، ہلانا، ممکن ہونا، حاصل ہونا، آسان ہونا -
تَنْضِيْضٌ - روپے اشرفیاں بہت ہونا، ہلانا -
اِنْضَاضٌ - پورا کرنا، تھوڑا پلانا -
تَنَضُّضٌ - پوری ہو جانا، برانگیختہ کرنا -
اِسْتِنْضَاضٌ - تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا حق وصول کرلینا -
نَضِيْضٌ - جماعت -

نَضِيْضَةٌ - تھوڑی بارش -
كَانَ يَأْخُذُ الزَّكٰوةَ مِنْ نَاضِّ الْمَالِ - حضرت عمرؓ زکوٰۃ نقد مال سے وصول کرتے تھے - (یعنی سونا، چاندی، روپیہ، اشرفی سے - عرب لوگ کہتے ہیں نَضَّ الْمَالُ يَنِضُّ جب مال نقد صورت میں ہو جائے یعنی اسباب کے بدلے نقد روپیہ اشرفی ہو جائے) -
خُذْ صَدَقَةَ مَا قَدْ نَضَّ مِنْ اَمْوَالِهِمْ - ان کے مالوں میں سے جو نقد ہو (روپیہ، اشرفی، سونا، چاندی) اس کی زکوٰۃ وصول کر -
اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا يَقْتَسِمَانِ مَانَضَّ بَيْنَهُمَا مِنَ الْعَيْنِ وَلَا يَقْسِمَانِ الدَّيْنَ - جب دو شریک شرکت چھوڑ دینا چاہیں تو جتنا مال نقد موجود ہو وہ تو بانٹ لیں اور جو لوگوں پر قرض ہو اس کو نہ بانٹیں (کیونکہ قرض تقسیم کرنے میں ربا کا اشتباہ ہوتا ہے - مثلاً ایک شریک اپنے حصے کا قرض وصول کرلے اور دوسرے کا ابھی وصول نہ ہو اس لئے جب قرضہ سب وصول ہو جائے اس وقت اس کو بھی تقسیم کرلیں) -
وَالْمَزَادَةُ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْأِ - مشک بھر کر پھٹنے کے قریب تھی -
نَضْلٌ - تیراندازی میں غالب آنا -
نَضَلٌ - دبلا ہونا، تھک جانا -
مُنَاضَلَةٌ اور نِضَالٌ اور نِيْضَالٌ - تیراندازی میں مقابلہ کرنا، حمایت کرنا، کسی کی طرف سے جواب دہی کرنا، اس کا عذر بیان کرنا -
اِنْضَالٌ - دبلا کرنا -
تَنَاضُلٌ - باہم تیراندازی کرنا -
اِنْتِضَالٌ - فخر جتانا، نکالنا، چننا -
تَنَضُّلٌ - نکالنا -
اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ يَنْتَضِلُوْنَ - آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر سے گزرے جو ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے تیراندازی کر رہے تھے (یعنی مقابلہ کر رہے تھے کہ کس کا تیر دور تک جاتا ہے اور کہاں تک اثر کرتا ہے نشانے پر پڑتا ہے یا نہیں؟) آنحضرتؐ

نے فرمایا: اسماعیل کے بیٹو! تیراندازی کی مشق کرو تمہارے باپ اسماعیلؑ تیرانداز تھے (اب تیر کے قائم مقام توپ اور بندوق اور پستول ہے)۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنكُنَّ اُنَاضِلُ - جاؤ دور ہو میں تمہارے ہی بچانے کے لئے جھگڑ رہا تھا (گفتگو اور بحث کر رہا تھا)۔

وَبَيْتِ اللّٰهِ يُبْزٰى مُحَمَّدٌ وَلَمَّا نُطَاعِنُ دُوْنَهٗ وَ نُنَاضِلُ - (یہ ابوطالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے) قسم خانۂ کعبہ کی کیا محمدؐ کو تم ہاتھ کر لو گے' ان پر غلبہ پا لو گے' ان کو مقہور کر لو گے اور ابھی تک تو ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے (مطلب یہ ہے کہ حضرت محمدؐ کا بگاڑ تم اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک ہم ان کے گرد مارے نہ جائیں' ہتھیار نہ چلائیں)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَضِلُ - ان میں سے کوئی تیراندازی کرتا تھا۔

اَفَهِمْتَ مَا نُنَاضِلُ بِهٖ اَعْدَاءَ نَا - تم سمجھے ہم اپنے دشمنوں کو کس طرح دفع کریں۔

نَضْنَضَةٌ - روپے' اشرفیاں اور نقد مال بہت ہونا' ہلانا' تنگ کرنا۔

حَيَّةٌ نَضْنَاضٌ - جو سانپ ایک جگہ نہ ٹھہرے یا کاٹتے ہی مار ڈالے۔

تَنَضْنُضٌ - ہلنا۔

دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَضْنِضُ لِسَانَهٗ - حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنی زبان کو ہلا رہے ہیں (اور کہہ رہے ہیں اسی زبان نے مجھ کو آفتوں میں مبتلا کیا)۔

نَضْوٌ - ننگا کرنا' اتارنا' آگے بڑھنا' نیام سے نکال لینا' مسافت طے کرنا' ورم کم ہو جانا' سوکھ جانا۔

تَنْضِيَةٌ - اتارنا۔

اِنْضَاءٌ - بہت چلا کر دبلا کرنا' دبلا جانور دینا' پرانا کرنا۔

تَنَضِّيْ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنْتِضَاءٌ - نیام سے نکال لینا' پرانا کرنا۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِيْ شَيْطَانَهٗ كَمَا يُنْضِيْ اَحَدُكُمْ بَعِيْرَهٗ - ایماندار شخص اپنے شیطان کو اس طرح دبلا کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے اونٹ کو (چلا چلا کر اس سے محنت لے کر) دبلا کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن شیطانی خواہشات اور وساوس پر نہیں چلتا اور نیک کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نفس مغلوب اور ضعیف ہو جاتا ہے' اخیر میں شریعت کی اطاعت کرنے لگتا ہے)۔

كَلِمَاتٍ لَوْ رَحَلْتُمْ فِيْهِنَّ الْمَطِيَّ لَاَنْضَيْتُمُوْهُنَّ - ایسی باتیں ہیں کہ اگر تم ان کے حاصل کرنے کے لئے اونٹوں کو چلاؤ تو ان کو دبلا کر ڈالو گے مگر وہ باتیں حاصل نہ ہوں گی۔

اَنْضَيْتُمُ الظَّهْرَ - تم نے تو سواری کو دبلا کر ڈالا۔

اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَاْخُذُ نِضْوَ اَخِيْهِ - ہم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کا دبلا اونٹ لے لیتا۔

اَلنِّضْوُ لَنَا - دبلا اونٹ ہمارا ہے۔

جَعَلَتْ نَاقَتِيْ تَنْضُو الرِّقَاقَ - (نہایہ کے ایک نسخہ میں الرِّفَاقَ ہے) میری اونٹنی نے ریگستان طے کرنا شروع کیا۔

تَنَكَّبَ قَوْسَهٗ وَانْتَضٰى فِيْ يَدِهٖ اَسْهُمًا - (حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی نسبت کہا) انھوں نے اپنی کمان پر ٹیکا دیا اور کچھ تیر چن کر تیردان (ترکش) سے نکالے اپنے ہاتھ میں رکھے (عرب لوگ کہتے ہیں نَضَا السَّيْفَ مِنْ غِمْدِهٖ وَانْتَضَاهُ - تلوار کو نیام سے نکال لیا)۔

فَيَنْظُرُ فِيْ نَضِيِّهٖ - پھر تیر کے پیکان کو دیکھے (بعض نے کہا نَضِيٌّ وہ تیر جو ابھی تراشا نہ گیا ہو - بعض نے کہا: نَضِيٌّ تیر کا وہ حصہ جو پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کہیں بھی خون اور گوشت وغیرہ کا اثر نہ پائے - یہی مثال خارجیوں کی ہے ان میں ایمان کا نام و نشان نہ ہوگا)۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَمْسٍ لَوْ رَكِبْتُمْ فِيْهِنَّ الْمَطِيَّ حَتّٰى تُنْضُوْهَا لَمْ تَاْتُوْا بِمِثْلِهِنَّ - میں تم کو وہ پانچ باتیں نہ بتاؤں اگر تم اونٹوں کو ان کے لئے چلاؤ یہاں تک کہ ان کو دبلا کر ڈالو (صدہا کوس جاؤ) جب بھی ویسی باتیں تم نہ لا سکو گے۔

اَنْضَاءٌ اَشْتَرِيْهَا - دبلے اونٹ ہیں جن کو میں خریدتا

ہوں-

نَضْیٌ- سونت لینا' نکال لینا' اتارنا' پرانا کرنا (جیسے اِنْضَاءٌ اور اِنْتِضَاءٌ ہے)-

مُنْتَضِیًا سَیْفَهٗ- اپنی تلوار سونتے ہوئے (یعنی ننگی تلوار لئے ہوئے)-

بابُ النون مع الطاء

نَطْحٌ-سینگ مارنا (جیسے مُنَاطَحَةٌ ورنِطَاحٌ ہے)-

تَنَاطُحٌ-ایک دوسرے کو سینگ مارنا-

نَطَّاحٌ-بڑا سینگ مارنے والا-

فَارِسُ نَطْحَةٌ اَوْ نَطْحَتَانِ ثُمَّ لَا فَارِسَ بَعْدَهَا اَبَدًا- اہل ایران ایک یا دو جنگیں کریں گے پھر اس کے بعد پارسیوں کی سلطنت کبھی نہ ہوگی (مسلمان وہ سلطنت لے لیں گے پھر کیانی بادشاہوں کو کبھی حکومت نصیب نہ ہوگی)-

لَایَنْتَطِحُ فِیْهَا عَنْزَانِ- وہاں دو بھیڑیں نہیں لڑیں گی (کیونکہ سینگ لڑانا بکروں اور مینڈھوں کا کام ہے نہ کہ ناتوان بھیڑوں کا)-

تَنْطِحُهٗ-اس کو سینگ مارے گی-

نَطَائِحُ الدَّهْرِ-زمانہ کی سختیاں-

نَطَسٌ-پلید ہونا-

تَنَطُّسٌ-ڈھونڈنا' ٹوہ لگانا-

نَاطِسٌ-جاسوس-

نِطَاسِیٌّ-عالم' طبیب-

نَطُسٌ-عالم-

نُطُسٌ-حاذق اطبّا-

لَوْلَا التَّنَطُّسُ مَا بَالَیْتُ اَنْ لَّا اَغْسِلَ یَدِیْ-اگر پلیدی کا خیال نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی پرواہ نہ کرتا (بعض نے کہا تَنَطُّسٌ کے معنی طہارت میں مبالغہ کرنا' ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ اور جو کوئی کسی کام میں ہوشیاری اور احتیاط اور غور کرے اس کو نَطِسٌ اور مُتَنَطِّسٌ کہتے ہیں)-

نَطْعٌ-بدل جانا-

تَنَطُّعٌ-بدل جانا' غور کرنا' خوض کرنا' مبالغہ کرنا' حاذق ہونا-

نَاطِعٌ-خالص-

نِطْعٌ یانَطْعٌ یانُطْعٌ یانِطَعٌ-چمڑے کا بچھونا-

هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ-بہت غور کرنے والے' بال کی کھال نکالنے والے تباہ ہوئے (مراد وہ پچھلے متکلمین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں عقلی اور خیالی ڈھکوسلے نکالتے ہیں اور ان کی تاویلیں اپنے فہم کے مطابق کرنا ضروری سمجھتے ہیں- آنحضرتؐ نے ایسے لوگوں کو تباہی زدہ فرمایا- عمدہ طریق سلف امت کا طریق ہے کہ جتنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرمایا- بس اس کے ظاہری معنی پر ایمان لائے اور اس کی حقیقت اور کیفیت کو سپرد خدا کرے)-

لَنْ تَزَالُوْ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلْتُمُ الْفِطْرَ وَلَمْ تَنَطَّعُوْا تَنَطُّعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ-(حضرت عمرؓ نے کہا) تم ہمیشہ بھلے رہو گے جب تک روزے سے افطار جلدی کرتے رہو گے (یعنی وقت آنے کے بعد افطار میں دیر نہ کرو گے) اور عراق والوں کی طرح باتیں بنانے میں تکلف نہ کرو گے (بعض نے کہا تنطع سے مراد یہاں بہت کھانا پینا ہے کیونکہ روزہ دار کے لئے یہ مستحب ہے کہ تھوڑی سی افطاری پر روزہ جلدی افطار کر لے اور اس میں زیادہ تکلف نہ کرے)-

اِیَّاکُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالْاِخْتِلَافَ فَاِنَّمَا هُوَ کَقَوْلِ اَحَدِکُمْ هَلُمَّ وَتَعَالَ-تم زیادہ تکلف اور اختلاف کرنے سے بچے رہو اس کی مثال یہ ہے کوئی تم میں سے دوسرے سے کہے: هَلُمَّ یاتَعَالَ (دونوں کے معنی ایک ہیں-یعنی آ' خواہ هَلُمَّ کہے یا تعال دونوں کا مرجع اور مطلب ایک ہی ہے-اسی طرح گو قرآن میں مختلف قرأتیں ہیں مگر سب کا مآل ایک ہے- اب ان کے لئے آپس میں جھگڑنا اور لڑنا کیا ضروری ہے)-

بَسَطَ نِطْعًا-چمڑا بچھایا (یہ لفظ چار طرح سے مستعمل ہے' جیسے اوپر گزرا مگر مشہور نَطْعٌ ہے)-

یَاغُلَامُ النَّطْعَ وَالسَّیْفَ-اے غلام چمڑے کا بچھونا اور تلوار لا (عربوں کا قاعدہ تھا کسی کو مارتے چمڑے کا ایک بچھونا

بچھاتے اس پر اس کا گلہ کاٹتے)۔

اَتَی الْبَیْتَ وَ کَسَاہُ الْاَنْطَاعَ - خانۂ کعبہ پر آیا اور اس پر چمڑوں کی پوشش ڈالی (یعنی تُبّع بادشاہ یمن نے پھر اس کے بعد یمنی چادروں کا غلاف چڑھایا)۔

نَطْفٌ یا تَنْطَافٌ یا نَطْفَانٌ یا نِطَافَۃٌ - تھوڑا تھوڑا بہنا' تہمت لگانا' فسق و فجور کی' بہانا۔

نَطَفٌ اور نُطُوْفَۃٌ - تہمت زدہ ہونا' عیب دار ہونا' بگڑ جانا۔

تَنْطِیْفٌ - تہمت لگانا۔

تَنَطُّفٌ - آلودہ ہونا۔

نُطَافَۃ - وہ تھوڑا سا پانی جو ڈول یا مشک میں رہ جاتا ہے۔

نُطْفَۃٌ - صاف پانی اور مرد یا عورت کی منی۔

لَایَزَالُ الْاِسْلَامُ یَزِیْدُ وَاَھْلُہٗ وَیَنْقُصُ الشِّرْکُ وَاَھْلُہٗ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ بَیْنَ النُّطْفَتَیْنِ لَایَخْشٰی جَوْرًا - اسلام (روز بروز) بڑھتا رہے گا اور مسلمان زیادہ ہوتے رہیں گے اور شرک گھٹتا جائے گا اور مشرک کم ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک سوار دریائے مشرق اور دریائے مغرب کے درمیان سفر کرے گا اس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا (ایک روایت میں لَایَخْشٰی اِلَّا جَوْرًا ہے یعنی سفر میں اس کو کوئی ڈر نہ ہوگا ایک راستہ بھول جانے کا تو ڈر ہوگا۔ بس بعضوں نے دریائے مغرب سے فرات اور دریائے مشرق سے جدہ کا سمندر مراد لیا ہے بعضوں نے مشرق سے بحر چین اور مغرب سے بحر روم مراد لیا ہے)۔

اِنَّا نَقْطَعُ اِلَیْکُمْ ھٰذِہِ النُّطْفَۃَ - ہم اس دریا کو طے کر کے تمہارے پاس آئیں گے۔

وَلْیُمْھِلْھَا عِنْدَ النِّطَافِ وَالْاَعْشَابِ - جانوروں کو پانی اور سبزوں پر مہلت دو تا کہ اچھی طرح کھا پی لیں۔

فَجَاءَ رَجُلٌ بِنُطْفَۃٍ فِیْ اِدَاوَۃٍ - ایک شخص تھوڑا سا بچا ہوا پانی ڈول میں لایا۔

تَخَیَّرُوْا لِنُطَفِکُمْ - اپنے نطفوں کے واسطے بہتر مقامات چنو (یعنی نیک اور شریف عورتوں کو اپنی بیویاں بناؤ)۔

لَاتَجْعَلُوْا نُطَفَکُمْ اِلَّا فِیْ طَھَارَۃٍ - اپنے نطفوں کو پاکیزہ ٹھکانوں میں رکھو (نیک اور عمدہ عورتوں کے رحم میں تا کہ اولاد بھی نیک پیدا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ ظُلَّۃً تَنْطُفُ سَمْنًا وَّعَسَلًا - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے (خواب میں) ایک (سائبان) دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔

یَنْطُفُ رَأْسُہٗ مَاءً - حضرت عیسیٰؑ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا (شاید غسل کر کے آئیں گے یا بالوں کی تازگی اور تری مراد ہے)۔

دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ وَنَوْسَاتُھَا تَنْطُفُ - میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

یَارَبِّ نُطْفَۃٌ یَانُطْفَۃُ - فرشتہ پروردگار سے عرض کرتا ہے پروردگار یہ نطفہ ہے (جو رحم میں آیا اب تو اس کی خلقت پوری کر)۔

وَلَّا تَوَابُنُطْفَۃٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ - صاف پانی تھوڑا سا لاتے۔

یَنْطُفُ الْمَآءَ - پانی ٹپکار ہا تھا۔

لَیْلَۃٌ نَطُوْفٌ - وہ رات جس میں صبح تک پانی برستا رہے۔

قُبَیْطٰی نَاطِفٌ - قبیطی ایک قسم کا حلوہ ہے اس کو ناطف کہتے ہیں کیونکہ وہ سفید ہونے سے پہلے ٹپکتا ہے۔

اَلدُّنْیَا نُطْفَۃٌ لَیْسَتْ بِثَوَابٍ لِلْمُؤْمِنِ - دنیا کیا ہے ایک تھوڑا سا بچا ہوا پانی ہے (جو ڈول یا مشک میں رہ جاتا ہے) وہ مومن کے نیک کاموں کا بدلہ نہیں ہے (بلکہ اس کی نیکیوں کا بدلہ آخرت میں ملے گا)۔

اِنْ کَانَتِ النُّطْفَۃُ فَوْقَ الشِّمَالِ فَکَذَا یَعْنِیْ مَاءَ الْبِیْرِ - اگر تھوڑا پانی شمال کے اوپر ہو تو اس کا حکم یہ ہے۔

اَلْخَوَارِجُ مَصَارِعُھُمْ دُوْنَ النُّطْفَۃِ - خارجی لوگ نہر کے کنارے مارے جائیں گے۔

نُطْقٌ یا مَنْطِقٌ یا نُطُوْقٌ - ایسی آواز سے بولنا جس سے معنی سمجھے جائیں' بیان کرنا' واضح کرنا۔

تَنْطِيْقٌ - کمر پٹہ باندھنا' آدھی دور تک پانی آ جانا -
مُنَاطَقَةٌ - بات کرنا -
اِنْطَاقٌ - بلانا -
تَنَطُّقٌ - کمر پٹہ باندھنا -
اِنْتِطَاقٌ - بات کرنا -
اِسْتِنْطَاقٌ - بات کرنا' بات کرنے کی درخواست کرنا' اظہار' لکھوانا -

حَتّٰی احْتَوٰی بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدَفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ - (یہ اس قصیدے کا شعر ہے جو حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی مدح میں لکھا ہے) یعنی آپ کی شرف اور فضیلت کے خاندان نے خندف یعنی قریش کے عالی شان نسب کے مکان کو گھیر لیا اور آپ کے تلے باقی قریش کے لوگ ہیں (ان کو نُطُقٌ سے تشبیہہ دی جو نِطَاق کی جمع ہے یعنی متوسط درجہ کے شرفا وہ سب آپ کے تحت ہیں کیونکہ نِطَاق یعنی کمر پٹہ آدمی کے وسط میں باندھا جاتا ہے) -

اَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمٰعِيْلَ اِتَّخَذَتْ مِنْطَقًا - سب سے پہلے جو عورتوں نے کمر پر کپڑا باندھنا سیکھا وہ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ سے' انھوں نے کمر پر کپڑا باندھا - (نہایہ میں ہے کہ مِنْطَقٌ نطاق کو کہتے ہیں اس کی جمع مَنَاطِقُ ہے وہ ایک کپڑا ہے جس کو عورتیں پہنتی ہیں' اس کے بیچ کا حصہ باندھ کر اوپر کا حصہ نیچے کے حصے پر چھوڑ دیتے ہیں تاکہ کام کاج میں آسانی ہو اور پاؤں نہ پھسلے) -

ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ - یہ حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر صدیقؓ کا لقب تھا' انھوں نے اپنا کمر بند پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کئے تھے ایک تو اپنے لئے رکھا اور ایک میں آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ کا توشہ ہجرت کے وقت باندھا - بعض نے کہا وہ ایک کمر بند پر دوسرا کمر بند رکھتیں اس وجہ سے "ذات النطاقین" کہلائیں -

فَعَمَدْنَ اِلٰی حُجَزِ مَنَاطِقِهِنَّ فَشَقَقْنَهَا وَاخْتَمَرْنَ بِهَا - (جب سورۂ نور کی یہ آیت اتری وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُيُوْبِهِنَّ) تو انصار کی عورتوں نے اپنے کمر بندوں کے کپڑے لئے' ان کو پھاڑا اور ان کی اوڑھنیاں بنائیں (جو کرتوں کے گریبانوں پر ڈالتیں تاکہ سینہ دکھائی نہ دے) -

اِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ - انگلیوں سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا' ان سے بات کرنے کے لئے کہا جائے گا (تو وہ بتائیں گی کہ ہم سے گن کر اتنی بار تسبیح تہلیل کی' گویا گواہی دیں گی - مطلب آنحضرتؐ کا یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کر کے ذکر الٰہی کرنا بہتر ہے کیونکہ وہ قیامت کے دن ہماری گواہ بنیں گی) -

اُعْطِیَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مَعَ عِلْمِهٖ مَعْرِفَةَ النُّطْقِ بِكُلِّ لِسَانٍ وَ مَعْرِفَةَ اللُّغَاتِ وَ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَالْبَهَائِمِ - (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالےٰ نے علاوہ علم کے ہر زبان میں بات کرنے کی لیاقت دی تھی اور ہر لغت کو اور پرندوں اور چار پایوں کی بولی کو بھی سمجھتے تھے (جب جنگ میں جاتے تو فارسی میں بات کرتے اور جب اپنے لشکر والوں اور عہدہ داروں سے بات کرتے تو رومی زبان میں اور اپنی عورتوں سے سریانی زبان میں - اور جب عبادت کے لئے کھڑے ہوتے تو عربی زبان میں مناجات کرتے اور جب مقدمات فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھتے تو عبری زبان میں گفتگو کرتے) -

اَلشَّهِيْدُ يُنْزَعُ عَنْهُ الْمِنْطَقُ وَالسَّرَاوِيْلُ - شہید کے جسم پر سے کمر پٹہ اور پاجامہ اتار لیں گے -

اَمَرَهَا فَاسْتَثْفَرَتْ وَتَمَنْطَقَتْ وَ اَحْرَمَتْ - آنحضرتؐ نے حائضہ کو حکم دیا کہ لنگوٹ کس لے اور کمر باندھ لے پھر احرام باندھے -

اَلْمَرْاَةُ تُكَفَّنُ فِیْ دِرْعٍ وَّمِنْطَقٍ - عورت کو ایک کرتے اور کمر بند میں کفن دیں گے -

تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِیْ مِنْطَقٍ وَّ لِفَافَتَيْنِ - عورت کو ایک کمر بند اور دو چادروں میں کفن دیں گے -

مَنْطِقٌ - ایک مشہور علم ہے اور اس کے قواعد اس لئے جمع کئے گئے ہیں کہ آدمی استدلال اور فکر کے وقت ان کا لحاظ رکھے تو خطا سے محفوظ رہے گا -

نَطْلٌ - نچوڑنا -

نَطُوْل - ڈالنا یعنی دواؤں کا پانی تھوڑا تھوڑا کر کے-
تَنْطِیْلٌ - نطول ڈالنا-
اِنْتِطَالٌ - تھوڑا تھوڑا بہانا-
نَطْلَاءٌ - آفت-
وَسَقَوْهُمْ بِصَبِیْرِ النَّیْطَلِ - موت کے ابر سے ان کو پلایا (نیطل ہلاکت اور موت)-
کَرِهَ اَنْ یُّجْعَلَ نَطْلُ النَّبِیْذِ فِی النَّبِیْذِ لِیَشْتَدَّ - نبیذ کا تلچھٹ دوسرے نبیذ میں اس کو زور دینے کے لئے ڈالنا مکروہ رکھا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مَافِی الدَّنِّ نَطْلَةٌ نَاطِلٍ - اب تو مٹکے میں ایک گھونٹ بھی نہیں رہا اور شراب بیچنے والا جس گلاس میں نمونہ بتلاتا ہے اس کو ناطل کہتے ہیں)-
نَطْنَطَةٌ - دور تک سفر کرنا' دور ہونا' کھینچنا-
تَنَطْنُطٌ - دور ہونا-
مَافَعَلَ الْحُمْرُ الطِّوَالُ النَّطَانِطُ - وہ سرخ سرخ لمبے تڑنگے لوگ کدھر گئے (ایک روایت میں ثِطاط ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا)-
نَطْوٌ - کھینچنا' دور ہونا' چپ رہنا-
مُنَاطَاةٌ - جھگڑا کرنا-
اِنْطَاءٌ - دینا-
تَنَاطِیْ - دوڑنے کی شرط دینا' جذب کرنا-
نَطِیٌّ - دور' بعید-
اَلشُّقَّةُ نَطِیٌّ وَالسَّیْرُ بَطِیٌّ - منزل تو دور ہے' اور چال سست ہے-
فِیْ اَرْضٍ غَائِلَةِ النِّطَاءِ - دور دراز زمین میں جو ہلاک کرنے والی ہے (ایک روایت میں غَائِلَةِ الْمُنْطٰی ہے معنی وہی ہیں)-
لَامَانِعَ لِمَا اَنْطَیْتَ - جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (یمن کے لوگ اَعْطَیْتَ کی جگہ اَنْطَیْتَ کہتے ہیں)-
اَلْیَدُ الْمُنْطِیَةُ خَیْرٌ - دینے والا ہاتھ اچھا ہے-
کُنْتُ مَعَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُمْلِیْ کِتَابًا فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اُنْطُ - (زید بن ثابت کہتے ہیں) میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا آپ ایک خط لکھوا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گھس آیا- آپ نے اس سے فرمایا خاموش رہ (یہ حمیر والوں کا محاورہ ہے' اونٹ جب شرارت کرتا ہے تو اس کو اُنْطُ کہہ کر ڈانٹتے ہیں وہ تھم جاتا ہے)-
غَدَا اِلَی النَّطَاةِ - صبح کو "نطاۃ" کی طرف گئے (وہ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا)-
وَاَنْطُوا الثَّبَجَةَ - زکوٰۃ میں اوسط درجے کا مال دو (نہ بہت اعلیٰ نہ بالکل خراب)-

بابُ النّون مع الظاء

نَظَرٌ یا مَنْظَرٌ یا نَظَرَانٌ یا مَنْظَرَةٌ یا تَنْظَارٌ - آنکھ سے دیکھنا' مدد کرنا' فیصلہ کرنا' غور کرنا' فکر کرنا' انتظار کرنا' متوجہ ہونا' کان لگانا' کہانت کرنا' تاخیر کرنا' مقابل ہونا' ہلاک کرنا-
مُنَاظَرَةٌ - نظیر ہونا' نظیر بنانا' جھگڑنا' بحث کرنا' مقابل کرنا-
اِنْظَارٌ - تاخیر کرنا' مہلت دینا' نظیر کرنا' دیکھنے دینا-
تَنَظُّرٌ - آنکھ سے دیکھنا-
تَنَاظُرٌ - ایک دوسرے کی طرف دیکھنا-
اِسْتِنْظَارٌ - مہلت چاہنا-
اِنَّ اللّٰهَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ - اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے (دیکھنے سے مراد یہاں پسند کرنا ہے' بعض نے کہا بدلہ دینا اور حساب و کتاب کیونکہ وہ دلوں سے متعلق ہوگا نہ کہ ظاہری صورتوں سے)-
مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ - جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ اس کے تھن میں روک رکھا گیا ہو (خریدار کو دھوکہ دینے کو) تو اس کو دو باتوں میں سے جو بہتر معلوم ہو اس کا اختیار ہوگا (چاہے تو اسی قیمت پر وہ جانور رہنے دے چاہے بائع کو واپس کر کے اپنی قیمت پھیر لے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور یا اناج دے دے)-

مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - جس کا کوئی عزیز (عمداً) قتل کیا جائے تو اس کو دو باتوں میں سے جو بھلی معلوم ہو ایک بات کرنے کا اختیار ہوگا (چاہے تو قاتل سے قصاص لے یا دیت قبول کر لے)-

اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - حضرت علی بن ابی طالب کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے-

اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ تَنْظُرُ وَ تَعْتَافُ فَرَاَتْ فِيْ وَجْهِهٖ نُوْرًا فَدَعَتْهُ اِلٰى اَنْ يَّسْتَبْضِعَ مِنْهَا وَ تُعْطِيَهٗ مِأَةً مِّنَ الْاِبِلِ فَاَبٰى - عبداللہ بن عبدالمطلب آنحضرتؐ کے والد ماجد ایک عورت (کاظمہ بنت مر یہودیہ یا ورقہ بن نوفل کی بہن) پر سے گزرے وہ فال کھولتی تھی اور کہانت کرتی تھی' اس نے آپ کے چہرے پر ایک نور دیکھا (وہ نور محمد تھا) اس عورت نے حضرت عبداللہ کو بلایا اس لئے کہ اس سے صحبت کریں وہ ان کو سو اونٹ دے گی- لیکن حضرت عبداللہ نے منظور نہ کیا (قسمت میں تو یہ حضرت آمنہ کو ملنے والا تھا- کہتے ہیں حضرت آمنہ سے صحبت کرنے کے بعد پھر حضرت عبداللہ اس عورت کے پاس گئے او اس کی درخواست منظور کی- لیکن اس عورت نے کہا اب مجھ کو تمہاری حاجت نہیں تم میں جو نور تھا وہ دوسری جگہ منتقل ہو گیا)-

اِنَّهٗ رَاٰى جَارِيَةً بِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اِنَّ بِهَا نَظْرَةً فَاسْتَرْقُوْا لَهَا - آنحضرتؐ نے ایک چھوکری کو دیکھا اس کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا (کالا ہو رہا تھا) تو فرمایا اس کو آسیب کا خلل ہے اس کے دفع کے لئے منتر کرو (یعنی ایسا منتر جس میں شرک اور کفر کے مضامین نہ ہوں بلکہ آیات قرآنی یا اسمائے الٰہی ہوں)-

صَبِيٌّ مَّنْظُوْرٌ - وہ لڑکا جس کو آسیب کا خلل ہو-

لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ بِهَا عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ - آنحضرتؐ جن جوڑ کی سورتوں کو نماز میں پڑھا کرتے (یہ عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے) میں ان کو جانتا ہوں وہ بیس سورتیں ہیں مفصل کی- (جوڑ سے یہ مراد ہے کہ ان کے مضامین اور الفاظ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یہ غرض نہیں کہ آیتوں کے شمار میں برابر ہیں- ایک روایت میں یوں ہے يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ یعنی آنحضرتؐ ان میں سے دو دو سورتوں کو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے - عبداللہ بن مسعودؓ نے اسی طرح قرآن کو مرتب کیا تھا- یعنی سورۂ رحمٰن اور نجم کو ایک رکعت میں اور قمر اور حاقہ کو ایک رکعت میں اور طور اور والذاریات کو ایک رکعت میں اور اذا وقعت اور نون کو ایک رکعت میں اور معارج اور نازعات کو ایک رکعت میں اور مطففین اور عبس کو ایک رکعت میں اور مدثر اور مزمل کو ایک رکعت میں اور ہل اتی او لااقسم کو ایک رکعت میں اور عم اور والمرسلات کو ایک رکعت میں اور دخان اور اذا الشمس کو ایک رکعت میں پڑھا کرتے)-

فَنَزَلَتْ عَلَيَّ نَظِيْرَةٌ لَّهَا - مجھ پر اسی طرح کی ایک سورت اتری-

لَاتُنَاظِرْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حدیث شریف کے برابر کسی قول یا فعل کو مت کر (یعنی آیت اور حدیث کے ہوتے ہوئے ان کو چھوڑ کر کسی کا قول مت اختیار کر' دوسرے آیت اور حدیث کے مقابل کسی کا قول مت لا)-

كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ - میں دنیا میں خرید و فروخت کیا کرتا لیکن تنگدست کو مہلت دیتا (یہاں تک کہ اس کا ہاتھ کشادہ ہو)-

اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ - ابھی ان دونوں شخصوں کو رہنے دو (ان کو بخشیدہ شخصوں میں مت لکھو یہاں تک کہ دونوں صلح کریں مل جائیں)-

اَنْظِرِيْنِيْ - مجھ کو مہلت دو-

فَاسْتَنْظَرَهٗ جَابِرٌ - حضرت جابر نے اپنے قرض خواہ سے مہلت مانگی-

اِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَّلِجَ بَيْتَهٗ - اگر وہ تجھ سے اتنی مہلت چاہے کہ گھر میں جا کر آتا ہوں-

مَايَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ - ایک دن آنحضرتؐ نے عشا کی نماز میں دیر لگائی- صحابہؓ انتظار کر رہے

تھے آخر آپ برآمد ہوئے اور فرمایا) دیکھو ساری زمین والوں میں کوئی شخص تمہارے سوا اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے (اور دینوں میں عشاء کی نماز نہ ہوگی یا ہوگی تو وہ لوگ سویرے پڑھ لیتے ہوں گے- غرض اتنی رات کو ان صحابہؓ کے سوا ساری دنیا میں کوئی نماز کا منتظر نہیں تھا)-

فَانْظِرْنِیْ حَتّٰی اُفِیْضَ عَلٰے رَاْسِیْ- مجھ کو اتنی مہلت دو کہ میں سر پر پانی ڈال لوں (نہالوں)-

اِنَّهُمْ خَشُوْا اَنْ يَّقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ فَانْظُرْهُمْ- لوگ ڈرے ایسا نہ ہو دشمن ان کو الگ پاکر مار ڈالیں تو آپ ان کا انتظار کرتے رہے-

فَاِنِّیْ اَنْظُرُ کُمَا- میں تم دونوں کو مہلت دیتا ہوں-

اِنْ تَنْظُرُوْهُمْ- اگر تم ان کو مہلت دو گے-

اَصْحَابِیْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ- میرے اصحاب یہ حکم دیتے ہیں کہ ان کو مہلت دو (ان کا انتظار کرو- کرمانی نے کہا نظر کا تعدیہ جب لام سے ہو تو مہربانی اور محبت کے معنی ہوتے ہیں اور فِیْ کے ساتھ ہو تو غور اور فکر کے اور الی کے ساتھ ہو تو دیکھنے کے اور بدون صلہ کے انتظار کے)-

نَظَرْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰی كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ- ایک رات ہم آنحضرتؐ کے برآمد ہونے کا آدھی رات تک انتظار کرتے رہے-

نَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ- ہم آپ کے سلام کے منتظر تھے-

اِنْتَظِرْ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ- سورج ڈھلے تک انتظار کرتا رہ (سورج ڈھل جانے کے بعد لڑائی شروع کر- چونکہ اس وقت تک لوگ اپنی حاجتوں سے فارغ ہو جاتے ہیں اور وقت ٹھنڈا ہونا شروع ہوتا ہے ہوا لطیف ہو جاتی ہے- ایک روایت میں حَتّٰی تَحْضُرَ الصَّلٰوةُ ہے یعنی یہاں تک کہ نمازوں کے اوقات آجائیں کیونکہ یہ اوقات متبرک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی)-

لَوْ اَنَّكَ تَنْتَظِرُنِیْ یا تَنْظُرُنِیْ- اگر تم میرا انتظار کرتے-

اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَهَا- ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (مسجد ہی میں بیٹھے بیٹھے یا گھر میں آکر لیکن دل مسجد سے لگا رہے)-

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالدُّعَاءِ- بہتر عبادت یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے کشائش کی امید رکھے (مایوس نہ ہو اگر قبولیت میں دیر ہو تو پروردگار کی عنایت سمجھے نہ کہ عتاب اس لئے کہ جب دیر ہوگی تو بندہ اور زیادہ گڑگڑائے گا' روئے گا عاجزی کرے گا جو مالک کو بہت پسند ہے)-

فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ اَفْظَعَ- میں نے آج کے دن کا سا ہولناک منظر (سماں) کبھی نہیں دیکھا-

اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ- ذرا غور کے ساتھ سمجھا کرو کون تمہارے رضاعی بھائی ہیں-

لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِیْ نَفْسِهٖ- اپنے دل میں سوچ لے ان دونوں میں کون افضل ہے-

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی لَهٗ جُوَارٌ- گویا میں حضرت موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ پکار کر لبیک کہہ رہے ہیں (بعض نے کہا یہ شب معراج کا ذکر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہاں لبیک کہنے کا دوسرے اونٹنی پر سوار ہونے کا کیا موقع تھا- س کے علاوہ حضرت یونسؑ کا ذکر ہے کہ وہ صوف کا جبہ پہنے تھے اور حضرت موسیٰ کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی اور پیغمبر چونکہ زندہ ہیں اس لئے وہ تقرباً الی اللہ عبادات کرتے ہیں اور موت سے تکلیف موقوف ہو جاتی ہے' اعمال کا موقوف ہو جانا ضروری نہیں- غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ وہ اعمال' نامۂ اعمال میں شریک نہیں کئے جاتے اور انقطاع اعمال سے یہی مراد ہے- بعضوں نے کہا یہ رؤیت منامیہ تھی یا ان کی حالت زندگی میں جو انھوں نے حج کیا تھا اس کی صورت مثالیہ آنحضرتؐ کو دکھائی گئی' اس لئے کہ عالم مثال میں تمام واقعات گزشتہ اور حال اور استقبال اور تمام صور اور اعیان موجود ہیں- کذا فی مجمع البحار)-

يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی سَوْءَةِ بَعْضٍ- ایک دوسرے کے ستر کو دیکھا کرتے (بنی اسرائیل کے دین میں شاید لوگوں کے سامنے ننگے نہانا جائز ہوگا)-

يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی سَوْءَةِ بَعْضٍ- (یارسول اللہ جب

لوگ ننگ دھڑنگ میدان قیامت میں جمع ہوں گے تو پھر) ایک دوسرے کے ستر کو دیکھے گا (آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ! وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ ستر دیکھنے کی طرف کسی کا خیال ہی نہیں جائے گا وہاں تو جان پر بنی ہوگی)۔

لَایَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ یَجُرُّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ - جو شخص غرور کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے (نیچا رکھے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (اس کو ایسا ذلیل کرے گا مجمع البحار میں ہے کہ ٹخنوں تک لٹکانا مرد اور عورت دونوں کو درست ہے اس سے نیچے تکبر کی راہ سے حرام ہے اور بغیر تکبر کے مکروہ ہے)۔

جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ - اپنے بچہ کا انکار کرے وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہو (کہے میرا نطفہ نہیں ہے حالانکہ اس کا نطفہ ہو)۔

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ - اللہ تعالیٰ نے ستر دیکھنے والے اور جس کا ستر دیکھا جاتا ہے دونوں پر لعنت کی۔

یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ - سیاہی میں دیکھتا ہو سیاہی میں کھاتا ہو (یعنی آنکھ اور منہ اس جانور کے سیاہ ہوں)۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَصَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - جیسے آنحضرتؐ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں (آپ اشارہ کرتے تھے اس کی کمی پر)۔

اِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَکٰی - جب آدمؑ بائیں طرف دیکھتے (جدھر مشرکوں اور کافروں کی ارواح تھیں یا دوزخ تھی) تو رودیتے۔

کَانَ فِی النَّظَّارَةِ - وہ ان لوگوں میں تھے جو دور یا بلند مقام پر رہ کر جنگ کا تماشہ دیکھتے۔

نَاظُوْرٌ یا نَاطُوْرٌ - باغبان۔

مَنْ نَّظَرَ فِیْ کِتَابِ اَخِیْهِ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا خط (بغیر اس کی اجازت کے دیکھے)۔

فَاَجْمَعَ نَاظُوْرَةً - اس نے لشکر کے چیدہ لوگوں کو اکٹھا کیا۔

یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ الْغَیْرِ - غیر کی پونجی کو دیکھنا۔

اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ - دیکھو (غور کرو) کیا کہہ رہے ہو۔

کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا - ہر گناہ جس کی طرف دیکھا تھا۔

لَوْ عَطَّلُوا الْبَیْتَ سَنَةً لَمْ یُنَاظَرُوْا - اگر خانہ کعبہ کو لوگ ایک سال تک چھوڑ دیں (کوئی اس کا طواف نہ کرے نہ وہاں نماز پڑھے) تو پھر ان کو مہلت نہ ملے گی (اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا)۔

اِنْ تَرَکْتُمْ بَیْتَ رَبِّکُمْ لَمْ تُنَاظَرُوْا - اگر تم اپنے پروردگار کے گھر کو چھوڑ دو تو پھر تم کو مہلت نہ ملے گی۔

یَا مَنْ هُوَ فِی الْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی - اے پروردگار جو بلند منظر میں ہے (عرش معلیٰ پر وہاں سے اپنے بندوں کو دیکھتا ہے)۔

اِصْحَبْ نُظَرَائَکَ - اپنے رفیقوں کے ساتھ رہ (یعنی سفر میں)۔

نَظَافَةٌ - میل کچیل سے صاف ہونا، خوبصورت ہونا۔

تَنْظِیْفٌ - پاک صاف کرنا۔

تَنَظُّفٌ - پاک صاف ہونا، پاک صاف بننا، استنجا کرنا۔

اِسْتِنْظَافٌ - پاکی چاہنا۔

نَظِیْفٌ - پاک صاف۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ - اللہ تعالیٰ پاک صاف ستھرا ہے اور ستھرائی، پاکی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔ (دل کی پاکی شرک و بدعت سے خالی ہونا، اسی طرح حسد، بغض، کبر اور اخلاق ذمیمہ سے، جسم کی پاکی شریعت کے موافق طہارت کرنا، کپڑوں کی پاکی نجاست اور میل کچیل سے دور رکھنا، کھانے پینے کی پاکی یہ کہ حلال مال سے ہو)۔

فَنَظِّفُوْا اَفْنِیَتَکُمْ - اپنے مکانوں کے صحنوں کو جھاڑ جھوڑ کر پاک صاف رکھو۔

نَظِّفُوْا اَفْوَاهَکُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْاٰنِ - اپنے مونہوں کو (مسواک وغیرہ سے) پاک صاف رکھو قرآن کا راستہ وہی ہیں (انہی سے قرآن پڑھتے ہو اس کے الفاظ منہ ہی سے نکلتے

ہیں)۔

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ - ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ سارے عرب کو گھیر لے گا - اس فتنہ میں جو لوگ مارے جائیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے (کیونکہ یہ فتنہ قیامت تک قریب ایک خزانہ نمودار ہونے پر ہوگا - لوگ مال و دولت کی طمع سے لڑیں گے)۔

فَقَدَّرْتُ اَنِّیْ اسْتَنْظَفْتُ مَا عِنْدَهٗ وَاسْتَغْنَيْتُ عَنْهُ - میں یہ سمجھا کہ جو کچھ علم ان کے پاس تھا وہ میں نے سب حاصل کرلیا اور اب مجھ کو ان کی پرواہ نہیں ہے۔

اَلْمَاءُ الَّذِیْ يَتَوَضَّأُبِهِ الرَّجُلُ فِیْ شَیْءٍ نَظِيْفٌ - مستعمل پانی پاک ہے جس کو آدمی وضو میں استعمال کرتا ہے اب دوسرا شخص اس پانی سے وضو کرسکتا ہے (یعنی طاہر اور مطہر دونوں ہے - اہل حدیث کا یہی قول ہے بشرطیکہ وضو کرنے والے کے جسم پر کوئی نجاست نہ ہو اور پانی میں تغیر نہ آیا ہو - اور جس ظرف میں مستعمل پانی جمع ہو وہ بھی پاک ہو)۔

اِنِّیْ مُبَدِّلُكَ بِهِمْ قَوْمًا يَتَنَظَّفُوْنَ بِقُضْبَانِ الشَّجَرِ - میں اس قوم کے بدلے دوسری قوم تجھ کو دوں گا جو درختوں کی شاخوں سے صفائی کریں گے (یعنی مسواک کریں گے)۔

اِسْتَنْظَفَ الشَّيْءَ - وہ چیز سب لے لی۔

بابُ النّون مع العینْ

نَعْبٌ یا نَعِيْبٌ یا نُعَابٌ یا تَنْعَابٌ یا نَعَبَانٌ - جدائی کی آواز دینا' گردن دراز کرکے آواز میں سر ہلانا' بغیر آواز کے چلنا' جلد چلنا' چلتے میں آگے کو سر ہلانا۔

يَارَازِقَ النَّعَابِ فِیْ عُشِّهٖ - اے کوّے کے بچے کو اس کے جھونجھ (گھونسلہ) میں روزی دینے والے (کہتے ہیں جب کوّے کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے' ماں باپ یہ سمجھ کر کہ ہمارا بچہ نہیں ہے اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ مچھروں کو بھیجتا ہے' وہ ان کو کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ذرا بڑا ہو کر کالا ہو جاتا ہے تب اس کے ماں باپ پھر اس کے پاس آجاتے ہیں)۔

نَعْتٌ - وصف بیان کرنا' تعریف کرنا۔

نَعَتٌ - بہ تکلف نعت کرنا۔

نَعَاتَةٌ - خلقی قابل تعریف ہونا۔

اِنْعَاتٌ - خوبرو ہونا۔

اِنْتِعَاتٌ - بمعنی نعت ہے۔

اِسْتِنْعَاتٌ - نعت کی درخواست کرنا۔

يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ - آنحضرت کی نعت کرنے والا کہے گا میں نے آپ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد (نہایہ میں ہے کہ نعت ہمیشہ عمدہ اوصاف بیان کرنے میں مستعمل ہے نہ کہ برے اوصاف میں مگر تکلف سے کوئی کہے نَعْتُ سُوْءٍ تو اور بات ہے البتہ وصف عمدہ اور مذموم دونوں کے لئے مستعمل ہے)۔

اَلرَّجُلُ يُنْعَتُ لَهُ الْمَرْاَةُ - عورت کی صفت بیان کی جائے مرد کے سامنے۔

يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہم سے آنحضرت ﷺ کی نماز کا حال بیان کرے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔

فَاِذَا هُوَ يَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً - پھر وہ نہایت خوبی کے ساتھ ایک ایک حرف الگ کرکے قرأت کرنے لگے یا بیان کرنے لگے کہ آپ کی ذات اس طرح تھی۔

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ - آنحضرت ﷺ ذات الجنب کا علاج روغن زیتون اور ورس بتلاتے تھے۔

اَنْعَتُ لَكَ الْكُرْسُفَ - میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ تو شرمگاہ پر روئی کا پھاہہ رکھ لے (تاکہ خون بہہ کر باہر نہ آئے)۔

نَعْثَلٌ یا نَعْثَلَةٌ - جمع کرنا۔

لَايَمْنَعُكَ مَكَانُ ابْنِ سَلَامٍ اَنْ تَسُبَّ نَعْثَلًا - عبداللہ بن سلام کا ہونا (اور یہ نصیحت کرنا کہ حضرت عثمانؓ کو مت ستاؤ) نعثل کو برا کہنے سے نہ روکے (حضرت عثمانؓ کے دشمن اور باغی آپ کو نعثل کے لقب سے پکارنے لگے تھے - نعثل ایک لمبی داڑھی والا شخص تھا مصر میں - بعض نے کہا نعثل بوڑھے احمق کو کہتے ہیں یا بجو کو)۔

اُقْتُلُوْا نَعْثَلًا قَتَلَ اللّٰهُ نَعْثَلًا - (حضرت عائشہؓ پہلے حضرت عثمانؓ پر غصہ ہوئی تھیں اور خفا ہو کر مکہ چلی گئی تھیں اسی طرح طلحہؓ اور زبیرؓ بھی ان سے برگشتہ تھے - اس وقت یوں کہتی تھیں) اے لوگو! نعثل کو مار ڈالو (یعنی حضرت عثمانؓ کو) اللہ نعثل کو مارے (پھر جب حضرت عثمانؓ مارے گئے اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو لوگوں کے بہکانے میں آ گئیں اور حضرت عثمانؓ کے خون کی مدعی بن کر حضرت علیؓ سے لڑنے کے لئے نکلیں) -

نَعْجٌ یَانُعُوْجٌ - خالص سفید ہونا -

نَعَجٌ - موٹا ہونا -

اِنْعَاجٌ - اونٹ موٹے ہونا -

نَاعِجَة - نرم ہموار زمین اور سفید اونٹنی -

نَعْجَةٌ - مینڈھی، بھیڑ مادہ اور عورت کو بھی کہتے ہیں -

وَالنَّاعِجَاتِ - ہلکے پھلکے یا خوش رنگ اونٹ -

نَعْرٌ - ناک میں مکھی گھس جانا -

نَعْرٌ - تیز مار برچھی کی -

نَعِیْرٌ اور نُعَارٌ - چیخنا، ناک سے آواز نکالنا، خون جوش مار کر نکلنا یا آواز دے کر -

نَعْرٌ - چل دینا، مخالفت کرنا، انکار کرنا، جمع ہونا، آنا، اٹھنا، سعی اور کوشش کرنا -

تَنْعِیْرٌ - پھرانا، گھمانا -

اِنْعَارٌ - پھل لانا -

نُعَرَةٌ - بڑی مکھی سبز رنگ کی نیلی آنکھ والی جس کی دم میں ایک سوئی ہوتی ہے وہ گھوڑوں، اونٹوں، گدھوں کو بہت ستاتی ہے -

نَعْرَةٌ - ناک سے آواز نکالنا (اس کی جمع نَعَرَاتٌ ہے) -

لَا اُقْلِعُ عَنْهُ حَتّٰی اُطَیِّرَ نَعْرَتَهٗ یَا اَنْزِعَ النَّعْرَةَ الَّتِیْ فِیْ اَنْفِهٖ - میں تو اس کو چھوڑنے والا نہیں جب تک اس کا غرور اڑا نہ دوں گا یا اس کی نخوت اس کی ناک کی راہ نکال نہ دوں گا -

اِذَا رَاَیْتَ نَعْرَةَ النَّاسِ وَلَا تَسْتَطِیْعُ اَنْ تُغَیِّرَهَا فَدَعْهَا حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰهُ یُغَیِّرُ - جب تو لوگوں میں سرکشی اور نخوت دیکھے اور تو اس کو مٹا نہ سکے (سمجھانے سے وہ باز نہ آئیں اپنی بدعت اور جہالت پر قائم رہیں) تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کو مٹا دے (اللہ ہی ان کا غرور ان کی ناک کی راہ نکالے) -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ - جوش مار کر خون نکالنے والی رگ کے شر سے خدا کی پناہ (عرب لوگ کہتے ہیں جُرْحٌ نَعَّارٌ اور نَعُوْرٌ وہ زخم جس میں سے خون نکلتے وقت آواز پیدا ہو) -

کُلَّمَا نَعَرَبِهِمْ نَاعِرٌ اِتَّبَعُوْهُ - جب ان کو کوئی بھڑکانے والا فساد کی طرف بلاتا ہے تو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں -

نَعْسٌ - اونگھنا (جیسے نُعَاسٌ اونگھ) -

اِنْعَاسٌ - اونگھنا، سست بیٹوں والا ہونا -

تَنَاعُسٌ - سوتا ہوا بننا -

نُعَاسٌ - (کا لفظ متعدد احادیث میں آیا ہے یعنی نیند کی ابتدا جس کو وَسَنٌ بھی کہتے ہیں - مجمع البحار میں ہے کہ نُعَاسٌ ایک لطیف ہوا ہے جو دماغ کی طرف سے آتی ہے اور آنکھ بند کر دیتی ہے دل تک اس کا اثر نہیں پہنچتا جب دل تک پہنچ جائے تو وہ "نوم" ہے) -

فَاِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنَمْ - جب کوئی تم میں سے اونگھ رہا ہو (تو نماز نہ پڑھے) سو رہے (کیونکہ اونگھتے میں معلوم نہیں زبان سے کیا نکل جائے) -

اِنَّ کَلِمَاتِهٖ بَلَغَتْ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ - اس کے کلمے سمندر کی تہہ تک یا بیچ میں پہنچ گئے ہیں (صحیح مسلم میں نَاعُوْس ہے اور باقی کتابوں میں قَامُوْس ہے اور شاید حدیث لکھنے والے نے غلطی سے "قاموس" کو ناعوس لکھ دیا) قَامُوْسٌ کہتے ہیں سمندر کی موج اور درمیانی حصہ کو جہاں بہت گہرا پانی ہوتا ہے - بعض نے تَاعُوْس نقل کیا ہے - یعنی سمندر کی تہہ اور بیچا بیچ - بہر حال لغت کی رو سے تَاعُوْس کوئی موضوع لفظ نہیں ہے) -

نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت ﷺ اونگھ گئے (آپ کو اونگھ آ گئی) -

نَعْشٌ - اٹھانا، قائم کرنا محتاجی کے بعد پھر اچھی حالت کرنا، یاد بخیر کرنا -

نُعِشَ-نعش پر اٹھایا گیا۔
نَعْش- کہتے ہیں، اس پلنگ یا تختہ کو جس پر میت کو اٹھاتے ہیں-
تَنْعِیْشٌ اور اِنْعَاشٌ-اٹھانا' قائم کرنا-
اِنْتِعَاشٌ- پھیل کر اٹھ کھڑا ہونا' سستی کے بعد چالاک ہونا-
وَاِذَا نَعِسَ فَلَا انْتَعَشَ- اور جب وہ گرے تو پھر نہ اٹھے (یہ بددعا ہے "نعش" کہتے ہیں میت کے سریر کو' اگر سریر پر میت نہ ہو تب اس کو نعش نہ کہیں گے بلکہ سریر کہیں گے)-
اِنْتَعِشْ نَعَشَكَ اللّٰهُ- اٹھ اللہ تعالیٰ تجھ کو اٹھائے (بلند کرے)-
فَانْتَاشَ الدِّیْنَ بِنَعْشِهٖ-حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دین کی نعش کو جو گرگئی تھی اٹھا کر کھڑا کیا (از سر نو دین کو زندہ کیا)-
فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ-ہم اس کو لے کر چلے اس کو اٹھاتے جاتے تھے (اس کے دل کو قوت دیتے جاتے تھے)-
نَعَشَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ-تم کو اسلام کے دین سے اور حضرت محمدؐ سے اٹھایا (ان دونوں کی وجہ سے تم کو ترقی اور ثروت حاصل ہوئی)-
اِنْعَشْنِیْ-مجھ کو اٹھا-
اَسْاَلُكَ نِعْمَةً تَنْعَشُنِیْ وَعِیَالِیْ- میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو مجھ کو اور میرے عیال کو اٹھائے (محتاجی دور کر کے تونگری بخشے' ذلت مٹا کر عزت دے-
نَعْظٌ یا نُعُوْظٌ-شہوت سے ذکر کھڑا ہونا-
اِنْعَاظٌ-شہوت غالب ہونا' ذکر کو ہلانا (جیسے اِنْتِعَاظٌ ہے)-
اَلنَّعْظُ اَمْرٌ عَارِمٌ-نعوظ ہونا (ذکر کھڑا ہونا) ایک سخت امر ہے (آدمی اس وقت بے عقل ہو جاتا ہے شہوت کے غلبہ میں حرام حلال کا خیال نہیں کرتا)-
لَیْسَ فِی الْاِنْعَاظِ وُضُوْءٌ- انتشار سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک مذی نہ نکلے (جب مذی نکل آئی تو وضو ٹوٹ گیا)-
نَعْفٌ-جو پہاڑ یا بلند مکان سامنے آڑا آئے اور پہاڑ کا وہ نشیبی حصہ جو میدان سے بلند ہو-
مُنَاعَفَةٌ-معارضہ کرنا-
اِنْعَافٌ-نعف پر بیٹھنا-
اِنْتِعَافٌ- ظاہر ہونا' نمودار ہونا' نعف پر چڑھنا' معترض ہونا-
اُذُنٌ نَاعِفَةٌ-لٹکا ہوا کان-
رَاَیْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ قَدْ تَلَفَّفَ فِیْ قَطِیْفَةٍ ثُمَّ عَقَدَ هُدْبَةَ الْقَطِیْفَةِ بِنَعْفَةِ الرَّحْلِ- میں نے اسود بن یزید کو دیکھا ایک کملی میں لپٹ گئے پھر کملی کا سرا زین کے آخری تسمہ سے باندھ دیا-
نَعْفَةٌ- وہ تسمہ جو زین کے آخری حصہ میں ہوتا ہے اس میں کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں-
نَعْقٌ یا نَعِیْقٌ یا نُعَاقٌ یا نَعَقَانٌ-چیخنا' آواز دینا' ڈانٹنا-
نَاعِقَانِ- دو ستارے ہیں برج جوزا میں-
قَالَ لِنِسَاءِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ لَمَّا مَاتَ اِبْكِیْنَ وَ اِیَّاكُنَّ وَنَعِیْقَ الشَّیْطَانِ- جب عثمانؓ بن مظعونؓ مر گئے تو آنحضرتؐ نے ان کی عورتوں سے فرمایا تم روسکتی ہو لیکن شیطان کی چیخ و پکار سے باز رہو (یعنی نوحہ نہ کرو' چلا چلا کر نہ روؤ' منہ پر طمانچے مت مارو' زبان سے ناشکری کے الفاظ نہ نکالو)-
اٰخِرُ مَنْ یُحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُّزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا- سب سے آخر میں دو چرواہوں کا حشر ہوگا جو مزینہ قبیلہ کے ہوں گے مدینہ کو اپنی بکریاں لئے ان پر چیختے چلاتے آرہے ہوں گے-
یَنْعِقُ بِهَا عَامِرٌ- عامر اس کو پکارتا ہے یا عامر نے اس کو آواز دی ڈانٹا-
اَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ- ہر آواز دینے والے چلانے والے کے تابعدار (یعنی دین کے عقائد میں مضبوط اور قائم نہیں ہیں جو شخص پیدا ہوا اس نے نئی بات دین میں نکالی بس اسی کے ہم عقیدہ ہو گئے)-
نَعَقَ الْغُرَابُ- (بمعنی نَغَقَ یعنی) کوے نے آواز دی-

نَعْلٌ - جوتا دینا' جانور کے پاؤں پر نعل لگانا-
نَعَلٌ - جوتا پہننا-
تَنْعِيْلٌ - لوہے کی نعل لگانا' اونٹ کا پاؤں ایک چمڑے سے باندھ دینا تاکہ گھسے نہیں-
اِنْعَالٌ - جوتیاں بہت ہونا' جوتی پہنانا-
تَنَعُّلٌ اور اِنْتِعَالٌ - جوتیاں پہننا' پاپیادہ سفر کرنا-
نَاعِلٌ - جو جوتہ پہنے ہو-
اِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ - جب سخت زمینیں تر ہوں تو نماز اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو (جماعت میں حاضر ہونا ضروری نہیں-سخت زمینوں کا ذکر اس لئے کیا کہ تھوڑی بارش سے بھی سخت زمین تر اور مرطوب ہو جاتی ہے برخلاف نرم زمین کے وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے-مطلب یہ ہے کہ تھوڑی سی بارش میں بھی جماعت کی حاضری معاف ہے-حدیث کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جب جوتیوں کو تری لگے تو نماز اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو' مجمع البحرین میں ہے کہ حدیث کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں)-
مَنْ اَنْعَلَ دَابَّةَ رَجُلٍ - جس نے کسی کے جانور کو نعل لگائی-
كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ - آنحضرتؐ کی تلوار کی دستی چاندی کی تھی-
يَاخَيْرَ مَنْ يَّمْشِيْ بِنَعْلٍ فَرْدٍ - اے بہتر ان لوگوں کے جو ایک تلے والی جوتی پہن کر چلتے ہیں (ان کا تلا اکہرا ہوتا ہے-عرب لوگ ایک تلے والی جوتی کو امیروں اور رئیسوں کی جوتی سمجھتے تھے-کیونکہ غریب لوگ دو دو تین تین تلوں کی جوتیاں پہنتے ہیں تاکہ جلدی گھس نہ جائیں)-
نَعْلٌ فَرْدٌ - ایک تلے کی جوتی-
نَعْلٌ مُّطْرَقٌ - کئی تلوں کی جوتی-
لَاَصَابَتْهُ النِّعَالُ الْمُطْرَقَةُ - اس کو کئی تلوں کی جوتیاں پڑتیں-
اِنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ خَيْلَهَا - غسان کے لوگ اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں (یعنی جنگ کی تیاری کر رہے ہیں-ایک روایت میں تُنْعِلُ النِّعَالَ ہے مطلب وہی ہے)-
كَانَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ - آنحضرتؐ جوتیاں پہنے پہنے نماز پڑھتے تھے (صحابہؓ کا بھی یہی دستور تھا اور آنحضرتؐ نے یہ عام طریقہ لوگوں کو تعلیم کر دیا تھا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو جوتیوں کو دیکھے اگر ان میں کچھ پلیدی لگی ہو تو زمین پر رگڑ دے-جوتی کی طہارت آپ نے یہی قرار دی کہ زمین پر رگڑ دی جائے خواہ نجاست جرم دار ہو یا رقیق اہل حدیث کا یہی قول ہے)-
اَلتَّيَمُّنُ بِالنَّعْلِ - پہلے داہنے پاؤں میں جوتا پہننا-
لِيَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا يُنْعِلُ يَاتُنْعَلُ - پہلے داہنے پاؤں کو جوتی دار کرے یا داہنا پاؤں جوتی دار کیا جائے-
مَاعَلَيْنَا نِعَالٌ - ہمارے پاس جوتیاں نہ تھیں (معلوم ہوا ننگے پاؤں چلنا جائز ہے-بعض نے کہا جب جوتی لینے پر قادر ہو تو ننگے پاؤں نہ چلے)-
اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ - جوتیاں اکثر پہنے رہو' (کیونکہ جوتی پہن کر چلنے والا سوار کی طرح ہے- پاؤں کو ایذا نہیں پہنچتی)-
لِيُنْعِلْهُمَا - دونوں پاؤں میں جوتیاں پہن کر چلے (یا دونوں پاؤں ننگے رکھے' ایک میں جوتی ایک ننگا اس سے منع فرمایا-اور یہ جو منقول ہے کہ آنحضرتؐ ایک جوتی پہن کر چلے تو یہ کسی عذر کی وجہ سے ہو گا یا گھر میں کسی سبب سے ایسا کیا ہو گا یا یہ بتانے کو کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یا اس صورت میں ہے جو دور جانا ہو)-
نَهٰى اَنْ يَّنْتَعِلَ قَائِمًا - کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا (مراد وہ جوتا ہے جس کے تسمے باندھے جاتے ہیں کیونکہ کھڑے کھڑے تسمے باندھنے میں دقت ہوتی ہے)-
فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِنَعْلَةِ السَّيْفِ - (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں اوڑھنی اتارتی) تو میرے بھائی تلوار کی کوتھی میرے پاؤں پر مارتے (ایک روایت میں بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ ہے جیسے کوئی اونٹنی کو مارتا ہے)-
اَلنَّعْلُ لِبَاسُ الْاَنْبِيَاءِ - جوتا پیغمبروں کا لباس ہے-

مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ - آنحضرتؐ نے موزوں اور جوتوں پر (جو موزوں کے اوپر پہنے جاتے ہیں) مسح کیا (یعنی وضو میں)۔

صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ - دو جوتیوں والا۔

نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ - ان کی جوتیوں پر بال ہوں گے۔

ثُمَّ اَصْبَحَ نَعْلَیْھَا - وہ جوتیاں جو قربانی کے اونٹ پر لٹکائی تھیں ان کو اس کے خون میں رنگ دیا۔

نِعْمَةٌ یا مَنْعَمٌ - خوش گزران ہونا' نرم ہونا' کشادہ ہونا' خوش ہونا۔

نَعَمٌ - سرسبز ہونا۔

نُعُوْمَةٌ - نرمی ملائمت۔

تَنْعِیْمٌ - خوش گزران بنانا۔

نَعَمْ - (ہاں کہنا) نرم ملائم بنانا۔

مُنَاعَمَةٌ - خوش گزرانی' خوش گزران کرنا' مضبوط کرنا۔

اِنْعَامٌ - احسان کرنا' صاحب نعمت کرنا۔

کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَهٗ - میں کیونکر خوش رہ سکتا ہوں (یعنی بے فکر) حالانکہ صور کا فرشتہ صور منہ میں لئے منتظر ہے (کہ جب حکم ہو اسی وقت پھونکنا شروع کرے تو قیامت کی فکر لگی ہوئی ہے معلوم نہیں میری امت کا کیا حال ہوتا ہے)۔

اِنَّھَا لَطَیْرٌ نَّاعِمَةٌ - یہ تو اچھے موٹے تازے پرندے ہیں۔

فَاَبْرَدَ بِالظُّھْرِ وَ اَنْعَمَ - ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھا اور خوب ٹھنڈا کیا۔

اَنْعَمَ النَّظْرَ - خوب غور کیا۔

وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ مِنْھُمْ وَ اَنْعَمَا - ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ان میں سے ہیں بلکہ اور زیادہ افضل ہیں۔

فَبِھَا وَنِعِمَتْ - (اگر کسی نے جمعہ کے لئے وضو کیا) تو بھی خیر اچھا ہے اس نے سنت پر عمل کیا اور اچھا کیا۔

نِعِمَّا بِالْمَالِ - مال بھی کیا اچھی چیز ہے۔

نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ - حلال مال جو نیک شخص کے پاس ہو کیا اچھی چیز ہے۔

نِعِمَّا لِلْمُلُوْكِ - بادشاہوں کے لئے کیا اچھی ہے (ایک روایت میں نُعْمًا لِلْمُلُوْكِ ہے یعنی بادشاہوں کے لئے نعمت اور مسرت اور آنکھ کی ٹھنڈک ہے)۔

نُعَامَاكَ - بمعنی قُصَارَاكَ یعنی تیری انتہا یہ ہے۔

فَیُدْنِیْهِ مِنْهُ وَیَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ - شیطان اس کو اپنے نزدیک کر دیتا ہے اور کہتا ہے (شاباش) تو اچھا ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ تَزْعُمُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ نَعِمَ - (ایک شخص خثعم قبیلہ کا منیٰ میں آنحضرتؐ سے ملا اور کہنے لگا) تم ہی وہ شخص ہو جو اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں (نَعَمْ اور نَعِمَ دونوں کے معنی ہاں ہیں...... ابوعثمان نہدی نے کہا حضرت عمرؓ نے ہم کو ایک حکم دیا۔ ہم نے جواب میں نَعَمْ کہا تو انھوں نے فرمایا نَعَمْ مت کہو بلکہ نَعِمَ کہو۔ زبیر کے ایک لڑکے نے کہا۔ ہم قریش کے بوڑھوں سے نَعِمَ بکسرۂ عین سنا کرتے تھے)۔

حِیْنَ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی اُحُدٍ كَتَبَ عَلٰی سَھْمٍ نَعَمْ وَعَلٰی اٰخَرَ لَاوَاجَالَ ھُمَا عِنْدَ ھُبَلَ فَخَرَجَ سَھْمُ نَعَمْ فَخَرَجَ اِلٰی اُحُدٍ فَلَمَّا قَالَ لِعُمَرَ اُعْلُ ھُبَلُ وَ قَالَ عُمَرُ اَللّٰهُ اَعْلٰی وَ اَجَلُّ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ اَنْعَمَتْ فَعَالِ عَنْھَا - ابوسفیان جب جنگ احد کے لئے نکلنے لگا - (مکہ سے) تو ایک پانسے پر اس نے نَعَمْ لکھا (یعنی جاؤ) اور دوسرے پر لَا (یعنی نہ جاؤ) اور دونوں پانسوں کو ہبل (جو ایک بت تھا) کے پاس پھرایا تو نَعَمْ والا پانسہ نکلا۔ تب وہ احد کے طرف چل کھڑا ہوا (اور مسلمانوں کی عدول حکمی اور کم نصیبی سے شکست ہوئی ابوسفیان نے فتح پائی تب وہ احد پہاڑ کے پاس آیا جس کے اوپر آنحضرتؐ اور آپ کے ہمراہی تھے) اور عمرؓ سے کہنے لگا ''ہبل اب تو اونچا ہو جا (یعنی تیرا مرتبہ بلند ہو گیا ہبل کی جے ہو) حضرت عمرؓ نے جواب میں کہا ''اللہ تعالیٰ بہت اونچا اور بڑی شان والا ہے'' تب ابوسفیان نے کہا۔ ہبل نے اچھا کیا اپنا قول پورا کیا نَعَمْ کہا (مجھ کو فتح دلائی) اب اس کا ذکر نہ کرو۔

فَنَعَمْ اِذًا - اچھا (جب تو بخار کو گناہوں کی بخشش کا باعث

نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مایوسی ظاہر کرتا ہے) تو ایسا ہی ہوگا (تو مرجائے گا قبر میں جائے گا)۔

اِذَا سَمِعْتَ قَوْلًا حَسَنًا فَرُوَيْدًا بِصَاحِبِهٖ فَاِنْ وَافَقَ قَوْلٌ عَمَلًا فَنَعَمْ وَ نُعْمَةُ عَيْنٍ اٰخِهٖ وَ اَوْدِدْهُ۔ (امام حسن بصریؒ نے کہا) اگر تو کسی شخص کے منہ سے اچھی بات سنے (اس کا قول نہایت عمدہ ہو) تو ابھی اس کو رہنے دے (جلدی سے اس کی زبان پر فریفتہ ہو کر اس کا دوست مت بن جا اور اس کے فعل کو دیکھ) اگر اس کا فعل قول کے مطابق ہے (جو نصیحت دوسروں کو کرتا ہے خود بھی اس کے مطابق عمل کرتا ہے یا جیسا حال وہ اپنا بیان کرتا ہے ویسا ہی ہے) تب تو اس سے کہہ ہاں بے شک میں تمہاری اطاعت کر کے تمہاری آنکھ ٹھنڈی کروں گا اس کا بھائی بن جا اس سے دوستی کر (ورنہ اگر قول اس کا اور ہے اور فعل اور تو وہ مکار دغاباز ہے اس کی صحبت سے الگ رہ)۔

وَلَا نُعْمَةُ عَيْنٍ۔ آنکھ کی ٹھنڈک نہ ہو۔

لَانُنْعِمُكَ عَيْنًا۔ ہم تجھ کو اس نام سے پکار کر تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے۔

اَنْعَمَ صَبَاحًا۔ یہ دن تمہارے لئے خوشی اور نعمت کا ہو (مشرک لوگ سلام علیکم کے بجائے صبح کے وقت یہی کہا کرتے' انگریزوں نے بھی عربوں سے یہ سیکھا ہے وہ گڈ مارننگ کہتے ہیں' اس کے بھی یہی معنی ہیں)۔

نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ۔ ہم کو ایسا کہنے کی ممانعت ہوئی۔ (کیونکہ مشرکوں کی رسم تھی)۔

مَا اَنْعَمَنَابِكَ۔ کس امر نے ہم کو آپ کی ملاقات سے مسرور اور خوش کیا (یعنی آپ کیوں تشریف لائے یہ ابو مریم نے معاویہؓ سے کہا)۔

لَاتَقُلْ نَعِمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَنْعَمُ بِاَحَدٍ عَيْنًا وَلٰكِنْ قُلْ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا۔ یوں مت کہہ اللہ کی آنکھ تیری وجہ سے ٹھنڈی ہو کیونکہ اللہ کی آنکھ کسی کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوتی بلکہ یوں کہہ اللہ ہماری آنکھ تیری وجہ سے ٹھنڈی کرے (یہ مطرف کا قول ہے زمخشری نے کہا "نعم اللّٰہ بك عيناً" بھی صحیح اور فصیح ہے اور اس کے معنی وہ نہیں ہیں جو مطرف نے سمجھے' بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری آنکھ ٹھنڈی رکھے)۔

لَمْ اَنْعَمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا۔ میرے دل کو ان کی تصدیق کرنا اچھا نہیں لگا۔

يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَيْكَ۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کرم اور فضل کا نشان تجھ پر دکھائی دے (اگر اللہ نے دیا ہے تو اچھا لباس پہنے' اچھا کھائے' اچھا کھلائے)۔

دَعِ الْاَطْمَارَ لِيُرٰى اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ۔ پرانے پھٹے کپڑے چھوڑ (نئے عمدہ کپڑے پہن) تا کہ اللہ کی نعمت کا نشان تجھ پر دکھائی دے۔

لَايَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ۔ ناز پروردہ عیش پسند عورتوں سے نکاح نہیں کرتے۔

اَنْعُمْ۔ بھی نعمت کی جمع ہے۔

سَاقُوا النَّعَمَ۔ چرانے والے جانوروں کو یا اونٹوں کو ہنکا لے گئے۔

اَنْعَام۔ اونٹ' گائے' بکری' بھیڑ۔

نَعَمٌ۔ اونٹ۔

نَحْنُ النَّاعِمَاتُ۔ ہم تو عیش کرنے والیاں ہیں۔

فَبِهَا وَ نَعِمَتْ۔ خیر رخصت ہے (مگر غسل بہت اچھا تھا جس کو اس نے چھوڑ دیا)۔

نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهٗ۔ ہاں میں نے معاویہؓ کے ساتھ نماز پڑھی ہے (انھوں نے میری کسی بات پر انکار نہیں کیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ سَائِلُ كُلِّ ذِىْ نِعْمَةٍ عَمَّا اَنْعَمَ عَلَيْهِ۔ اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمت کسی کو دی ہے قیامت کے دن اس کی پرسش کرے گا (کہ اس کا شکر کیا کیا ادا کیا۔ بعض نے کہا وَلَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ میں نعیم سے مراد امن اور صحت ہے یا صحت اور فراغت۔ اور امام ابوحنیفہؒ اور اور ابو عبداللہ سے منقول ہے کہ ہر نعمت سے سوال ہوگا مگر جس کو حدیث نے خاص کر دیا وہ تین چیزیں ہیں جن سے سوال نہ ہوگا)۔

نَمْ نَوْمَةَ الشَّبَابِ النَّاعِمِ۔ جو جوان عیش اور کامرانی

میں ہو اس کی سی نیند سو جا-

تَنْعِیْم - ایک موضع ہے مکہ سے چار میل پر وہاں حضرت عائشہؓ کی مسجد ہے عمرے کا احرام اکثر لوگ وہیں سے باندھتے ہیں- چونکہ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ عمرے کا احرام حرم کی سرحد سے نکل کر حل سے باندھنا چاہئے اور یہ مقام حل سے بہت قریب ہے اس لئے یہاں آ کر عمرے کا احرام باندھتے ہیں- مگر اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ مکہ والے حج اور عمرہ دونوں کا احرام مکہ ہی میں باندھ سکتے ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مکہ میں پہنچ گئے ہوں خواہ آفاقی ہوں یا مکہ کے رہنے والے وہ عمرے کا احرام حرم ہی سے باندھ لیں حرم کے باہر جانا ضروری نہیں- صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے کیونکہ حدیث میں ہے: حتے اهل مكة من مكة-

نَعْمَانُ - ایک پہاڑ ہے عرفات کے قریب-

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ وَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهٗ بِنَعْمَانَ السَّحَابِ - اللہ نے آدمؑ کا پتلہ وحنا کی مٹی سے بنایا اور اس کی پیٹھ پر نعمان کا ابر پھیرا-

اَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِيًّا - مجھ پر بہت سی نعمتیں اتاریں-

نَعْیٌ یانُعِیٌّ یانُعْیَانٌ - موت کی خبر دینا' دفن کے لئے بلانا' ظاہر کرنا' بدحالی کی شکایت کرنا' مشہور کرنا-

تَنَاعِیْ - اپنے اپنے مقتولوں کا حال بیان کرنا-

اِسْتِنْعَاءٌ - آگے چل کر اپنے پیچھے چلنے کے لئے بلانا-

اِنَّ اللّٰهَ نَعٰی عَلٰی قَوْمٍ شَهْوَاتِهِمْ - اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں پر عیب رکھا خواہشوں پر چلنے کا-

یَنْعٰی عَلَیَّ اَمْرًا اَکْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیَّ - مجھ پر ایسے امر کا عیب رکھتا ہے' بات یہ ہے کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت دی (یہ ابو ہریرہؓ نے کہا جب کسی نے ان کو ملامت کی کہ تم نے کفر کے زمانے میں ایک مسلمان کو مار ڈالا تھا)-

یَانَعَایَا الْعَرَبِ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرِّیَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِیَّةُ - (ایک روایت میں یَا نُعْیَانَ الْعَرَبِ ہے) اے عربوں پر رونے والیو آ ؤ روؤ (عرب لوگ تباہ ہو گئے) میں تم پر سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ ریا اور چھپی خواہش ہے-

اَلرَّجُلُ یَنْعٰی اِلٰی اَهْلِهٖ بِنَفْسِهٖ - آدمی موت کی خبر اپنے لوگوں کو خود ہی دے دے (اس کے لئے لوگوں کو اجرت پر بلانا ان سے خبر دلوانا سارے شہر میں پکارتے پھرنا ضروری نہیں)-

نَعَی النَّجَاشِیَ - آنحضرتؐ نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر (مدینہ میں) اپنے اصحاب کو دی-

لَمَّا جَاءَ نَعْیُ اَبِیْ سُفْیَانَ مِنَ الشَّامِ - جب ابوسفیانؓ کے مرنے کی خبر ملک شام سے آئی (کہتے ہیں ابوسفیانؓ مدینہ میں مرے اور یہ روایت غلط ہے)-

حَتّٰی سَمِعْتُ نَعَایَا اَبِیْ رَافِعٍ - یہاں تک کہ میں نے ابو رافع کی موت کی خبر دینے والیوں کی آواز سنی-

اِلٰی جِبْرِیْلَ یَنْعَاهُ - (ٹھیک اَنْعَاهُ ہے یعنی) میں جبرئیل کو آپ کی موت کی خبر سناتا ہوں-

لَمَّا نَزَلَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ نُعِیَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ - جب سورۂ اذا جاء نصر الله اتری تو آنحضرتؐ نے فرمایا اس میں میری موت کی خبر دی گئی ہے (کیونکہ اس سورت میں یہ بیان ہے کہ تمہارا کام پورا ہو گیا' اسلام پھیل گیا' لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں- اب تم اپنے نفس کی فکر کرو مقامات عالیہ میں داخل ہونے کے لئے تیار رہو)-

صَعِدَ النَّاعِیَةُ النَّادِبَةُ - موت کی خبر دینے والا میت کے مناقب بیان کرنے والا چڑھا (تو نَاعِیَة اور نَادِبَة کی تا مبالغہ کے لئے ہے نہ کہ تانیث کے لئے- مجمع البحار میں ہے کہ موت کی خبر دینا لوگوں کو اس لئے کہ نماز میں زیادہ لوگ جمع ہو جائیں درست ہے)-

رَجُلٌ اَتَاهُ نَعْیُ اَبِیْهِ - ایک شخص کو اس کے باپ کے مرنے کی خبر آئی-

بابُ النّون مع الغین

نَغْرٌ یانَغَرَانٌ - جوش مارنا' غصہ ہونا-

تَنْغِیْرٌ - آواز دینا-

اِنْغَارٌ -خراب ہو جانا-
تَنَغُّرٌ -پیٹ کا جوش مارنا غصہ سے-
تَنَاغُرٌ -جان پہچان نہ ہونا-

یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَافَعَلَ النُّغَیْرُ - (آنحضرتؐ نے ابو عمیرؓ سے فرمایا جو انسؓ کے بھائی اور بالکل کمسن تھے) ابو عمیر! تمہاری نغیر کیسی ہے (تمہارا لال کیسا ہے؟ نُغَیْر تصغیر ہے نُغَرٌ کی جو ایک چڑیا ہے سرخ چونچ والی اس کی جمع نِغْرَانٌ ہے- طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مدینہ میں شکار درست ہے اور بچوں کو چڑیا وغیرہ سے دل بہلانا جائز ہے بشرطیکہ اس کو تکلیف نہ دے)-

جَاءَ تْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا یَاْتِیْ جَارِیَتَهَا فَقَالَ اِنْ كُنْتِ صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ وَ اِنْ كُنْتِ كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ فَقَالَتْ رُدُّوْنِیْ اِلٰی اَهْلِیْ غَیْرٰی نَغِرَةً - حضرت علیؓ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی میرا خاوند میری لونڈی سے صحبت کرتا ہے- حضرت علیؓ نے کہا اچھا اگر تیرا کہنا سچ نکلا تو ہم تیرے خاوند کو سنگسار کریں گے (کیونکہ اس نے محصن ہو کر زنا کیا) اور اگر تیرا کہنا جھوٹ نکلا تو ہم تجھ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائیں گے یہ سن کر اس عورت نے کہا- مجھ کو میرے لوگوں میں بھیج دو' دل جلتی ہوئی پیٹ میں جوش ہوتی ہوئی (یعنی غصہ اور غم و رنج سے کیونکہ ہر حال میں میری خرابی ہے یا خاوند مارا جاتا ہے یا میں کوڑے کھاتی ہوں اس لئے یہی بہتر ہے کہ غصہ کے مارے تڑپتی رہوں خاموش گھر میں پڑی رہوں- عرب لوگ کہتے ہیں نَغِرَتِ الْقِدْرُ تَنْغَرُ یعنی ہانڈی جوش مارتی ہے)-

نُغَر -بلبل یا چڑیا کا بچہ یا لال (بعض نے کہا ایک چڑیا سرخ چونچ کی)-
نَغْشٌ یا نَغَشَانٌ -بے قراری کی سی حرکت کرنا' مائل ہونا-
مُنَاغَشَةٌ -بات چیت کرنا-
اِنْتِغَاشٌ بمعنی نَغْشٌ ہے-
تَنَغُّشٌ -حرکت کرنا-
نُغَاشٌ یا نُغَاشِیٌّ -بونا' ٹھگنا-

اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ نُغَاشٍ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ - (ایک روایت میں مَرَّ بِرَجُلٍ نُغَاشِیٍّ ہے) آنحضرتؐ ایک پست قد بونے پر سے گزرے اس کو دیکھ کر آپ سجدے میں گر پڑے (شکر کا سجدہ کیا) پھر فرمایا یا اللہ! میں تجھ سے عافیت (ہر بلا سے محفوظی) چاہتا ہوں (طیبی نے کہا جس آفت زدہ کو دیکھے تو سجدۂ شکر ادا کرے مگر یہ سجدہ چھپا کر کرے تاکہ آفت زدہ کو رنج نہ ہو البتہ اگر وہ فاسق ہو تو علانیہ سجدہ کرے)-

اِنَّهٗ قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَرَاَیْتُهٗ وَسَطَ الْقَتْلٰی صَرِیْعًا فَنَادَیْتُهٗ فَلَمْ یُجِبْ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَنِیْ فَتَنَغَّشَ كَمَا یَتَنَغَّشُ الطَّیْرُ - آنحضرتؐ نے (جنگ احد میں) فرمایا- سعد بن ربیعؓ کی کون خبر لاتا ہے؟ یہ سن کر محمد بن مسلمہؓ کہتے ہیں میں گیا- دیکھا وہ کشتوں (مقتولوں) میں زمین پر پڑے ہوئے ہیں- میں نے ان کو آواز دی (نام لے کر پکارا) انھوں نے جواب نہ دیا (دیتے کیسے زخموں میں چور طاقت کہاں تھی) آخر میں نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے- یہ سن کر وہ ایک ذرا سا ہلے جیسے پرندہ ہلتا ہے (اور اس وقت یہ کہا کہ آنحضرتؐ کو میرا اسلام پہنچا دو اور میری قوم والوں (انصار) سے کہہ دو کہ جب تک تم میں ایک آنکھ بھی حرکت کرتی رہے' ایک شخص بھی زندہ رہے تو آنحضرتؐ پر کوئی صدمہ نہ آنے پائے)-

نَغَصٌ -مراد پوری نہ ہونا' پیاس نہ بجھنا-
تَنْغِیْصٌ -خراب کرنا' مکدر کرنا-

لَایَزَالُ الْمُؤْمِنُوْنَ مُنَغَّصِیْنَ فِی الدُّنْیَا - مومن لوگ دنیا میں ہمیشہ رنجیدہ رہیں گے (اگر مال و دولت کی فراغت بھی ہوگی تو آخرت کی فکر رہے گی- غرض مسلمان کسی حال میں اس خوشی کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتا جس طرح ایک کافر ملحد بسر کرتا ہے)-

نَغْضٌ یا نُغُوْضٌ یا نَغَضَانٌ یا نَغَضٌ - اضطراب کرنا' ہلانا' بہت ہونا-
تَنْغِیْضٌ -ہلانا-

مُنَاغَضَۃٌ-ہجوم کرنا-

اِنْغَاضٌ-ہلنا' بے قرار ہونا' ہلانا-

وَاِذَا الْخَاتَمُ فِیْ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْاَيْسَرِ-(ایک روایت میں فِیْ نُغْضِ كَتِفِهِ الْاَيْسَرِ ہے یعنی) آنحضرتؐ کی مہر نبوت بائیں کندھے کی بلندی پر تھی یا اس پتلی ہڈی پر جو کندھے کے کنارے پر ہوتی ہے-

نَظَرْتُ اِلٰی نَاغِضِ كَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-میں نے آنحضرتؐ کے کندھے کی ہڈی کو دیکھا-

بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ فِی النَّاغِضِ-(ایک روایت میں یوں ہے يُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ كَتِفِ اَحَدِهِمْ یعنی) جو لوگ خزانہ جمع کرتے ہیں (زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوشخبری سنا کہ قیامت کے دن ایک جلتا پتھر ان کے کندھے کی ہڈی پر رکھا جائے گا)-

وَاَخَذَ يُنْغِضُ رَأْسَهٗ كَاَنَّهٗ يَسْتَفْهِمُ مَا يُقَالُ لَهٗ-اس نے اپنا سر ہلانا شروع کیا وہ اس بات کو سمجھنا چاہتا تھا جو اس سے کہی جاتی تھی-

سَلِسَ بَوْلِیْ وَنَغَضَتْ اَسْنَانِیْ-میرا پیشاب تو بہنے لگا اور دانت ہلنے لگے (یعنی بڑھاپے سے)-

اِنَّ الْكَعْبَةَ لَمَّا احْتَرَقَتْ نَغَضَتْ-کعبہ جب جلنے لگا تو اس نے حرکت کی' کمزور ہو گیا-

كَانَ نَغَّاضَ الْبَطْنِ يَانَاغِضَ الْبَطْنِ-(حضرت علیؓ نے کہا) آنحضرتؐ نغاض البطن تھے (حضرت عمرؓ نے پوچھا نغاض البطن کے کیا معنی؟ انھوں نے کہا پیٹ پر بٹیں والے اور آپ کے پیٹ کی بٹیں چاندی اور سونے کے ٹکڑوں سے زیادہ رونق دار تھیں)-

نَغَفٌ-ایک کیڑا جو اونٹ اور بکری کی ناک میں ہوتا ہے-

فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمِ النَّغَفَ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى-پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر نغف کو بھیجے گا (ان کی ناک میں ایک کیڑا پیدا ہوگا) جس سے سب ہلاک ہو جائیں گے (دفعتہً مر جائیں گے)-

دَعُوْا مُحَمَّدًا وَّ اَصْحَابَهٗ حَتّٰى يَمُوْتُوْا مَوْتَ النَّغَفِ-محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو (پڑا رہنے دو) یہاں تک کہ ایک بارگی سب ہلاک ہو جائیں (یہ مشرکوں کی آرزو تھی)-

نَغَلٌ-بگڑ جانا' خراب ہو جانا' دل میں کپٹ رکھنا' فساد ڈالنا' چغلی کھانا-

نُغُوْلَةٌ-نسب کی خرابی-

اِنْغَالٌ-بگاڑنا-

نَغْلٌ اور نَغِلٌ-حرام زادہ-

رُبَّمَا نَظَرَ الرَّجُلُ نَظْرَةً فَنَغِلَ قَلْبُهٗ كَمَا يَنْغَلُ الْاَدِيْمُ فِی الدِّبَاغِ-کبھی آدمی ایک نگاہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا دل ایسا خراب ہو جاتا ہے جیسے چمڑا دباغت میں سڑ جاتا ہے اور بدبودار ہو کر خراب ہو جاتا ہے-

نَغْمٌ-گن گن کرنا' گانا-

مُنَاغَمَةٌ-آہستہ بات کرنا-

تَنَغُّمٌ-گانا-

نَغَمٌ-اچھی آواز سے پڑھنا-

نَغْمَةٌ-ایک اچھی آواز-

نَغْیٌ-ایسی بات کہنا جو سمجھ میں آئے یا سکوت کرنا-

مُنَاغَاةٌ-نزدیک ہونا' خوش کرنے والی بات کہنا-

اِنَّهٗ كَانَ يُنَاغِی الْقَمَرَ فِیْ صِبَاهُ-آنحضرتؐ بچپن میں چاند سے باتیں کیا کرتے (اس کو دیکھ کر خوش ہوا کرتے اس سے کھیلتے)-

بابُ النّون مع الفاء

نَفْثٌ-پھونک مارنا' پھونکنا تھوک کے ساتھ یا بغیر تھوک کے' لکھنا' ڈالنا-

مُنَافَثَةٌ-سرگوشی کرنا' بات کرنا-

نُفَاثَةٌ-جو ریشہ منہ میں رہ جاتا ہے یا جو سینہ سے بلغم نکلتا ہے-

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ-حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ پھونکا (یعنی وحی کی)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ - اللہ کی پناہ شیطان کی پھونک اوراس کے شعر سے (مراد وہ شعر ہے جس میں فسق وفجور یا کفر والحاد کے مضامین ہوں۔ بعض نے کہا نفثِهٖ سے مراد سحر اور جادو ہے)۔

قَرَأَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَنَفَثَهٗ - آنحضرتؐ نے سورۂ فلق اور والناس اپنے اوپر پڑھ کر پھونک لی۔

ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ - پھر ان کو پھونکا پھر پڑھا (یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ پڑھنے سے پہلے پھونکنا کیونکر ہوگا بخاری کی روایت میں ہے وَقَرَأَ - بعض نے کہا نفث سے پھونکنے کا ارادہ مراد ہے)۔

فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَ اَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ - آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق کی لاش پر اپنا تھوک ڈالا اور اپنی قمیص اس کو پہنائی (وہ گڑ چکا تھا آپ نے جا کر اس کی لاش نکلوائی اور اپنا تھوک اس پر ڈالا' اپنا خاص کرتہ اس کو پہنایا۔ کہتے ہیں اس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اخیر تک۔ بعض نے کہا اس کا بیٹا سچا مسلمان تھا۔ آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا کیا۔ بعض کہتے ہیں جنگ بدر میں حضرت عباس کے جسم پر کرتہ نہ تھا۔ عبداللہ بن ابی نے ان کو ایک کرتہ پہنا دیا تھا۔ تو آنحضرتؐ نے منافق کا احسان نہ رہنے کے لئے اپنا کرتا اس کو پہنا دیا۔ واللہ اعلم)۔

فَلْيَنْفُثْ - (جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار) تھوتھو کرے (ایک روایت میں فَلْيَبْصُقْ ہے یعنی تھوکے۔ پھر یہ برا خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اچھا خواب بھی اس شخص سے کہے جو سچا دوست اور عقل مند اور فن تعبیر کو جانتا ہو ورنہ دشمن کوئی بری تعبیر دے دے گا تو بلا میں پڑ جانے کا ڈر ہے)۔

اِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَرَبِهَا الْمُشْرِكُوْنَ بَعِيْرَهَا حَتّٰى سَقَطَتْ فَنَفَثَتِ الدِّمَاءَ مَكَانَهَا وَاَلْقَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا - آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت زینب جس اونٹ پر سوار تھیں اس کو مشرکوں نے بدکا دیا۔ آخر حضرت زینب اس پر سے گر پڑیں (آپ کو حمل تھا) اسی جگہ آپ کا خون جاری ہوگیا اور پیٹ میں جو کچھ تھا وہ انھوں نے گرا دیا (اسقاط حمل ہوگیا)۔

مِنْنَاتٌ كَاَنَّهَا نُفَاثٌ - گویا بیٹیاں پھونک پھونک کر نکال رہی ہیں (یعنی رات دن لڑکیاں ہی جنتی ہے)۔

وَاللّٰهِ مَا يَزِيْدُ عِيْسٰى عَلٰى مَايَقُوْلُ مُحَمَّدٌ مِثْلَ هٰذِهِ النُّفَاثَةِ مِنْ سِوَاكِيْ هٰذَا - (نجاشی بادشاہ حبش نے کہا) حضرت محمدؐ جو فرماتے ہیں حضرت عیسیٰؑ نے اس پر اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنا یہ ریشہ مسواک کا میری اس مسواک میں سے منہ سے نکلتا ہے (نُفَاثَة وہ ریشہ مسواک کا جو مسواک کرنے کے بعد دانتوں میں رہ جاتا ہے اور آدمی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دیتا ہے)۔

وَلَا نَفْثُهٗ وَلَا عَقْدُهٗ - نہ اس کا پھونکنا نہ اس کا گرہ باندھنا (جیسے جادوگر پہلے دھاگے میں گرہ دیتے ہیں پھر اس پر پھونکتے ہیں)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّفْثِ - میں شیطان کے شعر سے پناہ مانگتا ہوں یا شیطان کے جادو اور سحر سے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْثِ الشَّيْطٰنِ - تیری پناہ شیطان کی پھونک یعنی اس کے وسوسوں اور خطرات سے (مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ پر یا کسی نبیؑ پر سحر کا اثر نہیں ہوسکتا اور پناہ مانگنا جو معوذتین میں ہے وہ امت کی تعلیم کے لئے ہے' جیسے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ اب صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں جو مروی ہے کہ آنحضرتؐ پر جادو کا اثر ہوا تھا۔ آپ خیال کرتے کہ میں یہ کام کر چکا ہوں اور ابھی نہ کیا ہوتا یہ محض جھوٹ ہے۔ میں کہتا ہوں صاحب مجمع البحرین کی یہ بڑی جرأت اور گستاخی ہے کہ صحیحین کی روایات کو جھوٹ کہتا ہے۔ اور اگر آنحضرتؐ پر سحر نے اثر نہ کیا ہوتا تو معوذتین کیوں اترتیں اور تعلیم امت کا ذکر اور تمثیل رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا سے محض بے محل ہے وہاں صیغہ جمع کا ہے اور یہاں خاص خطاب پیغمبر سے ہے کہ تو ایسا کہہ! اگر سحر کا اثر ہی آپ پر محال ہوتا تو پھر پناہ مانگنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ اب یہ جو کافروں نے کہا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا - یہ قول ان کا اس وجہ سے غلط تھا کہ یہ سورت مکی ہے

اور سحر کا واقعہ مدینہ میں آنے کے بعد ہوا علاوہ اس کے سحر کا اثر اصول اور عقائد ایمانی میں آپ پر کبھی نہیں ہوا نہ مکہ میں نہ مدینہ میں بلکہ صرف چھوٹے چھوٹے دنیاوی اشغال اور کاموں میں ہوا - اور اس تاثیر میں یہ نکتہ تھا کہ کافر آنحضرتؐ کو بھی ساحر کہتے اور جو ساحر ہوتا ہے اس پر سحر کا اثر نہیں ہوتا - جب سحر نے آپ پر اثر کیا تو کافروں کے گمان کی غلطی کھل گئی)۔

نَفْجٌ - کودنا' دوڑنا (جیسے نَفَجَانٌ اور نُفُوْجٌ ہے) اور جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا -

نَفَّاج - اس شخص کو کہتے ہیں جو ایسی چیز پر فخر کرے جو اس کے پاس نہ ہو -

اِنْفَاجٌ - چھیڑنا' بھگانا -

تَنَفُّجٌ - موجود سے زیادہ پر فخر کرنا -

اِنْتِفَاجٌ - بلند ہونا' تکبر کرنا -

اِسْتِنْفَاجٌ - ظاہر کرنا' نکالنا -

فَانْتَفَجَتْ مِنْهُ الْاَرْنَبُ - اس سے خرگوش کودا بھاگ نکلا -

فَاَنْفَجْنَا اَرْنَبًا - ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا -

مَاالْاُوْلٰی عِنْدَ الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَنَفْجَةِ اَرْنَبٍ - دوسرے فتنے کے سامنے پہلا فتنہ ایسا ہوگا جیسے خرگوش کی کود (یعنی دوسرا فتنہ پہلے فتنے سے کہیں بڑا ہوگا)۔

فَنَفَجَتْ بِهِمُ الطَّرِيْقُ - ان کو دفعتاً راستے نے پھینک دیا' ڈال دیا -

اِنْتِفَاجَ الْاَهِلَّةِ - چاندوں کا بڑا اور پھولا ہونا' (یہ قیامت کی نشانی ہے' ایک رات کا چاند دو رات کا معلوم ہوگا)۔

نَافِجًا حِضْنَيْهِ - متکبر مغرور ہو کر -

اِنَّ هٰذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَّاجَ لَا يَدْرِیْ مَا اللّٰهُ - یہ احمق اترانے والا (ان باتوں پر جو اس میں نہیں ہیں) کیا جانے اللہ کیا ہے -

كَانَ نُفُجَ الْحَقِيْبَةِ - حضرت زبیرؓ کے سرین بڑے تھے -

كَانَ يَحْلُبُ لِاَهْلِهٖ فَيَقُوْلُ اُنْفِجُ اَمِ اُلْبِدُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ جب اپنے گھر والوں کے لئے دودھ دوہتے تو کہتے برتن کو تھن سے دور رکھوں (تاکہ پھین اٹھے) یا تھن سے ملا دوں -

نَافِجَة - نافہ (اس کی جمع نَوَافِجُ ہے)۔

نَفْحٌ یا نَفَحَانٌ یا نُفَاحٌ - مہکنا' پھیلنا' کودنا' پاؤں مارنا' دور سے مارنا' دینا -

مُنَافَحَةٌ - جھگڑا کرنا -

اِنْتِفَاحٌ - معترض ہونا' لوٹ جانا -

نَفَحَاتٌ - عطایا' ہوائیں -

اَلْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ اِلَّا مَنْ نَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَشِمَالَهٗ - جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں وہ آخرت میں نادار ہوں گے - مگر جو شخص داہنے اور بائیں ہاتھ سے برابر دیتا رہے (صدقہ اور خیرات بہت کرتا ہو)۔

اَنْفِقِیْ اَوِانْضَحِیْ اَوْ اِنْفَحِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیْ اللّٰهُ عَلَيْكِ - خرچ کر یا دے یا خوب بہا اور گن مت ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گن کر دے گا (بلکہ بے شمار اور بے حساب خرچ کئے جا) یہ آنحضرتؐ نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے فرمایا)۔

اِنَّهٗ اَبْطَلَ النَّفْحَ - شریح نے جانور کا لات مارنا لغو کر دیا (جانور کے مالک سے کچھ تاوان نہ دلایا)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَ حَسَّانٍ مَّا نَافَحَ عَنِّیْ - حسانؓ جب تک میری طرف سے مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتے رہیں گے تو جبرئیلؑ ان کے ساتھ رہیں گے (ان کی مدد کرتے رہیں گے)۔

يُفَاخِرُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يُنَافِحُ - حسان خواہ آنحضرتؐ کی طرف سے فخریہ اشعار کہیں یا جوابیہ -

نَافِحُوْا بِالظُّبَا - تلواروں سے لڑو (منہ در منہ مقابلہ کرو' ایک کی سانس کا اثر دوسرے تک پہنچے)۔

اِنَّ لِرَبِّكُمْ فِیْ اَيَّامِ دَهْرِكُمْ نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَهَا - دیکھو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری عمر بھر کچھ فیض آتے رہتے ہیں ان کو لو (ایک روایت میں یوں ہے تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ - اللہ کی رحمت کے جھونکے لیتے رہو)۔

یَانَفَّاحُ - اے دینے والے-

اَوَّلُ نَفْحَةٍ مِّنْ دَمِ الشَّھِیْدِ - پہلا جوش خون کا جو شہید میں سے نکلتا ہے-

نَفَحَتْ نَفْحَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ - شیطان نے یہ پھونک دیا (خبر پھیلا دی کہ آنحضرتؐ کو مکہ کے کافروں نے پکڑ لیا - زبیرؓ یہ سن کر تلوار لئے ہوئے آئے اور کہنے لگے مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کو کافروں نے پکڑ لیا - ایک روایت میں یوں ہے میں نے سنا کہ آپ کو مار ڈالا - آنحضرتؐ نے حضرت زبیرؓ سے پوچھا اگر یہ سچ ہوتا تو تم کیا کرتے؟ انھوں نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ ٹھان لیا تھا کہ مکہ کے کافروں کو ایک طرف سے قتل کرنا شروع کر دوں، پوچھوں گا بھی نہیں - آنحضرتؐ نے ان کے لئے دعا کی - زبیرؓ سب سے پہلے شخص تھے جنھوں نے اللہ کی راہ میں تلوار سونتی)-

اِنْفَحَة - اونٹ یا بکری کے بچے کے اوجھ جب تک اس نے کھانا نہیں کھایا-

نَفْخٌ - پھونکنا، پھولنا، بلند ہونا، گوز لگانا، غرور کرنا-

نَفَخٌ - جیسے پھولنا-

تَنْفِیْخٌ بمعنی نَفْخٌ ہے-

اِنْتِفَاخٌ - پھولنا جیسے تَنَفُّخٌ ہے-

نَفُوْخ - بمعنی یافوخ، چندیا-

نَفَّاخَة - پانی کا بلبلہ (بلہ)-

مِنْفَخٌ - پھونکی-

نَھٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ - پانی یا شربت میں پھونکنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ احتمال ہے کہ منہ سے کچھ نکل کر اس میں پڑ جائے اور دوسرے لوگوں کو اس کے پینے سے نفرت آئے)-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ - اللہ کی پناہ شیطان کی پھونک (یعنی کبر اور غرور) سے اور اس کے جادو سے-

رَاَیْتُ کَاَنَّہٗ وُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَنْفُخَھُمَا - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے رکھے گئے - پھر مجھ کو حکم ہوا کہ ان کو پھونک کر اڑا دوں (ایک روایت میں اَنْفَخَھُمَا جائے حطی سے ہے یعنی پھینک دوں، ان کنگنوں سے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی مراد تھے جنھوں نے آنحضرتؐ کے عہد میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور سونے سے یہ غرض ہے کہ ان دونوں کی نیت دنیا طلبی تھی نہ کہ اصلاح آخرت)-

فَنَفَخَتْ بِھِمُ الطَّرِیْقُ - رستہ نے دفعۃً ان کو پھینک دیا-

نَافِخٌ حِضْنَیْہِ - اپنی دونوں کوکھوں کو پھلائے ہوئے (یعنی شر کا قصد رکھتا ہوا)-

اِنْتِفَاخُ الْاَھِلَّةِ - چاندوں کا پھولنا بڑا ہونا-

رَجُلٌ مُّنْتَفِخٌ اور مَنْفُوْخٌ - موٹا آدمی-

وَدَّ مُعَاوِیَةُ اَنَّہٗ مَابَقِیَ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ نَافِخُ ضَرْمَةٍ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) معاویہ یہ چاہتا ہے کہ ہاشم کی اولاد میں سے (جو آنحضرتؐ کے پردادا تھے) کوئی آگ پھونکنے والا باقی نہ رہے (سب کو مار کر ہاشم کی نسل دنیا سے مٹا دے)-

اَلسَّعُوْطُ مَکَانَ النَّفْخِ - حلق میں دوا پھونکنے کے بدلے ناس لینا ہے-

حَتّٰی نَفَخَ - یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے-

یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ - حضرت ابراہیمؑ پر آگ پھونکتا تھا-

بَعْدَ النَّفْخَةِ الْاُخْرٰی - دوسرے صور کے پھونکے جانے کے بعد-

لَیْسَ بِنَافِخٍ - وہ اس کو پھونک نہ سکے گا (اور اس کو پھونکنے کی تکلیف دیں گے - یہی عذاب اس کو برابر ہوتا رہے گا)-

سُئِلَ عَنِ النَّفْخَتَیْنِ کَمْ بَیْنَھُمَا - امام زین العابدین سے پوچھا گیا صور کے دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا (انھوں نے کہا جتنا اللہ کو منظور ہے، پھر پوچھا گیا صور کیونکر پھونکا جائے گا - فرمایا پہلی پھونک اس طرح ہوگی کہ اسرافیل کو پروردگار حکم دے گا - وہ زمین پر اتریں گے صور لئے ہوئے، اس صور کا ایک منہ ہے جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں ہے، جب دوسرے فرشتے اسرافیل کو دیکھیں گے کہ وہ

صور سمیت زمین پر اترے ہیں تو کہیں گے اب ساری زمین والوں کی موت کا حکم ہوگیا اور آسمان والوں کی بھی موت کا- اسرافیل بیت المقدس کے سامنے کھڑے ہوں گے اور کعبہ کی طرف منہ کریں گے اور صور پھونکیں گے تو پہلی آواز اس کنارے سے نکلے گی جو زمین کے قریب ہوگا اور سب روحیں بیہوش اور مر جائیں گی پھر اس کنارے سے آواز نکلے گی جو آسمان کی طرف ہوگا اور آسمانی روحیں سب مر جائیں گی صرف اسرافیل رہ جائیں گے- اب ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا- مرجا! وہ بھی مر جائیں گے- پھر یہی حالت ایک مدت تک رہے گی (دوسری روایت میں ہے چالیس برس تک) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی زندہ نہ ہوگا- پھر زمین اور آسمان ازسرنو بنائے جائیں گے اور یہ زمین صاف اور ہموار ہوگی (مسطح نہ کہ کروی) نہ اس پر پہاڑ ہوں گے نہ درخت اور اپنے عرش کو دوبارہ پروردگار پانی پر رکھے گا اور آواز سے پکارے گا- آج کس کی بادشاہت ہے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا آخر خود ہی جواب دے گا- اس خداوند یکتا کی جو بڑا زبردست ہے- میں تمام مخلوقات پر غالب ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں' میرا ساجھی نہیں نہ وزیر ہے میں نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا- میں نے ان کو مار ڈالا' جب میں نے چاہا- اب پھر میں اپنی قدرت سے کرتا ہوں- یہ فرما کر پروردگار صور میں ایک پھونک مارے گا تو پہلے آسمان کے کنارے والے سے آواز نکلے گی' آسمان والے سب جی اٹھیں گے- پھر زمین کے کنارے والے سے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور بہشت و دوزخ لائی جائے گی- مخلوقات کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا- راوی کہتا ہے امام صاحب یہ حدیث بیان کر کے بہت روئے)-

اَلنَّفْخُ فِی الطَّعَامِ یُذْهِبُ الْبَرَكَةَ- کھانے میں پھونکنا برکت کو اڑا دیتا ہے-

نَفَدَ یَنْفَدُ- فنا ہو جانا' ختم ہو جانا-

تَنْفِیْدٌ- مفصل بیان کرنا-

مُنَافَدَةٌ- محاکمہ اور مخاصمہ-

اِنْفَادٌ- ختم ہو جانا' فنا کرنا-

تَنَافُدٌ- اپنی اپنی دلیل پیش کرنا-

اِنْتِفَادٌ- فنا کرنا' اپنا حق لے لینا' دوہنا-

اِسْتِنْفَادٌ- فنا کرنا' ختم کر دینا-

كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا- جب آخر کا سلسلہ ختم ہوگا (تو اول آئے گا)-

فَاَكَلَ حَتّٰى نَفَّدَهَا- اس کو کھایا یہاں تک کہ تمام کر دیا (سب کھا گیا)-

دُوْنَ نَفَادٍ- ختم ہونے کے بغیر-

نَفَاذٌ یا نُفُوْذٌ- گزر جانا' پھاڑ ڈالنا' پار نکل جانا' جاری ہونا' نافذ ہونا' مل جانا' عام ہونا' ماہر ہونا-

تَنْفِیْذٌ اور **اِنْفَاذٌ**- جاری کرنا' گزر جانا' پار نکل جانا-

تَنَافُذٌ- حاکم کے پاس مرافعہ کرنا (اب جب ہر فریق اپنی حجت پیش کرے تو اس کو تَنَافُدٌ کہیں گے' دال مہملہ سے)-

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَادَ عَلٰى مُسْلِمٍ بِمَا هُوَ بَرِیْءٌ مِّنْهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ یُّعَذِّبَهٗ اَوْ یَاْتِیَ بِنَفَذِ مَا قَالَ- جو شخص کسی مسلمان پر وہ بات جوڑے جس سے وہ بری ہو- (یعنی جھوٹی تہمت لگائے' افترا اور بہتان کرے) تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عذاب کرے گا یا اپنی بات کی توجیہہ پیش کرے (اس کا ثبوت دے اس سے مخلصی حاصل کرے)-

اِنَّكُمْ مَجْمُوْعُوْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَنْفُذُكُمُ الْبَصَرُ- تم سب (حشر کے دن) ایک میدان میں اکٹھا ہوگے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ سب پر حاوی ہوگی (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْفَذْتُ الْقَوْمَ- جب تو ان میں گھس جائے اگر ان سے آگے نکل جائے ان کو پیچھے چھوڑے تو نَفَذْتُهُمْ کہیں گے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ دیکھنے والے کی نگاہ سب پر دوڑ جائے گی' کیونکہ ساری زمین تختے کی طرح ہموار ہوگی گولے کی شکل پر نہ ہوگی- بعض نے ینفدکم ودال مہملہ سے صحیح کہا ہے یعنی نگاہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جائے گی)-

جُمِعُوْا فِیْ صَرْدَحٍ یَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَیُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ- ایک چکنی صاف زمین میں سب اکٹھے کئے جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ حاوی ہوگی اور ان کی آواز سنائے گا-

اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا- والدین کا حق یہ

ہے کہ مرنے کے بعد ان کے لئے بخشش کی دعا کرے اور جو انھوں نے وصیت کی ہو اس کو پورا کرے (یا جو ان کا برتاؤ اور سلوک لوگوں سے ہوا کرتا تھا - اس کو بدستور جاری رکھے)-

اِذَا اَصَابَ اَهْلَهٗ يَنْفُذَانِ لِوَجْهِهِمَا - اگر احرام والا شخص اپنی بیوی سے صحبت کرلے تو حج کرتے چلے جائیں (اپنا حج باطل نہ کریں یہ نہ سمجھیں کہ حج باطل ہوگیا - اب اس کا تمام کرنا کیا ضرور ہے)-

نَافِذٌ فِىْ اَمْرِهٖ - اپنے حکم کو جاری کرنے والا ہے (جو بات کہتا ہے وہ پوری کرکے دکھاتا ہے)-

اَلَا تَسْتَلِمُ فَقَالَ لَهٗ انْفُذْ عَنْكَ فَاِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَلِمْهُ - (حضرت عمرؓ ایک ایک شخص کے ساتھ طواف کر رہے تھے جب رکن غربی کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے قریب ہے تو وہ شخص کہنے لگا) آپ اس کو چومتے یا چھوتے نہیں؟ انھوں نے کہا آگے بڑھ آنحضرتؐ نے اس کو نہیں چھوا۔

حَتّٰى يَنْفُذَ النِّسَاءُ - یہاں تک کہ عورتیں گزر جائیں (اپنے گھروں کو چل دیں)-

اَرٰى اَنَّ مَكْثَهٗ لِكَىْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ - میں سمجھتا ہوں آنحضرتؐ وہاں اس لئے ٹھہرے رہے کہ عورتیں نکل جائیں (مردوں سے دھکم دھکا نہ ہو)-

اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ وَانْفُذْ بِسَلَامٍ - آہستہ جا اور سلامتی کے ساتھ گزر جا-

اِنْ نَافَذْتَهُمْ نَافَذُوْكَ - اگر تو لوگوں کو سخت سنائے گا تو وہ بھی سنائیں گے-

اَلَا رَجُلٌ يَنْفُذُ بَيْنَنَا - کیا ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کا حکم نافذ ہو-

اَلْاَمِيْنُ الَّذِىْ يُنْفِذُ مَا اَمَرَ بِهٖ - امانت دار اپنے حکم کو چلانے والا-

اِنِّىْ اُنْفِذُ كَلِمَةً - میں ایک بات کہہ ڈالتا ہوں-

نَفَذَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكُمَا - دونوں انصاری جانے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا ذرا ٹھہرو!-

ثُمَّ نَفَذَا بْنُ عُمَرَ - پھر عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے-

فَطَعَنَهٗ فَاَنْفَذَهٗ - برچھا مارا اس کو آر پار کردیا-

مَنْفَذٌ - نکلنے کی جگہ سوراخ-

نَافِذَةٌ - کھڑکی دریچہ-

نَفْرٌ - جدا ہونا متفرق ہونا اعراض کرنا روکنا برا جاننا مکروہ سمجھنا جلدی کرنا جانا-

نُفُوْرٌ اور نِفَارٌ - بے قراری کرنا اور چلے جانا-

نَفْرٌ اور نُفُوْرٌ - مکہ کو لوٹنا غالب ہونا بھڑک جانا بھاگ نکلنا-

تَنْفِيْرٌ - نفرت دلانا برا نام یا لقب رکھنا-

مُنَافَرَةٌ - ایک دوسرے پر فخر کرنا یا محاکمہ کرنا حاکم کے پاس رجوع ہونا-

اِنْفَارٌ - اونٹ بھاگ نکلنا بدک جانا نفرت دلانا مدد کرنا فیصلہ کرنا-

تَنَافُرٌ - تحاکم اور تفاخر-

اِسْتِنْفَارٌ - بھاگ نکلنا دشمن سے لڑنے کے لئے چلنے کو کہنا-

نَافِرٌ - غالب-

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا - لوگوں کو خوش رکھو ان کو نفرت مت دلاؤ (ان پر دین کا ایسا بوجھ مت ڈالو کہ ان کو نفرت ہو جائے)-

اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ - تم میں بعض لوگ اسلام سے نفرت دلانے والے ہیں (لوگوں پر سختی کرتے ہیں)-

اِنَّهُ اشْتَرَطَ لِمَنْ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا اَنْ لَّا يُنَفِّرَ مَالَهٗ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو زمین کا مقطعہ اس شرط پر دیا کہ میرے اونٹوں کو وہاں چرنے سے نہ روکے ان کو مار کر نہ بھگائے-

يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ - پہلا کوچ کا دن بارھویں تاریخ ذی الحجہ کی (اور دوسرا کوچ کا دن تیرھویں تاریخ ہے)-

ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِى النَّفْرِ الْاٰخِرِ - میں اخیر کوچ کے دن ان کے ساتھ نکلا (یعنی تیرھویں تاریخ کو)-

صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ - کوچ کے دن عصر کی نماز پڑھی-

اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا - جب تم سے مدد چاہی جائے یا

دشمن سے جنگ کے لئے نکلنے کو کہا جائے تو اٹھ کھڑے ہو- (سستی اور بہانہ مت کرو)-

نَفِیْرُ الْقَوْمِ - لوگوں کے ساتھ اٹھنے والے جنگ کے لئے بڑھنے والے-

لَافِی الْعِیْرِ وَلَا فِی النَّفِیْرِ - نہ قافلہ میں نہ اس لشکر میں جو قافلہ کی حفاظت کے لئے نکلا (یہ ایک مثل ہوگئی ہے جو آدمی بے کار اور لغو ہو اس کے حق میں کہتے ہیں یا جو ذلیل اور خوار ہو اس کا کچھ شمار نہ ہو- یعنی نہ تین میں نہ تیرہ میں)-

فَنَفَرَتْ لَهُمْ هُذَیْلٌ فَلَمَّا اَحَسُّوْابِهِمْ لَجَئُوْا اِلٰی قَرْدَدٍ - ان سے لڑنے کے لئے ہذیل قبیلے کے لوگ نکلے جب انھیں یہ معلوم ہوا تو ایک بلند زمین (ٹیکرے) پر پناہ لی-

غَلَبَتْ نُفُوْرَتُنَا نُفُوْرَتَهُمْ - ہمارا نکلنا ان کے نکلنے پر غالب ہوگیا-

اَنْفَرَبِنَا فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - ایک سفر میں جو ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کیا تھا ہمارے اونٹ بھاگ نکلے (بھڑم گئے بدک گئے)-

اَنْفَرْنَا اور اَنْفَرَبِنَا - دونوں کے معنی ہمارے اونٹ بدک کر بھاگ نکلے)-

فَاَنْفَرَبِهَا الْمُشْرِكُوْنَ بَعِیْرَهَا - مشرکوں نے حضرت زینب کے اونٹ کو بدکا دیا-

مَایَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَاتُنَفِّرُوْا - بس اتنا کہتے تھے کہ اونٹوں کو بھڑکاؤ نہیں-

مَارَاَیْتُ رَجُلًا یَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَهٗ - معاویہؓ کے برابر مکر اور فریب سے نفرت کرنے والا میں نے نہیں دیکھا-

لَوْ كَانَ هُنَا اَحَدٌ مِّنْ اَنْفَارِنَا - اگر اس جگہ ہماری قوم کا کوئی آدمی ہوتا-

وَاِنَّ نَفَرَنَا خُلُوْفٌ - ہمارے لوگ (یعنی مرد) پیچھے ہیں-

یَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَیْ لَایَنْفِرُوْا - ان کو مہلت دے دے کر وعظ سناتے اس لئے کہ نفرت نہ ہو جائے-

فَنَفَرُوْا لَهُمْ - وہ ان سے لڑنے کے لئے نکلے-

بَعَثَهٗ اِلٰی اَهْلِ الْكُوْفَةِ لِیَسْتَنْفِرَهُمْ - حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو کوفہ والوں کے پاس بھیجا کہ وہ لڑنے کے لئے نکلیں (یعنی حضرت عائشہؓ کے مقابلہ میں)-

اِنَّ رَجُلًا تَخَلَّلَ بِالْقَصَبِ فَنَفَرَفُوْهُ فَنَهٰی عَنِ التَّخَلُّلِ بِالْقَصَبِ - ایک شخص نے بانس سے خلال کیا اس کا منہ سوج گیا تب حضرت عمرؓ نے بانس سے خلال کرنا منع کر دیا-

ثُمَّ دَعَا اُمَیَّةُ هَاشِمًا لِلْمُنَافَرَةِ - پھر امیہ نے ہاشم کو بلایا کہ چل کر محاکمہ کریں (یعنی کسی کاہن کے پاس مقدمہ رجوع کریں)-

لَطَمَ عَیْنَهٗ فَنَفَرَتْ - اس کی آنکھ پر طمانچہ لگایا وہ سوج گئی-

نَافَرَ اَخِیْ اُنَیْسٌ فُلَانًا - میرے بھائی انیس نے فلاں شخص سے مقابلہ کیا (فخر جتایا کہ کس کا شعر عمدہ ہے پھر ایک شخص کو حکم بنایا)-

فَنَافَرَ اُنَیْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِّثْلِهَا - انیس نے ہمارے چند اونٹوں کی شرط لگائی دوسرے چند اونٹوں کے مقابل (کہ جس کے اونٹوں کو حکم اچھا کہہ دے وہ دونوں ٹکڑیاں لے لے)-

اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْعِفْرِیَةَ النِّفْرِیَةَ - اللہ تعالیٰ برے اور خبیث کو ناپسند کرتا ہے (سکینہ کی حدیث میں پہلے اور دوسرے میں یَنْفُرُ ہے رائے مہملہ سے اور تیسرے میں تَنْقُزُ ہے زائے معجمہ سے)-

لَقِیْتُهٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُهٗ - میں ابن صیاد سے ملا اس کی آنکھ سوج گئی تھی-

فِیْ نَسْخِ نَفِیْرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ - سب لوگوں کا لڑائی کے لئے نکلنا- بعض کے نکلنے سے منسوخ ہو گیا ہے- (یعنی جب کچھ لوگ دشمن سے لڑنے کے لئے نکلیں تو اب باقی لوگوں پر نکلنا فرض نہیں- البتہ اگر وہ عاجز ہو جائیں تب دوسروں کو ان کی مدد کے لئے نکلنا فرض ہوگا)-

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ - جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان

بھاگ نکلتا ہے-

نَفَرٌ - تین آدمیوں سے لے کر دس تک کو کہتے ہیں-

اِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ فَهُوَ غَاوٍ وَالْاِثْنَانِ غَاوِيَانِ وَالثَّلٰثَةُ نَفَرٌ - جب اکیلا آدمی سفر میں نکلے تو وہ گمراہ ہے اسی طرح اگر دو آدمی نکلیں- لیکن تین نکلیں تو وہ نفر ہیں (ایک روایت میں رَكْبٌ یعنی جماعت ہے)-

فَنَفَرَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِانْتِهَارٍ - محمد نے جھڑک کر اس پر فیصلہ کر دیا-

لَاتَضْرِبُهَا عَلَى النِّفَارِ فَاِنَّهَا تَرٰى مَالَا تَرَوْنَ - جانور اگر بدکے تو اس کو مت مارو وہ ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کو تم نہیں دیکھتے (یہاں تک کہ آخرت کے امور کو بھی بعض اوقات دیکھتا ہے- جیسے قبر کے عذاب کو)-

نَفْسٌ - نظر لگانا-

نَفَسٌ - احسان رکھنا' بخل کرنا' حسد کرنا-

نَفْسٌ اور نَفَاسَةٌ اور نِفَاسٌ - خون آنا حیض کا ہو یا زچگی کا-

نَفَاسَةٌ اور نِفَاسٌ اور نَفَسٌ - مرغوب ہونا' نفیس ہونا-

تَنْفِيْسٌ - سختی دور کرنا' مہلت دینا-

مُنَافَسَةٌ - کرم اور بخشش میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رہنے کی خواہش کرنا' مبالغہ کرنا' غلو کرنا-

اِنْفَاسٌ - نفیس ہونا' پسند آنا' ترغیب دلانا-

تَنَفُّسٌ - پھیپڑے تک سانس لے جا کر پھر نکالنا' روشن ہونا' چڑھ جانا' پانی چھڑکنا' زیادہ ہونا' ایک ہی بار غٹ غٹ پی جانا' تین سانس میں پینا-

اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ - میں پروردگار کی ہوا یا خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہوں (ایک روایت میں اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ رَبِّكُمْ ہے مراد انصاری لوگ ہیں کیونکہ اصل میں یہ لوگ یمن کے رہنے والے تھے از د قبیلے سے)-

لَاتَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ - ہوا کو برا نہ کہو وہ پروردگار کی طرف سے تمھاری سختی دفع کرتی ہے (اسی سے ہماری حیات ہے اگر ہوا بند کر دی جائے تو فوراً مر جاتے ہیں- ہوا ہی سے ابر اٹھتا ہے' پانی برستا ہے' قحط سالی رفع ہوتی ہے)-

لَاتَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ اللّٰهِ - اونٹوں کو برا نہ کہو وہ اللہ کی طرف سے تمہاری مشکل رفع کرنے والے ہیں- (تمہارے بوجھ لے جاتے ہیں ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچاتے ہیں)-

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا - جو شخص دنیا کی مشکلوں میں سے کسی مسلمان کی مشکل رفع کرے گا (اس کی حاجت پوری کر دے گا)-

فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ - اس سے کہو ابھی تمہاری عمر بہت ہے (ایسا کہنے سے گو عمر جو مقدر سے بڑھ نہیں سکتی لیکن وہ شخص خوش ہو جاتا ہے- اس کے دل کو تسلی ہوتی ہے- کہو اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے تم کو انشاءاللہ شفا ہوگی' فکر نہ کرو)-

ثُمَّ يَمْشِیْ اَنْفَسَ مِنْهُ - پھر اس سے ہٹ کر تھوڑی دور رہ کر چلے-

لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَ اَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ - تم نے بہت عمدہ تقریر کی اور مختصر' کاش تم سانس لیتے (یعنی اور بیان کرتے کیونکہ بیان کرنے والا جب سانس لیتا ہے تو زیادہ بیان کرنا اس کو سہل ہو جاتا ہے)-

بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ - میں اس وقت دنیا میں بھیجا گیا جب قیامت قریب ہوگئی یا قیامت کی سانس محسوس ہونے لگی (یعنی اس کی علامات ظاہر ہوگئیں)-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ - برتن میں سانس لینے سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا-

كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے (یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کے مخالف نہیں- پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ برتن منہ سے لگا رہے اور سانس لے یہ منع ہے (اس لئے کہ شاید منہ سے کوئی چیز نکل کر برتن میں گرے یا پانی ناک میں چڑھ جائے- اور دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ جب پانی یا دودھ یا شربت وغیرہ پیتے تو برتن کو تین بار منہ سے جدا کر کے سانس لیتے- یعنی تین دموں میں پیتے' ایک دم غٹ غٹ کر کے نہ پی جاتے)-

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ بِنَفَسٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی سانس میں غٹ غٹ پینے سے منع فرمایا (تین سانس میں پینا پیاس کو خوب رفع کرتا ہے اور معدہ کی حرارت کو قائم رکھتا ہے اور اعصاب کو نقصان نہیں دیتا)-

اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَشْرَبْ بِنَفَسٍ - جب کوئی تم میں سے پیئے تو ایک ہی سانس میں پی لے (یعنی اگر برتن منہ سے ہٹانا منظور نہ ہو تو ایک ہی سانس میں پی لے اور برتن منہ سے لگا کر سانس نہ لے)-

فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ - تنگ دست پر آسانی کرے (اس کو مہلت دے سخت تقاضا نہ کرے)-

كُنَّا عِنْدَهٗ فَتَنَفَّسَ رَجُلٌ - ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کی دبر سے ہوا نکلی - (پادسری اس کو تنفس یعنی منہ سے ہوا نکلنا مجازاً کہا)-

مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ رِزْقُهَا وَاَجَلُهَا - جو جان پیدا ہوتی ہے (دنیا میں آتی ہے) اس کی روزی اور عمر لکھی ہوتی ہے-

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النُّفَسَاءِ - جو عورت نفاس میں ہو (زچگی کے خون میں) اور اسی حالت میں مر جائے اس پر جنازہ کی نماز پڑھنا-

لَا يَاْتِىْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ - آج کی تاریخ سے سو برس نہیں گزریں گے کہ جو لوگ زمین پر پیدا ہو چکے ہیں وہ سب مر جائیں گے (ایک صدی میں ایک قرن گزر جاتا ہے اگلے قرن کا کوئی باقی نہیں رہتا - نئے قرن کے لوگ پیدا ہوتے ہیں - طیبی نے کہا یہ باعتبار اکثر کے آپ نے فرمایا ورنہ بعض صحابۂ کرام سو برس سے زیادہ جئے ہیں - میں کہتا ہوں یہ حدیث آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ میں فرمائی اور اس وقت جو صحابہؓ پیدا ہو چکے تھے ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہیں رہا - سب صحابہ کے آخر میں عامر بن طفیلؓ مکہ میں مرے ۱۰۲ ہجری میں تو یہ حدیث شامل ہے تمام صحابہؓ کو اور شاید تمام دنیا کے لوگوں کو شامل ہو یا خاص آپ کی امت والوں کو)-

اِنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ نَفِسَتْ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ - اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو جنا نفاس میں تھیں-

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ - جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے اپنے آپ کو پیغام دینے والوں کے لئے آراستہ کیا (بناؤ سنگھار کیا تاکہ لوگ ان کو شادی کا پیغام بھیجیں)-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى مَنْفُوْسٍ - آنحضرتؐ نے ایک معصوم بچہ پر (جو نو مولود تھا' اس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا' جنازے کی) نماز پڑھی-

لَا يَرِثُ الْمَنْفُوْسُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا - بچہ جو پیدا ہو اس وقت تک وارث نہ ہوگا جب تک چلا کر نہ روئے (یعنی اس کی آواز نہ سنیں کیونکہ جب آواز سنائی نہ دے تو احتمال ہوتا ہے کہ مردہ پیدا ہوا اور اس حالت میں وہ وارث نہ ہوگا)-

قَالَتْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ - ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہیں - میں آنحضرتؐ کے پاس لیٹی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آ گیا میں سرک گئی (جلدی سے کھسک گئی) آنحضرتؐ نے پوچھا کیوں خیر تو ہے' کیا تجھ کو حیض آیا ہے؟

اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا - میں ڈرتا ہوں دنیا تم پر ایسی کشادہ ہو جیسی اگلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی (مال و دولت تم کو ملے جیسے اگلے لوگوں کو ملا تھا) پھر تم اس میں ایسی رغبت کرنے لگو جیسی اگلے لوگوں نے کی تھی (اور اس رغبت کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا ڈر چھوڑ دو ایک دوسرے سے مال و دولت حکومت حاصل کرنے کے لئے لڑائی جھگڑا شروع کرو)-

لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ - تم آنحضرتؐ کے داماد بن گئے ہم نے تم پر کوئی رشک نہیں کیا-

لَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ - ہم نے تم پر کوئی بخل نہیں کیا (تم سے حسد نہیں کیا' ہم کو صرف یہ ناگوار ہوا کہ تم نے خلافت کا سا عظیم اور اہم کام بغیر ہمارے مشورے کے طے کر لیا - یہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا)-

سَقِيْمُ النِّفَاسِ - رغبت اور حرص کی بیماری میں مبتلا -

اِنَّهٗ تَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ وَ اَنْفَسَهُمْ - حضرت اسماعیلؑ نے عربی زبان ان سے سیکھی اور ان کو پسند آئی -

اَنْفَسَنِيْ فِيْ كَذَا - مجھ کو اس میں رغبت دلائی -

مَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا - مجھ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے (یعنی سب کے سب کیونکہ بعض مسلمان تو شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں) لیکن میں ڈرتا ہوں دنیا کی محبت میں غرق نہ ہو جاؤ -

لَسْتُ بِالَّذِيْ اُنَافِسُكُمْ عَنْ هٰذَا - میں اس امر کے لئے تم سے بخیلی کرنا نہیں چاہتا (یعنی میں خود خلیفہ بننا نہیں چاہتا) -

تَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ تَبَاغُضٌ - پہلے دنیا میں رغبت کرو گے پھر اس رغبت کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے - پھر دوستی ملاقات ترک کرو گے پھر ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے (یعنی دوستی ترک کرنے میں گو بہ ظاہر آمد و رفت کم ہوتی ہے لیکن کسی قدر الفت باقی رہتی ہے علانیہ دشمن نہیں بنتے' اس کے بعد علانیہ دشمن بن جاؤ گے) -

فَتَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ - دنیا کی محبت کرو' آخر وہ تم کو ہلاک کر ڈالے گی -

وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ - اس سے زیادہ نفیس میرے نزدیک نہیں ہے -

مِنْ اَنْفُسِهِمْ اَنْفَسَهُمْ - ان میں جو سب سے زیادہ نفیس تھا -

نَهٰى عَنِ الرُّقْيَةِ اِلَّا فِي النَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّفْسِ - آنحضرتؐ نے منتر کرنے سے منع فرمایا مگر سرخ باوے اور زہریلے جانور کے ڈنک اور بدنظر کے لئے (ان تینوں میں منتر کرنے کی اجازت دی بشرطیکہ اس میں شرک اور کفر کے مضامین نہ ہوں) -

اَنَّهٗ مَسَحَ بَطْنَ رَافِعٍ فَاَلْقٰى شَحْمَةً خَضْرَاءَ فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْهَا اَنْفُسٌ سَبْعَةٌ - آنحضرتؐ نے رافع کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا - ان کے پیٹ سے ایک سبز چربی نکلی' آنحضرتؐ نے فرمایا' اس میں سات آدمیوں کی نظر بد تھی -

اَلْكِلَابُ مِنَ الْجِنِّ فَاِنْ غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ فَاَلْقُوْا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا وَّ اَعْيُنًا - بعض کتے جن ہوتے ہیں اگر تمہارے کھاتے وقت وہ جمع ہو جائیں تو ان کو کچھ ڈال دو کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے' ان کی آنکھیں ہیں -

مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ - ہر نفس کے شر سے یا ہر نظر بد کے شر سے -

رَجُلٌ نَفُوْسٌ - بڑا بدنظر -

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَتْ لَهٗ سَائِلَةٌ فَاِنَّهٗ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ اِذَا سَقَطَ فِيْهِ - جس جانور میں بہتا ہوا خون نہیں ہے وہ اگر پانی میں گر جائے (جیسے مکھی' چیونٹی وغیرہ) تو اس سے پانی گندا نہ ہوگا (یہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے) -

عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهٗ صِيَاحٌ - اس کی گردن پر ایک آدمی ہوگا (غلام یا لونڈی) وہ چلا رہا ہوگا (یعنی قیامت کے دن وہ غلام لونڈی جس کو اس نے مال غنیمت میں سے چرایا ہوگا اس کی گردن پر سوار آواز کر رہا ہوگا) -

كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ - فرشتوں پر تسبیح میں کوئی تعجب نہیں ہوتا جیسے تم کو سانس لینے میں (تو تسبیح و تہلیل ہی ان کی زندگی ہے جیسے ہوا سے ہماری زندگی ہے) -

مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا - میری امت کو وہ خیال معاف ہے جو دل میں آئے (یعنی گناہ کرنے کا لیکن اس پر عمل نہ کرے) -

نَفْسِيْ نَفْسِيْ - مجھ کو اپنے ہی بچانے کی فکر ہے اپنے ہی بچانے کی فکر ہے (میں دوسروں کی کیا سفارش کروں) -

ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ - جو میری یاد اپنے دل میں کرے گا میں بھی اس کی یاد اپنے دل میں کروں گا (فرشتوں کو اس کی خبر نہ ہوگی) -

اَصْدَقَهَا نَفْسَهَا - ان کا مہر ان ہی کی ذات کو ٹھہرایا (یعنی ان کی آزادی ہی ان کو مہر ہوئی) -

خَرَجَتْ نَفْسُهٗ - اس کی روح نکل گئی (ازہری نے کہا روحیں دو ہیں - ایک روح انسانی (جس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں)

دوسرے روح حیوانی (جو ہر ایک جاندار میں ہوتی ہے) اور اوّل کا زوال عقل کے زوال سے ہوتا ہے اور دوسرے کا زوال حیات کے زوال سے)۔

اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ - ایک ہی جان کی طرح۔

اَقْدُمُ اِلَیْكَ بَیْنَ یَدَیْ کُلِّ نَفْسٍ - میں تیرے پاس ہر نفس کے آگے آتا ہوں۔

اِنَّهٗ ذَکَرَ سَنَةً فَقَالَ لَایَبْقٰی عَلٰی ظَهْرِهَا یَوْمَئِذٍ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ - آنحضرتؐ نے ایک سال کا ذکر فرمایا تو کہا اس سال تک زمین کی پشت پر کوئی جان باقی نہ رہے گی جو پیدا ہو چکی ہے (ایسا ہی ہوا تمام صحابہؓ ۱۰۲ھ تک وفات پا گئے - سب سے آخر میں عامر بن طفیل نے وفات پائی ۱۰۲ ہجری میں اگر ۱۰ ہجری میں آپ نے یہ حدیث فرمائی ہو تو ۹۲ سال میں ان کا انتقال ہو گیا - بعض نے کہا وہ ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوئے تب بھی سو برس کے اندر ان کا انتقال ہوا)۔

نَفَسًا فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِی الصَّیْفِ - دوزخ سال میں دو سانس لیتی ہے ایک سانس جاڑے میں اور ایک گرمی میں (شاید جاڑے میں اندر کو سانس لیتی اور گرمی میں باہر کو)۔

اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ - اے وہ نفس جو حضرت محمدؐ اور ان کے اہل بیت پر اطمینان رکھتا تھا (ان کی محبت میں غرق تھا) اپنے پروردگار کے پاس خوشی خوشی چل! پھر میرے بندوں میں (یعنی حضرت محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت میں) شریک ہو جا۔

رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفَسِهِمْ - (حضرت فاطمہؓ کی قرأت یوں ہے) یعنی عرب کے نفیس اور شریف لوگوں میں سے پیغمبر بھیجا۔

لَایُفْسِدُ الْمَاءَ اِلَّا مَا کَانَ لَهٗ نَفْسٌ سَائِلَةٌ - پانی کو وہی جانور خراب کرے گا (نجس کرے گا) جس میں بہتا ہوا خون ہو۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ - جس نے اپنے نفس کو پہچانا (باوجود یہ کہ محسوس نہیں لیکن موجود ہے) اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے - بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے نفس کی حقیقت بھی دریافت کرنا محال ہے)۔

اُرِیْدُ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ نَفْسِیْ - (کمیل نے حضرت علیؓ سے کہا) مجھ کو میرے نفس کی حقیقت بتلایئے! (آپ نے فرمایا اے کمیل کون سے نفس کو تو پوچھتا ہے؟ کمیل نے کہا نفس تو ایک ہے - آپ نے فرمایا نہیں چار ہیں ایک نامیہ نباتیہ دوسرے حیوانیہ حسیہ تیسرے ناطقہ قدسیہ چوتھے کلمۂ الٰہیہ اخیر تک)۔

وَابْدَأْ بِعَلَفِ دَابَّتِكَ فَاِنَّهَا نَفْسُكَ - پہلے اپنے جانور کو چارہ کھلا وہ تیرا نفس ہے (یعنی اپنے نفس کی طرح اس کی حفاظت اور پرورش کر - بعضوں نے نَفَسُكَ بہ فتحہ فا روایت کیا ہے - یعنی تیری فرحت اور خوشی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ نَفِّسْ کُرْبَتِیْ - یا اللہ! میری تکلیف دور کر دے۔

یُجْزِئُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ نَفَسٌ - اذان اور اقامت کے بیچ میں ایک سانس کا توقف کافی ہے۔

اَکْرَعَ مِنَ الْمَاءِ نَفَسًا اَوْ نَفَسَیْنِ - پانی کے ایک یا دو گھونٹ پیے۔

اَنْتَ فِیْ نَفَسٍ مِّنْ اَمْرِكَ - تم اپنے کام میں گنجائش اور وسعت رکھتے ہو۔

نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ بِنَفَسٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی سانس میں (غٹ غٹ) پانی پی جانے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَلنَّفْسُ الزَّکِیَّةُ - لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن کا، جو ابو جعفر منصور عباسی کے عہد میں قتل ہوئے (ان کی قبر شریف مدینہ طیبہ کے باہر ایک گنبد میں ہے) اور ایک اور شخص کا لقب ہے جو امام مہدی کے ظہور سے پندرہ دن پہلے قتل کیا جائے گا)۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ اِشْبَاعُ جُوْعَةِ الْمُؤْمِنِ وَتَنْفِیْسُ کُرْبَتِهٖ - سب نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کو یہ زیادہ پسند ہے کہ مسلمان کی بھوک اس کو کھانا کھلا کر دفع کرے اور مصیبت دور کرے (اس کی حاجت بر لائے)۔

مَنْ اَعَانَ مُؤْمِنًا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ کُرْبَةً - جو شخص کسی مسلمان کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس پر سے تہتر

سختیاں دور کرے گا۔

تَنَافَسُوْا فِیْ زِیَارَۃِ الْحُسَیْنِ - امام حسینؓ کی زیارت میں رغبت کرو (ایک سے ایک آگے جاؤ)۔

نَافِسٌ - ایک پانسہ ہے جوئے کے دس پانسوں میں سے۔

نَفْشٌ - انگلیوں سے جدا جدا کرنا' دھنکنا۔

نُفُوْشٌ - ارزانی ہونا' کھانے کو آنا' رات کو بغیر چرواہے کے چرنا۔

نَفْشٌ اور نَفَشٌ - رات کو ہوتا ہے جیسے هَمْلٌ دن کو)۔

تَنْفِیْشٌ - تومنا' دھنکنا۔

اِنْفَاشٌ - جانوروں کو رات کو چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔

تَنَفُّشٌ بمعنی نَفْشٌ ہے (جیسے اِنْتِفَاشٌ ہے)۔

نَهٰی عَنْ کَسْبِ الْاَمَةِ اِلَّا مَاعَمِلَتْ بِیَدَیْهَا نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ - لونڈی کی کمائی کھانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اکثر لونڈیاں حرام کاری کر کے پیسہ کماتی تھیں) مگر جو کمائی وہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کرے مثلاً روٹی پکانا' سوت کاتنا' روئی دھنکنا۔

اِنَّهٗ اَتٰی عَلٰی غُلَامٍ یَبِیْعُ الرَّطْبَةَ فَقَالَ اَنْفُشْهَا فَاِنَّهٗ اَحْسَنُ لَهَا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لڑکے کے پاس آئے جو تر کاری بیچ رہا تھا یا ساگ - تو آپ نے کہا اس کو جدا جدا کر کے رکھ اچھا معلوم ہوگا (لوگ اس کی خریداری کی طرف رغبت کریں گے)۔

نَفِیْشٌ - وہ مال جو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہو۔

وَاِنْ اَتَاكَ مُنْتَفِشُ الْمَنْخَرَیْنِ - اگر تمہارے پاس کشادہ نتھنوں والا آئے۔

اَلْحَبَّةُ فِی الْجَنَّةِ مِثْلُ کَرِشِ الْبَعِیْرِ یَبِیْتُ نَافِشًا - بہشت میں ایک دانہ اتنا بڑا ہوگا جیسے اس اونٹ کا اوجھ (معدہ آنتیں) جو رات کو بغیر چرواہے کے چرتا ہے (اس کا اوجھ بہت بڑا پھولا ہوتا ہے)۔

عَلٰی صَاحِبِ الْمَاشِیَةِ حِفْظُهَا بِاللَّیْلِ فَمَا فَسَدَتْ بِاللَّیْلِ ضَمِنُوْا وَهُوَ النَّفْشُ - یعنی جانوروں کے مالک کو لازم ہے کہ اپنے جانوروں کی رات کو حفاظت کرے (ان کو باہر نہ نکلنے دے) اب اگر رات کو وہ جانور کسی کا کھیت یا باغ تباہ کریں تو ان کے مالک نقصان کے ضامن ہوں گے (ان کو جرمانہ یا حرجانہ دینا ہوگا اسی کو "نَفْش" کہتے ہیں - جو قرآن میں ہے اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ)۔

نَفْصٌ - ہٹا دینا' جلدی لانا۔

مُنَافَصَةٌ - پیشاب میں مقابلہ کرنا کس کی دھار دور تک جاتی ہے۔

اِنْفَاصٌ - بہت ہنسنا' تھوڑا تھوڑا پیشاب نکالنا۔

اِنْتِفَاصٌ - انگلیوں سے پانی ذکر پر ڈالنا۔

مَوْتٌ کَنُفَاصِ الْغَنَمِ - ایسی موت ہوئی جیسے بکریاں نفاص سے مرتی ہیں (نفاص بکریوں کی ایک بیماری ہے جس میں تھوڑا تھوڑا پیشاب کرتی ہیں پھر مر جاتی ہیں - مشہور روایت کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

وَالْاِنْتِفَاصُ الْمَاءِ - دس پیدائشی سنتوں میں ایک ذکر پر پانی چھڑکنا ہے (مشہور روایت اِنْتِقَاص ہے قاف سے)۔

نَفْضٌ - ہلانا غبار وغیرہ دور کرنے کے لئے یعنی جھٹکنا' گرانا' بچہ پیدا ہونا' بہت اولاد ہونا' توشہ ختم ہو جانا' کھیت کی اخیر بالی نکلنا' انگور کے دانے کھلنا' سب دیکھنا' کچھ رنگ مٹ جانا' لرزانا' ہر طرف دیکھنا۔

نُفُوْضٌ - تندرست ہو جانا۔

تَنْفِیْضٌ بمعنی نَفْضٌ ہے۔

اِنْفَاضٌ - بچے پیدا ہونا' مال تباہ ہو جانا' توشہ ختم ہو جانا۔

تَنَفُّضٌ بمعنی نَفْضٌ ہے۔

نَافِضٌ - وہ بخار جو لرزے کے ساتھ ہو۔

مُلَاءَتَانِ کَانَتَا مَصْبُوْغَتَیْنِ وَقَدْ نَفَضَتَا - دو چادریں رنگین تھیں ان کا رنگ مٹ گیا تھا۔

اَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ - مگر آپ کے گرداگرد تاکتا رہوں گا کوئی دشمن تو نہیں آتا۔

نَفَضْتُ الْمَکَانَ یا اِسْتَنْفَضْتُهٗ یا تَنَفَّضْتُهٗ - میں نے اس جگہ کو خوب چاروں طرف سے دیکھ لیا۔

نَفَضَةٌ اور نَفِیْضَةٌ - جاسوسی ٹکڑی۔

اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِهَا - چند پتھر میرے لئے ڈھونڈ میں ان سے استنجا کروں گا-

یَمُرُّ بِالشِّعْبِ مِنْ مُزْدَلِفَةَ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ - عبداللہ بن عمرؓ مزدلفہ کی گھاٹی پر گزرتے وہاں استنجا کرتے اور وضو کرتے (کیونکہ آنحضرتؐ نے ایسا کیا تھا - عبداللہ بن عمرؓ ہر امر میں آنحضرتؐ کی پیروی کرتے)-

اُتِیَ بِمِنْدِیْلٍ فَلَمْ یَنْتَفِضْ بِهٖ - ایک تولیہ لے کر آئے لیکن آنحضرتؐ نے اس سے نہ پونچھا (وضو کے بعد اعضاء کا پونچھنا' اس میں کئی قول ہیں- کوئی مکروہ کہتا ہے کوئی مستحب' کوئی مباح' لیکن دامن سے یا کپڑے کے کنارے سے نہ پونچھنا بہتر ہے)-

فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ - میں چلا ہٹاتا جاتا تھا-

نُفَاضَةٌ كَنُفَاضَةِ الْعِكْمِ - اس طرح گرا ہوا جیسے گٹھڑیوں اور تھیلوں سے کچھ گر جاتا ہے-

اِنْتَفَضَ بِهَا اِنْتِفَاضَةً تَطَايَرْنَا عَنْهُ تَطَايُرَ الشَّعَارِيْرِ - جب آنحضرتؐ نے ابی بن خلف کو مارنے کے لئے ہتھیار لیا تو اس کو ایسا ہلایا (یعنی برچھے کو) کہ ہم اس کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے-

فَاَخَذَتْهَا حُمّٰی بِنَافِضٍ - ان کو لرزے سے بخار آ گیا-

اِنِّیْ لَاَنْفُضُهَا نَفْضَ الْاَدِیْمِ - میں تو اس کو چمڑے کی طرح رگڑ ڈالتا ہوں (یعنی خوب زور سے جماع کرتا ہوں ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں)-

فَنَفَضْتُهٗ وَطَيَّبْتُهٗ - میں نے مسواک کو چبا کر نرم کیا اور اچھی بنائی-

كُنَّا فِیْ سَفَرٍ فَاَنْفَضْنَا - ہم ایک سفر میں تھے ہمارا توشہ تمام ہو گیا (کھانے کو کچھ نہ رہا)-

فَنَفَضَتْ - انھوں نے اپنا پیٹ گرا دیا (اسقاط حمل ہو گیا)-

ثُمَّ نَفَضَ يَدَهٗ وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهٗ - پھر آپ نے اپنا ہاتھ جھٹکا اور منہ پر پھیرا (یعنی تیمم میں)-

مَنْ طَافَ خَمْسَةَ اَشْوَاطٍ ثُمَّ غَمَزَهٗ بَطْنُهٗ فَخَرَجَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ فَنَفَضَ - جس نے طواف کے پانچ پھیرے کئے پھر اس کے پیٹ نے اس کو دبایا (زور کا پاخانہ لگا) وہ اپنے مکان کو گیا اور پاخانہ کیا-

نَفْطٌ - غصے ہونا' غصے سے جل جانا' چھینکنا' جوش مارنا' پھول جانا' پانی بھر جانا-

تَنَفُّطٌ - غصہ ہونا-

تَنَافُطٌ - چھینٹ مارنا-

فَنَفِطَ یا تَنَفَّطَ - پھول گیا' آبلہ ہو گیا-

اَلْكِبْرِيْتُ وَالنِّفْطُ - گندھک اور نفط (جو ایک تیل ہے)-

نَفْعٌ - فائدہ دینا-

اِنْتِفَاعٌ - فائدہ کمانا-

اِسْتِنْفَاعٌ - فائدہ چاہنا-

نَافِعٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی اپنے بندوں کو فائدہ دینے والا نفع اور ضرر' کا پیدا کرنے والا-

اِنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الْاِدَاوَةِ وَلَا يَخْنِثُهَا وَيُسَمِّيْهَا نَفْعَةً - عبداللہ بن عمرؓ مشکیزہ سے پانی پیتے اس کو موڑتے نہیں اور اس کا نام نفعہ رکھتے (بعض نے نَقْعَة قاف سے نقل کیا ہے یعنی سیرابی)-

لَا يَنْفَعُ اِلَّا الدِّرْهَمُ وَالدِّيْنَارُ - وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ اس وقت روپیہ اور اشرفی کام آئیں گے (جس کے پاس حلال کمائی کا ایک ہنر ہوگا وہی دین کی تباہی سے محفوظ رہے گا)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ - یا اللہ تیری پناہ اس علم سے جو بے فائدہ ہو (نہ اس سے دین کی تکمیل ہو' نہ دنیا کا مال ہاتھ آئے مثلاً ضرورت سے زیادہ منطق پڑھنا' فلسفہ' الٰہیات' علم کلام وغیرہ)-

نَافِعٌ - یہ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام بڑے فقیہ اور عالم اور قاری تھے' امام مالکؒ نے ان سے بہت روایتیں کی ہیں-

نَفَقٌ - سوراخ سے نکلنا-

نَافِقَاءُ - ایک سوراخ چوہے کے دو سوراخوں میں سے (دوسرے سوراخ کو قاصعاء کہتے ہیں)-

نَفَقٌ - تمام ہو جانا، ختم ہو جانا، کم ہو جانا -
نَفَاقٌ - رائج ہونا، مرغوب ہونا، خریدار بہت ہونا (اس کی ضد کَسَادٌ ہے) -
نُفُوْقٌ - مرجانا، چھل جانا -
مُنَافَقَةٌ اور نِفَاقٌ - سوراخ میں گھسنا، دل میں کافر ہونا ظاہر میں ایمان کا دعویٰ کرنا -
اِنْفَاقٌ - محتاج ہونا، توشہ ختم ہو جانا، رواج دینا، صرف کرنا، تمام کرنا -

نِفَاقٌ - یہ لفظ قرآن و حدیث میں بہت وارد ہے عرب لوگ اس کے اسلامی معنی نہیں پہچانتے تھے یعنی دل میں کفر رکھنا اور زبان پر اسلام - اور لغوی معنی اس کے جنگلی چوہے کا ایک سوراخ سے نکلنا جب دوسرے سوراخ پر اس کو ڈھونڈیں - بعض نے کہا یہ نَفَقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرنگ -

نَافَقَ حَنْظَلَةُ - حنظلہ منافق ہو گیا (وہ اپنے نزدیک نفاق یہ سمجھے کہ جب آنحضرتؐ کی صحبت بابرکت میں بیٹھتے تو دل خدا کی طرف متوجہ رہتا دنیا سے نفرت ہوتی پھر جب اپنے گھر میں جاتے تو دنیا کے دھندوں میں مشغول ہو جاتے، دل پر سے وہ اثر کم ہو جاتا - تب آنحضرتؐ نے ان کو بتایا کہ یہ نفاق نہیں کہ اگر تمہارا ہمیشہ وہی حال رہے جو میری صحبت میں رہتا ہے تب تو فرشتے تم سے علانیہ مصافحہ کریں - مومن کا حال کبھی کچھ رہتا ہے اور کبھی کچھ

گہی بر طارم اعلیٰ نشینم
گہی بر پشت پائے خود نہ بینم

اَكْثَرُ مُنَافِقِىْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قُرَّاؤُهَا - اکثر ریاکار اس امت کے قاری لوگ ہوں گے (وہ قرأت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے خلوص سے نہیں کریں گے بلکہ لوگوں سے تعریف کرانے اور پیسہ کمانے کے واسطے یا صرف قرآن کے لفظ پڑھیں گے ان کے معنی اور مطالب اور عمل سے غرض نہ رکھیں گے) -

اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ - (حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! حکم دیجئے) میں اس منافق کی گردن اڑا دوں (یعنی حاطب بن ابی بلتعہ کی جس نے مکہ کے کافروں کو آنحضرتؐ کے لشکر کشی کی خبر کر دی تھی) -

اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثَةٌ - منافق کی تین نشانیاں ہیں (بعض روایتوں میں چار مذکور ہیں یا زیادہ مطلب یہ ہے کہ جس میں یہ صفات ہمیشہ رہیں وہ تو منافق کہے جانے کا سزوار ہوگا - اور جس میں ہمیشہ نہ رہیں یا صرف ایک دو صفتیں ہوں تو اس کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی صفت ہے) -

اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نفاق آنحضرتؐ کے زمانے میں تھا (اس وقت لوگوں کے تین فرقے تھے، ایک خالص مومنین، دوسرے خالص کافرین اور مشرکین، تیسرے منافقین کیونکہ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کا حال معلوم کرا دیتا آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اب دو فرقے رہ گئے مومن اور کافر -

مترجم: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بھی نفاق کا علم ہو جاتا ہے - مثلاً ایک شخص کی نسبت معتبر شہادت سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں میں تو اسلام کا دعوےٰ کرتا ہے اور کافروں میں جا کر ان کی رسموں میں بھی شریک ہوتا ہے مندروں میں جا کر بتوں کی ڈنڈوت کرتا ہے - تو وہ یقیناً منافق کہلائے گا اب عرف میں منافق اس کو کہتے ہیں جس کی زبان اور دل میں موافقت نہ ہو) -

لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ - نفاق بعض ایسے صحابہ کو ہوا جو تابعین سے بہتر ہیں - (مطلب یہ ہے کہ بعض صحابہ منافق تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ نفاق کو چھوڑ کر پکے ایمان دار بن گئے تب ان کا رتبہ تابعین سے بڑھ گیا) -

كَانَ الْمُنَافِقُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ ثَلٰثَمِاۤئَةٍ وَ مِنَ النِّسَاءِ مِاۤئَةً وَّسَبْعِيْنَ - مردوں میں آنحضرتؐ کے زمانہ میں تین سو منافق تھے اور عورتوں میں ایک سو ستر -

لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا - تم سے بہتر لوگوں پر نفاق اترا لیکن پھر انھوں نے توبہ کی (اور سچے مومن ہو گئے تو ان کا درجہ تم سے بڑھ گیا) -

مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ - سعد بن عبادہ تو منافق ہے منافقوں کی حمایت کرتا ہے (یعنی منافق سے حقیقی معنی مراد

نہیں ہیں کیونکہ سعد بن عبادہؓ پکے مومن تھے- بلکہ منافق سے یہ غرض ہے کہ منافقین کی افک کے موقع پر طرف داری کی)-

اَلْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلَفِ الْكَاذِبِ- جوشخص جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچے (لوگ اس کو خریدیں اس کی قسم کو سچ جان کر)-

اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِّلْبَرَكَةِ- جھوٹی قسم کھانے سے گو مال چالو ہو جاتا ہے (بک جاتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے-

اَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ- تو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے چالو ہے-

لَايُنَفِّقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ- کوئی تم میں سے (قیمت بڑھا کر) دوسرے کا مال چالو نہ کرائے (یعنی نجش نہ کرے وہ یہ ہے کہ خریدنے کی نیت نہ ہو بلکہ خریدار کو دھوکا دینے کے لئے دام بڑھادے تاکہ خریدار یہ سمجھے کہ حقیقت میں یہ مال عمدہ ہے تب ہی تو یہ شخص اس کی قیمت بڑھا کر لینا چاہتا ہے- ہمارے زمانے میں نیلام میں اکثر ایسے دھوکے دیئے جاتے ہیں)-

مِنْ حَظِّ الْمَرْءِ نَفَاقُ اَيِّمِهٖ- آدمی کی خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی عزیز بے شوہر عورتوں کو لوگ پیغام دیں (ان سے نکاح کرنا چاہیں)-

وَالْجَزُوْرُ نَافِقَةٌ- اونٹنی مرگئی-

قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ- ان کے پاس مال مصالح کی کمی ہوگئی (جیسے چونہ، پتھر، لکڑی وغیرہ اس لئے حطیم کو خانۂ کعبہ میں شریک نہ کر سکے)-

يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ قُوْتَ سَنَتِهِمْ- آنحضرتؐ اپنی بیویوں کے سال بھر کا خرچہ کھانے پینے کا علیحدہ کر دیتے (لیکن پھر اس میں سے بھی فقرا اور مساکین کی خدمت کرتے- آخر سال کے تمام ہونے سے پہلے غلہ ختم ہو جاتا اور آپ کو قرض لینے کی ضرورت پڑتی- جب آپ نے وفات پائی تو اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی جس سے کچھ جو آپ نے قرض لیے تھے- کہتے ہیں آپ نے ساری عمر میں کبھی تین دن تک بھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی-

اِسْتَنْفِقْ بِهَا- پڑی ہوئی چیز کو جب سال بھر تک بتلا لیا اور کوئی مالک اس کا نہ آیا تو پھر اس کو خرچ کر سکتا ہے-

اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ- اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا-

لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالتا (معلوم ہوا کہ کعبہ پر جو چڑھاوے آتے ہیں وہ ضرورت کے وقت مصالح خیر میں صرف ہو سکتے ہیں لیکن ایک روایت میں یوں ہے- میں اس کو کعبہ کی تعمیر میں خرچ کرتا- شاید فی سبیل اللہ سے یہی مراد ہو)-

لَسْتُ بِنَافِقٍ- میں خرچ کرنے والا نہیں-

مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ فَلَهٗ نَفَقَتُهٗ- جو شخص دوسرے کی زمین میں کھیتی کرے وہ اپنی محنت کا بدل پائے گا (اور کھیت میں جو اگے گا وہ سب زمین کے مالک کا ہوگا)-

اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا- جب بیوی اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرے (یعنی جو کھانا گھر والوں کے لئے تیار کیا جائے اور بیوی کو اس میں تصرف کا اختیار دیا جائے)-

مَا اَنْفَقْتَ فَهُوَلَكَ صَدَقَةٌ حَتّٰى- اخیر تک یعنی جو تو خرچ کرے اس میں تجھ کو صدقہ کا ثواب حاصل ہوگا- یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے (حالانکہ بیوی کو کھلانا فرض ہے)-

لَايُنْفِقُ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ- تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کی جائے (باقی مال وارثوں کے لئے چھوڑ دیا جائے)-

اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ- سب سے بہتر اشرفی وہ ہے جو آدمی اپنے متعلقین پر خرچ کرے (کیونکہ بعض متعلقین کا نفقہ اس پر واجب نہیں ہوتا لیکن ان کے ساتھ سلوک کرنا غیروں کے ساتھ سلوک کرنے سے بہتر ہے اول خویش بعدہٗ درویش)-

اَلْمُنَافِقُ الَّذِيْ يُظْهِرُ الْاِيْمَانَ وَيَتَصَنَّعُ بِالْاِسْلَامِ- منافق وہ شخص ہے جو ایمان ظاہر کرتا اور اسلام اس کا بناوٹی ہے (دل میں اس کو یقین نہیں لوگوں کے ڈر یا کسی مصلحت سے کہتا ہے میں مسلمان ہوں)-

نَفَلْ - قسم کھانا' زیادہ دینا' لوٹ کا مال لشکر والوں کو دے دینا-

تَنْفِیْلْ - انعام دینا' قسم کھلانا' دفع کرنا-

اِنْفَالْ - انعام دینا' تبر لے کر قتاد (ایک کانٹے دار جنگلی درخت) کا ٹنا-

تَنَفُّلْ - نوافل پڑھنا-

اِنْتِفَالْ - طلب کرنا' بیزار ہونا' الگ ہونا' نوافل پڑھنا-

نَافِلَۃ - غنیمت کا مال' عطیہ' جو امر واجب نہ ہو' پوتا (اس کی جمع نَوَافِلْ ہے)-

نَفَلْ - لوٹ کا مال (اس کی جمع اَنْفَالْ اور نِفَالْ ہے)-

اِنَّہٗ نَفَّلَ فِی الْبَدْاَۃِ الرُّبُعَ وَفِی الْقَفْلَۃِ الثُّلُثَ - آنحضرتؐ نے شروع میں لڑنے والے لشکر کو چوتھائی مال غنیمت کا انعام مقرر کیا اور لوٹتے وقت اگر دوبارہ دشمن سے لڑے تو اس کے لئے ایک تہائی لوٹ کا انعام مقرر کیا (یہ حدیث کتاب الباء میں گزر چکی ہے)-

نَفَلْ - مال غنیمت-

نَفَلْ - جو حصہ رسد سے زیادہ بطور انعام دیا جائے-

اِنَّہٗ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَبَلَغَتْ سُھْمَانُھُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا وَّنَفَّلَھُمْ بَعِیْرًا بَعِیْرًا - آنحضرتؐ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا (انھوں نے لوٹ کے اونٹ حاصل کئے) ان کے حصے بارہ بارہ اونٹ ہوئے اور ایک ایک اونٹ آپ نے اور زیادہ ان کو دیا (بطور انعام کے یہ انعام اس خمس پانچوں حصہ میں سے دیا جاتا ہے جو امام اور حاکم اسلام کا حق ہے)-

لَانَفَلَ فِیْ غَنِیْمَۃٍ حَتّٰی تُقْسَمَ جُفَّۃً کُلُّھَا - کسی لوٹ کے مال میں سے انعام نہ دیا جائے گا جب تک کہ وہ لشکر کی ساری جماعت پر تقسیم نہ کیا جائے (بعد تقسیم کے خمس میں سے حاکم اسلام کو اختیار ہے جس کو چاہے انعام کے طور پر کچھ زیادہ دے)-

نَوَافِلْ - وہ عبادتیں جو فرائض کے علاوہ ہیں-

فَنَفَّلَنِیْ سَیْفَہٗ - آپ نے اپنی تلوار مجھ کو انعام کے طور پر زیادہ دی-

تَنَفَّلَ سَیْفَہٗ - اپنے حصہ کے علاوہ آپ کی تلوار لی-

نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ہمارے سردار نے جو انعام تجویز کیا تھا اس کو آنحضرتؐ نے بحال رکھا-

نُفِّلُوْا بَعِیْرًا بَعِیْرًا - (جو لوگ انعام کے قابل سمجھے گئے تھے) ان کو ایک ایک اونٹ بطور انعام کے دیا گیا-

یُنَفِّلُ الرُّبُعَ - چوتھائی انعام دے-

لَانَفَلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ - خمس نکالنے کے بعد انعام دیا جائے گا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انعام ان ہی چار خمس میں سے دیا جائے گا- جو لوٹ حاصل کرنے والوں کا حق ہے- بعض نے کہا اِلَّا کا لفظ یہاں راوی کا سہو ہے اور ٹھیک یوں ہے لَانَفَلَ بَعْدَ الْخُمُسِ یعنی جب مال غنیمت محفوظ اور مجتمع ہو گیا اور خمس اس میں سے نکال لیا گیا- اب اس میں سے انعام کسی کو نہ دیا جائے گا- یعنی ان چار خمسوں میں سے جو مجاہدین کا حق ہے)-

لَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ - بندہ برابر نفلی عبادات کر کے میری نزدیکی حاصل کرتا جاتا ہے- (یعنی اس بندے کو جو نوافل ادا کرتا ہے پروردگار سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے بہ نسبت اس بندے کے جو صرف فرائض پر اکتفا کرتا ہے)-

لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِیَّۃَ لَیْلَتِنَا ھٰذِہٖ - اگر اس رات کا جو حصہ باقی ہے اس میں آپ اور نفل نمازیں ہم کو پڑھائیں-

اِنَّ الْمَغَانِمَ کَانَتْ مُحَرَّمَۃً عَلَی الْاُمَمِ قَبْلَنَا فَنَفَّلَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ - لوٹ کے مال اگلی امتوں پر حرام تھے (ان کو لینا جائز نہ تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے حلال کر دیئے-

اَتَرْضَوْنَ بِنَفْلِ خَمْسِیْنَ مِنَ الْیَھُوْدِ مَا قَتَلُوْہُ - (آنحضرتؐ نے اس مسلمان کے وارثوں سے فرمایا جو خیبر میں مارا گیا تھا لیکن اس کا قاتل معلوم نہ تھا) کیا تم اس امر پر راضی ہو کہ پچاس یہودیوں کو قسم دلاؤ کہ انھوں نے اس کو نہیں مارا (نہ وہ اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یعنی قسامت اصل میں نفل کے معنی نفی کے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں نَفَلْتُ الرَّجُلَ عَنْ نَسَبِہٖ میں نے اس کے نسب کی نفی کی وَانْفُلْ عَنْ نَفْسِكَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا - اگر تو سچا ہے تو لوگ جو تیری نسبت کہتے ہیں اس کی نفی کر

اور قسامت میں حلف کو جو نفل کہا تو اس وجہ سے کہ اس سے قصاص کی نفی ہوتی ہے)۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ رَضُوْا وَنَفَّلْنَاهُمْ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ یَحْلِفُوْنَ مَا قَتَلْنَا عُثْمَانَ وَلَا نَعْلَمُ لَهٗ قَاتِلًا۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں چاہتا ہوں بنی امیہ راضی ہو جائیں۔ ہم ان کو بنی ہاشم میں سے پچاس آدمی دیتے ہیں' وہ قسم کھائیں گے کہ ہم نے عثمانؓ کو نہیں مارا اور نہ ہم ان کے قاتل کو پہچانتے ہیں (بنی امیہ کا گمان یہ تھا کہ بنی ہاشم نے حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا)۔

اِنَّ فُلَانًا اِنْتَقَلَ مِنْ وَلَدِهٖ۔ فلاں شخص اپنے بچہ سے الگ ہو گیا (کہنے لگا یہ میرا نطفہ نہیں ہے)۔

اِیَّاکُمْ وَالْخَیْلَ الْمُنَفِّلَةَ الَّتِیْ اِنْ لَقِیَتْ فَرَّتْ وَ اِنْ غَنِمَتْ غَلَّتْ۔ تم ان سواروں سے الگ رہو جو صرف لوٹ کے طالب ہیں۔ اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگ جائیں اگر لوٹ کا مال حاصل کریں تو اس میں چوری کریں (کچھ مال چھپا رکھیں تقسیم میں شریک نہ کریں۔ بعض نے کہا ان سواروں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا نام مجاہدین کے دفتر میں نہ ہو وہ اپنی خوشی سے لشکر کے ساتھ ہو لیں اور حصہ داروں کی طرح نہ لڑیں بلکہ جب چاہیں بھاگ کر اپنے گھروں کو چل دیں)۔

ثُمَّ کَانَ مَشْیُهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ۔ پھر مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا اس کا ثواب الگ اس کو ملے گا۔

فَرِحَ ابْنُ مَرْجَانَةَ بِنَوَافِلِ الْخَبْرِ وَ کَثْرَتِهَا۔ ابن مرجانہ ثواب کے نوافل اور ان کی کثرت پر خوش ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ اَنْفَال وہ مال جو کافروں سے بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے۔ فقہا اس کو فَیْئٌ کہتے ہیں اور باغ فدک انفال میں سے تھا۔ یہ خاص اللہ اور اس کے رسول کے ہیں)۔

نَفْهٌ۔ تھک جانا' سست ہو جانا۔

نُفُوْهٌ۔ نامرد بزدل ہونا۔

اِسْتِنْفَاهٌ۔ آرام کرنا۔

نَافِهٌ۔ ضعیف' ناتوان' تھکا ہوا (اس کی جمع نُفَّهٌ ہے۔

مُنْفَهٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

نَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ۔ نفس اس سے سست اور درماندہ ہو گیا۔

نَفْیٌ۔ ہٹانا' دور کرنا' زائل کرنا' مٹا دینا' نیست کرنا' نکال دینا (نَفْوٌ بھی ایک لغت ہے نَفْیٌ میں) قید کرنا' خارج البلد کرنا' اٹھانا' انکار کرنا' ڈال دینا' اگل دینا' اڑا دینا۔

نُفَاوَةٌ۔ ہر چیز کا خراب اور ردی حصہ جو رہ جائے۔

تَنْفِیَةٌ بمعنی نَفْیٌ ہے۔

مُنَافَاةٌ۔ ہنکانا' دفع کرنا' مخالفت مباینت جیسے تَنَافِیْ ایک دوسرے کے مخالف ہونا۔

اِنْتِفَاءٌ۔ الگ ہونا' دور ہونا' مٹ جانا۔

نَفَاءٌ اور نَفَایَةٌ۔ جو خراب حصہ کسی چیز میں سے نکال ڈالا جائے۔

وَکَانَ لَنَا غَنَمٌ فَاَرَدْنَا نَفِیْتَیْنِ یا نَفِیَّتَیْنِ یا نُفَیْتَیْنِ نُجَفِّفُ عَلَیْهِمَا الْاَقِطَ۔ (زید بن اسلم نے کہا میرے والد نے مجھ کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا) ہمارے پاس بکریاں تھیں' ہم دو طبق کھجور کے پتوں کے (گول جیسے دستر خوان ہوتا ہے) دودھ سکھانے کے لئے چاہتے تھے (ان کے داروغہ نے ہم کو دلا دیئے)۔

قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ حِیْنَ اسْتُخْلِفَ فَرَاٰهُ شَعِثًا فَاَدَامَ النَّظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ مَالَکَ تُدِیْمُ النَّظَرَ اِلَیَّ فَقَالَ اَنْظُرُ اِلٰی مَانَفٰی مِنْ شَعْرِکَ وَحَالَ مِنْ لَوْنِکَ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو محمد بن کعب نے ان کو گھورنا شروع کیا دیکھا تو ان کے بال پراگندہ اور پریشان حال ہیں اور برابر ان کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے پوچھا تم کیوں برابر مجھ کو گھور رہے ہو؟ محمد بن کعب نے کہا میں تمہارے بالوں کو دیکھتا ہوں جو گر گئے ہیں اور تمہارے رنگ کو جو بدل گیا ہے (خلافت سے پہلے عمر بن عبدالعزیز بہت عیش اور آرام کے ساتھ سنورے اور بنے رہتے تھے لیکن جب خلیفہ ہوئے تو پریشان حال رہنے لگے ان کو بڑی فکر ہو گئی خلافت سخت مواخذہ کی چیز ہے)۔

اَلْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا۔ مدینہ بھٹی کی طرح ہے

اپنا میل کچیل نکال کر پھینک دیتا ہے (یہ مخصوص تھا آنحضرتؐ کے عہد سے جب مدینہ کی اقامت پر خالص مسلمانوں نے صبر کیا تھا- لیکن آنحضرتؐ کے عہد کے بعد مدینہ میں اچھے برے سب قسم کے لوگ رہتے ہیں (اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کے ظہور کے وقت مدینہ تین جھونکے کھائے گا اور منافق اور کافر اس میں سے نکل جائیں گے- اور ہمارے زمانہ میں تو مدینہ میں چور' دغاباز' لٹیرے سب قسم کے لوگ ہیں اور نیک لوگ بھی ہیں)-

وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي الْاِنْتِفَاءِ - بچہ کو نفی اور لعان کرنے کی اجازت نہیں دی-

تَنْفِي الذُّنُوْبَ - اس کا مطلب کتاب الذال میں گزر چکا ہے-

تَنْفِي الرِّجَالَ - اس کا مطلب کتاب الراء میں گزر چکا ہے-

اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ - کی تفسیر میں امام جعفر صادق نے فرمایا ایک سال تک جہاں اس نے یہ جرم کیا ہے وہاں سے نکال دیا جائے اور جہاں جا کر رہے وہاں لکھ دیا جائے کہ وہ خارج البلد ہے کوئی اس کو اپنے ساتھ نہ کھلائے نہ پلائے نہ اس سے شادی بیاہ کرے جب وہاں سے نکل کر دوسرے مقام پر جائے تو اس کو بھی یہی لکھ دیا جائے ایک سال اس کا یہی حال رہے یہاں تک کہ ذلیل ہو کر توبہ کرے-

حَجُّ الْبَيْتِ مَنْفَاةٌ لِلْفَقْرِ - خانہ کعبہ کا حج کرنا محتاجی اور مفلسی کو دور کرتا ہے (شاید اسی حدیث کو سن کر بہت سے مفلس لوگ بھیک مانگتے ہوئے بغیر زاد و راحلہ کے حج کو جایا کرتے ہیں)-

بَاعَ نَفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ - بیت المال کا کوڑہ کچرہ (خراب مال ناکارہ) بیچ ڈالا-

بابُ النّون مع القاف

نَقْبٌ - پھاڑنا' سوراخ کرنا' جانا' تفتیش کرنا' پیوند لگانا-

نِقَابَةٌ - نقیب بننا (یعنی نگران حال خبر رکھنے والا-)

نَقَبٌ - پھٹ جانا' ننگے پاؤں ہونا-

تَنْقِيْبٌ - چلنا' جائے پناہ کے لئے خوب ڈھونڈنا تلاش کرنا-

مُنَاقَبَةٌ اور نِقَابٌ - مناقب بیان کر کے دوسرے پر فخر کرنا-

اِنْقَابٌ - چلنا' حاجب یا نقیب ہونا-

تَنَقُّبٌ اور اِنْتِقَابٌ - نقاب ڈالنا-

مَنْقَبَةٌ - تعریف اور فضیلت کا کام (جیسے مَثْلَبَةٌ عیب اور مذمت کا کام مَنَاقِبُ اور مَثَالِبُ جمع ہے)-

وَكَانَ عُبَادَةُ مِنَ النُّقَبَاءِ - عبادہ بن صامت انصار کے نقیبوں میں سے تھے (آنحضرتؐ نے لیلۃ العقبہ میں انصار کو ہر شاخ کا ایک نقیب مقرر کر دیا تھا کہ وہ اپنے لوگوں کو سمجھا بجھا کر اسلام کی طرف مائل کرے' عبادہ بن صامت کو بھی ایک شاخ کا نقیب بنایا تھا- نہایہ میں ہے کہ سب بارہ نقیب مقرر کئے تھے)-

اِنِّي لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اُنَقِّبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ - مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ لوگوں کے دلوں کو کریدوں (خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کو فاش کروں- مطلب یہ ہے کہ میں ظاہر پر حکم دیتا ہوں دلوں کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)-

مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَنَقَّبَ عَنْهُ - جو شخص کوئی بات پوچھے پھر اس کا کھوج لگائے-

اِنَّ النُّقْبَةَ تَكُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِيْرِ اَوْ بِذَنَبِهٖ فِي الْاِبِلِ الْعَظِيْمَةِ فَتَجْرَبُ كُلُّهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَجْرَبَ الْاَوَّلَ - (آنحضرتؐ نے فرمایا بیماری کا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) تب ایک گنوار بولا یا رسول اللہ! پہلے کھجلی اونٹ کے منہ میں شروع ہوتی ہے یا اس کی دم میں جہاں بہت اونٹ ہوتے ہیں پھر سب اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں- آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا؟-

اِنِّي عَلٰى نَاقَةٍ دَبْرَاءَ عَجْفَاءَ نَقْبَاءَ وَاسْتَحْمَلَهٗ فَظَنَّهٗ كَاذِبًا فَلَمْ يَحْمِلْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرْ
مَامَسَّهَا مِنْ نَقَبٍ وَّلَا دَبَرْ

(ایک گنوار حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا) میری اونٹنی کی پیٹھ لگ گئی ہے دبلی ہے اس کے پاؤں گھس گئے ہیں پتلے ہو گئے ہیں اور حضرت عمرؓ سے اس نے سواری مانگی - حضرت عمرؓ نے اس کو جھوٹا سمجھا اور سواری نہیں دی تب وہ یہ شعر پڑھتا ہوا چلا کہ "ابو حفص عمرؓ نے قسم کھائی میری اونٹنی کے نہ پاؤں گھسے ہیں نہ اس کی پیٹھ لگی ہے"-

اَنْقَبْتِ وَ اَدْبَرْتِ - (حضرت عمرؓ نے ایک حج کرنے والی عورت سے کہا) تو نے اپنے اونٹ کے پاؤں گھس ڈالے اس کی پیٹھ لگا دی-

وَلَيَسْتَاْنِ بِالنَّقِيْبِ وَالظَّالِعِ - خارشتی اور لنگڑے اونٹ پر نرمی کرے-

فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا - ہمارے پاؤں پتلے پڑ گئے' گھس گئے اس میں آبلے آ گئے' زخمی ہو گئے-

لَاشُفْعَةَ فِي فِنَاءٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا مَنْقَبَةٍ - مکان کے میدان (جلو خانے) اور راستہ اور گلی میں شفعہ نہیں ہے-

اِنَّهُمْ فَزِعُوْا مِنَ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ لَّايَطْلُعَ اِلَيْنَا نِقَابُهَا - لوگ طاعون سے ڈر گئے تب آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ کو امید ہے کہ مدینہ کی گھاٹیوں سے وہ پار ہو کر نہیں آئے گا (نقاب جمع ہے نَقْبٌ کی - بمعنی گھاٹی یعنی وہ راستہ جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے)-

عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ - مدینہ کی گھاٹیوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے وہاں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا-

مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ نِقَابُ الْمَدِيْنَةِ - اس پر مدینہ کی گھاٹیاں حرام ہیں-

لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا - وہ اس کی گھاٹیوں میں نہیں ہے-

اِنَّهٗ مَيْمُوْنُ النَّقِيْبَةِ - وہ مبارک طبیعت کا آدمی ہے پاک نفس ہے یا قسمت والا اپنے مطالب میں کامیاب-

اِنَّهٗ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ فَكَرِهَ اَنْ يَنْقُبَهَا - حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھ میں خلل ہو گیا انھوں نے قدح کرانا پسند نہیں کیا-

اَلْبَسَتْنَا اُمُّنَا نُقْبَتَهَا - ہماری ماں نے ہم کو اپنا پاجامہ پہنایا (نہایہ میں ہے کہ جس پاجامہ میں حجزہ یعنی بندھن ہو (نیفہ نہ ہو) اس کو نُقْبَہ کہتے ہیں (اگر نیفہ ہو تو اس کو سراویل کہیں گے)-

اِنَّ مَوْلَاةً اِمْرَاَةٍ اِخْتَلَعَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَّهَا وَكُلِّ ثَوْبٍ عَلَيْهَا حَتّٰى نُقْبَتِهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ - ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع کیا ہر چیز کے بدلے جو اس کی ملک میں ہے اور ہر کپڑے کے بدلے جو اس کے تن پر ہے یہاں تک کہ لہنگہ (ازار) بھی تو عبداللہ نے اس پر کچھ انکار نہیں کیا (یعنی اس شرط کو خلع میں جائز رکھا)-

اِنْ كَانَ لَنِقَابًا - حجاج نے عبداللہ بن عباس کا ذکر کیا تو کہا وہ بڑے عالم تھے (ایک روایت میں لَمِنْقَبًا ہے معنی وہی ہیں یعنی ہر بات کو کھود کر نکالنے والے بڑی بحث کرنے والے)-

اَلنِّقَابُ مُحْدَثٌ - (ابن سیرینؒ نے کہا) جو عورتیں اب نقاب رکھتی ہیں یہ نئی بات ہے (جس میں آنکھیں کھلی رہتی ہیں اگلے زمانے میں نقاب میں ایک آنکھ چھپی رہتی اور ایک کھلی ہوئی اس کو وصوصہ اور برقعہ کہتے)-

لَاتَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ - احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے (کپڑے کو منہ سے الگ رکھے یا منہ کھلا رہنے دے)-

تَسْاَلِيْنَ عَنِ ابْنِكِ وَاَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ - تو اپنے بیٹے کی کیفیت دریافت کرتی ہے (کہ وہ زندہ رہا یا مارا گیا) اور نقاب منہ پر ڈالے ہوئے ہے (حالانکہ عرب کی عورتوں کی عادت ہے کہ مصیبت کے وقت نقاب اٹھا دیتی ہیں منہ کھول دیتی ہیں - اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ نقاب صحابہؓ کے عہد میں موجود تھا مگر وہی نقاب جس میں دونوں آنکھیں چھپی رہتی تھیں یا ایک آنکھ لیکن دونوں آنکھیں کھلی رہنا جیسے حال کے نقاب میں ہے یہ اگلے زمانے میں نہ تھا)-

نَاقِبَةٌ - وہ زخم جو گوشت اور ہڈی کے اندر گھس جائے-

نَقِيْبٌ - ایک موضع ہے مدینہ کے قریب اور نگہبان حال بتانے والا-

نَقْثٌ - ہڈی میں سے مغز نکال لینا' منتقل کرنا' ہلانا' کھودنا'

نکالنے کے لئے تکلیف دہ بات کرنا۔
تَنْقِیْثٌ - جلدی کرنا۔
تَنَقُّثٌ - مائل کرنا' مہربان کرنا۔
اِنْتِقَاثٌ - جلدی کرنا' مغز ہڈی میں سے نکالنا۔
وَلَا تُنَقِّثُ مِیْرَتَنَا تَنْقِیْثًا - ہمارے غلہ کو کہیں نہیں لے جاتی (امانت دار ہے)۔
نَفْحٌ - مغز ہڈی میں سے نکالنا' پوست اتارنا' عمدہ کو خراب سے الگ کرنا۔
تَنْقِیْحٌ - صاف کرنا' درست کرنا۔
مُنَاقَحَةٌ - مقابلہ کرنا۔
اِنْقَاحٌ بمعنی تَنْقِیْحٌ ہے۔
تَنَقُّحٌ - کم ہونا۔
اِنْتِقَاحٌ - مغز نکالنا۔
اِنَّہٗ لَنَقِحٌ - وہ بڑا عالم اور تجربہ کار ہے۔
خَیْرُ الشِّعْرِ الْحَوْلِیُّ الْمُنَقَّحُ - بہتر شعر وہ ہے جس پر ایک سال گزر گیا ہو (اس کی تصحیح ہو گئی ہو)۔
نَقْخٌ - مارنا' توڑنا' نکالنا۔
نُقَاخٌ - ٹھنڈا شیریں پانی کیونکہ وہ پیاس کو توڑتا ہے۔
اِنَّہٗ شَرِبَ مِنْ رُوْمَةَ فَقَالَ ھٰذَا النُّقَاخُ - آنحضرتؐ نے بیر رومہ کا پانی پیا (جو مدینہ کا مشہور کنواں ہے) اور فرمایا یہ پانی تو ٹھنڈا اور شیریں ہے (اسی کنویں کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر وقف کر دیا تھا)۔
نَقْدٌ - پرکھنا' جانچنا - جیسے اِنْتِقَادٌ ہے اور نقد دینا (جو ضد ہے ادھار کی) دزدیدہ نظر کرنا' کاٹنا' ٹوٹ جانا۔
اِنْقَادٌ - پتے نکلنا۔
تَنَقُّدٌ - پرکھنا۔
نَقْدَانٌ - سونا' چاندی۔
فَنَقَدَنِیْ ثَمَنَہٗ - مجھ کو اس کی قیمت نقد دے دی۔
قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَلَمَّا فَرَغُوْا جَعَلَ یَنْقُدُ شَیْئًا مِّنْ طَعَامِھِمْ - (حضرت ابوذر غفاریؓ کو ان کے ساتھ والوں نے سفر میں دستر خوان پر بلایا) تو کہنے لگے میں روزہ دار ہوں - جب وہ کھا چکے تو آپ ان کے بچے ہوئے کھانے میں سے کچھ کچھ چگنے لگے (جیسے پرندہ تھوڑا تھوڑا چگتا ہے)۔
وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَھْذَرُوْنَ الدُّنْیَا وَنَقَدَ بِاِصْبَعِہٖ - تم تو دنیا میں کشادگی کرتے ہو (دنیاوی سامان و اسباب خوب جمع کرتے ہو) اور انگلی کو مار کر آواز نکالی (ایک روایت میں نَقَرَ ہے معنی وہی ہیں)۔
اِنْ نَقَدْتَ النَّاسَ نَقَدُوْكَ - اگر تو لوگوں کی پیٹھ پیچھے برائی کرے گا تو وہ بھی تیری برائی کریں گے۔
جِئْتُ بِنَقَدٍ اَجْلُبُہٗ اِلَی الْکُوْفَةِ - میں چھوٹی چھوٹی بکریاں لایا ان کو کوفہ لئے جاتا تھا۔
صُلْتَ عَلَی الْاَسَدِ وَبُلْتَ عَنِ النَّقَدِ - یہ ایک مثل ہے یعنی شیر پر تو تو نے حملہ کیا اور چھوٹی بکری کے سامنے پیشاب نکل گیا۔
اِرْمُوْا فِیْھِمْ فَاِنَّمَا ھُمْ نَقَدٌ - ان پر تیر چلاؤ' وہ چھوٹی چھوٹی بکریاں ہیں (یعنی خارجی لوگ ضعیف اور ناتوان ہیں' ان کو مار ڈالو)۔
وَعَادَ النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا - اور چھوٹی چھوٹی بکریاں (قحط کی وجہ سے) یکجا جمع ہو گئیں۔
تَوَاصَوْا فِی الصُّفُوْفِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ فِی الْخَلَلِ کَالنَّقَدِ - صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو شیطان خالی جگہوں میں چھوٹی بکریوں کی طرح گھس آتا ہے۔
ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ - پھر انگلی کی ایک پور کو دوسری پور پر مارا (کمی یا حقارت ظاہر کرنے کو)۔
مَنْ اَرَادَ اَنْ تُطْوٰی لَہُ الْاَرْضُ فَلْیَتَّخِذِ النَّقَدَ مِنَ الْعَصَا - جو شخص چاہے کہ سفر جلدی سے طے ہو تو نقد کی لاٹھی رکھے (نقد ایک درخت ہے - بعض نے کہا بادام تلخ)۔
نَقْذٌ - نجات دینا' خلاص کرنا۔
تَنْقِیْذٌ اور اِنْقَاذٌ اور تَنَقُّذٌ اور اِنْتِنْقَاذٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ - اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ۔

حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَسْتَنْقِذَہٗ مِنَ النَّارِ - مجھ کو دوزخ سے اس کا چھڑانا ضرور ہے۔

یَامُنْقِذَ الْغَرْقٰی - اے ڈوبتوں کے چھڑانے والے ان کو نجات دلانے والے بچانے والے۔

مُنْقِذٌ - حبان کے باپ کا نام تھا جو ایک بھولے بھالے صحابی تھے۔

نَقْرٌ - مارنا، عیب کرنا، سوراخ کرنا، پھونکنا، لکھنا، چگنا، کھودنا، بحث کرنا، انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر مار کر آواز نکالنا، ٹھونگیں مارنا۔

نَقْرٌ - غصہ ہونا، عیب کرنا۔

مُنَاقَرَۃٌ اور نِقَارٌ - تکرار کرنا، حجت کرنا۔

اِنْتِقَارٌ - اختیار کرنا۔

نَھٰی عَنْ نَقْرَۃِ الْغُرَابِ - کوّے کی طرح ٹھونگ لگانے سے منع فرمایا (یعنی سجدے میں نہ ٹھہرنا، جلدی سے سر اٹھالینا)۔

حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ نَقَرَ - منافقوں کی نماز یہ ہے جب سورج زرد ہوا تو اٹھے ٹھونگیں لگانے لگے (جلدی جلدی رکوع سجدہ کرنے لگے)۔

فَلَمَّا فَرَغُوْا جَعَلَ یَنْقُرُ شَیْئًا مِّنْ طَعَامِھِمْ - جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو ابوذر ان کے بچے ہوئے کھانے پر ٹھونگ لگانے لگے (یعنی تھوڑا تھوڑا انگلی سے لے کر کھانے لگے)۔

نَھٰی عَنِ النَّقِیْرِ - نقیر میں جو نبیذ بھگویا جائے اس سے آپ نے منع فرمایا (کھجور کی لکڑی کو کھود کر اس کو پیالے کی طرح بنا لیتے ہیں اس کو نقیر کہتے ہیں اس میں نبیذ بھگویا جائے تو جلدی نشہ پیدا کرتا ہے)۔

عَلٰی نَقِیْرٍ مِّنْ خَشَبٍ - لکڑی کی سیڑھی پر (ایک موٹی لکڑی کو کھود کر اس میں سیڑھیوں کی طرح تلے اوپر طبقے بنا دیتے ہیں اس کو لگا کر بالاخانوں پر چڑھ جاتے ہیں)۔

وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا - کی تفسیر میں ابن عباس نے اپنا انگوٹھا کلمہ کی انگلی پر رکھا پھر پھونک ماری اور کہا یہی نقیر ہے۔

فَیَنْقُرُ عِنْدَ عِجَانِہٖ - اس کے دبر کے پاس پھونکتا ہے۔

اِنَّہٗ عَطَسَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَ نَقِرْتَ - ایک شخص ان کے پاس چھینکا تو کہا تو حقیر ہوا اور زخمی ہوا - (بعض نے کہا نقیر تابع ہے حقیر کا - عرب لوگ کہتے ہیں حَقِیْرٌ نَقِیْرٌ - جیسے ہندی لوگ کہتے ہیں پانی وانی روٹی دوٹی)۔

مَتٰی مَایَکْثُرُ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ یُنَقِّرُوْا وَمَتٰی مَایُنَقِّرُوْا یَخْتَلِفُوا - جب قرآن کے حافظ بہت ہوں گے تو کھود کھاد کریں گے اور جب کھود کھاد کریں گے تو ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے (ایک آیت کے معنی ایک کچھ قرار دے گا ایک کچھ، ایک شخص کسی لفظ کو ایک صورت پر پڑھے گا دوسرا دوسری صورت پر)۔

فَنَقَّرَ عَنْہُ - انھوں نے اس کی بحث کی (خوب غور کیا)۔

فَنَقَّرْتُ لِیَ الْحَدِیْثَ - اس نے اس بات کی تہہ بیان کی (جو مجھ سے پوشیدہ تھی - ایک روایت فائے موحدہ سے ہے - کرمانی نے کہا یعنی سارا قصہ مجھ سے نقل کیا)۔

بَلَغَ ابْنَ الْمُسَیَّبِ قَوْلُ عِکْرِمَۃَ اَنَّ الْحِیْنَ سِتَّۃُ اَشْھُرٍ فَقَالَ انْتَقَرَھَا عِکْرِمَۃُ - سعید بن مسیب کو یہ خبر پہنچی کہ عکرمہ حین کی تفسیر چھ مہینے سے کرتے ہیں تو سعید نے کہا شاید عکرمہ نے یہ قرآن سے نکالا یا اپنے دل سے تراش لیا (عرب لوگ کہتے ہیں نَقَّرَ بِاسْمِ فُلَانٍ یا اِنْتَقَرَ جب جماعت میں سے اس کا نام لے)۔

فَاَمَرَ بِنُقْرَۃٍ مِّنْ نُحَاسٍ فَاُحْمِیَتْ - انھوں نے حکم دیا تانبے کی ایک دیگچی گرم کی گئی۔

مَابِھٰذِہِ النُّقْرَۃِ اَعْلَمَ بِالْقَضَاءِ مِنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ - اس گڑھے میں (یعنی بصرے میں) قضا کا علم ابن سیرین سے زیادہ کسی کو نہیں ہے (اصل میں نُقْرَۃ وہ گڑھا جس میں پانی جمع ہوتا ہے یعنی کنڈ تالاب - مراد یہاں بصرے کا شہر ہے)۔

نُقْرَۃُ الْقَفَا - گدی کا گڑھا۔

ثُمَّ نَقَرَ بِیَدِہٖ - پھر انگوٹھے کو انگلی پر مار کر آواز نکالی۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ نَقَرَ رَاْسَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ - حضرت جبرئیلؑ نے ٹھٹا مارنے والے کافروں میں سے ایک کے سر پر مار لگائی۔

نَقَرَاتٍ - میرے سر میں مرغ نے تین ٹھونگیں لگائیں (یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا تھا اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ ابولولؤ مغیرہ کے غلام نے تین خنجر آپ کو مارے - آپ نماز پڑھ رہے تھے - یہ واقعۂ شہادت مشہور ہے)-

نَقِيْر - اس گڑھے کو بھی کہتے ہیں جو گٹھلی کے اندر ہوتا ہے-

نَقَرَ اَرْبَعًا - چار ٹھونگیں لگائیں (رکعتوں کے اعتبار سے چار کہا ورنہ چار رکعتوں میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں)-

نُقْرَةُ النَّحْرِ - سینہ کا گڑھا (دگدگی)-

اَلْحَجَامَةُ فِي النُّقْرَةِ تُوْرِثُ النِّسْيَانَ - گدی کے گڑھے میں پچھنے لگانا نسیان پیدا کرتا ہے (اس کا اثر دماغ کی قوت حافظہ پر ہوتا ہے)-

لَيْسَ فِي النُّقْرِ شَيْءٌ - چاندی سونے کے ڈلوں میں (جن پر سکہ نہ پڑا ہو) زکوٰۃ نہیں ہے (اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور چاندی سونے میں خواہ ڈلے ہوں زکوٰۃ واجب کہتے ہیں - دوسری حدیث سے یہ مستفاد ہے)-

نِقْرِسٌ - ایک درد ہے جو ٹخنوں، پاؤں کی انگلیوں اور انگوٹھوں میں ہوتا ہے-

وَعَلَيْهِ نَقَارِسُ الزَّبَرْجَدِ وَالْحَلْيُ - اس پر زمرد کے پھول اور زیور تھے-

كُنْتُ شَاكِيًا نَقَارِسَ فَسَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْهُ - مجھ کو نقرس کا درد تھا - میں نے حضرت عائشہؓ سے اس بیماری کا پوچھا (بعض نے کہا یہ راوی کی تصحیف ہے اور صحیح بِقَارِسَ ہے یعنی میں ایران میں بیمار تھا گو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایران میں نہیں گئیں مگر انھوں نے ایران سے آنے کے بعد حضرت عائشہؓ سے پوچھا ہوگا)-

نَقْزٌ یا نَقَزَانٌ - کودنا-

تَنْقِيْزٌ - نچانا-

اِنْقَازٌ - ہمیشہ صاف شیریں پانی پینا-

نَقْزٌ - صاف شیریں پانی-

نُقَازٌ - طاعون کی طرح ایک بیماری ہے جو جانوروں کو ہوتی ہے-

كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ الرَّمْضَاءِ - آنحضرتؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کیڑے گرمی کی شدت سے کودتے پھرتے (جَنَادِبُ جمع ہے جُنْدُبُ کی بمعنی ٹڈا یا وہ کیڑا جو گرمی میں آواز کرتا ہے)-

يَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰی مُتُوْنِهِمَا - دونوں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادکر لا رہی تھیں (مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)-

فَرَاَيْتُ عَقِيْصَتَيْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ يَنْقُزَانِ وَهُوَ خَلْفَهٗ - ابوعبیدہؓ کے دونوں گیسو ہل رہے تھے اچک رہے تھے وہ ان کے پیچھے تھے-

مَاكَانَ اللّٰهُ لِيُنْقِزَ عَنْ قَاتِلِ الْمُؤْمِنِ - اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل کو سزا دینے سے باز نہیں رہے گا (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْقَزَ عَنِ الشَّيْءِ اس سے باز رہا)-

لَوْ تَنَقَّرَتْ كَبِدُهٗ عَطْشًا لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَيْرَفِيٍّ - اگر اس کا جگر پیاس سے کودنے لگے جب بھی صراف کے گھر سے پانی نہیں مانگے گا (ایک روایت میں تَفَرَّثَتْ ہے یعنی اگر اس کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے)-

نَقْسٌ - ناقوس مارنا، عیب کرنا، ٹھٹا کرنا-

تَنْقِيْسٌ - لقب دینا-

نَاقِسٌ - ترش-

نِقْسٌ - لکھنے کی سیاہی (اَنْقَاس اس کی جمع)-

حَتّٰی نَقَسُوْا اَوْ كَادُوْا يَنْقُسُوْنَ - یہاں تک کہ ناقوس مارنے لگے یا مارنے کو تھے-

نَاقُوْس - ایک بڑی لکڑی جس پر چھوٹی لکڑی سے مار لگاتے ہیں تو آواز نکلتی ہے نصاریٰ اگلے زمانے میں اسی سے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے تھے-

اِتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا - ایسا کرو ایک ناقوس بنالو (اس کو بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کرو)-

نَقْشٌ - رنگ برنگ کرنا، جماع کرنا، نکالنا، صاف کرنا-

تَنْقِيْشٌ - رنگ برنگ کرنا-

مُنَاقَشَةٌ - جانچ کر حساب لینا، کوڑی کوڑی کا جھگڑا کرنا-

اِنْقَاشٌ - ہمیشہ تر کھجور کھانا' ہمیشہ جماع کرنا' قرض دار پر تقاضا کرنا-

اِنْتِقَاشٌ - کانٹا نکال لینا' نکالنا' اختیار کرنا-

نَقَّاشٌ - نقش کرنے والا-

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ - جس سے جانچ کر (رتی رتی کا) حساب لیا جائے گا اس کو عذاب ہوگا (کیونکہ ایسے محاسبہ میں کوئی بندہ پورا نہیں اتر سکتا بغیر اس کے فضل و کرم کے کام نہیں چلتا)-

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ - جس سے جانچ کر حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا-

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ فِيْهِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِنِقَاشِ الْحِسَابِ - جس دن اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو حساب کا تصفیہ کرنے کے لئے اکٹھا کرے گا-

وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ - جب کانٹا گھس جائے تو اس کو نہ نکالے (ایک روایت میں فَلَا انْتَعَشَ ہے مگر اس کے معنی یہاں نہیں بنتے اِنْتَعَشَ کے معنی بلند ہوا)-

مِنْقَاش - نقش کرنے کا آلہ اور موچنہ جس سے کانٹا نکالتے ہیں-

اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰى خَيْرًا فَاِنَّهٗ مَالٌ رَقِيْقٌ وَانْقُشُوْا لَهٗ عَطَنَهٗ - بکریوں کو اچھی طرح رکھو وہ ایک نرم مال ہے (یعنی نازک اور لطیف) اور ان کا تھان صاف کردو (اس میں سے کانٹے پتھر وغیرہ نکال کر)-

لَاتَنْقُشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ - اپنی انگوٹھیوں پر کندہ نہ کراؤ (یعنی اسمائے الٰہی' آیات وغیرہ کیونکہ پاخانہ جاتے وقت تکلیف ہوگی اس کو اتارنا ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس پر محمد رسول اللہ کندہ نہ کراؤ جو آنحضرتؐ کی انگوٹھی کا نقش تھا)-

نَقْشُ خَاتَمِهٖ كَانَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ - آنحضرتؐ کی انگوٹھی پر یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ-

اِنْتَقَشَهٗ - اس کو اختیار کیا' چنا-

نِقَاشَةٌ - نقاشی کا پیشہ-

نَقْصٌ یا تَنْقَاصٌ یا نُقْصَانٌ - گھٹنا' کم ہو جانا' پورا ہونے کے بعد-

تَنْقِيْصٌ اور اِنْقَاصٌ - کم کرنا' گھٹانا-

اِنْتِقَاصٌ - کم ہونا-

تَنَاقُصٌ - آہستہ آہستہ کم ہونا-

تَنَقُّصٌ - نقصان میں پڑنا' برائی کرنا-

اِسْتِنْقَاصٌ - کم کرنے کی درخواست کرنا-

مَنْقَصَةٌ - نقص' عیب-

نَقَائِصُ - عیوب-

شَهْرَا عِيْدٍ لَّايَنْقُصَانِ - عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے (گو ۲۹ دن کے ہوں مگر ثواب ۳۰ دن کا ملتا ہے- بعض نے کہا شوال اور ذی الحجہ دونوں ۲۹ دن کے نہیں ہوتے ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا)-

اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ یا جَفَّ - کیا تازی کھجور سوکھ کر وزن میں کم ہو جاتی ہے-

اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ - پانی سے پیشاب کو کم کرنا (یعنی پانی سے استنجا کرنا- ایک روایت میں اِنْتِفَاص ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے جب ذکر پر پانی ڈالا جاتا ہے تو قطرہ آنا کم ہوتا ہے)-

اِلَّا مَانَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ - میرے اور تمہارے علم نے خداوند کریم کے علم میں سے اتنا لیا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے چونچ ڈال کر لیا ہے (یہ بھی صرف قلت کے بیان کے لئے ہے- ورنہ خداوند کریم کی معلومات غیر متناہی ہیں اور متناہی کو غیر متناہی سے اتنی بھی نسبت نہیں ہو سکتی)-

وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ - اور دین کا علم کم ہو جائے گا-

مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ - ان کے ثواب میں سے کچھ کم ہوئے بغیر-

مَانَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ - خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اللہ تعالیٰ اور زیادہ دیتا ہے)-

مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ - صدقہ اور خیرات نے کسی مال کو کم نہیں کیا-

مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ - جو شخص کسی ذمی پر ظلم

کرے یا اس کا حق مار لے۔

فَمَازِلْتُ اُنَاقِصُهٗ۔ میں اس کو برابر کم ہی کہتا رہا۔

اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا جَفَّ۔ کیا تازی کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو اس کا وزن کم ہو جاتا ہے۔

اَلنِّسَاءُ نَوَاقِصُ الْاِیْمَانِ وَ نَوَاقِصُ الْحُظُوْظِ وَ نَوَاقِصُ الْعُقُوْلِ۔ عورتیں ناقص الایمان اور ناقص الحظ (ادھورے حصہ والی، ادھوری قسمت والی) اور ناقص العقل ہیں (ناقص الایمان اس وجہ سے کہ حیض کی حالت میں روزہ نماز نہیں ہو سکتا ناقص العقل اس وجہ سے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ ناقص الحظ اس وجہ سے کہ عورتوں کو مرد کا آدھا حصہ ملتا ہے)۔

مَاصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی اَنْ قُبِضَ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا وَلَا نَقَصَ شَهْرُ رَمَضَانَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا وَّلَیْلَةً۔ امام جعفر صادقؒ سے کسی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے رمضان کے ۲۹ روزے رکھے فرمایا وہ جھوٹے ہیں آنحضرتؐ نے وفات تک تیس روزوں سے کم نہیں رکھے اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کئے رمضان کا مہینہ تیس دن رات سے کم نہیں ہوا۔

مترجم: کہتا ہے یہ امامیہ کی روایت ہے اور شیعہ کے بعض فقہا اسی کے قائل ہیں کہ رمضان کے تیس روزے پورے کرنا چاہئیں اور یہ احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جن میں یہ حکم ہے کہ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور مشاہدہ کے بھی خلاف ہے رمضان کا مہینہ کبھی ۲۹ یوم کا ہوتا ہے کبھی ۳۰ یوم کا جیسے اور مہینے۔ اور مجھ کو تو یقین نہیں کہ امام جعفر صادقؒ نے ایسا فرمایا ہو جو مشاہدہ کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْئًا۔ اگر فرض میں سے کچھ کم کر دیا ہو (کوئی نماز چھوڑ دی ہو یا پوری طرح تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہ کی ہو)۔

نَقْضٌ۔ توڑنا، گرانا، کھولنا، بگاڑنا، آواز کرنا۔

تَنْقِیْضٌ۔ نرگھوڑے کو بغیر نعوظ کے باہر لانا۔

مُنَاقَضَةٌ۔ مخالف ہونا۔

اِنْقَاضٌ۔ آواز کرنا، توڑنا، بھاری کرنا (بعضوں نے کہا اِنْقَاض جاندار کی آواز اور نَقْض بے جان کی مثلاً زین کی یا جوتے کی)۔

اِنْتِقَاضٌ۔ انگلیاں چٹخانا، زبان تالو میں چپکا کر پکارنا، ٹوٹنا۔

تَنَقُّضٌ۔ ٹپکنا، بہنا۔

تَنَاقُضٌ۔ ایک دوسرے نقیض (مخالف) ہونا توڑ ڈالنا، فسخ کر ڈالنا۔

اِنْقَاضٌ۔ پھٹ جانا۔

اِنَّهٗ سَمِعَ نَقِیْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ۔ آپ نے اوپر سے ایک آواز سنی۔

وَلَقَدْ تَنَقَّضَتِ الْغُرْفَةُ۔ بالاخانہ پھٹ گیا ٹوٹ گیا (اس کی آواز آئی)۔

فَاَنْقَضَ بِهٖ دُرَیْدٌ۔ درید نے زبان کو منہ میں پھرا کر آواز نکالی (خطابی نے کہا تالی بجائی)۔

فَنَاقَضَنِیْ وَ نَاقَضْتُهٗ۔ وہ میری بات کاٹتا تھا میں اس کی بات کاٹتا تھا۔

نَاقَضَ اِثْنَا عَشَرَ شَاعِرًا۔ بارہ شاعروں سے مناقضہ کیا ان کے خلاف شعر کہے۔

نَقْضُ الْوِتْرِ۔ وتر توڑ ڈالنا ایک رکعت اور پڑھ کر اس کو نفل کر لینا پھر نفل پڑھ کر (یعنی تہجد کی نماز) وتر دوبارہ پڑھنا۔

هَلْ یَنْقُضُ الْوِتْرَ۔ کیا وتر کو توڑ سکتا ہے۔

اُنْقُضِیْ رَاْسَكِ۔ اپنا سر کھول ڈال۔

ثُمَّ لَمْ یَنْقُضْهَا عُمْرَةً۔ حج کو فسخ کر کے عمرہ نہیں بنایا۔

اُنْقُضِیْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِیْ۔ سر کھول ڈال کنگھی کر لے (یعنی احرام کے غسل کے لئے جو سنت ہے تو فرض غسل کے لئے یعنی حیض کے غسل کے لئے بہ طریق اولیٰ جائز ہوگا اس لئے ترجمۂ باب کی مطابقت ہو گئی)۔

نَقْضُ شَعْرِ الْمَرْاَةِ۔ عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا (تا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچے اور بال صاف ہو جائیں)۔

وَلَمْ یَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔ عمامہ نہیں توڑا (کھولا نہیں بلکہ

اس کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر مسح کر لیا)۔
اَمَرُ نَقْضٍ بِمَا كَانُوْا يُنْهَوْنَ عَنْهُ۔ جس بات سے ان کو منع کیا جاتا تھا اس کو توڑنا (پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا منع کر دیا تھا۔ پھر حکم دیا کہ رکھ سکتے ہو)۔
فَيَدْخُلُ فَيَنْتَقِضُ۔ اندر جا کر اپنی حاجت پوری کرے (یعنی استنجا کرے)۔
اِنْقَضَّ الْبَارِحَةَ۔ شب گزشتہ کو گر پڑا۔
نِقْضٌ۔ دبلا اونٹ جو سفر کرتے کرتے تھک گیا ہو۔
لَايُنْقِضُ الرَّجُلُ اَصَابِعَهُ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں انگلیاں نہ توڑے (ان کو چٹخائے نہیں)۔
وَيُقَوَّمُ النُّقَضُ وَالْاَبْوَابُ۔ مکان کا عملہ جو توڑا گیا ہو اور دروازے ان کی قیمت لگائی جائے گی۔
نَقْطٌ۔ نقطے لگانا، ٹپکنا۔
تَنْقِيطٌ۔ نقطے لگانا۔
نُقْطَه۔ چڑھاوا جو دولہا دولہن کو بھیجتا ہے۔
تَنَقُّطٌ۔ تھوڑا تھوڑا حاصل کرنا۔
فَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ نُقْطَةٍ۔ ایک نقطہ کا بھی اختلاف نہیں ہوا (یعنی کسی امر میں اختلاف نہیں ہوا)۔
ذُو النُّقْطَتَيْنِ۔ دو ٹیکے (دھبے) والا۔
نُقْطَةُ دَائِرَاتِهَا۔ دائروں کا مرکز۔
وَلَا اَتَوْا بِنُقْطَةٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ۔ تھوڑا پانی بھی نہیں لائے۔
خُذْ كَحُلْيَةٍ مُّنَطَّقَةٍ۔ ٹیکے دار زیور کی طرح چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے۔
نِقَاطٌ۔ نقطہ کی جمع ہے۔
نَقْعٌ۔ آواز بلند کرنا، پھاڑنا، مار ڈالنا، بہت ہونا، گالی دینا، شفا پانا، تصدیق نہ کرنا، جمع ہونا (جیسے نُقُوْعٌ ہے)۔
اِنْقَاعٌ۔ بھگونا، سیراب کرنا، زرد ہو جانا، بدل جانا، پوشیدہ کرنا۔
اِسْتِنْقَاعٌ۔ بلند ہونا، بدل جانا، زرد ہو جانا، جمع ہونا۔
نَهٰى اَنْ يُّمْنَعَ نَقْعُ الْبِئْرِ۔ کنویں کا پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس کو روکنا نہ چاہئے کسی کو پینے یا پلانے سے نہ روکے۔

لَايُبَاعُ نَقْعُ الْبِئْرِ وَلَا رَهْوُ الْمَاءِ۔ کنویں کا پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس کو بیچنا نہیں چاہئے اسی طرح تھما ہوا پانی (تالاب یا کنٹے کا)۔
لَايَقْعُدُ اَحَدُكُمْ فِيْ طَرِيْقٍ اَوْ نَقْعِ مَاءٍ۔ کوئی تم میں سے راستے میں یا جہاں پانی جمع ہو پاخانہ نہ کرے۔
اِنَّ عُمَرَ حَمٰى غَرْزَ النَّقِيْعِ۔ حضرت عمرؓ نے غرز النقیع کو محفوظ کر دیا (وہاں مجاہدین کے سوا اور کسی کے جانور نہ چرنے پائیں۔ غرز النقیع ایک موضع تھا مدینہ کے قریب)۔
اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَقِيْعِ الْخَضِمَاتِ۔ پہلا جمعہ جو مدینہ میں پڑھا گیا وہ نقیع الخضمات میں تھا (جو ایک مقام کا نام ہے)۔
اِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ۔ جب مسلمان کی سانس منہ میں رک جاتی ہے تو موت کا فرشتہ آتا ہے (وہ نکلنا چاہتی ہے یعنی دم توڑتا)۔
يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اِنَّكُمْ شَرَّابُوْنَ عَلَيَّ بِاَنْقُعٍ۔ (حجاج نے کہا) اے عراق والو! تم کنٹوں (تالابوں) میں آ کر میرے پاس پانی پینے والے ہو (یعنی مجھ سے ڈر کر احتیاط سے رہو۔ ہوشیار پرندے کا قاعدہ ہے کہ جہاں لوگ چلتے رہتے ہیں وہاں پانی پینے نہیں آتا کھڈوں اور کنٹوں سے پی لیتا ہے)۔
اِنَّهُ لَشَرَّابٌ بِاَنْقُعٍ۔ وہ تو کنٹوں (جوہڑوں) سے پانی پینے والا ہے (یعنی حدیث کے حاصل کرنے کے لیے دور دور گئے ہیں)۔
رَاَيْتُ الْبَلَايَا تَحْمِلُ الْمَنَايَا نَوَاضِحُ يَثْرِبَ تَحْمِلُ السَّمَّ النَّاقِعَ۔ میں نے دیکھا اونٹنیاں موتوں کو لادے ہوئے لا رہی ہیں مدینہ کے اونٹ زہر ہلاہل اٹھا کر لا رہے ہیں (مطلب یہ ہے کہ مسلمان لڑنے کے لئے جان بکف آ رہے ہیں)۔
اَلْكَرْمُ يَتَّخِذُوْنَهُ زَبِيْبًا يَنْقَعُوْنَهُ۔ انگور کو سکھا کر پانی میں بھگو دیتے ہیں۔
نَقُوْعٌ۔ وہ شربت جو رات کو بھگویا جائے صبح کو پینے کے لئے یا دن کو تیار کیا جائے رات کو پینے کے لئے۔
نَقِيْعٌ۔ وہ شراب جو انگور وغیرہ سے بنائی جائے صرف پانی

میں بھگو کر اور آگ میں نہ پکائی جائے۔

اَنْقَعَ الزَّبِیْبَ فِی الْخَابِیَةِ یا نَقَعَهٗ۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی انگور کو مٹکے میں بھگو دیا۔

وَکَانَ عَطَاءٌ یَسْتَنْقِعُ فِیْ حِیَاضِ عَرَفَةَ۔ عطاءؒ عرفات کے حوضوں میں پانی بھر دیتے (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)۔

مَا عَلَیْهِنَّ اَنْ یَّسْفِکْنَ بِدُمُوْعِهِنَّ عَلٰی اَبِیْ سُلَیْمَانَ مَالَمْ یَکُنْ نَقْعٌ وَّلَا لَقْلَقَةٌ۔ اگر خالد بن ولید کی عورتیں اپنے آنسوان پر بہائیں تو کچھ قباحت نہیں (یعنی آہستہ روئیں) جب تک چیخنا یا سروں پر خاک اوڑانا اور چلانا نہ ہو یا کپڑے پھاڑنا اور چلانا نہ ہو (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا)۔

فَاسْتَقْبَلُوْهُ فِی الطَّرِیْقِ مُنْتَقِعًا لَوْنُهٗ۔ راستہ میں ان کو آنحضرتؐ ملے آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

فَانْتُقِعَ لَوْنُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ۔ ایک گھڑی تک آنحضرتؐ کا رنگ بدل گیا پھر آپ کی حالت بدستور ہو گئی۔

وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ۔ آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

اَلنَّقِیْعَةُ۔ وہ کھانا جو سفر سے لوٹ کر آنے والا یا سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

کَاَنَّ مَاءَ هَا نُقَّاعٌ۔ اس کا پانی گویا مہندی کا پانی تھا۔

اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمُ الْحُمّٰی فَاِنَّ الْحُمّٰی قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْیَسْتَنْقِعْ فِیْ نَهْرٍ جَارٍ وَلْیَسْتَقْبِلْ جَرْیَتَهٗ فَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (اخیر تک) جب تم میں سے کسی کو بخار آئے (یعنی صفراوی بخار جو حرارت کی شدت سے ہو) کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو پانی سے بجھائے ایسا کرے کہ بہتی نہر میں اپنے آپ کو ڈالے اور بہاؤ کی طرف منہ کرے اور کہے بسم الله اللّٰهم اشف عبدك وصدق رسولك صبح کی نماز کے بعد یہ کرے، سورج نکلنے سے پہلے پھر تین غوطے اس میں لگائے تین دن تک یہی کرتا رہے اگر تین دن میں اچھا نہ ہو تو پانچ دن تک کرے۔

نَقْعٌ۔ غبار اور گرد کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع نِقَاعٌ ہے)۔

شَارِبُ الْخَمْرِ لَایَنْقَعُ۔ شراب پینے والا پانی سے سیراب نہیں ہوتا۔

لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا جُرْعَةٌ کَجُرْعَةِ الْاِنَاءِ لَوْ تَمَزَّهَا الصَّدْیَانُ لَمْ تَنْقَعْ غُلَّتَهٗ۔ دنیا میں سے ایک گھونٹ رہ گیا ہے اگر پیاسا شخص اس کو چوس کر پی لے تو بھی اس کی پیاس نہ بجھے (سیراب نہ ہو)۔

اَنْقَعَنِی الْمَاءُ۔ مجھ کو پانی نے سیر کر دیا۔

اِسْتَنْقَعْتُ فِی الْغَدِیْرِ۔ میں گڈھے میں اترا اور غسل کیا۔

نَقْفٌ۔ توڑنا، مارنا، سوراخ کرنا، صاف کرنا، ملانا، انگلی سے مارنا یا انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا۔

مُنَاقَفَةٌ۔ تلوار سر پر مارنا ایک دوسرے کو۔

اِنْقَافٌ۔ توڑنا، انڈے دینا، ہڈی دینا، مغز نکالنے کے لئے۔

تَنَاقُفٌ بمعنی مُنَاقَفَةٌ ہے۔

اِنْتِقَافٌ۔ نکالنا، توڑنا۔

وَاعْدُدْ اِثْنَیْ عَشَرَ مِنْ بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُوَیٍّ ثُمَّ یَکُوْنُ النَّقْفُ وَالنِّقَافُ۔ بارہ سردار بنی کعب بن لوی میں سے شمار کر لے اس کے بعد سر توڑ جنگیں ہوں گی (خوب سر پھٹول اور لڑائی ہوگی)۔

اِلَّا الْوِقَافُ ثُمَّ النِّقَافُ ثُمَّ الْاِنْصِرَافُ۔ لڑائی میں پہلے ٹھہرنا ہوتا ہے (دشمن کے مقابل جمنا) پھر تلواروں سے سر توڑنا، پھر لوٹ کر آنا۔

لٰکِنْ غَذَاهَا حَنْظَلٌ نَقِیْفٌ۔ اس کو کھانے کی پکی اندرائن دی گئی (عربوں کی عادت ہے حنظل یعنی اندرائن پر ناخن سے مارتے ہیں اگر اس میں سے آواز نکلے تو سمجھتے ہیں وہ پک گئی تب اس کو توڑ لیتے ہیں۔ نَقِیْفٌ اسی اندرائن کو کہتے ہیں جو اس طرح مار لگا کر توڑی جائے۔

نَاقِفُ حَنْظَلٍ۔ اندرائن توڑنے والا (یعنی آنسو بہانے والا۔ اندرائن کو توڑیں تو اس کی تیزی کے سبب آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں)۔

نَقٌّ۔ چیخنا، شکایت کرنا۔

نَقِيقٌ - چیخ -

يَا ضِفْدَعُ نِقِّي كَمْ تَنِقِّيْنَ - ارے مینڈک! چیخارہ کتنا چیخے گا، کب تک چیخے گا -

وَدَائِسٍ وَّمُنِقٍّ - اور کوٹ کر غلہ نکالنے والا اور آواز کرنے والا (مُنِقٍّ بکسر نون، ابوعبیدہ نے کہا اہل حدیث اس کو یوں ہی روایت کرتے ہیں، مجھ کو اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے - بعض نے کہا یہ نَقِيق سے ماخوذ ہے یعنی آواز کرنے والے چوپائے اس کے پاس بہت ہیں - اونٹ، گائے، بیل، بکری، گدھے وغیرہ اگر بہ فتحہ نون پڑھیں تو مطلب صاف ہے - یعنی غلہ صاف کرنے والا) -

نَقْنَقَةٌ - مینڈک کی آواز دہری مرغی کی آواز انڈا دینے کے وقت اندر گھس جانا یا مہلت کے ساتھ کوئی کام کرنا -

نِقْنِقٌ - شترمرغ (اس کی جمع نَقَانِقُ ہے) -

نَقْلٌ - ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جانا، پیوند لگانا، روایت کرنا، کاپی کرنا، خوب پانی پلانا -

تَنْقِيْلٌ بمعنیٰ نَقْلٌ ہے -

مُنَاقَلَةٌ - ایک دوسرے سے نقل کرنا، جھگڑنا -

اِنْقَالٌ - درست کرنا -

تَنَقُّلٌ - ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا (جیسے اِنْتِقَالٌ ہے) -

كَانَ عَلٰى قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقَلُ - آنحضرتؐ کی قبر شریف پر چھوٹے چھوٹے پتھر رکھے ہوئے تھے -

لَا سَمِيْنٌ فَيُنْتَقَلُ - نہ تو موٹا ہے کہ لوگ اس کو اپنے گھروں کو لے جا کر کھائیں -

اَلْمُنَقِّلَةُ - وہ زخم جو ہڈی کا مقام بدل دے (اپنی جگہ سے سرکا دے) یا جو ہڈی توڑ دے -

وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى اَسْوَدَ - اگرچہ اس کو حکم کرے زرد پہاڑ کے پتھروں کو کالے پہاڑ پر لے جانے کا (یعنی کتنا ہی مشکل کام ہو عورت کو اپنے خاوند کی اطاعت ضروری ہے - عادت یہ ہے کہ زرد پہاڑ کالے پہاڑ سے بہت دور ہوتا ہے) -

اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَنْقُلُ فِي الرَّحِمِ - (جھوٹی قسم کھانے سے ملک اجاڑ ہو جاتا ہے یعنی عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں اولاد نہیں ہوتی تو) جھوٹی قسم کا اثر عورتوں کے رحم تک پہنچتا ہے -

مَنْقَلٌ - پرانا موزہ یا جوتا -

نَقْمٌ - عذاب کرنا، حکم کرنا، انکار کرنا، عیب کرنا، ناپسند کرنا، طعنہ مارنا، جلدی سے کھا لینا -

اِنْتِقَامٌ - بدلہ لینا، سزا دینا -

مُنْتَقِمٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی سخت سزا دینے والا کافروں سے بدلہ لینے والا -

مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ مَحَارِمُ اللّٰهِ - آنحضرتؐ نے کبھی اپنے نفس کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیا یا کسی کو سزا نہیں دی مگر جب اللہ تعالیٰ نے جن کو عزت دی ہے ان کی بے عزتی کی جائے یا حرام کاموں کا ارتکاب کیا جائے (مثلاً زنا، چوری، قتل وغیرہ) -

مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ - جمیل کا بیٹا زکوٰۃ کا دینا اسی وجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار کر دیا (تو اس کی تونگری الٹی ناشکری کا باعث ہوئی - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے - ابن جمیل کو زکوٰۃ ناپسند کرنے کا کوئی موجب نہیں البتہ یہ موجب ہو سکتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ نے اس کو مالدار کر دیا - کہتے ہیں یہ ابن جمیل پہلے منافق تھے پھر انھوں نے توبہ کی) -

فَهُوَ كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُّقْتَلْ يَنْتَقِمْ - وہ تو سانپ کی طرح ہے کوئی اس کو مار ڈالے تو اس سے بدلہ لیا جاتا ہے (عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ سانپ کا بدلہ جن لیا کرتے ہیں کبھی اس کا قاتل مر جاتا ہے کبھی دیوانہ ہو جاتا ہے) -

نُقْمٰى - ایک موضع کا نام ہے مدینہ میں -

نَقَهٌ یا نُقُوْهٌ - بیماری سے تندرست ہونا لیکن ناتوانی کے ساتھ 'نقاہت میں مبتلا ہونا' سمجھنا -

اِنْقَاهٌ - تندرست کرنا، سمجھانا -

اِسْتِنْقَاهٌ - سمجھنا -

اِنْتِقَاهٌ - تسلی پانا -

وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ - حضرت علیؓ آپ کے ساتھ تھے لیکن ابھی بیماری کی ناتوانی ان میں موجود تھی -

يَا عَلِيُّ مَهْ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ - علی تم کھجور بہت نہ کھاؤ تم ابھی ناتوان ہو (پھر چقندر لایا گیا تو آنحضرتؐ نے علی سے فرمایا' ہاں اس میں سے کھاؤ یہ نقیہ آدمی کو نقصان نہیں پہنچاتا) -

فَانْقَهْ اِذًا - جب تو سمجھ لے (عرب لوگ کہتے ہیں: نَقَهْتَ الْحَدِيْثَ - تم بات سمجھے) -

فَانْقَهْ اور فَافْهَمْ اور فَافْقَهْ - سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی سمجھ لے -

نَقْوٌ - مغز نکالنا -

نَقَاوَةٌ اور نَقَاءٌ اور نَقَاءَةٌ اور نُقَاوَةٌ اور نُقَايَةٌ - پاکیزہ ہونا' صاف ہونا' خالص ہونا -

تَنْقِيَةٌ اور اِنْقَاءٌ - صاف کرنا' کچرا نکال ڈالنا' موٹا ہونا' مغز دار ہونا -

تَنَقِّيْ اور اِنْتِقَاءٌ - اختیار کرنا -

اِسْتِنْقَاءٌ - بدن کی صفائی خوب کرنا -

نَقَاوَةٌ اور نُقَاوَةٌ - خلاصہ -

لَاسَمِيْنٌ فَيُنْتَقٰى - نہ تو موٹا ہے کہ اس میں سے مغز نکالا جائے -

نِقْيٌ - مغز (عرب لوگ کہتے ہیں نَقَيْتُ الْعَظْمَ يَانَقَوْتُهٗ يَا اِنْتَقَيْتُهٗ میں نے ہڈی میں سے مغز نکالا) -

لَاتُجْزِی فِی الْاَضَاحِی الْكَسِيْرُ الَّتِیْ لَاتُنْقِیْ - قربانی میں پاؤں ٹوٹا جانور جس میں مغز نہ رہا ہو جائز نہیں -

نَقَتْ لَهٗ مُخَّهَا - دنیا نے اپنا مغز نکال کر حضرت عمرؓ کو دے دیا (آپ کے عہد میں بڑی فتوحات ہوئیں مسلمانوں کے پاس مال روپیہ بہت آیا -)

فَغَبَطَ مِنْهَا شَاةً فَاِذَا هِیَ لَاتُنْقِیْ - ایک بکری کو اس میں سے ٹٹولا دیکھا تو اس میں مغز نہیں ہے (بالکل لاغر اور دبلی ہے) -

كَالْكِيْرِ تُنْقِیْ خَبَثَهَا - مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے (مشہور روایت تَنْفِیْ ہے فائے موحدہ سے جو اوپر مذکور ہو چکی تُنَقِّی بھی ہو سکتا ہے تَنْقِيَة سے) -

وَدَابِسٍ وَّمُنَقٍّ - اور روندنے والے اور غلہ صاف کرنے والے (بھوسے اور گھاس سے' ایک روایت میں مُنِقٍّ بہ کسرۂ نون سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا لیکن بہ فتحہ نون زیادہ مناسب ہے کیونکہ دَابِس اور مُنَقِّی دونوں غلہ سے متعلق ہیں) -

خَلَقَ اللّٰهُ جُؤجُؤَ اٰدَمَ مِنْ نَقَاضَرِيَّةٍ - اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کا سینہ ضریہ کی ریتی سے بنایا (ضریہ ایک موضع کا نام ہے جو ضریہ بنت ربیعہ بن نزار کی طرف منسوب ہے - بعض نے کہا ایک کنواں تھا) -

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ - قیامت کے دن لوگ ایک سفید ہموار زمین پر حشر کئے جائیں گے جو میدے کی روٹی کی طرح ہوگی -

هَلْ رَاَيْتُمُ النَّقِيَّ - کیا تم نے میدہ دیکھا ہے -

مَا رَاٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ اِنْبَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهٗ - آنحضرتؐ کو جب سے اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا وفات تک کبھی میدہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا (آپ ہمیشہ بے چھنے آٹے کی گیہوں یا جو کی روٹی کھاتے رہے) -

تَنَقَّهْ وَتَوَقَّهْ - دوست کو چن پھر اس سے بچتا بھی رہ (یعنی اس کو اتنا زور مت دے کہ اگر کل دشمن ہو جائے تو تجھ پر غالب آئے یا اس سے اپنے راز مت بیان کر ایسا نہ ہو دشمن ہو جائے اور تیرے راز کھول دے - بعض نے تَبَقَّهْ بائے موحدہ سے روایت کیا ہے یعنی مال و دولت کو محفوظ رکھ اور اسراف و فضول خرچی مت کر اور آفتوں سے بچا رہ یعنی حرام ذریعوں سے مال مت کما وہ ایک نہ ایک دن آفت لائے گا) -

وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ - سورج صاف چمک دار روشن تھا (زرد نہیں ہوا تھا) -

وَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ - اس میں سے کچھ زمین پاکیزہ تھی (ایک روایت میں ثغبۃ اس کا ذکر کتاب الثاء میں گزر چکا) -

وَامْسَحِ الْيَدَ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ اَنْقٰی - ہاتھ کو مٹی سے رگڑ لے یعنی آبدست کے بعد تا کہ خوب صاف ہو جائے -

اَنْقٰی لِثَوْبِكَ - تیرے کپڑے کو خوب صاف کرے گا -

حَتّٰی اِذَا نُقُّوْا - جب صاف پاک کئے گئے -

كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ - جیسے سفید کپڑا پاک صاف کیا جاتا ہے (اس کی صفائی بہت توجہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ سفید ہے اب اس کی صفائی کے لئے پوری توجہ درکار ہوگی - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے سفید کپڑا دھویا ہوا میل کچیل سے صاف ہوتا ہے) -

اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا النِّقْيَ - جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو قبل اس کے کہ جانور کا مغز گل جائے وہاں سے پار ہو جاؤ (جلدی سے نکل جاؤ سرسبز ملک میں چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہاں زیادہ رہنے سے جانور دبلا ہو جائے اس کی ہڈی میں مغز نہ رہے) -

فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا - اس کا مغز باقی رکھ کر جلد پار ہو جاؤ -

نَقَاوَةُ الثَّوْبِ - کپڑے کی نظافت (اور نُقَاوَة عمدہ اور بہتر) -

اَتَرَوْنَهَا لِلْمُنَقِّيْنَ - کیا تم اس کی صفائی کرنے والوں کے لئے دکھائے جاتے ہو (مشہور روایت اَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ ہے یعنی تم اس کو پرہیزگاروں کے لئے سمجھتے ہو) -

نَقًا - ریت کا ایک قطعہ (اس کا تثنیہ نَقَوَانِ اور نَقَيَانِ اور جمع اَنْقَاءٌ اور نُقِيٌّ ہے) -

تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشْرَةَ - ہر بال کے تلے جنابت کا اثر پہنچتا ہے تو بالوں کو دھوؤ اور بدن کو صاف کرو -

رُبَّمَا اُمِرْتُ بِالنِّقْيِ بُنَّتْ بِالزَّيْتِ فَاتَدَلَّكُ بِهٖ - کبھی مجھ کو یہ حکم ہوا کہ ہڈی کا مغز روغن زیتون میں تر کر کے ملوں -

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّقِيَّ النَّقِيَّ - اللہ تعالیٰ پرہیزگار صاف دل بندے کو دوست رکھتا ہے (تَقِیْ جس کے ظاہری اخلاق درست ہوں اور نَقِیْ جس کے باطنی خصائل اچھے ہوں) -

نَقِيْ - امام علی بن محمد ہادی کا لقب ہے -

وَقَرَّبَ قَابِيْلُ مِنْ زَرْعِهٖ مَالَمْ يُنَقَّ - قابیل نے اپنے کھیت میں سے ایسا غلہ پیش کیا جو صاف بھی نہیں کیا گیا تھا (کہتے ہیں ایک سڑی سوکھی بالی گیہوں کی لا کر رکھی اس کی نیاز قبول نہیں ہوئی) -

بابُ النّون مع الكاف

نَكْأٌ - پھوڑا اچھا ہونے سے پہلے اس کو چھیل ڈالنا' اس کا تر ہو جانا' قتل کرنا' زخمی کرنا' ادا کر دینا -

اِنْتِكَاءٌ - لینا' قبضہ کرنا -

اَوْيَنْكِيُ لَكَ عَدُوًّا - یا تیرے کسی دشمن کو قتل یا زخمی کرتا ہے -

وَلَا نَكَأْلَكَ عَدُوًّا - تیرے کسی دشمن کو نہیں مارا -

لَاشَيْءَ اَنْكٰى لِاِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ مِنْ زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ - ابلیس اور اس کے فوج والوں کو کوئی چیز اتنا رنج نہیں دیتی جتنا بھائی مسلمانوں کی ملاقات (ان سے ربط ضبط رکھنا آپس میں ملاپ اور محبت اور ارتباط ایک دوسرے کے پاس آنا جانا) -

اَلْمُؤْمِنُ لَايَنْكِيُ الطَّمَعُ قَلْبَهٗ - مسلمان کے دل کو طمع زخمی نہیں کرتی (طمع وہ کرتا ہی نہیں تو اس کے دل کو کیا ستائے گی) -

نَكْبٌ یا نَكَبٌ یا نُكُوْبٌ - عدول کرنا' پھینک دینا' بہا دینا' پھیلا دینا' کوئی آفت لانا' رخ بدلنا -

نِكَابَةٌ اور نُكُوْبٌ - قوم کا نقیب اور معاون معتمد علیہ ہونا -

نَكَبٌ - لنگڑا ہونا -

مَنْكُوْبٌ - مصیبت زدہ -

تَنْكِيْبٌ - راستہ پھیرنا' علیحدہ ہو جانا' علیحدہ کرنا -

تَنَكُّبٌ - عدول کرنا' جدا ہو جانا' مونڈھا دکھلانا' مونڈھے پر ڈالنا -

فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ - آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اس کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے (پروردگار کی طرف اشارہ کرتے تھے) اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے (اللہ کو گواہ کرتے تھے کہ میں نے تیرا حکم ان لوگوں کو پہنچا دیا - عرب لوگ کہتے ہیں تَنَكَّبْتُ الْاِنَاءَ اور نَكَّبْتُهٗ جب برتن کو جھکائے اس کو اوندھا

دے)-

اِنِّیْ نَکَبْتُ قَرَنِیْ - میں نے تیروں کے سینگ (ترکش) کو (تیر دان کو) جھکا دیا-

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ نَکَبَ کِنَانَتَہٗ فَعَجَمَ عِیْدَانَھَا (حجاج نے کہا) امیر المومنین یعنی عبدالملک بن مروان نے اپنے تیر دان کو اوندھایا اور ہر ایک لکڑی کو آزمایا (اور پھر جو تیر سب سے زیادہ کارگر تھا وہ تمہاری طرف بھیجا یعنی مجھے والی عراق بنایا)-

نَکِّبُوْا عَنِ الطَّعَامِ - جو جانور کھانے کے لئے تیار کئے جائیں ان سے پرہیز کرو علیحدہ رہو ان کو زکوٰۃ میں نہ لو (مثلاً دانہ خوری کا جانور جو کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے یا دودھ والا جانور)-

نَکِّبْ عَنْ ذَاتِ الدَّرِّ - دودھ والے جانور سے الگ رہ (اس کو زکوٰۃ میں نہ لے)-

تَنَکَّبْ عَنْ وَّجْھِیْ - (آنحضرتؐ نے وحشی سے فرمایا جب امیر حمزہؓ کے قتل کا واقعہ اس سے سن لیا) میرے سامنے نہ آ مجھ سے علیحدہ رہ (کیونکہ اس کو دیکھ کر آپ کو اپنے چچا کی یاد آتی تھی اور رنج تازہ ہوتا تھا)-

نَکِّبْ عَنَّا اِبْنَ اُمِّ عَبْدٍ - عبداللہ بن مسعودؓ کو ہمارے سامنے سے ہٹاؤ (ان کو ہم سے دور ہی رکھئے ہمارے گھروں کے پاس انھیں قطعۂ زمین نہ دیجئے)-

وَقَدْ نُکِبَ بِالْحَرَّۃِ - (مکہ میں جو ناتوان مسلمان رہ گئے تھے ان کو ولید بن مغیرہ لے کر آیا) اور مدینہ کے پتھریلے میدان میں اس کا پاؤں زخمی ہو گیا - وہ تین دن تک پاؤں پاؤں چلا-

نَکْبَۃٌ - مصیبت، دکھ، درد، رنج-

اِنَّہٗ نُکِبَتْ اِصْبَعُہٗ - ان کی انگلی کو صدمہ پہنچا-

اِذَا خَطَبَ بِالْمُصَلّٰی تَنَکَّبَ عَلٰی قَوْسٍ اَوْعَصًا - جب آپ عیدگاہ میں خطبہ سناتے تو کمان یا عصا پر ٹیکا دیتے-

اِنْتَکَبَھَا - اس کو کندھے پر لٹکایا-

خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوۃِ - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز میں کندھا نرم رکھیں (چپکے کھڑے ہوں، کندھے نہ ہلائیں یا کسی کو صف میں شریک ہونے سے نہ روکیں، حتی المقدور ان کو جگہ دیں یا کوئی ان کو آگے یا پیچھے سرکانا چاہے تو سرک جائیں)-

حَذَاءَ مَنْکِبَیْہِ - دونوں کندھوں کے برابر-

کَانَ یَتَوَسَّطُ الْعُرَفَاءَ الْمَنَاکِبَ - وہ سرداروں اور نقیبوں کے درمیان رہتے سہتے ہیں (مَنَاکِبُ عرفاء سے کم درجہ ہوتے ہیں - بعض نے کہا وہ عرفاء کے سردار ہوتے ہیں - بعضوں نے کہا مددگار)-

مَنَاکِبُ - پہاڑ اور راستے-

مَنْ جُرِحَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْنُکِبَ نَکْبَۃً - جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو یا کوئی صدمہ اٹھائے-

مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اَھْلَنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَتَنَکَّبِ الْفِتَنَ - جو شخص ہم اہل بیت کو قرآن سے نہ پہچانے وہ فتنوں سے رہائی نہیں پائے گا-

اَلْمُحْرِمُ یَتَنَکَّبُ عَنِ الْجَرَادِ اِذَا کَانَ عَلَی الطَّرِیْقِ - احرام والا شخص جب راستے میں ہو تو ٹڈی سے علیحدہ رہے (اس کا شکار نہ کرے)-

مَامِنْ نَکْبَۃٍ تُصِیْبُ الْاِنْسَانَ اِلَّا بِذَنْبٍ - آدمی پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کے گناہ کی وجہ سے (تو مسلمان کے لئے ہر مصیبت اور تکلیف کفارۂ ذنوب ہے)-

مَاکَانَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ قُرْحَۃٌ وَّلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا وَضَعَ الْحِنَّاءَ عَلَیْہِ - آنحضرتؐ کو جب کوئی زخم لگتا یا صدمہ پہنچتا تو آپ اس پر مہندی کا لیپ کرتے-

اَلْعُذْرَۃُ تَذْھَبُ بِالنَّکْبَۃِ - کنواری سے شادی کرنا تکلیف کو دور کر دیتا ہے (محتاجی کو)-

نَکْتٌ - زمین پر مارنا کھودنا (فکر کے وقت ایسا کرتے ہیں) سر پڑ الٹنا، دور ہو جانا، اوندھانا-

تَنْکِیْتٌ - پختگی شروع ہونا، عیب کرنا-

اِنْتِکَاتٌ - گر پڑنا-

نُکْتَہ - سیاہ ٹیکہ (دھبہ) سفید زمین میں یا سفید ٹیکہ سیاہ

زمین میں (اس کی جمع نُکَتٌ اور نِکَاتٌ اور نُکَاتٌ آئی ہے)۔

نَکَّاتٌ - بڑا طعنہ مارنے والا۔

بَیْنَا ھُوَ یَنْکُتُ اِذَا انْتَبَہَ - ایک بار آپ سوچ میں تھے اتنے میں ہوشیار ہوئے (اصل میں نَکْتٌ کہتے ہیں عصا کی نوک زمین پر مارنا - یہ فکر کے وقت عرب لوگ کیا کرتے ہیں)۔

فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِقَضِیْبٍ - ایک چھڑی کو زمین پر مارنا شروع کیا۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ یَنْکُتُوْنَ بِالْحَصَا - میں مسجد میں گیا دیکھا تو لوگ کنکریاں زمین پر مار رہے ہیں۔

ثُمَّ لَاَنْکُتَنَّ بِکَ الْاَرْضَ - اب میں تجھ کو زمین پر سر کے بل گراؤں گا۔

اِنَّہٗ ذَرَقَ عَلٰی رَأْسِہٖ عُصْفُوْرٌ فَنَکَتَہٗ بِیَدِہٖ - ایک پرندے نے عبداللہ بن مسعودؓ کے سر پر بیٹ کر دی انھوں نے اس کو ہاتھ سے گرا دیا۔

فَاِذَا فِیْھَا نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ - دیکھا تو اس میں ایک کالا ٹپکا (داغ) ہے۔

فَجَعَلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ - امام حسینؓ کا سر مبارک ایک طشت میں رکھا گیا اور عبیداللہ بن زیاد ایک چھڑی سے اس کو مارنے لگا۔

وَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِہٖ - چھڑی سے زمین پر مارنا شروع کیا۔

کَانَتْ نُکْتَۃً سَوْدَاءَ فِیْ قَلْبِہٖ - وہ گناہ اس کے دل میں ایک کالا نکتہ ہو جاتا ہے۔

جُعِلَتْ نُکْتَۃٌ فِیْ قَلْبِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ - اس کے دل میں ایک نکتہ ہو جائے گا قیامت تک (اس کا اثر دل پر باقی رہے گا)۔

فَبَادَرْتُ اِلٰی نُکَتٍ - میں نکتوں کی طرف دوڑا - (یعنی کلام کی باریکیوں کی طرف)۔

وَیَنْکُتُھَا اِلَی النَّاسِ - لوگوں کی طرف انگلی کو پلٹتے تھے (صحیح یَنْکُبُھَا ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر گزرا)۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا نَکَتَ فِیْ قَلْبِہٖ نُکْتَۃً مِنْ نُوْرٍ - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں نور کا ایک نکتہ دھر دیتا ہے (پھر یہ نکتہ بڑھتے بڑھتے سارے دل کو منور کر دیتا ہے)۔

مِنْ جُمْلَۃِ عُلُوْمِھِمْ نَکْتٌ فِی الْقُلُوْبِ وَنَقْرٌ فِی الْاَسْمَاعِ - اہل بیت کے علموں میں دلوں میں الہام ہونا ہے اور فرشتے کا سنانا۔

اِرْعَوْا قُلُوْبَکُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاحْذَرُوا النَّکْتَ - اللہ تعالیٰ کی یاد سے دلوں کی محافظت کرو اور دل میں ایسی بات آنے سے جو اللہ کو پسند ہو پرہیز کرو یعنی اگر ایسا وسوسہ آئے تو اللہ کی یاد کر کے اس کو رفع کرو - دیکھو دل پر اکثر ایسے موقعے آتے ہیں کہ نہ اس میں ایمان ہوتا ہے نہ کفر ایک پرانے چیتھڑے کی طرح یا گلی ہوئی ہڈی کی طرح اس کا حال ہوتا ہے کیا ابو اسامہ تو نے اپنے دل کا امتحان نہیں کیا بعض وقت نہ خیر کا خیال ہوتا ہے نہ شر کا یہ بھی نہیں جانتا کہ کہاں ہے ابو اسامہ نے کہا ہاں میرا حال تو ایسا ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کا بھی ہوتا ہے - امام صاحب نے فرمایا جب ایسا حال ہو تو اللہ تعالیٰ کی یاد کر - کذا فی مجمع البحرین)۔

نَکْثٌ - توڑنا۔

تَنَاکُثٌ - ایک دوسرے سے عہد شکنی کرنا۔

اِنْتِکَاثٌ - ٹوٹ جانا۔

نَکِیْثَۃٌ - وعدہ خلافی یا انتہائی کوشش۔

اُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاکِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ وَالْمَارِقِیْنَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو حکم دیا گیا بیعت توڑنے والوں سے (یعنی اصحاب جمل سے) اور بغاوت کرنے والوں سے (یعنی اہل شام سے) اور دین سے باہر نکل جانے والوں سے (یعنی خارجیوں سے) لڑنے کا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَاْخُذُ النِّکْثَ وَالنَّوٰی مِنَ الطَّرِیْقِ فَاِنْ مَرَّ بِدَارِ قَوْمٍ رَمٰی بِھِمَا فِیْہِ وَقَالَ اِنْتَفِعُوْا بِھٰذَا - حضرت عمرؓ راستے سے پرانا دھاگہ (یا اون) اور کھجور کی گٹھلی چن لیتے اور کسی گھر پر گزرتے تو دونوں کو اس میں پھینک دیتے اور فرماتے اس کو کام میں لاؤ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

فَلَمَّا انْتَكَثَ عَلَيْهِ فَتْلُهُ وَ اَجْهَزَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ وَكَبَتْ بِهِ بِطْنَتُهُ فَمَارَا عَنِي اِلَّا وَالنَّاسُ يَنْثَالُوْنَ عَلَيَّ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ كَعُرْفِ الضَّبُعِ - جب حضرت عثمانؓ کا بٹا ہوا دھاگہ ٹوٹ گیا اور ان کے اعمال نے ان کو قتل کرایا اور بیت المال کا روپیہ گرانے نے ان کو اوندھا گرایا تو میں دفعتاً اس سے خوف زدہ ہوا کہ لوگ ہر طرف سے ایک کے پیچھے ایک میرے پاس بجو کی گردن کے بالوں کی طرح آ رہے ہیں (بجو کی گردن پر بہت بال ہوتے ہیں جن کو وہ کھڑا رکھتا ہے- آدمیوں کو ان سے تشبیہہ دی)-

نَكْحٌ- جماع کرنا (جیسے نکاح) یا شادی کرنا' مل جانا' غالب ہونا-

اِنْكَاحٌ- نکاح کر دینا-

تَنَاكُحٌ- ایک دوسرے کے یہاں شادی کرنا-

اِسْتِنْكَاحٌ بمعنی نِكَاحٌ ہے-

اِنْطَلَقْتُ اِلٰى اُخْتٍ لِّيْ نَاكِحٍ فِيْ بَنِيْ شَيْبَانَ- بنی شیبان میں میری ایک شادی شادہ بہن تھی میں اس کے پاس گیا-

مَا اَنْتَ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ- تو اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کی عدت نہ گزر جائے-

لَسْتُ بِنُكَحٍ طُلَقَةٍ- (معاویہ نے کہا) میں ایسا آدمی نہیں ہوں جو نکاح بہت کرتا ہے اور طلاق بہت دیتا ہے (یہ در پردہ طعن ہے حضرت حسن بن علی پر)-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمَالِهَا- عورت سے مال دار ہونے کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں (اور حسب' نسب' جمال' دین داری کے درجہ سے تو دین داری کو سب پر مقدم رکھ)-

اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ- سب کام کرو صرف جماع نہ کرو (یعنی حائضہ سے)-

وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ- ہم شادی کے قابل ہو گئے تھے (جوان ہو گئے تھے) مجمع البحار میں ہے کہ صحابہ نکاح بہت کرتے- حضرت فاطمہ کے انتقال کے سات روز بعد حضرت علی نے دوسرا نکاح کیا- آپ کی چار بیویاں تھیں اور سترہ لونڈیاں- اور حضرت حسنؓ نے تقریباً دو سو عورتوں سے نکاح کیا تھا اور کبھی ایک ہی عقد میں چار عورتیں کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ جماع سے روزے کا افطار کیا کرتے انھوں نے رمضان میں عشاء کی نماز سے پہلے تین لونڈیوں سے صحبت کی- اور اکثر لوگوں نے مجرد رہنا اور مجرد مرنا مکروہ رکھا ہے)-

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ- نکاح کرنا میرا طریق ہے جو کوئی میرے طریق سے نفرت کرے (مجرد رہنا اچھا سمجھے) وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا-

اِنَّ الْمُحْرِمَ لَايَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ- احرام والا شخص نہ اپنا نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے-

نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ- آنحضرتؐ نے ام المومنین میمونہؓ سے نکاح کیا اور آپ احرام نہیں باندھے تھے- (دوسری روایت میں ابن عباس سے یہ ہے کہ آپ نے حالت احرام میں نکاح کیا تھا- یعنی صرف زبانی عقد نہ جماع)-

نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ- آپ نے ام المومنین میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح (عقد) کیا (حنفیوں نے اس حدیث کو لیا ہے اور محرم کے لئے عقد کرنا جائز رکھا ہے- وہ کہتے ہیں کہ یہ ابن عباس کی روایت ہے' میمونہؓ ان کی خالہ تھیں' تو وہ اس معاملہ سے زیادہ واقف تھے- اہل حدیث کہتے ہیں کہ پہلی روایت یزید بن اصم کی ہے میمونہؓ ان کی بھی خالہ تھیں- دوسرے خود میمونہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ان سے اس وقت عقد کیا جب آپ احرام نہیں باندھے تھے اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ حالت احرام میں عقد نہ کرے علاوہ اس کے لَايَنْكِحُ الْمُحْرِمُ کی حدیث قولی ہے اور وہ فعلی پر مقدم ہے- واللہ اعلم بالصواب)-

نَكْدٌ- روکنا' نہ دینا-

نَكِدَ- بہت مانگتا ہے اور دیتا کم ہے-

نَكَدٌ- تنگ اور عسرت سے زندگی بسر ہونا' پانی کم ہونا-

تَنْكِيْدٌ- زندگی خراب کرنا-

مُنَاكَدَةٌ اور تَنَاكُدٌ- ایک دوسرے کے ساتھ تنگی سے بسر کرنا-

نَكِدٌ یا نَكَدٌ یا نُكْدٌ- شوم' قلیل الخیر (اس کی اَنْكَادٌ جمع

ہے)۔

وَلَا دَرُّھَا بِمَاکِدٍ اَوْ نَاکِدٍ۔ اس کا دودھ ہمیشہ رہنے والا نہیں' نہ کثرت سے ہے۔

نَاکِدٌ۔ وہ اونٹنی جو کم دودھ دے یا جس کا بچہ مرگیا ہو۔

نَکْرٌ یا نُکُوْرٌ یا نَکِیْرٌ۔ نہ جاننا' جاہل ہونا۔

نَکَارَۃٌ۔ سخت ہونا۔

تَنْکِیْرٌ۔ مجہول کردینا۔

مُنَاکَرَۃٌ۔ جنگ۔

اِنْکَارٌ۔ نہ پہچاننا و قبول نہ کرنا' نہ ماننا' تسلیم نہ کرنا' اقرار نہ کرنا۔

تَنَکُّرٌ۔ بدل جانا' بدخلق ہونا۔

تَنَاکُرٌ۔ ناواقف بننا (جیسے تَجَاھُلٌ ہے)۔

اِنَّ مُحَمَّدًا لَّمْ یُنَاکِرْ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا کَانَتْ مَعَہُ الْاَھْوَالُ۔ آنحضرتؐ نے جس سے جنگ کی اس کے دل پر رعب چھا جاتا تھا۔

مَا کَانَ اَنْکَرَہٗ۔ ابوموسیٰؓ چلتے پرزے تھے (مکر و فریب والے' مگر عمرو بن عاصؓ سے دھوکا کھا گئے)۔

اِنِّیْ لَاَکْرَہُ النَّکَارَۃَ فِی الرَّجُلِ۔ میں آدمی میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ مکار ہو۔

کُنْتَ لِیْ اَشَدَّ نَکِرَۃً۔ آپ مجھ کو بہت مکروہ معلوم ہوتے تھے۔

مُنْکَرٌ۔ ہر فعل خلاف شرع (اس کی ضد معروف ہے)۔

مُنْکَرٌ اور نَکِیْرٌ۔ دو فرشتوں کے نام ہیں جو قبر میں آکر میت سے سوال کرتے ہیں۔ ان کو منکر اور نکیر اس لئے کہتے ہیں کہ مردہ ان کو پہچانتا نہیں نہ ان کی سی صورت اس نے کبھی دیکھی ہوگی۔ بعض نے کہا اولیاء اللہ اور اچھے لوگوں کے پاس جو فرشتے آتے ہیں ان کا نام مبشر اور بشیر ہے)۔

قَدْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ۔ میری بصارت میں فرق ہوگیا ہے (اور میں نماز میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں)۔

لَمَّا حَدَّثَنِی الْحَکَمُ لَمْ اُنْکِرْہُ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمَلِکِ۔ جب حکم نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی تو میں نے اس پر انکار نہیں کیا (اس وجہ سے کہ حکم تدلیس کرتے ہیں اپنے شیخ کو چھپاتے ہیں) کیونکہ عبدالملک کی روایت سے اس کو تقویت ہوگئی۔

قَالَتْ عَائِشَۃُ اَنْکَرْتُ ذٰلِکَ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا (کہ عدت والی عورت کو نہ سکنہ ہے نہ نفقہ (یعنی جس کو اس کا شوہر تین طلاق دے دے)۔

وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَہٗ۔ کس دل نے اس کا رد کیا۔

اِنِّیْ اَنْکَرْتُہٗ۔ میں اس کو عجیب سمجھا (کہ وہ میرا نطفہ ہو' یہ مطلب نہیں ہے کہ میں نے اس کے نسب کی نفی کی ہے)۔

حَتّٰی تَنَکَّرَتْ عَلَیَّ الْاَرْضُ۔ یہاں تک کہ زمین سے بھی مجھ کو وحشت ہوگئی (ہر چیز بدل گئی زمین بھی جو میری جانی پہچانی تھی' اجنبی اور نئی ہوگئی)۔

حَتّٰی تَتَغَیَّرَ اَوْ تَتَنَکَّرَ۔ یہاں تک کہ بدل جائے یا بن جانی پہچانی ہو جائے۔

وَاَشْھَدُ بِہٖ بَعْدَ النَّکِرَۃِ۔ جب لوگوں نے دین کے قواعد اور ارکان کو بدل ڈالا ہے تو میں اصلی قواعد اور ارکان کو ان کے سبب سے پہچانتا ہوں۔

اِنَّھُمْ تَعَاجَلُوْکَ بِالنَّکِرَۃِ۔ (اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو وحی بھیجی کہ میں نے تیرا گناہ بخش دیا اور تیرے گناہ کا وبال بنی اسرائیل پر ڈال دیا۔ تب حضرت داؤدؑ نے عرض کیا۔ پروردگار یہ کیسے ہوگا تو تو ظلم نہیں کرتا۔ ارشاد ہوا) ہاں مگر بنی اسرائیل نے جلدی کرکے تمہارا انکار کیا (تو انکار کی سزا میں اس گناہ کی بھی سزا ان پر ڈالی گئی)۔

تِلْکَ النَّکْرَاءُ تِلْکَ الشَّیْطَنَۃُ۔ حضرت علیؓ نے امیر معاویہ کی کارروائی کی نسبت فرمایا یہ مکاری یہ شیطنت۔

نَکْسٌ۔ الٹنا' سر کے بل اوندھانا' لوٹانا۔

نُکِسَ۔ پھر بیماری لوٹ آئی۔

تَنْکِیْسٌ۔ اوندھانا۔

تَنَکُّسٌ اور اِنْتِکَاسٌ۔ سر کے بل گرنا۔

نُکْسٌ اور نُکَاسٌ۔ بیماری کا پھر لوٹ آنا۔

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَانْتَكَسَ - دنیا کا بندہ ہلاک ہوا اور اوندھا گرا۔

قِيْلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ فُلَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَنْكُوْسًا فَقَالَ ذٰلِكَ مَنْكُوْسُ الْقَلْبِ - ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا - فلاں شخص قرآن کو پھراتا ہے (یعنی آخر سورت سے شروع کے اوّل کی طرف جاتا ہے یا سورۃ الناس سے شروع کر کے سورۂ بقرہ تک جاتا ہے جیسے بچے پڑھتے ہیں) انھوں نے کہا اس کا دل اوندھا ہے۔

لَايُحِبُّنَا ذُوْرَحِمٍ مَّنْكُوْمَةٍ - (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا) ہم سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو اوندھا پڑا کرتا ہے (یعنی مفعول ہے گانڈو)۔

اِذَا نُكِسَ فِي الْخَلْقِ الرَّابِعِ عَتَقَتْ بِهِ الْاَمَةُ وَ انْقَضَتْ بِهِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ - بچہ جب پیدائش کے چوتھے درجہ میں پلٹ جائے (یعنی مضغہ ہو جائے پہلا درجہ مٹی ہے پھر نطفہ پھر خون کی پھٹکی) تو اس کی وجہ سے لونڈی آزاد ہو جائے گی (اپنے مالک کی ام ولد ہو جائے گی۔ اس کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی) اور آزاد عورت کی عدت گزر جائے گی (یہ شعبی کا قول ہے لیکن جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب تک بچہ پیدا ہو کر روئے نہیں اس کا اعتبار نہ ہوگا)۔

فَنَكَسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ - آپ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین پر کٹ کٹ کرنے لگے (جیسے کوئی رنجیدہ اور متفکر ہوتا ہے)۔

فَنَكَّسْتُهَا یا نَكَسْتُهَا - میں نے اس کو اوندھا دیا۔

اِنْكَاسُهَا - اس کا پلٹنا۔

زَالُوْ فَمَا زَالَ اَنْكَاسٌ وَّلَا كُشُفٌ - مہاجرین نے ہجرت کی لیکن بدکاروں اور بھگوڑوں نے ہجرت نہیں کی۔

نَكْشٌ - کنویں میں سے مٹی اور کیچڑ وغیرہ نکال ڈالنا' فنا کرنا' استیصال کرنا' فارغ ہونا' الٹنا' کھودنا۔

عِنْدَهٗ شَجَاعَةٌ مَّاتُنْكَشُ - حضرت علیؓ میں اتنی گہری بہادری ہے کہ نکل نہیں سکتی (اس کی تہہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں هٰذِهٖ بِيْرٌ مَّاتُنْكَشُ - یہ ایسا کنواں ہے جس کا پانی نکال ڈالا نہیں ہو سکتا)۔

نَكْصٌ یا نُكُوْصٌ یا مَنْكَصٌ - لوٹنا۔

تَنْكِيْصٌ - لوٹانا۔

اِنْتِكَاصٌ - ایڑیوں کے بل لوٹنا (یعنی الٹے پاؤں)۔

قَدَّمَ لِلْوَثْبَةِ يَدًا وَاَخَّرَ لِلنُّكُوْصِ رِجْلًا - کودنے کے لئے ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور پیچھے پلٹنے کے لئے ایک پاؤں پیچھے ہٹایا۔

فَمَا فَجِئَهُمْ مِّنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ - ان کو ناگہانی کوئی ڈر اس سے نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ الٹے پاؤں پلٹ رہا تھا۔

يَنْكِصُ - الٹے پاؤں پلٹ رہا ہے (بکسرۂ کاف کذافی المجمع لیکن لغت میں بہ ضمہ کاف مشہور ہے)۔

فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ - حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے (تاکہ قبلہ کی طرف منہ رہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں آگے بڑھ جانے سے یا پیچھے ہٹ آنے سے کوئی خلل نہیں ہوتا بشرطیکہ منہ قبلہ کی طرف رہے۔ نکص باب ضرب اور نصر دونوں سے آیا ہے۔ کذافی المجمع البحار)۔

نَكْفٌ - کنیانا' باز رہنا' عدول کرنا' ختم ہو جانا' اخیر تک پہنچنا۔

مُنَاكَفَةٌ - باری باری بات کرنا (جیسے تَنَاكُفٌ ہے)۔

اِنْكَافٌ - پاکی بیان کرنا۔

اِنْتِكَافٌ بمعنی نَكْفٌ اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانا۔

اِسْتِنْكَافٌ - کنیانا' غرور کرنا' باز رہنا اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنْكَافُ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا' سبحان اللہ کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا - اللہ کی پاکی بیان کرنا ہر عیب اور برائی سے۔

جَعَلَ يَضْرِبُ بِالْمِعْوَلِ حَتّٰى عَرِقَ جَبِيْنُهٗ وَ انْتَكَفَ الْعَرَقَ عَنْ جَبِيْنِهٖ - حضرت علیؓ نے پکاس (کدال) سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کی پیشانی پر پسینہ آ گیا اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا (عرب لوگ کہتے ہیں: نَكَفْتُ

الدَّمْعَ وَانْتَكَفْتُهُ- یعنی میں نے آنسو کو گال پر سے انگلی سے ہٹایا)-

قَدْجَاءَ جَيْشٌ لَايُكَتُّ وَلَا يُنْكَفُ - بے شمار لشکر آ گیا جس کا آخری حصہ ختم ہی نہیں ہوتا یا آخری حصہ تک پہنچ نہیں سکتے-

نَكْلٌ یانُكُوْلٌ- پیچھے ہٹنا' نامرد ہونا' ڈر کر کوئی کام چھوڑ دینا-

نَكْلٌ -عذاب قبول کرنا-

تَنْكِيْلٌ -سزا دے کر دوسروں کو عبرت دلانا-

اِنْكَالٌ -ہٹانا' دفع کرنا-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ النَّكَلَ عَلَى النَّكَلِ - اللہ تعالیٰ ایسے تجربہ کار بہادر سوار کو پسند کرتا ہے جو زور آور' کار آزمودہ گھوڑے پر سوار ہو (یعنی سوار اور گھوڑا دونوں قوی اور طاقت ور تجربہ کار ہوں)-

مُضَرُ صَخْرَةُ اللّٰهِ الَّتِىْ لَاتُنْكَلُ - مضر کے لوگ اللہ تعالیٰ کے ایک بڑے پتھر ہیں جس کو ہٹایا نہیں جاسکتا (جہاں وہ کسی چیز پر قابض ہوئے پھر ان سے چھڑانا ناممکن ہے)-

لَاَنْكُلَنَّهٗ عَنْهُنَّ- میں تو اس کو ان سے روکوں گا-

غَيْرَ نِكْلٍ فِىْ قَدَمٍ -حملہ میں سست اور بزدل نہ ہونے والا-

لَوْتَاَخَّرَ لَزِدْتُّكُمْ - اگر شوال کا چاند ابھی نہ دکھلائی دیتا تو میں اور بڑھاتا (طے کے روزے رکھے جاتا تم کو شرمندہ کرتا کہ تم میری ریجہہ کرتے ہو)-

نِكْلٌ -سخت بیڑی (اَنْكَالٌ جمع ہے)-

يُوْتٰى بِقَوْمٍ فِى النُّكُوْلِ- کچھ لوگ بیڑیاں ڈال کر لائے جائیں گے-

نَكَالٌ -عذاب' سزا' تکلیف-

اَذَقْتُ قُرَيْشًا نَكَالًا- میں نے قریش کو سزا چکھائی- (بدر کے دن خوب مارے گئے قید ہوئے یا قحط اور گرانی کا عذاب ان پر نازل ہوا)-

لِئَلَّايَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ- تاکہ جنگ کے وقت نامردی نہ کریں-

نُكُوْلٌ بِالْيَمِيْنِ -قسم کھانے سے باز رہنا-

نَكْهٌ- ناک سے سانس لینا' منہ کی بو سونگھنا-

نُكِهَ -اس کے منہ کی بو بدل گئی-

وَلَا تُنْكَهُ -تجھ کو ضرر نہ پہنچے-

اِسْتِنْكَاهٌ -منہ کی بو سونگھنا-

نَكْهَةٌ -منہ کی بو-

اِسْتَنْكِهُوْهُ -اس کے منہ کی بو سونگھو (تاکہ معلوم ہو کہ اس نے شراب پی ہے یا نہیں)-

اَخَافُ اَنْ تَنْكِهَ قُلُوْبُكُمْ - میں ڈرتا ہوں کہیں تمہارے دل تکلیف زدہ نہ ہو جائیں (مشہور روایت میں تَنْكِرَ ہے یعنی تمہارے دل اس کا انکار نہ کر بیٹھیں)-

نِكَايَةٌ -زخمی کرنا' مغلوب کرنا' قتل کرنا-

نُنْكِى الْاَعْدَاءَ وَنُكْرِمُ الْاَضْيَافَا- ہم دشمنوں کو پامال اور ہلاک کرتے ہیں مہمانوں کی خاطر اور مدارات کرتے ہیں-

يَنْكِىْ لَكَ عَدُوًّا- تیرے دشمن کو مارتا ہے-

يَنْكَأُ -سزا دیتا ہے-

لَايَنْكِىْ - وہ دشمن کو ہلاک نہیں کرتا (یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا' اور ضرر رکھا ہوا ہے کسی کی آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جائے)-

بابُ النّون مع المیم

نَمْرٌ- چڑھ جانا-

نَمَرٌ -غصہ ہونا' بدخلق ہونا-

تَنْمِيْرٌ اور تَنَمُّرٌ -غصہ ہونا' بدخلق ہونا-

نَمِرٌ- بور بچہ تیندوا' چھوٹے قسم کا شیر جو نہایت شریر اور غصہ دار ہوتا ہے-

نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النِّمَارِ- تیندوے کی کھال پر سوار ہونے سے منع فرمایا (کیونکہ تیندوا زندہ ہاتھ نہیں آتا مرنے کے بعد اس کی کھال لی جاتی ہے بعض نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ درندوں کی کھالوں پر سوار ہونا عجمی لوگوں کی وضع ہے تو ان کی

مشابہت سے منع فرمایا-بعض نے کہا اس وجہ سے کہ ان پر چڑھنے سے کبر اور غرور پیدا ہوتا ہے)-

وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ-(بعض نے کہا صحیح وَلَا النُّمُوْرَ ہے یعنی) ریشمی کپڑا اور کڑھائی دار کملیاں (جس میں رنگ برنگ کے خطوط ہوتے ہیں) مت پہنو-

اُتِیَ بِدَابَّۃٍ سَرْجُھَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّۃَ یَعْنِی الْمِیْثَرَۃَ فَقَالَ الْجَدْیَاتُ نُمُوْرٌ یَعْنِی الْبِدَادَ فَقَالَ اِنَّمَا یُنْھٰی عَنِ الصُّفَّۃِ-ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کا زین پوش بور بچہ (تیندوے) کی کھال کا تھا-انھوں نے وہ اتار ڈالا- لوگوں نے کہا دونوں طرف کی جدیات (کھونٹے) وہ بھی اسی کھال کے ہیں-انھوں نے کہا صرف زین پوش سے ممانعت ہوئی ہے-

لَبِسُوْالَكَ جُلُوْدَ النُّمُوْرِ- انھوں نے تیندووں کی کھالیں تمہارے لئے پہنی ہیں (یعنی تم پر سخت غصہ ہیں)-

فَجَاءَہٗ قَوْمٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ-کچھ لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے جو کڑھائی دار کملوں کی ازاریں پہنے تھے (نہایہ میں ہے کہ جو چادر مخطط یعنی کڑھائی دار ہو عربوں کی ازار اس کو نَمِرہ کہیں گے اور اس کی جمع نمار ہے-گویا اس کو تشبیہہ دی تیندوے سے جس کی کھال پر سفید اور سیاہ ٹپکے یا خط ہوتے ہیں)-

اَقْبَلَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وعَلَیْہِ نَمِرَۃٌ-مصعب بن عمیرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے ان کے پاس صرف ایک کملی تھی- (وہ بھی پھٹی جوڑ لگی ہوئی اور کچھ مال و اسباب نہ تھا سب مکہ میں چھوڑ آئے تھے اور کافروں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا)-

لٰكِنَّ حَمْزَۃَ لَمْ یَكُنْ لَّہٗ اِلَّا نَمِرَۃٌ مَلْحَاءُ-حضرت امیر حمزہؓ کے پاس کچھ نہیں تھا صرف ایک چادر تھی جس میں سفید اور سیاہ لکیریں تھیں-

فَكُفِّنَ اَبِیْ وَعَمِّیْ فِیْ نَمِرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ-میرے باپ اور چچا دونوں ایک ہی چادر میں کفنائے گئے-

حَتّٰی اَتٰی نَمِرَۃَ- یہاں تک کہ نمرہ پر آئے (جو مشہور پہاڑ ہے عرفات میں)-

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا الْخَمِیْرَ وَسَقَانَا النَّمِیْرَ-شکر اس پروردگار کا جس نے ہم کو خمیری روٹی کھلائی اور صاف ستھرا پانی پلایا-

خُبْزٌ خَمِیْرٌ وَّمَاءٌ نَمِیْرٌ-خمیری روٹی اور پاکیزہ صاف پانی-

نَمِرَۃٌ بَطْنُ عَرَنَۃَ-نمرہ بطن عرنہ ہے-

اَنْمَار-ایک قبیلہ کا دادا ہے اس کی نسبت اَنْمَارِی ہے-

غَزْوَۃُ اَنْمَار- یہ غزوہ بنونضیر کے بعد ہوا اس کو ''ذات الرّقاع'' بھی کہتے ہیں-

نُمْرُقٌ- تکیہ، توشک (اس کی جمع نَمَارِق ہے)-

اِشْتَرَیْتُ نُمْرُقَۃً- میں نے ایک توشک خریدی-

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ نَمْشِیْ عَلَے النَّمَارِقِ- ہم (آسماں کے) تاروں کی بیٹیاں ہیں-تکیوں، قالینوں اور توشکوں پر چلتی ہیں (یعنی امیر زادے ہیں- یہ ہندہ زوجۂ ابوسفیان نے کہا غزوۂ احد کے رجز میں)-

نَمْسٌ-چھپانا، سرگوشی کرنا-

نَمَسٌ-بگڑ جانا-

تَنْمِیْسٌ-مشتبہ کر دینا-

مُنَامَسَۃٌ-ناموس میں گھسنا-

تَنَمُّسٌ-ملتبس ہو جانا-

اِنِّمَاسٌ-چھپ جانا-

نَامُوْسٌ اور نَامُوْسِیَّہ-مسہری کو بھی کہتے ہیں-

لَیَاْتِیْہِ النَّامُوْسُ الْاَكْبَرُ-ان کے پاس بڑا راز دار فرشتہ آتا ہے یعنی حضرت جبرئیل-

نَامُوْس- بادشاہ کا راز دار معتمد علیہ شخص-بعض نے کہا ناموس خیر کا راز دار اور جاسوس شر کا راز دار-

نَامَسْتُہٗ- میں نے چپکے سے اس سے کہا-

لَئِنْ كَانَ مَاتَقُوْلِیْنَ حَقًّا لَیَاْتِیَنَّہٗ النَّامُوْسُ الَّذِیْ كَانَ یَاْتِیْ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ- (ورقہ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا) اگر تم جو کہتی ہو سچ ہے تو ان کے پاس وہ فرشتہ آتا ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس آیا کرتا تھا (یعنی حضرت جبرئیل- اور

نجاشی بادشاہ حبش نے آنحضرت کی نسبت کہا کہ ان پر وہ فرشتہ اترتا ہے جو موسیٰ پر اترتا تھا- اور حضرت عیسیٰ کا نام نہیں لیا کیونکہ نجاشی اصل میں نصرانی تھا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو پیغمبری کے مرتبہ سے بہت اعلیٰ مرتبہ دیتے ہیں)

اَسَدٌ فِیْ نَامُوْسَتِہٖ- وہ اپنی گوئی میں شیر ہے-

یَافُلَانُ ھَاتِ النَّامُوْسَ فَجَاءَ بِصَحِیْفَۃٍ کَبِیْرَۃٍ یَحْمِلُھَا فَنَشَرَھَا- اے مرد آدمی ناموس کو لے کر آ وہ ایک بڑی کتاب لے کر آیا اس کو پھیلا دیا (اس ناموس میں قیادت تک جتنے شیعان علی ہوں گے ان سب کے نام لکھے تھے)-

اَشْھَدُ اَنَّکَ نَامُوْسُ مُوْسٰی- ایک یہودی نے حضرت علیؓ کو کہا- میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تم حضرت موسیٰ کے راز دار ہو (اہل کتاب ناموس سے حضرت جبرئیل کو مراد لیتے ہیں)

نَوَامِیْس- قوانین، شرائع (یہ ناموس کی جمع ہے)-

نَمْشٌ چغل خوری کرنا، چننا، جھوٹ بولنا، جو زمین پر ہو وہ کھالینا-

نَمَشٌ- پیدا ہو جانا یعنی کالے اور سفید نقطے جو کھال پر پڑ جاتے ہیں-

تَنْمِیْشٌ- چپکے سے کان میں کہنا، پانی چھڑکنا-

اِنْمَاشٌ- چغل خوری کرنا-

فَعَرَفْنَا نَمَشَ اَیْدِیْھِمْ فِی الْعُذُوْقِ- ہم نے ان کے ہاتھوں کے نشان شاخوں میں پائے-

ثَوْرٌ نَمِشٌ- بیل سفید اور کالے نقطوں والا-

مَنْ ذَرَّ عَلٰی اَوَّلِ لُقْمَۃٍ مِّنْ طَعَامِہِ الْمِلْحَ ذَھَبَ عَنْہُ نَمَشَ الْوَجْہِ- جو شخص اپنے کھانے کے پہلے لقمہ پر نمک چھڑک لے تو اس کے منہ کے کالے سفید ٹیکے (سیم) جاتے رہیں گے-

نَمْصٌ- نوچنا، اکھیڑنا (جیسے تَنْمِیْصٌ اور تَنْمَاصٌ ہے)-

اِنْمَاصٌ- اگنا-

تَنَمُّصٌ- بال اکھیڑنا-

لَعَنَ النَّامِصَۃَ وَالْمُتَنَمِّصَۃَ- آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو دوسری عورت کے چہرے کے بال اکھیڑے اور جو اکھیڑ ڈالے (ایک روایت میں مُنْتَمِصَۃ ہے معنی وہی ہیں اسی سے ''مِنْقَاش'' یعنی موچنے کو مِنْمَاص بھی کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ چہرے کے بال عورت کو اکھڑوانا حرام ہے البتہ اگر داڑھی مونچھ نکل آئے تو اس کو اکھیڑنا جائز ہے- بعض نے کہا نَمْص سے مراد یہاں ابروؤں کا باریک کرنا ہے)-

لَعَنَ اللّٰہُ النَّامِصَۃَ وَالْمُتَنَمِّصَۃَ وَالْوَاشِرَۃَ وَالْمُتَوَشِّرَۃَ وَالْوَاصِلَۃَ وَالْمُتَوَصِّلَۃَ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ- اللہ تعالیٰ نے لعنت کی بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو ریت کر برابر کرنے والی اور برابر کرانے والی اور بالوں کو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر (بعض نے کہا واصلہ اور متوصلہ سے بدکار عورت اور کٹنی یعنی دلالہ مراد ہے- قَوَّادَۃ جو فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آتی ہے)-

نَمَطٌ- ایک قسم کا عمدہ بچھونا یا زین پوش اور جماعت متفقہ اور راستہ، طریقہ، مذہب اور قسم-

خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ النَّمَطُ الْاَوْسَطُ- (حضرت علی نے فرمایا) اس امت کا بہتر فرقہ وہ ہے جو متوسط طریق پر ہو (دین اور دنیا دونوں کے کام اچھی طرح سے بجالاتا ہو مطلب یہ ہے کہ دین میں غرق ہو جانا اور دنیا کی اصلاح کی طرف بالکل توجہ ہی نہ کرنا اسی طرح ہمہ تن دنیا میں غرق ہو جانا دین کا خیال چھوڑ دینا دونوں مکروہ ہیں)-

مِنْ نَمَطِ الشَّفْقَۃِ- مہربانی کی ایک قسم ہے-

کَانَ یُجَلِّلُ بُدْنَہُ الْاَنْمَاطَ- وہ اپنے اونٹوں کی (یعنی قربانی کے اونٹوں کی) جھولیں انماط کرتے تھے (انماط ایک قسم کے فرش ہیں جن کا سرا باریک ہوتا ہے)-

وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ- ہمارے پاس انماط کہاں سے آئے؟ (سوزنیاں یا زین پوش)-

سَتَکُوْنُ الْاَنْمَاطُ- اب وہ زمانہ قریب ہے جب تم کو انماط ملیں گے (دنیا کی خوب کشائش ہوگی یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی ایران اور روم کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئے

اور مالا مال ہو گئے)-

فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهٗ عَلَى الْبَابِ - میں نے ایک سوزنی لی اس کو دروازہ کا پردہ بنایا-

نَحْنُ النَّمَطُ الْاَوْسَطُ لَایُدْرِکُنَا الْغَالِیْ وَلَا یَسْبِقُنَا التَّالِیْ - ہم متوسط لوگ ہیں (یعنی اہل بیت کرامؑ) غلو کرنے والا ہم کو نہیں پا سکتا اور پیچھے رہ جانے والا ہم سے آگے بڑھ نہیں سکتا (غلو سے مراد یہ ہے کہ اہل بیت کو پیغمبر کے برابر کر دے اور پیچھے رہ جانے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اہل بیت کو بالکل چھوڑ دیا یا ان کے مخالف اور دشمن بن گئے)-

تَبْدَأُ بِالنَّمَطِ فَتَبْسُطُهٗ - کفن دیتے وقت پہلے بچھونا بچھائیں پھر کفن کے کپڑے اس پر چنیں-

نَمْلٌ - چغل خوری کرنا' چڑھ جانا' سن ہو جانا-

مُنَامَلَۃٌ - بیڑی پڑے ہوئے شخص کی طرح چلنا-

اِنْمَالٌ - چغل خوری-

تَنَمُّلٌ - ایک میں ایک گھس جانا' حرکت کرنا-

نَمْلٌ یا نَمَلٌ - چیونٹی (اس کی جمع نِمَالٌ ہے)-

لَارُقْیَۃَ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ اَلنَّمْلَۃِ وَالْحُمَۃِ وَالنَّفْسِ - منتر تین عوارض میں ہو سکتا ہے - ایک تو ان پھنسیوں میں جو پسلی پر نکلتی ہیں' دوسرے سانپ بچھو کے ڈنگ میں' تیسرے بد نظر پر-

عَلِّمِیْ حَفْصَۃَ رُقْیَۃَ النَّمْلَۃِ - حفصہ کو نملہ کا منتر سکھلا - (نملہ کا منتر عرب کی عورتوں میں یہ تھا وہ یہ الفاظ کہتیں "دولہن کو چاہیے مانگ چوٹی' زیب و زینت کرے' ہاتھ پاؤں رنگے' سرمہ لگائے' ہر بات کرے مگر مرد کی نافرمانی نہ کرے' بعض کہتے ہیں آنحضرتؐ کا مطلب اس سے یہ تھا کہ حفصہ کو نصیحت ہو - آپ نے ایک راز کی بات ان سے کہی تھی انھوں نے اس کو فاش کر دیا گویا مرد کی نافرمانی کی عَلِّمِیْ حَفْصَۃَ رُقْیَۃَ النَّمْلَۃِ کَمَا عَلَّمْتِهَا الْکِتَابَۃَ کیا تو حفصہ کو رقیہ کا منتر نہیں سکھاتی جیسے تو نے اس کو لکھنا سکھایا ہے (معلوم ہوا کہ عورت کو لکھنا سیکھنا درست ہے)-

رَخَّصَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ النَّمْلَۃِ - نملہ کے لئے منتر کرنے کی آپ نے اجازت دی-

فَهَلَّا نَمْلَۃً وَّاحِدَۃً - تو نے ایک چیونٹی کو مارا ہوتا جس نے تجھ کو کاٹا تھا (تو نے چیونٹیوں کا سارا چھتہ کیوں جلا دیا)-

نَهٰی عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ مِنْهَا النَّمْلَۃُ - چار جانوروں کے قتل سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ان میں سے ایک چیونٹی ہے (ہر قسم کی چیونٹی یا ایک خاص قسم جس کے چار پاؤں لمبے ہوتے ہیں اس لئے کہ چھوٹی چیونٹی کو ذَرّ کہتے ہیں) اور دوسرے شہد کی مکھی' تیسرے ہدہد چوتھے صرد (اس کا بیان کتاب الصاد میں گزر چکا)-

نَمِلٌ بِالْاَصَابِعِ - انگلیوں سے کھیلنے والا-

اَنْمَلۃ - انگلیوں کا سرا (اس کی جمع اَنَامِلُ ہے)-

نَهٰی عَنْ قَتْلِ سِتَّۃٍ مِنْهَا النَّمْلَۃُ - چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ان میں ایک چیونٹی ہے-

فَاِذَا نَمْلَۃٌ قَائِمَۃٌ عَلٰی رِجْلَیْهَا مَادَّۃٌ یَدَهَا اِلَی السَّمَآءِ - (حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں قحط پڑا لوگ ان کے ساتھ مل کر پانی مانگنے کے لئے نکلے) کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چیونٹی اپنے دونوں پاؤں پر کھڑی ہوئی اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے (یہ دعا کر رہی ہے - پروردگار! ہم بھی تیری ایک مخلوق ہیں' ہم کو اپنے پاس سے روزی دے اور احمق آدمیوں کے گناہ کا مواخذہ ہم سے مت کر - یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے کہا - چلو اپنے گھر لوٹ جاؤ - اللہ تعالیٰ نے تمہارا کام دوسروں کی دعا سے پورا کر دیا)-

نَمٌّ - بات کو مشہور کرنا' فساد کے لئے کام کو جھوٹ سے آراستہ کرنا' پھیلنا-

نَامٌّ - چغل خور (نُمَّامٌ اس کی جمع ہے)-

نَمِیْمَۃٌ نَمِیْمَۃٌ - چغل خوری لکھنے کی آواز-

وَالْاٰخَرُ کَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ - دوسرا شخص چغل خوری کرتا پھرتا تھا (فساد کرانے کے لئے ایک بات مشہور کرنا - معلوم ہوا یہ گناہ کبیرہ ہے)-

لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ - چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا (یعنی دوسرے بہشتیوں کے ساتھ یا جب بہشت میں جائے گا اس وقت چغل خور نہ ہوگا)-

وَكَانَ يَنِمُّ عَلَيَّ مِسكًا - وہ مشک کی خوشبو مجھ پر کھینچ کر لاتا (ایک روایت میں يَنِجُّ ہے)-

ثَوْبٌ مُنَمَّمٌ - نقشی کپڑا-

نِمَمٌ - قریب قریب لکیریں-

نَمْنَمَةٌ - آراستہ کرنا، نقش و نگار کرنا، زینت دینا-

نِمْنِمٌ - وہ نشان جو ہوا ریت پر بناتی ہے جیسے کتابت ہوتی ہے-

ثَوْبٌ مُنَمْنَمٌ - بیل دار کپڑا نقشی-

اُتِيَ بِنَاقَةٍ مُنَمْنَمَةٍ - ایک موٹی اونٹنی گٹھے ہوئے ہاتھ پاؤں کی لائی گئی-

جَارِيَةٌ مُنَمْنَمَةٌ - چھوٹی، لطیف اعضاء کی چھوکری نازک بدن-

نُمُوٌّ - زیادہ ہونا، بڑھنا، طبعی طور سے تمام جوانب میں اس لئے مٹاپے اور ورم کو نمو نہ کہیں گے-

نَمْيٌ یا نَمِيٌّ یا نَمَاءٌ یا نَمِيَّةٌ - زیادہ ہونا، بہت ہونا، بلند ہونا، گراں ہونا، بلند کرنا، موٹا ہونا، خبر کو مرفوع کرنا، اس کی نسبت کرنا-

تَنْمِيَةٌ - بڑھانا (اصمعی نے کہا نَمَيْتُ الْحَدِيْثَ تک کہیں گے- جب کسی بات کو اصلاح اور بھلائی کی نیت سے پہنچائیں گے اور نَمَّيْتُ الْحَدِيْثَ اس وقت کہیں گے جب فساد اور شر کی نیت سے کوئی بات پہنچائی جائے)-

لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْنَمٰى خَيْرًا - وہ شخص جھوٹا نہیں (یعنی ایسا جھوٹ گناہ نہیں ہے) جو شخص لوگوں میں ملاپ کرانے کی نیت سے اچھی بات کہے یا اچھی بات پہنچائے (جیسے کہتے ہیں ''دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز'')-

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ وَيَنمِيْ خَيْرًا - وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرادے اور اچھی بات پہنچائے-

لَاتُمَثِّلُوْا بِنَامِيَةِ اللّٰهِ - اللہ کی مخلوقات کا مثلہ مت کرو (ان کی صورت مت بگاڑو ناک کان کاٹ کر یا چیر کر)-

يَنْمِيْ صُعُدًا - چڑھتا چلا جاتا ہے (اس کا چڑھاؤ بڑھتا جاتا ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى تَبُوْكَ فَقِيْلَ كَيْفَ بِالْوَدِيِّ فَقَالَ الْغَزْوُ اَنْمٰى لِلْوَدِيِّ - ایک شخص نے تبوک جانے کا ارادہ کیا (جہاد کے لئے) اس کی ماں یا بیوی نے کہا اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی پرورش (سنبھال) کیسے ہوگی- اس نے کہا جہاد کرنے سے اور درخت زیادہ بڑھیں گے (اللہ تعالیٰ غازی کے درختوں اور اموال کی حفاظت کرے گا)-

بِعْتُ الْفَانِيَةَ وَاشْتَرَيْتُ النَّامِيَةَ - میں نے بوڑھے اونٹ بیچ کر جوان بڑھنے والے اونٹ خریدے-

كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ - اس شکار کے جانور کو کھا جس کو مار لگاتے ہی مار ڈالے (وہ تیرے سامنے) مر جائے- اور اس کو مت کھا جو غائب ہو کر چل دے پھر مرا ہوا ملے (معلوم نہیں تیری ضرب سے مرا ہے یا اور کسی سبب سے)-

اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ - یا اپنے مالکوں کے سوا دوسروں کو اپنا مالک بتلائے (اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ کہے)-

اِنَّهٗ طَلَبَ مِنِ امْرَاَتِهٖ نُمِّيَّةً اَوْ نَمَامِيَّ لِيَشْتَرِيَ بِهَا عِنَبًا فَلَمْ يَجِدْهَا - عمر بن عبدالعزیز (خلیفۂ عادل اور متقی) نے اپنی بیوی سے ایک پیسہ یا کچھ پیسے مانگے انگور خریدنے کے لئے لیکن نہیں ملے (بعض نے کہا نُمِّيَّة وہ درہم جس میں سیسہ یا تانبا ملا ہو)-

اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مگر وہ اس حدیث کو آنحضرتؐ تک بڑھاتے تھے (اس کو مسند اور مرفوع کرتے تھے اہل حدیث کی اصطلاح میں جب راوی يَنْمِيْهِ کہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ تک اس کو پہنچاتے تھے)-

فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى - میں نے اس کو ابن ابی لیلیٰ تک پہنچایا-

يَنْمِيْ لَهٗ عَمَلُهٗ - اس کا عمل بڑھتا رہے گا-

حُسْنُ الْمَلِكَةِ نَمَاءٌ - خوش اخلاقی مال کی زیادتی کا سبب ہے-

مَا مِنْ بَيْتٍ فِيْهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّانَمَا - جس گھر میں محمد نام کا کوئی شخص ہو تو اس میں برکت ہوگی -

مَنْمَاةٌ لِاَعْمَالِهِمْ - ان کے عمل کی بڑھوتری -

مَنْمٰى - بھی بڑھوتری کو کہتے ہیں -

مَنِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جو شخص اپنے مالکوں کے سوا دوسروں کو اپنا مالک بتلائے اس پر خدا کی پھٹکار -

صَلٰوةٌ نَامِيَةٌ - بڑھنے والی نماز -

مَالٌ نَامٍ - بڑھنے والا مال -

غَيْرُ نَامِيْ - جمادات کنکر پتھر وغیرہ وغیرہ -

بابُ النّون مع الواؤ

نَوْءٌ یا تَنْوَاءٌ - تکلیف یا مشقت سے اٹھنا -

نَاءَ - گر پڑا' بھاری کرنا' جھکانا -

تَنُوْءُ بِهَا - اس پر بھاری ہوتے ہیں -

ثَلَاثٌ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْاَعْقَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَالْاَنْوَاءُ - تین باتیں جاہلیت کی رسمیں ہیں ایک تو ذات پات' نسب پر طعنہ کرنا' دوسرے مردوں پر نوحہ کرنا' تیسرے انواء یعنی چاند کی منزلوں کا لحاظ' بارش ان کے اثر سے سمجھنا -

كَمْ بَقِيَ مِنْ نَوْءِ الثُّرَيَّا - (حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے پوچھا) اب ثریا کی منزل میں کیا باقی ہے؟ (انھوں نے کہا سات دن باقی ہیں' سات دن کے بعد پانی برسا تو اگر کوئی ان منزلوں کو یہ سمجھے کہ عادۃً اللہ تعالیٰ ان میں پانی برساتا ہے اور برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کا اختیار ہے تو یہ کفر نہ ہوگا - لیکن اگر ان منازل کو موثر سمجھے تو وہ کفر صریح ہے) -

مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا - (عرب کے مشرک یوں کہا کرتے تھے) ہم پر پانی اس منزل کی وجہ سے برسا -

لَا نَوْءَ - یہ مت بولو کہ پانی فلاں کارتی کی وجہ سے پڑا (بلکہ یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا) -

قَالَ لِلْمَرْاَةِ الَّتِيْ مُلِّكَتْ اَمْرَهَا فَطَلَّقَتْ زَوْجَهَا اِنَّ اللّٰهَ خَطَّاً نَوْءَ هَا اَلَا طَلَّقَتْ نَفْسَهَا - ایک عورت کو اس کے خاوند نے اختیار دیا (کہ اگر چاہے تو اپنے لئے طلاق لے لے اپنے خاوند سے جدا ہو جائے) مگر اس نے کیا کیا اپنے خاوند کو طلاق دے دی (اس سے کہا تجھ کو طلاق ہے) تب حضرت عثمانؓ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے اس کی کارنی غلط کر دی اس نے اپنے آپ کو کیوں طلاق نہیں دی (اگر اپنے آپ کو طلاق دیتی تو طلاق پڑ جاتی مگر خدا کو اس کا مطلقہ ہونا منظور نہ ہوا تو زبان سے ایسا غلط لفظ نکلا جس کا اثر کچھ نہیں ہے اور وہ بدستور اپنے خاوند کے نکاح میں رہی - کارنی غلط ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جیسے نجومیوں اور پنڈتوں کی بات اللہ تعالیٰ غلط کر دیتا ہے - وہ کہتے ہیں اس کارنی میں خوب پانی برسے گا لیکن ایک قطرہ نہیں برستا - ان کی امید غلط ہو جاتی ہے اسی طرح اس عورت کی امید کہ میں اپنے آپ کو طلاق دے لوں گی اللہ تعالیٰ نے غلط کر دی) -

فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ - اس نے اپنا سینہ پہلے گاؤں سے ہٹایا (اور اس گاؤں سے ذرا قریب ہو گیا جہاں جانا چاہتا تھا) -

قَدْنَاءَ بِيَ الشَّجَرُ - چراگاہ مجھ کو اس دن دور لے گیا میں دیر میں گھر پہنچا -

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ عَنْهُ - جو شخص سنے کہ دجال نکلا ہے تو اس سے دور رہے (اس کے پاس نہ جائے شاید اس کے بہکانے میں آ جائے اور ایمان برباد ہو) -

فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ - آنحضرتؐ نے اٹھنا چاہا (کہ نماز کے لئے مسجد میں آئیں لیکن آپ بیہوش ہو گئے) -

لَايَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ - میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا -

وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّ رِيَاءً وَّ نِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ - اور وہ دشمن جس نے فخر اور نمائش اور اہل اسلام کے ساتھ دشمنی کی نیت سے گھوڑے باندھے -

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ - مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے (کیونکہ مومن بہت سے اعمال خیر کی نیت کرتا ہے اور عمل تو ایک ہی کرتا ہے - تو نیت عمل سے بہتر ہوئی - بعض

نے کہا ایک مومن نے مدینہ کا ایک پل بنا دینے کی نیت کی لیکن اس کے بنانے سے پہلے ایک کافر نے اس کو بنا دیا- تب آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی مومن کی نیت کافر کے عمل سے بہتر ہے)-

وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی- تمام عملوں کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک آدمی کو اس کی نیت کے موافق ثمرہ ملے گا-

اَبْعَدَ اللّٰهُ نَوَاكَ- اللہ تجھ کو بہت دور رکھے-

نَوْبٌ یا مَنَابٌ یا نِيَابَةٌ- قائم مقام ہونا' نائب ہونا' جانشین ہونا' توبہ کرنا' پہنچنا-

مُنَاوَبَةٌ- سزا دینا' باری باری کرنا' حصہ لگانا-

اِنَابَةٌ- نائب بنانا' بار بار رجوع کرنا' توبہ کرنا' متوجہ ہونا-

تَنَاوُبٌ- باری باری حصہ لینا' یا باری باری ایک کام کرنا-

فَسَّمَهَا نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهٖ وَ حَاجَاتِهٖ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ- آنحضرتؐ نے خیبر کی آمدنی کے دو حصے آدھوں آدھ کئے تھے ایک حصہ تو اپنے حوادث اور ضروریات کے لئے ایک حصہ مسلمانوں میں بانٹ دیا تھا (نَوَائِبُ جمع ہے نَائِبَة کی یعنی وہ ضرورت یا مصیبت جو آن پڑے- مطلب یہ ہے کہ خیبر کی آدھی آمدنی آپ نے ضروریات ملکی کے لئے رکھی تھی- مثلاً ہتھیار اور آلات کی خریداری' سامان جہاد کی تیاری وغیرہ اور نصف مسلمانوں میں تقسیم کر دی تھی)-

يَا اَرْحَمَ مَنِ انْتَابَهُ الْمُسْتَرْحِمُوْنَ- اے وہ جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ان لوگوں پر جو نوبت بہ نوبت رحم کی درخواست کرتے ہیں-

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ- وہ لوگ جو مدینہ کے اطراف باہر رہتے تھے' باری باری جمعہ کی نماز میں حاضر ہوا کرتے (یعنی مسجد نبوی میں باری باری آتے- مثلاً اس جمعہ میں گاؤں کے کچھ لوگ آئے پھر دوسرے جمعہ میں دوسرے لوگ- اس حدیث سے یہ نکلا کہ شہر کے باہر گاؤں میں رہنے والوں پر جمعہ کی نماز کے لئے شہر میں آنا فرض نہیں ہے وہ اپنے گاؤں ہی میں پڑھ سکتے ہیں)-

اِحْتَاطُوْا لِاَهْلِ الْاَمْوَالِ فِي النَّائِبَةِ وَالْوَاطِئَةِ- جب باغوں کے پھلوں کا انچنہ (تخمینہ) کرو تو مہمانوں اور راستہ گزرنے والوں کے خرچ کا لحاظ رکھو (یعنی مالکان باغ کو کچھ مہمانوں کو کھلانا پڑتا ہے کچھ مسافروں راہ گیروں کو تو یہ خرچ نکال کر باقی میں سے زکوٰۃ کا حصہ لے لو)-

وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ- آپ تو حادثوں میں (معاملات) جو حق ہوتا ہے اس کی حمایت کرتے ہیں (حق دار کو حق دلانے کی کوشش کرتے ہیں- معلوم ہوا کہ جو شخص نیک کام کرتا رہے وہ اکثر آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اس کی نیکیاں آڑے آتی ہیں)-

وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ السِّبَاعِ- اور جس پانی پر باری باری درندے اور چوپایے پانی پینے آتے ہیں-

كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ- ہم باری باری اترا کرتے (ایک دن میں ایک دن وہ مدینہ میں آیا کرتے)-

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ- تیری طرف لوٹتا ہوں-

فَنَابَتْ اَجْسَامُنَا- ہمارے جسموں میں پھر طاقت آ گئی-

وَيَاْخُذُ الْاِمَامُ الْبَاقِيَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ اَرْزَاقَ اَعْوَانِهٖ عَلٰى دِيْنِ اللّٰهِ وَفِيْ مَصْلِحَةِ مَا يَنُوْبُ مِنْ تَقْوِيَةِ الْاِسْلَامِ- باقی مال امام رکھ لے اس میں سے ان لوگوں کو کھلائے جو اللہ کے دین کی مدد کرتے ہوں اور جو حوادث اور آفات باری باری اسلام پر آئیں ان کی اصلاح اور دفعیہ میں خرچ کرے اور اسلام کو قوت دے-

وَمَنْ لَّا يُعِدُّ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ لَيَعْجِزُ- جو شخص زمانے کے حوادث کے لئے صبر تیار نہ رکھے گا وہ عاجز ہو جائے گا (اس سے مصائب اور آفات کا تحمل نہ ہو سکے گا اور جو شخص صبر کی عادت کر لے گا وہ ہر مصیبت میں مستقل اور مضبوط رہے گا)-

اِنْتَابَ السِّبَاعُ الْمَنْهَلَ- درندے باری باری پانی کے چشمے پر آتے ہیں-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمَانِعَ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ- جو شخص اس پانی کو روکے جس کو باری باری لوگ لیا کرتے ہیں اس پر خدا کی لعنت-

بِاَبِیْ اِبْنُ النُّوْبِیَّةِ الطَّیِّبَةِ- میرا باپ ان پر صدقے وہ نوبی پاک لونڈی کے فرزند ہوں گے-

نُوْبَۃ- ایک فرقہ ہے سوڈان کا اس کی نسبت نُوْبِی ہے (نُوَّابْ جمع ہے نَائِبْ کی)-

نَوْتٌ- ناتوانی سے جھک جانا-

نُوْتِیْ- ملاح (اس کی جمع نَوَاتِیَّة اور نُوْتِیَّه ہے)-

کَاَنَّہٗ قِلْعُ دَارِیِّ عَنَجَہٗ نُوْتِیُّہٗ- گویا وہ بادبان دارین کا ہے جس کو ملاح نے موڑا کبھی کشتی ادھر جھکتی ہے کبھی ادھر-

اِنَّھُمْ کَانُوْ نَوَّاتِیِنِ- وہ ملاح تھے (مترجم کہتا ہے اغلب یہ ہے کہ قوم نوائت جو نواح مدارس اور ملیبار میں آباد ہے وہ ان عرب ملاحوں کی اولاد ہے جو گزشتہ زمانے میں اس ساحل پر آ کر اترے تھے اور نَوَاتِیْ کی خرابی نَوَائِتْ ہوگئی-)

نَوْحٌ یانُوَاحٌ یانِیَاحَةٌ یامَنَاحٌ- چیخ پکار کر میت پر رونا' آواز کرنا-

مُنَاوَحَةٌ- مقابلہ کرنا-

تَنَوُّحٌ- حرکت کرنا-

تَنَاوُحٌ- ایک دوسرے کے مقابل ہونا' کبھی ادھر کبھی ادھر چلنا-

اِسْتِنَاحَةٌ- نوحہ کرنا یعنی میت پر پکار کے چلا کے رونا-

نُوْحٌ- مشہور پیغمبر ہیں جن کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں کیونکہ موجودہ دنیا کے لوگ سب ان کی اولاد ہیں)-

نَھٰی عَنِ النِّیَاحِ- نوحہ کرنے سے منع فرمایا (لیکن آہستہ رونا منع نہیں)-

لَعَنَ اللّٰہُ النَّائِحَةَ- نوحہ کرنے والی پر اللہ کی لعنت-

لَقَدْ قُلْتُ الْقَوْلَ الْعَظِیْمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الْخَلِیْفَةِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ- میں نے بڑی بات کہہ دی جمعہ کے دن اس خلیفہ کے متعلق جو نوح یعنی حضرت عمر کے بعد خلیفہ ہوا (آنحضرتؐ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق جب حضرت ابوبکر اور عمرؓ سے رائے لی تھی تو ابوبکرؓ کو حضرت ابراہیمؑ سے اور عمرؓ کو حضرت نوحؑ سے تشبیہ دی تھی- عبداللہ بن سلام نے باغیوں کو سمجھایا کہ آج قیامت کا دن ہے یعنی جمعہ کا دن- اور تم اس خلیفہ کے مارنے سے باز آؤ جو نوح کے بعد خلیفہ ہوا یعنی حضرت عمرؓ کے بعد- مگر باغی کب سننے والے تھے- انھوں نے کہا یہ یہودی ہے اس کو بھی مار ڈالو)-

وَیْحَكَ تَظْلِمُ رَجُلًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ- تیری خرابی ہو تو قیامت کے دن یعنی جمعہ کے دن ایک شخص پر ظلم کرتا ہے-

عَاشَ نُوْحٌ اَلْفَیْ سَنَةٍ وَّ خَمْسَمِاۃِ سَنَةٍ- حضرت نوحؑ کی عمر دو ہزار پانچ سو برس کی ہوئی (اس کے باوجود وفات کے وقت کہنے لگے- دنیا میں مجھ کو ایسا معلوم ہوا جیسے دھوپ سے سایے میں آ جانا یا مکان کے ایک دروازہ سے اندر آنا اور دوسرے سے باہر نکل جانا' ان کو نوح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پانچ سو برس تک نوحہ کرتے رہے یعنی اپنی قوم کی گمراہی پر روتے رہے)-

سَمِعْتُ عَمِّیْ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اِنَّمَا تَحْتَاجُ الْمَرْاَۃُ فِی الْمَاتَمِ اِلَی النَّوْحِ لِتَسِیْلَ دَمْعَتُھَا فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ تَقُوْلَ ھُجْرًا- عورت کو ماتم میں نوحہ کی احتیاج آنسو بہانے کے لئے ہوتی ہے تو زبان سے بری باتیں نہ نکالے میں نے اپنے چچا محمد بن علی باقر سے سنا-

اَذِنَ بِهٖ مَالَمْ تَھْجُرْ- نوحہ کی اجازت دی بشرطیکہ زبان سے بیہودہ باتیں نہ نکالے-

سُئِلَ عَنْ اَجْرِ النَّائِحَةِ- نوحہ کرنے والے کو اجرت پر لانا کیسا ہے یہ ان سے پوچھا گیا (انھوں نے کہا کچھ قباحت نہیں یا نوحہ کرنے والی کی اجرت حلال ہے یا حرام؟ یہ مسئلہ امامیہ اور اہل سنت میں اختلافی ہے- امامیہ کے نزدیک میت پر نوحہ کرنے اور کرانے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ امام حسینؑ پر نوحہ کرنا اور نوحہ کرانا باعث اجر اور ثواب سمجھتے ہیں اور اہل سنت اس کو ممنوع کہتے ہیں)-

نَوْخٌ- اقامت کرنا-

اِنَاخَةٌ- بٹھانا-

تَنَوُّخٌ اور اِسْتِنَاخٌ- بیٹھنا-

مَنَاخٌ اور مَنَاخَةٌ- جہاں اونٹ بٹھائے جاتے ہیں-

وَ اَنَاخَ بِنَاسَالِمٌ بِالْمَنَاخِ الَّذِیْ کَانَ عَبْدُاللّٰہِ یُنِیْخُ

بِہ- سالم نے ہمارے اونٹ وہاں بٹھائے جہاں عبداللہ بن عمرؓ اپنے اونٹوں کو بٹھایا کرتے-

لَاتُصَلُّوْا فِیْ مَنَاخِهَا- اونٹ جہاں بیٹھتے ہیں وہاں نماز مت پڑھو-

لَامِنًی مَنَاخُ مَنْ سَبَقَ- منیٰ میں میرے لئے مکان نہ بناؤ جو کوئی منیٰ میں پہلے آئے وہ اپنے اونٹ جہاں چاہے وہاں بٹھا سکتا ہے (دوسرے شخص کو اس کا وہاں سے ہٹانا جائز نہیں ہے- امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو حرم کی ساری زمین وقف ہے اس کا کوئی مالک نہیں ہوسکتا)-

مُنِیْخٌ- شیر-

تَنُوْخ- ایک قبیلہ ہے یمن میں-

نَوْدٌ یانُوَادٌ یا نَوَدَانٌ- اونگھ سے جھکنا-

لَاتَكُوْنُوْا مِثْلَ الْيَهُوْدِ اِذَا نَشَرُو التَّوْرَاةَ نَادُوْا- تم یہودیوں کی طرح مت ہو جاؤ- جہاں انھوں نے تورات کھولی لگے سر ہلانے-

نُوْرٌ یانِیَارٌ- روشن کرنا' آگ سے نشان کرنا' شکست پانا' دور سے آگ دیکھنا-

نَوْرٌ یانِوَارٌ- بدکاری سے پرہیز کرنا' نفرت کرنا' پھیلنا' واقع ہونا-

تَنْوِیْرٌ- روشن کرنا' ملتبس کر دینا' جادوگروں کا سا کام کرنا' کھجور میں گٹھلی پڑنا' پھول نکالنا' پک جانا' روشنی میں نماز پڑھنا-

مُنَادَرَةٌ- گالی گلوچ کرنا-

اِنَارَةٌ- روشن کرنا-

اِنْوَارٌ- ظاہر ہونا-

تَنَوُّرٌ- روشن ہونا' نورہ لگانا' شکست پانا' دور سے آگ دیکھنا-

اِنْتِیَارٌ- نورہ لگانا-

اِسْتِنَارَةٌ- روشن ہونا' فتح پانا' غلبہ کرنا-

نُوْرٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام نور بھی ہے کیونکہ اسی کے نور سے اندھے دیکھتے ہیں اور گمراہ راہ پاتے ہیں یا اسی کے نور وجود سے سب موجود ہیں اگر وہ اپنا نور ان پر سے اٹھا لے تو سب معدوم ہو جائیں-

قَالَ لَهٗ ابْنُ شَقِيْقٍ لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ- ابن شقیق نے ابوذر غفاریؓ سے کہا اگر میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا ہوتا تو میں آپ سے یہ پوچھتا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا یا نہیں- یہ سن کر ابوذرؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا پروردگار تو ایک نور ہے میں اس کو کہاں سے دیکھوں گا- (امام احمد سے پوچھا گیا یہ حدیث کیسی ہے انھوں نے کہا میں تو برابر اس حدیث کو منکر کہتا رہا اور میں نہیں جانتا اس کا مطلب کیا ہے- ابن خزیمہ نے کہا اس حدیث کی صحت میں شک ہے- بعض علماء نے کہا نور تو ایک جسم ہے اور عرض ہے اور پروردگار نہ جسم ہے نہ عرض- البتہ اس کا حجاب نور ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے وَحِجَابُهُ النُّوْرُ اس کا پردہ نور ہے یعنی نور اس کی روایت میں حائل ہے اور مانع ہے- میں کہتا ہوں نور عرض نہیں ہے بلکہ جوہر اور قائم بالذات ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حق یہ ہے کہ پروردگار کی تجلیات مختلف اطوار میں ہوتی ہیں کبھی ایک بڑی جوت میں کہ نظر اس پر ٹھہر نہیں سکتی اور ابوذرؓ کی حدیث اسی حالت سے متعلق ہے اور کبھی وہ مظاہر جسمانیہ میں تجلی کرے گا جیسے قیامت کے دن ایک صورت میں پھر دوسری صورت میں مومنین بہشت میں اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور قیامت میں اس کی شان دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے اور آنحضرتؐ نے اس کو خواب میں ایک جوان خوبرو و بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا- اب رہا یہ اعتقاد کہ پروردگار جسمیت سے پاک ہے تو اس پر شرع میں کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی نہ یہ ثابت ہوا کہ وہ جسم ہے اور نور کو عرض اگلے فلاسفہ سمجھتے تھے لیکن حال کے فلسفہ میں یہ ثابت ہوگیا ہے کہ نور جوہر ہے اور وہ اجزائے صغار ہیں جو روشن جسم سے جدا ہو کر ہم تک آتے ہیں اور آیت کریمہ خَلَقَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ اسی کی تائید کرتی ہے- واللہ اعلم-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا - یا اللہ! میرے دل کو روشن کردے (گناہوں کی ظلمت اور تاریکی کو دفع کردے)-

وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا - مجھ کو نور کردے (ہر چیز میری روشن اور نورانی ہو جائے)-

اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ - نماز نور ہے (اس کی وجہ سے آدمی برے کاموں سے باز رہتا ہے یا اس کا بدلہ یہ ہے کہ قیامت کے دن روشنی ملے گی یا اس کی وجہ سے معارف شرعی روشن ہو جاتے ہیں یا قیامت کے دن اس کی وجہ سے منہ پر نور ہوگا اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرے پر ایک نور ہوتا ہے)-

خَلَقَ فِی ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْہِ مِنْ نُّوْرِہٖ - اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا (وہ شہوت، غصہ اور نفس کی خواہشوں میں گرفتار تھے) ان پر اپنا نور اتارا (قرآن اور دوسری آسمانی کتابیں اور پیغمبر بھیجے یہ سب اللہ کے نور ہیں- میں کہتا ہوں مطلب یہ ہے کہ خانۂ علم الٰہی میں تمام مخلوقات پوشیدہ اور بلا وجود خارجی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً جن جن معلومات کو خارج میں موجود کرنا چاہا ان پر اپنے وجود کا ایک سایہ ڈال دیا وہ سب ہست ہو گئے اور جب چاہے گا یہ سایہ اٹھا لے گا- تو پھر سب نیست ہو جائیں گے- بہرحال پروردگار کی ذات مقدس اپنے عرش معلےٰ پر ہے اور اس کا نور وجود زمین و آسمان سب جگہ پھیلا ہوا ہے- جیسے آفتاب ہم سے دس کروڑ میل پر ہے پر اس کا نور ہم تک آرہا ہے)-

تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ - آنحضرتؐ نے دو دو بار وضو کے اعضاء دھوئے اور فرمایا نور ہے بالائے نور (ایک بار دھونا نور ہے دوسری بار پھر دھونا نور علیٰ نور ہے)-

اَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - باوضو رہ کر پھر تازہ وضو کرنا قیامت کے دن نور ہوگا-

رَبِّ مَا ھٰذَا قَالَ نُوْرِیْ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ نُوْرًا - (حضرت ابراہیمؑ کو سفیدی آئی (بڑھاپے کی) تو پروردگار سے پوچھا- پروردگار! یہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا میرا نور ہے تب انھوں نے دعا کی ایسا ہے تو پروردگار میرا نور اور زیادہ کر (سارے بال سفید ہو جائیں)-

کَانَتْ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - بڑھاپا قیامت کے دن نور ہوگا-

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ - سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے نور محمدی کو پیدا کیا (ﷺ)- آنحضرتؐ کا ایک نام نور بھی ہے)-

اَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ - آنحضرتؐ کا جسم مبارک چمکتا اور نورانی تھا-

اِنَّہٗ نَوَّرَ بِالْفَجْرِ - آنحضرتؐ نے فجر کو روشن کر دیا- (یعنی روشنی میں صبح کی نماز پڑھی، آپ نے اس طرح ایک بار یا دو بار کیا ہوگا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اس نماز کا وقت طلوع آفتاب تک ہے باقی آپ کا عموماً دستور یہ تھا کہ آپ صبح کی نماز ہمیشہ تاریکی میں اوّل وقت پڑھا کرتے تھے اور اگر روشنی میں پڑھنا افضل ہوتا تو آپ غیر افضل کو کیوں اختیار فرماتے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے رہے- حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھا کرو جب تارے گھنے ہوئے اور نمایاں ہوں- بعضوں نے کہا نَوِّرْ بِالْفَجْرِ یا اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت لمبی کی یا لمبی کیا کرو تاکہ دیر میں آنے والے لوگ بھی جماعت میں شریک ہو جائیں اور حضرت عمرؓ اکثر فجر کی نماز میں سورۂ یوسف پڑھا کرتے)-

نَائِرَاتِ الْاَحْکَامِ وَ مُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ - روشن اور نورانی احکام اور اسلام کے نورانی امور نَارَ اور اَنَارَ لازم اور متعدی دونوں آئے ہیں)-

مُوْضَحَاتِ الْاَعْلَامِ - واضح اور کھلے نشانات اور دلائل)-

اَنَارَھَا زَیْدٌ - زید نے اس کو بیان کر دیا-

اَقَبْلَ النُّوْرِ اَمْ بَعْدَہٗ - کیا سورۂ نور کی آیت (الزّانیۃ والزّانی) اترنے سے پہلے یا اس کے بعد-

لَاتَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ - مشرکوں کی آگ سے روشنی مت لو (ان کے مشورے اور رائے پر مت چلو- اسی

طرح یہود و نصاریٰ کے مشوروں پر بھی چلنے کی ممانعت ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے کبھی دلی دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے)۔

اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مَّعَ مُشْرِكٍ لَّا یَتَرَاءٰی نَارٰهُمَا۔ جو مسلمان مشرکوں کے ساتھ ہو میں اس سے بیزار ہوں (وہ اگر مارا جائے تو میں ذمہ دار نہیں) مسلمان اور مشرک کی آگ ایک جگہ دکھائی نہ دے (دونوں الگ الگ رہیں)۔

مَا نَارَاهُمَا۔ وہ جو دونوں اونٹنیاں گم ہیں ان پر کیا داغ تھا۔

کَانَ یَتَنَوَّرُ عَلٰی عَانَتِهٖ بِیَدِهٖ۔ اپنے پیڑو پر اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے (بال دور کرنے کو)۔

اَلنَّاسُ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثَةٍ اَلْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ۔ آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں (ان میں سب کا حصہ ہے اور ان کا روکنا جائز نہیں) پانی اور گھانس اور آگ میں۔

مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّارِ۔ جب ازار ٹخنوں سے نیچی ہو تو پاؤں کا اتنا حصہ جو ٹخنوں کے نیچے ہے دوزخ میں جلے گا (یا یہ فعل دوزخیوں کا سا ہے یعنی ازار ٹخنوں سے نیچی رکھنا)۔

مَا زَادَ بِقَبْضَةٍ فَفِی النَّارِ۔ (یہ اہل شیعہ کی روایت ہے) یعنی جو داڑھی ایک مشت سے زائد ہو وہ دوزخ میں جلے گی (مگر اس حدیث کی سند نہیں ملی)۔

قَالَ لِعَشَرَةٍ فِیْهِمْ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اٰخِرُكُمْ یَمُوْتُ فِی النَّارِ۔ دس آدمی تھے ان کے اخیر میں سمرہ بن جندب صحابی تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں آخری شخص کی موت آگ میں ہوگی (آخر ایسا ہی ہوا سمرہ کو ایک سخت بیماری ہوئی ان کا بدن گرم نہیں ہوتا تھا۔ انھوں نے ایک بڑی دیگ میں پانی گرم کرایا اور خود اس کے اوپر بیٹھے بھاپ لینے کو اتنے میں وہ دیگ دھنس گئی اور سمرہؓ آگ میں جل کر مر گئے)۔

اَلنَّارُ جُبَارٌ۔ اگر کوئی شخص اپنی ملک میں آگ سلگائے اور ہوا وغیرہ سے وہ آگ اڑ کر کسی کا گھر یا مال جلا دے تو اس کا تاوان کچھ نہ دینا ہوگا (بعض نے کہا "نار" کا لفظ تصحیف ہے اور صحیح اَلْبِئْرُ جُبَارٌ ہے یعنی کوئی شخص اپنی زمین میں کنواں کھدائے پھر اس میں گر کر کوئی ہلاک ہو جائے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔

فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا۔ سمندر کے تلے آگ ہے (کیونکہ سمندر کی تہہ میں زمین ہے اور زمین کے اندر آگ سلگ رہی ہے)۔

فَتَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ۔ ان کے اوپر آگوں کی آگ ہو گی (اَنْیَارٌ جمع ہے نار کی اور قاعدے سے اَنْوَارٌ ہونا تھا مگر بعض الفاظ میں واؤ یا سے بدل جاتی ہے جیسے رِیْحٌ کی جمع رِیَاحٌ اور عِیْدٌ کی جمع اَعْیَاد حالانکہ یہ دونوں اجوف واوی ہیں آگوں کی آگ یعنی ایسی آگ جو آگ کو لکڑی کی طرح جلائے گی)۔

حَتّٰی یَخْرُجَ نَارٌ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی۔ ایک آگ مدینے سے نکلے گی جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھلاوے گی (کہتے ہیں ۶۵۴ھ میں یہ آگ مدینے کی مشرقی جانب حرہ کے عقب سے نکلی اور تمام لوگوں نے اس کو دیکھا "بُصْرٰی" ایک شہر ہے شام میں۔ میں کہتا ہوں آگ سے ریلوے بھی مراد ہو سکتی یعنی مدینے سے شام تک ریل ہو جائے گی جو ہمارے زمانے میں تیار ہو گئی ہیں اور برابر چل رہی ہیں۔ بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھانے سے یہ مطلب ہے کہ ملک شام کی تمام چیزیں مدینہ آنے لگیں گی۔ مجمع البحار میں ہے کہ ۶۵۴ھ میں جو آگ مدینہ سے نکلی تھی وہ پچاس دن تک روشن رہی اور پتھروں کو اس طرح اڑاتی تھی گویا چنگاریاں اڑ رہی ہیں اور اس آگ میں سے ایک سیال مادہ نکلا جو گلائے ہوئے پیتل کی طرح تھا۔ میں کہتا ہوں ملک اطالیا میں یہ آگ اکثر ایک پہاڑ سے نکلا کرتی ہے بلکہ ایک پہاڑ تو ہمیشہ یہ آگ اڑاتا رہتا ہے اور جب یہ سیال مادہ زمین میں سے نکل کر بہتا ہے تو صدہا کوس تک ویران کر دیتا ہے۔ درخت اور مکانات اور حیوانات سب کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے)۔

قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ مَدْخَلِیْ قَالَ النَّارُ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا۔ میں آخرت میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں (یہ شخص منافق ہوگا یا آنحضرت کو اس کا خاتمہ معلوم کرایا گیا ہوگا)۔

لَا تَتْرُكُوْنَ النَّارَ حِیْنَ تَنَامُوْنَ۔ سوتے وقت آگ کو

مت چھوڑو آگ بجھا کر سویا کرو (اسی طرح چراغ بجھا کر لیکن اگر چراغ محفوظ قندیل میں ہو تو بعض نے اس کا جلتا رہنا جائز رکھا ہے-خصوصاً مسجدوں کی قندیلیں)-

اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ - یہ آگ تمہاری دشمن ہے-

مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ - (عقبہ بن ابی معیط ملعون کے قتل کا حکم آنحضرتؐ نے دیا تو وہ کہنے لگا) میرے بچوں کی کون پرورش کرے گا- آپ نے فرمایا تو تو دوزخ میں جا (بچوں کا اللہ حافظ ہے)-

سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضَرَ مَوْتَ - حضرموت سے ایک آگ نکلے گی (حقیقۃً آگ مراد ہے یا ریلوے وفتنہ وفساد کی آگ)-

نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ - عدن کی گہرائی میں سے ایک آگ نکلے گی (یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے-بعض نے کہا عدن سے ریل بنے گی جو یمن سے لے کر تمام ملک حجاز میں پھیل جائے گی-واللہ اعلم)-

عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ - سفید مینار کے پاس- (یہ مینار اب موجود ہے دمشق کے مغربی جانب)-

كَانَتْ بَيْنَهُمْ نَائِرَةٌ - ان میں دشمنی کی آگ پھیلی-

هِيَ اَنْوَرُ مِنْ اَنْ تُحْلَبَ - حضرت صالحؑ کی اونٹنی کسی کو دودھ کہاں دوہنے دیتی تھی (وہ نکل کر بھاگ جاتی-عرب لوگ کہتے ہیں نُرْتُهٗ وَ اَنَرْتُهٗ - میں نے اس کو بھگو دیا)-

اِمْرَاَةٌ نَوَارٌ - جو عورت شر اور بدکاری سے نفرت رکھتی ہے-

لَمَّا نَزَلَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَنْوَرَتْ - جب درخت کے نیچے اترے تو وہ خوب سبز ہو گیا (تروتازہ ہو گیا)-

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ - جو شخص زمین کی علامات حدود بدل ڈالے اس پر خدا کی لعنت (کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی- راستہ معلوم نہ سکے گا- زمین کے مالکوں میں جھگڑا اور فساد پیدا ہوگا)-

مَنَارُ الْحَرَمِ - وہ نشانیاں جو حضرت ابراہیمؑ نے حرم کی سرحدوں پر نصب کی تھیں-

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ صُوًى وَّ مَنَارًا - اسلام کی علامات اور نشانیاں ہیں-

كَانَ تَنُّوْرُهُمَا وَ تَنُّوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا - حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کا اور آنحضرتؐ کا ایک ہی تنور تھا (روٹی پکانے کا)-

فَذَكَرُوْا اَنْ يُّنَوِّرُوْا نَارًا - انھوں نے کہا ایک آگ سلگا دیا کریں (اس کو دیکھ کر لوگ نماز کے لئے آ جائیں)-

مِنْ كُلِّ نُوْرٍ - ہر ایک پھول سے-

اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ - میں تیرے چہرۂ مبارک کے نور کے وسیلہ سے تجھ سے مانگتا ہوں-

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ - پیغمبر اللہ کے ایک نور ہیں جن سے روشنی (ہدایت اور ایمان کی) پھیلتی ہے (اصل قصیدے میں شاعر نے سَيْفٌ کہا تھا آنحضرتؐ نے اصلاح فرما دی اور سیف کے بدلے نور بتلا دیا)-

مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَمَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ - جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے دوسرے جمعہ تک نور رہے گا-

اَلنُّوْرُ وَاللّٰهِ الْاَئِمَّةُ - (والنور الّذی انزلناہ کی تفسیر میں کہا) قسم خدا کی نور سے ائمۂ اہل بیت مراد ہیں (وہی مومنوں کے دل کو نورانی کرتے ہیں اور اللہ جن سے چاہتا ہے یہ نور روک دیتا ہے ان کے دل تاریک ہو جاتے ہیں (یہ شیعی روایت ہے)-

اَلْمِصْبَاحُ نُوْرُ الْعِلْمِ فِيْ صَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّجَاجَةُ صَدْرُ عَلِيٍّ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ فَصَارَ صَدْرُهٗ كَزُجَاجَةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ يَكَادُ الْعَالِمُ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَ - ("مشکوٰۃ فیہا مصباح" کی تفسیر میں کہا کہ) مصباح سے اس علم کا نور مراد ہے جو آنحضرتؐ کے سینے میں تھا اور زجاجہ سے حضرت علی کا سینہ مراد ہے- آنحضرتؐ نے ان کو تعلیم کیا تو ان کا سینہ زجاجہ (آئینہ) کی طرح ہو گیا (جو کچھ آنحضرتؐ کے سینہ میں تھا اس کا عکس حضرت علیؓ کے سینے میں نمایاں ہوا) اس کا تیل ایسا صاف شفاف ہے کہ آگ لگانے سے پہلے خود بخود سلگنے کو

ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی آل کا ایک عالم علم کی بات پوچھی جانے سے پہلے اس کو بیان کر دے گا-

اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- تو آسمان اور زمین کا روشن کرنے والا ہے-

قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِکُمْ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْهَا عَلٰی ظُهُوْرِکُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِالصَّلٰوةِ- جو آگ تم نے اپنی پیٹھوں پر سلگائی اٹھو اس کو نماز سے بجھاؤ (یعنی اعمال قبیحہ کی آگ کیونکہ نماز گناہوں کا کفارہ ہے)-

اَطْفِئُوْا نَائِرَةَ الضَّغَائِنِ بِاللَّحْمِ وَالثَّرِیْدِ- دل کے کینوں کو گوشت اور ثرید کھلا کر بجھا دو (یعنی دعوت اور ضیافت اور ہدیہ سے دشمنی کو مٹا دو)-

اَعْطَاكَ مِنْ جِرَابِ النُّوْرَةِ لَامِنَ الْعَیْنِ الصَّافِیَةِ- اس نے تجھ کو چونا کی تھیلی میں سے دیا نہ صاف آنکھ سے (یہ ایک مثل ہے یعنی دل کی خوشی سے نہیں دیا بلکہ اکراہ اور ناخوشی سے' ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے ایک ظالم سخت دل حاکم سے کچھ سوال کیا- اس نے چونے کا ایک تھیلا اس کے سر پر لٹکا دیا' اس کے منہ اور ناک کے سامنے جب وہ سانس لیتا تو اس کے منہ اور ناک میں چونا گھس جاتا-)

جَعَلْتَهُمْ اَعْلَامًا لِّعِبَادِكَ وَ مَنَارًا فِیْ بِلَادِكَ- تو نے اماموں کو اپنے بندوں کے لئے نشان بنایا (ان کی وجہ سے راہ پاتے ہیں) اور مینار بنایا اپنے شہروں میں-

یُرْفَعُ لَهٗ فِیْ كُلِّ بَلْدَةٍ مَّنَارٌ یَّنْظُرُ مِنْهُ اِلٰی اَعْمَالِ الْعِبَادِ- امام کے لئے ہر شہر میں ایک مینار بلند کیا جائے گا- وہاں سے بندوں کے اعمال دیکھیں گے-

ذُوالْمَنَارِ- یمن کا بادشاہ تھا- اس کا نام ابرہہ بن حارث تھا- اس کو ذوالمنار اس لئے کہتے ہیں وہ ملکوں کو جاتے وقت تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مینار بناتا جاتا تھا تاکہ لوٹتے وقت راستہ نہ بھولیں-

مَنَارَةُ الْاَذَانِ- وہ مینار جس پر چڑھ کر اذان دیتے ہیں-

تَنْوِیْرٌ- کم کرنا-

اَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ مُّزَیْنَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ یَشْكُوْ اِلَیْهِ سُوْءَ الْحَالِ فَاَعْطَاهُ ثَلٰثَةَ اَنْیَابٍ وَّقَالَ سِرْفَاِذَا قَدِمْتَ فَانْحَرْ نَاقَةً وَّلَا تُكْثِرْ فِیْ اَوَّلِ مَاتُطْعِمُهُمْ وَ نَوِّرْ- ایک شخص مزینہ قبیلہ کا اس سال حضرت عمرؓ کے پاس آیا جس سال قحط پڑا تھا اور اپنی خراب حالت کا شکوہ کرنے لگا- آپ نے اس کو تین اونٹ دیئے اور کہا جا لے جا- جب تو اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو بہت مت کھلائیو کم کھلائیو (قحط سالی میں لوگ بہت بھوکے ہو جاتے ہیں اگر ایک مرتبہ ان کو پیٹ بھر کر کھلا دو تو فوراً پانی پیتے ہی مر جاتے ہیں اس لئے کم کم کھانا ان کو دے کر پالنا چاہیے)-

نَوْسٌ- ہلنا' ہانکنا' مذبذب ہونا-

تَنْوِیْسٌ- اقامت کرنا-

اِنَاسَةٌ- حرکت دینا-

نَاوُوْسٌ- نصاریٰ کا مقبرہ اور تابوت-

اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ- زیور پہنا کر میرے دونوں کان لٹکا کر ہلا دیئے-

مَرَّ عَلَیْهِ رَجُلٌ وَّعَلَیْهِ اِزَارٌ یَّجُرُّهٗ فَقَطَعَ مَافَوْقَ الْكَعْبَیْنِ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْخُیُوْطِ نَائِسَةً عَلٰی كَعْبَیْهِ- حضرت عمرؓ کے سامنے سے ایک شخص گزرا جو ازار گھسیٹ رہا تھا (ٹخنوں سے نیچی تھی) آپ نے ٹخنوں سے جس قدر ازار بڑھی ہوئی تھی اس کو کاٹ ڈالا ٹخنوں کے اوپر کر دیا- راوی کہتے ہیں جیسے میں ان دھاگوں کو دیکھ رہا ہوں جو اس کے ٹخنوں پر ہل رہے تھے (یعنی وہ دھاگے جو کپڑا کٹنے سے نکل آتے ہیں)-

وَضَفِیْرَتَاهُ تَنُوْسَانِ عَلٰی رَاْسِهٖ- حضرت عباس کی دونوں چوٹیاں سر پر ہل رہی تھیں-

دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ وَ نَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ- میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا ان کی چوٹیوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا-

اِنَّ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ- جنوں کا ایک گروہ-

اِنَّ نَاسًا نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِ سَعْدٍ- کچھ لوگ یعنی بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے (وہ سمجھتے تھے کہ سعد ضرور ہماری رعایت کریں گے- کیونکہ زمانہ جاہلیت میں ان کے حلیف تھے لیکن حضرت سعد نے

سخت فیصلہ کیا کہ ان میں جو جوان ہیں وہ قتل کئے جائیں، بچے اور عورتیں غلام لونڈی بنائے جائیں)۔

اَبُوْ نَوَاس - مشہور شاعر تھا اس کا نام حسن بن ہانی تھا۔

نَاسٌ - جمع ہے اس کا واحد اِنْسَانٌ ہے۔

اِنَّ النَّوَاوِیْسَ شَکَتْ اِلَی اللّٰہِ شِدَّۃَ حَرِّھَا فَقَالَ لَھَا اُسْکُتِیْ فَاِنَّ مَوَاضِعَ الْقُضَاۃِ اَشَدُّ حَرًّا مِّنْکِ - نواویس (جو ایک طبقہ ہے جہنم کا) اس نے پروردگار سے سخت گرمی کی شکایت کی، حکم ہوا خاموش رہ - جہاں قاضی لوگ (جج اور منصف) رہیں گے وہ تجھ سے بھی زیادہ گرم ہے۔

نَاوُسِیَہ - شیعہ کا ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے امام جعفر صادق مرے نہیں وہی مہدی ہیں - زوزنی نے کہا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ زمین پھٹ کر قبر سے نکلیں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

نَوْشٌ - لینا، طلب کرنا، چلنا، جلدی اٹھ کھڑا ہونا، پہنچانا۔

مُنَاوَشَۃٌ - ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

تَنَوُّشٌ - پونچھنا۔

تَنَاوُشٌ - لوٹنا، مراجعت کرنا۔

یَقُوْلُ اللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ نَوِّشِ الْعُلَمَاءَ الْیَوْمَ فِیْ ضِیَافَتِیْ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمدؐ! آج کے دن جو میں عالموں کی ضیافت کروں گا اس کی خبر پہلے سے ان کو دے دے۔

اَلْوَصِیَّۃُ نَوْشٌ بِالْمَعْرُوْفِ - وصیت کیا ہے دستور کے موافق کچھ لینا (یہ نہیں کہ وارثوں کو محروم کر کے سارا مال الفتوں میں اڑا دینا - عرب لوگ کہتے ہیں نَاشَہٗ یَنُوْشُہٗ - اس کو لے لیا۔

ظَلَّتْ سُیُوْفُ بَنِیْ اَبِیْہِ تَنُوْشُہٗ
لِلّٰہِ اَرْحَامٌ ھُنَاکَ تُشَقَّقُ

اس کے باپ کے بیٹوں کی تلواریں اس کو پکڑتی ہیں تعجب ہے کہ ناطے رشتے وہاں توڑے جاتے ہیں۔

کُنْتُ اُنَاوِشُھُمْ وَاُھَاوِشُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ - میں تو جاہلیت کے زمانے میں ان سے مڈبھیڑ کرتا تھا: ان سے لڑتا تھا۔

مُنَاوَشَۃٌ - ایک دوسرے کے قریب ہونا، پکڑا پکڑی کرنا۔

لَمَّا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَیْرِ نَاشَتْ بِہٖ امْرَاَتُہٗ وَبَکَتْ فَبَکَتْ جَوَارِیْھَا - جب عبدالملک بن مروان نے مصعب بن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے نکلنا چاہا تو اس کی بیوی اس سے لٹک گئی اور رونے لگی، اس کی چھوکریاں بھی سب رو دیں۔

فَانْتَاشَ الدِّیْنَ بِنَعْشِہٖ - دین کو گڑھوں میں سے نکالا اس کو چھڑایا کھڑا کیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

نَوْصٌ - پیچھے ہٹ جانا، بھاگ جانا، جدا ہو جانا۔

مَنَاصٌ اور نُوَیْصٌ اور نِیَاصَۃٌ اور نَوْصٌ اور نَوَصَانٌ - ہلنا، حرکت کرنا۔

مُنَاوَصَۃٌ - ایک دوسرے کے نزدیک ہونا۔

اِنَاصَۃٌ - ارادہ کرنا۔

اِسْتِنَاصَۃٌ - ہلانا، ہلکا سمجھ کر لے جانا۔

مَنَاص - پیچھے ہٹنے یا بھاگ جانے کا موقع۔

اَلْاٰنَ لَامَنَاصَ وَلَا خَلَاصَ - اب نہ بھاگنے کا موقع ہے نہ چھٹکارے (رہائی) کا۔

نَوْطٌ یا نِیَاطٌ - لٹکانا، دور ہونا، اپنی رائے سے ایک کام کرنا نہ کہ مشورے سے۔

تَنْوِیْطٌ - لٹکانا (جیسے اِنَاطَۃٌ ہے اور اِنْتِیَاطٌ ہے)۔

اَھْدَوْا لَہٗ نَوْطًا مِّنْ تَعْضُوْضٍ - ایک تھیلہ ہے سیاہ کھجور کا (جو بہت شیریں ہوتی ہے) آپ کو تحفہ بھیجا (عرب لوگ سیاہ کھجور کو سرخ کھجور سے زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ سیاہ کھجور میں شیرینی زیادہ ہوتی ہے اور نفخ نہیں کرتی - سرخ کھجور ذرا نفخ کرتی ہے)۔

اَطْعِمْنَا مِنْ بَقِیَّۃِ الْقَوْسِ الَّذِیْ فِیْ نَوْطِکَ - تمہارے تھیلے میں جو کھجور نیچے رہ گئی ہے اس میں سے ہم کو کھلاؤ۔

اِجْعَلْ لَّنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ - یا رسول اللہ مشرکوں کا جیسا ایک درخت ہے اس کا نام انواط ہے ویسا ایک درخت ہمارے لئے بھی مقرر کر دیجئے (مشرک اس درخت پر اپنے کپڑے لٹکاتے، اس کے گرد جھکا کرتے اس کی تعظیم کرتے ہند کے مشرک

اب تک پیپل کے درخت کی تعظیم کرتے ہیں)۔

اِنَّهٗ اُتِيَ بِمَالٍ كَثِيْرٍ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَحْسِبُكُمْ قَدْ اَهْلَكْتُمُ النَّاسَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَخَذْنَاهُ اِلَّا عَفْوًا بِلَاسَوْطٍ وَّلَا نَوْطٍ۔ حضرت عمرؓ کے پاس بہت سا مال لے کر آئے (یعنی آپ کے عامل اور تحصیل دار) انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں تم نے لوگوں کو تباہ کر دیا (ان کو لوٹ لیا) لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو یہ مال آسانی کے ساتھ تحصیل کر کے لائے ہیں (مالکان مال نے اپنی خوشی اور رضامندی سے دیا ہے) نہ ہم نے ان کو مارا نہ لٹکایا (کوئی جبر نہیں کیا)۔

اَلْمُتَعَلِّقُ بِهَا كَالنَّوْطِ الْمُذَبْذَبِ۔ دنیا سے لٹکا ہوا جیسے پیالہ وغیرہ جو اونٹ کے زین سے لٹکا دیتے ہیں وہ ہمیشہ ہلتا رہتا ہے۔

اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آج کی رات ایک نیک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرتؐ سے لٹکے ہوئے ہیں (آپ سے جڑے ہوئے ہیں)۔

بَعِيْرٌ لَهٗ قَدْ نِيْطَ۔ ان کے ایک اونٹ کو پیٹ میں غدود ہو گیا۔

نَوْطٌ۔ وہ غدود جو اونٹ کے پیٹ میں ہو جاتا ہے وہ مر جاتا ہے اس کو نَوْطَةٌ بھی کہتے ہیں۔

نَوْقٌ۔ چربی کو گوشت سے الگ کرنا۔

تَنْوِيْقٌ۔ رام کرنا، پیوند کرنا۔

اِنْيَاقٌ۔ خوش لگنا۔

تَنَيُّقٌ اور تَنَوُّقٌ۔ اچھا کرنا، مضبوط کرنا، مبالغہ کرنا۔

اِنْتِيَاقٌ۔ صاف کرنا۔

اِسْتِنْوَاقٌ۔ ناقہ سے مشابہ ہونا۔

اِنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَهٗ عَلٰى جَمَلٍ قَدْ نَوَّقَهٗ وَخَيَّسَهٗ۔ یک شخص آنحضرتؐ کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہو کر چلا جس کو س نے رام کیا تھا اور اونٹنی کی طرح غریب بنا دیا تھا۔

وَهِيَ نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ۔ وہ توسدھائی ہوئی اونٹنی ہے۔

فَوَجَدَ اَيْنُقَهٗ۔ اس نے اپنی اونٹنیوں کو پایا۔ (یہ جمع ہے "ناقہ" کی)۔

اِعْمَلْ طَعَامًا وَّ تَنَوَّقْ فِيْهِ۔ کھانا تیار کر اور عمدہ تیار کر (یعنی درستی سے بامزہ پکا)۔

تَنَوَّقُوْا بِاَكْفَانِكُمْ فَاِنَّكُمْ تُبْعَثُوْنَ بِهَا۔ اپنے کفنوں کو اچھا کرو کیونکہ تم (قیامت کے دن) ان ہی میں اٹھو گے (یعنی پہلے تو ننگ دھڑنگ اٹھو گے۔ پھر تمہارے کفن تم کو پہنائے جائیں گے۔ اچھا کرنے سے یہ مطلب ہے کہ سفید اور صاف پاک کپڑا ہو نہ یہ کہ ریشمی ہو یا چاندی اور سونا اس میں لگا ہو)۔

نَوْكٌ۔ حماقت۔

نَوْكٌ اور نَوَاكٌ اور نَوَاكَةٌ۔ احمق ہونا (جیسے اِسْتِنْوَاكٌ ہے)۔

اَنْوَكُ۔ احمق مرد۔

نَوْكَاءُ یا نَوْكٰى۔ احمق عورت۔

اِنَّ قُصَّاصَكُمْ نَوْكٰى۔ تمہارے وعظ سنانے والے قصہ خواں احمق ہوں (صحیح روایتیں اور حدیثیں چھوڑ کر جھوٹی نقلیں اور حکایتیں سناتے ہیں)۔

اَلْاِتِّكَالُ عَلَى الْاَمَانِيِّ بَضَائِعُ النَّوْكٰى۔ آرزوؤں پر بھروسہ رکھنا اور اعمال خیر میں قصور کرنا احمقوں کی پونجیاں (سرمایے) ہیں (جیسے بعض بیوقوف کہا کرتے ہیں۔ اجی اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے سب گناہ بخش دے گا اور فرائض اور عبادات ترک کر دیتے ہیں)۔

وَدَاءُ النَّوْكِ لَيْسَ لَهٗ دَوَاءٌ۔ حماقت کی بیماری کی کوئی دوا نہیں ہے۔

نَوْلٌ۔ دینا، وقت آ جانا۔

نَيْلٌ اور نَائِلٌ۔ دینے والا ہونا۔

تَنْوِيْلٌ۔ بخشش دینا۔

مُنَاوَلَةٌ۔ دینا (جیسے اِنَالَةٌ ہے)۔

تَنَاوُلٌ۔ لے لینا۔

نَوَالٌ۔ عطا۔

نَائِلَةُ۔ ایک بت تھا مکہ میں۔

حَمَلُوْهُمَا فِي السَّفِيْنَةِ بِغَيْرِ نَوْلٍ۔ کرایہ لئے بغیر ان

کو کشتی میں سوار کر لیا (یعنی حضرت موسیٰ اور خضرؑ کو)۔

مَانَوْلُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اَن یَّقُوْلَ غَیْرَ الصَّوَابِ اَوْ اَنْ یَّقُوْلَ مَالَا یَعْلَمُ- مسلمان کا یہ شیوہ نہیں کہ ٹھیک اور سچی بات کے سوا اور کچھ کہے یا وہ بات کہے جو اس کو معلوم نہیں ہے (خواہ مخواہ اپنا علم جتانے کو ہمارے بزرگوں کا یہ دستور تھا کہ جو مسئلہ اچھی طرح معلوم نہ ہوتا تو صاف کہہ دیتے لا ادری میں نہیں جانتا- ایسا کہنے میں بالکل نہ شرماتے)۔

مَانَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا- تیرا یہ منصب نہیں کہ ایسا کرے-

فَكَاَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ- معاذ نے اس کو برا کہا- (اس پر طعنہ کیا کہ وہ منافق ہے)۔

فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ- اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا- لوگوں نے اس کو برا بھلا کہنا شروع کیا- (للکارا خفا ہوئے)۔

فَتَنَاوَلْتُهُ فَاَخَذْتُهُ- میں نے ادھر ہاتھ بڑھایا اس کو لے لیا-

يُنَاوِلُهَا- دیتا ہے-

تَنَاوَلَهَا- ہاتھ بڑھا کر لے لیا-

حَتّٰى لَوْتَنَا وَلْتُ مِنْهُ عِقْدًا- اگر میں اس سے ایک ہار لینے کو ہاتھ بڑھاتا-

نَاوِلِيْهَا- اس کو اٹھا کر دے-

نَاوِلِيْنِى الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ- ذرا ہاتھ بڑھا کر سجدہ گاہ مسجد میں سے لے لے-

مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فَنَوْلُهٗ لَايَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَّجْهَلُ عَلَيْهِ- جو شخص قرآن کو یاد کرے تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ اگر کوئی اس سے جہالت کرے تو وہ اس سے جہالت نہ کرے (نرمی سے علیحدہ ہو جائے)۔

تَنَاوَلَ الرَّبَّ- اللہ کی ذات میں گفتگو کی-

اَنِلْ مِمَّا اَنَا لَكَ اللّٰهُ- اللہ نے جو تجھ کو دیا ہے تو بھی اس میں سے لوگوں کو دے (خیرات کر)۔

نَوْمٌ یا نِيَامٌ- سو جانا' سونے میں غالب آنا' اونگھنا' سست ہونا' ساکن ہونا' بجھ جانا' تھم جانا' پرانا ہونا' تواضع کرنا' مر جانا' غفلت کرنا-

تَنْوِيْمٌ- سلانا' مار ڈالنا' سوتا ہوا پانا-

تَنَوُّمٌ- احتلام ہونا-

تَنَاوُمٌ- اپنے آپ کو جھوٹ موٹ سوتا ہوا بنانا جیسے اِسْتِنَامَةٌ ہے-

اَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا تَقْرَأُهٗ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ- میں نے تجھ پر ایک کتاب اتاری جس کو تو سوتے اور جاگتے ہر وقت پڑھتا رہ-

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَنَائِمًا- نماز کھڑے ہو کر پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ' اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹ کر پڑھ (غرض نماز کسی حال میں معاف نہیں ہے جب تک ہوش و حواس رہیں- اگر تلوار چل رہی ہو اور گھوڑے پر سوار ہو تو اشارے سے گھوڑے ہی پر پڑھ لے- خطابی نے کہا اگر یہ روایت جو آگے آتی ہے صحیح ہو تو نفل نماز لیٹ کر بھی پڑھنا جائز ہوگا جیسے بیٹھ کر نفل پڑھنا درست ہے)۔

مَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ- جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا-

اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْنَامَ- (آنحضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا جب انھوں نے صبح کی اذان وقت سے پہلے دے دی تھی) اب یہ پکار دو کہ بندہ سو گیا تھا (نیند سے اٹھا تو سمجھا کہ صبح ہو گئی' غلطی سے اذان دے دی)۔

فَنَوَّمُوْا- وہ خوب سو گئے-

فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَانَوْمَانُ- جب صبح ہو گئی تو آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا- ارے بڑے سونے والے اٹھ-

اَيُّهَا النُّوَّمُ- اے سونے والے (نُوَّم بمعنی نَائِم کے ہے- جیسے کہتے ہیں رَجُلٌ صَوْمٌ بمعنی صَائِمٌ یعنی روزہ دار مرد)۔

خَيْرُ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ- (حضرت علیؓ نے اخیر زمانہ کے فتنوں اور فسادات کا ذکر کیا تو کہا) اس زمانہ میں بہتر وہ مسلمان ہوگا جو گمنام ہو- (ایک گوشۂ عافیت میں

بیٹھا ہو کسی معاملے میں دخل نہ دے فتنوں سے الگ رہے- بعض نے کہا نُوَمَہ بہ فتحہ واؤ بہت سونے والا اور گمنام شخص کو نُوْمَہ بہ سکون واؤ کہیں گے)-

اِنَّهٗ قَالَ لِعَلِیٍّ مَا النُّوَمَةُ قَالَ الَّذِی یَسْكُتُ فِی الْفِتْنَةِ لَا یَبْدُوْ مِنْهُ شَیْءٌ- ابن عباس نے حضرت علیؓ سے پوچھا نُوَمَہ کون شخص ہے؟ انھوں نے کہا جو شخص فتنہ کے وقت خاموش رہے اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو-

اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ وَرُوِیَ كُلُّ نُوَمَةٍ- بہشت میں زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) بھولے کہے جاتے ہیں (سادہ دل نادان) ایک روایت میں یوں ہے ہر ایک گمنام فتنوں سے الگ رہنے والا-

نُوَمَةٌ- بفتحہ نون- بہت سونے والا-

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلَی الْمَنَامَةِ- آنحضرتؐ میرے پاس آئے اس وقت میں دوکان پر تھا جس پر سوتے ہیں (دوسرے محل پر مَنَامَہ کہتے ہیں چادر کو جو سوتے وقت اوڑھتے ہیں)-

فَمَا اَشْرَفَ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ- اس دن جو کوئی سامنے آیا اس کو سلا دیا (مار ڈالا)-

اِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَاَنِیْمُوْهُمْ- جب تم ان خارجیوں کو دیکھو ان کو سلا دو (مار ڈالو- اسی نسبت سے تلوار کو مُنِیْم کہتے ہیں یعنی سلا دینے والی)-

بَیْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَالْیَقْظَانِ- ایک بار ایسا ہوا میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا' (یعنی پورا غافل نہیں سویا تھا نہ بالکل ہوشیار تھا- یہ معراج کا ذکر ہے- اکثر علماء کہتے ہیں کہ معراج بیداری میں بدن سمیت ہوئی تو شاید یہ ابتداء کا ذکر ہوگا پھر آپ جاگ گئے ہوں گے یا یہ کہ معراج کئی بار ہوئی' ایک بار سوتے میں ایک بار جاگتے میں اور یہ اس کا بیان ہو جو سوتے میں ہوئی تھی)-

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ- ایک بار میں سو رہا تھا (اس سے اس شخص نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے معراج خواب میں ہوئی تھی- لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ معراج کئی بار ہوئی جیسے اوپر بیان ہوا)-

نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ- عورتیں بچے سو گئے (جو عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے)-

لَا یَنَامُ قَلْبِیْ- میرا دل نہیں سوتا (لیکن آنکھ سو جاتی ہے- یہ بعض اوقات کا ذکر ہے بعض اوقات میں دل بھی غافل ہو جاتا تھا جیسے اس دن جس دن سورج نکل آیا اور آپ کی آنکھ نہ کھلی نماز فوت ہوگئی- مگر بعض کہتے ہیں کہ دل آپ کا اس دن بھی سوتا نہ تھا لیکن سورج کی طرف متوجہ نہ تھا)-

تُوُفِّیَ فِیْ نَوْمَةٍ نَامَهَا- ایک نیند میں انھوں نے انتقال کیا تو وصیت نہ کر سکے-

لِتَنَمْ عَیْنُكَ- تمہاری آنکھ سوتی رہے-

لَا یَنَامُ قَلْبُهٗ- اس کا دل نہیں سوتا- (یہ دجال کا حال ہے اور پیغمبر ﷺ کی بھی یہ صفت تھی)-

عَلَّمَهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ- اللہ نے اس کو قرآن سکھایا لیکن وہ اس سے غافل رہا (اس کی تلاوت نہ کی' اس میں جو احکام ہیں ان کو بجا نہ لایا اور جو نواہی ہیں ان سے باز نہ رہا- نام عنہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس نے تہجد میں قرآن نہیں پڑھا کیونکہ تہجد فرض نہیں ہے اور امام بخاریؒ کی روایت میں یوں ہے- پھر وہ قرآن کو چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز نہ پڑھ کر سوتا رہتا ہے)-

فَلَا نَامَتْ عَیْنَاهُ- خدا کرے اس کی آنکھیں نہ لگیں (اس کو نیند نہ آئے' اس پر یہ بددعا کی)-

مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا- دوزخ کی طرح میں نے نہیں دیکھا اس سے بھاگنے والا غافل ہو رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ دوزخ ایسی سخت آفت ہے کہ معاذ اللہ' چاہئے تھا کہ اس سے بھاگنے والا دل توڑ کر بھاگتا' گناہوں سے پرہیز کرتا ہے مگر الٹا یہ ہے کہ دوزخ سے بھاگنے والا غافل ہو رہا ہے' مزے سے بیٹھا عیش کر رہا ہے)-

اِنَّهٗ لَنَائِمٌ وَّقِیْلَ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمٌ وَّالْقَلْبُ یَقْظَانُ- (شب معراج میں جب فرشتے آنحضرتؐ کے پاس آئے تو ان میں سے ایک نے کہا) وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا نہیں ان کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل بیدار ہے-

لَا یَنَامُ قَلْبُهٗ- دجال کا دل نہ سوئے گا (شیطانی افکار کا اس

پر ایسا غلبہ ہوگا - جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا فیضان الٰہی کے غلبے اور رحمانی برکات اور وحی اور الہام کے متواتر آنے سے)-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً - آنحضرت کو نہانے کی حاجت ہوتی تھی پھر آپ بغیر نہائے سو جاتے -

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَنَامَ - آنحضرتؐ رات کو اٹھ کر حاجت کے لیے گئے پھر منہ ہاتھ دھو کر سو رہے (پورا وضو نہیں کیا کیونکہ یہ دھونا صرف صفائی اور نظامت کے لئے تھا نہ نماز کے لئے)

أَنَامُ حَتّٰى أُصْبِحَ - میں صبح تک سوتا رہتا ہوں -

اِنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ قَالَ ضَعْهُ فِيْ اَذَانِكَ - موذن حضرت عمر کے پاس آیا (آپ کو جگانے کے لئے) اور کہنے لگا "الصلوۃ خیرٌ من النوم" حضرت عمرؓ نے کہا یہ کلمہ اذان میں کہا کر (اذان کے باہر اس کا موقع نہیں)-

نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ - عالم کا سونا بھی عبادت ہے -

طُوْبٰى لِعَبْدٍ نُّوْمَةٍ لَّا يُؤْبَهُ لَهٗ - مبارک ہے وہ گمنام ناتوان بندہ جس کی کوئی پرواہ نہ کرے -

خَيْرُ اَهْلِ الزَّمَانِ كُلِّهٖ نُوْمَةٌ اُولٰئِكَ اَئِمَّةُ الْهُدٰى مَصَابِيْحُ الْعِلْمِ لَيْسُوْا بِالْعُجُلِ وَالْمَذَابِيْعِ الْبُذُرِ - بہتر سارے زمانے میں وہ لوگ ہیں جو ایک گوشہ میں رہتے ہوں گمنام ہوں' یہی لوگ ہدایت کے پیشوا اور علم کے چراغ ہیں (باقی ناموری اور شہرت چاہنے والے دنیا دار گمراہ ہیں وہ دوسروں کو کیا رہنمائی کریں گے) وہ جلد باز اور پیٹ کے ہلکے (بات کو مشہور کرنے والے) اور فوراً جواب دینے والے نہیں ہیں (بلکہ سوچ سمجھ کر جواب دیتے ہیں)-

لَا يَزَالُ الْمَنَامُ طَائِرًا حَتّٰى يُقَصَّ فَاِذَا قُصَّ وَقَعَ - خواب ہمیشہ اڑتا رہتا ہے جب تک بیان نہیں کیا جاتا - جب بیان کیا جاتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے - (اس لئے مکروہ خواب کو بیان نہیں کرنا چاہئے)-

اَلْمَنَامُ يَا الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ اِذَا عُبِّرَ وَقَعَ - خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے (یعنی معلق اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا) جب اس کی تعبیر دی جائے تو گر پڑتا ہے (تعبیر کے موافق اس کا ظہور ہوتا ہے)-

اَلنَّوْمُ اَرْبَعَةٌ نَوْمُ الْاَنْبِيَاءِ عَلٰى اَقْفِيَتِهِمْ وَ نَوْمُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى اَيْمَانِهِمْ وَنَوْمُ الْكُفَّارِ عَلٰى يَسَارِهِمْ وَ نَوْمُ الشَّيَاطِيْنِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ - سونے کے چار وضع ہیں ایک پیغمبروں کا سونا وہ چت سوتے ہیں دوسرے مومنوں کا وہ داہنی کروٹ پر سوتے ہیں تیسرے کافروں کا سونا وہ بائیں کروٹ پر سوتے ہیں چوتھے شیطانوں کا سونا وہ اوندھے منہ کے بل سوتے ہیں -

نُوْنٌ - مچھلی' دوات (اس کی جمع نِيْنَانٌ اور اَنْوَانٌ ہے) اور تلوار کی دھار -

ذُو النُّوْنِ - حضرت یونسؑ پیغمبر کا لقب ہے -

تَنْوِيْنٌ - نون لکھنا' لفظ کے آخر میں نون لگانا -

خُذْ نُوْنًا مَيِّتًا - ایک مری ہوئی مچھلی لے لے -

اِدَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ هُوَ بَالَامُ وَالنُّوْنُ - بہشت والوں کا سالن بالام اور مچھلی ہوگا (بالام کا بیان کتاب الباء میں گزر چکا)-

يَعْلَمُ اِخْتِلَافَ النِّيْنَانِ فِي الْبِحَارِ الْغَامِرَاتِ - مچھلیوں کا آنا جانا گہرے سمندروں میں جانتا ہے -

اِنَّهٗ رَاٰى صَبِيًّا مَلِيْحًا فَقَالَ دَسِّمُوْا نُوْنَتَهٗ كَيْلَا تُصِيْبَهُ الْعَيْنُ - حضرت عثمانؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو کہنے لگے اس کے ٹھوڑی کے نیچے کالک لگا دو تاکہ اس کو نظر نہ لگے -

كَبِدُ النُّوْنِ - مچھلی کا جگر -

ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ وَالشَّمْسُ - مچھلی اور سورج نے شراب کو ذبح کر ڈالا (یعنی اگر شراب میں مچھلی اور نمک ڈال دیں پھر اس کو دھوپ میں رکھ دیں تو وہ حلال ہو جائے گا کیونکہ مچھلی اور نمک ڈالنے سے شراب مر جاتی ہے اس کا نشہ جاتا رہتا ہے - بعض نے یوں معنی کئے ہیں کہ مچھلی کو دھوپ میں سکھا کر کھانا شراب سے بڑھ کر قوت دیتا ہے گویا اس نے شراب کو ذبح کر ڈالا -

مترجم: کہتا ہے اس روایت سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ شراب نجس نہیں گو حرام ہے اور اس وجہ سے جو دوائیں اسپرٹ میں بنائی جاتی ہیں ان کا استعمال درست ہے اسی طرح انگریزی سنٹ اور لونڈروں کا لگانا درست ہے- اہل حدیث کے بڑے عالم مفتی محمد عبدہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے)-

لَایُنَوِّنُ اَحَدٌ-قل ھواللہ میں اَحَد کے بعد نون نہ لگائے بلکہ اَللّٰہُ الصَّمد سے ملا دے-

ذُوالنُّوْنِ مِصْرِیْ- بڑے اولیاء اللہ میں سے ہیں اصل میں نوبہ کے رہنے والے تھے ۲۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی-

نَوْہٌ- بلند ہونا، سر اٹھا کر آواز کرنا، انکار کرنا، چھوڑ دینا، بیزار ہونا-

تَنْوِیْہٌ-تعظیم کرنا، تعریف کرنا-

تَنَوُّہٌ-بلند ہونا-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ نَوَّہَ الْعَرَبَ- (حضرت عمرؓ نے کہا) میں پہلا شخص ہوں جس نے عربوں کی شان بڑھائی (ان میں دفتر قائم کیا تہذیب پھیلائی)-

نَوًی- قصد کرنا، عزم کرنا، حفاظت کرنا، نقل مکان کرنا، گٹھلی پھینک دینا-

نَیٌّ اور نَوَایَۃٌ-موٹا ہونا-

نِیَّۃٌ اور نَوًی- دور ہو جانا-

تَنْوِیَۃٌ-پوری کرنا، گٹھلی پڑنا، گٹھلی پھینک دینا-

مُنَاوَاۃٌ-دشمنی کرنا-

اِنْوَاءٌ-دور ہونا-

تَنَوِّیْ اور اِنْتِوَاءٌ-قصد کرنا-

نَوٰی-ایک موضع ہے شام میں اس کے متوطن شیخ الاسلام نووی تھے جنھوں نے صحیح مسلم کی شرح کی ہے-

تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ- میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونا ٹھہرا کر نکاح کیا (جس کی قیمت پانچ درہم ہوتے ہیں-بعض نے کہا نَوَاۃ پانچ درہم کو کہتے ہیں بہر حال اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دس درہم سے کم مہر نہیں ہو سکتا)-

اِنَّہٗ اَوْدَعَ الْمُطْعِمَ بْنَ عَدِیٍّ جُبْجُبَۃً فِیْھَا نَوًی مِنْ ذَھَبٍ-انھوں نے مطعم بن عدی کے پاس چمڑے کی ایک زنبیل میں سونے کے چند ٹکڑے امانت رکھائے (ہر ٹکڑے کا وزن پانچ درہم تھا)-

اِنَّہٗ لَقَطَ نَوَیَاتٍ مِّنَ الطَّرِیْقِ فَاَمْسَکَھَا بِیَدِہٖ حَتّٰی مَرَّ بِدَارِ قَوْمٍ فَاَلْقَاھَا فِیْھَا قَالَ تَاْکُلُہٗ دَاجِنَتُھُمْ-حضرت عمرؓ نے راستہ میں سے کھجور کی چند گٹھلیاں چنیں پھر ایک گھر پر سے گزرے وہ گٹھلیاں اس گھر میں ڈال دیں اور کہنے لگے ان کے پلے ہوئے جانور اس کو کھالیں گے-

اَنْقُلُ النَّوٰی مِنْ اَرْضِ الزُّبَیْرِ- میں زبیر کی زمین سے گٹھلیاں چن لاتا (معلوم ہوا کہ حقیر اور بے قیمت چیز کا چن لینا درست ہے جیسے گٹھلی یا کوڑی یا گیہوں کی بالی جو راستے میں پڑی ہو یا کپڑے کا پرانا چیتھڑا)-

فَجَاءَ ذُوالنَّوَاۃِ بِنَوَاہُ-گٹھلی والا اپنی گٹھلی لے کر آیا-

اَلَا یَاحَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ-حمزہ! ان بڑی عمر والی موٹی اونٹنیوں کی طرف اٹھو-

رَجُلٌ رَبَطَھَا رِیَاءً وَّ نِوَاءً-جس نے ریا اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کرنے کی نیت سے گھوڑے باندھے-

وَمَنْ یَنْوِی الدُّنْیَا تُعْجِزْہُ- جو شخص دنیا کمانے میں (بہت) کوشش کرے گا اس کو دنیا عاجز کر دے گی (کبھی اس کی مراد پوری نہ ہوگی، دنیا اس سے بھاگتی چلی جائے گی، اس سے نفرت کرو تو پھر لپٹ لپٹ کر آتی ہے)-

اِنَّھَا تَنْتَوِیْ حَیْثُ انْتَوٰی اَھْلُھَا-وہ گھر بدل کر وہاں چلی جائے جہاں اس کے لوگ رہتے ہیں-

یُبْعَثُ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ- ہر شخص کا حشر اپنی نیت کے موافق ہوگا (لیکن دنیا میں جب خدا کا عذاب آتا ہے تو بروں کے ساتھ اچھے بھی پس جاتے ہیں)-

وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ- ہجرت تو اب (فرض) نہیں رہی (یعنی فتح مکہ کے بعد) لیکن جہاد اور جہاد کی نیت قیامت تک باقی ہے-

بابُ النّون مع الهاء

نَهْأٌ- بھر جانا' کچا رہنا (جیسے نَهَائَةٌ اور نُهُوْئَةٌ اور نُهُوْءٌ اور نُهَاوَةٌ ہے)-

اِنْهَاءٌ- نہ پکانا' کچا رکھنا' مضبوط نہ کرنا-

نَهْبٌ- لے لینا' لوٹ لینا' برا بھلا کہنا' کونچ پکڑنا-

مُنَاهَبَةٌ- لوٹ لینا' برا بھلا کہنا-

اِنْهَابٌ- لٹا دینا-

اِنْتِهَابٌ- لوٹنا-

وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ- کوئی شخص جب قیمت دار مال کو لوٹے کہ لوگ اس طرف نگاہیں اٹھائیں' مومن نہیں ہوسکتا (کیونکہ ایسی لوٹ ایمان دار کا کام نہیں نگاہیں اٹھائیں یعنی لوگ دیکھیں مگر عاجز ہوں' اس لٹیرے کو دفع نہ کر سکتے ہوں)-

نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ- لوٹنے سے منع فرمایا (یعنی مسلمان کا مال لوٹنے سے یا مشترک مال کو لوٹنے سے لیکن حربی کافروں کا مال لوٹنا درست ہے- کذا فی مجمع البحار)-

فَاُتِيَ بِنَهْبٍ- لوٹ کا مال آپ کے پاس لایا گیا-

اِنَّهٗ نُثِرَ شَيْءٌ فِيْ اِمْلَاكٍ فَلَمْ يَاْخُذُوْهُ فَقَالَ مَالَكُمْ لَاتَنْتَهِبُوْنَ قَالُوْا اَوَ لَيْسَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ النُّهْبٰى فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ نُهْبَى الْعَسَاكِرِ فَانْتَهِبُوْا- ایسا ہی ہوا ایک شادی میں کچھ میوہ یا مٹھائی یا حلوہ پھینکا گیا- لیکن صحابہؓ نے اس کو نہیں لیا- تب آنحضرتؐ نے پوچھا لوٹتے کیوں نہیں- انھوں نے عرض کیا آپ نے لوٹنے سے منع فرمایا ہے- تب آپ نے فرمایا میں نے تو اس لوٹ سے منع کیا ہے جو فوج والے کیا کرتے ہیں (غریبوں کا مال لوٹ لیتے ہیں)- آخر صحابہؓ نے اس کو لوٹا-

مترجم: کہتا ہے مجھ کو معلوم نہیں اس حدیث کی سند کیسی ہے بعض نے تو اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایک مدت تک میرا اور میرے مشائخ کا یہ خیال تھا کہ شادی میں چھوارے اور شکر پارے وغیرہ کا لٹانا اچھا نہیں بلکہ تقسیم کر دینا چاہئے کیونکہ صحیح حدیث میں لوٹنے کی ممانعت آئی ہے- لیکن اگر یہ روایت ثابت ہو تب تو شادی وغیرہ میں لوٹنے میں قباحت نہیں ہے اور عموماً لوگوں کا عمل شادی میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل ضرور ہوگی- واللہ اعلم)-

اَحْرَزْتُ نَهْبِيْ وَ اَبْتَغِي النَّوَافِلَ- میں نے اپنے لوٹ کے مال کو محفوظ کر دیا اور نفل پڑھنا چاہتا ہوں (یہاں لوٹ کے مال سے وتر مراد ہیں یعنی اس خیال سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے میں نے وتر پڑھ لئے لیکن اگر آنکھ کھلے گی تو اس کو نفل کر دوں گا)-

اَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ- (عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کو یہ شعر سنایا) آپ میرا اور میرے گھوڑے عبید کا لوٹا ہوا مال عیینہ اور اقرع کو دلاتے ہیں)-

وَكَانَتْ نِهَابًا تَلَافَيْتُهَا بِكَرِّيْ عَلَى الْمُهْرِ بِالْاَجْرَعِ- وہ تو ایسی لوٹ کا مال تھا جس کو میں نے کشادہ میدان میں بچھیرے پر سوار ہو کر حملہ کر کے حاصل کیا تھا-

نُهْبُرَةٌ یا نُهْبُوْرٌ یا نُهْبُوْرَةٌ- ہلاکت کا مقام' بلند ٹیلہ' گڑھا-

لَاتُزَوِّجَنَّ نَهْبَرَةً- لمبی دبلی عورت سے نکاح مت کر یا مریل عورت سے (جو بیمار قریب بہ ہلاکت ہو)-

مَنْ اَصَابَ مَالًا مِّنْ مَّهَاوِشَ اَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِيْ نَهَابِرَ- جو شخص ظلم اور جبر اور چوری (حرام ذریعوں) سے روپیہ کمائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکت کے مقاموں میں لے جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں غَشِيَتْ بِيَ النَّهَابِيْرُ مجھ کو تہلکوں نے گھیر لیا تھا نہایہ میں ہے کہ نَهْبَرَہ اصل میں ریتی کے پہاڑ کو کہتے ہیں جس پر چڑھنا دشوار ہو)-

رَكِبْتَ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ نَهَابِيْرَ مِنَ الْاُمُوْرِ فَرَكِبُوْهَا مِنْكَ وَمِلْتَ بِهِمْ فَمَالُوْا بِكَ اِعْدِلْ اَوْ اِعْتَزِلْ- (حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم نے اس امت کے لوگوں کو دشوار اور سخت کاموں پر سوار کیا انھوں نے بھی تم کو سختی پر چڑھایا اور تم نے ان کو جھکایا انھوں نے تم کو جھکایا اب یا انصاف سے کام کرو نہیں تو خلافت سے الگ ہو جاؤ-

نَهِيْتٌ یا نُهَاتٌ- آواز کرنا-

اُرِيْتُ الشَّيْطَانَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْهِتُ كَمَا يَنْهِتُ الْقِرْدُ- مجھ کو شیطان دکھلایا گیا- میں نے دیکھا وہ بندر کی سی آواز نکالتا ہے-

نَهِيْت- جو آواز سینہ سے نکلے-

نَهْجٌ- دم چڑھنا، پرانا کرنا، کھول دینا، واضح کرنا (جیسے نُهُوْجٌ ہے) چلنا، پرانا ہونا-

اِنْهَاجٌ- کھل جانا، واضح ہونا، پرانا کرنا، پرانا ہونا-

اِنْتِهَاجٌ- چلنا-

اِسْتِنْهَاجٌ- راستہ پر جانا، دوسرے کے طریق پر چلنا-

نَهَجٌ- دم چڑھنا-

مَنْهَجٌ اور مِنْهَاجٌ- کھلا ہوا راستہ-

فَنَهَجَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضٰى- ان کا دم آنحضرتؐ کے سامنے چڑھنے لگا یہاں تک کہ گزر گئے (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْهَجْتُ الدَّابَّةَ میں نے جانور کو اتنا چلایا کہ اس کی سانس پھول گئی)-

رَاٰى رَجُلًا يَنْهَجُ- ایک شخص کو دیکھا اس کا دم چڑھ رہا تھا (یعنی موٹاپے سے ہانپ رہا تھا)-

فَضَرَبَهٗ حَتّٰى اُنْهِجَ- ان کو مارا یہاں تک کہ ان کا دم چڑھنے لگا-

فَقَادَنِيْ وَ اِنِّيْ لَاَنْهَجُ- مجھ کو کھینچ کر چلایا اور میری سانس پھول رہی تھی-

لَمْ يَمُتْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَرَكَكُمْ عَلٰى طَرِيْقٍ نَّاهِجَةٍ- آنحضرتؐ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک تم کو ایک کھلے راستہ پر نہیں لگا دیا (یعنی تم کو طریق مستقیم پر لگا کر آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو جو طریق آنحضرتؐ اور صحابہ کا تھا وہی مستقیم ہے اور باقی سب کج اور خراب)-

نَهْجٌ- سیدھا راستہ-

اَلْمَهْيَعُ النَّاهِجُ- روشن چالو-

وَاِذَا جَوَادٌ مَّنْهَجٌ وَّطَرِيْقٌ مَّنْهُوْجٌ- دیکھا تو ایک گھوڑا ہے جس کا دم چڑھ رہا ہے اور ایک کشادہ اور کھلا راستہ ہے-

حَتّٰى اَذِنَ الْجِسْمُ بِالنَّهْجِ- جسم نے یہ خبر دی کہ وہ پرانا ہو گیا ہے-

نَهَجَ الثَّوْبُ یا اَنْهَجَ- کپڑا پرانا ہو گیا-

نَهْدٌ یا نَهَدٌ- آگے بڑھنا، نمودار ہونا، مقابل ہونا، ظاہر ہونا، بڑا کرنا-

نُهُوْدٌ- اوپر اٹھنا، چھاتی ابھرنا-

مُنَاهَدَةٌ- مقابلہ کرنا-

اِنْهَادٌ- بڑا کرنا، بھر دینا-

تَنَهُّدٌ- لمبی سانس نکالنا رنج اور غم سے-

تَنَاهُدٌ- سفر کے رفیقوں کا ایک معین روپیہ دینا کہ اس سے کھانے پینے کے مصارف کئے جائیں، جنگ میں ایک کا ایک کے اوپر گرنا-

اِسْتِنْهَادٌ- مقابلہ کے لئے طلب کرنا-

كَانَ يَنْهَدُ اِلٰى عَدُوِّهٖ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ- آنحضرتؐ دشمن کے مقابلہ کو اس وقت نکلتے جب سورج ڈھل جاتا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَنَهَدَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَهٗ- عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں گئے تو لوگ ان سے (دین کے مسائل) پوچھنے کو اٹھے-

وَلَا ثَدْيُهَا بِنَاهِدٍ- اس کی چھاتی بھی ابھری ہوئی نہیں ہے (بوڑھی ہوگئی ہے چھاتی لٹک گئی ہے)-

تَأْخُذُ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ شَابًّا نَهْدًا- ایسا کرو ہر قبیلہ میں سے ایک زبردست مضبوط جوان چنو (اور یہ سب جوان مل کر ایکبارگی حضرت محمد ﷺ پر حملہ کریں تو بنی ہاشم سب قبیلوں سے نہ لڑسکیں گے عاجز ہو جائیں گے- یہ صلاح شیطان نے دارالندوہ میں مشرکوں کو دی)-

اَخْرِجُوْا نِهْدَكُمْ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ وَ اَحْسَنُ لِاَخْلَاقِكُمْ- اپنے اپنے حصوں کے روپے نکالو یا برابر برابر غلہ نکالو اس میں بہت برکت ہوتی ہے اور تمہارے اخلاق درست ہوتے ہیں (کیونکہ سفر میں کوئی شخص زیادہ کھاتا ہے کوئی کم تو برابر

برابر غلہ یا روپیہ دینے میں اس شخص پر احسان ہے جو زیادہ کھاتا ہے اور اس سے چشم پوشی کرنا حسن خلق ہے- سفر میں اس سے بڑا آرام ہوتا ہے کہ ہر رفیق نقد روپے یا برابر جنس داخل کرے اور سب رفقاء اس میں سے کھاتے رہیں' اس کو مخارجہ اور نِھد بہ فتحہ و کسرۂ نون کہتے ہیں- نِھْدٌ اس کی جمع ہے)-

نَھْدٌ - ایک قبیلہ کا نام ہے ملک یمن میں-

نِھَاوَنْد - ایک شہر ہے ہمدان کے قریب-

فَنَھَدَ اِلَیَّ - وہ میری طرف بڑھا-

نَھْرٌ - زور سے بہنا' جاری ہونا' جاری کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا-

اِنْھَارٌ - پانی تک پہنچنا' کشادہ کرنا' ظاہر کرنا' بہانا' خون بند نہ ہونا' بھلائی نہ پانا' موٹا ہونا' دیر کرنا' بہنا' دن میں آنا-

اِنْتِھَارٌ - جھڑنا-

اِسْتِنْھَارٌ - کشادہ ہونا-

اَنْھِرُوا الدَّمَ بِمَاشِئْتُمْ اِلَّا الظُّفُرَ وَالسِّنَّ - تم خون کو جس چیز سے چاہو بہا دو (لوہا ہو یا پتھر یا دھار دار اور تیز لکڑی' بندوق کی گولی اور چہرہ بھی خون بہانے والا ہے) ناخون اور دانت کے سوا (ان دونوں چیزوں سے ذبح کرنا درست نہیں)-

نَھَرُ الْجَنَّةِ - (بہ فتحہ ہا زیادہ فصیح ہے) جنت کی نہر-

نَھْرَانِ مُؤْمِنَانِ - دو نہریں ایمان دار ہیں (نیل اور فرات اور دو کافر ہیں دجلہ اور بلخ کی نہر)-

فَاَتَوْا مَنْھَرًا - گھروں کے درمیان ایک میدان میں آئے-

وَانْتَھَرَهٗ - اس کو ڈانٹا' جھڑکا-

نَھْرَوَان - ایک مشہور شہر ہے بغداد سے چار فرسخ پر-

سَیْحُوْنُ وَ جَیْحُوْنُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّةِ - سیحون اور جیحون اور نیل اور فرات بہشت کی نہریں ہیں-

ھُوَ نَھْرٌ اَعْطَانِیْهِ اللّٰهُ فِی الْجَنَّةِ - کوثر ایک نہر ہے جو اللہ تعالٰی نے مجھ کو بہشت میں عنایت فرمائی ہے-

اِذَا جَاءَ نَھْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَھْرُ مَعْقِلٍ - جب اللہ تعالٰی کی نہر آ گئی تو معقل کی نہر بے کار ہو گئی (یہ ایک مثل ہے یعنی جب حدیث مل گئی یا قرآن کی آیت تو اب کسی مجتہد یا عالم کی رائے کی ضرورت نہ رہی)-

لَوْ كَانَ عَلٰی بَابِ اَحَدِكُمْ نَھْرٌ جَارٍ وَاغْتَسَلَ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ - اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر بہہ رہی ہو اور وہ دن میں پانچ بار اس میں نہائے-

نَھْزٌ - مارنا' دھکیلنا' ہلانا' قریب ہونا' اٹھانا' مارنا' نکالنا-

مُنَاھَزَةٌ - قریب ہونا' حاصل کرنا' جلدی کرنا-

اِنْتِھَازٌ - جلدی سے لے لینا' افراط کرنا-

نُھَاز - برابر-

نُھْزَةٌ - فرصت-

اَھْرِقْھَا وَكَانَ الْمَالُ نَھْزَ عَشْرَةِ الافٍ - ایک شخص نے یتیم کے مال میں سے دس ہزار درہم کی شراب خریدی تھی (جب شراب حرام ہوئی تو وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ سے پوچھا اس شراب کو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا) بہا دے (شاید اس وقت تک شراب کو سرکہ بنا لینا درست نہ ہوا ہو گا یا اس وجہ سے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے)-

قَدْ نَاھَزْتُ الْاِحْتِلَامَ - میں جوانی کے قریب تھا-

وَانْتَھَزَ الْحَقَّ اِذَا الْحَقُّ وَضَحَ - جب حق کھل گیا تو اسی وقت حق کو مان لیا قبول کر لیا-

وَ اِنْ دُعِیَ انْتَھَزَ - اگر بلایا جائے تو فوراً اٹھ کھڑا ہو-

اَتَاهُ الْجَارُوْدُ وَ ابْنُ سَیَّارٍ یَتَنَاھَزَانِ اَمَارَةً - حضرت عمرؓ کے پاس جارود اور ابن سیار آئے دونوں حکومت کے طالب تھے (یعنی کسی ملک کی گورنری صوبہ داری کے)-

یَجِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهٗ قَدْ مَلَاَتْ عِكْمَھَا مِنْ وَّبَرِ الْاِبِلِ فَلْیُنَاھِزْھَا وَلْیَقْتَطِعْ وَلْیُرْسِلْ اِلٰی جَارِهِ الَّذِیْ لَا وَبَرَلَهٗ - قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے کسی کی بیوی اونٹ کے بالوں سے بھر کر ایک گٹھری لائے گی تو چاہئے کہ اس کی طرف لپکے اور اس سے چھین کر وہ بال اپنے پڑوسی کے پاس بھیج دے جس کے پاس بال نہ ہوں (اور وہ سردی میں تڑپتا ہو)-

مَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَایَنْھَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ غُفِرَلَهٗ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهٖ - جو شخص وضو کرے پھر مسجد

میں جانے کے لئے (گھر سے) نکلے اس کو نماز کے سوا اور کسی غرض سے نہ اٹھایا ہو (یعنی صرف نماز ہی کی نیت سے گھر سے چلے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَيْتَ وَلَا يَنْهَزُهٗ اِلَيْهِ غَيْرُهٗ رَجَعَ وَقَدْ غُفِرَلَهٗ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) جو شخص خانۂ کعبہ میں آئے اور اس کی غرض اور کچھ نہ ہو (سوائے خانۂ کعبہ کے) اور کسی امر نے اس کو نہ اٹھایا ہو (بلکہ صرف حج یا عمرہ کرنا یا طواف کرنا مقصود ہو) تو وہ گناہوں کی بخشش ہو کر لوٹے گا۔

اِنَّهٗ نَهَزَ رَاحِلَتَهٗ۔ آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی کو چلایا۔

اَوْ مَصْدُوْرٌ يَنْهَزُ قَيْحًا۔ یا جس کے سینے میں درد ہو وہ گردن لمبی کرے اور سینہ ہٹائے قے کرنے کے لئے۔

وَظَنَّتْ رِجَالٌ اَنْ قَدِ اكْتَتَبَتْ نُهَزَهَا۔ بعض لوگوں نے گمان کیا کہ ان کو فرصتیں مل گئیں۔

نَهْسٌ۔ آگے کے دانتوں سے پکڑنا، نوچنا، ڈنک مارنا اور منہ سے گوشت پکڑ کے کھینچنا۔

اِنْتِهَاسٌ۔ (بمعنی نَهْسٌ ہے) اور غیبت کرنا۔

كَانَ مَنْهُوْسَ الْكَعْبَيْنِ۔ آنحضرتؐ کے ٹخنے پر گوشت نہ تھا (بلکہ ان پر گوشت کم تھا۔ ایک روایت میں مَنْهُوْسَ الْقَدَمَيْنِ ہے یعنی آپ کے پاؤں بھی پر گوشت نہ تھے)۔

مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔ کم گوشت ایڑی۔

اَخَذَ عَظْمًا فَنَهَسَ مَا عَلَيْهِ مِنَ اللَّحْمِ۔ آنحضرتؐ نے ایک ہڈی لی اور اس پر جو گوشت تھا وہ دانتوں سے نوچ لیا۔

فَنَهَسَ مِنْهَا۔ آپ نے منہ سے اس میں سے نوچا۔ (گو چھری سے بھی کاٹ کر کھانا درست ہے اور آنحضرتؐ سے منقول ہے لیکن ہمیشہ اس کی عادت نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ وہ اہل عجم کا طریق ہے)۔

رَاٰى شُرَحْبِيْلَ وَقَدْ صَادَ نُهَسًا بِالْاَسْوَافِ۔ زید بن ثابت نے شرحبیل کو دیکھا اس نے اسواف میں ایک نُہس کا شکار کیا (نہس ایک چھوٹی چڑیا ہے جو ہمیشہ سر اور دم ہلاتی رہتی ہے اکثر رات کو قبروں میں رہتی ہے اور اسواف ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔

تَنْهَسُهٗ وَ تَلْدَغُهٗ۔ اس کو نوچیں گے اور کاٹیں گے۔

نَهْشٌ۔ نوچنا، کاٹنا، تکلیف میں مبتلا کرنا۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَهِشَةَ وَالْحَالِقَةَ۔ آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو مصیبت کے وقت اپنا گوشت ناخن سے نوچے اور بال مونڈھے۔

وَانْتَهَشَتْ اَعْضَادُنَا۔ ہمارے بازو دبلے ہو گئے۔

مَنْ جَمَعَ مَالًا مِنْ نَهَاوِشٍ۔ جو شخص ظلم کے طریقوں سے مال اکٹھا کرے (ایک روایت میں ایسا ہی ہے شاید یہ نهش سے نکلا ہے یا هوش سے، جس کے معنی ملا دینے کے ہیں تو نون زائد ہے جیسے خراب سے نخاریب)۔

كَانَ مَنْهُوْشَ الْقَدَمَيْنِ۔ پاؤں آپ کے پر گوشت نہ تھے۔

نَهْضٌ يا نُهُوْضٌ۔ کھڑا ہونا، اٹھنا، جلدی ہونا، سیدھا ہونا، پنکھ پھیلانا اڑنے کے لئے، ظلم کرنا۔

مُنَاهَضَةٌ۔ مقابلہ کرنا۔

اِنْهَاضٌ۔ اٹھانا۔

تَنَاهُضٌ۔ ایک دوسرے کی طرف اٹھنا۔

اِنْتِهَاضٌ۔ کھڑا ہونا۔

اِسْتِنْهَاضٌ۔ کھڑے ہونے کے لئے کہنا۔

كَانَ اِذَا قَامَ نَهَضَ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ۔ نماز میں جب کھڑے ہوتے ہیں (یعنی بیٹھنے کے بعد) تو انگلیوں کے سروں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے (بعضوں نے کہا دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھتے نہیں بلکہ انگلیوں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی جلسۂ استراحت نہ کرتے۔ کبھی ایسا بھی کیا ہوگا لیکن صحیح روایتوں میں جلسۂ استراحت کرنا منقول ہے)۔

حُمَّةُ النَّهَضَاتِ۔ ترددات بدنیہ اور افکار کی سختی۔

مِنْ نَهَضَاتِ النَّصَبِ۔ ترددات بدنیہ سے جو تھکانے والے ہیں (ایک روایت میں بَهَضَات ہے یعنی باروں اور بوجھوں سے، یہ بَهَضَهُ الْحَمْلُ سے ماخوذ ہے یعنی لادنے اس کو بھاری کر دیا)۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اسْتَنْهَضَ النَّاسَ فِیْ حَرْبِ مُعَاوِیَةَ - حضرت علیؓ نے حضرت معاویہ سے لڑنے کے لئے لوگوں کو کہا اٹھو-

نَاهِضٌ - پرندے کا وہ بچہ جس کے پنکھ نکل آئے ہوں اور اڑنے کے لئے اٹھنے والا ہو-

نَهْقٌ - گدھے کا آواز کرنا' ریکنا-

فَنَزَعْنَا فِیْهِ حَتّٰی اَنْهَقْنَاهُ - ہم نے حوض میں پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کو بھر دیا (ایک روایت میں یوں ہی ہے مگر یہ غلط ہے اور صحیح اَفْهَقْنَاهُ ہے جو اوپر گزر چکا)-

نَاهِقَانِ - دو ہڈیاں جو جانور کی آنکھ کے تلے ہوتی ہیں-

نَوَاهِقُ - پنڈلی کی ہڈیاں-

اِذَا سَمِعَ نَهِیْقَ الْحَمِیْرِ تَعَوَّذَ - آنحضرتؐ جب گدھوں کی آواز سنتے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہتے-

نَهْكٌ یَانَهْلَةٌ - خوب سزا دینا' ناتوان کر دینا' فنا کرنا-

نَهَاكَةٌ - غالب ہونا' پرانا ہونے تک پہننا' خوب کھانا' خوب گالیاں دینا' تھن سے سب دودھ نکال لینا-

اِنْهَالٌ - خوب سزا دینا-

اِنْتِهَالٌ - ناتوان کرنا' ہتک حرمت کرنا' بے عزتی کرنا-

غَیْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَّلَا نَاهِكٍ فِی الْحَلْبِ - نسل کو نقصان نہ پہنچانے والا نہ دودھ دوہنے میں حد سے بڑھنے والا (اتنا کہ تھن میں ایک قطرہ باقی نہ رہے)-

لِیَنْهَكِ الرَّجُلُ مَابَیْنَ اَصَابِعِهٖ اَوْ لَتَنْهَكَنَّهُ النَّارُ - آدمی کو چاہئے کہ (وضو اور غسل میں) اپنی انگلیوں کی گھائیاں خوب دھوئے ورنہ دوزخ کی آگ ان کو خوب جلائے گی (اگر سوکھی رہ جائیں گی)-

اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ - جا اس کو خوب دھو-

اَشِمِّیْ وَلَا تَنْهَكِیْ - ایک تھوڑا سا کاٹ دے بہت مت کاٹ (یعنی عورتوں کے ختنے میں' مطلب یہ ہے کہ سارا نہ جڑ سے نہ اڑا دو بلکہ تھوڑا سا اوپر سے کاٹ دو)-

اِنْهَكُوْا وُجُوْهَ الْقَوْمِ - کافروں سے خوب مقابلہ کرو' ان سے خوب لڑو-

اِنَّ قَوْمًا قَتَلُوْا فَاَكْثَرُوْا وَ زَنَوْا وَانْتَهَكُوْا - کچھ لوگوں نے خون کرنا شروع کئے تو بہت خون کئے اور اور حرام کاری شروع کی تو خوب حرام کاری کی-

تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ - اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جو عہد و پیمان ہوا ہے اس کو توڑا جائے-

مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ كَانَ مِنْ اَنْهَكِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - محمد بن مسلمہ آنحضرتؐ کے اصحاب میں بہت بہادر شخص تھے (انھوں نے ہی کعب بن اشرف یہودی کو مارا تھا)-

رَجُلٌ نَهِیْكٌ - بہادر آدمی-

نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ - ان کو جنگ نے ضعیف کر دیا-

تُنْتَهَكُ حُرُمَاتُ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں حرام کی ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے (حرمت کا خیال نہ رکھا جائے)-

مَا انْتَقَمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ - آنحضرتؐ نے کسی سے اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا (بلکہ معاف کر دیا) مگر جب کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑتا (حرام کاموں کا ارتکاب کرتا) تو اس سے بدلہ لیتے-

هَجَمَتْ لَهُ الْعَیْنُ وَنَهَكَتْ یَانَهِكَتْ یَانُهِكَتْ - آنکھ اس کی وجہ سے اندر گھس گئی اور بیمار ناتوان ہو گئی-

نَهَكَتِ الْاَمْوَالُ - اونٹ مر گئے-

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ - مونچھوں کو خوب کتراؤ-

نَهَكَتْهُ الْحُمّٰی - بخار نے اس میں اثر کیا اس کو ناتوان کر دیا-

وَكَانَ طَلْحَةُ اَشَدَّ نَهْكَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - طلحہؓ آنحضرتؐ کی نسبت زیادہ زخمی اور ناتوان ہوئے تھے-

لَاتَنْهَكُوا الْعِظَامَ فَاِنَّ لِلْجِنِّ فِیْهَا نَصِیْبًا - ہڈیوں کو بہت نہ چوسو (ان کے اوپر کا گوشت کھانے میں مبالغہ مت کرو) کیونکہ جنوں کا ان میں ایک حصہ ہے (حلال جانوروں کی ہڈیاں جنوں کی خوراک ہیں)-

مَابَقِيَتْ لِلّٰهِ حُرْمَةٌ اِلَّا انْتُهِكَتْ مُنْذُ قُبِضَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ- جب سے حضرت علیؓ کی وفات ہوئی کوئی حرام کام ایسا نہیں رہا جو لوگوں نے نہ کیا ہو (آپ کی وفات سے دین کی رونق مٹ گئی' لوگ آزاد ہو گئے' اللہ تعالیٰ کی حرمت کا خیال چھوڑ دیا-

فَاِنَّ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يَنْهَكَهٗ ضَرْبًا- حاکم اسلام کو لازم ہے کہ جو کوئی بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھے اس کو خوب مارے-

اِذَا فَعَلْتِ يَا اُمَّ حَبِيْبٍ فَلَا تَنْهَكِيْ اَيْ لَا تَسْتَاْصِلِيْ وَ اَشِمِّيْ فَاِنَّهٗ اَشْرَقُ لِلْوَجْهِ- اے ام حبیب! جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو بالکل ٹنے کو جڑ سے نہ کاٹ دے تھوڑا سا تراش دے' ایسا کرنے سے عورت کا منہ خوب روشن رہتا ہے (اس کی خوبصورتی میں خلل نہیں آتا)-

نَهْلٌ يا مَنْهَلٌ- پہلی بار پینا غصہ دلانا (دوسری بار پینے کو عَلَلٌ کہتے ہیں)-

مَنْهَلٌ- پانی پینے کا مقام گھاٹ-

لَايَظْمَأُ وَاللّٰهِ نَاهِلُهٗ- جو شخص حوض کوثر میں سے پئے گا وہ خدا کی قسم کبھی پیاسا نہ ہو گا-

يَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ- دجال ہر پانی کے گھاٹ پر آئے گا (نہایہ میں ہے کہ مَنْهَل پانی پینے کا وہ مقام جو راستہ پر ہو' اگر راستہ پر نہ ہو اور کسی کا خاص ہو تو اس کو اضافت کے ساتھ کہیں- مثلاً فلاں لوگوں کا منہل)-

كَاَنَّهٗ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ- وہ ایسا پانی کا مقام ہے جس میں شراب ملا ہوا ہے' بار بار شراب اس میں ملائی گئی ہے-

اَلنُّهُلُ الشُّرُوْعُ- پیاسے اونٹ جو پانی پینا شروع کریں-

نَهْمٌ يا نَهِيْمٌ يا نَهْمَةٌ- ڈانٹنا' آواز دینا جلد چلنے کے لئے' بہت کھانا' حرص کرنا' سیر نہ ہونا' بہت رغبت کرنا-

مُنَاهَمَةٌ- ساتھ مل کر آواز دینا-

اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ- جب کوئی تم میں سے اپنا مطلب سفر سے پورا کرے تو جلدی اپنے گھر والوں میں چلا جائے-

مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَّ طَالِبُ دُنْيَا- دو بھوکے حرص زدہ لوگ کبھی سیر نہیں ہوتے ایک تو علم کا طالب دوسرے دنیا کا طالب-

قَالَ تَبِعْتُهٗ فَلَمَّا سَمِعَ حِسِّيْ ظَنَّ اَنِّيْ اِنَّمَا تَبِعْتُهٗ لِاُوْذِيَهٗ فَنَهَمَنِيْ وَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ- میں حضرت عمرؓ کے پیچھے چلا- جب انھوں نے میری آہٹ پائی تو ان کو گمان ہوا کہ میں ان کو ستانے کے لئے ان کے پیچھے لگا ہوں- انھوں نے مجھ کو ڈانٹا اور کہا اس وقت تو یہاں کیوں آیا (کون سی غرض تجھ کو یہاں لے کر آئی)-

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ نَهَمَ ابْنَكَ فَانْتَهَمَ- حضرت عمرؓ سے کہا گیا- خالد بن ولیدؓ نے تمہارے بیٹے کو جھڑکا وہ سہم گئے-

اِنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِ حَيٌّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالَ بَنُوْمَنْ اَنْتُمْ فَقَالُوْا بَنُوْنَهْمٍ فَقَالَ نَهْمٌ شَيْطَانٌ اَنْتُمْ بَنُوْ عَبْدِاللّٰهِ- آنحضرتؐ کے پاس عرب کے ایک قبیلہ کے لوگ پیغام لے کر آئے آپ نے ان سے پوچھا- تم کس کی اولاد ہو؟ (تمہارا جد اعلیٰ کون ہے؟) انھوں نے کہا نہم- آپ نے فرمایا نہم تو شیطان ہے تم عبداللہ کی اولاد ہو (نَهْمٌ کے معنی حرص کرنا سیر نہ ہونا یہ شیطان کی صفت ہے اس لئے آپ نے یہ نام پسند نہیں کیا اور دوسرا نام عبداللہ رکھ دیا)-

اَوْ مَنْهُوْمًا بِاللَّذَّاتِ- یا لذتوں کا حریص-

مَا اَقَلَّ حَيَاكِ وَ اَجْرَاَكِ وَ اَنْهَمَكِ لِلرِّجَالِ- تو کتنے مردوں کے لئے بے شرم اور دیدہ دلیر اور حریص ہے-

نَهْنَهَةٌ- باز رکھنا' ڈانٹنا' آواز دینا-

نِهْنَهٌ- باریک کپڑا-

لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ- اس کو بارہ فرشتوں نے لپک کر لیا- پھر عرش تک پہنچنے سے کوئی چیز اس کو روک نہ سکی-

نَهْيٌ- جھڑکنا' منع کرنا-

نُهْيَةٌ- ممانعت-

نَهَاكَ اور نَاهِيْكَ- تجھ کو کافی ہے-

تَنْهِیَۃٌ- منع کرنا' انتہا تک پہنچنا' پہنچانا-
اِنْھَاءٌ- پہنچانا' اطلاع دینا' اعلام کرنا' پانی کے گڑھے پر آنا-
تَنَاھِیْ- باز رہنا' ایک دوسرے کو منع کرنا' انتہا تک پہنچ جانا' پانی گڑھے میں تھم جانا-
اِنْتِھَاءٌ- حد تک پہنچ جانا-
لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی- نماز میں میرے قریب (یعنی اوّل صف میں) وہ لوگ رہیں جو عقل وشعور والے ہیں (سمجھدار بڑی عمر والے)-
لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ التَّقِیَّ ذُوْنُھْیَۃٍ- میں جان چکا کہ جو پرہیزگار ہے وہی عقل والا ہے (عقل کے معنی باندھنا اور وہ ایک قوت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عطا فرمائی ہے اسی کی وجہ سے آدمی کو باقی جانوروں پر فضیلت ہے جس شخص کو عقل نہیں یا عقل کے حکم کے مطابق وہ نہیں چلتا بلکہ شہوت اور غضب کی اطاعت کرتا ہے وہ جانور ہے اس کو انسان نہیں کہہ سکتے - پرہیزگار وہی عقل والا ہے جو ان باتوں سے پرہیز کرتا ہے جو اس کو دنیا یا آخرت میں مضرت دیں وہی عاقل ہے)-
فَتَنَاھَی ابْنُ صَیَّادٍ- ابن صیاد چونکہ گیا یا اس نے اپنا گنگنانا چھوڑ دیا اس سے باز آ گیا-
ھُوَ قُرْبَۃٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاٰثَامِ- تہجد کی نماز اللہ تعالےٰ سے قرب دلاتی ہے اور گناہوں سے روکتی ہے-
سَیَنْھَاہُ مَا تَقُوْلُ- قریب ہے کہ تہجد کی نماز ان باتوں سے جو تو کہتا ہے اس کو روکے گی-
ھَلْ مِنْ سَاعَۃٍ اَقْرَبُ اِلَی اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ حَتّٰی تُصْبِحَ ثُمَّ اَنْھِہْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ- ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی ساعت ایسی ہے جس میں اللہ تعالےٰ کا قرب زیادہ ہوتا ہے؟ فرمایا رات کا آخری حصہ' اس میں نماز پڑھتا رہ صبح صادق نکلنے تک پھر رک جا (نماز سے باز رہ) سورج نکلنے تک (یعنی فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھ- اَنْھِہ میں اخیر میں ہائے سکتہ ہے فَبِھُدَاھُمُ اقْتَدِہ میں)-

سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی- عقل کی حیرانی کا آخری مقام وہ بیری کا درخت جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے (اس کو مُنْتَھٰی اس لئے کہتے ہیں کہ مخلوقات کا علم وہیں تک ختم ہو جاتا ہے اس کے آگے نہ کسی پیغمبر کا علم پہنچتا ہے نہ ملائکہ کا- کذا فی النہایہ- بعض نے کہا اس لئے کہ اس کے پرے کسی فرشتہ کو جانے کا حکم نہیں ہے- کہتے ہیں کہ سوائے ہمارے پیغمبر ﷺ کے کوئی اس سے آگے نہیں بڑھا-)
اَتٰی عَلٰی نَھْیٍ مِنْ مَّآءٍ- پانی کے ایک گڑھے (کنڈ) پر آئے (اس کی جمع اَنْھَاءٌ اور نِھَاءٌ ہے)-
لَوْ مَرَرْتَ عَلٰی نَھْیٍ نِصْفُہٗ مَاءٌ وَّ نِصْفُہٗ دَمٌ لَشَرِبْتَ مِنْہُ وَ تَوَضَّاْتَ- اگر تو پانی کے ایسے گڑھے پر سے گزرے جس میں آدھا پانی ہو اور آدھا خون تو کیا تو اس کو پئے گا اس سے وضو کرے گا؟-
لَیَنْتَھِیَنَّ عَنْ ذٰلِکَ- لوگوں کو چاہئے اس سے (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے) باز رہیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی-
جَلَسَ حَیْثُ یَنْتَھِیْ بِہِ الْمَجْلِسُ- جہاں تک مجلس ختم ہوئی آپ وہیں بیٹھ جاتے (یہ نہیں کرتے کہ مجلس میں گھس کر صدر مقام میں جا کر بیٹھتے بلکہ کنارے سب کے آخر میں جہاں جگہ پاتے وہاں بیٹھ جاتے)-
قَدْ نَھَاکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ- اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر یعنی منافق پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (اس وقت تک صریح ممانعت کا حکم نہیں اترا تھا- حضرت عمرؓ نے ممانعت اس آیت سے نکال لی ما کان للنبیّ والّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین یا اس آیت سے ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یّغفر اللّٰہ لھم کیونکہ جب مشرکین کو استغفار سے کچھ فائدہ نہ ہو تو ان پر نماز پڑھنا ان کے لئے دعا کرنا بے فائدہ ہوگا)-
مُنْتَھَی الْحِلْیَۃِ- جہاں تک وضو کیا جاتا ہے بہشتیوں کو وہیں تک زیور پہنایا جائے گا-
نَھٰی عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمَرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ- انگور سوکھی کھجور اور گدر اور پکی کھجور ان سب کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع

فرمایا (شاید اس میں نشہ جلدی آ جاتا ہوگا)۔

نَهَانِیْ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ - مجھ کو منع کیا میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا (یہ کمال احتیاط ہے حدیث کی روایت میں حالانکہ ممانعت کا حکم ان سے خاص نہ تھا بلکہ سب مومنوں کے لئے تھا)۔

فَقَالَ سَمِعْتُهُ ثُمَّ انْتَهٰی - میں نے ان سے سنا پھر خاموش ہو رہے (حدیث کو مرفوع نہیں کیا)۔

مَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا - اپنی بات سے باز نہ آئیں۔

فَانْتَهٰی وِتْرُهُ اِلَی السَّحَرِ - آپ کے وتر آخر وقت میں سحر تک پڑھے گئے (یعنی شروع میں آنحضرتؐ وتر کو کبھی اوّل شب میں کبھی نصف شب میں پڑھ لیتے لیکن آپ کا آخری فعل یہ تھا کہ وتر کو اخیر شب میں سحر کے قریب پڑھا)۔

نَهَیْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِیْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ - چمڑے کے ظروف میں نبیذ بھگونے سے میں نے تم کو منع کیا تھا - (اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے صحیح یوں ہے کہ میں نے چمڑے کے سوا اور ظروف میں نبیذ بھگونے سے منع کیا تھا کیونکہ چمڑوں کی مشکوں میں تو ہمیشہ نبیذ بھگونے کی اجازت رہی)۔

لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ - جنوں نے جب قرآن کو سنا تو بلا توقف کہنے لگے ہم اس پر ایمان لائے۔

لَیْسَ دُوْنَهٗ مُنْتَهًی - اس کے اوپر کوئی انتہا نہیں ہے۔

فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَنْتَهِ - جب اللہ کی مخلوق میں فکر کرے بس اپنی فکر کو اسی حد پر ختم کرے آگے نہ بڑھے (کیونکہ ذات الٰہی کی معرفت ممکن نہیں)۔

اِلَیْهَا یَنْتَهِیْ عِلْمُ الْخَلَائِقِ - سدرۃ المنتہٰی تک مخلوقات کا علم ختم ہو جاتا ہے۔

خِیَارُکُمْ اُولُوا النُّهٰی - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں (ان کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ وہ اخلاق حسنہ رکھتے ہیں اور مضبوط رائیں اور ناطہ والوں سے سلوک کرتے ہیں، ماں باپ کی اطاعت کرتے ہیں، فقیروں اور یتیموں اور ہمسایوں کی خبر گیری کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں، سلام علیکم کیا کرتے ہیں - رات کو جب لوگ نیند میں غافل سوتے ہیں وہ نماز پڑھا کرتے ہیں)۔

لَمْ تَنْتَهِ اِلٰی غَایَةٍ اِلَّا کَانَتْ غَیْرَهٗ - خدا کی نسبت جب تو کسی حد کو پہنچے تو وہ اس کے بھی آگے ہے (یعنی مراتب قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے اور پھر بھی کوئی ذات الٰہی تک نہیں پہنچ سکتا جہاں تک پہنچو پروردگار اس کے بھی پرے ہے - جیسے حضرت مجددؒ نے فرمایا وہ وراء الوراء ہے)۔

اَسْئَلُكَ بِمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ - میں تیری انتہائی رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں - جس کا تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

بابُ النون مع الیاء

نَیْیٌ - کچا رہنا، اچھی طرح نہ پکنا۔

اِنْیَاءٌ - کچا رکھنا۔

نِیْءٌ - کچا (نِیٌّ بھی کہتے ہیں)۔

نَهٰی عَنْ اَکْلِ اللَّحْمِ النِّیْءِ - کچا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

لَحْمُ الْحُمُرِ نِیْئُهٗ وَ نَضِیْجُهٗ - گدھوں کا گوشت کچا ہو یا پکا۔

اَلثُّوْمُ لَا اَرَاهُ اِلَّا نِیْئَهٗ - لہسن کھانے سے منع کیا - میں سمجھتا ہوں کچے لہسن سے۔

اَلثُّوْمُ النِّیْءُ - کچا لہسن۔

نَیْبٌ - دانت پر صدمہ پہنچانا۔

تَنْیِیْبٌ - بوڑھا ہونا، دانت سے کاٹنا۔

نَابٌ - دانت یعنی کچلی جو سامنے کے چار دانتوں کے بعد ہے۔

نَابُ الْقَوْمِ - قوم کا سردار (اس کی جمع اَنْیَابٌ ہے)۔

لَهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ الثِّلْبُ وَالنَّابُ - زکوٰۃ میں بوڑھا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی نہ لی جائے گی (وہ اپنے پاس رکھیں زکوٰۃ میں نہ دیں)۔

اَعْطَاهُ ثَلٰثَ اَنْیَابٍ جَزَائِرَ - اس کو تین اونٹ قربانی کے دیئے۔

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا - جیسے بوڑھی اونٹنی جو اپنے پاؤں سے مارتی ہے (دودھ نہیں دوہنے دیتی)۔

كَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرٰى قَالَ اُلْصِقُ بِالنَّابِ الْفَانِيَةِ - تو مہمانی کیسی کرتا ہے اس نے کہا میں بوڑھی فرتوت اونٹنی پر تلوار چلاتا ہوں (اس کو مہمانوں کے لئے کاٹتا ہوں)۔

اِنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا - ایک بھیڑیے (لانڈ کے) نے بکری پر دانت مارے (لیکن لوگوں نے زندہ چھڑا لیا) آخر اس کو ذبح کر ڈالا)۔

نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ - ہر درندے دانت والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا جیسے شیر بھیڑیا تیندوا' چیتا' لومڑی' بلی' کتا وغیرہ)۔

مَانِعُ الزَّكٰوةِ يَنْهَشُهٗ كُلُّ ذِيْ نَابٍ - زکوٰۃ نہ دینے والے کو (قیامت کے دن) ہر دانت والا نوچے گا (یعنی سانپ اژدہا وغیرہ)۔

نَيْخٌ - جھکنا' سخت ہونا۔

تَنْيِيْخٌ - سخت کرنا' مضبوط کرنا' دینا۔

تَنَيُّخٌ - آرام پانا' مرجانا۔

لَا نَيَّخَ اللّٰهُ عِظَامَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کی ہڈیاں سخت اور مضبوط نہ کرے۔

يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ - نوحہ کے سبب سے میت پر عذاب ہوتا ہے (جب نوحہ والی اس کے اوصاف بیان کرتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں تو ایسا تھا؟ اور اس کو مارتے ہیں۔ صاحب مجمع البحار نے غلطی سے اس کو یہاں بیان کر دیا اس کا موقع نوح میں تھا جو اوپر گزر چکا)۔

نِيْرٌ - کپڑے کا نقش اور راستہ کا سرا' ایک جانب۔

اِنَّهٗ كَرِهَ النِّيْرَ - حضرت عمرؓ نے کپڑے کے نقش کو برا سمجھا (عرب لوگ کہتے ہیں: نِرْتُ الثَّوْبَ وَ اَنَرْتُهٗ وَ نَيَّرْتُهٗ میں نے کپڑے پر بیل بوٹے نکالے)۔

لَوْلَا اِنَّ عُمَرَ كَرِهَ النِّيْرَلَمْ نَرَبِا لْعَلَمِ بَأْسًا - اگر حضرت عمرؓ نے کپڑے کے نقش و نگار کو مکروہ نہ جانا ہوتا تو ہم کو کچھ برا معلوم نہ ہوتا۔

نَيْزَكٌ - چھوٹا برچھا۔

لَا يَضْجَرُوْنَ وَاِنْ كَلَّتْ نَيَازِكُهُمْ - وہ تنگ نہیں ہوتے گو ان کے برچھے سست ہو جائیں۔

نَيْطٌ - دور ہونا (جیسے اِنْتِيَاطٌ ہے) اور موت یا جنازہ۔

لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ اِلَّا طُعِنَ فِيْ نَيْطِهٖ - حضرت علیؓ نے کہا معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے مگر وہ مر جائے (عرب لوگ کہتے ہیں طُعِنَ فِيْ نَيْطِهٖ یعنی مر گیا بعضوں نے کہا نَيْط وہ رگ جس سے دل لٹکا ہوا ہے۔ کرمانی نے کہا اَشَارَ اِلٰى نِيَاطِ قَلْبِهٖ میں نیاط زندگی کی رگ جس کو "حبل الورید" کہتے ہیں وہ کٹتے ہی آدمی مر جاتا ہے۔)

اِذَا انْتَاطَتِ الْمَغَازِيْ - جب جہاد کے مقام دور ہوں (یہ نِيَاطُ الْمَفَازَةِ سے ماخوذ ہے یعنی میدان کی دوری گویا ایک میدان دوسرے میدان سے لٹکا ہوا ہے)۔

عَلَيْكَ بِصَاحِبِكَ الْاَقْدَمِ فَاِنَّكَ تَجِدُهٗ عَلٰى مَوَدَّةٍ وَّاحِدَةٍ وَاِنْ قَدُمَ الْعَهْدُ وَانْتَاطَتِ الدِّيَارُ - تو تو اپنے پرانے دوست کو مت چھوڑ اس کی دوستی کو ایک حال پر پائے گا۔ اگرچہ بہت مدت گزر گئی ہو اور اس کا ملک دور و دراز ہو۔

قَالَ لِحَفَّارِ الْبِئْرِ اَخَسَفْتَ اَمْ اَوْشَلْتَ فَقَالَ لَا وَاحِدَ مِنْهُمَا وَلٰكِنْ نَيْطًا بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ - حجاج نے کنواں کھودنے والے سے کہا تو نے بہت پانی نکالا یا تھوڑا؟ اس نے کہا دونوں نہیں بلکہ دونوں کے درمیان متوسط درجہ (نہ ایسا بہت پانی نکلا نہ ایسا کم۔ ایک روایت میں نَبَطٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ ہے بائے موحدہ سے یعنی اس کا پانی دونوں کے درمیان نکلا ہے۔ کنویں میں بہت پانی نمودار ہو تو اس کو نَبَطٌ کہتے ہیں)۔

قَطَعْتَ نِيَاطَ قَلْبِيْ - تو نے میرے دل کی رگ کاٹ ڈالی۔

نَوْطٌ - لٹکنا (جیسے اوپر گزر چکا)۔

نَيْفٌ - یہ کوئی لفظ ہی نہیں ہے خواہ مخواہ صاحب مجمع اور نہایہ نے اس کو یہاں ذکر کر دیا ہے۔ البتہ نَوْفٌ ہے اسی سے حضرت عائشہؓ کا یہ قول حضرت صدیقؓ کی توصیف میں مذکور ہے

ذَاكَ طَوْدٌ مُّنِيفٌ وہ تو ایک بلند پہاڑ ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں نَافَ الشَّيْءُ يَنُوْفُ جب بلند اور لمبی ہو)۔

نَيَّفَ عَلَى السَّبْعِيْنَ فِي الْعُمُرِ - ستر برس سے زائد عمر ہوگئی۔

وَ اِنَافَةُ اَرْنَبَتِهٖ - ان کی ناک کی بلندی۔

نَيْكٌ - چودنا، جماع کرنا۔

اَنِكْتَهَا - کیا تو نے اس کو چود ڈالا (یعنی دخول کیا)۔

قُوْمِيْ اِلَى النَّيْكِ - (یہ مسیلمہ کذاب نے سجاح سے کہا) چلو اٹھو جماع کراؤ۔

تَنَايُكٌ - نیند غالب ہونا۔

اِنْتَاكَ - اس سے جماع کیا گیا۔

نَيْلٌ یا نَالٌ یا نَالَةٌ - پہنچنا، مراد حاصل کرنا، گالی دینا۔

اِنَالَةٌ - پہنچانا۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَنَالُ مِنَ الصَّحَابَةِ - ایک شخص صحابہ کو گالیاں دیتا (برا کہتا)۔

فَبَيْنَ نَاضِحٍ وَّ نَائِلٍ - (بلالؓ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر نکلے لوگوں نے اس کو لینا شروع کیا) کسی نے تو دوسرے پر ذرا سا چھڑک دیا کسی نے پایا)۔

فِيْ رَجُلٍ لَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ اِحْدَاهُنَّ وَلَمْ يَدْرِ اَيَّتُهُنَّ طَلَّقَ فَقَالَ يَنَالُهُنَّ مِنَ الطَّلَاقِ مَا يَنَالُهُنَّ مِنَ الْمِيْرَاثِ - (ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا) ایک شخص کی چار بیویاں تھیں اس نے ان میں سے ایک کو طلاق دے دی لیکن یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کون سی بیوی تھی تو اب ترکہ ان کو ملے گا یا نہیں؟ انھوں نے کہا طلاق کا وہی حکم ہوگا جو میراث کا ہوگا (ان میں سے ہر ایک عورت ترکہ پائے گی اور ہر ایک مطلقہ گنی جائے گی۔ لیکن اگر خاوند کی زندگی میں ایسا ہوا اور اس نے تین طلاق دیں تو ابن عباس نے کہا وہ سب عورتیں اس سے جدا کر لی جائیں گی، یہ جمہور کے مذہب پر ہے جو کہتے ہیں اگر ایک ہی بار تینوں طلاق دے دے تو تینوں پڑ جاتی ہیں۔ لیکن اہل حدیث کے نزدیک ہر ایک عورت پر ایک ہی طلاق پڑے گی۔ اور خاوند سب سے رجعت کر سکتا ہے)۔

قَدْ نَالَ الرَّحِيْلُ - کوچ کا وقت آ پہنچا۔

مَا نَالَ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَهُوْا - ابھی ان کے سمجھنے کا وقت نہیں آیا۔

اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهٗ - ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص اپنا ٹھکانا پہچان لیتا (جن صاحب سے ملنے کے لئے آیا ہے یعنی آنحضرت ﷺ سے ان تک پہنچ جاتا)۔

نِلْتُ مِنْهَا - میں نے اس کو برا کہا۔

فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ - اس نے ابوسعید سے ایذا اٹھائی۔

اِنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ - معاذؓ نے ان کو برا کہا (وہ منافق ہے یا ایسا ہی کوئی کلمہ)۔

مَانِيْلَ بِشَيْءٍ - اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

وَمَا نِيْلَ مِنْهُ - جو اس کی برائی کی گئی تھی یا اس کی برائی نہیں کی گئی تھی۔

فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ - جو مرے گا اس کو انشاء اللہ یہ شفاعت پہنچے گی۔

سَاعَةُ نَيْلٍ - بخشش اور عطا کا وقت۔

نِيْل - مشہور دریا ہے مصر میں۔

❁ ❁ ❁

کتاب الواؤ و

واو - چھبیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کا عدد چھ ہے اور زبان عرب میں سولہ قسم کی ہوتی ہے - عاطفہ اور استینافیہ اور بہ معنی مع اور واو انکار اور فصل اور تذکر وغیرہ اور تفصیل کتب نحو میں ہے -

بابُ الواو مع الالف

وَأْبٌ - موٹا یا بڑا اونٹ -

اِبَةٌ - شرم کرنا، منقبض ہونا -

وَاَبٌ - غصہ ہونا -

اِیْاَبٌ - ایسا کام کرنا جس سے شرم آئے یا غصہ دلانا -

فَوُئِبَتْ قَدَمُهٗ - ان کے پاؤں میں درد ہو گیا -

وَأْدٌ - زندہ درگور کرنا، جیتا گاڑ دینا -

وَئِیْدٌ اور وَئِیْدَةٌ اور مَوْؤُدَةٌ - جو زندہ گاڑی جائے (جیسے عرب کے مشرک زمانۂ جاہلیت میں کیا کرتے تھے بچیوں کو قحط کی حالت میں یا شرم کے سبب سے زندہ گاڑ دیتے) -

وَأَدَهٗ - اس کو بھاری کر دیا -

تَوَأُدٌ اور اِتِّآدٌ - دیری میں سہولت سے کام کرنا، سنجیدگی اور رزانت -

اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ - آنحضرتؐ نے بچیوں کو زندہ گاڑنے سے منع فرمایا -

ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ - یہ تو پوشیدہ زندہ گاڑنا ہے (یعنی عزل انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا -)

تِلْكَ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰی - یہ چھوٹی موودہ ہے (یعنی عزل کرنا جیسے زندہ لڑکی جو گاڑی جائے موودہ کبری ہے) -

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يَأْدْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا - جس شخص کے یہاں بچی پیدا ہو (عورت ذات) وہ اس کو حقیر نہ سمجھے نہ اس کو جیتا گاڑے نہ بیٹے (مرد بچہ) کو اس پر ترجیح دے (یعنی مرد بچہ کو جس طرح آرام اور راحت سے پالے اس سے محبت رکھے ویسا ہی بچی سے بھی سلوک کرے) -

اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ - ہر چیز میں آہستگی اور دیر لگانا بہتر ہے مگر آخرت کے کاموں میں (یعنی جو نیک کام ہیں جن کا ثمرہ آخرت میں ملے گا ان میں جلدی کرنا بہتر ہے -

درکار خیر هیچ حاجت استخاره نیست

اَلْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ - جو بچہ زندہ گاڑا جائے (جیسے قحط کی حالت میں بعض عرب لوگ بیٹوں کو بھی زندہ گاڑ دیتے) وہ بہشت میں جائے گا (وہاں چین کرے گا اور گاڑنے والا بے رحم دوزخ کا کندہ بنے گا - ایک روایت میں ہے اَلْوَئِيْدَةُ فِي الْجَنَّةِ یعنی جو بچی زندہ گاڑی جائے وہ بہشت میں جائے گی) -

اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ - زندہ گاڑنے والی اور جو زندہ گاڑی گئی دونوں دوزخ میں جائیں گے (اس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں مشرکوں کی اولاد کو بھی عذاب ہوگا - وہ بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے - مگر یہ مذہب عقل سلیم اور عدالت خداوندی کے خلاف ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زندہ گاڑنے والی یعنی دائی جنائی اور جس کے لئے زندہ گاڑی گئی یعنی اس کی ماں جس نے

اس کو گڑ وایا یا دونوں دوزخ میں جائیں گی۔

اِتَّئِدْ فِیْ فُتْیَاكَ۔ فتویٰ دینے میں دیر کر (تأمل اور غور سے فتویٰ دے ایسا نہ ہو کہ غلطی ہو جائے اور تیرے سبب سے ایک شخص آفت میں پڑے۔ دوسری حدیث میں ہے اجرأکم علی الفتیا اجرأکم علی النّار)۔[1]

خَرَجْتُ اَقْفُوْا اٰثَارَ النَّاسِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَسَمِعْتُ وَئِیْدَ الْاَرْضِ مِنْ خَلْفِیْ۔ میں جنگ خندق کے دنوں میں لوگوں کے پاؤں کے نشان پر نکلی جاتے جاتے میں نے پیچھے سے زمین کا دھما کا سنا جیسے کوئی زور سے زمین پر چلے تو آواز پیدا ہوتی ہے۔ کسی کے قدموں کی آواز سنی)۔

وَلِلْاَرْضِ مِنْكَ وَئِیْدٌ۔ زمین تمہارے سبب سے آواز کرتی ہے۔

سَمِعْتُ وَأْدَ قَوَائِمِ الْاِبِلِ وَ وَئِیْدَهَا۔ میں نے اونٹ کے پاؤں کی دھمک سنی۔

وَأْدُ الذِّعْلِبِ الْوَجْنَاءِ۔ تیز بڑے بڑے رخسارے والی اونٹنی کی دھمک (جو زمین پر چلنے سے پیدا ہوتی ہے)۔

وَ اِذَا الْمَوْءُ وْدَةُ سُئِلَتْ۔ کی تفسیر میں امام جعفر صادق نے فرمایا اَلْمُرَادُ بِالْمَوْءُ وْدَةِ الرَّحِمُ وَالْقَرَابَةُ وَ اِنَّهٗ تَسْاَلُ قَاطِعَهَا سَبَبَ قَطْعِهَا۔ مؤودہ سے مراد ناطہ رشتہ والی ہے وہ ناطہ کاٹنے والے سے پوچھے گی تو نے مجھ سے کیوں ناطہ کاٹا (ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مارا جائے وہ مراد ہے۔ امام ابوجعفر نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز وقریب مراد ہیں اور جو جہاد میں مارا جائے)۔

وَأْرٌ۔ ڈرانا خوف دلانا شر میں پھنسانا (جیسے تَوْئِیْرٌ ہے)۔

اِیْئَارٌ۔ بھگانا نفرت دلانا خبر دار کرنا اعلام کرنا۔

اِسْتِیْئَارٌ۔ برابر بھاگے جانا یا بھاگنے میں پہاڑ پر چڑھ جانا۔

وَأْلٌ یا وُؤُوْلٌ یا وَئِیْلٌ۔ نجات چاہنا پناہ لینا جلدی کرنا۔

اِسْتِیْئَالٌ۔ جمع ہونا۔

اِنَّ دِرْعَهٗ كَانَتْ صَدْرًا بِلَاظَهْرٍ فَقِیْلَ لَهٗ لَوِاحْتَرَزْتَ مِنْ ظَهْرِكَ فَقَالَ اِذَا اَمْكَنْتُ مِنْ ظَهْرِیْ فَلَا وَأَلْتُ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ صرف سامنے تھی پشت خالی تھی۔ لوگوں نے آپ سے کہا۔ کاش آپ پشت کو بھی بچاتے (ادھر بھی لوہے کی پٹریاں لگا لیجئے) آپ نے فرمایا اگر میں دشمن کی طرف اپنی پیٹھ کردوں (اس کے مقابلہ سے بھاگوں) تو خدا کرے میں نجات نہ پاؤں (مارا جاؤں)۔

فَكَاَنَّ نَفْسِیْ جَاشَتْ فَقُلْتُ لَاوَأَلْتِ اَفْرَارًا اَوَّلَ النَّهَارِ وَجُبْنًا اٰخِرَةً۔ میرا دل بے قرار ہو گیا۔ میں نے کہا خدا کرے تو نجات نہ پائے صبح کو تو بھاگا اور شام کو نامردی کرتا ہے۔

فَوَأَلْنَا اِلٰی حِوَاءٍ۔ آخر ہم نے گھروں میں پناہ لی جو پاس پاس بنے ہوئے تھے۔

قَالَ لِرَجُلٍ اَنْتَ مِنْ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنْ وَّأْلَةِ اِذًا قُمْ فَلَا تَقْرَبَنِّیْ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص سے پوچھا تو فلاں شخص کی اولاد ہے۔ اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وألہ قبیلہ کا ہے چل جا میرے پاس نہ آنا۔

وَأْلَه۔ ایک کم ذات خسیس قبیلہ ہے۔ وَأْلَه کہتے ہیں مینگنی کو اس قبیلہ کی خساست کی وجہ سے اس کا نام وَأْلَه رکھا گیا۔

وَائِلٌ۔ ایک قبیلہ ہے عرب کا۔

وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ۔ مشہور صحابی ہیں وہ حضرموت کے شہزادوں میں سے تھے۔

وَأْمٌ۔ گرم مکان۔

تَوْئِیْمٌ۔ بدصورت کرنا۔

مُوَاءَمَةٌ۔ موافقت کرنا دوسرے کی طرح خود بھی کرنا۔

لَوْلَا الْوِئَامُ لَهَلَكَ الْاَنَامُ۔ (یہ ایک مثل ہے یعنی) اگر

---

[1] یعنی فتویٰ دینے میں جری شخص گویا جہنم پر جری بنتا ہے (فتویٰ دینے کے سلسلے میں جرأت دکھانا جہنم کے اندر جانے میں جرأت دکھانے کے مترادف ہے۔

دنیا میں موافقت اور محبت نہ ہوتو سب لوگ ہلاک ہو جائیں وِئَام کے معنی فخر اور مباہات کے بھی آئے ہیں-

اِنَّهٗ لَيُوَائِمُ - وہ تو موافقت کرتا ہے-

وَاهًا - افسوس اور کبھی تعجب کے لئے بھی آتا ہے (بعض نے کہا درد اور تکلیف میں اهًا کہا جاتا ہے-)

مَنِ ابْتُلِىَ فَصَبَرَ فَوَاهًا وَاهًا - جو شخص کسی بلا میں مبتلا ہو پھر صبر کرے تو واہ واہ (اس کو بڑا درجہ ملے گا)-

مَا اَنْكَرْتُمْ مِنْ زَمَانِكُمْ فِيْمَا غَيَّرْتُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ اِنْ يَّكُنْ خَيْرًا فَوَاهًا وَاهًا وَاِنْ يَّكُنْ شَرًّا فَاٰهًا اٰهًا - تم نے اس زمانے میں جو اپنے کام بدلے ہیں اگر وہ اچھے ہیں تب تو واہ واہ اور اگر برے ہوں تو آہ آہ-

اَلسَّعِيْدُ لَمَنْ جَنَبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِىَ فَصَبَرَ فَوَاهًا - نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے الگ رہے اور جو شخص فتنہ میں مبتلا ہو لیکن صبر کرے تو واہ واہ-

وَأْىٌ - وعدہ کرنا، ضامن ہونا-

تَوَاءِىْ - جمع ہونا-

اِتَّاۤءٌ - وعدہ کرنا-

اِسْتِيَاءٌ - وعدہ چاہنا-

كَانَ لِىْ عِنْدَهٗ وَأْىٌ - اس نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا-

مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاْىٌ فَلْيَحْضُرْ - جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ حاضر ہو (یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کہا- اور آپ نے جس جس سے جو وعدے کئے تھے ان کو پورا کیا)-

مَنْ وَاىَ لِامْرِئٍ بِوَأْىٍ فَلْيَفِ بِهٖ - جس شخص نے کسی آدمی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو اس کو پورا کرے-

قَدْ وَاَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ اَنْ اَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِىْ - (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا ہے جو کوئی میرا ذکر کرے میں اس کا ذکر (فرشتوں میں) کروں-

بابُ الواو مع الباء

وَبْأٌ - اشارہ کرنا، مائل ہونا-

وَبْأٌ - وبا کثرت سے ہونا (جیسے تَيْبَاءٌ اور تَوْبَاءٌ اور وَبَائَةٌ اور اَبَاءٌ اور اَبَاءَةٌ ہے)-

تَوْبِئَةٌ - تیار کرنا-

اِيْبَاءٌ - وبا بہت ہونا، اشارہ کرنا سامنے سے تاکہ آئے (اور اِيْمَاءٌ پیچھے سے اشارہ کرنا تاکہ پیچھے ہٹ جائے)-

وَبَا - طاعون یا جو بیماری عام ہو جائے، جیسے ہیضہ چیچک وغیرہ-

اِنَّ هٰذَا الْوَبَا رِجْزٌ - یہ وبا اللہ کا ایک عذاب ہے-

وَ اِنَّ جُرْعَةَ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُّوْبٍ - ایک گھونٹ خراب پانی کا اس میٹھے پانی سے بہتر ہے جو وبا پیدا کرے (اکثر ہیضہ پانی کی خرابی سے ہوتا ہے اس میں ہیضہ کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے پانی کو خوب جوش دے کر فلٹر کر کے پئیں تو اللہ تعالیٰ اس مرض سے اکثر محفوظ رکھتا ہے)-

اَمَرَّ مِنْهَا - ایک کنارہ اس کا کڑوا ہو گیا پھر وبائی ہو گیا-

وَهِىَ وَبِيْئَةٌ - وہ وبائی ہے (وہاں وبا بہت ہوئی ہے- وبا دو اسباب سے ہوتی ہے- ایک تو پانی کی خرابی سے دوسرے ہوا کی خرابی سے- لیکن کالرا اکثر پانی کی خرابی سے ہوتا ہے اور ہوا کی خرابی اور عفونت سے بخارات پیدا ہوتے ہیں)-

اَلسِّوَاكُ فِى الْحَمَّامِ يُوْرِثُ وَبَاءَ الْاَسْنَانِ - حمام میں مسواک کرنے سے دانتوں کی بیماری پیدا ہوتی ہے-

وَبْرٌ - اقامت کرنا-

وَبَرٌ - بہت بال ہونا-

تَوْبِيْرٌ - متوحش ہونا، بھاگ نکلنا، بالوں پر چلنا تاکہ قدم کا نشان معلوم نہ ہو-

وَبْرٌ - ایک جانور ہے بلی کی طرح اس کی دم چھوٹی ہوتی ہے عرب کے پہاڑوں میں بہت ہوتا ہے-

اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ - مجھ کو جنگل اور شہر کے رہنے والوں سے زیادہ پسند ہیں (گاؤں اور جنگل کے لوگ

اپنے مکان اونٹ کے بالوں سے بناتے ہیں اس لئے ان کو اَھْلُ الْوَبَرِ کہا اور بستی والے مٹی سے بناتے ہیں اور اینٹوں سے اس لئے ان کو اَھْلُ الْمَدَرِ کہا)۔

لَاتُغْمِدُوا السُّیُوْفَ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُوَبِّرُوْا اٰثَارَکُمْ - اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواروں کو نیام میں نہ رکھ چھوڑو (بلکہ ہمیشہ ان پر تلواریں چلاتے رہو) نہیں تو تمہارے نشان مٹ جائیں گے (تلواریں نیام میں رکھ چھوڑو گے تو اپنے نشان میٹ دو گے۔ جیسے خرگوش بالوں پر چل کر اپنے پاؤں کے نشان چھپاتا ہے)۔

وَبْرٌ تَحَدَّرَ مِنْ قَدُوْمِ ضَاْنٍ - ایک وبر ہے جو قدوم ضان سے اتر آیا (یہ ابان نے ابو ہریرہؓ کو کہا ان کی تحقیر کے لئے وبر ایک جانور ہے جیسے اوپر بیان ہوا)۔

فِی الْوَبْرِ شَاۃٌ - اگر احرام والا شخص وبر کو مار ڈالے تو ایک بکری فدیہ میں دے۔

بَیْنَا ھُوَ یَرْعٰی بِحَرَّۃِ الْوَبْرَۃِ - وہ حرۂ وبرہ میں (جو مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے) جانور چرا رہے تھے اتنے میں۔

اَلْوَبْرُ مِنَ الْمُسُوْخِ - وبران جانوروں میں سے ہے جو مسخ کئے گئے ہیں (تو امامیہ کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہوگا۔ لیکن نہایہ میں ہے کہ اس کو کھا سکتے ہیں کیونکہ وہ ساگ پات کھاتا ہے اور جگالی کرتا ہے۔ بعض نے کہا وہ نیولے کی ایک قسم ہے لوگ اس کو بنی اسرائیل کی بکری کہتے ہیں)۔

بَنَاتُ الْاَوْبَرِ - ایک قسم کی کھمی ہے مٹی کے رنگ کی اس کا مزہ خراب ہوتا ہے۔

وَبَشٌ - ناخن کی سفیدی۔

تَوْبِیْشٌ - لٹکنا۔

اِیْبَاشٌ - جلدی کرنا' اگانا۔

اَوْبَاش - کمینے کم ذات لوگ۔

اِنَّ قُرَیْشًا وَبَّشَتْ لِحَرْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْبَاشًا - قریش نے آنحضرتؐ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں سے اوباش لوگوں کو جمع کیا ہے (جس کو اوشاب بھی کہتے ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَوْبَشَ الثَّنَایَا عَیْجَلُ فِی الْفِتْنَۃِ - قریش کا ایک آدمی فتنہ میں اترائے گا جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے۔

وَبْصٌ یا وَبِیْصٌ - چمکنا' آنکھ کھولنا۔

وَبَصٌ - خوش وخرم ہونا۔

تَوْبِیْصٌ - آنکھ کھولنا۔

وَبَّاصٌ - چمکتا ہوا' درخشاں اور چاند۔

فَاَعْجَبَ اٰدَمَ بِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْ دَاوٗدَ - حضرت آدمؑ کو وہ چمک بھلی معلوم ہوئی جو حضرت داؤدؑ کے دونوں آنکھوں کے درمیان تھی۔

رَاَیْتُ وَبِیْصَ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ - میں نے خوشبو کی چمک آنحضرتؐ کی مانگوں میں دیکھی (یہ خوشبو آپ نے احرام باندھتے وقت لگائی تھی) اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

وَبِیْصُ خَاتَمِہٖ - آپ کی انگشتری کی چمک۔

لَاتَلْقَ الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا وَّلَاتَلْقَ الْمُنَافِقَ اِلَّا وَبَّاصًا - مسلمان سے جب مل تو رنگ بدلا ہوا پریشان حال اور منافق سے جب مل تو چمکتا ہوا براق۔

وَبْطٌ یا وَبَاطَۃٌ یا وَبَطٌ یا وُبُوْطٌ - ضعیف ہونا' مرتبہ گھٹانا' روکنا کم کرنا۔

اِیْبَاط - مارڈالنا۔

وَابِطٌ - خسیس۔

اَللّٰھُمَّ لَاتَبْطِنِیْ بَعْدَ اِذْرَفَعْتَنِیْ - پروردگار جب تو میرا مرتبہ بلند کردے پھر مت گھٹا (بلندی کے بعد پستی اور تونگری کے بعد محتاجی یعنی حور بعد الکور آدمی پر بہت ہوتی ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

وَبَقٌ - ہلاک ہونا۔

اِیْبَاقٌ - روکنا' ہلاک کرنا۔

اِسْتِیْبَاقٌ - ہلاک ہونا۔

مَوْبِقٌ - جائے ہلاکت' جس 'ایک وادی ہے جہنم میں۔

وَمِنْھُمُ الْمُوْبَقُ بِذُنُوْبِہٖ - بعض ان میں سے اپنے

گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے-

فَمِنْهُمُ الْغَرِقُ الْوَبِقُ- کوئی ان میں ڈوب کر ہلاک ہوگا-

وَلَوْ فَعَلَ الْمُوْبِقَاتِ- اگرچہ ہلاک کرنے والے گناہ کرے-

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ- سات مہلک گناہوں سے بچے رہو-

لَاتَعُدْ اِلٰی هٰذِهِ الْاَرْضِ الَّتِیْ تُوْبِقُ دِیْنَكَ- اس سر زمین میں پھر مت آ جو تیرے دین کو تباہ کرتی ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُوْبِقَاتِ الذُّنُوْبِ- مہلک گناہوں سے تیری پناہ-

یُوْتٰی بِهٖ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یُفَكَّ عَنْهُ اَوْ یُوْبِقَهُ الْجَوْرُ- اس کے گلے میں طوق ڈال کر لائیں گے پھر طوق نکال کر اس سے بھی بڑھ کر ہلاکت کا سامان کیا جائے گا اس کے ظلم وستم کی وجہ سے-

وَبْلٌ- زور کا مینہ برسنا' دڑیڑا پڑنا' خوب تیز ہانکنا' مارنا' پے در پے ضرب لگانا-

وَبَالٌ اور وُبُوْلَةٌ- بدہوا ہونا' سخت ہونا-

مُوَابَلَةٌ- مواظبت-

اِسْتِیْبَالٌ- ہوا موافق نہ ہونا-

وَبَالٌ- سختی' بوجھ' ہوا کی خرابی-

وَابِلٌ- اولا' زور کا مینہ' ڈڑیڑا-

كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ- ہر ایک عمارت بنانے پر ایک بوجھ ہوگی (قیامت کے دن وبال ہوگی)-

فَاسْتَوْبَلُوا الْمَدِیْنَةَ- مدینہ کی ہوا نا موافق ہوئی-

اَرْضٌ وَّبِلَةٌ- وبائی زمین-

اِنَّ بَنِیْ قُرَیْظَةَ نَزَالُوْ اَرْضًا غَمِلَةً وَّبِلَةً- بنی قریظہ ایک شاداب سرسبز زمین میں جو وبائی تھی اترے-

كُلُّ مَالٍ اُدِّیَتْ زَكٰوتُهٗ فَقَدْ ذَهَبَتْ وَبَلَتُهٗ- جس مال کی زکوٰۃ دے دی گئی اس کی مضرت جاتی رہی (اب وہ اپنے مالک کو نقصان نہ پہنچائے گا)-

اَهْدٰی رَجُلٌ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَلَمْ یُهْدِ لِابْنِ الْحَنَفِیَّةِ فَاَوْمَاَ عَلِیٌّ اِلٰی وَابِلَةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ تَمَثَّلَ:

وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اُمَّ عَمْرٍو
بِصَاحِبِكَ الَّذِیْ لَا تُصْبِحِیْنَا

ایک شخص نے جناب حسنؓ اور حسینؓ کو کچھ ہدیہ گزرانا اور حضرت محمد بن حنفیہ کو جو دونوں کے بیچ میں بیٹھے تھے کچھ نہ دیا (ان کا دل ٹوٹ گیا) تب حضرت علیؓ نے محمد کے کندھے پاران کی طرف اشارہ کر کے یہ شعر پڑھا- ''اے ام عمرو! یہ تیرا ساتھی جس کو تو صبح کا شراب نہیں پلاتی' ان تینوں میں کم درجہ کا نہیں ہے (مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ حضرت محمد بن حنفیہ بھی میرے ہی بیٹے ہیں اور جناب حسنؓ اور امام حسینؓ سے میرا بیٹا ہونے کی حیثیت میں کچھ کم درجہ نہیں ہیں' ان کو تو نے کیوں ہدیہ نہیں دیا)-

اَسْاَلُكَ الزُّهْدَ فِیْمَا هُوَ وَبَالٌ- جس چیز سے عذاب ہوگا اس سے مجھ کو نفرت دلا (یعنی میرا دل گناہ سے پھیر دے)-

سَحَابٌ وَّابِلٌ- خوب برسنے والا ابر-

وَبْهٌ- سمجھنا' تکبر کرنا-

لَایُوْبَهُ لَهٗ- اس کی پرواہ نہیں کی جاتی کوئی اس کو نہیں پوچھتا-

اِیْبَاهٌ- سمجھ جانا-

اَلْاَشْعَثُ لَایُوْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ- ایک پراگندہ حال جس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا- اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ کی قسم سچی کر دے-

مَاوَبِهْتُ لَهٗ- میں نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی-

وَبْهٌ اور وَبَهٌ- دونوں طرح آیا ہے-

بابُ الواو مع التّاء

وَتْدٌ یا تِدَةٌ- جمانا' جم جانا-

تَوْتِیْدٌ- جمانا' گاڑنا' نعوظ کرانا-

اِیْتَادٌ- جمانا-

وَتْدٌ اور وَتِدٌ- لکڑی کی میخ جو زمین یا دیوار میں گاڑی جائے-

وَتَدَ فِيهَا - اس میں میخ گاڑ دی-

اَوْتَاد - میخیں اور اولیاء اللہ کا ایک گروہ-

وَتْرٌ یاتِرَةٌ - ظلم کرنا' جفت کو طاق کرنا' ڈرانا' مصیبت لانا' گھٹانا' وتر کی نماز پڑھنا (جیسے اِیْتَارٌ ہے)-

تَوْتِيرٌ - کمان کا چلہ مضبوط کرنا-

مُوَاتِرَةٌ اور دِنَارٌ - پیچھے' بیچ میں ناغہ ہونا-

مُوَاتَرَاةُ الصَّوْمِ - ایک دن روزہ رکھنا پھر ایک دن یا دو دن افطار کرنا-

تَوَتُّرٌ - مضبوط ہونا-

تَوَاتُرٌ - پے در پے آنا-

وَتِيرَه - طریقہ-

اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا - اللہ تعالیٰ طاق ہے (یعنی ایک ہے) اور طاق کو درست رکھتا ہے تو وتر پڑھا کرو- (یعنی تہجد کی دو دو رکعتیں پڑھ کر اخیر میں ایک پڑھ لیا کرو تا کہ ساری نماز وتر یعنی طاق ہو جائے)-

اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ - قرآن والو وتر پڑھو (یعنی تہجد کی نماز جس کو وتر اللیل کہتے ہیں)-

وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ - (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھ رہا تھا کیا وتر واجب ہے) وہ اس کے جواب میں یہی کہے جاتے تھے کہ آنحضرتؐ نے اور مسلمانوں نے وتر پڑھا ہے (اس پر مواظبت کی ہے)-

هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ - مغرب کی نماز دن کی وتر ہے-

فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا صَلّٰى - (تہجد کی نماز دو دو رکعت پڑھتا رہے) جب یہ ڈر ہو کر اب صبح ہونے کو ہے تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز طاق کر لے-

هَلْ لَّكَ فِيْ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ - تم معاویہؓ کو دیکھتے ہو وہ وتر کی ایک یہ رکعت پڑھتے ہیں (ابن عباسؓ نے اس کے جواب میں کہا- جانے بھی دے معاویہ فقیہہ ہیں یعنی سمجھ دار ہیں دین کے مسائل سے ناواقف نہیں وہ صحابی ہیں انھوں نے آنحضرت ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا)-

اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ - جب تو ڈھیلوں سے طہارت کرے تو طاق ڈھیلے لے (ایک یا تین یا پانچ)-

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ جَمْعَهُمْ وَ اَوْتِرْ بَيْنَ مِيَرِهِمْ - یا اللہ! ان کی جماعت میں الفت دے اور ان کی بیر بھیر برابر آتی رہے (ان کو رسد برابر پہنچتی رہے)-

لَابَأْسَ اَنْ يُّوَاتِرَ قَضَاءَ رَمَضَانَ - رمضان کی قضا متفرق رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی پے در پے رکھنا ضروری نہیں ایک دو روزے رکھے پھر افطار کیا پھر رکھے پھر اس طرح درست ہے)-

لَابَأْسَ بِقَضَائِهٖ تَتْرٰى - متفرق طور پر رمضان کی قضا رکھنے میں کوئی قباحت نہیں-

اَنْ اَصِبْ لِيْ نَاقَةً مُّوَاتِرَةً - (ہشام بن عبدالملک نے اپنے عامل کو لکھا) مجھ کو ایسی اونٹنی دلا جو بیٹھتے وقت اپنا ایک ایک پاؤں زمین پر رکھتی ہے (اور ایک دم کج نہیں ہو جاتی جس سے سوار کو تکلیف ہوتی ہے- ہشام کو فتق کا عارضہ تھا اس کو ایسی اونٹنی سے تکلیف ہوتی جو ایک دم جھک جائے)-

مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ - جو شخص طاق رکعت (ایک یا تین) پڑھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے پھر اٹھے (یعنی جلسہٴ استراحت کرے- اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)-

وَتُوْتِرُ الْاِقَامَةَ - اور تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہے (سوائے قد قامت الصلوٰۃ اور اللّٰہ اکبر کے' وہ دو دو بار کہے)-

مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ - جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس نے اپنے گھر بار اور مال کا نقصان اٹھایا (ان میں ٹوٹا پایا اس کا گھر بار مال متاع لٹ گیا ہلاک کر دیا گیا اَهْلَهٗ اور مَالَهٗ بہ نصب اور اَهْلُهٗ اور مَالُهٗ بہ رفعہ دونوں طرح مروی ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے اس کا گھر بار مال متاع چھین لیا گیا فوت ہونے سے یہ مراد ہے کہ سورج ڈوب جائے یا زرد ہو جائے)-

اَنَا الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ - میں تو نقصان رسیدہ بدلہ چاہنے والا

ہوں-

قَلِّدُوا الْخَيْلَ وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْأَوْتَارَ- گھوڑوں کی گردنوں میں ہار ڈالو لیکن تانت نہ پہناؤ یا ان پر چڑھ کر وہ کام مت کرو جن سے تم جاہلیت کے زمانے میں تباہ ہوئے' نقصان اٹھایا-

فَاَدْرَكْتَ اَوْتَارَ مَاطَلَبُوْا- مسلمانوں کے جو حقوق اور مطالب تھے وہ سب تم نے پورے کر دیئے-

لَاتُغْمِدُوا السُّيُوْفَ عَنْ اَعْدَائِكُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَارَكُمْ- اپنی تلواروں کو نیام میں مت ڈالو ورنہ تم اپنے دلوں کے جوش کو اور اپنے حق کو تباہ کر دو گے (دشمن بچ جائیں گے تمہارے دل کی بھڑاس بجھ جائے گی)-

اِنَّهَا لَخَيْلٌ لَوْ كَانُوْا يَضْرِبُوْنَهَا عَلَى الْاَوْتَارِ- یہ عمدہ سوار ہیں (اگر دشمنوں کو مارتے یعنی کافروں کو اور مسلمانوں سے نہ لڑتے)-

مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا- جس نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ دی یا تانت گلے میں لٹکایا (عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ گلے میں تانت لٹکانے سے نظر بد نہیں لگتی' آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا)-

اَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ الْاَوْتَارُ مِنْ اَعْنَاقِ الْخَيْلِ- آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ گھوڑوں کے گلوں میں جو تانت ہیں وہ سب کاٹ دیئے جائیں (عرب لوگ نظر کے دفع کے لئے یہ گھوڑوں کے گلوں میں ڈالتے)-

لَايَبْقَيَنَّ قَلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ- تانت کا کوئی ہار باقی نہ رہے (سب کاٹ ڈالے جائیں)-

وَوَتَّرَ يَدَيْهِ- اپنے دونوں ہاتھوں کو رکوع میں کمان کے چلہ کی طرح کر دیا-

اِعْمَلْ مِنْ وَّرَآءَ الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ من عَمَلِكَ شَيْئًا- سمندر کے پار رہ کر نیک عمل کر (یہ ضروری نہیں کہ مدینہ میں ہی رہ کر نیک اعمال کرے) اللہ تعالیٰ تیرے کسی نیک کام کا اجر نہیں گھٹانے کا (ایک روایت میں لَنْ يَّتْرُكَ ہے یعنی اللہ تعالیٰ تیرے کسی نیک کام کو بغیر اجر کے نہیں چھوڑے گا اس کا بدلہ ضرور دے گا)-

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً- جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں اللہ کی یاد نہ کرے تو گویا اس نے ٹوٹا اٹھایا یا اس پر یہ مجلس وبال ہوگی یا قیامت کے دن حسرت اور افسوس کا باعث ہوگی (کہ ہم نے کیوں اوقات ضائع کئے)-

طَلَبَ اَخْذَ التِّرَةِ- اپنے مقتول کا بدلہ لینا چاہا-

كَانَ عُمَرُ لِيْ جَارًا وَكَانَ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَمَّا وُلِّيَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى عَمَلِهٖ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى وَتِيْرَةٍ وَّاحِدَةٍ- حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ میرے پڑوسی تھے وہ دن کو روزہ رکھا کرتے اور رات کو عبادت کرتے- جب خلیفہ ہوئے تو میں نے کہا اب میں ان کے کام دیکھوں گا- تو وہ ایک طریق پر تھے یعنی اسی طرح دن کو روزہ رات کو عبادت کرتے رہے- (ایک روایت میں لَمْ يَكُنْ ہے یعنی ایک طریق پر نہ رہے- کبھی روزہ رکھتے کبھی افطار کرتے- کبھی رات کو تہجد پڑھتے کبھی سو جاتے- کیونکہ خلافت کے کام بڑی محنت اور مشقت کے تھے)-

فِي الْوَتَرَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ- ناک کا وہ پردہ جو دونوں نتھنوں میں حائل ہے اس میں تہائی دیت دینا ہوگی-

وَالْخَبَرُ مُتَوَاتِرٌ- یہ خبر تو متواتر ہے (کہ لکڑی آنحضرتؐ کی جدائی پر روئی تھی- یہاں متواتر اصطلاحی مراد نہیں ہے متواتر اصطلاحی اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے ہر طبقہ میں اتنے راوی ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کرنا قرین قیاس نہ ہو)-

صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ الخ ثُمَّ اَوْتَرَ- آنحضرتؐ نے تہجد کی دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں اخیر تک پھر سب کو طاق کر لیا (بعض نے کہا پھر وتر پڑھے- اور وتر کی زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں رکھی ہیں- بعض نے گیارہ- وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فجر کی سنتوں کو ملا کر تیرہ رکعتیں بیان ہوئی ہیں اور یہ بعید ہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تہجد کی دو دو رکعتیں پڑھنا افضل ہے نہ کہ چار چار ملا کر اور اخیر میں وتر کی ایک رکعت جداگانہ پڑھ لے- کذافی مجمع)-

لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ - ایک رات میں دو وتر نہیں ہو سکتے (تو جس نے شروع رات میں وتر پڑھ لیا ہو اور پھر تہجد کے لئے اٹھے تو ایک رکعت پڑھ کر اگلے وتر کو جفت کر لے پھر تہجد پڑھ کر ایک رکعت وتر کی پڑھ لے)۔

صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ جَالِسًا - وتر کے بعد دو رکعتیں نفل بیٹھ کر پڑھیں (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ وتر کے بعد یہ دوگانہ پڑھنا چاہئے بلکہ وتر پر رات کی نماز کی ختم کرنا چاہئے بلکہ وتر پر رات کی نماز کو ختم کرنا چاہئے اور بعض نے اس کو جائز رکھا ہے اس حدیث کی رو سے)۔

اِذَا اَوْتَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ وَ اِلَّا کَانَتَا - وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لے اگر پھر رات کو اٹھے تو خیر ورنہ یہ دو رکعتیں اس کو (تہجد کے بدلے) کافی ہوں گی۔

مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ - آنحضرتؐ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے (کبھی شروع میں کبھی بیچ میں کبھی اخیر میں)۔

اَوْصَانِیْ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ - مجھ کو یہ وصیت کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں (ان کے جاگنے کی توقع نہ ہوگی اس لئے وتر فوت ہونے کے ڈر سے یہ حکم دیا کہ سونے سے پہلے پڑھ لیا کرو۔ ورنہ افضل یہ ہے کہ وتر آخر شب میں تہجد کے بعد پڑھے)۔

ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکْعَاتٍ کُلَّ ذٰلِكَ یَسْتَاكُ ثُمَّ اَوْتَرَ - تین بار ایسا کیا چھ رکعتیں (تہجد کی) پڑھیں ہر بار (یعنی ہر دوگانہ کے بعد) مسواک کرتے پھر وتر پڑھتے (تین رکعتیں وتر کی جملہ نو رکعتیں)۔

اَلْاِکْتِحَالُ وِتْرًا - سرمہ طاق بار لگانا چاہئے (یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار۔ بعض نے کہا چار بار داہنی آنکھ میں لگائے اور تین بار بائیں آنکھ میں)۔

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَبِیْتَنَّ اِلَّا بِوِتْرٍ - جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ رات کو وتر پڑھے (مجمع البحرین میں ہے کہ وتر سے مراد یہاں دو رکعتیں ہیں جو عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں چونکہ وہ حکم میں ایک رکعت کے ہیں لہٰذا وتر ہوئیں)۔

مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعَهٗ وَلَمَّا یَذْکُرِ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْهِ تِرَةٌ - جو شخص اپنی خواب گاہ میں لیٹ رہے اور اللہ کی یاد نہ کرے تو اس کو نقصان ہوگا (یا قیامت کے دن حسرت ہوگی)۔

بِکُمْ یُدْرِكُ اللّٰهُ تِرَةَ کُلِّ مُؤْمِنٍ یُطْلَبُ بِهَا - اللہ تعالیٰ تمہاری (یعنی ائمہ اہل بیت) کی وجہ سے ہر مسلمان کے دل کی حسرت دفع کرے گا۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَ الْاَقْرَبِیْنَ وَالْاَبْعَدِیْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ - اللہ کے رسول ﷺ نے نزدیک رشتہ داروں نے اور دور والوں سب سے محبت کاٹ دی محض اللہ کی رضامندی کے لئے۔

مَوْتُوْرٌ - جس کو بہشت میں کچھ نہ ملے گا نہ اہل نہ مال۔

وَتْغٌ - گناہ گار ہونا' ہلاک ہونا' بدخلق ہونا' بیوقوف ہونا' جاہل ہونا۔

اِیْتَاغٌ - ہلاک کرنا' روکنا' بلا میں ڈالنا' تکلیف پہنچایا' خراب کرنا۔

حَتّٰی یَکُوْنَ عَمَلُهٗ هُوَ الَّذِیْ یُطْلِقُهٗ اَوْ یُوْتِغُهٗ - یہاں تک کہ اس کے کرتوت یا تو اس کو چھڑائیں گے یا ہلاک کریں گے۔

فَاِنَّهٗ لَا یُوْتِغُ اِلَّا نَفْسَهٗ - وہ خود اپنے تئیں ہلاک کرتا ہے (نہ کہ دوسروں کو)۔

یُوْتِغَانِهٖ - اس کو ہلاک کرتے ہیں۔

وَتْنٌ - دل کی رگ پر مارنا۔

وُتُوْنٌ اور وَتْنَةٌ - ہمیشہ رہنا۔

مُوَاتَنَةٌ - ملازمت کرنا' کم جدا ہونا۔

اِسْتِیْتَانٌ - موٹا ہونا۔

وَتِیْن - دل کی رگ جہاں وہ ٹوٹی یا کٹی تو آدمی فوراً مر جاتا ہے۔

وَاتِنٌ - ثابت قدم اور قائم۔

اَرِحْنِیْ اَرِحْنِیْ قَطَعْتَ وَتِیْنِیْ اَرٰی شَیْئًا یَنْزِلُ عَلَیَّ - (فضل بن عباس جب آنحضرتؐ کو حضرت علی غسل دے

رہے تھے کہنے لگے) ذرا مجھ کو دم لینے دو ذرا مجھ کو دم لینے دو تم نے تو میرے دل کی رگ کاٹ ڈالی - میں دیکھتا ہوں کوئی چیز مجھ پر اتر رہی ہے-

مُوْلَنُ الْیَدِ - ہاتھ کٹا ہوا (دراصل میں یہ اَیْتَنَتِ الْمَرْاَۃُ سے ماخوذ ہے- یعنی عورت نے ایسا بچہ جنا جس نے پاؤں سر سے پہلے نکالے- مشہور روایت مُوْدَنٌ ہے)-

اَمَّا تَیْمَاءُ فَعَیْنٌ جَارِیَۃٌ وَاَمَّا خَیْبَرُ فَمَاءٌ وَّاتِنٌ - تیما تو ایک بہتا ہوا چشمہ ہے اور خیبر تھما ہوا پانی ہے-

بابُ الواو مع الثاء

وَثْأٌ - مارڈالنا' موچ کر دینا (یعنی ہڈی ٹوٹے نہیں پر درد وہاں تک پہنچ جائے) کپتی مار مارنا-

وَثِئَتْ رِجْلِیْ - میرے پاؤں میں موچ آ گئی-

وَثْبٌ یا وُثُوْبٌ یا وِثَابٌ یا وَثِیْبٌ - کودنا' جلدی سے اٹھ کھڑے ہونا' بیٹھنا-

تَوْثِیْبٌ - تکیہ پر بٹھانا-

اِیْثَابٌ - کدانا-

وِثَابٌ - پلنگ' تخت' فرش' بیٹھک-

مُوَاثَبَۃٌ - جلدی کرنا' فوراً کرنا-

اَتَاہُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَیْلِ فَوَثَبَہٗ وِسَادَۃً یا فَوَثَّبَ لَہٗ وِسَادَۃً - آنحضرتؐ کے پاس عامر بن طفیل آئے تو آپ نے ان کو ایک تکیہ پر بٹھایا-

قَدِمَ اَخِیْ مِنْ سَفَرٍ فَوَثَبَ عَلٰی سَرِیْرِیْ - میرے بھائی سفر سے آئے تو میرے پلنگ پر بیٹھ گئے-

قَدَّمَ لِلْوَثْبَۃِ یَدًا وَ اَخَّرَ لِلنُّکُوْصِ رِجْلًا - ایک ہاتھ تو حملے کے لئے آگے کیا اور ایک پاؤں لوٹ جانے کے لئے پیچھے رکھا-

وَثَبَ ابْنُ الزُّبَیْرِ - عبداللہ بن زبیرؓ خلافت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے-

وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ - قاری لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے (حضرت حسینؓ کا بدلہ چاہتے تھے)-

وَثَبَ - اقامت سنتے ہی جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے-

اَیَتَوَثَّبُ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی وَصِیِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - اگر آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت کے لئے وصیت کی ہوتی یا ان کو وصی بنایا ہوتا تو ابوبکر ان پر غالب ہو سکتے تھے (ہرگز نہیں بلکہ ابوبکرؓ ان کی ایسی اطاعت کرتے جیسے نکیل ڈالا ہوا اونٹ اطاعت کرتا ہے' جدھر لے جاؤ ادھر جاتا ہے)-

اَھْلُ بَیْتِیْ اَبَوْا عَلَیَّ اِلَّا تَوَثُّبًا وَّقَطِیْعَۃً - میرے گھر والوں نے کوئی بات نہ مانی سوائے کودنے اور ناطہ توڑنے کے-

اَلْمُؤْمِنُ لَا وَثَّابٌ وَّلَا سَبَّابٌ - مسلمان نہ جلد باز ہوتا ہے نہ گالی باز-

اَلْمُتَوَثِّبُ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ - اس کام پر کود آنے والا (یعنی خلافت پر)-

مِثْیَبٌ - نرم ہموار زمین اور ایک پانی تھا مدینہ میں-

وَثْرٌ - روندنا' نر کا مادہ پر بار بار جفتی کرنا' لیکن مادہ کو پیٹ نہ رہنا-

وَثَارَۃٌ - نرم ہونا ہموار ہونا-

تَوْثِیْرٌ - روندنا-

اِسْتِیْثَارٌ - کثرت سے ہونا-

وِثْرٌ - وہ کپڑا جس سے دوسرے کپڑے ڈھانپتے ہیں-

نَھٰی عَنْ مِیْثَرَۃِ الْاُرْجُوَانِ - سرخ رنگ کے زین پوش سے منع فرمایا (جو ریشمی ہوتا ہے)-

لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا اَوْثَرَ مِنْہُ - کاش آپ ایک بچھونا اس سے زیادہ نرم اور عمدہ رکھتے (یہ ابن عباسؓ نے حضرت عمر سے کہا)-

مَا اَخَذْتَھَا بَیْضَاءَ غَرِیْرَۃً وَّلَا نَصَفًا وَثِیْرَۃً - تو نے اس کو اس وقت نہیں لیا تھا جب کہ وہ سپید رنگ بھولی بھالی جوان تھی اور نہ اس وقت لیا جب کہ ادھیڑ عمر نرم گوشت والی تھی (اب بوڑھی بانجھ ہو گئی تب لیا - یہ اقرع بن حابس نے عیینہ بن حصن سے کہا)-

وُثُوْقٌ یا ثِقَۃٌ یا مَوْثِقٌ - اعتبار کرنا' بھروسا کرنا-

وَثَاقَۃٌ - قوی اور مضبوط ہونا-

تَوْثِیْقٌ-مضبوط کرنا-

مُوَاثَقَةٌ-عہد کرنا-

اِیْثَاقٌ-مضبوط کرنا-

تَوَثُّقٌ-قوی ہونا-

اِسْتِیْثَاقٌ-مضبوطی لینا-

وَثِیْقٌ-مضبوط، مستحکم-

وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ- میں آنحضرتؐ کے پاس لیلۃ العقبہ میں موجود تھا جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوا اقرار کیا-

لَنَا مِنْ ذٰلِكَ مَاسَلَّمُوْا بِالْمِيْثَاقِ وَالْاَمَانَةِ- ہم کو وہ مال ضرور ملے گا جس کو انھوں نے عہد اور ایمان داری کے ساتھ تسلیم کیا (یعنی وہ خود زکوٰۃ کا مال بھیج دیں گے تحصیل دار کو روانہ کرنا ضروری نہیں ہے)-

فَرَاٰی رَجُلًا مُوْثَقًا-ایک شخص کو بندھا ہوا دیکھا-

وَاخْلَعْ وَثَائِقَ اَفْئِدَتِهِمْ- ان کے دلوں کے مضبوط اقرارات نکال دے-

فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ- جب صبح ہو تو ان کو مشکیں کس لینا (رسیوں سے باندھ لینا)-

لَمُوْثِقُ عُمَرَ عَلَى الْاِسْلَامِ- (وہ مجھ کو تنبیہ کرتا ہے اور زجر حالانکہ میں نے عمر کا دل اسلام پر مضبوط کرایا (ان سے بھی پہلے میں اسلام لایا تھا)-

تِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى مِنَ الْحَبْلِ الْوَثِيْقِ- یہ تو مضبوط کنڈہ ہے مضبوط رسی میں (جو ٹوٹ نہیں سکتی)-

مِيْثَاقٌ-اقرار، عہد و پیان-

كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ-کھا اللہ پر بھروسا ہے (یہ فرما کر آنحضرتؐ نے ایک جذامی کو اپنے ساتھ کھلایا)-

هِيَ مِنْ مَّوَاثِيْقِ الْجِنِّ- یہ تو جنوں کے باندھنے کے بندھنوں میں سے ہے یا جنوں نے اقرار کیا ہے کہ جب یہ منتر پڑھا جائے گا تو ہم جدا ہو جائیں گے-

مَنْ مَّاتَ فِي الْبَحْرِ يُوْثَقُ فِيْ رِجْلِهٖ حَجَرٌ- جو شخص سمندر میں مر جائے اس کے پاؤں میں ایک پتھر باندھ دیں (اور سمندر میں چھوڑ دیں تا کہ لاش تر کر او پر نہ پھرتی پھرے)-

اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ شِيْعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ ذَرٌّ يَوْمَ اَخَذَ الْمِيْثَاقَ عَلَى الذَّرِّ- اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ سے ہماری امامت کا عہد لیا ہے جب وہ چیونٹیوں کی طرح تھے-

اِنَّ اَمْرَنَا مَسْتُوْرٌ مُّقَنَّعٌ بِالْمِيْثَاقِ فَمَنْ هَتَكَ عَلَيْنَا اَذَلَّهُ اللّٰهُ- ہماری امامت کا مقدمہ راز ہے چھپا ہوا جس کے چھپانے کے لئے اقرار لیا جاتا ہے پھر جو کوئی ہمارا معاملہ فاش کر دے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا-

فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اُخِذَ مِيْثَاقُهٗ بِالْمُوَافَاةِ فِيْ ظَهْرِ رَجُلٍ وَّلَا بَطْنِ امْرَاَةٍ اِلَّا اَجَابَ بِالتَّلْبِيَةِ-کوئی آدمی جس کا اقرار لیا گیا کہ وہ حج یا عمرے کو آئے ایسا باقی نہ رہا نہ مرد کی پشت میں نہ عورت کے پیٹ میں مگر اس نے لبیک کہہ کر جواب دیا (کہتے ہیں جتنی بار اس نے لبیک کہا اتنے ہی حج اس کو نصیب ہوں گے)-

كُلُّ يَمِيْنٍ فِيْهَا كَفَّارَةٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَهْدٍ اَوْ مِيْثَاقٍ- ہر قسم کا کفارہ ہے مگر جو عہد اور اقرار کی قسم میں سے ہو اس کا پورا کرنا ضروری ہے (اس میں کفارہ کافی نہ ہوگا- اس حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے وَعْدُ الْمُؤْمِنِ نَذْرٌ لَا كَفَّارَةَ لَهٗ یعنی مسلمان کا وعدہ نذر ہے اس کا کفار نہیں ہے بلکہ اس کو پورا کرنا لازم ہے)-

وَيُسَمّٰى فِي الْاَرْضِ يَوْمَ الْمِيْثَاقِ الْمَاخُوْذِ- غدیر خم پر جو آنحضرتؐ نے عہد لیا تھا اس کا نام یوم میثاق ہے (شیعہ کہتے ہیں کہ اس دن آنحضرتؐ نے صحابہ سے اقرار لیا تھا کہ میرے بعد حضرت علی کو میرا خلیفہ سمجھیں گے)-

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ وَثَّقَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ- جب مومن مر جاتا ہے تو موت کا فرشتہ اس کو باندھ دیتا ہے-

لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ بِالظَّنِّ- گمان پر حکم دینا انصاف نہیں ہے (جب تک پورا ثبوت نہ ہو کسی کو سزا نہیں دے سکتے-شبہہ کا فائدہ ملزم کو ملے گا اس کو چھوڑ دیں گے)-

وَاثِقُ بِاللّٰهِ-مشہور عباسی خلیفہ تھا-

وَثْمٌ- توڑنا، کوٹنا، خون آلود کرنا-

وَثْمٌ-کم ہونا-

کَانَ لَایَثِمُ التَّکْبِیْرَ-تکبیر کو توڑتے نہ تھے (لنگڑی لولی نہیں کرتے تھے کہ جلدی سے کہہ جائیں پوری طرح اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے تھے)-

وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِیْمَةِ وَالنَّارَ مِنَ الْوَثِیْمَةِ-قسم اس کی جس نے گٹھلی میں سے درخت نکالا اور پتھر میں سے آگ نکالی-

وَثَنٌ- بت یا جو چیز جثہ دار ہو لکڑی یا پتھر یا جواہر کی اور اس کی پرستش کریں (اس کی جمع وُثُنٌ اور اَوْثَانٌ ہے)-

شَارِبُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ وَثَنٍ- شراب پینے والا بت پرست کی طرح ہے-

قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَلْقِ هٰذَا الْوَثَنَ عَنْكَ- (عدی بن حاتم کہتے ہیں) میں آنحضرتؐ کے پاس آیا میرے گلے میں سونے کی صلیب پڑی تھی (پہلے یہ نصرانی تھے) آپ نے فرمایا-اس بت کو نکال کر پھینک دے-

اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِی وَثَنًا یُّعْبَدُ-یا اللہ میری قبر کو بت مت بنا دینا کہ لوگ اس کی پوجا کریں (میری قبر کو سجدہ یا اس کا طواف کریں، اس کو چومیں چاٹیں، مجھ سے مرادیں مانگیں اپنی حاجتیں طلب کریں، میری نذر اور منت مانیں)-

وَثَنِیٌّ-بت پرست-

یَاوُثَنِیَّ ابْنِ وَثَنِیٍّ- (یہ قیس بن عبادہ نے حضرت معاویہ کو جواب میں لکھا تھا یعنی) اے بت پرست بت پرست کے بیٹے-

بابُ الواو مع الجیم

وَجْأٌ-مارنا، جماع کرنا-

وَجْأٌ اور وِجَاءٌ-خصیے دبا کر یا کوٹ کر خصی کر دینا-

تَوَجُّأٌ-مارنا-

اِتِّجَاءٌ-ٹھوس ہونا-

مَوْجُوْءٌ اور وَجِیْئٌ- خصی-

فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ- جو شخص بیوی پالنے کی طاقت نہ رکھتا ہو (محتاج نادار ہو) وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا (اس کی شہوت کو کم کر دے گا- ایک روایت میں وَجًا ہے بروزن عَصًا یعنی روزہ ضعیف کر دے گا-اصل میں تو وَجًا کے معنی تکان کے ہیں)-

اِنَّهٗ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ مَوْجُوْءَیْنِ- آنحضرتؐ نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی (بعض نے مُوْجَئَیْنِ روایت کیا ہے وہ غلط ہے-بعض نے مُوَجَّیَیْنِ وہی ہیں)-

فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَلْیَجَأْهُنَّ- سات کھجوریں لے ان کو کوٹ ڈالے (اسی سے ہے وَجِیْئَة یعنی کھجور دودھ اور گھی میں کٹی ہوئی)-

اِنَّهٗ عَادَ سَعْدًا فَوَصَفَ لَهُ الْوَجِیْئَةَ- آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کی عیادت کی انھیں وجیئہ کھانے کو بتلایا-

کُنْتُ فِیْ مَنَائِخِ اَهْلِیْ فَنَزَا مِنْهَا بَعِیْرٌ فَوَجَأْتُهٗ بِحَدِیْدَةٍ- میں اپنے گھر والوں کے تھانوں میں تھا (جہاں جانور رہتے ہیں) ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا میں نے اس کو لوہے سے مارا-

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِیْدَةٍ فَحَدِیْدَتُهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ- جس شخص نے اپنے تئیں لوہے سے مارا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں رہے گا اور دوزخ کی آگ میں اس کو اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا-

فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا- میں نے اس کی گردن پر مار لگائی-

فَوَجَأْتُ عُنُقَهٗ- میں نے اس کی گردن پاؤں سے روند ڈالی-

عَلَیْکُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ وِجَاءٌ- روزہ اپنے اوپر لازم کر لو اس سے آدمی خصی بن جاتا ہے-

وَجْبٌ یا وُجُوْبٌ- غائب ہونا، اندر گھس جانا، پھیر دینا صرف ایک بار دن کو کھانا، گرنا، مر جانا-

وَجْبٌ اور وَجِیْبٌ اور وَجَبَانٌ-لرزنا، خفقان ہونا-

وُجُوْبٌ اور جِبَةٌ-لازم ہونا، ثابت ہونا، نافذ ہونا-

وُجُوْبَةٌ - نامرد ہونا-

تَوْجِیْبٌ - لازم کرنا' دن کو ایک ہی بار کھلانا' رات دن میں ایک ہی بار دودھ دوہنا' ضیافت کا حق ادا کرنا لوازم مہمان داری پورے کرنا-

مُوَاجَبَةٌ اور اِیْجَابٌ-لازم کرنا (اِیْجَابٌ اس کلمہ کو بھی کہتے ہیں جو دو معاملہ کرنے والوں میں سے ایک پہلے کہے مثلاً بِعْتُ یا اِشْتَرَیْتُ اور دوسرے کے کلمہ کو قبول کہتے ہیں-

اِسْتِیْجَابٌ- مستحق ہونا-

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ- جمعہ کے دن نہانا ہر مسلمان پر واجب ہے یعنی ضروری ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو بعض نے واجب سے مستحب مراد رکھا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جو کوئی جمعہ کے دن وضو کرے تو بہتر ہے اور اچھا ہے اہل حدیث کے نزدیک واجب اور فرض ایک ہی ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ نے دونوں میں فرق کیا ہے)-

مَنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا فَقَدْ اَوْجَبَ- جس نے ایسا ایسا کیا اس نے اپنے لئے واجب کرلیا (دوزخ یا بہشت کو)-

اِنَّ قَوْمًا اَتَوْهُ فَقَالُوْا اِنَّ صَاحِبًا لَّنَا اَوْجَبَ- کچھ لوگ آپ کے پاس آئے' کہنے لگے ہمارے ایک ساتھی نے گناہ کرکے اپنے لئے (دوزخ) واجب کرلی-

اَوْجَبَ طَلْحَةُ- طلحہؓ نے اپنے لئے (بہشت) واجب کرلی (کافروں کے وار اپنے اوپر لئے آنحضرتؐ کو بچایا ایسی ایسی جان نثاریاں کیں کہ باید وشاید)-

اَوْجَبَ ذُوالثَّلٰثَةِ وَالْاِثْنَیْنِ- جس شخص نے دو یا تین بچے آگے بھیجے (یعنی اس کے دو یا تین بچے گزر گئے) اس نے اپنے لئے بہشت واجب کرلی-

کَلِمَةٌ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُوْجِبَةٌ لَّمْ اَسْاَلْهُ عَنْهَا فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اَعْلَمُ مَا هِیَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- (حضرت طلحہؓ نے کہا) ایک کلمہ ہے جو بہشت کو واجب کرتا ہے مگر میں نے آنحضرتؐ سے نہیں پوچھا وہ کون سا کلمہ ہے- حضرت عمرؓ نے کہا میں اس کلمہ کو جانتا ہوں وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے (اس کا کہنے والا اور دل سے اس پر یقین رکھنے والا ضرور بہشت میں جائے گا)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ- یا اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے وہ اعمال کرا جن کی وجہ سے تیری رحمت مجھ پر واجب ہوجائے-

اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ- اگر دعا کا خاتمہ آمین پر ہو تو اس نے بہشت واجب کرلی یا دعا کی قبولیت واجب کرلی-

قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَیْكَ- تو نے بہشت واجب کرلی اب تجھ کو کوئی ضرر نہیں ہوگا-

کَانُوْا یَرَوْنَ الْمَشْیَ اِلَی الْمَسْجِدِ فِی اللَّیْلَةِ ذَاتِ الْمَطَرِ وَالرِّیْحِ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ- صحابہؓ یہ سمجھتے تھے کہ برسات اور آندھی کی رات کو مسجد میں جانا (جماعت میں شریک ہونے کے لئے) بہشت واجب کرتا ہے-

اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلَیْنِ یَتَبَایَعَانِ شَاةً فَقَالَ اَحَدُهُمَا وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی کَذَا وَقَالَ الْاٰخَرُ وَاللّٰهِ لَا اَنْقُصُ فَقَالَ قَدْ اَوْجَبَ اَحَدُهُمَا- دو شخص کو دیکھا ایک بکری کا معاملہ کررہے ہیں ایک نے کہا خدا کی قسم میں اس قیمت سے زیادہ نہ دوں گا- دوسرا بولا' خدا کی قسم میں اس سے کم میں نہ دوں گا تب آپ نے فرمایا ان میں سے ایک نے اپنے اوپر (گناہ اور کفارہ) واجب کرلیا (یعنی بائع یا مشتری نے ان میں سے جو کوئی اپنی قسم توڑے اور بکری بیچے یا خریدے)-

اِنَّهٗ اَوْجَبَ نَجِیْبًا- حضرت عمرؓ نے ایک عمدہ اونٹ کی ہدی اپنے اوپر واجب کرلی-

اِنَّهٗ عَادَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ النِّسَاءُ وَبَکَیْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِیْكٍ یُسَکِّتُهُنَّ فَقَالَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَةٌ قَالُوْا مَا الْوُجُوْبُ قَالَ اِذَا مَاتَ- آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی (ان کے پوچھنے کو تشریف لے گئے) دیکھا تو ان کی حالت غیر ہے (مرنے کے قریب ہیں) عورتوں نے یہ حال دیکھ کر چیخ ماری رونے لگیں' ابن عتیک ان کو خاموش کرنے لگے- آپ نے فرمایا رونے دے واجب ہوجائے اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے- صحابہ نے عرض کیا واجب ہوجائے اس کا کیا مطلب؟ فرمایا جب مر

جائے-

فَاِذَا وَجَبَ وَنَضَبَ عُمْرُهٗ- جب وہ مرجائے اس کی عمر تمام ہوجائے-

فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا- جب اونٹ نحر ہوکر زمین پر گر جائیں-(کیونکہ اونٹوں کو کھڑا کرکے نحر کیا جاتا ہے)-

سَمِعْتُ لَهَا وَجْبَةَ قَلْبِهٖ- میں نے اس کے دل کا پھڑکنا سنا-

اِنَّا نُحَذِّرُكَ يَوْمًا تَجِبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ- ہم تجھ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن دل بے قرار ہوں گے-

لَوْلَا اَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ الشَّمْسِ- اگر رومیوں کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم غروب کے وقت سورج کے گرنے کی آواز سنتے-

فَاِذَا بِوَجْبَةٍ- یکایک کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی-

سَمِعَ وَجْبَةً- ایک گرنے کی آواز سنی (تو فرمایا یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو دوزخ کے نیچے گرا-

كُنْتُ اٰكُلُ الْوَجْبَةَ وَاَنْجُو الْوَقْعَةَ- میں دن رات میں ایک ہی بار کھاتا اور رات دن میں ایک ہی بار پاخانہ پھرتا-

يُطْعِمُ عَشَرَةَ مَسٰكِيْنَ وَجْبَةً وَّاحِدَةً- قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو ایک ہی وقت کھلائے-

مَنْ اَجَابَ وَجْبَةَ خِتَانٍ غُفِرَلَهٗ- جو شخص ختنہ کی دعوت قبول کرے اس کی مغفرت ہوگی-

اِذَا كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ- اگر بیع میں عقد کے بعد ایک دوسرے سے کہے دیکھو بیع کو نافذ کرتے ہو یا اختیار کا حق باقی رکھتے ہو اور وہ کہے کہ میں بیع کو نافذ کرتا ہوں تو اب بیع لازم ہوگئی گو بائع اور مشتری جدا نہ ہوں (کیونکہ اس نے اختیار کا حق خود کھو دیا)-

فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهٗ- جب میں اس کا مستحق ہوگیا (میری ملک میں آگیا)-

حِيْنَ اَوْجَبَ- جب حج کرنا اپنے اوپر واجب کرلیا-

وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- اب تو اس کا شہید ہونا ضروری ہوگیا (جب آپ نے یوں فرمایا- خدا اس پر رحم کرے آنحضرتؐ جس کے حق میں "رحمۃ اللہ" فرماتے وہ ضرور شہید ہوتا)-

مَا الْمُوْجِبَتَان- دو واجب کرنے والی کون سی چیزیں ہیں (ایک بہشت کو واجب کرتی ہے ایک دوزخ کو)-

قَدْ اَوْجَبُوْا- (وہ جو سمندر میں سوار ہوکر جہاد کے لئے جاتے ہیں) انھوں نے اپنے لئے مغفرت واجب کرلی- (اس لشکر میں یزید بھی شریک تھے)-

اَوْجَبَهَا- اس نے واجب کرلیا یعنی وعدہ کرلیا-

اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ مَّعَ كُلِّ اَمِيْرٍ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبٌ خَلْفَ كُلِّ وَّعَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ- ہر امیر اور سردار کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا واجب ہے- جو مسلمان ہو گو فاسق فاجر ہو) اسی طرح ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ لینا واجب ہے اسی طرح ہر مسلمان پر جنازے کی نماز پڑھنا واجب ہے-

مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الْقَضَاءَ- وہ قاضی بننے کے کب لائق ہوتا ہے-

وَاَمَّا وُجُوْبُهٗ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لیکن رویت الٰہی کا ثبوت ہمارے پیغمبرؐ کے لئے-

اِذَا سَجَدَ فَوَاجَبَ الْفِتْيَانُ فَيَضَعُوْنَ عَلٰى ظَهْرِهٖ شَيْئًا وَيَذْهَبُ اَحَدُهُمْ اِلَى الْكَلَّاءِ وَيَجِيْءُ وَهُوَ سَاجِدٌ- وہ جب سجدہ کرتے تو جوان چھوکرے یہ شرط لگاتے ان کی پیٹھ پر کچھ رکھ کر کلا کو چلے جاتے (کلا بصرے کا وہ مقام جہاں کشتیاں باندھتے ہیں) پھر لوٹ کر آتے تو وہ سجدے ہی میں ہوتے (اتنا لمبا سجدہ کرتے حالانکہ کلا بصرے سے دور ہے)-

اِذَا افْتَرَقَ الْبَيِّعَانِ وَجَبَ الْبَيْعُ- جب بائع اور مشتری جدا ہوجائیں (اس مجلس سے جہاں بیع کا عقد ہوا ہے) تو بیع لازم ہوگئی (اب کسی کو فسخ کا اختیار نہ رہا) البتہ اگر اختیار کی شرط لگائیں (کہ ایک دن یا دو دن تک بیع فسخ کر سکتے ہیں) تو اختیار رہے گا-

وَقْتُ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَجِبُ الشَّمْسُ- مغرب کا وقت سورج ڈوبنے پر ہے-

سَمِعَ وَجْبَةً فَاِذَا هُوَ جِبْرِيْلُ- ایک دھماکے کی آواز

سنی، دیکھا تو حضرت جبرئیلؑ ہیں۔

یَاعَلِیُّ مَنْ لَّمْ یُوْجِبْ لَکَ فَلَا تَوَجَّبْ لَهٗ وَلَا کَرَامَةَ-علی جو کوئی تمہاری تعظیم نہ کرے اس کی کوئی تعظیم نہیں ہے نہ عزت۔

عَلَیْکُمْ بِالْمُوْجِبَتَیْنِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ- تم کو چاہیے ہر نماز کے بعد دو کلمے بہشت کو واجب کرنے والے کہا کرو (پھر ان کو بیان فرمایا: نَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)۔

وَلَا تُکْتَبُ عَلَیْهِ السَّیِّئَاتُ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَ بِمُوْجِبَةٍ- حاجی کی برائیاں نہیں لکھی جاتیں، مگر جب ایسا گناہ کرے جس سے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔

اَلسَّاعِیْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَهُ الْمَلَائِکَةُ بِالْاِیْجَابِ- صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے والا، فرشتے اس کی عبادت قبول ہونے کی سفارش کرتے ہیں۔

عَسٰی فِی الْقُرْاٰنِ مُوْجِبَةٌ-قرآن میں واجب کرنے والی کوئی ہے۔

وَجٌّ- جلدی کرنا اور ایک وادی ہے طائف میں اور ایک دوا ہے۔

وُجُجٌ-شتر مرغ۔

صَیْدُوَجٍّ عِضَاهُهٗ حَرَامٌ مُّحَرَّمٌ- وج میں شکار کرنا وہاں کے کانٹے دار درخت کاٹنا حرام ہے (وج طائف میں ہے وہاں شکار حرام اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ حرام کی سرزمین ہے بلکہ آنحضرتؐ نے اس مقام کو محفوظ کیا تھا- اس وجہ سے بعض نے کہا یہ ممانعت آنحضرتؐ کے زمانے میں تھی پھر منسوخ ہوگئی)۔

اِنَّ وَجًّا مُّقَدَّسٌ مِّنْهُ عَوَجَ الرَّبِّ اِلَی السَّمَاءِ- وج ایک مقدس مقام ہے- وہیں سے زمین بنانے کے بعد پروردگار آسمان کی طرف چڑھ گیا تھا۔

وَجَحٌ-غار۔

تَوْجِیْحٌ اور اِیْجَاحٌ-ظاہر ہونا، نمودار ہونا، پیشاب زور کا لگنا، لاچار کرنا۔

وِجَاحٌ-پردہ۔

وَجَاحٌ- چکنا صاف پتھر۔

وَجِیْحٌ-موٹا مضبوط کپڑا۔

اِنَّهٗ صَلّٰی صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ فَلَا یُصَلِّیَنَّ وَهُوَ مُوْجِحٌ یا فَلَا یُصَلِّ مُوْجِحًا قِیْلَ وَمَا الْمُوْجِحُ قَالَ الْمُرْهَقُ مِنْ خَلَاءٍ اَوْ بَوْلٍ- حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کہنے لگے-تم میں سے کوئی ہو سکے تو اس وقت نماز نہ پڑھے جب وہ موجح ہو- لوگوں نے کہا- موجح کیا؟ فرمایا جس کو پاخانہ یا پیشاب زور کا لگا ہو- بعض نے مُوْحَجٌ بہ تقدیم حا بر جیم پڑھا ہے- اگر یہ روایت صحیح ہو تو شاید مُوْحَجُ ایک دوسرا لغت اس معنی میں ہوگا مگر لغت سے تو اس روایت کی تائید نہیں ہوتی)۔

وَجْدٌ یا جِدَةٌ یا وُجْدٌ یا وِجْدَانٌ یا اِجْدَانٌ- پانا، پہنچنا، گم ہونے کے بعد حاصل کرنا، جاننا، بے پرواہ ہونا۔

اِیْجَادٌ- ہست کرنا، بے پرواہ کرنا، زبردستی کرنا، لاچار کرنا، زوردار کرنا۔

وَجْدٌ-شوق اور محبت اور خوشی۔

تَوَاجُدٌ- کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَوَجُّدٌ-شکایت کرنا، رنجیدہ ہونا، محبت رکھنا۔

وَاجِدٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے-یعنی بے پرواہ مستغنی جو کبھی محتاج نہ ہوگا۔

لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ- جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو لیکن ٹال مٹول کرے، تو اس کو سزا دینا، بے عزت کرنا (قید کرنا اور اس کی جائداد ضبط کرنا قرقی) درست ہے۔

اِنِّیْ سَائِلُکَ فَلَا تَجِدْ عَلَیَّ- میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں آپ مجھ پر غصہ نہ ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں وَجَدَ عَلَیْهِ وَجْدًا وَّ مَوْجِدَةً وَّجِدَةً وَّ وِجْدَانًا- اس پر غصہ ہوا)۔

لَمْ یَجِدِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ- روزہ دار نے بے روزہ پر غصہ نہیں کیا۔

اَیُّهَا النَّاشِدُ غَیْرُکَ الْوَاجِدُ- ارے (مسجد میں چلا کر)

گمی ہوئی چیز ڈھونڈھنے والے وہ چیز تجھ کو نہ ملے گی دوسرے کو ملے گی (یہ بددعا ہے مسجد میں چلانے والے پر- جیسے کتاب "ن" میں گزر چکا باب نَشد میں)-

لَایَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا- زکوٰۃ دینے والا کوئی ایسا شخص نہ پائے گا جو زکوٰۃ لینا قبول کرے (کیونکہ دنیا کی آبادی بہت کم رہ جائے گی- اموال کی کثرت ہوگی- یہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد قیامت کے قریب زمانہ کا بیان ہے- اب ایسی صورت میں زکوٰۃ کی فرضیت ساقط ہو جائے گی یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں)-

تَجِدُوْنَهٗ فِیْ صُدُوْرِکُمْ- تم اپنے دلوں میں اس کو پاتے ہو-

اِنَّهٗ یَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوةِ- اس کو نماز میں معلوم ہوتا ہے (جیسے باؤ سری ریح حدیث ہوا)-

اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا- اگر تم کافروں کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن پاؤ تب تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ نہ پکاؤ (ورنہ دھو کر ان کو پاک صاف کر لو)-

وَاللّٰهِ مَا بَطْنُهَا بِوَالِدٍ وَّلَا زَوْجُهَا بِوَاجِدٍ- خدا کی قسم نہ اس کو پیٹ رہے گا (بچہ جنے گی) نہ اس کا خاوند اس سے الفت کرے گا-

فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ- جو شخص اپنے کسی مال سے سخت محبت رکھتا ہو تو اس کو بیچ ڈالے- (تاکہ دنیا کی الفت میں غرق ہو کر خدا سے غافل نہ ہو جائے)-

مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ- اس کی ماں کے سخت رنجیدہ ہونے کے خیال سے (کیونکہ بچہ روئے گا تو ماں کا دل بے قرار ہو جائے گا- ایک روایت میں شِدَّةِ مَوْجِدَةِ اُمِّهٖ ہے معنی وہی ہیں)-

وَجَدْتُ فِیْ کِتَابِیْ- جو میں نے اپنی کتاب میں پائی-

مَاتَجِدُوْنَ فِیْ کِتَابِکُمْ- تم اپنی کتاب تورات میں زنا کی کیا سزا پاتے ہو؟ (آنحضرتؐ کو تورات کی سزا کا علم تھا- مگر یہ ان سے اس لئے پوچھا کہ ان کو الزام ہو اپنی زبان سے خود قائل ہوں)-

فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ خُزَیْمَةَ- میں نے یہ آیت کسی کے پاس لکھی ہوئی نہیں پائی سوائے خزیمہ بن ثابتؓ کے (اگرچہ یاد اوروں کو بھی تھی تو قرآن کے تواتر میں کوئی خلل نہیں ہوا- علاوہ اس کے صحابہ نے قرآن کی جو آیت آنحضرتؐ سے سنی اس کا یقین متواتر کی طرح ہے اور یہ آیت صرف حضرت خزیمہ سے ہی نہیں سنی تھی بلکہ آنحضرتؐ سے سنی تھی- جب حضرت خزیمہ کے پاس لکھی ہوئی پائی تو فوراً یاد آ گئی- بعض حالتوں میں خبر واحد سے بھی یقین آ جاتا ہے جب اس کی تصدیق کے قرائن موجود ہوں)-

اِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَأْتِیْ اَبَابَکْرٍ- اگر تو مجھ کو دوبارہ یہاں آنے پر نہ پائے تو حضرت ابوبکرؓ کے پاس آنا (اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے لئے صاف دلیل ہے)-

کَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا- وہ رنجیدہ ہوئے-

کُنْتُ اَوْجَدُ عَلَیْهِ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ- میں ابوبکرؓ پر اس سے بھی زیادہ رنجیدہ ہوا جتنا رنجیدہ عثمانؓ پر ہوا تھا-

وَکَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ- اس شخص کو برا معلوم ہوا (جب انھوں نے جواب میں کہا وَعَلٰی اُمِّكَ اس کی ماں کا ذکر کیا)-

وَجَدْتَ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- کیا آپ کو مجھ پر غصہ آیا یارسول اللہ ﷺ-

اَخَافُ اَنْ تَجِدَ عَلَیَّ- مجھ کو ڈر ہے کہیں آپ مجھ پر غصہ نہ ہوں-

اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا- میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں (اپنے تئیں امامت کے لائق نہیں سمجھتا- یا قلت علم کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ مجھ میں غرور پیدا ہو جائے گا)-

فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ- میں اس کام کی وجہ سے اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں (کہ مجھ کو یہ کام فائدہ دے گا یا نقصان)-

اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا- (ایک برس تک قبر پہ بیٹھے رہنے کے بعد جب یعنی امام حسن بن حسن کی بیوی وہاں سے چلیں تو ہاتف کی آواز سنی) کیا ان لوگوں نے جس کو کھویا تھا اس کو پا لیا-

فَمَنْ وَجَدَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ - جو شخص اس قسم کا کوئی وسوسہ دل میں پائے تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کہے-

وُجْدٌ -مقدرت' مقدور-

فَرَضَ اللّٰهُ الْحَجَّ عَلٰى اَهْلِ الْجِدَةِ - اللہ تعالیٰ نے حج انہی لوگوں پر فرض کیا ہے جو مقدور والے ہیں (آنے جانے کا اور بال بچوں کا خرچہ رکھتے ہیں-محتاج آدمی پر حج فرض نہیں ہے)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَوْجَدَنِيْ بَعْدَ ضَعْفٍ -شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو ناتوانی کے بعد طاقت دی-

كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ كَيْفَ يَكُوْنُ حَالُ مَنْ يَّفْنٰى بِبَقَائِهٖ وَيَسْقَمُ بِصِحَّتِهٖ وَ يُؤْتٰى مِنْ مَّاْمَنِهٖ -کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ اپنے تئیں کیسا پاتے ہیں (یعنی خوش وخرم ہیں یا نہیں) آپ نے فرمایا جس شخص کی بقا فنا کی موجب ہو اور اس کی صحت بیماری کی اور جہاں وہ امن سمجھتا ہے وہیں سے اس پر آفت آتی ہو تو اس کا حال کیسا ہوگا (اس کو کیا خاک خوشی ہوگی- مطلب یہ ہے کہ دنیا میں رہنا ایک دن وہاں سے جانے کا سبب ہے-زندگی موت کا مستلزم ہے' تندرستی بیماری لائے گی-دنیا امن کی جگہ خیال کرتا ہے وہیں سے اس پر آفت آئے گی)-

كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ كَيْفَ حَالُ مَنْ يَّدُوْرُ الزَّمَانُ وَفْقَ مَا يُرِيْدُهٗ - (ایک بزرگ شخص سے پوچھا) آپ اپنا حال کیسا پاتے ہیں- انھوں نے کہا اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خواہش کے مطابق زمانہ دورہ کرتا رہے (وہ کیسا خوش وخرم ہوگا یہ مقام رضا کا ہے اور حضرت علیؓ نے جو فرمایا وہ خوف کا مقام تھا- اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دو قسم پر رکھا ہے- ایک تو وہ جن پر خوف غالب ہوتا ہے- وہ دبلے سوکھے زرد رنگ مدقوق کی سی شکل- دوسرے وہ جو مقام رضا تک پہنچ جاتے ہیں ان کی مراد وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہو- اس کی محبت میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں علیحدہ کوئی تمنا ہی نہیں رہتی جو اللہ تعالیٰ کرتا جاتا ہے وہی ان کی مراد اور تمنا ہوتی ہے- وہ ہمیشہ خوش وخرم اور موٹے تازے دناب بنے رہتے ہیں)-

لَوْلَا اَنْ يَّجِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَلْبِهٖ لَعَصَبْتُ الْكَافِرَ بِعِصَابَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ لَايَصْدَعُ رَاْسُهٗ اَبَدًا - اگر مومن کو اس سے رنج نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی ایک پٹی باندھ دیتا جس کے باعث اس کا سر بھی کبھی نہ دکھتا (یعنی کافر کو دنیا میں درد سر تک کی بھی بیماری نہ آتی اور ساری عمر عیش وعشرت اور تندرستی اور صحت میں گزارتا)-

اِنْحَجَرَ عَنِّيْ اِنْحِجَارَ الضَّبُعِ فِيْ وِجَادِهَا - اس طرح میرے پاس سے بھاگ گیا اور چھپ گیا جیسے بجو بھاگ کر اپنے گھر میں چھپ جاتا ہے-

وِجْدَان -قوت باطنیہ (کانشنس)-

وَجْرٌ - منہ میں دوا ڈالنا- ایسی باتیں سنانا جو دوسرے کو ناگوار ہوں-

اِنْجَارٌ -منہ میں ڈالنا' برچھا منہ یا سینہ پر مارنا-

اِتِّجَارٌ -وجور سے علاج کرنا (وجور وہ دوا جو منہ میں ڈالی جائے)-

وَجَار اور وِجَار -بجو کا سوراخ-

لَوْكُنْتُ فِيْ وِجَارِ الضَّبِّ -اگر میں گوہ (سوسمار) کے سوراخ میں ہوتا (جو بہت گہرا ہوتا ہے وہاں تک رسائی مشکل سے ہوتی ہے)-

جِئْتُكَ فِيْ مِثْلِ وِجَارِ الضَّبُعِ - میں تیرے پاس بجو کے سوراخ کی طرح آیا (یہ غلطی ہے راوی کی- صحیح یوں ہے مِثْلِ جَارِّ الضَّبُعِ - اس شخص کی طرح جو بجو کو اس کے سوراخ سے کھینچ لاتا ہے)-

شَجَرُوْا فَاهُ ثُمَّ اَوْجَرُوْا فِيْهَا - اس کا منہ کھولا اور زبردستی اس میں کھانا ڈال دیا- (جیسے دوا ڈالتے ہیں)-

وُجُوْرُ الصَّبِيِّ اللَّبَنَ بِمَنْزِلَةِ الرَّضَاعِ - بچہ کے منہ میں دودھ ڈالنا اس کو دودھ پلانے کی طرح ہے (یعنی اس سے رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی-

اِذَا وَاجَرَ نَفْسَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مَّعْرُوْفٍ اَخَذَ حَقَّهٗ - جب کوئی معاملہ کرے دستور کے موافق تو جتنا اپنا حق ہوا اتنا ہی لے (زیادہ نہ لے)-

وَجْزٌ یا وَجَازَةٌ یا وُجُوْزٌ -مختصر ہونا-

وَجِيْز - مختصر -
اِيْجَازٌ - مختصر کرنا' کم کرنا' جلدی کرنا -
تَوَجُّزٌ - نقد دینا' ڈھونڈھنا -
مُوْجَز - مختصر -
اِذَا قُلْتَ فَاَوْجِزْ - جب تو بات کرے تو مختصر کر (بے فائدہ طول کلامی مت کر) -
وَجْسٌ - ڈر جانا' سہم جانا' ایک بیوی سے صحبت کرنا' اس طرح کہ دوسری بیوی اس کی آہٹ سن رہی ہو -
اِيْجَاسٌ - محسوس کرنا' پانا' دل میں رکھنا -
تَوَجُّسٌ - کے بھی وہی معنی ہیں اور کان لگانا' ٹوہ پانا پھر ادھر کان لگانا' تھوڑا تھوڑا کھانا یا پانی چکھنا -
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْ جَانِبِهَا وَجْسًا فَقِيْلَ هٰذَا بِلَالٌ - میں بہشت میں گیا - میں نے اس کے ایک جانب کچھ گنگناہٹ پائی تب مجھ سے کہا گیا یہ بلال ہیں (حالانکہ بلال اس زمانے میں دنیا میں موجود تھے - مگر آنحضرتؐ نے ان کو بہشت میں بھی دیکھا) -
نَهٰى عَنِ الْوَجْسِ - آنحضرتؐ نے وجس سے منع فرمایا - (وہ یہ ہے کہ آدمی ایک بیوی یا لونڈی سے صحبت کرے اور دوسری بیوی یا لونڈی ان دونوں کی آہٹ پا رہی ہو' پردے کی آڑ سے یا دیکھ رہی ہو) -
وَقَدْ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْوَجْسَ - امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا' وجس کیسا ہے؟ انھوں نے کہا - صحابہ اس کو برا سمجھتے تھے (کیونکہ اول تو یہ شرم وحیا کے خلاف ہے دوسرے ایک بیوی یا لونڈی کو رنج دیتا ہے (کہ مجھ کو چھوڑ کر سوکن کی طرف متوجہ ہے) -
وَجْعٌ - بیمار ہونا' دردمند ہونا -
اِنْجَاعٌ - رنج دینا -
تَوَجُّعٌ - رنج پانا' شکایت کرنا' مرثیہ بنانا -
وَجَعٌ - درد والم' بیماری (اس کی جمع اَوْجَاعٌ ہے) -
لَاتَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ - سوال درست نہیں مگر اس شخص کے لئے جو دوسرے کی جان بچانے کے لئے دیت کا ضامن ہوا ہو (اگر دیت ادا نہ ہو تو جس کا ضامن ہوا ہے وہ قتل کیا جائے گا) اس کا قتل ہونا اس کو دردمند کرے گا -
مُرِيْ بَنِيْكِ يُقَلِّمُوْا اَظْفَارَهُمْ اَنْ يُّوْجِعُوا الضُّرُوْعَ - اپنے بیٹوں کو حکم کر اپنے ناخن کتر ڈالیں تاکہ جانوروں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو -
وَجِعَ اَبُوْمُوْسٰى - ابوموسیٰ بیمار ہوئے -
وَجْفٌ یا وَجِيْفٌ یا وُجُوْفٌ - مضطرب ہونا' دوڑنا -
اِسْتِيْجَافٌ - لے جانا -
وَاجِفٌ - مضطرب -
اِيْجَافٌ - دوڑانا' چلانا -
لَمْ يُوْجِفُوْا عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ - نہ ان پر گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ -
لَيْسَ الْبِرُّ بِالْاِيْجَافِ - گھوڑے دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے -
وَ اَوْجَفَ الذِّكْرَ بِلِسَانِهٖ - زبان سے جلدی جلدی ذکر کیا -
اَهْوَنُ سَيْرِهَا فِيْهِ الْوَجِيْفُ - سب سے کم چال اس کی وجیف تھی (وجیف ایک قسم کی تیز چال ہے) -
اُتْرُكِ الْوَجِيْفَ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ - وجیف چھوڑ دے جس کو لوگ کیا کرتے ہیں (یعنی بہت دوڑانا جانور کو جاہلیت کے زمانے میں عرفات سے جب لوٹتے تو گھوڑوں کو بہت تیز دوڑاتے) -
وَاجِفَةٌ - بہت مضطرب -
اَوْجَفَ - بند کرلیا (صحیح اَجَافَ ہے کیونکہ ایجاف کے معنی تو دوڑانا ہیں) -
وَجْلٌ یا وَجَلٌ یا مَوْجَلٌ - ڈرنا -
اِيْجَالٌ - ڈرانا -
مُوَاجَلَةٌ - ڈرنے میں مقابلہ کرنا -
وَعَظَنَا مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ - آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا وعظ سنایا جس سے دل دہل گئے (سہم گئے ڈر گئے) -
وَجْمٌ یا وُجُوْمٌ - چپ رہنا -

مَالِیْ اَرَاكَ وَاجِمًا - کیا سبب ہے میں تم کو خاموش پاتا ہوں (جیسے کوئی رنج وتردد میں ہوتا ہے - یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے طلحہؓ سے کہا) -

فَوَجَمْتُ وَلَمْ اَدْرِمَا اَقُوْلُ - میں خاموش ہوگیا میرے ذہن میں نہ آیا کیا کہوں -

وَلَا تَقْلِبْنَا وَاجِمِیْنَ - ہم کو خاموش مت لوٹا (رنج وغم کے ساتھ بلکہ ہماری التجا قبول کر پانی برسا کہ ہم خوشی خوشی گھروں کو لوٹیں) -

وَجْنٌ - پھینکنا' مار دینا' کوٹنا -

تَوَجُّنٌ - عاجزی کرنا' ذلت ظاہر کرنا -

وَجْنَاءُ - تیز اور مضبوط زوردار اونٹنی -

وَجْنَةٌ یا وَجِنَةٌ یا وَجَنَةٌ - رخسارے کا جو حصہ اٹھا ہوا ہے -

تَرْفَعُنِیْ وَجْنًا وَّتَهْوِیْ بِیْ وَجْنٌ - ایک سخت زمین مجھ کو اونچا کرتی تھی دوسری نیچا کرتی تھی (یعنی چڑھاؤ اتار تھے) -

وَجْنَاءُ فِیْ حُرَّتَیْهَا لِلْبَصِیْرِ بِهَا - بڑی آنکھ والی اونٹنی جس کے منہ کے دونوں کناروں میں دیکھنے والے کو -

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْكُوْمٌ مُّذَكَّرَةٌ - بڑی گردن والی بڑی آنکھ والی سخت جسم والی نر کی طرح اعضاء والی -

وَاَدُ الذِّعْلِبِ الْوَجْنَاءِ - تیز رو کشادہ آنکھ والی اونٹنی کے چلنے کی آواز -

اِنَّهٗ كَانَ نَاتِیَ الْوَجْنَةِ - وہ بلند رخسار تھے -

وَجْهٌ - منہ پر مارنا' رودار ہونا' وجیہ ہونا -

تَوْجِیْهٌ - روانہ کرنا' بھیجنا' جانا' عزت دینا -

مُوَاجَهَةٌ اور وِجَاهٌ - منہ کے سامنے منہ کرنا -

اِیْجَاهٌ - وجیہ پانا -

تَوَجُّهٌ - متوجہ ہونا' قصد کرنا' سامنے آنا' شکست پانا' بوڑھا ہونا -

تَوَاجُهٌ - مقابل ہونا -

وَجَاهَةٌ - قدر و شرافت اور بزرگی -

اِنَّهٗ ذَكَرَ فِتَنًا كَوُجُوْهِ الْبَقَرِ - آنحضرتؐ نے ایسے فتنوں کا ذکر کیا ہوگا - جو گایوں کے منہ کی طرح ہوں گے (یعنی ایک فتنہ دوسرے فتنہ کے مشابہ ہوگا جیسے ایک گائے کا منہ دوسری گائے کے منہ سے ملتا ہے - زمخشری نے کہا میرے نزدیک مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو سینگ ماریں گے - یعنی ان پر آفتیں لائیں گے - جیسے کہتے ہیں نَوَاطِحُ الدَّهْرِ زمانے کی آفتیں) -

كَانَتْ وُجُوْهُ بُیُوْتِ اَصْحَابِهٖ شَارِعَةً فِی الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ کے اصحاب کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف تھے (تاکہ مسجد میں آسانی سے جا سکیں) -

یُصَلِّیْ فِیْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ - آنحضرتؐ کعبہ کے دروازہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے یا کعبہ کی سمت پر -

وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُیُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ - ان گھروں کے دروازے مسجد کی طرف سے پھیر کر دوسری طرف کر دو (بعض گھروں کے دروازے ایسے تھے کہ لوگ مسجد میں سے ہو کر باہر جاتے) کیونکہ میں حائضہ عورت اور جنب کے لئے مسجد میں آنا روا نہیں رکھتا -

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفیں نماز میں برابر رکھا کرو (قدم سے قدم ملا کر مونڈھے سے مونڈھا ملا کر) ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا (اتفاق جاتا رہے گا) -

وُجِّهَتْ لِیْ اَرْضٌ - ایک زمین کی طرف مجھ کو منہ کرنے کا حکم دیا گیا -

اَیْنَ تُوَجِّهُ - تم کدھر منہ کرو گے (نماز میں) -

فَاَیْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ یا تُوَجِّهُ - آپ کدھر منہ کرتے تھے -

وَجَّهَ هٰهُنَا - ادھر منہ کیا -

خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ - آپ نکلے ادھر منہ کیا میں بھی نکلا ادھر منہ کیا ادھر ہی چلا) -

لَا تَفْقَهُ حَتّٰی تَرٰی لِلْقُرْاٰنِ وُجُوْهًا - تو اس وقت تک فقیہ نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کے متعدد اور مختلف مطالب نہ سمجھے (پھر ہر ایک مطلب کو اختیار کرنے سے ڈرے ایسا نہ ہو وہ اللہ کی مراد نہ ہو) -

لَا یُحِبُّنَا الْاَحْدَبُ الْمُوَجَّهُ - وہ شخص آگے اور پیچھے دونوں طرف سے کبڑا ہو وہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا -

قَدْ وَجَّهْتِ سَدَافَتَهٗ- (حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب وہ بصرہ جانے لگیں) تم نے ایسی سمت جانا اختیار کیا کہ اپنا پردہ پھاڑ ڈالا اپنے پردے کو سامنے ہٹا دیا- جس کی آڑ میں تم کو رہنے کا حکم تھا-

وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ- اور ایک گروہ لشکر کا دشمن کی طرف منہ کئے رہا (یعنی نماز خوف میں)-

وِجَاهَ الطَّرِيْقِ- راستے کے سامنے-

وَكَانَ لِعَلِيٍّ وَجْهٌ مِّنَ النَّاسِ حَيَاةَ فَاطِمَةَ- جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں لوگوں میں حضرت علیؓ کو زیادہ عزت اور حرمت تھی (یعنی لوگ ان کی طرف زیادہ متوجہ تھے یہ حضرت فاطمہؓ کا طفیل تھا)-

اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ- اے خداوند! میں تیرے روئے مبارک کی پناہ لیتا ہوں (بعض نے وجہ کی تاویل ذات سے کی ہے لیکن سلف اہل حدیث اس تاویل سے راضی نہ تھے چنانچہ امام ابوحنیفہ بھی فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ وجہ کے معنی ذات کے نہ لئے جائیں گے- جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے)-

اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا- جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں منہ پر ماریں (تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے- مراد وہ مسلمان ہیں جو بلا وجہ شرعی محض دنیاوی غرض یا تعصب ناجائز یا حمیت بے جا سے ایک دوسرے پر حملہ کریں)-

شَرُّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ- سب سے بدتر وہ شخص ہے جو دورویہ ہو (دوغلا) ہر ایک فریق کے سامنے اس کی-

فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمْ- ان کا مقصد ان سے بیان کر دیا-

وَهُوَ مُوَجَّهٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ- وہ پورب کی طرف متوجہ تھے-

مُوَجِّهٌ اِلٰى خَيْرٍ- بھلائی کی طرف توجہ کرنے والا-

مُوَاجِهُ الْفَجْرِ- صبح کی طرف منہ کرنے والا-

مَا اَحَدٌ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا- کوئی ان میں سے اپنی حفاظت نہیں کرتا-

فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَا فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ- (نماز میں) کوئی اپنے سامنے کنکریاں نہ ہٹائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (تو کنکریاں ہٹانا گویا اس کی رحمت کو ہٹانا ہے- یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ کوئی نماز میں اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی اور قبلہ کے درمیان ہے- یعنی اللہ کی رحمت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے)-

فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا- جب ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا-

فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ- تمہارا ہی منہ درحقیقت منہ ہے (یعنی حسن و جمال میں کامل اور بے نظیر ہے)-

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ- اخیر تک- میں نے اپنا منہ اس کی طرف کر دیا (یعنی میرا مقصود اور مطلوب خداوند کریم ہے اور خالص اسی کے لئے میں عبادت کرتا ہوں)-

اِنْ اُصِيْبَ فِيْ وَجْهٍ وَجَّهَهٗ- اگر جس سمت میں ان کو بھیجا ہے وہاں وہ مارے جائیں-

حَدُّ الْوَجْهِ مَا دُوْنَ مَنَابِتِ الشَّعْرِ مُعْتَادًا اِلَى الْاُذُنَيْنِ وَاللَّحْيَيْنِ وَالذَّقَنِ- منہ کی حد پیشانی کے مقام سے جہاں بال اگتے ہیں وہاں سے لے کر عادت کے موافق دونوں کانوں اور ٹھڈی تک ہے (کانوں تک عرض ہے اور ٹھڈی تک طول- اب اگر کوئی شخص گنجا ہو تو اس کا بھی منہ وہیں سے شروع ہوگا جہاں سے عادت کے موافق تندرست آدمیوں کا شروع ہوتا ہے)-

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى- ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ (جس کو یوم الترویہ کہتے ہیں) اپنا سامان مکہ سے منیٰ کو روانہ کیا-

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا- اگر ایک برس کی اونٹنی جو دوسرے برس میں لگی ہو نہ مل سکے (یعنی اس عمر کی اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس سے زیادہ یا کم ہو)-

اَلْكَافِرُ مَغْلُوْلُ الْيَدَيْنِ فَصَارَ يَتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ مَا كَانَ يَتَّقِيْهِ بِيَدَيْهِ- کافر کے دونوں ہاتھ دوزخ میں بندھے ہوں گے تو جس چیز سے ہاتھوں سے بچتا تھا اس سے منہ سے بچے گا-

اُقْبِلُ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ وَ اُرِيْهِ وَجْهِيْ- (جو کوئی سجدہ شکر کرے گا) میں اپنے فضل سے اس کی طرف متوجہ ہوں گا اور اپنا

منہ اس کو دکھلاؤں گا (صدوق نے کہا اللہ کے منہ سے اس کے پیغمبر اور دلائل مراد ہیں- اس تاویل کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ امامیہ روایت الٰہی کے قائل نہیں ہیں جیسے قدریہ اور معتزلہ- حالانکہ یہ تاویل کیا ہے صریح تحریف ہے یہ حدیث قدسی امامیہ کی کتابوں میں موجود ہے اور اس سے اہل سنت کا مذہب یعنی آخرت میں دیدار الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے)-

عَنِ الرِّضَا قَالَ قُلْتُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا مَعْنَی الْخَبَرِ الَّذِیْ رَوَوْهُ اَنَّ ثَوَابَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ النَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ وَصَفَ اللّٰهَ بِوَجْهٍ كَالْوُجُوْهِ فَقَدْ كَفَرَ وَلٰكِنَّ وَجْهَ اللّٰهِ اَنْبِیَاءُهٗ وَرُسُلُهٗ- ابوالصلت ہروی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا- اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کا ثواب اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا ہے؟ انھوں نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے منہ ثابت کرے دوسرے (مخلوق) مونہوں کی طرح وہ کافر ہو چکا- لیکن اللہ کے منہ سے مراد اس کے پیغمبر اور رسول ہیں (مجھ کو اس روایت میں شک ہے- ابوالصلت ہروی کا اعتبار نہیں ہے- امام صاحب کا یہ قول تو صحیح ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے دوسرے مونہوں کی طرح منہ ثابت کرے وہ کافر ہے- یعنی تشبیہ دے- اہل سنت نہ مجسمہ ہیں نہ مشبہ مگر وجہ سے انبیاء اور رسل کیونکر مراد ہو سکتے ہیں- مثلاً كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اور یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ اور اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ میں ہرگز یہ معنی بن نہیں سکتے علاوہ اس کے انبیاء اور رسل کو تو دنیا میں ہر ایک شخص نے دیکھا ہے- یہاں تک کہ کافروں نے بھی تو ان کے منہ کی طرف دیکھنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اجر ہونا بے معنی ہے اور یقین ہے کہ امام صاحب نے یہ تاویل نہ کی ہوگی' بلکہ یہ ابوالصلت صاحب کی کارستانی ہوگی)-

اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ- میں تیرے عزت اور بزرگی والے منہ کی پناہ میں آتا ہوں-

بابُ الواو مع الحاء

وَحْدٌ یا وَحْدَةٌ یا وُحُوْدٌ یا وَحَادَةٌ یا وُحُوْدَةٌ- اکیلا ہونا-

تَوْحِیْدٌ- ایک کرنا' ایک کہنا-

اِیْحَادٌ- چھوڑ دینا-

تَوَحُّدٌ- اکیلا رہنا-

وَاحِدٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی اکیلا' ایک ذات جو ازل میں اکیلا تھا اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی اور ابد تک اسی حال میں قائم ہے- اور اَحَدٌ نفی عددیت کے لئے ہے- یہ وَاحِدٌ سے بھی بڑھ کر ہے-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَرْضَ بِالْوَحْدَانِیَّةِ لِاَحَدٍ غَیْرِهٖ شِرَارُ اُمَّتِی الْوَحْدَانِیُّ الْمُعْجَبُ بِدِیْنِهٖ الْمُرَائِیْ بِعَمَلِهٖ- اللہ تعالیٰ نے اکیلا ہونا اپنے سوا کسی کے لے پسند نہیں کیا- بدتر لوگ میری امت میں وہ ہوں گے جو جماعت سے الگ ہو کر ٹڑوں ٹوں اپنی دین داری پر مغرور ہوں اور ریا کار ہوں-

وَكَانَ رَجُلًا مُّتَوَحِّدًا- وہ اکیلے لوگوں سے الگ رہتے تھے (عزلت پسند تھے)-

لِلّٰهِ اُمٌّ حَفَلَتْ عَلَیْهِ وَ دَرَّتْ لَقَدْ اَوْ حَدَتْ بِهٖ- (حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) بڑی بزرگی ہے اس ماں کی جس نے اپنے پستان میں دودھ جمع کیا اور حضرت عمرؓ کو پلایا- حقیقت میں اس نے ایسا بچہ نکالا جو زمانے میں وحید اور فرید ہے اس کی نظیر کوئی نہیں-

فَصَلَّیْنَا وُحْدَانًا- ہم نے اکیلے اکیلے ایک کے بعد ایک نماز پڑھ لی- (جماعت نہ کی)-

اَوْلَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا- یا اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو-

مَنْ یَّدُلُّنِیْ عَلٰی نَسِیْجٍ وَحْدِهٖ- کون مجھ کو ایسے شخص کو بتلاتا ہے جو اپنے زمانے میں یکہ اور تنہا ہے (کوئی اس کا نظیر نہیں ہے)-

لِیُؤَذِّنْ فِی السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ- سفر میں ایک ہی موذن اذان دے (سفر کی قید اتفاقی ہے حضر میں بھی ایک ہی موذن کو اذان دینا چاہئے اور کئی موذنوں کا اذان دینا بنی امیہ کی ایجاد ہے)-

عَلٰی اَنْ یُّوَحِّدَ اللّٰهَ- اس شرط پر کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کرے (اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے)-

فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ- توحید پکار کر کہے (یعنی لبیك اللّٰهم

لبّیك لبّیك لا شریك لك لبّیك)-

اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً- اگر ایسا ہی تجھ کو ضرور ہوتو ایک بار کر (یعنی ایک بار کنکریاں برابر کر لے)-

اَحِّدْ اَحِّدْ- ایک انگلی سے توحید کا اشارہ کر (یعنی تشہد میں)-

لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَاحِدٌ- اس میں اور مطاف میں کوئی حائل نہ تھا-

لَوْ یَعْلَمُ مَا فِی الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ- اگر وہ اس بات کو جانتا جو اکیلا سفر کرنے میں میں جانتا ہوں تو کوئی سوار اکیلا سفر نہ کرتا-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ- اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے-

وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِی الْاُخْرٰی- انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈالا (یعنی تشبیک کی)-

اَلْوَحِیْدُ وَلَدُ الزِّنَا یَعْنِی الْوَلِیْدَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ- قرآن میں جو آیا ہے ذرنی ومن خلقت وحیداً- تو وہاں وحید سے مراد ولدالزنا ہے ولید بن مغیرہ)-

كُلٌّ مُسَمًّی بِالْوَحْدَةِ غَیْرُهٗ قَلِیْلٌ- اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو واحد کہتے ہیں وہ سب قلت کے ساتھ موصوف ہوتے ہیں (مگر پروردگار کو قلت سے موصوف نہیں کرتے کیونکہ وہ واحد بالعدد نہیں ہے)-

مَامَعْنَی الْوَاحِدِ قَالَ اِجْمَاعُ الْاَلْسُنِ عَلَیْهِ بِالْوَحْدَانِیَّةِ- (امام جواد سے پوچھا گیا) واحد کے کیا معنی انھوں نے کہا یہ کہ تمام زبانیں بالاتفاق اس کو واحد کہتی ہیں-

فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰحِدَةٍ- (جابرؓ نے کہا) پھر میں نے اپنے باپ کو اس قبر سے نکال کر علیحدہ ایک قبر میں رکھا-

سُئِلَ الرِّضَا عَنِ التَّوحِیْدِ فَقَالَ كُلُّ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ اٰمَنَ بِهَا فَقَدْ عَرَفَ التَّوْحِیْدَ- امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا توحید کیا ہے؟ انھوں نے کہا جو کوئی سورۂ اخلاص سمجھ کر پڑھے اس پر ایمان لائے اس نے توحید کو پہچان لیا (پھر پوچھا گیا کیونکر اس سورت کو پڑھے؟ فرمایا جیسے لوگ پڑھتے ہیں اتنا بڑھائے كذلك اللّٰهُ ربّی، كذلك الله ربّی، كذلك الله ربّی، یعنی میرا پروردگار ایسا ہی ہے)-

وَحَرٌ- بامھنی یا چھپکلی کی مانند ایک سرخ زہریلا کیڑا اور ایسا کھانا جس پر بامھنی گزری ہو اس کا زہر اس میں اثر کر گیا ہو، کھانے میں بامھنی گر جانا-

وَحَرٌ- دل کی جلن، سوزش، حسد اور غصہ-

وَحَرَةٌ- کالی بدشکل-

اَلصَّوْمُ یُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ- روزہ سینہ کی جلن یا وسوسہ کو یا میل کو یا غصے کو یا عداوت کو یا حسد اور کینے کو دور کر دیتا ہے-

اِنْ جَآئَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِیْرًا مِثْلَ الْوَحَرَةِ فَقَدْ كَذَبَ عَلَیْهَا- اگر اس عورت کا بچہ چھوٹا بامھنی کی طرح (سرخ رنگ کا) پیدا ہوتو مرد جھوٹا ہے (کہ عورت نے زنا کرایا بلکہ یہ بچہ اسی کا نطفہ ہے)-

صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الشَّهْرِ یَعْدِلُ صَوْمَ الدَّهْرِ وَ یُذْهِبُ بِوَحَرِ الصَّدْرِ- تین دن ہر مہینے میں روزہ رکھنا، ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے اور سینہ کے وسوسوں کو دور کر دیتا ہے-

قَدْ وَحِرَ صَدْرُهٗ- اس کا سینہ عداوت سے بھر گیا-

فِیْ صَدْرِهٖ عَلَیَّ وَحَرٌ- اس کے سینہ میں مجھ پر غصہ ہے (مجھ سے جلتا ہے)-

وَحْشٌ- پھینک دینا (جیسے تَوْحِیْشٌ ہے)-

اِیْحَاشٌ- وحشت ناک پانا، بھوکا ہونا، توشہ ختم ہو جانا، مکان خالی ہو جانا، وحشی بنانا-

تَوَحُّشٌ- وحشی ہونا، مکان خالی ہو جانا، بھوکا ہونا-

اِسْتِیْحَاشٌ- وحشت ہونا (یہ ضد ہے اِسْتِیْنَاسٌ کی-)

وَحْش- وہ جانور جو آدمی سے مانوس نہیں ہے-

وَحْشِیٌ- یہ جبیر بن مطعم کا حبشی نژاد غلام تھا وحشی اس کا لقب ہے- احد میں حضرت امیر حمزہؓ کو اسی نے شہید کیا تھا- بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا-

اِذَا كَانَ بَیْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ قِتَالٌ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ نَادٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ فَوَحَّشُوْا بِاَسْلِحَتِهِمْ وَاعْتَنَقَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا- اوس اور خزرج میں جو انصار کے دو قبیلے تھے اور جاہلیت کے زمانے میں ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے- پھر جنگ ہوگئی (اسلام کے زمانے میں) یہ خبر سن کر آنحضرتؐ تشریف لائے جب ان کو دیکھا تو پکار کر یہ آیت پڑھی- ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے' یہ سنتے ہی انھوں نے اپنے اپنے ہتھیار پھینک دیئے اور ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے-

فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ- خارجیوں نے برچھے پھینک دیئے (اور تلواریں سونت لیں)-

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَحَّشَ بِهٖ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهٖ فَوَحَّشَ النَّاسُ بِخَوَاتِيْمِهِمْ- آنحضرتؐ کی ایک انگوٹھی سونے کی تھی آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان اس کو اتار کر پھینک دیا- لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں-

اَتَاهُ سَائِلٌ فَاَعْطَاهُ تَمْرَةً فَوَحَّشَ بِهَا- ایک سائل آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ نے ایک کھجور اس کو دی' اس نے پھینک دی (غصہ کی وجہ سے' اس کو کم سمجھا)-

لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَالَنَا طَعَامٌ- ہم رات کو خالی پیٹ بھوکے رہے ہمارے پاس کھانا نہ تھا-

لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشٰى- ہم اس رات کو بھوکے رہے-

لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ اَنْ تُؤْنِسَ الْوَحْشَانَ- نیک سلوک کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو (یعنی تھوڑا سا بھی احسان ہو تو اس کو ماننا چاہئے) اگرچہ تو ایک وحشت زدہ کا دل لگا دے (یہ بھی ایک احسان ہے) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- اگرچہ تو ایک غم زدہ کا غم غلط کرے)-

كَانَ يَمْشِيْ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشًا- وہ آنحضرتؐ کے ساتھ اکیلے جاتے (اور کوئی آدمی آپ کے ساتھ نہ ہوتا)-

كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَّحْشٍ- فاطمہ بنت قیس ایک اجاڑ مکان میں تھیں (جہاں لوگ نہ تھے اور چوروں بدمعاشوں کا ڈر تھا)-

فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا- وہ مدینہ کو اجاڑ پائیں گے (غیر آباد) یا مدینہ میں درندے وحشی جانور دیکھیں گے یا ان کی بکریاں وحشی بن جائیں گی-

فَنَفَخَ فِيْ اِحْلِيْلِ عُمَارَةَ فَاسْتَوْحَشَ- نجاشی بادشاہ حبش نے عمارہ بن ولید کے ذکر کے سوراخ میں پھونک ماردی وہ وحشی بن گیا (رات دن جنگل میں رہتا تھا اور وحشی جانوروں کے ساتھ پھرتا تھا (آخر اسی جنگل میں مر گیا یہ عمارہ ان لوگوں میں تھا- جنھوں نے آنحضرتؐ کی پیٹھ پر جب آپ سجدے میں تھے اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی تھی' اور خوب قہقہہ لگائے تھے)-

قُلُوْبُ الرِّجَالِ وَحْشِيَّةٌ- لوگوں کے دل ایک دوسرے سے متنفر ہیں (مانوس نہیں ہیں)-

وَكَانَ فِيْهِ اِيْحَاشٌ لِّلْبَاقِيْنَ- اور باقی لوگوں کو اس سے وحشت دلاتا ہے (یعنی ایک بچہ کو ایسا عطیہ دینا جو دوسرے بچوں کو نہ دیا ہو ان کی وحشت اور نفرت کا باعث ہوتا ہے)-

اَلْحَمْزَةُ وَ قَاتِلُهٗ فِي الْجَنَّةِ- حمزہ اور ان کا قاتل وحشی دونوں بہشت میں جائیں گے (کیونکہ وحشی حضرت امیر حمزہؓ کو قتل کرنے کے بعد مسلمان ہوگیا تھا- کذا فی مجمع البحرین)-

وَحْفٌ- زمین پر دے مارنا' نزدیک ہونا' قصد کرنا' اترنا' جلدی کرنا-

وَحَافَةٌ اور وُحُوْفَةٌ- جڑیں جم جانا-

تَوْحِيْفٌ بمعنی وَحْفٌ ہے' لکڑی سے مارنا-

اِيْحَافٌ- جلدی کرنا-

مَوْحِفٌ- جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں-

تَنَاهٰي وَحْفُهَا- اس کے بال بہت تھے-

وَحْلٌ- کیچڑ میں زیادہ گھسنا-

وَحَلٌ اور مَوْحَلٌ- کیچڑ میں گرنا-

مُوَاحَلَةٌ- کیچڑ میں گھسنے میں مقابلہ کرنا-

اِيْحَالٌ- کیچڑ میں گرانا' گرانبار کرنا-

تَوَحُّلٌ- کیچڑ دار ہونا-

وَحْلٌ اور وَحَلٌ- کیچڑ جو رقیق ہو-

فَوَحَلَ فِیْ فَرَسِیْ وَاِنِّیْ فِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ- میرا گھوڑا کیچڑ میں چلنے لگا حالانکہ میں سخت زمین پر تھا (مگر گھوڑا اس طرح چلنے لگا جیسے کیچڑ میں پھنستا ہوا جانور چلتا ہے)-

فَوَحَلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ- اس کا گھوڑا برابر اور ہموار زمین میں ایسا چلنے لگا جیسے کیچڑ میں پھنسا ہوا جانور چلتا ہے-

وَحَمٌ- حاملہ ہونا اور کھانے کی خواہش زیادہ ہو جانا' خواہش کرنا-

تَوَحُّمٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

فَجَعَلَتْ اٰمِنَةُ اُمُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَحَّمُ- حضرت آمنہ آنحضرت ﷺ کی والدہ کو کھانے کی خواہش ہونے لگی جیسے پیٹ والی عورتوں کو ہوا کرتی ہے-

وَخْوَحَةٌ- سردی کی شدت سے ہاتھ میں پھونکنا' اَخ اَخ کہنا-

وَخْوَخٌ اور وَخْوَاخٌ- قوی' طاقت ور' بہت بھونکنے والا کتا-

حَتّٰی تُجَالِدَكُمْ عَنْهُ وَحَاوِحَةٌ شِیْبٌ صَنَادِیْدُ لَا تَذْعَرُهُمُ الْاَسَلُ- یہاں تک کہ ان کی حمایت میں تم سے زور آور بوڑھے رئیس لڑیں جن کو برچھے اور تیر سے کچھ خوف نہیں آتا-

وَهُمْ اَصْحَابُ وَحْوَحٍ- (پل صراط پر کچھ لوگ سرین پر گھسٹتے ہوئے پار ہوں گے) وہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا کے سرداروں کے رفیق اور مصاحب تھے (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ وَحْوَحَةٌ سے نکلا ہو- یعنی ایسی آواز کرنا جس میں گلوگرفتگی ہو- مراد وہ لوگ ہیں جو رات دن جھگڑتے رہتے ہیں بازاروں میں غل مچاتے پھرتے ہیں- ان کی آواز پڑ جاتی ہے)-

لَقَدْ شَفٰی وَحَاوِحَ صَدْرِیْ حَسُّكُمْ اِیَّاهُمْ بِالنِّصَالِ- میرے سینے کی بندشوں کو تم نے تندرست کر دیا (دل کی بھڑاس نکل گئی) جب تیروں برچھوں کی انی سے تم نے ان کو مار اقتل کیا-

وَحْیٌ- اشارہ کرنا' لکھنا' پیغام بھیجنا' الہام کرنا' آہستہ بات کرنا-

وَحْیٌ اور وَحیٌّ اور وَحَاءٌ- جلدی کرنا-

اِیْحَاءٌ- بھیجنا' الہام کرنا' ڈر پیدا ہونا-

تَوَحِّیْ- جلدی کرنا-

تَوَاحِیْ- ایک دوسرے کو وحی کرنا-

اِسْتِیْحَاءٌ- حرکت دینا' بلانا' بھیجنے کے لئے سمجھانے کی خواہش کرنا-

اَلْوَحَا اَلْوَحَا- جلد جلد-

اَلْقُرْاٰنُ هَیِّنٌ اَلْوَحْیُ اَشَدُّ مِنْهُ- (یہ حارث اعور کا قول ہے) یعنی قرآن آسان ہے- وحی اس سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے (مطلب حارث کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر قرآن کے سوا اور وحیاں بھی آتی تھیں جو آپ خاص اپنے اہل بیت کو بتلاتے جیسے شیعہ کا خیال ہے)-

اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهٗ فَاِنْ كَانَتْ شَرًّا فَانْتَهِ وَاِنْ كَانَتْ خَیْرًا فَتَوَحَّهْ- جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو یہ سوچ لے کہ اس کا انجام کیسا ہوگا- اگر اس کا انجام برا ہے تو اس کام سے باز رہ اور اگر بہتر ہے تو جلدی سے کر-

"مرد آخر بیں مبارک بندہ است"

مَوْتٌ وَحِیٌّ- دفعتاً مر جانا یعنی مرگ مفاجات-

ذَكٰوةٌ وَحِیَّةٌ- جلدی سے ذبح کرنا-

اَلْفَرَجُ الْوَحِیُّ- جلدی مشکل کشائی-

بابُ الواو مع الخَاء

وَخْدٌ یا وَخْدَانٌ یا وَخِیْدٌ- جلدی کرنا' پاؤں اٹھا اٹھا کر چلنا' دوڑنا-

رَاٰی قَوْمًا تَخِدُ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ- کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنی سواریوں کو بھگاتے ہوئے آ رہے ہیں-

وَخْدَة- ایک گاؤں کا نام ہے خیبر میں' وہاں کھجور بہت تھی-

وَخْزٌ- کونچا مارنا جو پار نہ ہو' برچھے سے یا سوئی سے یا اور کسی چیز سے- نکالنا' ظاہر کرنا' بڑھاپا آ جانا-

جَاءُوْا وَخْزًا وَخْزًا - چار چار کر کے آئے -

وَخِیْز - شہید کا ثرید -

فَإِنَّهُ وَخْزُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ - وہ تمہارے بھائی جنوں کا کونچا ہے -

إِنَّمَا هُوَ وَخْزٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ - طاعون شیطان کا کونچا ہے (ایک روایت میں رِجْزٌ ہے یعنی بلا اور عذاب) -

اَلْبُسْرُ الَّذِیْ فِیْهِ الْوَخْزُ - وہ گدر کھجور جس میں پختگی کم ہو -

وَخْشٌ - خراب اور ردی اور ذلیل کمینے لوگ -

وَخَاشَةٌ اور وُخُوْشَةٌ - ذلیل اور خراب ہونا -

تَوْخِیْشٌ - خراب کرنا، کم دینا، اطاعت کرنا، ملا دینا -

إِنَّ قَرْنَ الْكَبْشِ مُعَلَّقٌ فِي الْكَعْبَةِ قَدْ وَخُشَ - مینڈھے کا سینگ جو کعبے میں لٹکا تھا خراب ہو گیا -

وَخْطٌ - ملا دینا، بڑھاپا نمودار ہونا، سیاہی سفیدی برابر ہونا، جلدی بھاگنا، داخل ہونا، کونچا لگانا، کبھی نفع اٹھانا کبھی نقصان -

كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَ مَا أَنْتُمْ بِبَارِحِيْنَ حَتّٰى يَسْمَعَ وَخْطَ نِعَالِكُمْ - وہ ایک جنازے میں شریک تھے - جب میت کو دفن کر چکے تو انھوں نے کہا - تم یہاں سے ٹلنے والے نہیں یہاں تک کہ مردہ تمہاری جوتیوں کی پھٹ پھٹ (آواز) سنے گا (جوتیوں کی چاپ سنے گا) -

وَخْفٌ - پھیٹرنا، یہاں تک کہ لعاب نکل آئے، پھینٹنا، بدگوئی کرنا -

اِیْخَافٌ - جلدی کرنا -

اِتِّخَافٌ - پھسل جانا -

مُوْخِفٌ - احمق -

لَمَّا احْتُضِرَ دَعَا بِمِسْكٍ ثُمَّ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَوْخِفِيْهِ فِيْ تَوْرٍ وَانْضَحِيْهِ حَوْلَ فِرَاشِيْ - حضرت سلمان فارسی جب مرنے لگے تو مشک منگوائی اور اپنی بیوی سے کہا اس کو ایک کٹورے میں ڈال کو مار (تا کہ وہ گھل جائے پھر اس کو میرے بستر کے گرداگرد چھڑک دے (خطمی کو جب پانی میں پھیٹریں کہ اس کا لعاب نکل آئے، تو اس کو وَخِیْف کہتے ہیں) -

يُوْخَفُ لِلْمَيِّتِ سِدْرٌ فَيُغْسَلُ بِهٖ - میت کے لئے بیری کے پتے پانی میں مارے جائیں گے - پھر اس سے غسل دیا جائے (جس برتن میں ماریں اس کو مِیْخَفْ کہیں گے)

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِكْشِفْ لِيْ عَنْ مَّوْضِعٍ كَانَ يُقَبِّلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ لَهٗ عَنْ سُرَّتِهٖ كَأَنَّهَا مِيْخَفُ لُجَيْنٍ - حضرت ابوہریرہؓ نے حضرت حسنؓ سے کہا - ذرا وہ مقام تو مجھ کو اپنے جسم میں بتلائیے جہاں آنحضرت بوسہ دیا کرتے تھے - یہ سن حضرت حسن نے اپنی ناف کھولی جو چاندی کی شیشی کی طرح تھی -

وَخْمٌ - تخمہ ہونا، بدہضمی ہونا، بدہوا ہونا، (جیسے وَخَامَةٌ اور وُخُوْمَةٌ اور وُخُوْمٌ ہے) -

تَوْخِیْمٌ - تخمہ پیدا کرنا -

اِتِّخَامٌ - تخمہ میں مبتلا ہونا -

تَوَخُّمٌ - ہضم نہ ہونا -

وَخِیْم - بھاری، کثیف، ناموافق -

وَلَا مُخَافَةَ وَلَا وَخَامَةَ - خوف نہیں ہے اور نہ گرانی مزاج -

وَخِیْمُ الْعَاقِبَةِ - انجام کی خرابی -

فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ - ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی -

فَاسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ - ہم نے اس زمین کی ہوا مخالف پائی -

اَلْمَدِيْنَةُ وَخِمَةٌ - مدینہ کی ہوا خراب ہے -

وَخْیٌ - متوسط چال چلنا، قصد کرنا، توجہ کرنا -

تَوْخِیَةٌ - متوجہ کرنا -

تَوَخِّیْ - سوچ کر اختیار کرنا، توجہ کرنا -

اِذْهَبَا فَتَوَخَّيَا وَاسْتَهِمَا - دونوں جاؤ، حق پر عمل کرنے کا قصد کرو اور قرعہ ڈالو -

لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ - دونوں میں سے کسی کے پاس ثبوت نہ تھا اور ہر ایک حق کا قصد رکھتا تھا -

يَتَوَخَّى شَهْرَ رَمَضَانَ- رمضان کے مہینے کی تلاش کرتے تھے(اس کا خیال رکھتے تھے)-

فَوَائِتُ النَّوَافِلِ قُلْتَ لَا اُحْصِيْهَا قَالَ تَوَخَّ- نفل نمازوں کی قضا میں نے کہا کیونکر شمار کرسکتا ہوں؟ فرمایا سوچ کر قضا کرے-

بابُ الواو مع الدّالُ

وَدْبٌ-بدحالی' خرابی-

وَدْجٌ-کاٹنا' اصلاح کرنا-

وِدَاجٌ-گردن کی رگ(جیسے وَدَجٌ ہے اس کی جمع اَوْدَاجٌ ہے)-

وَ اَوْدَاجُهُمْ تَشْخُبُ دَمًا-ان کی گردن کی رگیں خون بہارہی ہوں گی-

فَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ- اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں-

كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ-جو چیز رگوں کو کاٹ دے اس کا ذبیحہ کھا-

رَجُلٌ ذَبَحَ شَاةً فَاضْطَرَبَتْ وَ اَوْدَاجُهَا تَشْخُبُ دَمًا-ایک شخص نے ایک بکری کاٹی' وہ تڑپی اور اس کی گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا-

وُدٌّ یا وِدَادٌ یا وَدَادَةٌ یا مَوَدَّةٌ یا مَوْدِدَةٌ یا مَوْدُوْدَةٌ-محبت کرنا' چاہنا-

مُوَادَّةٌ یا وِدَادٌ-محبت کرنا-

تَوَدُّدٌ-دوستی کرنا-

تَوَادٌّ-آپس میں محبت کرنا-

وَدُوْدٌ-اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی محبوب یا اپنے نیک بندوں کو چاہنے والا-

اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّ الْعُمَرَ-ان کے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے(ایک روایت میں وِدٌّ بہ کسرۂ واو ہے)-

فَاِنْ وَافَقَ قَوْلٌ عَمَلًا فَاٰخِهٖ وَ اَوْدِدْهُ-اگر اس کا قول اور فعل یکساں ہو تو اس سے بھائی چارہ کر اس سے محبت کر-

عَلَيْكُمْ بِتَعَلُّمِ الْعَرَبِيَّةِ فَاِنَّهَا تَدُلُّ عَلَى الْمُرُوَّةِ وَتَزِيْدُ فِي الْمَوَدَّةِ-تم عربی زبان سیکھنا لازم کرلو-اس سے مروت پیدا ہوگی اور محبت بڑھے گی(عربی زبان اسلام کی دینی زبان ہے-قرآن عربی' حدیث عربی' پیغمبر عربی لہٰذا اس کے سیکھنے سے وحدت ومودت بڑھے گی)-

اَلْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ-دوستی اور محبت حاصل کی ہوئی قرابت ہے-

لَوَدِدْنَا لَوْصَبَرَ-خدا کی قسم ہم کو آرزو ہے کاش وہ صبر کرتے-

وَدِدْتُ اَنَّ قَدْرَ اَيْنَا اِخْوَانَنَا-مجھ کو آرزو ہے کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا(صحابہ نے کہا کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں-فرمایا-تم تو میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے یعنی جنھوں نے مجھ کو نہیں دیکھا اور میرے اوپر ایمان لائے-اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہؓ کے بعد بھی بعض لوگ ان سے افضل ہوسکتے ہیں-لیکن جمہور علماء اس کے خلاف ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ غیر صحابہ سے افضل ہیں اور کوئی ولی یا بزرگ صحابی کی منزل کو نہیں پہنچ سکتا وہ کہتے ہیں کہ تم تو میرے اصحاب ہو اس سے اخوت کی نفی منظور نہیں ہے اخوت آپ کی ہر مسلمان سے ہے تو صحابہؓ میں علاوہ اخوت دینی کے ایک اور امر فضیلت تھا یعنی صحابیت تو وہی افضل ٹھہرے)-

وَدِدْتُ اَنِّىْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ-میں چاہتا ہوں کاش مجھ کو (یعنی میری امت کو) اس کی طاقت ہوتی(طے کا روزہ رکھنے کی-یہ تاویل اس لئے ضروری ہے کہ آنحضرتؐ کو تو وصال کے روزوں کی طاقت موجود تھی)-

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ-اس عورت سے نکاح کرجو خاوند سے محبت کرے اور بہت جننے والی ہو(تاکہ مسلمانوں کا شمار بڑھے)-

يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ-تندرست لوگ یہ آرزو کریں گے-

ثُمَّ عَلَّقُوا الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَدٍّ-پھر کنجیوں کو ایک کھونٹی پر لٹکادیا(یہ نجد والوں کا محاورہ ہے-اصل میں میخ کو وَتَد کہتے تھے

تا کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام دے دیا-

وَدْسٌ - پوشیدہ ہو جانا' چھپالینا' چل دینا' گھاس اگنا-

تَوْدِیْسٌ - چھپنا-

اِیْدَاسٌ - گھاس کا نکلنا' شروع ہونا-

تَوَدُّسٌ - وداس چرنا-

وِدَاس - وہ گھاس جو زمین کی سطح ڈھانپ لے لیکن اس کی شاخیں ابھی بڑی نہ ہوئی ہوں-

وَدِیْس - گھاس-

وَاَیْبَسَتِ الْوَدِیْسَ - اس قحط نے گھاس کو سکھا دیا (جو زمین پر نمودار ہوئی تھی- یعنی سبزی)-

وَدْعٌ - رخصت کرنا' ٹھہر جانا' تھم جانا' چھوڑ دینا-

وَدِیْعَۃٌ - امانت رکھنا-

تَوْدِیْعٌ - رخصت کرنا-

مُوَدَاعَۃٌ - صلح کرنا - (جیسے تَوَادُعٌ ہے)-

اِتِّدَاعٌ - تھم جانا-

وِدَاعٌ - رخصت-

لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمِ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیُخْتَمَنَّ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ - لوگوں کو جمعہ ترک کرنے سے (یعنی بلا عذر جمعہ کے لئے حاضر نہ ہونے سے) باز رہنا چاہئے ورنہ ان کے دلوں پر مہر کر دی جائے گی (پھر اللہ تعالیٰ کا فیض اور نور ان کے دلوں میں نہ جائے گا - یا ایمان کا اثر دلوں میں نہ رہے گا - دلوں پر غفلت اور تاریکی چھا جائے گی)-

اِذَا لَمْ یُنْکِرِ النَّاسُ الْمُنْکَرَ فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهُمْ - جب لوگ بری بات پر انکار کرنا اس سے منع کرنا چھوڑ دیں' تو وہ بھی چھوڑ دیئے جائیں گے (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور حمایت ان پر سے اٹھ جائے گی - طرح طرح کی بلاؤں اور عذابوں میں مبتلا ہوں گے یا گناہوں میں چھوڑ دیئے جائیں گے - شیطان ان پر مسلط کر دیا جائے گا خوب گناہ کرتے رہیں گے - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا)-

اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّۃُ السُّمَیْهَاءَ فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهَا - جب یہ امت اتراتی ہوئی کبر و غرور کی چال چلے گی تو بس وہ چھوڑ دی جائے گی)-

اِرْکَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَۃً وَّ اِیْتَدِعُوْهَا سَالِمَۃً - ان جانوروں پر سوار ہو جب وہ تندرست ہوں اور تندرستی کی ہی حالت میں ان کو چھوڑ دو (سواری موقوف کر دو جب ضرورت نہ رہے یہ نہیں کہ ضرورت بے ضرورت خواہ مخواہ ہر وقت ان پر سواری کر کے ان کو بیمار اور ناتوان بنا دو)-

صَلّٰی مَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُنَیْسٍ وَّعَلَیْهِ ثَوْبٌ مُتَمَزِّقٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَعَالَهٗ بِثَوْبٍ فَقَالَ تَرَدَّعْهُ بِخَلَقِكَ هٰذَا - عبداللہ بن انیس نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی وہ ایک پھٹا ہوا کپڑا پہنے تھے - جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کے لئے ایک کپڑا منگایا اور فرمایا اس کو اپنے پرانے کپڑے سے محفوظ رکھ (یعنی وقت بے وقت پرانا کپڑا پہنتا رہ لیکن جب نماز کے لئے آئے یا کسی مجلس میں جائے تو یہ نیا کپڑا پہن لے - تَوْدِیْع کے اصل معنی ایک کپڑے سے دوسرے کپڑے کی حفاظت کرنے کے ہیں یا گٹھری میں باندھ کر اس کو محفوظ رکھنے کے)-

اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ - جب تم میوؤں کا انجنہ (تخمینہ جو درختوں پر کیا جاتا ہے یعنی اندازہ کہ اتنا میوہ نکلے گا) کرو تو دو تہائی اس مقدار کی لو جتنی زکوٰۃ میں لی جانا چاہئے اور ایک تہائی اور صاحب مال کو چھوڑ دو - (کیونکہ میوے میں گرا پڑا ہوتا ہے جانور کھا جاتے ہیں دوسرے مہمانوں اور محتاجوں کو دینا ہوتا ہے تو صاحب مال پر سراسر آسانی کی گئی) بعض نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جب صاحب مال تمہارے انجنہ پر راضی نہ ہو تو تہائی یا چوتھائی کل میوے کی اس کے لئے چھوڑ دو وہ اس میں تصرف کرتا رہے اور باقی میوہ درختوں پر رہنے دے سوکھنے کے بعد کل کی زکوٰۃ لی جائے نہ یہ کہ اس کو بلا عوض چھوڑ دیا جائے یا وہ مجرا دیا جائے-

دَعْ دَاعِیَ اللَّبَنِ - کچھ دودھ تھن میں دودھ مانگنے والے کے لئے چھوڑ دیا جائے (سب نہ نچوڑ لو کہ ایک قطرہ نہ رہے)-

لَکُمْ یَا بَنِیْ نَهْدٍ وَّدَائِعُ الشِّرْكِ - اے بنی نہد مشرکوں نے جو مال زمانہ جاہلیت میں تمہارے پاس امانت رکھ دیا تھا وہ

لے لو (کیونکہ وہ کافروں کا مال ہے) بشرطیکہ تم نے کوئی عہد اور وعدہ ان سے نہ کیا ہو (ورنہ عہد کا پورا کرنا ضرور ہے)۔

اِنَّهٗ وَادَعَ بَنِیْ فُلَانٍ - آپ نے فلاں لوگوں سے صلح کی (یعنی جنگ کو ترک کریں گے اور ہر ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے باز رہے گا)۔

وَكَانَ كَعْبُ الْقُرَظِیِّ مُوَادِعًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کعب قرظی نے آنحضرتؐ سے مصالحت کی تھی۔

غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا - اپنے پروردگار کے نہ ناشکرے ہیں نہ اس کی اطاعت کو چھوڑنے والے ہیں نہ اس سے بے پرواہ ہونے والے ہیں۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ - اس سے پہلے آپ بہشت کے سایوں میں خوش وخرم تھے اور اس مقام میں جہاں پتے چپکائے گئے تھے (آدمؑ اور حوا نے اپنا ستر پتے چپکا کر چھپایا تھا)۔

مَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً لَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهٗ - جو شخص ودعہ لٹکائے (وَدَعہ ایک سفید چیز ہے جو سمندر سے لائی جاتی ہے۔ عرب لوگ نظر بد کو دفع کرنے کے لئے بچوں کے حلق پر اس کو لٹکاتے) اللہ تعالیٰ اس کو آرام اور فراغت نہ دے یا اللہ تعالیٰ اس کے ڈر کو کم نہ کرے۔

لَاتَاْخُذْ بِقَوْلِكَ فَتَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ - تو اپنا قول لے کر زید کا قول مت چھوڑ۔

فَاَبٰی اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ - مکہ والوں نے اس کے چھوڑنے سے انکار کیا۔

لَا اَدَعُ شَيْئًا - میں کوئی چیز چھوڑنے والا نہیں (وہ کہتے تھے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے)۔

فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ - جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک وہ چاہے گا مجھ کو سجدہ میں پڑا رہنے دے گا (امام احمدؒ کی مسند میں ہے کہ یہ سجدہ دنیا کے ایک ہفتہ کے برابر ہوگا)۔

فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يُحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ - اس کے چند ساتھی ہوں گے (خارجی) تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا (ظاہر میں ایسے نمازی اور پرہیز گار متقی اور تہجد گزار ہوں گے)۔

لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ - ایک کام کو چھوڑ دیتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس کو کرے۔

بَابُ الْجِزَاءِ وَالْمُوَادَعَةِ - جزیہ اور چھوڑ دینے کا بیان (یعنی ذمی کافر سے جزیہ لینے کا اور حربی کافر کو امان دے کر چھوڑ دینے کا بیان)۔

حَجَّةُ الْوِدَاعِ - آنحضرت ﷺ کا آخری حج، جس میں آپ نے لوگوں کو رخصت کیا۔ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب وفات قریب ہے۔ سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ سے آپ یہ سمجھ گئے تھے۔ کہتے ہیں ہجرت کے بعد آپ نے صرف یہی حج کیا تھا ۱۰ ہجری میں۔

لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا - جو کوئی اس سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے گا۔

كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ - جیسے زندوں اور مردوں سے رخصت ہوئے تھے (مردوں سے مراد احد کے شہید ہیں۔ پہلے آنحضرتؐ وہاں تشریف لے گئے ان کے لئے ایسی دعا کی جیسے رخصت ہوتے وقت کرتے ہیں۔ پھر وہاں سے لوٹ کر مدینہ آئے منبر پر چڑھے اور زندوں کو بھی ایسا وعظ سنایا جیسے رخصت ہو رہے ہیں)۔

صَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ - ایسی نماز پڑھ جیسے تو دنیا کو رخصت کر رہا ہے (خیال کر کہ بس یہی آخری نماز ہے یعنی خوب دل لگا کر خضوع اور خشوع کے ساتھ پڑھ)۔

مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ - رخصت کرنے والے کی سی نصیحت (وہ کوئی بات نہیں چھوڑتا سب کہہ دیتا ہے)۔

فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِالسَّلَامِ - اس کے گھر والوں کے پاس سلام امانت رکھوا دو۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ - میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ - میں تیرا دین اور ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں (وہ محفوظ رکھنے والا ہے)۔

دَعُوا التُّرْكَ وَالْحَبْشَةَ مَا وَ دَعُوْكُمْ - ترکوں اور حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑ دیں (یعنی ترکوں کے ملک پر تم حملہ نہ کرو وہ بڑے جنگی لوگ ہیں' اسی طرح حبش کا ملک سخت گرم ہے وہاں پانی نہیں ملتا وہاں بھی نہ جاؤ لیکن اگر ترک اور حبشی تمہارے ملک پر حملہ کریں تب تو ان سے لڑنا فرض ہے (یہ حدیث جب آپ نے فرمائی تھی اس وقت ترک اور حبشی کافر تھے - اب اللہ کے فضل سے ترک اور حبش کی کئی قومیں مسلمان ہو گئی ہیں)-

لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا - فرشتے روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں (جب وہ نکال لیتا ہے) ایک دم نہیں چھوڑتے اس کو لے لیتے ہیں -

اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ - جب تمہارے صاحب مر جائیں (اس سے آنحضرتؐ نے اپنے تئیں مراد لیا) تو ان کو چھوڑ دو (زیادہ روؤ پیٹو نہیں' صبر کرو - اللہ تعالیٰ ہر فوت ہونے والے کا بدلہ دیتا ہے - بعض نے کہا صَاحِبُكُمْ سے ہر گھر والا مراد ہے یعنی جب کوئی مر جائے تو اب اس کے عیب بیان نہ کرو اس کا ذکر چھوڑ دو یا مرنے کے بعد اس کی محبت دل سے نکال دو' زیادہ روؤ پیٹو نہیں)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدِّعٍ رَبِّيْ - شکر اللہ تعالیٰ کا میں اپنے مالک کی تابعداری چھوڑنے والا نہیں (ایک روایت میں مُوَدَّعٍ بہ فتحہ دال ہے یعنی میرا مالک چھوڑا نہیں گیا ہے)-

وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطٰنِ - (اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کو پونچھ کر صاف کر کے کھا لے) شیطان کے لئے نہ چھوڑے -

اَرْبَعٌ لَمْ يَدَعُهُنَّ النَّاسُ - جاہلیت کے زمانے کی چار باتیں لوگ نہیں چھوڑیں گے (قیامت تک کرتے رہیں گے اگر بعض چھوڑ دیں گے تو بعض کریں گے)-

حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (آنحضرتؐ سے جب کوئی مصافحہ کرتا تو آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے) یہاں تک کہ وہی آنحضرتؐ کا ہاتھ چھوڑ دیتا -

وَرَمْيُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ - ایام تشریق اور تودیع میں رمی کرنے کا بیان (ایام تشریق تو ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ اور ایام تودیع یعنی منیٰ سے رخصت ہونے کے دن یا طواف الوداع کرنے کے دن ۱۲-۱۳ ذی الحجہ ہیں)-

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ غَيْرَ مُوَدَّعٍ - میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جو چھوڑا نہیں گیا ہے -

مَاوَدَعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى - (یہ بھی ایک قرأت ہے بہ تخفیف دال یعنی) تیرے مالک نے تجھ کو نہیں چھوڑا -

قَالَ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ طَفِقَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ - (آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خطبہ دیا) پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ تعالیٰ کا حکم تم کو پہنچا دیا - انھوں نے کہا - جی ہاں پہنچا دیا - تب آپؐ نے یہ کہنا شروع کیا - یا اللہ! گواہ رہ - پھر لوگوں کو رخصت کیا (اسی وجہ سے اس کا نام حجۃ الوداع ہوا)-

وَاسْتَوْدَعَهَا اُمَّ سَلَمَةَ - بی بی ام سلمہؓ کے سپرد کر کے ان سے اس کی حفاظت چاہی -

دَعَةٌ اور سَعَةٌ - اچھی فراغت اور کشادگی -

وَلَا دَعَةٌ مُّزِيْحَةٌ - اور نہ ایسی راحت جو دور کرنے والی ہو -

وَمَاوَاهُ الْمُوَادَعَةُ - علم کا ٹھکانہ بحث مباحثہ' مذاکرہ مناظرہ ہے (بغیر اس کے قائم نہیں رہتا آدمی سب بھول جاتا ہے -

وَدْفٌ - گلنا' بہنا' ٹپکنا -

تَوَدُّفٌ - بحث کرنا' اوپر نمودار ہونا -

اِسْتِيْدَافٌ - ٹپکانا -

فِي الْوُدَافِ الْغُسْلُ - مذی کے اوپر جو پانی ذکر سے نکلے اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے -

وَدَفَ الشَّحْمُ - چربی گل گئی' ٹپکی -

فِي الْاُدَافِ الدِّيَةُ - ذکر کاٹنے میں پوری دیت دینا ہوگی -

وَدْقٌ - نزدیک ہونا' گنجائش دینا (جیسے وُدُوْقٌ) انس لینا' کشادہ ہونا' مینہ برسنا' تیز ہونا' لٹک آنا' بہنا -

وَدْقٌ اور وَدَاقٌ اور وَدْقَانٌ- مادہ کو نر کی خواہش ہونا-
اِيْدَاقٌ- مینہ برسنا-
اِسْتِيْدَاقٌ- نر کی خواہش کرنا-
وَدْقٌ- مینہ بارش-
فَتَمَثَّلَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلٰى فَرَسٍ وَّدِيْقٍ- جبرئیلؑ ان کو دکھائی دیئے ایک مادیان گھوڑی پر سوار جس کو نر کی خواہش تھی-
فَاِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِيْ لَهُمْ بِذَاتِ وَدْقَيْنِ لَايَعْفُوْلَهَا اَثَرٌ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر میں ہلاک ہوا تو میں ذمہ کرتا ہوں شرط کے طور پر کہ ان کو ایک سخت لڑائی لڑنا ہوگی جس کا نشان نہ مٹے گا (ذَاتُ وَدْقَيْنِ- وہ ابر جس میں سے دو زور کے مینہ برسیں سخت جنگ کو اس سے تشبیہ دی)-
فِيْ يَوْمٍ ذِيْ وَدِيْقَةٍ- سخت گرمی کے دن میں-
بَرَكَةً مِّنَ الْوَابِلِ تُدَافِعُ الْوَدْقَ بِالْوَدْقِ- ایسے زور کے مینہ کی برکت کہ ایک مینہ دوسرے مینہ کو دھکیلتا ہو-
غَيْثًا وَّدِقًا- ابر برسنے والا-
وَدَكٌ- چکنا ہونا-
تَوْدِيْكٌ- چکنائی ڈالنا-
وَدَكٌ- چکنائی (گوشت کی ہو یا چربی کی)-
بَنَاتُ اَوْدَكٍ- آفتیں-
وَيَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ- اس میں سے چکنائی یا تیل اٹھاتے ہیں-
فَلَمَّا اَصَبْنَا الْوَدَكَ لَانَتِ الْعُرُوْقُ- جب سے ہم کو چکنائی ملی (چربی اور روغن کھانے لگے) تو رگیں نرم ہوگئیں-
دِجَاجَةٌ اور دِيْكَةٌ- موٹی چربی دار مرغی-
وَدْنٌ- بھگونا' تر کرنا' دلہن کی خدمت اچھی طرح کرنا' چھوٹا کرنا' مارنا-
وَدْنٌ- دبلا بچہ جننا-
تَوْدِيْنٌ- تر کرنا' بھگونا-
تَوَدُّنٌ- نرم ہونا-
وَدِيْنٌ- بھگویا ہوا' تر کیا ہوا-
وَعَلَيْهِ قِطْعَةُ نَمِرَةٍ قَدْ وَصَلَهَا بِاِهَابٍ قَدْ وَدَنَهٗ- مصعب بن عمیرؓ کے جسم پر ایک کمبل کا ٹکڑا تھا جس پر ایک چمڑا تر کر کے جوڑ لگایا تھا- اوپر ان کا قصہ گزر چکا کہ وہ اپنے گھر کے امیر تھے مگر سب مال و متاع چھوڑ کر آنحضرتؐ کے ساتھ ہوگئے)-
اِنَّ وَجًّا كَانَتْ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ غَرَسُوْا وِدَانَهٗ- وج (ایک موضع ہے طائف میں) بنی اسرائیل کا تھا انھوں نے وہاں کی تر زمین میں درخت گاڑے تھے-
اِنَّهٗ كَانَ مَوْدُوْنَ الْيَدِ يَا مُوْدَنَ الْيَدِ- ذوالثدیہ خارجیوں کا سرغنہ اس کا ایک ہاتھ چھوٹا اور ناقص تھا-
وَدَّان- ایک موضع ہے جحفہ کے قریب-
وَدْيٌ يَادِيَةٌ- دیت (خون بہا) دینا' نزدیک کرنا-
وَدِيٌ (سفید پانی پیشاب کے بعد) نکلنا-
تَوْدِيَةٌ- ودی نکلنا-
اِيْدَاءٌ- ہلاک ہونا-
فَوَدَاهُ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ- آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اس کی دیت دلائی-
اِنْ اَحَبُّوْا قَادُوْا وَ اِنْ اَحَبُّوْا وَادُوْا- مقتول کے وارث چاہیں تو قصاص لیں چاہیں تو دیت لیں (ان کو اختیار ہے یعنی قتل عمد میں بھی وارث قصاص معاف کر کے دیت لے سکتے ہیں- خود قرآن میں موجود ہے فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ الآیہ- مجمع البحرین میں ہے کہ دیتیں مختلف ہیں- پیٹ کے بچہ کی دیت اس میں جان نہ پڑی ہو سو دینار ہیں اور نطفہ کی دیت بیس دینار ہیں اور علقہ کی چالیس دینار اور مضغہ کی ساٹھ دینار اور ہڈی کی اسی دینار- اگر پیٹ کا بچہ روئے تب تو اس کی دیت ہزار دینار ہے- عورت ہو تو پانچ سو دینار- اسی حساب سے ہر چیز میں عورت کی دیت مرد کی آدھی ہے- میں کہتا ہوں جنین کی دیت ایک بردہ ہے- جیسے حدیث میں وارد ہے)
وَدِيٌّ- کھجور کے چھوٹے چھوٹے بچے-
اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ- یا تو وہ تمہارے ساتھی کی جو مارا گیا دیت دیں یا ان کو جنگ کا نوٹس (اطلاع) دے دی جائے-
يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى- مکاتب کی دیت

حصہ رسد اس حساب سے ہوگی جتنا اس نے بدل کتابت میں سے ادا کیا ہے (مثلاً آدھا بدل کتابت ادا کر دیا ہے تو آدھے کی دیت آزاد کی سی ہوگی اور آدھے کی غلام کی سی)-

وَدِیٌّ- وہ پانی جو ذکر میں سے پیشاب کے بعد نکل آتا ہے (بعض نے وَدْیٌ کہا ہے لیکن وَدِیٌّ زیادہ فصیح ہے)-

مَاتَ الْوَدِیُّ- کھجور کے بچے مر گئے (چھوٹے چھوٹے پودے) قحط کی وجہ سے-

لَمْ یَشْغَلْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَرْسُ الْوَدِیِّ- (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) مجھ کو دوسرے صحابہ کی طرح کھجور کے بچے گاڑنے نے آنحضرتؐ کی صحبت سے نہیں روکا (یعنی میرا نہ باغ تھا نہ کھیت کہ میں پودے بونے میں لگا رہتا- میں تو شب و روز روٹی مل گئی تو آنحضرتؐ کے پاس رہتا)-

سَرَقَ وَدِیًّا- کھجور کا ایک بچہ (پودا) چرایا-

وَاَوْدٰی سَمْعُهٗ اِلَّا نِدَایَا- اس کی سماعت جاتی رہی مگر پکار کر کوئی بات کرے تو سنتا ہے (مگر اونچا سنتا ہے)-

بابُ الواو مع الذّال

وَذْاٌ- عیب کرنا' تحقیر کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا-

اِتِّذَاءٌ- جھڑک جانا-

وَذْءَةٌ- علت' عیب-

اِنَّ رَجُلًا قَامَ فَنَالَ مِنْ عُثْمَانَ وَذَاَهٗ ابْنُ سَلَامٍ فَاتَّذَاَ- ایک شخص کھڑا ہوا اور حضرت عثمانؓ کو برا کہنے لگا- عبداللہ بن سلام نے اس کو جھڑکا' تب وہ باز آ گیا (جھڑکی کا اثر اس پر ہوا)-

وَذِیٌ- وہ پانی جو منی کے بعد نکلے-

اَلْوَذِیُ هُوَ مَا یَخْرُجُ مِنَ الْاَدْوَاءِ- وذی وہ پانی ہے جو بیماری کی وجہ سے نکلے-

وَذْحٌ- تیز چلنا' بالوں سے مینگنی یا پیشاب لٹک جانا-

لَیُسَلِّطَنَّ عَلَیْکُمْ غُلَامُ ثَقِیْفٍ اَلذَّیَّالُ الْمَیَّالُ اِیْهِ اَبَا وَذْحَةَ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) تم پر ثقیف کا ایک چھوکرا (حجاج بن یوسف) حاکم بنایا جائے گا جو اترانے والا اور باطل کی طرف جھک جانے والا ہوگا اے ابووذحہ! اور جو کہتا ہے کہ اِنَّهٗ رَاٰی خُنْفُسَاءَةً فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ اَقْوَامًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَقِیْلَ مِمَّ هِیَ فَقَالَ مِنْ وَذْحِ اِبْلِیْسَ حجاج نے خفساء کو دیکھا (کالا بدبودار کیڑا) تو کہا- اللہ ان لوگوں کو تباہ کرے جو کہتے ہیں یہ کیڑا اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے- لوگوں نے کہا پھر کہاں سے آیا؟ حجاج نے کہا یہ ابلیس کا گوہ ہے-

وَذْرٌ- کاٹنا' نشتر لگانا' چھوڑ دینا-

فَاَتِیْنَا بِثَرِیْدَةٍ کَثِیْرَةِ الْوَذْرِ- ہمارے پاس ثرید لایا گیا جس میں گوشت کے ٹکڑے بہت تھے-

رُفِعَ اِلَیْهِ رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَیَا بْنَ شَامَّةِ الْوَذْرِ- حضرت عثمانؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے دوسرے شخص کو اِبْنُ شَامَّةِ الْوَذْرِ کہا (یہ ایک گالی ہے یعنی ذکر سونگھنے والی کا بیٹا یعنی زانیہ چھنال کا بیٹا- کیونکہ زانیہ مختلف ذکروں کو سونگھتی ہے)-

شَرُّ النِّسَاءِ اَلْوَذِرَةُ الْمَذِرَةُ- بری عورت وہ ہے جو جماع کے وقت نہیں شرماتی' فسادی-

اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ- مجھ کو ڈر ہے کہیں میں اس کے حالات بیان کرنا چھوڑ نہ دوں (کیونکہ وہ بہت طول طویل ہیں- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- میں ڈرتی ہوں اس سے جدا ہونے پر قدرت نہ پاؤں کیونکہ میری اولاد اسی کے نطفہ سے ہے)-

ذَرْهَا- اب اونٹنی کی باگ چھوڑ دے (کیونکہ جو پوچھنا تھا وہ پوچھ چکا- اب اونٹنی کی باگ ڈھیلی کر کے جلد اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو- یہ جب ہے کہ پوچھنے والا گنوار اونٹ پر سوار ہو اگر آنحضرتؐ اونٹ پر سوار ہوں تو اس نے جواب لینے کے لئے آنحضرتؐ کی اونٹنی کی باگ تھام لی ہوگی- آپ نے فرمایا اب چھوڑ دے اس کو جلد جانے دے)-

وَذْفٌ- بہنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر مونڈھے ہلا کر ناز سے چلنا یا جلد جانا-

وَذَافٌ- ذکر-

وَذَفَةٌ- عورت کا ٹنہ-

اِنَّهٗ نَزَلَ بِاُمِّ مَعْبَدٍ وَذْفَانَ مَخْرَجِهٖ اِلَی الْمَدِیْنَةِ-

آنحضرتؐ جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو ام معبد کے پاس کھڑے کھڑے اترے (جلدی وہاں سے تشریف لے گئے)۔

وَذَلَةٌ۔ ہلکی پھلکی چالاک لونڈی۔

وَذَالَةٌ۔ گوشت کا ٹکڑا جو قصاب تقسیم سے پہلے کاٹ لے۔

وَذِيْلَةٌ۔ آئینہ اور چاندی کا چمکتا ٹکڑا اور کوہان کی چربی کا ٹکڑا' اچھے قد والی عورت۔

مَازِلْتُ اَرُمُّ اَمْرَكَ بِوَذَائِلِهٖ۔ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو تمہارا کام چاندی کے ٹکڑوں سے آراستہ کرتا رہا (لوگوں کے دل تمہاری طرف رجوع کرائے اچھی آراء دے کر تمہاری حکومت جمائی)۔

وَذْمٌ۔ تسمے ٹوٹ جانا۔

تَوْذِيْمٌ۔ کتے کے گلے میں پٹہ ڈالنا تاکہ معلوم ہو کہ وہ سدھا ہوا پالتو ہے' ٹکڑے ٹکڑے کرنا' زیادہ ہونا۔

اِيْذَامٌ۔ تسمہ سے باندھنا۔

اُرِيْتُ الشَّيْطٰنَ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى وَذَمَتِهٖ۔ شیطان مجھ کو دکھایا گیا۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کے گلے کے پٹے پر رکھا (گویا کتا تھا کہ اس کا پٹہ پکڑ لو تو قابو میں آ جاتا ہے)۔

اِذَا وَ ذَّمْتَهٗ وَ اَرْسَلْتَهٗ وَ ذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ۔ جب تو کتے کے گلے میں پٹہ ڈالے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شکار پر چھوڑ دے تو وہ شکار کھا (پٹہ ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ اس کی تربیت پوری ہو گئی ہو)۔

فَرَبَطَ كُمَّيْهِ بِوَذَمَةٍ۔ اس کی دونوں آستینیں ایک تسمہ سے باندھیں۔

اَوْذَمَ السِّقَاءَ۔ مشک کو تسمہ سے باندھا۔ (یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے اَوْذَمَ الْعَطِلَةَ بیکار پڑے ہوئے ڈول کو (جس کے تسمے کنڈے ٹوٹ گئے تھے) تسمے لگا کر درست کیا (وہ پانی نکالنے کے قابل ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام کی قوت دی اس کی بنا مضبوط کی)۔

لَئِنْ وَلِيْتُ بَنِىْ اُمَيَّةَ لَاَنْفُضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ الْوِذَامَ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر قدرت ملی تو میں ان کو جھاڑ پونچھ کر ایسا صاف کردوں گا جیسے قصاب کلیجی اوجھڑی وغیرہ کو جو زمین پر گر جاتی ہے مٹی سے صاف کرتا ہے (مجمع البحرین میں لَئِنْ بَقِيْتُ لَهُمْ ہے یعنی اگر میں زندہ رہا تو بنی امیہ کو ایسا کروں گا)۔

وَ ذِمَتِ الدَّلْوُ۔ ڈول کا تسمہ ٹوٹ گیا۔

بابُ الواو مع الرّاء

وَرْءٌ۔ دفع کرنا' ہٹانا' بھر جانا۔

وَرَاءٌ۔ پوتا' پیچھے' پرے' آگے۔

وَرَبٌ۔ بگڑ جانا۔

مُوَارَبَةٌ اور وِرَابٌ۔ فریب دینا' مکر کرنا۔

وَرْبَةٌ۔ گانٹھ۔

مَوْرُوْب۔ منحرف۔

وَاِنْ بَايَعْتَهُمْ وَارَبُوْكَ۔ اگر تو ان سے بیعت کر لے تو تجھ کو فریب دیں گے تجھ سے دغا کریں گے۔

وِرْثٌ یا اِرْثٌ یا اِرْثَةٌ یا وِرَاثَةٌ یا وِرْثَةٌ یا تُرَاثٌ۔ ترکہ ملنا۔

تُرَاثٌ اور مِيْرَاثٌ۔ ترکہ۔

تَوْرِيْثٌ۔ وارث بنانا یعنی میت کے مال سے اس کو کچھ دلانا۔

اِيْرَاثٌ۔ وارث بنانا' حاصل کرانا۔

تَوَارُثٌ۔ ایک دوسرے کا وارث ہونا۔

اَلْوَارِثُ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام وارث بھی ہے یعنی سب مخلوقات کا ان کی فنا کے بعد وہی وارث ہوگا (باقی رہے گا)۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِىْ بِسَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّىْ۔ یا اللہ! مجھ کو میرے کان (سماعت) اور (آنکھ) بصارت سے فائدہ اٹھانے دے اور ان دونوں کو میرا وارث بنا (یعنی موت تک ان کو صحیح و سالم رکھ گویا دوسری قوتوں کے یہ دونوں وارث ہوئے۔ ایک روایت میں وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّىْ ہے تو ضمیر اِمْتَاع کی طرف راجع ہوگی۔ یعنی ان دونوں سے فائدہ اٹھانا موت تک رکھ)۔

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ - یہ دونوں (یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ) کان اور آنکھ ہیں-

اِنَّهٗ اَمَرَ اَنْ يُّوَرَّثَ دُوْرَ الْمُهَاجِرِيْنَ النِّسَاءُ - آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ مہاجرین کے گھروں کی وارث ان کی عورتیں ہوں (گھروں کی تقسیم میں بھی ان کو حصہ ملے کیونکہ وہ غریب الوطن تھیں' ان کے پاس رہنے کو ٹھیکرا بھی نہ تھا' یا یہ مطلب ہے کہ بہ طور سلوک کے مکانات ان کے قبضہ میں رہیں جیسے آنحضرتؐ کے حجرے ان کے قبضے میں رہے)-

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ لَانَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ - آنحضرتؐ نے فرمایا- ہم پیغمبر لوگ نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے' ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے (فقیروں اور مسکینوں کا حق ہے- اسی حدیث سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے استدلال کر کے حضرت فاطمہؓ کو آنحضرتؐ کا ترکہ نہیں دلایا- پھر حضرت عمر فاروقؓ نے بھی اپنی خلافت میں حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو صرف انظام کرنے کے لے یہ جائداد سپرد کر دی تھی' انھوں نے تقسیم کرانا چاہا تو حضرت عمر فاروقؓ نے منظور نہیں کیا- کیونکہ یہ جائداد ان کی ملک نہ تھی بلکہ ان کی نگرانی ان کے سپرد کی گئی تھی تا کہ اس کی آمدنی ان ہی کاموں میں خرچ کریں جن میں آنحضرتؐ خرچ کرتے تھے- اب قرآن شریف میں جو آیا ہے وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاؤُدَ اور يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ اس سے وارثت علمی اور نبوتی مراد ہے' نہ کہ وراثت مالی)-

لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا - دینار ترکہ میں نہیں چھوڑا-

يَرِثُ الْاَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ - انصاری مہاجری کا وارث ہوگا (اور مہاجر انصاری کا)-

اَرِثُ مَالَهٗ - اس کا مال میں لےلوں گا (یعنی بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا)-

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ - عالم لوگ پیغمبروں کے وارث ہیں (یعنی دین کے عالم باعمل- اس لئے کہ علم پیغمبروں کا ترکہ ہے اور وہ عالموں کو ملا ہے)-

لَايَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ - میری وارث اولاد میں سے صرف ایک بیٹی ہے-

وَلَكَ تُرَاثِيْ - میرا ترکہ تجھ کو ملے گا (ایک روایت میں ثُوَابِيْ ہے شاید یہ راوی کی غلطی ہوگی)-

كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَايَحِلُّ لَهٗ - وہ اس کا وارث کیونکر ہو گا- کیونکہ یہ بچہ اگر اس کا بیٹا ہے تو اس کا غلام بنانا درست نہ ہوگا اور اگر دوسرے کا بیٹا ہے تو اس کی میراث لینا اس کا حلال نہ ہوگا-

وِرْدٌ یا وُرُوْدٌ - پہنچنا' نزدیک ہونا خواہ اس میں گھسے یا نہ گھسے- پانی پر آنا' حاضر ہونا' پھول نکالنا' وقت بے وقت آنا-

تَوْرِيْدٌ - پھول نکلنا' سرخ ہونا' گلابی رنگنا-

مُوَارَدَةٌ - دوسرے کے ساتھ آنا' دو شاعروں کا کلام ہم مضمون ہونا (اس کو تَوَارُدٌ بھی کہتے ہیں)-

تَوَرُّدٌ - گلابی ہونا-

اِيْرَادٌ - لانا' اعتراض کرنا-

اِتَّقُوا الْبِرَازَ فِي الْمَوَارِدِ - گزرگاہوں' راستوں گلیوں' نالیوں اور پانی کے گھاٹوں پر پاخانہ کرنے سے بچے رہو- (بعض نے کہا مَوَارِدُ مراد پانی کے راستے اور بہنے کے نالے ہیں)-

وِرْدٌ - وہ پانی جس پر تو پینے کے لئے جائے-

اِنَّهٗ اَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی زبان تھامی اور فرمایا اسی نے تو مجھ کو ہلاکت کے مقاموں میں ڈالا-

كَانَ الْحَسَنُ وَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَ يَكْرَهَانِ الْاَوْرَادَ - امام حسن بصری اور ابن سیرین قرآن کو سرے سے (ابتدا سے) اخیر تک پڑھ جاتے اور قرآن کے حصوں کو جو بعد کے لوگوں نے ٹھہرائے ہیں یعنی پارے اس کو مکروہ جانتے تھے- (کیونکہ پاروں میں انھوں نے مضمون کی رعایت نہیں کی' ایک سورت کا کچھ حصہ ایک پارہ میں ہے دوسرا حصہ دوسرے پارے میں- مضمون آدھا ادھر ہے آدھا ادھر-

حَلَبَهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا - جس دن ان کو پانی پر لایا اس دن ان کا دودھ دوہا-

وَرَاَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا - میں نے گلابی رنگ کا کرتہ ان کے انگ پر دیکھا (اتفاقاً نظر پڑ گئی ہوگی یا وہ نابالغ ہوں گے)-

صَاحِبُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ - ورد پڑھنے والا (یعنی ہر روز ایک معین وظیفہ پڑھنے والا ملعون ہے- دوسری روایت میں یوں ہے تَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ - ورد کو چھوڑ دینے والا ملعون ہے- دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے- پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جس سے مسلمانوں کی حاجتیں متعلق ہوں ان کی مصالح اسی کے مشورے اور حکم پر موقوف ہوں اور وہ اپنا منصبی کام چھوڑ کر اوراد اور وظائف میں مشغول رہے- اسی لئے بادشاہوں اور حاکموں کا بڑا وظیفہ اور عبادت یہ ہے کہ رعایا کی دادرسی اور خبر گیری کریں نہ یہ کہ دن بھر نماز اور وظیفہ پڑھتے رہیں اور دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو بلا عذر اپنا معین اور معمولی وظیفہ چھوڑ دے اور لہو ولعب میں مصروف رہے)-

مُنْتَفِخَةُ الْوَرِيْدِ - گردن کی رگ پھولی ہوئی (یعنی بدخلق غصہ والی)-

كَانَ عَلَيَّ ثَوْبَانِ مُوَرَّدَانِ - مجھ پر دو گلابی رنگ کے کپڑے تھے-

وَرْسٌ - کائی چڑھ جانا-

تَوْرِيْسٌ - ورس سے رنگنا-

وَرْس - ایک گھاس ہے زرد رنگ کی اس سے کپڑے رنگتے ہیں- بعض نے کہا ورس سرخ رنگ کو کہتے ہیں-

عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ وَّرْسِيَّةٌ - وہ ایک چادر ورس میں رنگی ہوئی اوڑھے تھے-

مِلْحَفَةُ وَرْسٍ یا مِلْحَفَةٌ مُوَرَّسَةٌ - ورس میں رنگی ہوئی چادر-

لَايَلْبَسُ الْمَصْبُوْغَ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ - احرام والا شخص ورس اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے-

اِنَّهُ اسْتَسْقٰى فَاُخْرِجَ اِلَيْهِ قَدَحٌ وَّرْسِيٌّ مُّفَضَّضٌ - امام حسینؓ نے پینے کا پانی مانگا تو ایک پیالہ زرد رنگ کی لکڑی کا لے کر آئے جس پر چاندی کا ملمع تھا-

وَرْضٌ - پتلا پاخانہ نکلنا-

تَوْرِيْضٌ - رات سے نیت کرنا، ٹھہرنا-

لَاصِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُوَرِّضْ مِنَ اللَّيْلِ - جب رات سے روزے کی نیت نہ کرے تو روزہ درست ہوگا-

وَرْطَةٌ - گانڈ، پوشیدہ چیز، ہلاکت، شدت، دشوار کام جس سے نجات مشکل ہو، کیچڑ جس میں سے نکلنا نہ ہو سکے، کنواں-

تَوْرِيْطٌ اور اِيْرَاطٌ - ورطہ میں ڈالنا-

تَوَرُّطٌ - ورطہ میں گرنا، مشکل میں پھنسنا-

وِرَاطٌ - مکر وفریب-

لَاخِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ - نہ زکوٰۃ کے جانوروں کو (جو علیحدہ علیحدہ دو شخصوں کے ہوں) ملا دینا درست ہے، اور نہ چھپا دینا (وِرَاط یہ ہے کہ بکریاں ایک گڑھے میں چھپا دے کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار کو خبر نہ ہو، پھر ورطہ ہر ایک بلا کو کہنے لگے جس سے مخلصی دشوار ہو- بعض نے کہا وِرَاط یہ ہے کہ اپنے اونٹ یا بکریاں دوسرے کے اونٹوں اور بکریوں میں غائب کر دے- بعض نے کہا تحصیل دار سے یہ کہنا کہ فلاں شخص کے پاس زکوٰۃ کا مال ہے- حالانکہ اس کے پاس وہ نہ ہو یعنی جھوٹی مخبری کرنا)-

اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَا مَخْرَجَ مِنْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ - بڑی سخت آفت جس سے نکل نہیں سکتا یہ ہے کہ آدمی ناحق خون کرے، جس کا کرنا اس کو حلال نہیں-

اِسْتَوْرَطَ - ایسی مشکل میں پڑا جس سے خلاصی مشکل ہے-

اَسْاَلُكَ النَّجَاةَ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ - میں تجھ سے ہر ایک مشکل سے خلاصی چاہتا ہوں-

مَنْ فَرَطَ تَوَرَّطَ - جس نے کسی کام میں افراط کی، حد سے تجاوز کیا وہ مشکل میں پھنسے گا (اعتدال حکمت کا سارا خلاصہ ہے)-

وَرْعٌ یا وَرَعٌ یا وَرَاعَةٌ یا وَرُوْعٌ یا وُرُوْعٌ - پرہیز گاری، گناہ سے بچنا-

رِعَةٌ اور رِيْعَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں- نامرد ہونا، چھوڑنا

ہونا و باز رہنا۔

تَوْرِیْعٌ ۔ باز رکھنا' پھیر دینا۔

مُوَارَعَةٌ ۔ گفتگو کرنا' مشورہ کرنا۔

تَوَرُّعٌ ۔ پرہیز گاری۔

مِلَاكُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ ۔ دین کا مدار پرہیز گاری پر ہے (کہ آدمی حرام سے بچتا رہے اور بعض وقت حلال سے بھی پرہیز کرے اگر اس میں شبہ ہو یا حرام میں پڑ جانے کا ڈر ہو)۔

وَرِّعِ اللِّصَّ وَلَا تُرَاعِهٖ ۔ چور کو ہٹا نکال کچھ انتظار مت کر (کہ وہ کیا کرے گا)۔

وَرِّعْ عَنِّیْ فِی الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَیْنِ ۔ ایک روپیہ دو روپے کے مقدمے تم فیصلہ کرلو میری طرف سے ان میں نائب رہو۔

وَاِذَا اَشْفٰی وَرِعَ ۔ جب کسی گناہ کے موقع پر آ جائے تو اس سے باز رہے (خدا سے ڈرے)۔

اِزْدَحَمُوْا عَلَیْهِ فَرَاٰی مِنْهُمْ رِعَةً سَیِّئَةً فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ ۔ امام حسن بصریؒ پر لوگوں نے ہجوم کیا۔ ان کی بے ادبی او گستاخی کو دیکھ کر کہا۔ یا اللہ! مجھ کو اپنے پاس بلا لے یا تیرے پاس شکوہ کرتا ہوں۔

اَعِذْنِیْ مِنْ سُوْءِ الرِّعَةِ ۔ بری پرہیز گاری سے مجھ کو اپنی پناہ میں رکھ (بری پرہیز گاری یہ ہے کہ آدمی چھوٹی باتوں سے تو پرہیز کرے اور بڑے بڑے گناہ کرتا رہے مثلاً چاندی سونے کے برتن میں کھانے سے پرہیز کرے اور جب چاندی سونا ملے تو چرا لے یا دغا بازی سے ہاتھ کرے مزے سے ٹخنوں سے نیچے ازار ٹخنوں کے نیچے لٹکانے یا مونچھ بڑھانے ڈاڑھی منڈانے سے تو پرہیز کرے لیکن جھوٹ اور غیبت اور افترا اور بہتان کرتا رہے)۔

وَبِنَهْیِهٖ یَرِعُوْنَ ۔ اس کی ممانعت پر باز رہتے ہیں۔

فَلَا یُوَرِّعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ یَخْتَطِمُهٗ ۔ اگر اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالے تو کوئی اس کو نہ روکے۔

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ یُوَارِعَانِهٖ ۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں حضرت علیؓ سے مکالمہ اور مشورہ کرتے تھے (بڑے بڑے امور خلافت میں ان سے رائے لیتے)۔

لَاوَرَعَ كَالْكَفِّ ۔ کوئی پرہیز گاری اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ آدمی حرام کاموں سے باز رہے یا مسلمانوں کی ایذا دہی سے۔

لَاتَعْدِلْ بِالرِّعَةِ ۔ پرہیز گاری کے برابر کسی خصلت کو مت کر (وہ سب نیک خصلتوں میں افضل ہے)۔

اَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَوَرَّعَ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ ۔ سب سے زیادہ پرہیز گار وہ ہے جو ان کاموں سے پرہیز کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ ورع کی کئی اقسام ہیں' ایک تو ان کاموں سے پرہیز کرنا جن کی وجہ سے آدمی فاسق مردود و الشہادت ہو جاتا ہے اس کو ورع تائبین کہتے ہیں۔ دوسرے مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا اس کو ورع صالحین کہتے ہیں۔ تیسرے حلال کا چھوڑ دینا اس ڈر سے کہ کہیں حرام تک نہ لے جائے اس کو ورع متقین کہتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ آدمی اس وقت تک متقی نہیں کہلاتا جب تک اس کام کو نہ چھوڑے جس کے کرنے میں کوئی قباحت نکل آئے مثلاً ترک کلام اس ڈر سے کہ غیبت اور کذب کی طرف منجر نہ ہو)۔

وَمَاوَاهُ الْمُوَارَعَةُ ۔ علم کا اصلی ٹھکانہ پرہیز گاری ہے (بغیر پرہیز گاری کے علم وبال ہے)۔

وَرَقٌ ۔ پتے نکلنا' پتے لینا۔

تَوْرِیْقٌ ۔ پتے نکلنا (جیسے اِیْرَاقٌ ہے) روپیہ' مال بہت ہونا' مراد کو نہ پہنچنا' غازی کو لوٹ نہ ملنا۔

تَوَرُّقٌ ۔ پتے کھانا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا ۔ اگر وہ گندم گوں گھونگھر بال والا بچہ جنے۔

خَرَجْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِیْ وَهُوَ عَلٰی نَاقَةٍ وَّرْقَاءَ ۔ میں نکلا اور میری قوم کا ایک مرد جو گندمی رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار تھا (بعض نے کہا ورقاء وہ اونٹنی جس کی سفیدی میں سیاہی ملی ہو بعض نے کہا کالی)۔

اَنْتَ طَیِّبُ الْوَرَقِ ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تیری نسل عمدہ ہے (نسل کو پتوں سے تشبیہ دی)۔

لَمَّا قُطِعَ اَنْفُهٗ یَوْمَ الْكُلَابِ اِتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ

فَانْتَنَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ - عرفجہ کی ناک جب کلاب کی جنگ میں کاٹی گئی تو انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنا کر لگا لی- لیکن وہ بدبودار ہوگئی- آخر سونے کی ناک بنائی-

وَرِقٌ - (بکسرۂ راء) چاندی- اور وَرَقٌ (بہ فتحہ را) کاغذ جس پر لکھتے ہیں- (اصمعی نے کہا یہ وَرَقٌ بہ فتحہ را ہے کیونکہ چاندی بدبودار نہیں ہوتی- صاحب نہایہ نے کہا میں اصمعی کے قول کو درست سمجھتا تھا- یہاں تک کہ ایک واقف کار تجربہ کار شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ سونے کو مٹی نہیں کھاتی نہ اس میں رطوبت سے زنگ چڑھتا ہے اور نہ زمین اس کو کھاتی ہے نہ آگ- لیکن چاندی پر زنگ چڑھتا ہے پرانی ہو جاتی ہے' کالک اس پر آ جاتی ہے' بدبو دیتی ہے)-

رِقَةٌ - روپیہ' سکہ مارا ہوا-

فَرَاَيْنَا وَجْهَهٗ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ - ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا گویا مصحف کا ایک ورق تھا-

اَوْ عَدْلَهَا - ای اس کے برابر چاندی-

خَمْسُ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ - پانچ اوقیے چاندی-

فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی' لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنائیں یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ نے اپنی انگوٹھی اتار کر ڈال دی پھینک دی (کہتے ہیں ابن شہاب نے اس حدیث میں سہو کیا- صحیح یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی- لوگوں نے بھی آپ کی دیکھا دیکھی سونے کی انگوٹھیاں بنائیں تب آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی بنوالی)-

ضِرْسُ الْكَافِرِ وَ النَّارِ مِثْلُ وَرِقَانَ - کافر کی کچلی دوزخ میں اتنی بڑی ہوگی جیسے ورقان کا پہاڑ-

وَرِقَان - ایک پہاڑ ہے مکہ مدینہ کے درمیان-

رَجُلَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يَنْزِلَانِ جَبَلًا مِّنْ جِبَالِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَهٗ وَرِقَانُ فَيُحْشَرُ النَّاسُ وَلَا يَعْلَمَانِ - مزینہ قبیلہ کے دو آدمی عرب کے ایک پہاڑ ورقان پر اتریں گے اس کے بعد لوگوں کا حشر ہوگا ان کو خبر نہ ہوگی (حشر سے مراد مر جانا ہے قیامت کے قریب)-

فِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ - چاندی میں چالیسواں حصہ زکوۃ کا لیا جائے گا-

اِنَّهٗ كَرِهَ صَكَّ الْوَرِقِ حَتّٰى يُقْبَضَ - چاندی کے تمسک کا بیچنا جب تک چاندی قبضہ میں نہ آئے مکروہ سمجھا (جیسے ہمارے زمانے میں نوٹ بیچتے ہیں' ان کی بیع وشرا مکروہ ہے)-

لَاتَمَسِّ الْكِتَابَ وَمَسِّ الْوَرَقَ - لکھا ہوا اس پر ہاتھ مت لگا کاغذ کے ورق پر لگا (کیونکہ لکھے ہوئے مقام پر ہاتھ لگانے سے حروف کے مٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے- یہ اگلے زمانہ میں تھا جب کچی سیاہی سے لوگ کتابیں لکھا کرتے تھے- اب چھاپے کے حروف ہاتھ لگانے سے خراب نہیں ہوتے نہ پانی گرنے سے مٹتے ہیں)-

وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ - حضرت خدیجہؓ کے چچا تھے اور لوط کی ماں کا نام بھی ورقہ تھا یا رقیہ-

وَرْكٌ - پاؤں موڑنا اترنے کے لئے یا آرام کے لئے اقامت کرنا قادر ہونا' سرین پر ٹیکا دینا' سرین پر مارنا-

وَرَكٌ - سرین بڑا ہونا-

وُرُوْكٌ - لیٹنا-

تَوْرِيْكٌ - سرین کے سامنے رکھنا قادر ہونا' واجب کرنا' جانور کے سرین پر بیٹھنا' قسم دلانے والے کی نیت کے سوا دوسری نیت کرنا-

مُوَارَكَةٌ - تجاوز کرنا-

تَوَرُّكٌ - سرین پر زور دے کر بیٹھنا (نماز میں تورّک یہ ہے کہ داہنے پاؤں پر سرین رکھنا یا دونوں سرین یا ایک سرین زمین پر رکھنا اور دونوں پاؤں ایک طرف نکال دینا)-

كَرِهَ اَنْ يَّسْجُدَ مُتَوَرِّكًا - متورک ہو کر سجدہ کرنا مکروہ رکھا ہے (وہ یہ ہے کہ سرینوں کو بہت اونچا کرے یا سرین کو ایڑیوں سے ملا دے- بالکل سرین علیحدہ نہ رکھے- ازہری نے کہا تورک کی دو صورتیں ہیں- ایک یہ کہ اخیر تشہد میں دونوں پاؤں ایک طرف نکال دے اور مقعد کو زمین سے لگا دے یہ سنت ہے- دوسرے یہ کہ قیام کی حالت میں اپنا ہاتھ سرین پر رکھے' یہ منع

ہے)-

كَانَ لَايَرٰى بَأْسًا اَنْ يَّتَوَرَّكَ الرَّجُلُ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى فِي الْاَرْضِ الْمُسْتَحِيْلَةِ - (مجاہد نے کہا) جو زمین برابر نہ ہو اگر اس میں نمازی اپنا سرین داہنے پاؤں پر رکھے (زمین سے نہ لگائے) تو کچھ قباحت نہیں ہے (یہ بھی تورک کی ایک صورت ہے)-

كَانَ يَكْرَهُ التَّوَرُّكَ فِي الصَّلٰوةِ - ابراہیم نخعیؒ (امام ابوحنیفہؒ کے استاذ الاستاذ) نماز میں تورک کو مکروہ جانتے تھے (شاید مراد ان کی وہ تورک ہے کہ سجدہ میں سرین ایڑی سے ملا دے ورنہ اخیر تشہد میں سرین پر بیٹھنا اور دونوں پاؤں ایک طرف نکال دینا سنت ہے- اور اگر نخعی نے اس کو برا سمجھا تو ان کا قول رد کردینے کے قابل ہے)-

لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ - تو شاید ان لوگوں میں سے ہے جو اپنے سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں (یعنی سجدے میں سرین کو ایڑیوں سے علیحدہ نہیں رکھتے)-

جَاءَتْ فَاطِمَةُ مُتَوَرِّكَةَ الْحَسَنِ - حضرت فاطمہ زہرا جناب امام حسن کو اپنی سرین پر اٹھائے ہوئے آئیں-

ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ - (آنحضرتؐ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا پھر کہا کہ) اس کے بعد لوگ ایک شخص پر یعنی اس کی امامت پر راضی ہو جائیں گے وہ ایسا ہوگا جیسے سرین کو ایک پسلی پر رکھیں (وہ ہرگز نہیں جمنے کا' مطلب یہ ہے کہ اس کی حکومت محض ناپائیدار اور لغو اور بے انتظام ہوگی)-

حَتّٰى اِنَّ رَاْسَ نَاقَتِهٖ لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ - یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی کا سر زین کے مورک تک پہنچا تھا (اتنا اس کے سر کو زور سے کھینچا تھا تا کہ وہ چلنے سے باز رہے...... مَوْرِك زین کا وہ تکیہ جس پر سوار اپنا پاؤں اٹھا کر رکھ لیتا ہے جب رکاب میں پاؤں رکھے رکھے تھک جاتا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مَوْرِك چمڑے کا تکیہ کی طرح زین کے آگے ہوتا ہے)-

كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ وِرَاكٍ صَلِيْبٌ - حضرت عمرؓ اس بات سے منع کرتے تھے کہ وراک میں صلیب کی صورت بنائی جائے (وراک وہ کپڑا جو زینت کے لئے زین پر لگاتے ہیں بعض نے کہا چھوٹا تکیہ یا توشک جو زین کے آگے ڈال کر پھر اس کو نیچے موڑ دیتے ہیں)-

اِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَوَرَّكَ اِلٰى شَيْءٍ جَزٰى عَنْهُ - اگر ایک شخص کو ظلم سے خواہ مخواہ قسم دلائیں وہ توریک کرے یعنی قسم کا مطلب کچھ اور رکھے جو قسم کھلانے والے کی نیت نہ ہو تو جائز ہے (اگر واجبی طور سے قسم دی جائے یہ حکم شرعی تب تو قسم کا مطلب وہی ہوگا جو قسم دلانے والے کا ہے اور توریک اس کو فائدہ نہ دے گی)-

لَاتُوَرِّكْ فَاِنَّ قَوْمًا عُذِّبُوْا بِنَقْضِ الْاَصَابِعِ وَالتَّوَرُّكِ - تورک مت کرو کیونکہ ایک قوم پر انگلیاں چٹخانے اور تورک کی وجہ سے عذاب اترا (مراد وہ تورک ہے کہ نماز میں کھڑے کھڑے دونوں ہاتھ سرین پر رکھے- مجمع البحرین میں ہے کہ تورک نماز میں سنت ہے وہ یہ ہے کہ بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں زمین پر رکھے اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں تلوے کی طرف کردے اور مقعد زمین سے لگا دے اور جو تورک منع ہے اس کا ذکر اس حدیث میں ہے)-

وَرَمٌ - پھول جانا' غصہ ہونا-

تَوْرِيْمٌ - اینٹھنا' غرور کرنا' سجانا' غصہ دلانا-

اِيْرَامٌ - تھن سوج جانا-

تَوَرُّمٌ - سوج جانا-

اِنَّهٗ قَامَ حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ - آنحضرتؐ تہجد کی نماز میں اتنا کھڑے ہوئے کہ آپ کے پاؤں سوج گئے-

حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ - یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے-

وَلَّيْتُ اُمُوْرَكُمْ خَيْرَكُمْ فَكُلُّكُمْ وَرِمَ اَنْفُهٗ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ سے کہا) میں نے تمہارے کاموں کو اس شخص کے سپرد کیا جو تم سب میں بہتر ہے (مراد حضرت عمرؓ ہیں) اب میں دیکھتا ہوں ہر ایک کی ناک پھولی ہوئی ہے (ہر ایک کو غصہ ہے کہ اس کو خلافت کیوں نہیں ملی)-

وَرَهٌ - احمق ہونا-

تَوَرُّہٌ-اناڑی ہونا-

وَرْھَاءُ-احمق عورت' یا بہت برسنے والا ابر-

اِنَّ اُمَّكَ لَوَرْھَاءُ-تیری ماں تو احمق ہے-

قَالَ لِرَجُلٍ نَعَمْ یا اَوْرَہُ-امام جعفر صادق نے ایک شخص سے کہا-ہاں اے احمق-

وَرْیٌ-بگاڑ دینا' کھا لینا' پھیپڑے پر مارنا' سلگنا' آگ نکلنا (جیسے وُرِیٌ اور رِیَةٌ ہے)-

تَوْرِیَةٌ-چھپانا' ایک بات سے دوسرا مطلب مراد لینا جس کو مخاطب نہ سمجھے' پوشیدہ کرنا' ہٹانا-

مُوَارَاۃٌ-چھپانا-

كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا وَرّٰی بِغَیْرِہٖ-آنحضرتؐ جس کسی سفر کا ارادہ کرتے (یعنی جنگ کے لئے) تو اس کو چھپاتے اور ایسی بات کہتے جس سے لوگ اور جگہ جانا سمجھتے (اس میں یہ راز تھا کہ دشمن کو خبر نہ پہنچے وہ اپنا بندوبست نہ کر سکے)-

لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ مَرْمیً-اللہ سے پرے پھر کوئی مطلب نہیں ہے (بلکہ تمام عبادات کی غایت یہ ہے کہ اللہ کا قرب حاصل ہو-بس یہ ہو گیا تو انتہا کو پہنچ گئے)-

اِنِّیْ کُنْتُ خَلِیْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ-(حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں) میں تو حجاب کے پیچھے سے اللہ کا جانی دوست بنا (حضرت جبرئیلؑ نے مجھ کو آ کر خبر دی تو میں موسیٰ علیہ السلام سے کم درجہ ہوا کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سنا اور موسیٰ حضرت محمدؐ سے کم ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سنا اور اس کو دیکھا بھی)-

اَشَیْءٌ سَمِعْتَہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْمِنْ وَّرَاءَ وَّرَاء-کیا تم نے یہ آنحضرتؐ سے سنا ہے یا بعد کے لوگوں سے؟-

ھُوَابْنُكَ مِنَ الْوَرَاءِ-(شعبی نے ایک بچہ کو دیکھا جو ایک شخص کے ساتھ تھا' اس شخص سے پوچھا یہ تیرا بچہ ہے اس نے کہا میرے بیٹے کا بیٹا (پوتا) ہے شعبی نے کہا وہ تیرا بیٹا ہے وراء (یعنی پوتا ہے-عرب لوگ پوتے کو "وراء" کہتے ہیں)-

صَلَّیْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ-میں نے آنحضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھی (کبھی "وَرَاءَ" کے معنی آگے کے بھی آتے ہیں' جیسے اس آیت میں وَکَانَ وَرَائَھُمْ مَلِكٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا)-

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ-امام سپر ہے لوگ اس کی آڑ میں لڑتے ہیں یا اس کے آگے ہو کر لڑتے ہیں (جہاں سردار نہ رہا فوج پریشان ہو جاتی ہے)-

نُخْبِرُبِہٖ مِنْ وَّرَاءَ نَا-ہم اس کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو ہمارے پرے رہتے ہیں یا جو ہمارے بعد پیدا ہوں گے (بیٹے' پوتے' پروتے' نواسے' کنواسے کونڈی کاسے لال تماشے وغیرہ)-

لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِکُمْ قَیْحًا حَتّٰی یَرِیَہٗ خَیْرٌلَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا-اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے یہاں تک کہ اس کو بیمار کر دے یا کھا جائے یا پھیپڑے تک پہنچ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرے (مراد وہ اشعار ہیں جو واہی عشقیہ مضامین خال و خط کی تعریف اور فسق و فجور کی باتیں رکھتے ہوں نہ کہ وہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی تعریف ہو یا جن سے اللہ اور رسول کی محبت پیدا ہو یا شریعت کے احکام اور مسائل ہوں یا کفار کی ہجو یا برائی ہو)-

نَفَخْتَ فَاَوْرَیْتَ-تم نے پھونکا پھر سلگا دیا (عرب لوگ کہتے ہیں وَرِیَ الزَّنْدُ یَرِیْ یعنی چقماق نے آگ نکالی-اَوْرَاہُ اس میں سے آگ نکالی-حربی نے کہا: یوں کہنا چاہئے تھا قَدَحْتَ فَاَوْرَیْتَ یعنی چقماق ماری پھر آگ سلگائی)-

حَتّٰی اَدْرٰی قَبَسًا لِقَابِسٍ-یہاں تک کہ ایک انگارہ (نور) انگارہ لینے والے کے لئے روشن کر دیا (یعنی طالب ہدایت کے واسطے راستہ صاف کر دیا)-

تَبْعَثُ اِلٰی اَھْلِ الْبَصْرَةِ فَیُوَرُّوْا-آپ بصرے والوں کے پاس بھیجئے ان کی رائے معلوم کی جائے-

وَرَّیْتُ النَّارَ-میں نے آگ نکالی-

اِسْتَوْرَیْتُ فُلَانًا رَاْیًا-میں نے فلاں شخص سے درخواست کی کہ اس معاملہ میں اپنی رائے بیان کرے-

اِنَّ امْرَاَةً شَكَتْ اِلَيْهِ كُدُوْحًا فِي ذِرَاعَيْهَا مِنِ احْتِرَاشِ الضِّبَابِ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتِ الضَّبَّ فَوَرَّيْتِهٖ ثُمَّ دَعَوْتِ بِمِكْنَفَةٍ فَثَمَلْتِهٖ كَانَ اَتْبَعَ - ایک عورت نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ میری بانہیں گوڑ پھوڑوں (سوساروں) کا شکار کرتے کرتے چھل گئی ہیں - آپ نے کہا اگر تو ایک گوڑ پھوڑ (سوسار) لے اس کو تیل میں پکائے پھر ایک مرتبان میں اس کو رکھ دے اور ہاتھ پر ملتی رہے تو تجھ کو فائدہ ہوگا -

حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ - یہاں تک کہ مجھ سے چھپ گیا -

لَوْمَرَرْنَا بِالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَهُوَ مُتَوَارٍ - کاش ہم امام حسن بصریؒ کے پاس چلیں وہ اس زمانے میں (حجاج بن یوسف کے ڈر سے ابوخلیفہ کے گھر میں) چھپے ہوئے تھے (حجاج نے ان کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا) -

كَانَ مُتَوَارِيًا - کافروں سے چھپے ہوئے تھے -

غَرَبَتِ الشَّمْسُ يَا تَوَارَتْ - سورج ڈوب گیا' چھپ گیا -

فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ - تمہارے ہاتھ نے ایک بال بھی نہیں چھپایا -

يُوَارِيْهِ اِبِطُ بِلَالٍ - جس کو بلالؓ کی بغل چھپا لیتی تھی (اتنا تھوڑا سا کھانا تھا) -

تَوَارَى الشَّفَقُ - شفق ڈوب گئی -

فَوَارَيْتُهٗ - میں نے اس کو دفن کر دیا (چھپا دیا) -

وَاَوْرٰى مِنْهُ مَنْقَبَةً - ان سے زیادہ ظاہر تعریف اور صفت میں -

وَفِي الشَّوِيِّ الْوَرِيِّ مُسِنَّةٌ - موٹی بکریوں میں ایک مسنہ دینی ہوگی (یعنی دو برس کی بکری' جو تیسرے میں لگی ہو) -

تَوْرَاةٌ - (اصل میں تَوْرِيَةٌ تھا بہ معنی) روشنی اور نور -

نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ فِيْ سِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِنْجِيْلُ فِيْ اِثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُ وَالزَّبُوْرُ فِيْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْهُ وَالْقُرْاٰنُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - توراۃ شریف رمضان کی چھٹی تاریخ کو اتری انجیل بارہویں تاریخ میں رمضان کی اور زبور اٹھارہویں تاریخ میں رمضان کی' اور قرآن شب قدر میں اترا -

اِذَا تَوَارَى الْقُرْصُ كَانَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَالْاِفْطَارِ - جب سورج کا گردہ چھپ جائے (افق کے نیچے چلا جائے) تو مغرب کی نماز کا اور روزے کے افطار کا وقت آ گیا -

تَوَارٰى مِنَ الْبُيُوْتِ - گھروں سے چھپ گیا -

تُحِيْطُ دَعْوَتُكَ مِنْ وَّرَائِهِمْ - تیری دعا ان کو ہر طرف سے گھیر لے گی -

كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَاْمُرُ بِهِمْ فَيُدْفَنُوْنَ مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ - حضرت علیؓ حکم دیتے تھے وہ پردے کی آڑ میں دفن کر دیئے جاتے تھے (ان کی موت ظاہر نہیں کرتے تھے نہ اس پر نماز پڑھتے تھے) -

اَرْسَلْتُ اِلَيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ وَّرَاءَ فَاسْاَلُوْنِيْ وَادْعُوْنِيْ - میں نے ان کے پاس ایک پیغمبر پردے کی آڑ سے بھیجا تو مجھ سے مانگو اور مجھ سے دعا کرو -

اَنْتُمْ كَهْفُ الْوَرٰى - تم مخلوقات کے لئے سایہ ہو -

كَاَنِّيْ بِالْقَائِمِ يَخْرُجُ مِنْ وَرْيَانَ - گویا میں امام مہدی کو دیکھ رہا ہوں وہ وریان سے نکلے ہیں (وریان ایک موضع کا نام ہے) -

بابُ الواو مع الزّاء

وِزْرٌ - اٹھانا' لادنا -

وَزْرٌ - بند کرنا غالب ہونا -

وَزَارَةٌ - وزیر ہونا (جیسے مُوَازَرَةٌ ہے اور مُوَازَرَةٌ کے معنی قوت دینا بھی ہیں) -

اِيْزَارٌ - محفوظ کرنا -

تَوَزُّرٌ - وزیر ہونا -

اِتِّزَارٌ - کمل پہننا -

اِسْتِيْزَارٌ - وزیر بنانا -

لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى - کوئی بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی - (یعنی ہر ایک کے گناہ کا مواخذہ اسی سے ہوگا - یہ آیت قانون کے ہزاروں مسئلوں کا جواب ہے) -

قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا- جنگ نے اپنے بوجھ اتار دیئے (یعنی لڑائی ختم ہوگئی لوگوں نے ہتھیار رکھ ڈالے)-

اِرْجِعْنَ مَأْجُوْرَاتٍ غَيْرَ مَأْزُوْرَاتٍ- ثواب لے کر لوٹو نہ کہ گناہ لے کر (قاعدے سے مَوْزُوْرَاتٍ ہونا تھا مگر مَاجُوْرَات کے وزن پر مَاْزُوْرَات کر دیا)-

نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَ اَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ- ہم امیر (خلیفہ) رہیں گے- یعنی قریش کے لوگ اور تم یعنی انصار ہمارے وزیر اور مشیر رہو گے (ہمارے مددگار اور صوبہ دار)-

لَكَ الْمُهَنَّا وَعَلَيْهِ الْوِزْرُ- تجھ کو مبارک باد ہے اور گناہ اس پر ہے-

وَزْعٌ- روکنا، منع کرنا، قید کرنا-
وُزُوْعٌ- بہکانا، ترغیب دینا-
تَوْزِيْعٌ- بانٹنا، تقسیم کرنا-
اِيْزَاعٌ- بہکانا، الہام ہونا، تقسیم کرنا-
تَوَزُّعٌ- جدا جدا ہو جانا-
اِتِّزَاعٌ- باز آ جانا-
اِسْتِيْزَاعٌ- الہام چاہنا-
وَزَعَةٌ- بادشاہ کے معاون مددگار پولس وغیرہ-

مَنْ يَّزَعُ السُّلْطَانُ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّزَعُ الْقُرْاٰنُ- وہ لوگ جو بادشاہ کے خوف سے جرم سے باز رہتے ہیں ان سے زیادہ ہیں جن کو قرآن باز رکھتا ہے (یعنی اللہ سے ڈرنے والے کم ہیں اور حکومت سے ڈرنے والے بہت)-

اِنَّ اِبْلِيْسَ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَوْمَ بَدْرٍ يَّزَعُ الْمَلٰئِكَةَ- ابلیس نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل بدر کے روز فرشتوں کی صفیں جما رہے ہیں (ان کو جنگ کے لئے مستعد اور تیار کر رہے ہیں)-

اِنَّ الْمُغِيْرَةَ رَجُلٌ وَّازِعٌ- مغیرہ بن شعبہ فوج کی افسری کے لائق ہیں (فوج کے آگے رہنے کے اس کو لڑانے کے اہل ہیں)-

اِنَّهٗ شُكِيَ اِلَيْهِ بَعْضُ عُمَّالِهٖ لِيَقْتَصَّ مِنْهُ فَقَالَ اَقِيْدُ مِنْ وَزَعَةِ اللّٰهِ- حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ان کے بعض عاملوں کی شکایت کی گئی اور یہ چاہا گیا کہ ان سے قصاص لیا جائے- تب انھوں نے کہا- ''کیا میں اللہ تعالیٰ کی پولیس سے قصاص لوں-'' (حالانکہ وہ لوگوں کو شر سے باز رکھتے ہیں، شریروں کو گرفتار کر کے سزا دیتے ہیں)-

اِنَّ عُمَرَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَقِصَّ مِنْ هٰذَا بِاَنْفِهٖ فَقَالَ اَنَا لَا اُقِصُّ مِنْ وَزَعَةِ اللّٰهِ فَاَمْسَكَ- حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا- اس کا قصاص اس سے دلائیے- انھوں نے کہا میں اللہ کی فوج سے قصاص نہیں لوں گا- تب حضرت عمرؓ خاموش ہو رہے-

لَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ وَّزَعَةٍ یا وَازِعٍ- لوگوں کے لئے ایک افسر اور ان کے معاون ضروری ہیں (جو ظالموں کو ظلم سے اور شریروں کو ارتکاب جرائم سے روکیں ورنہ سارا ملک تباہ ہو جائے گا)-

لَا يُوْزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ يَّخْطِمُهٗ- کوئی شخص کسی اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالنے سے نہ روکا جائے-

اَرَدْتُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْ وَّجْهِ اَبِيْ لَمَّا قُتِلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ فَلَا يَزَعُنِيْ- (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے یہ چاہا کہ اپنے باپ کا منہ کھول کر دیکھوں جب وہ جنگ احد میں مارے گئے تھے- آنحضرتؐ مجھ کو دیکھ رہے تھے، آپ نے مجھ کو جھڑکا نہیں (منع نہیں کیا)-

اِنَّهٗ حَلَقَ شَعْرَهٗ فِي الْحَجِّ وَ وَزَّعَهٗ بَيْنَ النَّاسِ- آنحضرتؐ نے حج میں اپنا سر منڈایا اور بال لوگوں کو تقسیم کر دیئے (تا کہ تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھیں)-

اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا- کچھ بکریوں کی طرف ان کو بانٹ لیا-

اِنَّهٗ خَرَجَ لَيْلَةً فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالنَّاسُ اَوْزَاعٌ- ایک رات حضرت عمرؓ رمضان کے مہینے میں مسجد میں گئے- دیکھا تو لوگ الگ الگ جماعتیں کر رہے ہیں (تراویح متعدد اماموں کے پیچھے پڑھ رہے ہیں- حضرت عمرؓ نے ان سب کو ایک قاری کے پیچھے پڑھنے کا حکم دے دیا کوئی یہ وہم نہ کرے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی طرف سے دین میں ایک بات شریک کر دی جس کا اختیار ان کو نہ تھا اسی طرح بیس رکعت تراویح کا حکم اپنی رائے سے دے

دیا حاشا وکلا کہ حضرت عمرؓ ایسا کرتے بلکہ انھوں نے طریقۂ نبویؐ کا اتباع کیا- آنحضرتؐ کی حیات میں ایک ہی امام کے پیچھے سب نے تراویح پڑھی- ایک مسجد میں متعدد جماعتیں ایک ہی وقت میں آنحضرتؐ کے عہد میں کبھی نہیں ہوئیں- اسی طرح حضرت عمرؓ نے ضرور آنحضرتؐ کو بیس رکعتیں تراویح کی بھی پڑھتے دیکھا ہوگا- گو ہم تک یہ روایت بہ سند صحیح نہیں پہنچی اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان منکر الحدیث ہے مگر حضرت عمرؓ کا زمانہ اس سے بہت پہلے تھا- ان کو بہ سند صحیح یہ روایت پہنچ گئی ہوگی- یا انھوں نے خود دیکھا ہوگا- اب یہ جو حضرت عمرؓ نے کہا ''یہ اچھی بدعت ہے'' اس کا یہ مطلب نہیں کہ بدعت بھی کوئی اچھی ہوتی ہے' کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے بلکہ نئی بات ہے اس لئے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں لوگ الگ الگ جماعتیں تراویح کی کرتے رہے تو گویا قدیم دستور وہی ہوگیا اور ایک جماعت کرنا ایک نیا کام ہوگیا- غرض یہ ہے کہ بدعت کے دو معنی ہیں- ایک بدعت لغوی یعنی نیا کام اس میں جو شریعت سے ثابت ہو اور اس کی دلیل موجود ہو وہ بدعت حسنہ ہے اور جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو وہ بدعت سیئہ ہے اور اس دوسری قسم کو بدعت شرعی کہتے ہیں- ہر بدعت شرعی گمراہی ہے اور اس کی تقسیم حسنہ اور سیئہ کی طرف نہیں ہے بلکہ اس کا ہر ایک فرد سیئہ ہے اور یہی حدیث شریف کا مضمون ہے)-

بِضَرْبٍ كَاِيْزَاعِ الْمَخَاضِ مُشَاشَهٗ- ایسی ضرب جیسے پیشاب اپنے قطروں کو جدا جدا اڑاتا ہے (ایک روایت میں غُشَاشَهٗ ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّهٗ كَانَ مُوْزَعًا بِالسِّوَاكِ- آنحضرتؐ مسواک کے بڑے حریص اور شیفتہ تھے (آپ کے مزاج لطافت اور نفاست اور پاکیزگی بدرجۂ کمال تھی- جتنی مسواک زیادہ کرو اتنا ہی منہ صاف بدبو سے پاک رہتا ہے- جو لوگ مسواک زیادہ نہیں کرتے ان کے منہ سے ایسی بو آتی ہے کہ پاس بیٹھنے والے کو نفرت ہوتی ہے)-

اَللّٰهُمَّ اَوْزِعْنِىْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ- یا اللہ تعالیٰ! مجھ کو تیری نعمتوں کا شکر کرنے کی توفیق دے (میرا دل شکر کی طرف مائل کر دے)-

يَابُنَيَّةُ ذٰلِكَ الْوَازِعُ- بیٹا وازع یہی ہے (وازع کہتے ہیں اس شخص کو جو مسجد میں صفوں کے آگے رہ کر صفیں برابر کراتا ہے کسی کو آگے ہٹاتا ہے کسی کو پیچھے سرکاتا ہے)-

اَلسُّلْطَانُ وَزَعَةُ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ- بادشاہ اسلام اللہ کا مددگار ہے اس کی زمین میں (وہ ظالم کے ظلم کو روکتا ہے' مجرموں کو سزا دیتا ہے گویا اللہ کی پولیس کا افسر ہے)-

وَزْعٌ- تھوڑا تھوڑا کر کے پھینکنا-

تَوْزِيْعٌ- صورت بنانا-

اِيْزَاعٌ بہ معنی وَزْعٌ ہے-

وَزَعٌ- رعشہ-

وَزَغَةٌ- گرگٹ یا سپلک چھپکلی (مذکر ہو یا مونث اس کی جمع اَوْزَاغٌ اور وُزْغَانٌ اور اِزْغَانٌ ہے)-

وِزَاغٌ- ضعیف اور ناتوان لوگ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ- چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا-

لَمَّا اُحْرِقَ بَيْتُ الْمَقْدَسِ كَانَتِ الْاَوْزَاغُ تَنْفُخُهٗ- جب بیت المقدس جلایا گیا (اس کو نمرود نے جلوا دیا تھا) تو گرگٹ سپلک آگ کو پھونک رہے تھے (مشہور یہ ہے کہ گرگٹ حضرت ابراہیمؑ پر آگ پھونک رہا تھا)-

مَنْ قَتَلَ الْفُوَيْسِقَةَ فِىْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا- جو کوئی گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کے لئے اتنا ثواب ہے-

اِنَّهَا اسْتَاْمَرَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَتْلِ الْوُزْغَانِ فَاَمَرَهَا بِذٰلِكَ- ام شریک نے آنحضرتؐ سے اجازت چاہی گرگٹوں کو مارنے کی' آپ نے ان کو حکم دیا کہ مار ڈالو-

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ الْعَاصِ اَبَا مَرْوَانَ حَاكٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ كَذَا فَلْتَكُنْ فَاَصَابَهٗ مَكَانَهٗ وَزْغٌ لَمْ يُفَادِقْهُ- حکم بن ابی العاص جو مروان کا باپ تھا اس نے پیچھے سے آنحضرتؐ کی نقل کی (آپ کو منہ چڑھایا) آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوگیا- (آپ نے

دیکھ لیا) تو فرمایا تو ایسا ہی ہو جا- اس کو اسی جگہ رعشہ کی بیماری ہوگئی جو مرتے دم تک نہیں گئی- اس کا منہ ویسا ہی رہ گیا جیسا اس نے چڑھانے کو بنایا تھا- ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حکم بن ابی العاص پر لعنت کی اور مروان کو گرگٹ اور گرگٹ کا بیٹا کہا- اسی لئے حضرت عائشہؓ نے مروان کے حق میں فرمایا کہ وہ اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے)-

لَمَّا وُلِدَ مَرْوَانُ عَرَضُوْابِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْعُوَ لَهٗ فَاَرْسَلُوْا بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ فَلَمَّا قَرُبَتْ مِنْهُ قَالَ اَخْرِجُوْا عَنِّىْ الْوَزَغَ بْنَ الْوَزَغِ- جب مروان پیدا ہوا تو اس کو آنحضرتؐ کے سامنے لے جانا چاہا تاکہ آپ اس کے لئے دعا کریں' اس کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دیا- وہ اس کو لے کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچیں- آپ نے فرمایا ارے اس گرگٹ کو گرگٹ کے بیٹے کو میرے پاس سے نکالو-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ- آنحضرتؐ نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا-

لَيْسَ يَمُوْتُ مِنْ بَنِىْ اُمَيَّةَ مَيِّتٌ اِلَّا مُسِخَ وَزَغًا- بنی امیہ میں سے جو کوئی مرتا ہے تو وہ گرگٹ بنا دیا جاتا ہے-

كُنْتُ مَعَ اَبِىْ قَاعِدًا فِى الْحِجْرِ فَاِذَا بِوَزَغٍ يُوَلْوِلُ لِسَانَهٗ فَقَالَ اَبِىْ لِرَجُلٍ اَتَدْرِىْ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْوَزَغُ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ فَقَالَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ذَكَرْتُمْ عُثْمَانَ بِشَتْمَةٍ لَاَشْتِمَنَّ عَلِيًّا- (امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے) میں اپنے والد امام محمد باقرؑ کے ساتھ حطیم کعبہ میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک گرگٹ کو دیکھا زبان سے کچھ آواز نکال رہا ہے- میرے والد نے ایک شخص سے کہا' تو جانتا ہے یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' میں نہیں جانتا- میرے والد نے کہا وہ یہ کہتا ہے- خدا کی قسم اگر تم نے حضرت عثمانؓ کو برا کہا (گالی دی) تو میں حضرت علی کو برا کہوں گا-

مترجم: کہتا ہے یہ دونوں روایتیں امامیہ نے کی ہیں اور مجھ کو ان کی صحت پر اعتقاد نہیں ہے- کیونکہ ان میں صریح تناسخ کا ثبوت ہے جو ہندوؤں اور بودھوں کا اعتقاد ہے اور اہل اسلام بالاتفاق اس کے منکر ہیں اور قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہے کہ جو عالم آخرت کو گیا پھر وہ دنیا میں آنے والا نہیں- مجمع البحرین میں ہے- امام جعفر صادق نے اپنے والد کو وہ قول جو ابھی گزرا نقل کر کے یہ فرمایا- پھر میرے والد نے کہا' جب عبدالملک بن مروان مرنے لگا تو وہ گرگٹ کی صورت میں مسخ ہوگیا اور پاس والوں کے ہاتھ سے نکل بھاگا وہاں اس کا بیٹا بھی تھا- جب لوگوں نے اس کو نہ پایا تو سخت دشوار گزرا اور سوچنے لگے کہ اب کیا کریں- آخر ان کی رائے یہ ٹھہری کہ ایک لکڑی لیں اس کو آدمی کی طرح لٹا کر کفن دیں- انھوں نے ایسا ہی کیا اور لکڑی پر لوہے کی زرہ پہنا دی' پھر کفن پہنا کر اس کو دفن کر دیا اور یہ بات سوائے میرے اور عبدالملک کے لڑکے کے اور کسی کو معلوم نہیں ہوئی- انتہی مافی مجمع البحرین)-

وَزْفٌ- جلدی جانا' جلدی چلانا-

تَوْزِيْفٌ اور اِيْزَافٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مُوَازَفَةٌ- برابر خرچ نکالنا سفر میں جس کو مُنَاهَدَة بھی کہتے ہیں-

وَزْمٌ- ادا کر دینا' دن میں ایک ہی بار کھانا (جیسے تَوْزِيْمٌ ہے)-

وَزِيْمَة- ایک گٹھا' گڈی-

وِزَام- جلدی-

وَزْنٌ یا زِنَةٌ- تولنا' اندازہ کرنا' انچنہ کرنا' تخمینہ کرنا' تول کر دینا-

وَزَانَةٌ- بھاری پنا-

تَوْزِيْنٌ- عادت کرانا-

مُوَازَنَةٌ- برابر کرنا' مقابل کرنا' محاذی کرنا (حال کے عرف میں موازنہ اس انداز کو کہتے ہیں جو آئندہ سال کے مداخل اور مخارج کا کیا جائے یعنی میزانیہ میں اس کو بجٹ کہتے ہیں)-

اِيْزَانٌ- عادت کرانا-

تَوَازُنٌ- برابر ہونا-

اِتِّزَانٌ- تول کر لینا-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ تُوْزَنَ يَا حَتّٰى تُوْزَنَ- پھلوں اور میووں کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان

کا اٹکل تخمینہ وانداز نہ کیا جائے (اور یہ اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں پختگی آ جاتی ہے تو اس سے پہلے بیع سے منع فرمایا- کیونکہ آفت کا احتمال رہتا ہے دوسرے فقیروں کی حق تلفی ہوتی ہے ان کو میوہ یا کھیت کاٹتے وقت کچھ دینا چاہئے)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ- کھجور کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائے (گدر نہ ہو جائے) اور جب تک اس کا اٹکل (تخمینہ) نہ کیا جائے (اٹکل پختگی کے بعد ہی کیا جاتا ہے)-

بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ- اللہ کے ہاتھ میں ترازو ہے-

لَوْوُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ- تو نے جتنے کلمے اب تک کہے' میں نے چار کلمے اب کہے اگر وہ ان کے ساتھ تولے جائیں تو برابر اتریں گے-

لَوْوَزَنْتُهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَ- اگر میں ان کو ان کی ساری امت ایک طرف رکھ کر تولوں تو ان کا پلہ جھکا رہے گا (ساری امت سے بھی وہ بھاری نکلیں گے)-

وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ- برابر ہموزن-

وَزَنَ ثَمَرَ نَخْلِهٖ- اپنے درختوں کے کھجور کا اندازہ (اٹکل) کیا-

اَلْوَزْنُ وَزْنُ مَكَّةَ- تول مکہ والوں کی معتبر ہوگی- (یعنی زکوٰۃ صدقہ وغیرہ تمام دینی معاملات میں- اور ماپ مدینہ والوں کا معتبر ہوگا- تو امام ابوحنیفہؒ نے جو رطل اور صاع عراق والوں کا معتبر رکھا ہے یہ درست نہیں ہے- حجاز والوں کا رطل اور صاع معتبر ہے)-

زِنَةَ عَرْشِهٖ- اس کے تخت کے وزن میں-

اِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ مِيْزَانًا لَّهٗ لِسَانٌ وَّكِفَّتَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَتُوْزَنُ بِهٖ اَعْمَالُ الْعِبَادِ- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ترازو کھڑا کرے گا اس کو زبان بھی ملے گی' اس کے دو پلڑے ہوں گے جن سے بندوں کے اعمال (اچھے اور برے) تولے جائیں گے-

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ بِالْمِيْزَانِ فَدَفَعَهٗ اِلٰى نُوْحٍ وَقَالَ مُرْقَوْمَكَ يَزِنُوْا بِهٖ- حضرت جبرئیلؑ ترازو لے کر آسمان سے اترے اور وہ ترازو حضرت نوحؑ کو دے دیا- ان سے کہا اپنی قوم کو حکم کرو اس سے تولا کریں-

اَلصَّلٰوةُ مِيْزَانٌ فَمَنْ وَفٰى اِسْتَوْفٰى- نماز گویا ترازو ہے جو کوئی اس کو پوری طرح ادا کرے گا (طمانیت اور تعدیل ارکان کے ساتھ) وہ پورا ثواب بھی لے گا- (ورنہ ثواب بھی کم ملے گا)-

وَزْىٌ- جمع ہونا-

مُوَازَاةٌ- برابر ہونا-

اِيْزَاءٌ- ٹیکا دینا-

تَوَازِىْ- برابر ہونا-

فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ- پھر ہم دشمن کے برابر ٹھہرے اور اس کے سامنے صفیں باندھیں-

بابُ الواو مع السّین

وَسَخٌ- میل چڑھنا-

تَوْسِيْخٌ- میلا کرنا-

تَوَسُّخٌ اور اِتِّسَاخٌ- میلا ہونا-

وَسَخٌ- میل کچیل (اَوْسَاخ جمع ہے)-

اَلصَّدَقَةُ اَوْسَاخُ النَّاسِ- صدقہ اور زکوٰۃ لوگوں کے مالوں کی میل ہے (اس کے نکلنے سے مال صاف ہو جاتا ہے تو وہ بنی ہاشم کے لئے درست نہیں ہے-

وُسَادَةٌ- تکیہ-

تَوْسِيْدٌ- تکیہ سر کے تلے رکھنا' ابھارنا-

تَوَسُّدٌ- سر کے تلے رکھنا-

قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ اِذَنْ لَعَرِيْضٌ- آنحضرتؐ نے عدی بن حاتم سے فرمایا- تب تو تیرا تکیہ خوب چوڑا ہوگا (مطلب یہ ہے کہ تیری گدی چوڑی اور سر بڑا ہوگا- جو نادانی کی نشانی ہے- چنانچہ دوسری روایت میں ہے اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا تو چوڑی گدی والا ہے- بعض نے کہا جس خَيْطِ اَبْيَض اور خَيْطِ اَسْوَد ہے دو دھاگے سفید اور سیاہ سمجھے ان کو تکیے کے

تلے رکھا' گویا اس نے رات اور دن کو اپنے تکیے کے تلے رکھ لیا جو اصل مراد ہے حیطین سے اور اس کی گدی بہت چوڑی ہوئی کہ رات اور دن اس کے تلے آ گئے)۔

ثَلَاثَةٌ لَاتُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ۔ تین چیزوں کا پھیر دینا درست نہیں (لے لینا چاہئے) ایک تکیہ دوسرے تیل (خوشبو) تیسرے دودھ۔

صَاحِبُ الطَّهُوْرِ وَالنَّعْلِ وَالْوِسَادَةِ۔ آنحضرتؐ کے وضو کا پانی اور جوتہ اور تکیہ اٹھانے والے (یعنی عبداللہ بن مسعود امام الفقہا رضی اللہ عنہ)۔

وَنِمْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ۔ آنحضرت ﷺ اور میری خالہ میمونہؓ تو تکیہ کے طول میں لیٹے اور میں اس کے عرض میں لیٹا (یہ ابن عباسؓ نے کہا)۔

ذُكِرَ عِنْدَهٗ شُرَيْحُ الْحَضْرَمِیُّ فَقَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ لَّايَتَوَسَّدُ الْقُرْاٰنَ۔ آنحضرتؐ کے سامنے شریح حضرمی کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا وہ تو قرآن کو تکیہ پر نہیں سلاتا (یہ مدح اور ذم دونوں ہو سکتے ہیں۔ مدح تو یہ کہ وہ رات کو عبادت کرتا ہے' تہجد پڑھتا ہے تو اس کا قرآن سوتا نہیں رہتا۔ اور ذم اس طرح کہ وہ قرآن کو منضبط نہیں کرتا تو قرآن اس کے ساتھ تکیہ پر نہیں سوتا۔ محیط میں ہے کہ مدح کی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ قرآن کو تکیہ کی طرح ڈال نہیں دیتا ذلیل نہیں کرتا بلکہ اس کی تعظیم وتکریم کرتا ہے۔ اور ذم کی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ قرآن پر' تکیہ پر جیسا جھکتے ہیں ویسا نہیں جھکتا۔ یعنی تلاوت نہیں کرتا اور لَاتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ معنی اول پر محمول ہے اور ابوالدرداءؓ کی حدیث معنی ثانی پر)۔

لَاتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ۔ قرآن کو تکیہ پر مت سلا دو (بلکہ رات کو تہجد میں پڑھو) اور جیسا پڑھنے کا حق ہے اس طرح پڑھو' تلاوت کا حق ادا کر کے پڑھو (سمجھ کر معنی میں غور کر کے اس پر عمل کرو)۔

مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ فِیْ لَيْلَةٍ لَمْ يَكُنْ مُتَوَسِّدًا لِلْقُرْاٰنِ۔ جو شخص رات کو قرآن کی تین آیتیں بھی پڑھ لیا کرے اس نے قرآن کو تکیہ نہیں بنایا۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اَطْلُبَ الْعِلْمَ وَاَخْشٰی اَنْ اُضَيِّعَهٗ فَقَالَ لَاَنْ تَتَوَسَّدَ الْعِلْمَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَوَسَّدَ الْجَهْلَ۔ ایک شخص نے حضرت ابوالدرداءؓ سے کہا۔ میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہیں اس کو ضائع نہ کر دوں دوسرے کاموں میں مشغول ہو کر سب بھول جاؤں) ابوالدرداءؓ نے کہا۔ اگر تو علم کو تکیہ پر سلا دے تو اس سے بہتر ہے کہ جہل کو سلائے (کیونکہ علم کبھی نہ کبھی فائدہ دے گا۔ آخر تو کبھی بیدار ہوگا۔ اس وقت تیرا علم بھی جاگے گا۔ اگر جاہل رہا تو بیداری بے سود ہے)۔

اِذَوُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔ جب حکومت اور سرداری یا امارت نالائق کو دی جائے (جو اس کا مستحق اور اہل نہ ہو) تو قیامت کا انتظار کرتا رہ (یعنی یہ قرب قیامت کی نشانی ہے)۔

كَانَ يَتَوَسَّدُا الْقُبُوْرَ۔ قبروں پر ٹیکا لگا کر بیٹھتے تھے۔

وَسْطٌ یا سِطَةٌ۔ بیچ میں بیٹھنا۔

وَسَلطَةٌ۔ شریف عزت دار ہونا۔

تَوْسِيْطٌ۔ بیچ میں سے دو ٹکڑے کرنا' بیچ میں رکھنا' بیچ میں بیٹھنا' بیچ کا مال لینا' نہ بہت عمدہ نہ بالکل ناقص۔

تَوَسُّطٌ۔ اعتدال پر رہنا' بیچ میں رہنا۔

اَلْجَالِسُ وَسْطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ۔ حلقہ کے بیچ بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض کی طرف اس کی پشت ہوگی وہ برا مانیں گے اس کو برا کہیں گے' دوسرا ان کی طرف خطاب نہ کر سکے گا)۔

فَقَامَ وَسْطَهَا۔ آپ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

فَقَالَ بِهَا عَلٰی وَسْطِ رَاْسِهٖ۔ اس کو چندیا پر ڈال دیا۔

فَلَمَّا بَلَغَ رَاْسَهٗ غَرَفَ مِنْ مَّاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهٖ حَتّٰی وَضَعَهَا عَلٰی وَسْطِ رَاْسِهٖ۔ جب ہاتھ دھو چکے اور سر کی نوبت آئی تو پانی کا ایک چلو لیا بائیں ہاتھ سے لے کر اس کو چندیا پر ڈال لیا۔

وَاحْتَجَمَ وَسْطَ رَاْسِهٖ۔ آپ نے چندیا پر پچھنے لگوائے۔

خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْ سَاطُهَا - بہتر کام وہ ہیں جو متوسط ہوں (نہ ان میں افراط ہو نہ تفریط - سارا علم اخلاق اس جملہ میں آ گیا' دریا کوزے میں سما گیا - ہر چیز میں اعتدال کرنا' اور طریقۂ متوسط کو اختیار کرنا بس یہی کمال ہے)-

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ - والد یعنی باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے (باپ کی اطاعت اور تابعداری سے بہشت ملے گی)-

اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَوْسَطِ قَوْمِهٖ - وہ اپنے قوم کے اشراف اور عزت دار لوگوں میں سے تھا-

اُنْظُرُوْا رَجُلًا وَّسِيْطًا - ایک شریف عزت دار آدمی ڈھونڈھو-

اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى - بیچ والی نماز - یعنی بہت فضیلت اور درجہ والی (وہ صبح کی نماز ہے یا عصر کی نماز ہے)-

فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَاهَا - وہ بہشت کے بیچا بیچ اور سب سے بلند ہے (یعنی فردوس)-

مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ یا وَاسِطَةٍ مِّنَ النِّسَاءِ - بہتر عورتوں میں سے (بعض نے کہا صحیح مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ ہے - میں کہتا ہوں صحیح سِطَةِ النِّسَاءِ ہے یعنی بیچ میں بیٹھنے والی عورتوں میں سے)-

تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ - امام کو صف کے بیچ میں رکھو اور صف میں جو جگہیں خالی ہوں ان کو بھر دو-

وَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ - عشاء کی نماز کا (افضل) وقت متوسط رات کے آدھے حصہ تک ہے (متوسط رات جو نہ بہت بڑی ہو نہ چھوٹی' اور یہ افضل وقت کا بیان ہے ورنہ صبح صادق کے طلوع تک عشاء کا وقت رہتا ہے - لیکن آدھی رات سے زیادہ اس میں تاخیر کرنا مکروہ ہے)-

وَسْطَ الْبُيُوْتِ - گھروں کے درمیان اترا-

وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا فِىْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ - اس سے پہلے شعبہ نے واسط میں (جو ایک قریہ ہے بصرے میں' واسطی قلم وہیں سے آتے ہیں) فِىْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ کا لفظ زیادہ کیا تھا - (جواب کے نہیں کہا)-

رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَيْنَ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهٖ - ہم نے دیکھا آپ نے ایام تشریق کے بیچ کے دن میں یعنی بارھویں تاریخ خطبہ سنایا (منیٰ میں) اور ہم آپ کی اونٹنی کے پاس کھڑے تھے-

نَحْنُ الْاُمَّةُ الْوُسْطٰى وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَحُجَجُهٗ فِىْ اَرْضِهٖ - (امام جعفر صادق نے فرمایا) امۃ وسطاً ہم اہل بیت ہیں اور ہم ہی اللہ کے گواہ ہیں' اس کی مخلوق پر' اور ہم ہی اللہ کی زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں-

وُسْعَةٌ یا وُسْعٌ - کشادگی' فراخی' تونگری-

سَعَةٌ اور سِعَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں - اور سمانا کشادہ کرنا (جیسے وَسْعٌ ہے)-

تَوْسِيْعٌ - کشادہ کرنا' مال دار کرنا-

اِيْسَاعٌ - مال دار ہونا' مال دار کرنا-

تَوَسُّعٌ اور اِتِّسَاعٌ - کشادہ ہونا (جیسے اِسْتِيْسَاعٌ ہے)-

وَاسِعٌ - اللہ تعالیٰ کا نام یہ بھی ہے یعنی جس نے مال دار کیا اور ہر ایک پر رحم کیا-

اِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِاَمْوَالِكُمْ فَسَعُوْهُمْ بِاَخْلَاقِكُمْ - تم سب لوگوں کو مال کی کشادگی نہ دے سکو گے - (اتنا مال تمہارے پاس کہاں سے آئے گا جو سب کو دو) خیر اپنے اخلاق کو کشادہ کرو (اس میں تو کچھ خرچ نہیں ہوتا - ہر ایک سے ہنسی اور خوشی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ ملو)-

فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ جَمَلِىْ وَكَانَ فِيْهِ قِطَافٌ فَانْطَلَقَ اَوْسَعَ جَمَلٍ رَكِبْتُهٗ قَطُّ - (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے میرے اونٹ کے پیچھے پر مار لگائی - دوست تھا دیر میں چلتا تھا اس کے بعد ایسا تیز چلنے لگا سب سے تیز جس جس اونٹ پر میں کبھی سوار ہوا-

اِنَّهَا لَمِيْسَاعٌ - وہ سانڈنی تو بڑے بڑے قدم رکھتی ہے (تیز چلتی ہے)-

وَسِعَتْ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ - اس کی سماعت ساری آوازوں پر عادی ہے (وہ ہر ایک آواز سنتا ہے کیسی ہی ہلکی اور

پست ہو)-

اَنْ تَاْكُلُوْا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ- میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اس لئے منع کیا تھا تا کہ گوشت میں سمائی ہو سب کو پہنچے-

وُسْعٌ اور سَعَةٌ- طاقت-

اَلْكُرُّ ذِرَاعَانِ عُمْقُهٗ فِيْ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ سَعَتُهٗ- کر دو ہاتھ کا لمبا چوڑا (یعنی طول و عرض دو دو ہاتھ ہو) اور گہرا ایک ہاتھ اور ایک بالشت' یہی اس کی مقدار ہے (قلتین بھی قریب قریب اسی قدر پانی ہوتا ہے تو شافعیہ اور امامیہ پانی کے باب میں متفق ہیں)-

مَاءُ الْبِيْرِ وَاسِعٌ- کنویں کا پانی کشادہ ہے (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)-

اَلْيَسَعُ- مشہور پیغمبر ہیں-

وَسْقٌ- جمع کرنا' اوٹھانا' ہانک دینا' ایک وسق بوجھ دلانا-

تَوْسِيْقٌ- ایک ایک وسق کرنا-

مُوَاسَقَةٌ- مقابلہ اور معاوضہ' برابر برابر خرچ دینا-

اِتِّسَاقٌ- انتظام-

اِيْسَاقٌ- لادنا-

وَسْقٌ- ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یعنی تین سو بیس رطل کا ملک حجاز میں اور ملک عراق میں چار سو اسی رطل کا-

لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ- پانچ وسق سے کم جو پیداوار ہو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے-

اِسْتَوْسِقُوْا كَمَا يَسْتَوْسِقُ جُرْبُ الْغَنَمِ- اس طرح جمع ہو جاؤ جیسے خارشتی بکریاں جمع ہو جاتی ہیں (ایک دوسری کو کھجانے رگڑنے اور گرم کرنے کے لئے)-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَجُوْزُ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَقُوْلُ اِسْتَوْسِقُوْا- ایک شخص مسلمانوں پر سے گزر رہا تھا اور کہہ رہا تھا جمع ہو جاؤ-

وَاسْتَوْسَقَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْحَبَشَةِ- نجاشی پر حبش کے لوگ جمع ہو گئے- اس کی اطاعت قبول کی اس کی حکومت جم گئی-

بِالْاَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ- یہ تاکید ہے جیسے قناطیر مقنطرۃ-

لَيْسَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ- گیہوں اور جو میں زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک پانچ وسق تک نہ پہنچیں-

اِسْتَوْسَقَ النَّاسُ لِبَيْعَتِهٖ- لوگ ان سے بیعت کرنے کو جمع ہو گئے-

وَسِيْلَةٌ- رغبت کرنا' نزدیک ہونا-

تَوْسِيْلٌ- وسیلہ پکڑنا-

تَوَسُّلٌ- ایسا عمل کرنا جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو' چڑانا-

وَاسِلَةَ- درجہ اور مرتبہ جو بادشاہ کے پاس حاصل ہو-

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ- حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما (یعنی اپنا قرب اور شفاعت کی مقبولی- بعض نے کہ وسیلہ ایک منزل ہے بہشت میں' جیسے اگلی حدیث میں وارد ہے)-

سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ- اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ مجھ کو وسیلہ عنایت فرمائے-

اِنَّهَا اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ- اخیر تک- وسیلہ ایک بلند درجہ ہے بہشت میں' اس کی ہزار سیڑھیاں ہیں' ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی اتنی بلند ہے کہ سو برس میں تیز گھوڑا جتنی مسافت طے کرے- کوئی سیڑھی اس کی جواہر کی ہے کوئی یاقوت کی' کوئی سونے کی' کوئی چاندی کی- قیامت کے دن وہ لایا جائے گا اور دوسرے پیغمبروں کے مقاموں میں ایسا چمکے گا جیسے چاند تاروں میں- اور ہر ایک پیغمبر اور صدیق اور شہید یہ کہے گا' مبارک ہے وہ شخص جس کو یہ درجہ ملے کذا فی مجمع البحرین- مجمع البحار میں ہے کہ شاید آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی ہوگی- جب آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ مقام خمود آپ کا مقام ہے- بعض نے کہا امت کی دعا سے اپنی عاجزی ظاہر کرنا مقصود ہے اور خود امت کو اس کا اجر اور ثواب دلانا)-

وَسْمٌ- داغ دینا-

مُوَاسَمَةٌ- مقابلہ کرنا-

سَامَةٌ اور وَسَامٌ- خوبرو ہونا-

تَوْسِيْمٌ-موسم پر آنا-

اِتِّسَامٌ-نشانی مقرر کرنا-

وِسَامٌ-نشان جو جانوروں پر شناخت کے لئے کیا جاتا ہے-

وَسْمَة-نیل کا پتہ-

سِمَةٌ-نشانی-

وَسْمِیْ-مینہ-

وَسِیْمٌ قَسِیْمٌ-یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے-یعنی حسین چمکتے ہوئے خوبصورت-

لَايَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْسَمَ مِنْكِ-تجھ کو یہ دھوکا نہ ہو تیری سوکن ہجولی (یعنی حضرت عائشہؓ) تجھ سے زیادہ گوری اور خوبصورت ہیں (ان کی بات اور ہے تو ان کی ریجھ مت کر اور آنحضرتﷺ سے ویسا برتاؤ نہ کر جیسا وہ کرتی ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حفصہؓ سے کہا)-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمِيْسَمِهَا-عورت سے نکاح اس کی خوبصورتی کی وجہ سے بھی کرتے ہیں-

كَانَ يَخْضِبَانِ بِالْوَسْمَةِ-امام حسن اور حسینؓ وسمہ کا خضاب کرتے (یعنی حنا کے ساتھ ملا کر یہ کالا خضاب ہوتا-معلوم ہوا ایسا خضاب کرنا جائز ہے-بعض نے کہا صرف وسمہ کا خضاب مراد ہے اس سے بال بالکل کالے نہیں ہوتے)-

كَانَ شَعْرُ رَأْسِهٖ وَاللِّحْيَتِهٖ مَخْضُوْبًا بِوَسْمَةٍ-آپ کی ڈاڑھی اور سر کے بال پر وسمہ کا خضاب تھا-

بَابُ الْعَلَمِ وَالْوَسْمِ-علامت اور نشان کے بیان میں-

نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ-منہ پر داغ دینے سے آپ نے منع فرمایا (آدمی ہو جانور منہ پر ہرگز داغ نہ دینا چاہئے جانور کو اگر داغ دیں تو پٹھے پر داغ دیں)-

اِنَّهٗ لَبِثَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَتْبَعُ الْحَاجَّ بِالْمَوَاسِمِ-آنحضرتؐ مکہ میں دس برس تک حج کے موسم پر حاجیوں کے پیچھے جاتے (ان کو سمجھاتے کہ دین اسلام قبول کرو اور مجھ کو اپنے قبیلے میں لے جاؤ)-

اِنَّهٗ كَانَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ-آنحضرتﷺ زکوۃ کے اونٹوں پر داغ لگاتے (پہچان کے لئے کہ دوسرے اونٹوں میں نہ مل جائیں)-

وَفِیْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ-(میں آنحضرتؐ کے پاس آیا) آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا لوہا تھا-

عَلٰى كُلِّ مِيْسَمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَدَقَةٌ-(ایک روایت میں یوں ہی ہے اگر یہ صحیح ہو تو ترجمہ یوں ہوگا) آدمی کے ہر ایک عضو پر جس پر قدرت الٰہی کا نشان ہو' ایک صدقہ لازم ہے-

بِئْسَ لَعَمْرُو اللّٰهِ عَمَلُ الشَّيْخِ وَالْمُتَوَسِّمِ وَالشَّابِّ الْمُتَلَوِّمِ-قسم پروردگار کے بقا کی یہ کام اس بوڑھے سے بہت برا ہے جو خضاب کرتا ہو اور اس جوان سے جو ملامت سے ڈرتا ہو-

سِمَةُ الْخَيْرِ-بھلائی کی نشانی-

تَوَسَّمْتُ فِيْهِ كَذَا-میں نے اس میں ایسی نشانی دیکھی-

مِنْ سِمَاتِ الْحَدُوْثِ-حدوث کی نشانیاں-

نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُوْنَ وَالسَّبِيْلُ بِنَامُقِيْمٌ (ان فی ذٰلك لاٰيات لِلْمُتَوَسمين و انها لبسيل مقيم کی تفسیر میں ائمہ اہل بیت سے منقول ہے کہ) متوسمین ہم لوگ ہیں اور دین کا راستہ ہمارے سبب سے سیدھا ہے-

وَسَّمَ النَّاسُ تَوْسِيْمًا-لوگ موسم پر حاضر ہوئے-

وَسَنٌ یاوَسَنَةٌ یاوَسْنَةٌ-اونگھ' نیند' بیداری' کنویں کی بدبو سے بے ہوش ہونا-

اِيْسَانٌ-بے ہوش کر دینا' خواب دیکھنا-

تَوَسُّنٌ-سوتے میں جماع کرنا-

اِسْتِيْسَانٌ-اونگھنا-

وَسِنٌ-اونگھنے والا-

لَايَاْتِیْ عَلَيْكُمْ قَلِيْلٌ حَتّٰى يَقْضِیَ الثَّعْلَبُ وَسْنَتَهٗ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ-(ابو ہریرہؓ نے کہا) تھوڑا زمانہ نہیں گزرے گا کہ مسجد نبوی کے دوستونوں کے درمیان لومڑی اپنی نیند پوری کرے گی (مطلب یہ ہے کہ مسجد نمازیوں سے خالی ہو کر اجاڑ اور ویران رہے گی وحشی جانور وہاں آ کر بسیرا

لیں گے)۔

اِنَّ رَجُلًا تَوَسَّنَ جَارِیَۃً فَجَلَدَہٗ وَھَمَّ بِجَلْدِھَا فَشَھِدُوْا اَنَّھَا مُکْرَھَۃٌ اَیْ تَغَشَّاھَا وَھِیَ وَسْنٰی قَھْرًا۔ ایک شخص نے سوتے میں ایک لونڈی سے جماع کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو کوڑے لگائے۔ پھر لونڈی کو کوڑے لگانا چاہا، تو لوگوں نے گواہی دی کہ مرد اس پر زبردستی سے جب وہ سو رہی تھی چڑھ بیٹھا (اس لئے لونڈی کو کوئی سزا نہ دی)۔

وَسْوَسَۃٌ یا وَسْوَاسٌ۔ دل میں وہ خیال ڈالنا جس میں نہ فائدہ ہو نہ بھلائی، بار بار گنگنانا، عقل میں فتور ہو کر بے تکی باتیں کرنا۔

وَسْوَاسٌ۔ ایک بیماری بھی ہے جو غلبۂ سودا سے پیدا ہوتی ہے اس میں دل پریشان ہو جاتا ہے اور کسی بات پر نہیں جمتا۔ اور شیطان جو خیال گناہ کا یا کفر کا دل میں ڈالے اس کو بھی "وسوسہ" اور "وسواس" کہتے ہیں (اس کی جمع وَسَاوِسُ ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ کَیْدَہٗ اِلَی الْوَسْوَسَۃِ۔ شکر اس پروردگار کا جس نے شیطان کا فریب دور کر کے وسوسہ پر پھیر دیا (اب سوا کے اس کے کہ دل میں خیال ڈالے کوئی عملی کارروائی اس سے نہیں ہو سکتی)۔

لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُسْوِسَ نَاسٌ وَکُنْتُ فِیْمَنْ وُسْوِسَ۔ (حضرت عثمانؓ کہتے ہیں) جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو کئی صحابہ کو وسواس کی بیماری ہو گئی، مجھ کو بھی یہ بیماری ہو گئی تھی (بے حکمی باتیں کرتا تھا، دل دہشت زدہ ہو گیا تھا)۔

غُفِرَلَہٗ مَا وَسْوَسَتْ صُدُوْرُھَا۔ دل میں جو وسوسہ آئے (اور گزر جائے جمے نہیں) تو وہ معاف ہے اس پر مواخذہ نہ ہوگا (لیکن اگر جم جائے اور مضبوط عزم یا اعتقاد ہو جائے تب تو اس پر مواخذہ ہوگا۔ وسوسہ کی طرح بھول چوک بھی ہے اس پر بھی مواخذہ نہ ہوگا۔ اس طرح ترجمۂ باب سے مناسبت ہو جائے گی)۔

مَالَا یَجُوْزُ مِنْ اِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ۔ جس کو وسواس کی بیماری ہو اس کا اقرار معتبر نہ ہوگا۔ (کیونکہ وہ اقرار صالح نہیں جیسے زبردستی یا ڈر کی وجہ سے اقرار کرے)۔

حَتّٰی کَادَبَعْضُھُمْ یُوَسْوِسُ۔ (صحابہؓ آنحضرتؐ کی وفات سے بہت پریشان ہوئے) بعض کو تو وسواس کی بیماری ہونے کو تھی۔

وَسْوَسَ الْحُلِیُّ۔ زیور ہلا۔

وَلَا یُؤْذِیْکَ الْوَسْوَاسُ۔ تجھ کو شیطان نہ ستائے۔

وَسْوَاسُ الْمَاءِ۔ ولہان ایک شیطان ہے جو پانی کے متعلق طرح طرح کے وسوسے آدمی کے دل میں ڈالتا ہے (کبھی وضو یا غسل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ پانی سب مقاموں پر نہیں پہنچا۔ پھر وضو یا غسل کر۔ کبھی کہتا ہے یہ پانی نجس تھا کیونکہ وہ وردہ سے کم تھا یا قلتین نہ تھا۔ کبھی کہتا ہے قطرہ آ گیا اب پھر استنجا کر اور نئے سرے سے وضو کر)۔

اِنَّہٗ یُوَسْوِسُ فَاِذَا ذَکَرَ الْعَبْدُ اللّٰہَ خَنَسَ۔ شیطان (خناس) وسوسہ ڈالتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی یاد کرو تو بھاگ جاتا ہے۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ۔ خداوندا تیری پناہ شیطان کے وسوسوں سے۔

بابُ الواو مع الشین

وَشْبٌ۔ غلیظ۔

وِشْبٌ۔ (مفرد ہے اَوْشَاب کا)۔

قَالَ لَہٗ عُرْوَۃُ بْنِ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِنِّیْ لَاَرٰی اَوْشَابًا مِّنَ النَّاسِ لَخَلِیْقٌ اَنْ یَّفِرُّوْا وَیَدَعُوْکَ۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے آنحضرت ﷺ سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں آپ کے ساتھ ادھر ادھر کے چند اوباش لوگ جمع ہو گئے ہیں ان کا ڈھنگ یہ معلوم ہوا ہے کہ (سخت وقت آنے پر) بھاگ جائیں آپ کو چھوڑ کر چل دیں (اسی کلام پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو غصہ آ گیا تھا اور آپ نے عروہ کو گالی دی، فرمایا "ابے جالات کاٹنہ چوس! کیا ہم آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے")۔

اَوْبَاش اور اَوْشَاب اور اَشْوَاب۔ پنچ میل لوگ مختلف قبیلوں کے بازاری، ذلیل، کمینے، شریر۔

وَشْجٌ - ایک کے اندر ایک گھس جانا - گھنے ہوئے ہونا -
تَوْشِیْجٌ - ایک کے اندر ایک کرنا -
وَشِیْجٌ - درخت گھنے ہوئے -
وَافَنَتْ اُصُوْلَ الْوَشِیْجِ - اس قحط نے گھنے درختوں کی جڑوں کو تباہ کر دیا (ان میں تری نہ رہنے کی وجہ سے) -
وَتَمَکَّنَتْ مِنْ سُوَیْدَاءِ قُلُوْبِھِمْ وَشِیْجَۃٌ خَیْفِیَّۃٌ - ان کے دل کے بیچوں بیچ محبت اور اختلاط کی شاخیں نرم اور مرطوب زمین کی قائم ہو گئیں -
وَوَشَّجَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اَزْوَاجِھَا - اس میں اور اس کی بیویوں میں موافقت اور الفت دی (عرب لوگ کہتے ہیں وَشَّجَ اللّٰہُ بَیْنَھُمْ تَوْشِیْجًا - اللہ تعالیٰ نے ان کو ملا دیا' ان میں محبت اور الفت دی) -
وُشَاحٌ - چمڑے کا ایک تسمہ جس پر کبھی جواہر اور نگینے وغیرہ بھی جڑے جاتے ہیں - عورتیں اس کو مونڈھے اور پہلو کے درمیان باندھ لیتی ہیں -
تَوْشِیْحٌ - وشاح پہنانا -
تَوَشُّحٌ - لٹکانا' پہننا -
کَانَ یَتَوَشَّحُ بِثَوْبِہٖ - آپ کپڑا اپنے اوپر ڈھانپ لیتے (کرمانی نے کہا وشاح موتیوں کا ہار اس کو عورت اپنی کمر پر باندھتی ہے اور جب چادر وہاں ڈالے تو متوشح ہوا - مجمع البحار میں ہے کہ توشح یہ ہے کہ کپڑے کا ایک کنارہ بائیں ہاتھ کے تلے سے لے جا کر داہنے کندھے پر ڈالنا اور کنارہ داہنے ہاتھ کے تلے سے بائیں کندھے پر ڈالنا پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر گرہ دے دینا - مخالفت بین الطرفین اور اشتمال بالثواب کے بھی یہی معنی ہیں) -
کَانَ یَتَوَشَّحُنِیْ وَیَنَالُ مِنْ رَّاْسِیْ - آنحضرتؐ مجھ کو گلے سے لگاتے' بوسہ دیتے میرے سر پر بھی ہاتھ پھیرتے -
لَاعَدِمْتُ رَجُلًا وَشَّحَکَ ھٰذَا الْوِشَاحَ - میں اس شخص کو گم نہ کروں جس نے تیری کمر پر یہ ضرب لگائی -

وَیَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِیْبِ رَبِّنَا
عَلٰی اَنَّہٗ مِنْ دَارَۃِ الْکُفْرِ نَجَّانِیْ

(ایک کالی لونڈی بار بار یہ شعر پڑھا کرتی) وشاح کا دن بھی میرے مالک کی عجیب قدرتوں کا دن تھا - اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات دلوائی (یہ قصہ مشہور ہے - ایک لونڈی پر بہتان ہوا کہ اس نے ہار چرا لیا' اس کو سزا دی - بعد میں ایسا ہوا کہ چیل نے وہ ہار لا کر ڈال دیا) -
ذَاتُ الْوِشَاحِ - آنحضرتؐ کی زرہ کا نام تھا -
وَ اَوْشَحَ بِہِ الْاَرْحَامَ - اس کے سبب سے ناطوں کو ایک میں ایک ملا دیا -
التَّوَشُّحُ فِی الْقَمِیْصِ مِنَ التَّجَبُّرِ - قمیص میں توشح کرنا غرور اور کبر میں داخل ہے -
اَلْاِرْتِدَاءُ فَوْقَ التَّوَشُّحِ فِی الصَّلٰوۃِ مَکْرُوْہٌ - توشح کے اوپر چادر اوڑھنا مکروہ ہے نماز میں -
وَشْرٌ - چیرنا' تیز کرنا' باریک کرنا -
اِتِّشَارٌ اور اِسْتِیْشَارٌ - دانت باریک کرنے کی درخواست کرنا -
لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِرَۃَ وَالْمُوْتَشِرَۃَ - اللہ تعالیٰ نے دانت برابر کرنے والی پر اور برابر کرانے والی پر لعنت کی (بوڑھی عورتیں اپنے تئیں جوان دکھلانے کو دانت گھسوا کر باریک اور چھوٹے کراتیں) -
وَشْظٌ - تنگ کرنا' ایک ٹکڑا توڑنا -
مُوَاشَظَۃٌ اور تَوَاشُظٌ - دو آدمیوں کا نعوظ کرنا اور ہر ایک کا اپنی منی دوسرے کے پیٹ پر بہانا -
وَشِیْظٌ - خدمت گار اور عام ذلیل لوگ' مختلف اصلوں والے (اس یک جمع اَوْشَاظٌ ہے) -
وَشِیْظَۃٌ - فالتو' زائد' بے کار -
اِیَّاکُمْ وَالْوَشَائِظَ - سفلے اور کمینے اور بد اصلے لوگوں کے بچے رہو (ایسے لوگوں سے صحبت مت رکھو) -
وَشْعٌ - ملا دینا' چڑھ جانا -
تَوْشِیْعٌ - کام میں لانا' اوپر ہو جانا' دھنک کر لپیٹ لینا -
اِیْشَاعٌ - پھول نکلنا -
تَوَشُّعٌ - بہت ہونا -

اِسْتِیْشَاعٌ - باڑ پر پانی دینا-

وَشِیْعٌ - باڑ جو کانٹوں اور شاخوں سے باغ کے گرد لگاتے ہیں-

وَالْمَسْجِدُ یَوْمَئِذٍ وَشِیْعٌ بِسَعَفٍ وَّخَشَبٍ - ان دنوں مسجد پتوں اور لکڑیوں سے پٹی ہوئی تھی-

وَشِیْع - پتوں کا بنا ہوا ایک ٹکڑا جو چھت پر ڈالتے ہیں (بعض نے کہا وَشِیْع وہ چھتہ یا منڈوا جو فوج کے سردار کے لئے بنایا جاتا ہے وہاں سے اپنی فوج کی نگرانی کرتا ہے)-

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْوَشِیْعِ یَوْمَ الْبَدْرِ - بدر کی جنگ کے دن ابوبکر صدیقؓ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اس چھپر (منڈوے) میں جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا (ابوبکر صدیقؓ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے آنحضرتؐ کی حفاظت کر رہے تھے)-

یُوْشَع بن نون مشہور پیغمبر ہیں-

وَشْقٌ - کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کر کے سکھانا-

تَوْشِیْقٌ - کاٹنا، جدا کرنا-

اِیْشَاقٌ - گھس جانا-

تَوَاشُقٌ اور اِتِّشَاقٌ - ٹکڑے ٹکڑے کر دینا گوشت کی طرح-

اُتِیَ بِوَشِیْقَةٍ یَابِسَةٍ مِنْ لَّحْمِ صَیْدٍ فَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ - ایک ٹکڑا سوکھے گوشت کا شکار کے جانور کا آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا - آپ نے فرمایا میں احرام باندھے ہوں (شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا - نہایہ میں ہے کہ وَشِیْقَة وہ گوشت ہے جس کو تھوڑا سا ابال لیں پورا نہ پکایا جائے - اس کو سفر میں لے جاتے ہیں - بعض نے کہا وَشِیْقَه قدید کو کہتے ہیں یعنی جو گوشت کاٹ کر دھوپ میں سکھایا جائے)-

اُهْدِیَتْ لِیْ وَشِیْقَةُ قَدِیْدِ ظَبْیٍ فَرَدَّهَا - (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) مجھ کو ہرن کے سکھائے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا - آنحضرتؐ نے اس کو پھیر دیا-

کُنَّا نَتَزَوَّدُ مِنْ وَّشِیْقِ الْحَجِّ - ہم حج کے گوشت کے ٹکڑوں سے راستہ کا توشہ کرتے (یعنی قربانی کے گوشت میں سے)-

وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَّحْمِهٖ وَشَائِقَ - ہم نے اس کے گوشت میں سے چند ٹکڑے لے کر ان کو راستہ کا توشہ بنایا-

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اَخْطَأُوْا بِاَبِیْهِ فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَهٗ بِسُیُوْفِهِمْ وَهُوَ یَقُوْلُ اَبِیْ اَبِیْ فَلَمْ یَفْهَمُوْهُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِمْ وَقَدْ تَوَاشَقُوْهُ بِاَسْیَافِهِمْ - حذیفہ کے والد یمان کی بابت مسلمانوں نے غلطی کی، ان کو تلواروں سے مارنے لگے حذیفہ پکار رہے تھے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں- (ان کو کیوں مارتے ڈالتے ہو) لیکن مسلمانوں نے نہیں سمجھا یہاں تک کہ حذیفہ جب ان کے پاس پہنچے، دیکھا تو ان کے باپ کے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں-

وَشْكٌ یا وَشَاکَةٌ - جلدی (جیسے تَوَشِیْكٌ ہے)-

مُوَاشَکَةٌ - جلدی چلنا (جیسے اِیْشَاكٌ ہے)-

یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا - قریب ہے کہ ایسا ہوگا (یعنی وہ زمانہ جلد آنے والا ہے)-

لَیُوْشِکَنَّ - البتہ قریب ہے-

تُوْشِكُ مِنْهُ الْفِئَةُ - وہاں سے لوٹنا قریب ہے-

فَاِنِّیْ قَادِمٌ اِلَیْكَ وَشِیْکًا - میں تمہارے پاس جلد آنے والا ہوں-

کَانَ کَشْفُ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ سَرِیْعًا - اس بلا کا دور ہونا جلدی ہوا (یہ بلا جلد دفع ہوگئی)-

وَشْكُ الْبَیْنِ - جدائی کی جلدی-

اَوْشَكَ فُلَانٌ اِیْشَاکًا - وہ شخص جلدی چلا-

وَشْلٌ یا وَشَلَانٌ - بہنا، ٹپکنا، ناتواں ہونا، محتاج ہونا، عاجزی کرنا-

اِیْشَالٌ - تھن بچہ کے منہ میں دینا تاکہ دودھ پینا سیکھے-

رِمَالٌ دَمِثَةٌ وَّعُیُوْنٌ وَّشِلَةٌ - ریتیاں ہیں نرم اور چشمے ہیں تھوڑے تھوڑے پانی کے-

اَخَسَفْتَ اَمْ اَوْشَلْتَ - کیا تو نے بہت پانی نکالا یا تھوڑا (یعنی کنویں میں پانی بہت نکلا یا کم)-

وَشْمٌ - سوئی سے گودنا پھر اس پر نیل یا سرمہ لگا دینا-

تَوْشِیْمٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔
اِیْشَامٌ۔ رنگ شروع ہونا، پک جانا، نرم خوش مزہ ہو جانا، پستان نمودار ہونا، بہت ہونا، عیب کرنا، برا کہنا، شروع کرنا۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ یا وَالْمُؤْتَشِمَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی گودنے والی اور گدوانے والی پر (کیونکہ یہ فعل حرام ہے اور مشرکوں کا طرز ہے اور اس میں اللہ کی خلقت کو بدلنا ہے)۔
لَمَّا اسْتَخْلَفَ عُمَرُ اَشْرَفَ مِنْ كَنِيْفٍ وَّ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مَوْشُوْمَةُ الْيَدِ مُمْسِكَتُهٗ۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا تو پاخانے پر سے ان کو جھانکا (کہ لوگ کیا کہتے ہیں) اس وقت اسماء بنت عمیس (آپ کی بیوی) جن کے ہاتھ پر مہندی کے نقش تھے آپ کو تھامے ہوئے تھیں (کہ کہیں گر نہ پڑیں۔ کیونکہ آپ بیماری سے بہت ضعیف ہو گئے تھے)۔
وَاللّٰهِ مَا كَتَمْتُ وَشْمَةً۔ خدا کی قسم میں نے کوئی کلمہ نہیں چھپایا۔
مَا عَصَيْتُهٗ وَشْمَةً۔ میں نے کوئی کلمہ خلاف نہیں کہا۔
مَا كَتَمْتُ وَشْمَةً وَلَا كَذَبْتُ كَذْبَةً۔ سوئی کے ایک گودنے کے موافق بھی میں نے حق کو نہیں چھپایا اور نہ میں کوئی جھوٹ بولا (یہ مجمع البحرین میں ہے)۔
وَشْوَشَةٌ۔ آہستگی سے اٹھا دینا، آہستہ بات کرنا۔
تَوَشْوُشٌ۔ حرکت کرنا، ایک دوسرے سے کھسر پھسر کرنا۔
فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ۔ جب نماز پڑھ کر آپ لوٹے تو لوگوں نے آہستہ ایک دوسرے سے بات کرنا شروع کی (کہ آج نماز کم ہو گئی یا آنحضرتؐ بھول گئے)۔
بَيْنَ الْقَوْمِ وَشَاوِشُ۔ لوگوں میں کھسر پھسر ہو رہی ہے۔
وَشْيٌ۔ خوبصورت کرنا، نقش و نگار کرنا، ایک رنگ دوسرے رنگ میں ملانا، جھوٹ بولنا، چغل خوری کرنا۔
تَوْشِيَةٌ۔ منقش کرنا، بیل بوٹے بنانا۔
تَوَشِّيْ۔ ظاہر ہونا۔
خَرَجْنَا نَشِيْ بِسَعْدٍ اِلٰى عُمَرَ۔ ہم سعد بن ابی وقاصؓ کی چغلی کھانے کو حضرت عمرؓ کی طرف نکلے۔
كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ۔ عبداللہ بن ابی منافق کھود کھود کر اس تہمت کو نکالتا تھا (جو حضرت عائشہؓ پر کی گئی تھی) اور سارے قصے جو سنتا تھا ان کو اکٹھا کرتا تھا۔ (ان میں نمک مرچ لگا کر بیان کرتا)۔
اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَوْشِيْ۔ وہ کھود کھود کر حدیث کو پوچھتے (اس کی تحقیق کرتے)۔
كَمَا يَسْتَوْشِي الرَّجُلُ فَرَسَهٗ۔ جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے ایڑ لگاتا ہے (تاکہ وہ جتنا جلد چل سکے اتنا چلے)۔
اَجَاْتَنِي النَّائِدُ اِلَى اسْتِيْشَاءِ الْاَبَاعِدِ۔ آفتوں اور مصیبتوں نے مجھ کو دور والوں سے مانگنے پر ان کا مال نکالنے پر مجبور کیا۔
فَدَقَّ عُنُقَهٗ اِلٰى عَجْبِ ذَنَبِهٖ فَاَيْتَشٰى مُحْدَوْدِبًا۔ اس کی گردن اس کی ریڑھ کی ہڈی تک موڑ دی (دبا دی) آخر وہ کبڑا ہو کر اچھا ہو گیا (عرب لوگ کہتے ہیں اِيْتَشَى الْعَظْمُ جب ہڈی جڑ جائے لیکن اس میں کجی رہ جائے)۔
سِتْرًا مُّوَشًّى۔ حضرت فاطمہؓ نے ایک کاڑی دار ریشمی کپڑے کا پردہ لٹکایا (حالانکہ ایسا پردہ لٹکانا منع نہیں، مگر آپ کو یہ منظور تھا کہ حضرت فاطمہ زیب و زینت کا خیال نہ کریں آخرت کی تیاری میں مصروف رہیں۔)۔
وَشَى الثَّوْبَ۔ دو رنگوں پر کپڑا بنا۔
يُكْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَ لِبَاسُ الْوَشْيِ۔ (مرد کے لئے) ریشمی اور نقشی کپڑا پہننا مکروہ ہے۔
اَشْتَرِ جُبَّةَ خَزٍّ وَا اِلَّا فَوَشْيٍ۔ ایک ریشمی چغہ خرید، یا نقشی اگر ریشمی نہ ملے۔
وَشٰى بِهٖ اِلَى السُّلْطَانِ۔ بادشاہ تک چغلی کھائی۔
وَاشِيْ۔ چغلی کھانے والا۔

بابُ الواو مع الصّاد

وَصْبٌ۔ بنصر سے لے کر سبابہ تک جو فاصلہ ہے۔
وَصَبٌ۔ بیماری، دائمی مرض، درد۔

وُصُوْبٌ - ہمیشہ رہنا، ثابت ہونا۔

تَوْصِیْبٌ اور تَوَصُّبٌ اور اِیْصَابٌ - بیمار کرنا۔

اَنَا وَصَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - میں نے آنحضرتؐ کی تیمار داری کی (یعنی بیمار کی خدمت دوا علاج وغیرہ)۔

وَصَبٌ - کے معنی کبھی تعب اور فتور بدنی کے بھی آتے ہیں (جیسے نَصَبٌ ہے)۔

هَلْ تُجِدُ شَیْئًا قَالَ لَا اِلَّا تَوْصِیْبًا - تم کو کچھ تکلیف ہو رہی ہے، کہاں نہیں ایک ضعف سا معلوم ہوتا ہے۔

مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ - نہ وہاں تھکن ہے نہ بیماری۔

وَصَدٌ - بننا، ثابت ہونا، اقامت کرنا۔

تَوْصِیْدٌ - ڈرانا۔

اِیْصَادٌ - احاطہ بنانا، شکار پر ابھارنا۔

وَصِیْد - صحن، چوکھٹ۔

فَوَقَعَ الْجَبَلُ عَلٰی بَابِ الْکَھْفِ فَاَوْصَدَہٗ - پہاڑ اس غار کے دروازے پر گرا جس میں اصحاب کہف تھے اور غار کا منہ بند کر دیا۔

اَوْصَدْتُ الْبَابَ - میں نے دروازہ بند کر دیا۔

نَارٌ مُّؤْصَدَۃٌ - بند آگ (اس کے اندر کوئی منفذ نہیں)۔

وِصْرٌ - عہد، دستاویز۔

اِشْتَرٰی مِنِّیْ اَرْضًا وَّقَبَضَ وِصْرَھَا - اس شخص نے مجھ سے ایک زمین خریدی اس کا قبالہ بھی لے لیا (اب نہ قبالہ واپس کرتا ہے نہ قیمت دیتا ہے)۔

اِصْرٌ - بھی عہد و پیمان (واؤ کو الف سے بدل دیا)۔

وَصْعٌ - غائب کرنا اور ایک پرندہ ہے چڑیا سے چھوٹا۔

اِنَّ الْعَرْشَ عَلٰی مَنْکِبِ اِسْرَافِیْلَ وَاِنَّہٗ لَیَتَوَاضَعُ لِلّٰہِ حَتّٰی یَصِیْرَ مِثْلَ الْوَصَعِ - عرش حضرت اسرافیلؑ کے مونڈھے پر ہے اور وہ اللہ تعالٰے کے سامنے ایسی عاجزی ظاہر کرتے ہیں کہ ''وصع'' کی طرح بن جاتے ہیں۔

وَصِیْع - وصع پرندے کی آواز۔

وَصْفٌ اور صِفَۃٌ - تعریف کرنا، صفت بیان کرنا۔

تَوَاصُفٌ - ایک دوسرے کے اوصاف بیان کرنا۔

اِتِّصَافٌ - موصوف ہونا۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْمُوَاصَفَۃِ - آنحضرتؐ نے بیع مواصفہ فرمایا (وہ یہ ہے کہ بائع کے پاس ایک چیز نہ ہو اور اس کو بیچے اس طرح کہ مشتری سے اس کے اوصاف معلوم کر کے دوسری جگہ سے خرید کر کے اس کے حوالے کرے)۔

اِنْ لَّا یَشِفُّ فَاِنَّہٗ یَصِفُ - اگر باریک کپڑے میں سے بدن نہ دکھائی دے تب بھی بدن کی صفت تو اس میں معلوم ہو جاتی ہے (اعضاء کا حجم وغیرہ)۔

وَمَوْتٌ یُّصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنَ الْبَیْتُ بِالْوَصِیْفِ - ایک موت ایسی لوگوں میں پھیلے گی (کہ گاڑنے کو جگہ بھی مشکل سے ملے گی) ایک قبر کی جگہ ایک بردے کے بدلے ملے گی (غلام لونڈی کے برابر قبر کی یا قبر کے کھودنے کی اجرت ہوگی)۔

اِنَّھَا کَانَتْ وَصِیْفَۃً لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ - ام ایمن (آنحضرتؐ کی کھلائی انا) عبدالمطلب کی لونڈی تھیں۔

وَصَفَ سُفْیَانُ یُرِیْدُ اَنْ یَّحْفَظَ - سفیانؒ نے ہونٹ ہلانے کا مطلب یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ چاہتے تھے کہ وحی کو یاد کر لیں (ایسا نہ ہو کہ بھول جائیں اس لئے حضرت جبرئیلؑ کی قرأت کے ساتھ آپ بھی قرأت کرتے جاتے تھے اور لب ہائے مبارک ہلاتے جاتے تھے)۔

وَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ - (قاسم نے ہٰکذا کی تفسیر اس طرح کی کہ) اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو الٹ پلٹ کر کے پونچھ ڈالا۔

مَنْ وَصَفَ اللّٰہَ فَقَدْ حَدَّہٗ وَمَنْ حَدَّہٗ فَقَدْ عَدَّہٗ وَمَنْ عَدَّہٗ فَقَدْ اَبْطَلَ اَزَلَہٗ - جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی صفت ثابت کی جو مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے (صاحب مجمع البحرین نے کہا زائد صفت ثابت کی یعنی جو قرآن وحدیث میں نہیں ہے) اس نے اللہ تعالیٰ کو (اجسام کی طرح) محدود کر دیا اور جس نے اس کو محدود کیا اس نے اس کو متعدد کر دیا اور جس نے اس کو متعدد کر دیا اس نے اس کی ازلیت باطل کر دی (اس لئے کہ

ہر محدود اور متعدد حادث ہوگا)۔

لَيْسَ لَهٗ صِفَةٌ تُنَالُ - پروردگار کی کوئی صفت ایسی نہیں جس کی حقیقت اور کیفیت سمجھ سکیں (بس جو صفت قرآن یا حدیث میں بیان ہوئی ہے اس پر ایمان لانا اور اس کی حقیقت اور کیفیت اللہ کے تفویض کرنا یہی طریقہ سچے ایمان داروں کا ہے)۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاِسْلَامَ كَمَا وُصِفَ - میں گواہی دیتا ہوں کہ اسلام ایسا ہے جیسا بیان کیا گیا۔

اِسْتَوْصَفْتُ الطَّبِيْبَ لِدَائِيْ - میں نے طبیب سے پوچھا تم میرا علاج کس طریق سے کرو گے۔

وَصْلٌ یا صِلَةٌ یا صُلَةٌ - جوڑنا' جمع کرنا' وصول ہونا' پہنچ جانا' سید محبوب سے یکجائی دینا' جاہلیت کے طریق پر پکارنا (یا لَفُلَانٍ کہنا) ناطہ ملانا' سلوک کرنا۔

تَوْصِيْلٌ - جوڑنا' پہنچا دینا۔

مُوَاصَلَةٌ - ملنا جلنا' ملاقات رکھنا' ہمیشہ کرنا۔

وِصَالٌ - محبوب سے مل جانا' طے کے روزے رکھنا یعنی دو دو تین تین روز برابر کچھ نہ کھانا نہ پینا۔

اِيْصَالٌ - پہنچا دینا۔

تَوَصُّلٌ - پہنچنا۔

تَوَاصُلٌ - ایک دوسرے سے ملنا۔

اِتِّصَالٌ - جڑ جانا۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَوِّلَ عُمُرَهٗ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ - جو شخص اپنی عمر بڑھانا چاہے وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے (خوا نسبتی ہوں یا سببی سب کے ساتھ جو ہو سکے احسان کرے)۔

وَصِيْلَه - وہ بکری جو ساتھ بار دو دو بچے جنے اور ساتویں بار میں ایک نر ایک مادہ جنے جاہلیت کے زمانے میں ایسی بکری کا دودھ مردوں کے لئے درست جانتے تھے اور عورتوں کے لئے حرام۔ بعض نے کہا اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو ذبح کرتے اور مرد عورت سب کھاتے۔ اگر مادہ ہوتی تو بکریوں میں چھوڑ دی جاتی۔ اگر نر اور مادہ دو جنتی تو کہتے اپنے بھائی سے مل گئی پھر اس کو ذبح نہ کرتے اور اس کا دودھ مردوں کے لئے حلال اور عورتوں کے لئے حرام سمجھتے۔

اِذْ كُنْتَ فِي الْوَصِيْلَةِ فَاَعْطِ رَاحِلَتَكَ حَظَّهَا - جب تو آبادی اور ارزانی کے مقام میں ہو تو اونٹنی کو اس کا حصہ دے (دانہ چارہ اچھی طرح کھلا)۔

مَازِلْتُ اَرُمُّ اَمْرَكَ بِوَذَائِلِهٖ وَاَصِلُهٗ بِوَصَائِلِهٖ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو برابر تمہارا کام اچھی رائیں دے کر درست کرتا رہا اور اس کو عمدہ یمنی سرخ کپڑے پہناتا رہا اس میں عمدہ اور مصلحتی جوڑ لگاتا رہا' اس کو آراستہ پیراستہ کرتا رہا۔

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ كُسْوَةً كَامِلَةً تُبَّعٌ كَسَاهَا الْوَصَائِلَ - سب سے پہلے جس نے کعبہ پر پوری پوشش ڈالی وہ تبع یمن کا بادشاہ تھا۔ اس نے یمن کی سرخ چادریں اس کو اوڑھائیں (جو دھاری دار ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ - آنحضرتؐ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی (جوڑ لگانے والی سے یہ مراد ہے کہ دوسری عورت کا چوٹا لے کر اس کی چوٹی میں شریک کرے۔ اگر کالے صوف (اون) سے جوڑ کرے تو وہ منع نہیں ہے۔ بعض نے کہا واصلہ وہ جو جوانی میں بدکار رہو اور جب بوڑھی ہو جائے تو دلالی کرے۔ بدکار عورتوں کو مردوں کے پاس لائے۔ ''قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلالی'')۔

نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ - طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا (یہ ممانعت اپنی امت پر شفقت کے لئے تھی ورنہ خود آنحضرتؐ طے کے روزے رکھتے تھے۔ بعض نے امت کے لیے بھی جائز رکھے ہیں اب یہ اختلاف ہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یا تحریمی اور ظاہر یہ ہے کہ تحریمی ہے)۔

وَاصَلَ فِيْ اَوَّلِ رَمَضَانَ - آنحضرتؐ نے شروع رمضان میں وصال کیا (یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخر شعبان میں وصال کیا)۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُوَاصَلَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنَّ امْرَءً وَاصَلَ فِي الصَّلٰوةِ خَرَجَ مِنْهَا صِفْرًا - آنحضرتؐ نے نماز میں مواصلت سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے نماز میں مواصلت کی وہ خالی ہاتھ نماز سے نکل گیا۔ (عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ نے کہا۔ ہم کو ''مواصلت فی الصلوٰۃ'' کے معنی معلوم نہ تھے یہاں تک

کہ امام شافعیؒ آئے اور میرے والد ان کے پاس گئے ان سے کئی باتیں پوچھیں منجملہ ان کے ایک یہ مواصلت فی الصلوٰۃ بھی تھی امام شافعیؒ نے کہا- مواصلت کئی مقاموں میں ہوتی ہے- ایک یہ کہ امام کے "وَالضالین" کہنے کے ساتھ یہ مقتدی آمین کہہ دے یہ انتظار نہ کرے کہ جب وہ سکتہ کرے اس وقت آمین کہے- دوسرے یہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی قرأت شروع کر دے (دعائے استفتاح نہ پڑھے نہ سکتہ کرے) تیسرے یہ کہ پہلے سلام کو دوسرے سے ملا دے حالانکہ پہلا سلام فرض ہے اور دوسرا سنت ہے- چوتھے یہ کہ امام کی تکبیر کے ساتھ ہی تکبیر کہہ دے چاہئے یہ کہ امام کے بعد تکبیر کہے-

مترجم: کہتا ہے مواصلت کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ایک فرض نماز کے بعد دوسری فرض نماز شروع کر دے اور دونوں کے بیچ میں سلام نہ پھیرے)-

اَشْتَرٰی مِنِّیْ بَعِیْرًا وَّ اَعْطَانِیْ وَصْلًا مِّنْ ذَھَبٍ- آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور مجھ کو ایک انعام سونے کا دیا (یعنی بخشش کے طور پر)-

اِنَّھُمَا کَانَا اَسْلَمَا فَتَوَصَّلَا بِالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی خَرَجَا اِلٰی عُبَیْدَۃَ بْنِ الْحَارِثِ- عتبہ اور مقدام بن معدی کرب مسلمان ہو گئے تھے (لیکن اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا) وہ دونوں مشرکوں کے ساتھ ملے رہے پھر ان کے پاس سے عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کے پاس چلے آئے-

اِنَّہٗ لَمَّا حَمَلَ عَلَی الْعَدُوِّ مَا وَصَلْنَا کَتِفَیْہِ حَتّٰی ضَرَبَ فِی الْقَوْمِ- انھوں نے جب دشمن پر حملہ کیا تو ہم ان کے کندھوں تک نہیں پہنچے تھے کہ انھوں نے مارنا شروع کر دیا (یعنی بہت جلد دشمن پر حملہ کر دیا)-

رَاَیْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ- میں نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک ملی ہوئی ہے-

صِلُوا السُّیُوْفَ بِالْخُطَا وَالرِّمَاحَ بِالنَّبْلِ- اگر دشمن فاصلہ پر ہو تو چل کر تلواروں کی زد پر کر لو اور اگر برچھے ان تک نہ پہنچ سکیں تو تیروں سے مارو-

یَطْعَنُھُمْ مَا ارْتَمَوْا حَتّٰی اِذَا طَعَنُوْا ضَارَبَھُمْ فَاِذَا مَا ضَرَبُوْا اِعْتَنَقَا- جب وہ تیر چلاتے ہیں' یہ برچھے سے ان کو مارتا ہے- جب وہ برچھا چلاتے ہیں تو یہ تلوار سے ان کو مارتا ہے جب وہ بھی تلوار لیتے ہیں تو دونوں لپٹ جاتے ہیں (پوری مڈبھیڑ ہوتی ہے)-

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فَعْمَ الْاَوْصَالِ- آنحضرتؐ کے جوڑ بند سب گٹھے ہوئے تھے جیسے عمدہ اور مضبوط طاقت ور آدمیوں کے ہوتے ہیں-

کَانَ اسْمُ نَبْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُوْتَصِلَۃَ- آنحضرتؐ کے تیر کا نام موتصلہ تھا (یعنی متصلہ قریش کے لوگ ایسے مقاموں میں ادغام نہیں کرتے کہتے ہیں ہیں موتصل اور موتفق اور موتعد اور دوسرے لوگ متصل اور متفق اور متعد کہتے ہیں مُوْتَصِلَہ یعنی دشمن کو لگ جانے والا (بہ طور فال نیک کے یہ نام رکھا گیا)-

مَنِ اتَّصَلَ فَاَعِضُّوْہُ- جو شخص جاہلیت کی رسم کے موافق یالفلان کہے اس سے کہو اپنے باپ کا لوڑا لے (اس کو گالی دو)-

اِنَّہٗ اَعَضَّ اِنْسَانًا اِتَّصَلَ- ابی بن کعبؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے "لفلان" کہا تھا اپنے باپ کا لوڑا چوس-

یُبَارِکُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ- برکت دے اس عضو کے جوڑوں پر جو کاٹ ڈالا گیا ہو-

لَانُوْصِلُ صَلٰوۃً حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ- ہم فرض نماز سے سنت کو نہیں ملاتے بیچ میں بات کر لیتے یا جہاں فرض پڑھی ہے وہاں سے نکل جاتے ہیں (سنت یہی ہے کہ جہاں آدمی فرض ادا کرے وہاں سنت نہ پڑھے دوسری جگہ جا کر پڑھے یا کچھ بات کر کے اس کے بعد سنت پڑھے- میں کہتا ہوں "مواصلت فی الصلوٰۃ" جس سے ممانعت ہوئی ہے اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ سنت کو فرض سے ملا دے)-

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ- آنحضرتؐ اکثر ملول اور رنجیدہ رہتے تھے (یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے- آپ کیوں ہمیشہ ملول رہتے اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف فرما چکا تھا اور دنیا سے آپ کو ایسا تعلق نہ تھا کہ اس کی فکر رہتی بلکہ آپ ہمیشہ ہنس

مجھ اور خوش و خرم رہتے اور آپ نے رنج اور غم سے اللہ کی پناہ مانگی ہے (کذا فی المجمع)-

مترجم: کہتا ہے اس حدیث کو اکثر صوفیہ اپنی کتابوں میں لائے ہیں- انھوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ اس کی سند کیسی ہے اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کو ہمیشہ اپنی امت کی فکر رہتی- آپ کا غم یہی امت کا غم تھا- چنانچہ وفات کے وقت بھی آپ امتی امتی فرما رہے تھے اور ظاہر میں ہمیشہ ہنس مکھ اور خندہ پیشانی سے رہنا حزن قلبی کے منافی نہیں ہے)-

اِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا- جب حدیث بیان کرتے تو اس کی سند آنحضرتؐ تک متصل کر دیتے (ملا دیتے)-

اَمُسْتَاْصِلَةٌ اَمْ مُجْعِجِعَةٌ- معلوم نہیں یہ فتنہ جڑ سے اکھیڑنے والا ہے یا رک جانے والا ہے-

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ- اپنے ناطوں کو ملاؤ (رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے رہو)-

خَرَجَتْ مِنْ يَدِيْ اَسْبَابُ الْوُصْلَاتِ- میرے ہاتھ سے ملاپ کی رسیاں نکل گئیں (یعنی مرادوں تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا)-

تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ- اس کے جوڑ جوڑ کٹ گئے (جدا ہو گئے)-

وَصْمٌ- جلدی سے باندھنا' پھوڑ دینا' عیب کرنا-

تَوَصُّم- سستی یا اعضاء شکنی لاحق ہونا' تکلیف دینا-

تَوَصُّمٌ- رنج پانا-

تَوَاصُمٌ- ایک دوسرے کا عیب کرنا-

وَصْمَةٌ- عار' عیب' نقص' فتور' سستی-

وَ اِنْ نَّامَ حَتّٰى يُصْبِحَ اَصْبَحَ ثَقِيْلًا مُّوَصَّمًا- اگر صبح تک سوتا رہا تو صبح کو بھاری اور سست ہو کر اٹھے گا- (اس کا مزاج ہلکا اور خوش نہیں ہونے کا)-

لَا تَوْصِيْمَ فِي الدِّيْنِ- دین کے معاملات میں (جیسے شرعی سزاؤں کے لگانے میں) سستی نہ کرو (اس میں رعایت اور مہربانی نہ کرو)-

هَلْ تَجِدُ شَيْئًا قَالَ لَا اِلَّا تَوْصِيْمًا فِيْ جَسَدِيْ- تم اپنا حال کیسا پاتے ہو کچھ درد محسوس ہوتا ہے- انھوں نے کہا نہیں صرف میرے بدن میں ایک ناتوانی اور ناطاقتی معلوم ہوتی ہے (ایک روایت میں اِلَّا تَوْصِيْبًا ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

عَبْئًا وَّ وَصْمًا- دونوں کے ایک معنی ہیں-

وَضِيٌّ- مرتبہ پانے کے بعد پھر اتر جانا ہلکے پن کے بعد وزن دار ہونا' مل جانا' ملا دینا-

تَوْصِيَةٌ اور اِيْصَاءٌ- کسی کو اپنا کام سپرد کرنا' اس سے کچھ کہنا مرتے وقت کسی کو کچھ دلانا' کسی چیز کا مالک بنانا-

وَصِيٌّ- جو شخص میت کی طرف سے اس کے مال اور اہل و عیال کا نگراں ہو-

تَوَاصِيْ- ایک دوسرے کو وصیت کرنا-

اِسْتِيْصَاءٌ- وصیت قبول کرنا (یعنی اس کے موافق چلنا)-

مُوْصِيْ- وصیت کرنے والا-

مُوْصٰى لَهٗ- جس کے لئے وصیت کی ہو-

مُوْصٰى بِهٖ- وہ مال یا شئے یا امر جس کی وصیت کی ہو-

مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ- جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی ہو جس کے لئے وصیت کرنا ضرور ہو تو اس کو دو راتیں بھی اس طرح نہ گزارنا چاہئے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (بلکہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنا چاہئے معلوم نہیں کس وقت موت آ جائے- مجمع البحار میں ہے کہ وصیت کرنا واجب ہے اس شخص پر جس پر قرض ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت ہو یا کسی کا کوئی حق اس پر آتا ہو- اور دوسرے لوگوں کے لئے مستحب ہے- بعض نے کہا ہر ایک پر وصیت کرنا واجب ہے- کہتے ہیں جو کوئی وصیت نہیں کرتا وہ عالم برزخ میں بات نہیں کر سکتا- اگر مال اسباب نہ ہو نہ کسی کا کچھ دینا ہو جب بھی اپنے بچوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو اتباع خدا اور رسول اور نماز کی پابندی کی وصیت کرے)-

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ- عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں میری وصیت قبول کرو'

وہ بیچاریاں تمہارے پاس قید ہیں (ضعیف الخلقت ہیں ان کی راحت اور آرام کا خیال رکھو' ان کو بے وجہ تکلیف نہ دو)-

لَمْ يُوْصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے کوئی مالی وصیت نہیں کی (کیونکہ آپ کے پاس کوئی مال جمع نہ تھا یا کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے حضرات امامیہ خیال کرتے ہیں کہ جناب علی مرتضیٰ کو آنحضرتؐ نے اپنا وصی بنایا تھا- البتہ آپ نے یہ وصیت کی کہ میرے اہل بیت کا خیال رکھو' نماز کا خیال رکھو' لونڈی غلاموں کا خیال رکھو' باہر سے جو وفد آتے ہیں ان کی خاطر داری کرتے رہو)-

وَاَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا - آنحضرتؐ جب کسی کو لشکر کا سردار مقرر کرتے اور اس کو روانہ کرتے تو خاص اس کے نفس کے متعلق اس کو یہ وصیت کرتے کہ "اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو" اور جو مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان سے نیک سلوک کرنے کی وصیت کرتے-

قَالُوْا اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ - (لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کہا) لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا (انھوں نے کہا- آنحضرت ﷺ کی تو وفات میرے سینے اور دگدگی کے درمیان ہوئی' آپ نے حضرت علیؓ کو کہاں سے وصی بنایا- یعنی یہ سب غلط ہے آپ نے کسی کو وصی نہیں بنایا)-

وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا - اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں میری وصیت قبول کر-

اِسْتَوْصِ ابْنَ عَمِّكَ خَيْرًا - اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ بھلائی کرنے میں میری وصیت قبول کر-

اِنَّ النَّاسَ تَبَعٌ لَّكُمْ وَ اِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ يَتَفَقَّهُوْنَ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ - دیکھو لوگ تمہارے تابعدار ہیں (تمہاری پیروی کریں گے' تمہاری چال چلیں گے' تم کو میرے اصحاب سمجھ کر) کچھ لوگ (دوسرے ملکوں سے) دین کا علم حاصل کرنے کے لئے تمہارے پاس آئیں گے' ان کو اچھی طرح وصیت اور نصیحت کرنا (دین کے احکام بتلانا)-

اَلْوَصِيَّةُ مِنَ اللّٰهِ فَرْضٌ - اللہ تعالیٰ کی وصیت اس کے فرائض ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لئے ٹھہرا دیے ہیں-

اَوْصِيَاءُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَا جَاءَ تْ بِهِ الرِّوَايَةُ - پیغمبروں کے وصی حدیث میں مذکور ہیں (حضرت آدمؑ کے وصی حضرت شیث تھے اور سام حضرت نوحؑ کے اور یوحنا حضرت ہودؑ کے اور اسحاق حضرت ابراہیمؑ کے اور یوشع حضرت موسیٰؑ کے اور شمعون حضرت عیسیٰؑ کے اور حضرت علیؓ حضرت محمد ﷺ کے' یہ امامیہ کی روایت ہے)-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمْ وَصِيَّ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَلِيًّا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهٗ اسْمٌ غَيْرُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ هُوَ حَيْدَرَه فَلِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّهٗ فِي الْاِنْجِيْلِ حَيْدَر قَالَ هُوَ حَيْدَرَه - (ایک بوڑھا جن جس کا نام بالہام بن لاقیس بن ابلیس تھا) اس سے آنحضرتؐ نے پوچھا تم محمد کا وصی کس کو پاتے ہو' اس نے کہا علی کو- پھر اس نے کہا یا رسول اللہؐ علی کا کوئی اور نام بھی ہے؟ آپ نے فرمایا؟ ہاں حیدرہ- پھر آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا' تو نے یہ سوال کیوں کیا- اس نے کہا- ہم نے پیغمبروں کی کتابوں میں انجیل میں ان کا نام ہیدر پایا ہے- آپ نے فرمایا نہیں وہ حیدرہ ہے (یعنی شیر یہ سب امامیہ کی روایت ہے اور اس کی صحت میں شبہ ہے)-

باب الواو مع الضاد

وَضْأٌ - حسن اور لطافت میں غالب ہونا-

وُضُوْءٌ اور وَضَاءَ ةٌ - حسین اور نظیف ہونا-

مُوَاضَاَةٌ - حسن اور نظافت میں مقابلہ کرنا-

تَوَضُّؤٌ - غسل کرنا' پاکیزہ ہونا-

وَضُوْءٌ - وضو کا پانی-

وَضِيْءٌ - حسین اور نظیف-

وُضُوْءٌ - منہ اور ہاتھ پاؤں دھونا' سر پر مسح کرنا یا منہ اور ہاتھ دھونا اور سر اور پاؤں پر مسح کرنا-

تَوَضَّأُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ - جس چیز کو آگ نے پکایا

ہواس کو کھاؤ وضو کرو (یعنی کلی کرو۔ بعض نے کہا وضوئے شرعی کرو۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے وہ کہتے ہیں ابتدائے اسلام میں آپ نے ایسا حکم دیا تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا مگر امام احمدؒ کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

اَلْوُضُوْءُ بَعْدَ الطَّعَامِ یَنْفِی الْفَقْرَ وَقَبْلَهٗ یَنْفِی اللَّمَمَ۔ کھانے کے بعد وضو کر لینے سے محتاجی دفع ہوتی ہے اور کھانے سے پہلے وضو کر لینے سے دیوانگی نہیں آتی۔

لِمَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّأُ۔ میں کیوں وضو کروں کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں کہ وضو کروں (امام مالک اور ثوری اور ایک جماعت علماء نے کھانے سے پہلے وضو اور اس کے بعد وضو کرنے کو مکروہ کہا ہے کہ سلف کے لوگ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ یہ اہل عجم کا طریق ہے اور بعض نے کہا کہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا کچھ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ بَرَکَةٌ۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا برکت ہے۔ یعنی برکت کا سبب ہے)۔

اَلَا نَاْتِیْكَ بِوَضُوْءٍ۔ کیا ہم وضو کا پانی آپ کے لئے نہ لائیں (آپ نے فرمایا مجھ کو وضو کرنے کا اس وقت حکم ہوا ہے جب نماز کھڑی ہو (شاید پوچھنے والا اس وضو کو واجب جانتا ہوگا تو آپ نے اس کے وجوب کی نفی کی)۔

وُضُوْءُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ۔ مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو سے جو پانی بچ رہے۔

صَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَّضُوْءِہٖ۔ آپ نے وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا (یعنی مستعمل پانی یا جو پانی وضو سے بچ رہا تھا اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ مستعمل پانی پاک ہے مگر اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ پانی مراد ہو جو ظرف میں وضو کے بعد بچ رہا تھا۔ مگر برکت تو اسی پانی میں ہوگی جو آپ کے جسم مبارک سے لگا۔ میں کہتا ہوں وہ پانی بھی متبرک ہے جو آپ کے وضوء کے بعد ظرف میں بچ رہا تھا تو استدلال صحیح نہیں ہوسکتا۔ البتہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ظرف میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا کرتے اور ظاہر ہے کہ ہاتھ پر مستعمل پانی لگا رہتا ہے تو معلوم ہوا کہ مستعمل پانی پاک ہے)۔

اَخَذَ مِنْ وَضُوْئِہٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لیا۔

اَوْ اُقْحِطْتَ فَعَلَیْكَ الْوُضُوْءُ۔ یا تیری منی نہ نکلے (گو دخول ہوگیا ہو) اس صورت میں تجھ کو وضو کرنا ضروری ہوگا (غسل کی حاجت نہیں۔ بعض صحابہ کا یہ قول ہے اور امام بخاریؒ کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو)۔

وَصَبَبْتُ عَلَیْهِ الْوَضُوْءَ۔ میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا (معلوم ہوا کہ وضو میں دوسرے کی مدد لینا مکروہ نہیں ہے۔ بعض نے اعضائے وضو کا دوسرے شخص سے دھلانا تنزیہاً مکروہ رکھا ہے)۔

مَنْ غَسَلَ یَدَهٗ فَقَدْ تَوَضَّاَ۔ جس نے کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ دھوئے اس نے وضو کیا۔

لَقَلَّمَا کَانَتِ امْرَاَةٌ وَضِیْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ یُحِبُّهَا۔ (ام رومان نے حضرت عائشہؓ سے کہا، ان کو تسلی دی کہ بیٹی تو اتنا رنج مت کر) ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک گوری چٹی خوبصورت عورت ہو اور اس کی سوکنیں اس پر رشک نہ کریں (جھوٹی تہمتیں نہ لگائیں)۔

لَایَغُرَّنَّكِ اَنْ کَانَتْ جَارَتُكِ هِیَ اَوْضَاَمِنْكِ۔ تو دھوکا نہ کھائیو تیری سوکن تجھ سے بڑھ کر گوری چٹی خوبصورت ہے (یہ حضرت عمرؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا)۔

هَلْ مِنْ وَّضُوْءٍ۔ وضو کا پانی ہے؟

فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْءِہٖ۔ میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا (یعنی وہ پانی جو ظرف میں بچ رہا تھا یا جو آپ کے اعضاء سے ٹپکا تھا اور دوسری صورت میں مستعمل پانی کی طہارت ثابت ہوگی۔ مگر مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ شاید آنحضرتؐ کا یہ خاصہ ہو کہ آپ کا مستعمل پانی پاک ہو یا یہ کہ دوا اور علاج کے طور پر یہ پانی پیا ہو)۔

لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ - جو کوئی وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے اس کا وضو درست نہ ہوگا (تو بسم اللہ کہنا وضوء کے شروع میں فرض ہے اگر بھول جائے تو وضو صحیح ہو جائے گا - لیکن عمداً ترک کرے تو وضو صحیح نہ ہوگا - اہل حدیث کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ اس کو سنت کہتے ہیں)-

شُغِلْتُ فَلَمَّا انْقَلَبْتُ فَلَمْ اَزِدْ اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا - (حضرت عثمان غنیؓ جمعہ کی نماز کے لئے دیر کر کے آئے حضرت عمرؓ نے ان پر اعتراض کیا) انھوں نے کہا میں ایک کام میں پھنس گیا تھا وہاں سے لوٹا تو گھر میں اتنا ہی ٹھہرا کہ صرف وضو کر کے چلا آیا - حضرت عمرؓ نے کہا (لو دوسرا قصور) تم نے صرف وضو ہی کیا (حالانکہ آنحضرتؐ نے جمعہ کے لئے غسل کا حکم دیا ہے)-

وَاِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وُضُوْئِهٖ - آنحضرت ﷺ وضو کرتے تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے صحابہ لڑنے کے قریب ہو جاتے (ہر ایک اس کو تبرک سمجھ کر لینا چاہتا)-

فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ - نماز کے لئے جیسا وضو کرتا ہے ویسا وضو کر یعنی سوتے وقت-

اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهٗ وَ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ نَامَ - آنحضرتؐ جنابت کی حالت میں اگر سونا چاہتے (یعنی غسل سے پہلے) تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے اور اپنی شرم گاہ دھوڈالتے پھر سو رہتے-

فَاِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ فِيْ جَانِبِ قَصْرٍ - (آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں بہشت میں گیا) کیا دیکھتا ہوں ایک عورت محل کے ایک طرف وضو کر رہی ہے (یہ وضو تکلیف شرعی کا نہ تھا بلکہ صفائی اور نظافت کا تھا - بعض نے تَتَوَضَّأُ کے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ چمک رہی تھی - یعنی بہت حسینہ اور جمیلہ اور نورانی تھی) میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمرؓ کا - میں یہ سن کر تمہاری غیرت کا خیال کر کے لوٹ آیا - یہ سن کر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا (آپ کے تو ہم سب خادم ہیں ہماری بیویاں آپ کی لونڈیاں ہیں)-

فُرْصَةً تَتَوَضَّأِيْنَ بِهَا - ایک پھایہ لے اس سے پاکی کر-

اِمْرَأَةٌ وَّضِيْئَةٌ - ایک خوبصورت گوری چٹی عورت-

ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ - ایک بار صحبت کر کے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کر ڈالے (پھر آخیر میں غسل کرے - بعض نے کہا وضو سے مراد یہاں شرم گاہ دھوڈالنا ہے کیونکہ فرج کی رطوبت اگر لگی رہے گی تو لذت کم ہوگی)-

ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ - پھر نماز کے لئے جیسا وضو کرتے ہیں ویسا وضو کیا (یعنی غسل جنابت کے بعد حالانکہ غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں)-

فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ - پھر آپ نے معمولی وضو سے ہلکا وضو کیا (یعنی ایک ایک بار اعضاء کو دھویا یا پانی چپڑ لیا خوب بہایا نہیں)-

مِيْضَاة - وضو کا ظرف (بعض نے کہا لوٹے اور ظرف سے وضو کرنا حوض اور نہر میں وضو کرنے سے بہتر ہے کیونکہ آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہے کہ آپ نے نہر یا حوض سے وضو کیا - میں کہتا ہوں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے آنحضرتؐ کے عہد میں بہتی ہوئی نہریں مدینہ میں نہ تھیں اور کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے نہر کو چھوڑ کر خواہ مخواہ لوٹے میں پانی لے کر اس سے وضو کیا ہو - کذا فی التوسط شرح سنن ابی داؤد - آگے ایک روایت آتی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نہر پر سے گزرے اور کاسہ میں پانی لے کر ایک گوشہ میں جا کر وضو کیا - اور ایک حدیث میں ہے کہ پانی میں اسراف مت کر اگر چہ تو بہتی نہر پر ہو - اس سے یہ نکلتا ہے کہ نہر پر وضو کر سکتے ہیں-)

وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ وَضُوْءَهٗ - میں نے آنحضرتؐ کو وضو کرایا اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے وضو سے جو پانی ٹپکتا ہے اس کو لینے کے لئے لپک رہے ہیں (اس حدیث سے مستعمل پانی کی طہارت ثابت ہوتی ہے - اہل حدیث کا یہی قول ہے اور اگر مستعمل پانی نجس ہو تو بڑی دقتوں کا سامنا ہوگا)-

فَلَمَّا رَاَى النَّاسُ الْمِيْضَاةَ اَكَبُّوْا عَلَيْهَا - جب

لوگوں نے وضو کا ظرف دیکھا تو اس پر جھک پڑے۔

لَمَّا ازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى الْمِيْضَاةِ۔ جب لوگوں نے وضو کے ظرف پر ہجوم کیا۔

لَاوُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ۔ جب ہوا خارج ہونے کی آواز نکلے تو وضو لازم ہوگا (اسی طرح اگر بد بو پائے' صرف وہم سے کہ ریح خارج ہوئی ہے وضو لازم نہ ہوگا)۔

لَايَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ آنحضرت ﷺ غسل کے بعد پھر وضو نہیں کرتے تھے (کیونکہ غسل میں وضو بھی ہو جاتا ہے)۔

مَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ كَانَ طُهُوْرَ الْاَعْضَاءِ۔ جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو وہ اعضاء کا صاف کرنا ہوگا (وضوئے شرعی نہ ہوگا)۔

اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِى الْاِسْتِنْشَاقِ۔ مجھ کو وضو بتلایئے فرمایا وضو کو پورا کر اچھی طرح سب اعضاء کو دھو' انگلیوں کے درمیان خلال کر اور ناک میں پانی خوب پہنچا (نتھنے صاف کر)۔

اَرَاَيْتَ تَوَضِّىَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذٰلِكَ۔ تم نے دیکھا عبداللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں باوضو ہوں یا بے وضو' اس کی وجہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا آنحضرتؐ نے ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا (اسی طرح ہر نماز کے لے مسواک کرنے کا یہ حکم وجوبًا نہ تھا بعض نے کہا شروع میں ایسا حکم تھا کیونکہ قرآن سے یہی نکلتا ہے اذا قمتم الى الصّلوة فاغسلوا پھر منسوخ ہوگیا)۔

كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔ آنحضرتؐ مد بھر پانی سے وضو کرتے اور صاع بھر پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر اور ڈاڑھی کے بال بہت گھنے تھے)۔

فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔ ایک ایک بار وضو کے اعضا کو دھویا۔

اِذَا غَضِبَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جب کسی کو غصہ آئے تو (اس کو دور کرنے کے لئے) وضو کر ڈالے۔

مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِىْ اِسْتِيْضَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ (ایک روایت میں فی استیفاء الحق ہے) یعنی تم کو جب دنیا میں کوئی مشکل پیش آئے اور تم اس کو رفع کرنا چاہو تو تمہاری درخواست اس سے کم نہ ہونی چاہئے مومنین اپنے بھائیوں کو خلاصی دینے کے لئے اللہ تعالیٰ سے کریں گے۔

فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ۔ تین تین بار اعضاء کو دھویا (اور سر کانوں کا بھی تین تین بار مسح کیا) پھر فرمایا۔ وضو اسی طرح ہے۔

تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ كَذَا وَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ كَذَا وَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا الخ۔ آنحضرتؐ نے وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا وضو اس طرح ہے پھر دو دو بار دھویا فرمایا وضو اس طرح ہے پھر تین تین بار دھویا۔ (مطلب یہ ہے کہ ہر طرح وضو درست ہے گو تین تین بار دھونا افضل ہے)۔

اِنْطَلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَوْلٍ فَاتَّبَعَهٗ عُمَرُ بِمَاءٍ فَقَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔ آنحضرت ﷺ پیشاب کے لئے چلے حضرت عمرؓ آپ کے پیچھے پیچھے پانی لے کر آئے (اس خیال سے کہ آپ وضو کریں گے) آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو کروں (یا پانی سے استنجا کروں بلکہ پتھر یا ڈھیلے سے رگڑ دینا کافی ہے) اگر میں ایسا کروں تو پیشاب کے بعد وضو کرنا یا پانی سے استنجا کرنا واجب ہو جائے گا (اس روایت سے پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا ثابت ہوتا ہے۔ مگر یہ واقعہ شاذ ہے اور عام امر یہ تھا کہ آپ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کر لیتے)۔

اَفِى الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَ اِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے آپ نے فرمایا' ہاں اگر چہ تو بہتی ندی پر ہو (جمہور علماء کے نزدیک وضو میں اسراف مکروہ ہے اور بغوی نے اس کو حرام کہا ہے اور ایک حدیث سے دلیل لی ہے کہ آنحضرتؐ ایک ندی پر سے گذرے تو آپ نے ایک کاسہ میں پانی بھرا پھر ندی سے الگ ہو کر وضو کیا اور جو پانی بچ رہا تھا وہ ندی میں پھر ڈال دیا اور فرمایا اللہ یہ پانی کسی آدمی یا جانور کو پہنچائے گا۔ مگر اس حدیث کی اسناد میں ایک شخص ہے جس کا بڑھاپے میں حافظہ بگڑ گیا تھا)۔

اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ۔ جا وضو کر (یہ آپ نے اس شخص سے

فرمایا جو ٹخنے سے نیچے ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا)۔

كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ اَمْدَادٍ وَّيَتَوَضَّأُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ قَدْرُ ثُلُثَيْ مُدٍّ۔ میں اور آنحضرتؐ دونوں ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرتے اسی برتن میں تین مد پانی آتا تھا (یعنی پون صاع میں دونوں غسل کر لیتے) اور آنحضرتؐ ایک برتن سے وضو کرتے جس میں مد کی دو تہائی پانی آتا (تو یہ ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ غسل ایک صاع سے اور وضو ایک مد سے کرے بلکہ اس سے کم پانی سے بھی درست ہے بشرطیکہ کل اعضاء بھیگ جائیں)۔

كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ النَّاسُ مَا يَسْقُطُ مِنْ وُّضُوْئِهٖ لِيَتَوَضَّأْبِهٖ۔ آنحضرتؐ جب وضو کرتے تو آپ کے اعضاء سے جو پانی گرتا لوگ اس کو لے لیتے اس سے وضو کرنے کے لئے (یہ روایت امامیہ کی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ مستعمل پانی طاہر اور مطہر ہے۔ اہل حدیث اس مسئلہ میں امامیہ سے متفق ہیں)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي السَّبَرَاتِ۔ سخت سردیوں میں وضو کو پورا کرنا۔

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ يَّرىٰ وُضُوْئَهٗ عَلٰى جِلْدِ غَيْرِهٖ۔ سب سے زیادہ افسوس قیامت کے دن اس شخص کو ہوگا جو اپنا وضو دوسرے کی کھال پر دیکھے گا (یعنی جس نے موزے پر مسح کیا ہوگا جو چمڑے کا ہوتا ہے۔ یہ روایت امامیہ کی ہے ان کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا وضو میں جائز نہیں بلکہ پاؤں پر مسح کرنا چاہئے)۔

وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ يَبُوْلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ۔ تو جانتا ہے کہ وہ پیشاب کر کے استنجا نہیں کرتا۔

اِذَا اَكَلَ مِنْ طَعَامِكَ وَ تَوَضَّأَ فَلَابَاْسَ۔ اگر یہودی یا نصرانی ہاتھ دھو کر تیرے ساتھ کھانا کھائے تو کچھ قباحت نہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہودی اور نصرانی کی طہارت ثابت ہوتی ہے اور بعض امامیہ کا جو یہ قول ہے کہ کافر نجس العین ہے، وہ رد ہوتا ہے۔ البتہ مشرک کو نجس العین کہہ سکتے ہیں مگر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ مشرک کی بھی نجاست معنوی ہے نہ کہ ظاہری)۔

مَاحِبُ الرَّجُلِ يَشْرَبُ اَوَّلَ الْقَوْمِ وَ يَتَوَضَّأُ اٰخِرَهُمْ۔ گھر والا لوگوں سے پہلے پئے اور وضو ان کے آخر میں کرے۔

وَضَّأْتُ اَبَا جَعْفَرٍ۔ میں نے امام محمد باقر کو وضو کرایا (شاید کسی ضرورت کی وجہ سے ہوگا کہ وضو کا پانی دوسرے شخص نے ڈالا گو جائز ہونے میں کلام نہیں)۔

مُتَوَضَّأٌ۔ پاخانہ۔

وَضَحٌ۔ صبح کی روشنی، سفیدی اور میل۔

وُضُوْحٌ اور وَضَحَةٌ۔ کھل جانا، صاف ہونا، عیاں ہونا۔

تَوْضِيْحٌ۔ کھولنا، صاف کرنا (ایسا ہی اِيْضَاحٌ ہے)۔

تَوَضُّحٌ۔ کھل جانا۔

اِسْتِيْضَاحٌ۔ تصریح اور انکشاف چاہنا، بحث کرنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر دیکھنا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ حَتّٰى يَبِيْنَ وَضَحُ اِبِطَيْهِ۔ آنحضرتؐ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ بغلوں سے اتنے جدا رکھتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی۔

صُوْمُوْا مِنَ الْوَضَحِ اِلَى الْوَضَحِ فَاِنْ خَفِيَ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا۔ چاند سے چاند تک روزے رکھو (یعنی رمضان کے چاند سے شوال کے چاند تک) اگر چاند تم کو دکھائی نہ دے تو روزوں کے شمار تیس پورے کرلو (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھو مگر سیاق حدیث سے پہلے معنی درست معلوم ہوتے ہیں)۔

اَمَرَ بِصِيَامِ الْاَوَاضِحِ۔ آنحضرتؐ نے ایام بیض (یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں) کے روزے رکھنے کا حکم دیا (یہ حکم استحبابا تھا یا اس وقت تھا جب رمضان کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے)۔

غَيِّرُوا الْوَضَحَ۔ بڑھاپے کو بدل دو (یعنی خضاب کرو)۔

جَائَهٗ رَجُلٌ وَّبِكَفِّهٖ وَضَحٌ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کی ہتھیلی پر سفیدی تھی (برص کی)۔

بِبَطْنِهٖ وَضَحٌ۔ اس کے پیٹ پر سفیدی تھی۔

مُوْضِحَه۔ وہ زخم جو ہڈی تک پہنچ کر اس کی سفیدی کھول

دے (اس کی جمع مَوَاضِحُ ہے) سر اور منہ میں اگر ایسا زخم لگائے تو اس کی دیت پانچ اونٹ ہیں' اور دوسرے مقاموں میں جو ایک منصف عادل شخص تجویز کرے۔

اِنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰی اَوْضَاحٍ - ایک یہودی نے چاندی کے کڑوں کے لئے ایک چھوکری کو مار ڈالا۔

اَلْبَسُ اَوْضَاحًا اَكَنْزٌ هُوَ - میں چاندی کے کڑے (یا پازیب) پہنتی ہوں وہ کنز تو نہیں ہے (جس کی وعید قرآن میں ہے الّذین یکنزون الذّھب والفضّة اخیر تک)۔

كَانَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ بِعَظْمٍ وَضَّاحٍ - وہ بچوں کے ساتھ سفید ہڈی کا کھیل کھیلتے (عرب کے بچے رات کو ایک سفید ہڈی پھینکتے ہیں۔ پھر ہر ایک بچہ اس کے لانے کو جاتا ہے)۔

حَتّٰى مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ - انھوں نے ہنسی کا کوئی دانت نہیں کھولا۔

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوِ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ - جو چہارشنبہ یا ہفتہ کو پچھنے لگا پھر اس کو برص کی سفیدی آ جائے تو اپنے تئیں آپ ملامت کرے۔ (اس نے ان دنوں میں کیوں پچھنے لگائے)۔

اَلْجُنُبُ لَايَذُوْقُ شَيْئًا حَتّٰى يَغْسِلَ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضَ فَاِنَّهٗ يُخَافُ مِنْهُ الْوَضَحُ - جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو' وہ کوئی چیز کھانے کی نہ چکھے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ دھولے اور کلی کر لے ورنہ برص ہو جانے کا ڈر ہے۔

وَلَا تُبْدِيَنَّ بِوَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْاَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ - تو اپنا ہنسی کا دانت مت کھول جب تو نے وہ کام کئے ہیں جو تجھ کو ذلیل کرنے والے ہیں (یعنی گناہ کے کام)۔

يُمْنُ الْخَيْلِ فِيْ ذَوَاتِ الْاَوْضَاحِ - مبارک گھوڑے وہ ہیں جن میں سفیدی ہو۔

لَاقِصَاصَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الشِّجَاجِ اِلَّا فِي الْمُوْضِحَةِ - زخموں میں قصاص نہ لیا جائے گا مگر موضحہ میں (چونکہ اس میں برابری ممکن ہے اور دوسرے زخموں میں احتمال ہے کہ کم اور زیادہ ہو جائے)۔

فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ - موضحہ کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔

اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مِثْلَ الْوَضَاحِيَّةِ - یہاں تک کہ کھرے درہموں کے برابر ہو وزن میں کم نہ ہو۔

وَضَحٌ - کھرا روپیہ اور درہم۔

وَضْیٌ - میلا ہونا یا چکنا ہو جانا' چربی یا دودھ سے سڑے ہوئے کھانے کی بو' نشان یا دھبہ۔

رَاٰى بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَضَرًا مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے۔

فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَيَتَتَبَّعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ - آپ نے کھانا شروع کیا اور ہر نوالے کو پیالے کی چکنائی پر پھیرنا شروع کیا۔

فَسَكَبْتُ لَهٗ فِيْ صَحْفَةٍ اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْهَا وَضَرَ الْعَجِيْنِ - میں نے ایک رکابی میں ان کے لئے انڈیل دیا اس میں مجھ کو آٹے کا نشان معلوم ہوتا تھا۔

وَضَرَ الْاِنَاءُ - برتن میلا ہو گیا۔

وَضْعٌ یا مَوْضِعٌ یا مَوْضَعٌ یا مَوْضُوْعٌ - رکھ دینا' اتار دینا' مرتبہ گھٹانا' قرضہ کم کر دینا' مارنا۔

وَضْعٌ اور وُضُوْعٌ اور وَضَعَةٌ - ذلیل کرنا' ساقط کرنا۔

وُضْعٌ اور وَضْعٌ اور تُضْعٌ - جننا' طہر کے آخر میں حاملہ ہونا۔

وَضْعٌ اور مَوْضُوْعٌ - تیز چلنا' ذلیل کرنا۔

وَضِيْعٌ - کم مرتبہ (جیسے رَفِيْعٌ بلند مرتبہ)۔

وَضْعٌ - بنانا' جھوٹی حدیث بٹ لینا' گھڑ لینا' تالیف کرنا' تصنیف کرنا۔

ضَعَةٌ اور ضِعَةٌ اور وَضِيْعَةٌ - ٹوٹا پانا۔

وَضَاعَةٌ - کمینہ ہونا۔

تَوْضِيْعٌ - جوڑنا' روئی ڈال کر سینا۔

مُوَاضَعَةٌ - شرط کرنا' موافقت کرنا' ایک بات ٹھہرا لینا۔

اِيْضَاعٌ - جلد چلانا۔

تَوَاضُعٌ - عاجزی اور انکسار ظاہر کرنا (یہ ضد ہے تکبر کی) اور موافقت کرنا۔

اِتِّضَاعٌ - ذلیل ہونا۔

اِسْتِيضَاعٌ - کمی چاہنا۔

وَاَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ - وادیٔ محسر میں اونٹنی کو تیز کیا (جلدی وہاں سے نکل گئے)۔

اَوْضَعْتَ بِالرَّاكِبِ - تو نے سوار کو جلد چلایا۔

شَرُّ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ الرَّاكِبُ الْمُوْضِعُ - فساد اور فتنہ کے وقت سب سے بدتر وہ ہے جو اپنے اونٹ کو تیز ہانکے۔

فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي الْاِيْضَاعِ - تیز ہانکنا کوئی ثواب نہیں ہے۔

اَوْضَعَ دَابَّتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا - اونٹنی کو جلد چلائے اگر کسی اور جانور پر ہو تو اس کو تیز کرے حرکت دے (چونکہ ایضاع خاص اونٹ کو تیز کرنے کو کہتے ہیں اس لئے تحریک کو اس کے بعد لائے جیسے گھوڑے یا گدھے یا خچر پر سوار ہو تو اس کو تیز کرنے کو تحریک کہیں گے)۔

مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدْرٌ - جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر اس کو چلائے تو اس کا خون بدر ہے (اس کو کوئی مار ڈالے تو نہ دیت دینا ہو گی نہ قصاص واجب ہو گا)۔

فَضَعِ السَّيْفَ وَارْفَعِ السَّوْطَ حَتّٰى لَاتَرٰى فَوْقَ ظَهْرِهَا اُمَوِيًّا - تلوار چلا کوڑا اٹھا یہاں تک کہ زمین پر کوئی بنی امیہ میں سے باقی نہ رہے (یہ سدیف نے ابو العباس سفاح سے کہا تھا)۔

لَايَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ - وہ اپنی لاٹھی کندھے پر سے نہیں اتارتا (رات دن عورتوں کو مارا کرتا ہے یا ہمیشہ سفر میں رہتا ہے لیکن پہلے معنی صحیح ہیں کیونکہ دوسری روایت میں صاف تصریح ہے ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ عورتوں کو بہت مارتا ہے مشورے کے وقت ایسا حال بیان کر دینا غیبت نہیں کیونکہ اس میں ایک مسلمان کی خیر خواہی ہے)۔

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتِهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ - طالب علم کے واسطے فرشتے اپنے پنکھ زمین پر بچھا دیتے ہیں (تا کہ وہ ان کو روندتا ہوا چلے مراد وہ طالب علم ہے جو قرآن و حدیث کی تحصیل خالص پروردگار کی رضا مندی اور تعلیم کے لئے کرے بعض نے کہا پنکھ پھیلانے سے یہ مطلب ہے کہ اس کا سفر آسان کر دیتے ہیں۔ آسانی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں۔ آگے اس حدیث میں یہ ہے کہ تمام آسمان اور زمین والے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علم سے بہتر دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے دین اور دنیا دونوں کی بھلائی علم پر موقوف ہے آدمی کو چاہئے یا تو دین کا علم حاصل کرے یعنی قرآن و حدیث کا یا وہ علم حاصل کرے جو اس کی معاش کے لئے مفید ہو۔ مثلاً زراعت، تجارت، صنعت، باغبانی، طباخی، خیاطی، حدادی، نجاری، صباغی، علم معادن، علم نباتات، علم الحیوان اور طب وغیرہ)۔

اِنَّ اللّٰهَ وَاضِعٌ يَدَهٗ لِمُسِيْءِ اللَّيْلِ لِيَتُوْبَ بِالنَّهَارِ وَلِمُسِيْءِ النَّهَارِ لِيَتُوْبَ بِاللَّيْلِ - اللہ تعالیٰ رات کے گناہ گار کے لئے اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے (یا ابھی اس کو سزا نہیں دیتا) اس لئے کہ وہ دن کو توبہ کر لے۔ اسی طرح دن کے گناہ گار کے لئے تا کہ رات کو توبہ کر لے۔

اِنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ فِي كُشْيَةِ ضَبٍّ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ - حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ گھوڑ پھوڑ (سوسمار) کی چربی میں ڈالا (اس کو کھانا شروع کیا) اور کہا کہ آنحضرتؐ نے گھوڑ پھوڑ (سوسمار) کو حرام نہیں کیا۔

يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَضَعُ الْجِزْيَةَ - حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب اتریں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے (یا اسلام لاؤ یا قتل ہو بس دو ہی باتیں یا مال کی ایسی کثرت ہو گی کہ ذمیوں پر جزیہ لگانے کی ضرورت نہ رہے گی)۔

وَيَضَعُ الْعَلَمَ - اور جھنڈے کو گرا دے گا۔

اِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ - اگر تو نے ہم میں اور ان میں جنگ موقوف کرا دی ہے۔

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ - جو شخص کسی تنگ دست (محتاج) کو مہلت دے یا قرضہ میں سے کمی کر دے۔

اِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ - ان میں ایک دوسرے سے قرض کو کم کر دینے کی اور نرمی کرنے کی

درخواست کرے۔

اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ- ہم میں سے کسی کو ایسا سوکھا پاخانہ آتا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے (کیونکہ خشک غذا اور درخت کے پتے کھاتے عمدہ اور چکنی غذا میسر نہ ہوتی)-

لَاتَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى- چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر مت رکھ (ایسا نہ ہو ستر کھل جائے- ان کے پاس چھوٹے چھوٹے تہبند تھے لمبے چوڑے بھی نہ تھے' اگر پاجامہ پہنے ہو یا کپڑا خوب لمبا چوڑا ہو' ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تب ایسا کرنے میں کوئی قباحت نہیں)-

وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَے الْاُخْرٰى- میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے لیٹے تھے (اس حدیث سے اگلی حدیث کا مطلب کھل جاتا ہے یعنی ممانعت اس حالت میں ہے جب بے ستری کا ڈر ہو)-

يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ- سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر دونوں گھٹنے (اور اونٹ کی طرح پہلے دونوں گھٹنے نہ رکھ دے- امام مالکؒ کا یہی قول ہے لیکن ائمہ ثلاثہ اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ پہلے گھٹنے رکھے اور میرے نزدیک نمازی کو اختیار ہے جو آسان ہو وہ کرے)

جِئْتَ لِاُوَاضِعَكَ الرِّهَانَ- تم اس لئے آئے ہو کہ میں رہن کو باطل کر دوں-

وَضَعَهٗ وَمَضٰى عَلٰے صَلٰوتِهٖ- اس کو زمین پر رکھ دیا اور نماز پڑھتے رہے-

حَتّٰى وُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ- کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھی گئیں-

فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُئُوْسَهُمْ- لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے-

ثُمَّ نَزَعَ دِرْعِيَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ- پھر میرے نیچے کے کرتے کو کھولا اور اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا-

حِيْنَ يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ اَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ- جب پہلے پہل طواف کے لئے قدم رکھتے ہیں (یعنی مکۂ معظمہ پہنچتے ہیں)-

تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ- تو اپنے کپڑے اس کے پاس رکھتی ہے-

فَيَضَعُوْنَهٗ فِي الْمَسْجِدِ- مسجد میں اس کو یعنی پانی کو رکھ دیتے ہیں (کہ لوگ اس کو پئیں اس سے طہارت کریں)-

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهٗ- اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے جو کوئی عاجزی اور انکسار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا (آخرت میں یا دنیا میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں)-

اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو پھر قیامت تک نہیں اٹھے گی (یہ حدیث پوری ہوئی- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آج تک مسلمان باہم جنگ کر رہے ہیں)-

هٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا- یہ اس کی عمر ہے اور ہاتھ اس کی پشت گردن پر رکھا (گدی پر) پھر اس کو آگے بڑھایا (اور فرمایا یہ اس کی آرزو ہے جو عمر سے بھی آگے بڑھ گئی ہے)-

يَرْفَعُ بِهٖ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ- قرآن کے سبب سے کچھ لوگوں کے تو مرتبے بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کے گھٹا دے گا (جو لوگ قرآن پر ایمان لائیں گے اس کو اپنا دستور العمل بنائیں گے ان کا مرتبہ بلند ہوگا- جو قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے سنہری جلد بنوا کر الماری میں رکھ چھوڑیں گے وہ دن) دن ذلیل وخوار ہوتے جائیں گے' ان کے دشمن ان پر غالب ہوں گے)-

فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰے رَاْسِيْ- میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا-

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ- نالائقوں کو (بدمعاشوں کو) علم سکھانا (جو اس علم کے اہل نہیں ہیں) ایسا ہے جیسے سؤروں کو سونا اور چاندی پہنانا-

وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ- اس نے اپنے ہاتھ آنحضرتؐ کی رانوں پر رکھ دیئے یا اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (باادب بیٹھا)-

كَانَ السِّوَاكُ مِنْ اُذُنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ -مسواک آنحضرتؐ کے کان پر اس جگہ رہتی جہاں قلم نویسندہ (محرر) کے کان پر رہتا ہے-

كِتَابًا وَضَعَهٗ عِنْدَهٗ- یہ باب الکاف مع التاء میں گزر چکا ہے-

لَكُمْ يَا بَنِيْ نَهْدٍ وَدَائِعُ الشِّرْكِ وَوَضَائِعُ الْمُلْكِ- بنی نہد کے لوگو! مشرکوں نے جو تمہارے پاس امانتیں رکھوائی تھیں وہ تم لے لو اور جو وظیفے تمہارے بادشاہوں نے تمہارے لئے مقرر کئے تھے وہ سب بحال رہیں گے یا جو وظیفے ہم نے دوسرے مسلمانوں پر معین کئے ہیں زکوٰۃ خراج صدقہ وغیرہ وہی تم کو بھی دینا ہوں گے ان سے زیادہ تم سے کچھ نہ لیں گے (اوّل معنی میں مَلِك بہ فتحۂ میم و کسرۂ لام پڑھنا چاہئے اور دوسرے معنی میں بہ کسرۂ میم اور سکون لام)-

اِنَّهٗ نَبِيٌّ وَّاِنَّ اسْمَهٗ وَصُوْرَتَهٗ فِي الْوَضَائِعِ -وہ پیغمبر ہیں ان کا نام اور ان کی صورت حکمت کی کتابوں میں مذکور ہے-

اَلْوَضِيْعَةُ عَلَى الْمَالِ وَالرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ- مال میں جو نقصان ہو اسی طرح نفع ان میں دونوں کی قرار داد کے موافق عمل ہوگا (جیسی شرط دونوں معاملہ کرنے والوں نے کی ہوگی اسی کے موافق حکم دیا جائے گا)-

وَكَانَ فِيْ هَيْتَ تَوْضِيْعٌ -ہیت ایک مخنث تھا (ہیجڑا وہ خزاعہ قبیلہ کا ایک شخص تھا- آنحضرتؐ نے اس کو مدینہ سے نکال دیا تھا اس کو مدینہ میں آنے کی اجازت نہ تھی)-

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ- جب میت تخت پر رکھی جائے (اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھائیں)-

اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ- جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے یا قبر میں نہ دفنایا جائے-

لَاتَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ فَيَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ- آیۃ الکرسی جس مال پر پڑھی جائے تو شیطان تیرے نزدیک نہ پھٹکے گا-

كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ- جاہلیت کی جتنی واہیات رسمیں تھیں وہ سب میرے ان دونوں پاؤں کے تلے روندی گئیں (باطل اور لغو کر دی گئیں)-

اَوَّلُ رِبًوا اَضَعُهٗ رِبَوا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ- پہلا سود جس کو میں باطل کرتا ہوں (ساقط کرتا ہوں) عباس بن عبدالمطلب (میرے چچا کا) سود ہے وہ سب کا سب ساقط کر دیا گیا-

اَوَّلُ رِبًوا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسٍ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ- پہلا سود جس کو میں باطل کرتا ہوں ہمارے گھرانے کا سود ہے یعنی عباس بن عبدالمطلب کا سود (جو لوگوں کے ذمہ ہے) وہ سب کا سب لغو ہو گیا (کوئی ایک دمڑی اس سود میں سے ان کو نہ دے البتہ اصل روپیہ وہ لے سکتے ہیں)-

وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ- آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا اور میں ایک لڑکا نوجوان گبرو تھا (یہ بطور شفقت اور مہربانی کے تھا دوسرے اس کو برکت پہنچانی منظور تھی- مجمع البحار میں ہے کہ لڑکوں کے ساتھ ایسا کرنا ممنوع نہیں- لیکن بڑوں کے کپڑوں کے اندر ہاتھ ڈالنا اور ان کی چھاتیوں کے درمیان ہاتھ پھیرنا درست نہیں- بعض نے کہا اگر لڑکوں کو شفقت کی راہ سے برکت دینے کے لئے چھوئیں تو درست ہے لیکن لذت حاصل کرنے کے لئے نظر اور چھونا دونوں حرام ہیں)-

فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ- پھر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا-

وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ -وادی محسر میں اونٹ کو تیز چلایا (کیونکہ وہاں اصحاب الفیل پر خدا کا عذاب اترا تھا اس لئے جلدی سے وہاں سے پار ہو جانا نکل جانا مناسب معلوم ہوا)-

ضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْعِيْ هٰذَا- جہاں درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ پھر یہ دعا پڑھ "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ آخیر تک-

وَضَعَ الْقَلَمِ عَلٰی اُذُنِكَ - جیسے تو قلم اپنے کان پر رکھتا ہے-

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ - پروردگار نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا مجھ کو آسمان اور زمین کی چیزوں کا علم ہوگیا (یعنی جس قدر پروردگار کو منظور تھا - یہ نہیں کہ پروردگار کی طرح علم محیط آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کا ہوگی ایسا اعتقاد رکھنا صریحاً کفر اور شرک ہے کیونکہ علم محیط اللہ تعالےٰ کی خاص صفت ہے وہ کسی مخلوق کو حاصل نہیں ہوسکتی)-

كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفِيْضُوْنَ بِاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَ اِيْضَاعِ الْاِبِلِ - جاہلیت کے لوگ عرفات سے جب لوٹتے تو گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے اونٹوں کو بھگاتے ہوئے-

لَوْ كَانَ الْوَضِيْعُ فِيْ قَعْرِبِيْرٍ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ رِيْحًا تَرْفَعُهٗ - ذلیل شخص اگر کنویں کی تہہ میں ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج کر اس کو اٹھائے گا (یعنی جب خدا کو کسی کا بڑھانا اور مرتبہ بلند کرنا منظور ہو تو کنویں کی تہہ میں سے بھی اس کو نکال کر اوج فلک تک پہنچا دے گا)-

فَلَمَّا وَضَعَ الْوُضُوْءَ عَمَّنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ اَثْبَتَ الْغَسْلَ مَسْحًا - جب اس شخص پر وضو معاف کر دیا جس کو پانی نہ ملے تو دھونے کے بدلے مٹی سے مسح کرنا مقرر کر دیا اور دو مسح وضو کے یعنی سر اور پاؤں کے ساقط کر دیئے-

هٰذا عَنْهُ مَوْضُوْعٌ - یہ اس کو معاف ہے-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ - میری امت پر بھول چوک معاف کی گئی اور جو کام ان سے زبردستی کرایا جائے وہ بھی معاف کیا گیا (اگر کوئی جبراً کسی کو طلاق دلوا دے تو طلاق واقع نہ ہوگی)-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ نَفْسَهَا مَالَمْ تَتَكَلَّمْ - میری امت کو دل میں جو وسوسہ آئے وہ معاف کیا گیا جب تک زبان سے نہ نکالے-

مَلْعُوْنٌ مَّنْ وَّضَعَ رِدَائَهٗ فِيْ مُصِيْبَةِ غَيْرِهٖ - دوسرے کی مصیبت میں جو کوئی اپنی چادر اتار ڈالے وہ ملعون ہے (عربوں کی عادت تھی مصیبت میں چادر اتار ڈالتے - تو جو کوئی اپنی چادر اس لئے اتارے کہ لوگ اس کو مصیبت زدہ سمجھیں، اس نے گویا مکر کیا)-

اَلْوَضِيْعَةُ بَعْدَ الصَّفْقَةِ حَرَامٌ - جب معاملہ کر چکے پھر کمی کرنا حرام ہے (البتہ اگر کسی تاجر کا دستور ہو کہ خریداروں کو قیمت میں اتنا مجرا دیتا ہے جس کو انگریزی میں ''ڈسکونٹ'' کہتے ہیں - یعنی رعایت تو اتنی کمی کرنا جائز ہے)-

وَ اِنْ كُنْتَ لَاتَجِدُ اِلَّا وَضِيْعَةً فَلَيْسَ عَلَيْكَ زَكٰوةٌ - اگر تجھ کو ٹوٹے کے سوا کچھ فائدہ نہ ہو تو تجھ پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی-

وَارْفَعْ ثَوْبَكَ وَضَعْ حَيْثُ شِئْتَ - اپنا کپڑا اٹھا کر جہاں چاہے وہاں پاخانہ پھر لے-

وَضْمٌ وَضَمٌ - یعنی کندہ پر رکھنا یعنی اس لکڑی، ہڈی یا بوریے پر جس پر قصائی گوشت رکھتا ہے اس کو مٹی سے بچانے کے لئے-

تَوَضُّمٌ - جماع کرنا-

اِسْتِيْضَامٌ - ظلم کرنا-

تَرَكَهُمْ لَحْمًا عَلٰی وَضَمٍ - ان کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا-

اِنَّ النِّسَاءَ لَحْمٌ عَلٰی وَضَمٍ اِلَّا مَاذُبَّ عَنْهُ - عورتیں اس گوشت کی طرح ہیں جو ہڈی، لکڑی یا حصیر پر رکھا ہو (جس کا جی چاہے اس کو لے لے) مگر وہ جس سے کوئی ہٹانے والا موجود ہو (وہ گوشت تو محفوظ رہے گا - اسی طرح جس عورت کے بچانے والے اور حمایت کرنے والے موجود ہوں وہ مردوں کی دست برد سے محفوظ رہے گی)-

لَاتُوَضِيْمَ فِي الدِّيْنِ - دین کے معاملات میں سستی اور نامردی نہ کرو-

وَضِيْمَةٌ - وہ کھانا جو مصیبت کے وقت تیار کیا جاتا ہے-

وَضْنٌ - ایک پر ایک موڑ دینا، دوگنا کرنا، ٹھوس کرنا، بننا-

تَوَضُّنٌ - اطاعت کرنا، عاجزی کرنا-

اِتِّضَانٌ - مل جانا-

اِنَّکَ لَقَلِقُ الْوَضِیْنِ- تو تو ہلتا ہوا تنگ ہے (جو برابر حرکت کرتا جاتا ہے تھمتا نہیں- مطلب یہ ہے کہ تجھ میں ثبات اور استقلال نہیں ہے متلون مزاج ہے- یہ حضرت علیؓ کا کلام ہے)-

اَفَاضَ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَھُوَ یَقُوْلُ اِلَیْکَ تَعْدُوْ قَلِقًا وَّضِیْنُھَا- آنحضرتؐ عرفات سے لوٹے یہ فرماتے جاتے تھے اے خداوند! تیری طرف اونٹنی دوڑ رہی ہے اس کا تنگ ہل رہا ہے (تنگ اس وقت ڈھیلا اور ہلتا ہوتا ہے جب وہ جانور دبلا ہوگیا ہو مطلب یہ ہے کہ چلتے چلتے دبلی ہوگئی ہے)-

مَوْضُوْنَۃ- دو دو حلقوں سے بنی ہوئی زرہ یا جواہرات سے جڑی ہوئی چیز-

بابُ الواو مع الطاء

وَطْأٌ- تیار کرنا' نرم کرنا' روندنا' جماع کرنا-

تَوْطِئَۃٌ- روندنا' نرم کرنا' تیار کرنا-

مُوَاطَاۃٌ- موافقت-

اِیْطَاءٌ- روندانا' موافق ہونا-

تَوَاطُؤٌ- موافق ہونا-

اِیْطَاءٌ- سہل ہونا' تیار ہونا-

خَرَجَ وَھُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَابْنَیْ اِبْنَتِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَھِّلُوْنَ وَ اِنَّکُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰہِ وَ اِنَّ اٰخِرَ وَطْاَۃٍ وَطِئَھَا اللّٰہُ بِوَجّ- آنحضرتؐ اپنے ایک نواسے (حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ) کو گود میں لئے ہوئے نکلے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے تم ہی (یعنی اولاد) لوگوں کو بخیل بناتے ہو اور تم ہی نامرد بناتے ہو (جنگ سے آدمی تمہارے خیال سے جی چراتا ہے) تم ہی جاہل بناتے ہو (تم کو پھسلانے اور بہلانے کے لئے آدمی نادان بنتا ہے بچہ بن کر تم سے باتیں کرتا ہے) تو اللہ کی دی ہوئی بخشش ہو اور اخیر روندن جس کو اللہ نے روندا وج میں ہوئی (یعنی آخری جنگ طائف کی جنگ ہوئی اس کے بعد غزوۂ تبوک تھا لیکن اس میں لڑائی نہیں ہوئی وجّ ایک وادی ہے طائف میں جس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰے مُضَرَ- یا اللہ! مضر کے لوگوں کو خوب روند ان کو سخت سزا دے (قریش کے لوگ مضر کی اولاد ہیں- مطلب یہ کہ ان کو سخت پکڑ- ایسا ہی ہوا سخت قحط ان پر پڑا اور بھوک سے مرنے لگے- ایک روایت میں وَطْدَکَ عَلٰے مُضَرَ ہے یعنی ان کو زمین میں دبا دے)-

اِحْتَاطُوْا لِاَھْلِ الْاَمْوَالِ فِی النَّائِبَۃِ وَالْوَاطِئَۃِ- مال والوں کے لئے آفت اور صادر وارد کا حق چھوڑ دو- (مطلب یہ ہے کہ کچھ میوہ خراب ہو جاتا ہے کچھ مہمانوں اور مسافروں کی ضیافت میں خرچ کرنا پڑتا ہے تو ایک حصہ مال کا چھوڑ کر تخمینہ کرو- بعض نے کہا واطئہ وہ کھجور جو زمین پر گر پڑتی ہے لوگ اس کو پاؤں سے روند ڈالتے ہیں)-

وَاٰثَارٌ مَّوْطُوْئَۃٌ- اور قدم چلے ہوئے (یعنی جو تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا برا ہو یا بھلا)-

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجَالِسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا اَلْمُوَطَّئُوْنَ اَکْنَافًا الَّذِیْنَ یَاْلَفُوْنَ وَیُؤْلَفُوْنَ- کیا میں تم کو وہ لوگ نہ بتلاؤں جو قیامت کے دن ان کی بیٹھک سب سے زیادہ میرے قریب ہوگی اور جو مجھ کو بہت محبوب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں جن کے کنارے نرم ہیں لوگ ان کو روندتے ہیں (ان کے پاس آ کر اتر پڑتے ہیں وہ محبت سے پیش آتے ہیں ان کو ستاتے نہیں ان کے کھانے پینے کا بار اٹھاتے ہیں) لوگوں سے الفت رکھتے ہیں اور لوگ ان سے الفت رکھتے ہیں (یعنی بہت ملنسار اور یار باش اور خوش خلق ہیں)-

اِنَّ رِعَاءَ الْاِبِلِ وَرِعَاءَ الْغَنَمِ تَفَاخَرُوْا عِنْدَہٗ فَاَوْطَاَھُمْ رِعَاءُ الْاِبِلِ غَلَبَۃً- اونٹ کے چرانے والوں اور بکریوں کے چرانے والوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا- آخر اونٹ چرانے والوں نے غالب ہو کر بکریاں چرانے والوں کو روند ڈالا-

تَطَاُ فِیْ خِطَامِھَا- اپنی نکیل میں چلتی ہے-

لَمَّا خَرَجَ مُھَاجِرًا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَتَّبِعُ مَاَخَذَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فَاطَاُ ذِكْرَهٗ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْعَرْجِ- جب آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد وہ بہ قصد ہجرت نکلے تو کہتے ہیں میں جہاں جہاں آنحضرت ﷺ ٹھہرتے تھے ان مقامات پر ٹھہرتا تھا اور آنحضرتؐ کا ذکر پوشیدہ کرتا تھا یہاں تک کہ عرج میں پہنچا (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ- تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے فرش ایسے مرد کو روندنے نہ دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی کوئی اجنبی مرد بغیر تمہاری اجازت کے ان کے پاس نہ جائے نہ ان سے باتیں لگائے جیسے جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس کو برا نہیں سمجھتے تھے- یہاں تک کہ حجاب کی آیت اتری اور اس کی ممانعت ہوگی- مجمع البحار میں ہے کہ عورت کے محرم کو بھی اگر مرد برا سمجھے یا کسی عورت کو تو اس کو بھی نہ آنے دینا چاہئے)-

اِنَّ رَجُلًا وَشٰى بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَبَ فَاجْعَلْهُ مُوَطَّاَ الْعَقِبِ- ایک شخص نے عمار بن یاسر کی چغلی حضرت عمرؓ سے کھائی تو انھوں نے اس کے لئے یوں بد دعا کی- یا اللہ! اگر وہ جھوٹا ہے تو ایسا کر دے کہ وہ سردار ہو جائے لوگ اس کے پیچھے پیچھے چلیں (ایسی سرداری عاقبت کی خرابی ہے کیونکہ پیچھے پیچھے لوگوں کو چلانا مغرور دنیا داروں کی عادت ہے)-

وَلَا يَطَاُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ- آنحضرتؐ کے پیچھے دو مرد بھی نہیں چلتے تھے (یعنی آپ کا یہ دستور نہیں تھا کہ دوسرے لوگوں سے آگے رہیں بلکہ آپ تواضع کی راہ سے لوگوں کے بیچ میں رہتے)-

اِنَّ جِبْرِيْلَ صَلّٰى بِىَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَاتَّطَاَ الْعِشَاءُ- حضرت جبرئیلؑ نے عشاء کی نماز مجھ کو اس وقت پڑھائی جب شفق ڈوب گئی اور اندھیری چھا گئی- (عرب لوگ کہتے ہیں: وَطَّاْتُ الشَّيْءَ فَاتَّطَاَ- میں نے اس کو تیار کیا وہ تیار ہوگئی)

اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ- میں دیکھتا ہوں تمہارے خواب ایک دوسرے سے متفق ہوگئے ہیں اس بات پر کہ شب قدر رمضان کے اخیر میں ہے-

فَتَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ- میں نے اور حفصہ نے دونوں نے اس پر اتفاق کیا-

لَاتَتَوَضَّاُ مِنْ مَّوْطَاٍ- راستہ میں جو کیچڑ یا نجاست پاؤں میں لگ جائے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں اگر نجاست کی دھو ڈالنا چاہئے- بعض نے کہا راستہ کی نجاست اور کیچڑ وغیرہ لگے تو پاؤں رگڑ کر مسجد میں آ جائے اس کا دھونا ضروری نہیں- بعض نے کہا یہ جب ہے کہ نجاست خشک ہو)-

اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهٖ فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ- جب کوئی شخص جوتا پہن کر زمین کو روندے (پھر جوتے میں کوئی نجاست لگ جائے) تو مٹی اس کو پاک کر دے گی (بس کیسی ہی نجاست تر یا خشک غلیظ یا رقیق جوتے سے لگ جائے تو اس کو مٹی پر گڑ دے اب وہ پاک ہوگیا اس کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے بعض نے کہا یہ حکم اس نجاست میں ہے جو خشک اور غلیظ ہو)-

فَاَخْرَجَ اِلَيْنَا ثَلَاثَ اُكُلٍ مِّنْ وَّطِيْئَةٍ- تین روٹیاں ایک گون سے نکالیں-

اَتَيْنَاهُ بِوَطِيْئَةٍ- ہم وطیئہ ان کے سامنے لائے (وہ ایک کھانا ہے جو حیس کی طرح کھجور سے بنایا جاتا ہے)-

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ- میں عرب کے سرداروں کو روند ڈالوں گا (ان کو مطیع کروں گا)-

اَوْطَاَكُمْ اِثْخَانُ الْجِرَاحَةِ- سخت زخموں نے تم کو فریش کر دیا-

اَوْطَاْنَاهُمْ- ہم نے ان کی لاشوں کو روندا-

يَطَاُ فِىْ سَوَادٍ- سیاہی میں چلتا ہے (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہیں جیسے يَبْرُكُ فِىْ سَوَادٍ پیٹ کا کالا ہونا اور يَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ سے آنکھ کالی ہونا مراد ہے)-

وَلَا يَطَاُ عَقِبَهٗ- کوئی اس کے پیچھے نہ جائے-

اِنْ تَثْبُتِ الْوَطْاَةُ فِىْ هٰذِهِ الْمَزَلَّةِ فَذٰلِكَ الْمُرَادُ- اگر اس پھسلویں مکان یعنی دنیا میں قدم جم گیا تو وہی مراد ہے-

وَطْبٌ- دودھ کی مشک اور سخت آدمی اور بڑی پستان-

وَطْبَاءُ- بڑی پستان والی عورت-

نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَجَاءَهُ بِوَطْبَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا - (عبداللہ بن بسر نے کہا) آنحضرتؐ نے میرے باپ کے پاس آ کر قیام کیا ہم آپ کے لئے کھانا لائے اور وطبہ لائے - آپ نے اس میں سے کھایا (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں رُطَبَه ہے یعنی تر کھجور - حمیدی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح وَطْبَه ہے - نضر نے کہا وَطْبَه حیس کو کہتے ہیں کھجور اور کھوئے اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے) -

اِنَّهُ اُتِىَ بِوَطْبٍ مِّنْ لَّبَنٍ - آنحضرتؐ کے پاس ایک مشک لائی گئی جس میں دودھ تھا -

خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ - ابوزرع باہر نکلا اور دودن کی مشکوں کا مسکہ (مکھن) نکالا جا رہا تھا -

وَطْحٌ - دونوں ہاتھوں سے زور سے دھکیلنا -

تَوَاطُحٌ - ایک دوسرے سے لڑنا' شر فساد کرنا -

وَطِيْحٌ - ایک قلعہ تھا خیبر کا -

وَطْدٌ - جمانا' بھاری کرنا' مضبوط کرنا' بند کر دینا' ٹھونس دینا -

تَوْطِيْدٌ - کے بھی یہی معنی ہیں -

تَوَطُّدٌ - جم جانا' مضبوط ہو جانا -

اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْدَكَ عَلٰى مُضَرَ - مشہور روایت وَطْاَتَكَ ہے جو اوپر گزری معنی وہی ہیں) -

اَتَاهُ زِيَادُ بْنُ عَدِيٍّ فَوَطَدَهُ اِلَى الْاَرْضِ - زیادہ بن عدی ابن مسعودؓ کے پاس آیا انھوں نے اس کو زمین سے لگا دیا (پچھاڑ کر زمین سے چپکا دیا کہ حرکت نہ کر سکا - عرب لوگ کہتے ہیں وَطَدْتُ الْاَرْضَ میں نے زمین کو دابا - تا کہ سخت ہو جائے) -

طِدْنِىْ اِلَيْكَ - (براء بن مالک نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید سے کہا) مجھ کو اپنے ساتھ جوڑ لیجئے اور دبا لیجئے -

مِيْطَدُ النَّجَّارِ - بڑھئی کا دبانے کا ہتھیار -

فَوَقَعَ الْجَبَلُ عَلٰى بَابِ الْكَهْفِ فَاَوْطَدَهُ - غار کے منہ پر پہاڑ گرا اس کو بند کر دیا -

وَطَرٌ - حاجت' احتیاج (اس کی جمع اَوْطَارٌ ہے) -

قَضٰى وَطَرَهُ - اپنی حاجت پوری کر لی -

اَلطَّلَاقُ عَنْ وَّطَرٍ - طلاق اس وقت دینا چاہئے جب اس کی احتیاج ہو (بیوی شرارت یا بدکاری کرے اور سمجھانے سے اس کی اصلاح نہ ہو سکے) -

وَطْسٌ - موزے سے سخت مارنا یا جوتے سے یا اور کسی چیز سے توڑنا -

تَوَاطُسٌ - ایک دوسرے سے لڑنا -

وَطِيْسٌ - تندور یا گڑھا جس میں روٹی پکائی جائے یا گول پتھر جب وہ گرم ہو جائے تو کوئی اس پر چل نہ سکے -

اَلْاٰنَ حَمِىَ الْوَطِيْسُ - اب تندور گرم ہوا (یعنی خوب کھٹا کھٹ تلوار چل رہی ہے اور شدت سے جنگ ہو رہی ہے یہ محاورہ آنحضرتؐ سے پہلے کسی عرب سے نہیں سنا گیا - جو نہایت فصیح ہے) -

اَوْطَاسٌ لَيْسَ مِنَ الْعَقِيْقِ - اوطاس عقیق میں داخل نہیں ہے (یہ مقاموں کے نام ہیں) -

بَرِيْدُ اَوْطَاسٍ اٰخِرُ الْعَقِيْقِ - برید اوطاس عقیق کا آخری حصہ ہے -

نَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْمِ اَوْطَاسٍ اَنِ اسْتَبْرِؤُا سَبَايَاكُمْ - جنگ اوطاس میں آنحضرتؐ کے منادی نے یوں پکارا کہ جو عورتیں قید ہوں ان کا استبرا کر لو (یعنی ایک حیض ہونے تک ان سے جماع نہ کرو شاید وہ حاملہ ہوں) -

اَوْطَاس - ایک مشہور موضع ہے وہاں جنگ ہوئی تھی' اس دن متعہ آپ نے حلال کر دیا تھا -

وَطَفٌ - ابرو اور آنکھوں پر بہت بال ہونا -

وَفِىْ اَشْفَارِهٖ وَطَفٌ - آپ کی پلکیں لمبی تھیں -

صَحَابَةٌ وَّطْفَاءُ - جو ابر زمین تک لٹکا ہو زمین کے قریب ہو -

وَطْنٌ - اقامت کرنا -

تَوْطِيْنٌ - اقامت گاہ بنانا یعنی سکونت کا مقام - وطن بنانا' ایک کام کی عادت اور مشق کرانا اپنے تئیں اس پر جمانا' قائم کرنا -

مُوَاطَنَۃٌ-موافقت-

اِیْطَانٌ-اقامت کرنا' وطن بنالینا-

وَطَنٌ- وہ ملک جہاں آدمی مستقل سکونت رکھتا ہو' خواہ وہاں کی پیدائش ہو یا اور کہیں کی (اس کی جمع اَوْطَانٌ ہے)-

اِتِّطَانٌ اور اِسْتِیْطَانٌ-وطن بنالینا-

نَھٰی عَنْ نَقْرَۃِ الْغُرَابِ وَ اَنْ یُّوْطِنَ الرَّجُلُ فِی الْمَکَانِ بِالْمَسْجِدِ کَمَا یُوْطِنُ الْبَعِیْرُ- آنحضرتؐ نے کوے کی طرح ٹھونگ لگانے سے (سجدے میں نہ ٹھہرنا ٹھونگ لگانا ہے منع فرمایا اور مسجد میں ایک خاص جگہ معین کر لینے سے جیسے اونٹ ایک جگہ مقرر کر لیتا ہے (جب پانی پی کر آتا ہے تو ایک نرم جگہ میں بیٹھتا ہے ہر روز وہیں بیٹھا کرتا ہے-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' اور اونٹ کی طرح بیٹھنے سے یعنی سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھ دینے سے)-

نَھٰی عَنْ اِیْطَانِ الْمَسَاجِدِ- مسجدوں کو وطن یعنی اقامت گاہ بنانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ جب آدمی رات دن مسجد میں رہے تو مسجد کا ادب نہ کر سکے گا)-

کَانَ لَایُوْطِنُ الْاَمَاکِنَ- آنحضرتؐ مسجد میں کوئی خاص جگہ مقرر نہیں کرتے تھے (کہ ہر روز وہیں نماز پڑھیں یہ بالاتفاق مکروہ ہے- البتہ گھر میں نماز کی جگہ معین کرنے میں قباحت نہیں ہے-مجمع البحار میں ہے کہ جن لوگوں سے خلق اللہ کے حاجات متعلق ہوں جیسے قاضی' مفتی (مدرس) وغیرہ ان کو مسجد میں جگہ معین کر لینا مکروہ نہیں ہے-بعض نے اس حدیث کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ آنحضرتؐ بیٹھنے کے لئے کوئی خاص جگہ اپنے لئے مقرر نہ کرتے)-

لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ-ایسے موقع پر یعنی مرنے کے قریب خوف اور امید دونوں کسی شخص میں جمع نہ ہوں گے آخیر تک-

وَطَنٌ اَصْلِیٌّ-جہاں آدمی کی پیدائش ہوئی ہو-

مَوَاطِنُ-جنگ کے مواقع اور مقامات اور اوقات-

اَصْدَقُ النَّاسِ مَنْ صَدَقَ فِی الْمَوَاطِنِ-سچا آدمی وہ ہے جو میدان جنگ میں سچا رہے (ثابت قدم رہے ورنہ زبان کے ٹرے کسی کام پر نہیں آتے)-

وَطْوَطَۃٌ- ضعیف ہونا' ناتوان ہونا (جیسے تَوَطْوُطٌ ہے)-

لَمَّا اُحْرِقَ بَیْتُ الْمَقْدِسِ کَانَتِ الْوَطْوَاطُ تُطْفِئُہٗ بِاَجْنِحَتِھَا- جب بیت المقدس جلایا گیا تو چمگاڈر اپنی پنکھوں سے آگ بجا رہی تھی-

اَلْوَطْوَاطُ مِنَ الْمُسُوْخِ کَانَ یَسْرِقُ تُمُوْرَ النَّاسِ- چمگاڈر مسخ کیا ہوا جانور ہے وہ لوگوں کی کھجوریں چرا لیا کرتا تھا-

سُئِلَ عَنِ الْوَطْوَاطِ یُصِیْبُہُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ دِرْھَمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُلُثَا دِرْھَمٍ- عطاء سے پوچھا گیا اگر احرام والا شخص چمگاڈر کو مار ڈالے تو کیا فدیہ دینا ہوگا؟ انھوں نے کہا ایک درہم یا دو تہائی-

بابُ الواؤ مع الظاء

وَظْبٌ-روندنا-

وُظُوْبٌ-ہمیشہ کرنا' لازم کر لینا (جیسے مُوَاظَبَۃٌ ہے)-

مَوْظَبٌ-ایک مقام ہے مکہ کے قریب-

مَوْظُوْبٌ-جس کا مال آفتوں نے برباد کر دیا ہو-

کُنَّ اُمَّھَاتِیْ یُوَاظِبْنَنِیْ عَلٰی خِدْمَتِہٖ- (انسؓ نے کہا) میری مائیں مجھ کو آنحضرتؐ کی برابر خدمت کرنے کے لئے ابھارتیں (یعنی کہتیں کہ ہمیشہ آپ کی خدمت میں رہ-انسؓ خادم خاص تھے- آنحضرتؐ کی دس برس تک خدمت کرتے رہے-آپ نے ان کو دعا دی' ان کی عمر طویل ہوئی اور دولت اور اولاد اللہ تعالیٰ نے ان کہ بہ کثرت عطا کی)-

وَظْفٌ- کھر یا پنڈلی پر مارنا' پیچھے رہنا-

تَوْظِیْفٌ- یومیہ مقرر کرنا' کوئی منصب یا خدمت عطا کرنا-

مُوَاظَفَۃٌ-موافقت-

اِسْتِیْظَافٌ-گھیر لینا-

وَظِیْفَۃ-عہد اور شرط اور جو خرچ کے لئے روپیہ یا غلہ مقرر

کیا جائے۔

فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ - انھوں نے اونٹ کے کھر کی ہڈی نکالی اور پھینک کر اس کو ماری اس کو قتل کر ڈالا۔

بابُ الواو مع العین

وَعْبٌ - سب لے لینا، کچھ نہ چھوڑنا (جیسے اِيْعَابٌ ہے) اور جمع کرنا اور فارغ ہونا، جڑ سے کاٹ ڈالنا، داخل کرنا۔

اِسْتِيْعَابٌ - گھیر لینا، سب لے لینا، جڑ سے کاٹ ڈالنا۔

وَعِيْبٌ - کشادہ۔

اِنَّ النِّعْمَةَ الْوَاحِدَةَ لَتَسْتَوْعِبُ جَمِيْعَ عَمَلِ الْعَبْدِ - اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت بندے کے تمام نیک اعمال کو گھیر لیتی ہے (ساری نیکیاں اس کی ایک نعمت کا بدل ہوسکتی ہیں حالانکہ اس کی ہزاروں نعمتیں ہم پر ہر روز ہوتی ہیں۔ پھر ہماری نیکیاں اس کی نعمتوں کے مقابل محض بے حقیقت ہیں)۔

اِذَا اسْتُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةَ - (ایک روایت میں اُوْعِبَ كُلُّهٗ ہے) یعنی جب پوری ناک کاٹ ڈالی جائے تو کامل دیت دینا ہوگی۔

حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا - جب سب اس میں بھر دیئے جائیں گے۔

كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُوْعِبُوْنَ فِي النَّفِيْرِ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ کے ساتھ جہاد کے لئے سارے مسلمان نکلتے (کیوں کہ پھر ایسے سردار کہاں ملیں گے)۔

اَوْعَبَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ مَعَهٗ يَوْمَ الْفَتْحِ - مکہ کے دن سارے مہاجرین اور انصار آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔

اَوْعَبَ الْاَنْصَارُ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّيْنَ - سارے انصار صفین کی جنگ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَهُوَ اَوْعَبُ لِلْغُسْلِ - جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ اگر غسل سے پہلے سو رہے تو جو منی باقی رہ گئی ہو وہ بھی نکل جاتی ہے۔

بَيْتٌ وَعِيْبٌ - کشادہ گھر۔

وَعْثٌ یا وُعُوْثٌ - چلنا، مشکل ہونا، چلنا، خراب ہونا، خلط ملط ہو جانا۔

وَعْثٌ - ٹوٹ جانا۔

تَوْعِيْثٌ - پھیر دینا، روک لینا۔

اِيْعَاثٌ - دشوار گزار راستہ میں پڑنا، اسراف کرنا، خراب کرنا۔

نَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ - تیری پناہ سفر کی تکلیف اور مشقت سے۔ (وعث اصل میں ریتی کو کہتے ہیں چونکہ اس میں چلنا دشوار ہوتا ہے۔

مَثَلُ الرِّزْقِ كَمَثَلِ حَائِطٍ لَهٗ بَابٌ فَمَا حَوْلَ الْبَابِ سُهُوْلَةٌ وَّمَا حَوْلَ الْحَائِطِ وَعْثٌ وَّ وَعْرٌ - روزی کی مثال ایک باغ کی سی ہے جس میں دروازہ ہو دروازے کے آس پاس تو نرم اور ملائم زمین ہے اور باغ کے گرداگرد سخت اور دشوار گزار زمین ہے۔

عَلٰى رَاْسِ قُوْرٍ وَّعْثٍ - ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر (ایک روایت میں جَبَلٍ وَّعْثٍ ہے)۔

وَعْدٌ یا عِدَةٌ یا مَوْعِدٌ یا مَوْعِدَةٌ یا مَوْعُوْدٌ یا مَوْعُوْدَةٌ - وعدہ کرنا (یہ کہنا کہ میں تیرے لئے ایسا کروں گا یا تیرے پاس آؤں گا یا تیرے ساتھ کھاؤں گا۔ خیر ہو یا شر کوئی کام ہو۔ بعض نے کہا خیر میں وَعَدَ کہیں گے اور شر میں اَوْعَدَ کہیں گے)۔

وَعِيْدٌ - شر کا وعدہ (اور عربوں کے نزدیک وعدے کا خلاف کرنا سخت عیب ہے اور وعید کا خلاف کرنا کرم اور فضل ہے۔ اس لئے ایک جماعت اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعید میں خلاف ہوسکتا ہے مگر وعدے میں نہیں ہوسکتا)۔

مُوَاعَدَةٌ - ایک دوسرے سے وعدہ کرنا۔

اِيْعَادٌ - وعدہ کرنا، ڈرانا۔

تَوَعُّدٌ - ڈرنا۔

تَوَاعُدٌ - ایک دوسرے سے وعدہ کرنا۔

دَخَلَ حَائِطًا فَاِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَصْرِفَانِ وَيُوْعِدَانِ - آنحضرتؐ ایک باغ میں گئے وہاں دو اونٹ تھے جو

لوگوں کو پھیر دے رہے تھے اور آواز کر کے حملہ کر رہے تھے۔

قَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ بِاِنْجَازِهٖ۔ ابن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔

اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ۔ تمہارے ساتھ جو عدہ ہے اس کے پورا کرنے کا مقام حوض کوثر ہے۔

وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ۔ اللہ سے ملنے پر معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ۔ اسی لئے پرہیز گاروں سے بہشت کا وعدہ کیا گیا۔

هٰذِهٖ غَدَاةٌ تَعِدُ الْبَرْدَ۔ یہ صبح تو سردی کا وعدہ کر رہی ہے (یعنی خبر دے رہی ہے کہ آج سردی ہو گی)۔

وَتَوَعَّدُهُمْ۔ ان کا ڈرنا۔

وَعْدُ صِهْرِهٖ۔ آنحضرتؐ کے داماد (ابوالعاص) نے جو عدہ کیا تھا (اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

مَنْ وَّعَدَهُ اللّٰهُ عَلٰى عَمَلٍ ثَوَابًا فَهُوَ مُنَجَّزٌ وَمَنْ وَّعَدَهٗ لَهٗ عِقَابًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔ اللہ تعالیٰ جو احسان اور ثواب کا وعدہ کیا ہے وہ تو ضرور پورا ہو گا اور جو عذاب کا وعدہ کیا ہے اس میں اس کو اختیار ہے (وہ چاہے گا تو عذاب معاف کر دے گا)۔

مُقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ۔ جس مقام محمود کے دینے کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔ (منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے)۔

كَانَ مُوْسٰى وَعَدَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ بِمِصْرَ۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے مصر میں وعدہ کیا تھا (اگر اللہ ان کے دشمن کو تباہ کرے گا تو وہ اللہ کے پاس سے ایک کتاب لے کر آئیں گے)۔

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا (مسلمانوں کو غالب کیا)۔

يَامَنْ اِذَا وَعَدَ وَفٰى۔ اے وہ خداوند کہ جب وعدہ کرتا ہے تو اس کو پورا کرتا ہے۔

وَعْرٌ يا وُعُوْرٌ۔ سخت اور دشوار گزار ہونا، روک لینا۔

تَوْعِيْرٌ۔ سخت اور دشوار گزار کرنا۔

اِيْعَارٌ۔ سخت اور دشوار گزار مقام میں پڑ جانا، مال کم ہونا، کم کرنا۔

تَوَعُّرٌ۔ دشوار ہونا، حیران ہونا۔

لَحْمُ جَمَلٍ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَّعْرٍ۔ اونٹ کا گوشت دبلا جو ایک سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر ہو (اوّل تو خراب گوشت دبلا جس کو کوئی پسند نہ کرے دوسرے وہ ایک اونچے پہاڑ پر رکھا ہو تو اس کو کوئی لینے نہ جائے گا۔ یعنی محض بے فائدہ ہے)۔

عَائِرٌ اور وُعَيْرٌ۔ دو پہاڑ ہیں مدینہ میں۔

وَاسْتَلَانُوْا مَااسْتَوْعَرَهُ الْمُتْرَفُوْنَ۔ جن باتوں کو عیش پسندوں نے مشکل سمجھا ان کو انھوں نے آسان کر لیا (یعنی ترک دینا اور ترک شہوات)۔

وَعْظٌ يا عِظَةٌ۔ نصیحت کرنا، ایسی باتیں یاد دلانا جو سننے والے کے دل کو نرم کریں اور توبہ کی طرف مائل کریں۔

مَوْعِظَةٌ۔ (اسم مصدر ہے) بہ معنی وعظ۔

اِتِّعَاظٌ۔ نصیحت قبول کرنا۔

وَعَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ۔ اور راستے کے سرے پر اللہ کی طرف سے ایک نصیحت کرنے والا ہے ہر مسلمان کے دل میں (اس نے جو دلائل اور ثبوت قائم کر دیئے ہیں)۔

يَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُسْتَحَلُّ فِيْهِ الرِّبٰوا بِالْبَيْعِ وَالْقَتْلُ بِالْمَوْعِظَةِ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ سود کھانا اس کو بیع کی طرح سمجھ کر حلال کر لیا جائے گا، اور خون کرنا عبرت کے لئے درست سمجھا جائے گا (جیسے حجاج کہا کرتا تھا۔ میں بے گناہ شخص کو گناہ گار کے عوض مار ڈالوں گا لوگوں کو عبرت دلانے کے لئے)۔

يَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَيَاءِ۔ ایک شخص اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا کہ تو اتنی شرم کیوں کرتا ہے (یعنی شرم کرنے پر اس پر غصہ ہو رہا تھا، کہہ رہا تھا شرم کرنے سے تجھ کو نقصان پہنچے گا)۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ عِظَةً لِّغَيْرِیْ۔ تیری پناہ اس سے کہ تو مجھ کو دوسروں کے لئے عبرت کرے۔

لَاجْعَلَنَّكَ عِظَةً لِّغَيْرِكَ - میں تجھ کو دوسروں کے لئے عبرت اور نصیحت بناؤں گا (تجھ کو سزا دے کر)-

وَغْقٌ یا وَعِيْقٌ یا وُعَاقٌ - چلتے میں پیٹ کی آواز سنائی دینا' جلدی کرنا-

تَوْعِيْقٌ - روکنا' مخالفت کرنا-

وَعْقَةٌ - بدخلقی-

وَعْقَةٌ لَقِسٌ - زبیرؓ بدخلق بدمزاج ہیں-

وَعْكٌ - سخت بخار ہونا' ایذا دینا' تکلیف دینا' کوٹنا' لوٹانا-

اِيْعَاكٌ - لوٹانا' ازدحام کرنا-

تَوَعُّكٌ - تکلیف پہنچنا خصوصاً بخار کی تکلیف-

وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بخار آیا- (بعض نے کہا وَعْكٌ وہ ضعف والم جو بخار کے بعد لاحق ہوتا ہے)-

مَوْعُوْكٌ - تکلیف زدہ یا بخار والا-

وَعْلٌ - اوپر نمودار ہونا-

تَوَعُّلٌ - اوپر چڑھنا-

اِسْتِيْعَالٌ - پناہ لینا' پہاڑوں میں چل دینا-

وَعْلٌ اور وَعِلٌ اور وُعِلٌ - پہاڑی بکرا-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْلُوَالتُّحُوْتُ وَتَهْلِكَ الْوُعُوْلُ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کمینے اور پست درجے کے لوگ بلند درجہ نہ ہو جائیں گے اور جو اشراف اور رئیس ہیں وہ تباہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں یوں ہے حَتّٰى تَظْهَرَ التُّحُوْتُ عَلَى الْوُعُوْلِ یعنی زبردست لوگ زبردستوں پر غالب ہو جائیں گے)-

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ - اس دن تیرے مالک کا تخت کو اپنے اوپر آٹھ جنگلی بکرے اٹھائے ہوں گے (یعنی فرشتے بکروں کی صورت میں ہوں گے)-

وَفَوْقَهُ اَوْعَالٌ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ - اس کے اوپر جنگلی بکرے ہیں ان کی پشت پر عرش ہے-

فِي الْوَعْلِ شَاةٌ - اگر حرام والا شخص جنگلی بکرا مار ڈالے تو ایک بکری فدیہ میں دے-

وَعْوَعَةٌ - گیدڑ کی آواز یا کتے کی یا بھیڑیے کی (جیسے وَعْوَاعٌ ہے) ہلا دینا بے قرار کر دینا-

وَعْوَعٌ - گیدڑ' سیار-

وَاَنْتُمْ تَنْفِرُوْنَ عَنْهُ نُفُوْرَ الْمِعْزٰى مِنْ وَعْوَعَةِ الْاَسَدِ - تم اس سے اس طرح بھاگتے ہو جیسے بکری شیر کی آواز سے-

وَعْوَاعُ النَّاسِ - لوگوں کا غل' شور-

وَعْيٌ - سینت کر رکھنا' یاد رکھنا' سونچنا' قبول کرنا' جمع کرنا' گھیر لینا' حفظ کر لینا' سننا-

اِيْعَاءٌ - یاد کرنا' جمع کرنا' دل میں رکھنا' سینت کے رکھنا-

اِسْتِيْعَاءٌ - سب لے لینا' گھیر لینا-

وَاعِيَہ - آواز' چیخ-

اَلْاِسْتِحْيَاءُ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ لَّاتَنْسُوَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى وَالْجَوْفَ وَمَا وَعٰى - اللہ تعالیٰ سے جیسی شرم کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ آدمی قبروں کو اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے (موت کو ہر وقت پیش نظر رکھے) اور پیٹ کو اور جو پیٹ میں اکٹھا کرتا ہے (دیکھتا رہے کہ کوئی حرام مال پیٹ میں نہ جانے پائے اور حسد اور کبر اور بغض اور اخلاق ذمیمہ سے خالی رہے)-

فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى - سر کی نگہبانی کرے اور ان چیزوں کو جو سر میں ہیں (یعنی آنکھ اور کان اور زبان کی- سر کی نگہبانی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی کو سجدہ نہ کرے)-

وَيَحْفَظُ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى - اور پیٹ کی حفاظت کرے اور جو پیٹ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں (مثلاً شرم گاہ' ہاتھ' پاؤں' دل وغیرہ- ان کی حفاظت یہ ہے کہ گناہ سے ان کو بچائے)-

ذُكِرَ فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ اَنْبِيَاءَ قَدْسَمَّاهُمْ فَاَوْعَيْتُ مِنْهُمْ اِدْرِيْسَ فِي الثَّانِيَةِ - آنحضرتؐ نے (معراج کے قصہ میں) ہر آسمان پر پیغمبروں سے ملنا بیان کیا- آپ نے ان کے نام لئے میں نے ان میں سے دوسرے آسمان پر حضرت ادریسؑ

کو یاد رکھا-

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ- اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تازہ اور خوش وخرم کرے جو میری حدیث سنے پھر اس کو یاد رکھ کر دوسرے کو پہنچا دے- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو پہنچاتا ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے-

لَایُعَذِّبُ اللّٰهُ قَلْبًا وَعَی الْقُرْاٰنَ- اللہ اس دل کو عذاب نہیں کرنے کا جس نے قرآن کو سمجھ کر یاد کر لیا (یعنی سمجھ کر اس کو پڑھتا ہے اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو شخص صرف قرآن کے الفاظ یاد کر لے یا قرآن پر عمل نہ کرے اس کو قرآن کا واعی نہیں کہیں گے اور وہ اس حدیث میں داخل نہیں ہے کذا فی النہایہ)-

فَاسْتَوْعٰی لَهٗ حَقَّهٗ- اپنا سارا حق لے لیا-

حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ مِنَ الْعِلْمِ- ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے علم کے دو تھیلے لئے (ایک کو تو میں نے تم میں پھیلا دیا تم کو سنا دیا اور دوسرا تھیلہ اگر کھولوں تو میرا نرخرہ کاٹ ڈالا جائے- مجمع البحار میں ہے کہ پہلے تھیلے سے مراد علم اخلاق اور احکام ہیں اور دوسرے سے علم اسرار جو عالموں کے لئے خاص ہے اور زین العابدینؒ فرماتے ہیں- بعض جواہر ایسے ہیں اگر میں ان کو ظاہر کروں تو لوگ کہیں گے تم بت پرست ہو اور مسلمان مجھ کو مار ڈالنا پسند کریں گے اور جو برے سے برا وہ کام کرتے ہیں اس کو اچھا سمجھیں گے- کرمانی نے کہا دوسرے تھیلے سے ابو ہریرہؓ کی مراد فتنوں اور علامات قیامت کی خبریں ہیں اور دین کی خرابی کا حال)-

لَاتُوْعِیْ فَيُوْعٰی عَلَيْكِ- جمع مت کر اور بخیلی مت کر ورنہ تجھ پر تنگی کی جائے گی (یعنی اللہ تعالےٰ بھی تجھ کو دینے میں کمی کرے گا- ایک روایت میں ہے فَيُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ معنی وہی ہیں- دوسری روایت میں ہے شمار مت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی شمار سے تم کو دے گا- یعنی بے شمار اور بے حساب خرچ کرتا جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ)-

اَعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَاءَ هَا- گمی ہوئی چیز کی جو تو پڑی پائے ڈاٹ سربندھن اور تھیلی لوگوں سے پہنچوا (ان سے پوچھتا رہ جو واقعی بتا دے تو سمجھ جا کہ اسی کا مال ہے- اس کو دے دے)-

وَقَدْ وَعَيْتُ- میں سمجھ جاتا اور یاد کر لیتا-

وَكَانَ اَوْعَاهُمْ- وہ ان لوگوں میں زیادہ یاد رکھنے والے تھے-

حَتّٰی سَمِعْنَا الْوَاعِيَةَ- یہاں تک کہ ہم نے چلانے والی عورت کی آواز سنی جو میت پر رو رہی تھی-

وَالْجَوْفَ وَمَا وَعٰی- اور پیٹ کو اور جو پیٹ میں ہے اس کو محفوظ رکھے (یعنی حلال مال کھائے اور حرام کاری نہ کرے دوسری روایت میں ہے کہ میری امت کے اکثر لوگوں کو جو دوزخ میں لے جائیں گی وہ دو چیزیں ہیں پیٹ اور شرم گاہ)-

هِیَ اُذُنُكَ يَا عَلِیّ- (آنحضرتؐ نے اس آیت وتعیها اُذُنٌ واعیه کے تفسیر میں فرمایا) علے اذن واعیه تمہارا کان ہے-

خَيْرُ الْقُلُوْبِ اَوْعَاهَا- بہتر دل وہ ہے جو زیادہ یاد رکھنے والا ہو-

اَلْمَوْعِظَةُ كَهْفٌ لِمَنْ وَعٰی- نصیحت جائے پناہ ہے اس شخص کی جو یاد رکھے-

وَعِیٌّ- حافظ، دانا، فقیہ، عالم-

لَوْ وَجَدْنَا اَوْعِيَةً اَوْ مُسْتَرَاحًا- اگر ہم ظرف پائیں یاد رکھنے کی جگہ تو کہیں بیان کریں-

بابُ الواو مع الغین

وَغْبٌ- تھیلا، خراب چیز، احمق، ضعیف، کمینہ، رذیل، موٹا اونٹ-

وُغُوْبَةٌ- موٹا ہونا-

وَغَبَةٌ- احمق-

اِيَّاكُمْ وَحَمِيَّةَ الْاَوْغَابِ- کمینوں کی گرم جوشی سے بچے رہو (وہ نہ انجام دیکھتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں غصے میں جو جی میں آیا کر بیٹھتے ہیں)-

وَغْرٌ- سخت گرم ہونا-

وَغْرٌ - غصہ، حرارت، جلن-
تَوْغِیْرٌ - بہکانا، حسد کے لئے دودھ کو پتھر گرم ڈال کر گرم کرنا-
اِیْغَازٌ - گرمی میں داخل ہونا، غصہ سے گرم کر دینا، جوش دینا، گرم کرنا، لاچار کرنا-
اَلْهَدِیَّةُ تُذْهِبُ وَغَرَ الصَّدْرِ - (ہدیہ، تحفہ، حصہ) دل کی کپٹ اور جوش کو ٹھنڈا کر دیتا ہے (ہدیہ بھیجنے والے سے محبت پیدا ہوتی ہے)-
وَاغِرَةَ الضَّمِیْرِ - دل میں غصہ بھرا ہوا جوش مارتا ہوا (بعض نے کہا وَغر غصہ اور حسد کو پی جانا)-
فَاَتَیْنَا الْجَیْشَ مُوْغِرِیْنَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ - ہم لشکر میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر سخت گرمی کا وقت تھا (ایک روایت میں مُغَوِّرِیْنَ ہے- ایک روایت میں مُوْعِرِیْنَ ہے عین مہملہ سے)-
وَغَرَ صَدْرُهٗ - اس کا سینہ غصہ سے جوش مارنے لگا، کھولنے لگا-
وَغْلٌ یا وُغُوْلٌ - گھسنا، چھپ جانا، دور چلے جانا، چل دینا، شراب پینے والوں کے پاس بغیر بلائے جانا اور پینا-
اِیْغَالٌ - دور جانا، مبالغہ کرنا، جلد چلنا-
تَوَغُّلٌ - کسی کام میں بہت مصروف ہونا-
اِنَّ هٰذَا الدِّیْنَ مَتِیْنٌ فَاَوْغِلْ فِیْهِ بِرِفْقٍ - یہ دین مضبوط اور محکم ہے اس میں نرمی اور آہستگی سے گھس (اپنی طاقت اور قدرت کے موافق عمل کر یہ نہیں کہ نادانی سے ایکبارگی سخت سخت اعمال کرنے لگے اور آخر کار سب چھوٹ جائیں)-
اَلْمُتَعَلِّقُ بِهَا کَالْوَاغِلِ الْمُدَفَّعِ - جو شخص اس سے تعلق رکھے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بغیر بلائے شراب پینے والوں کے پاس گھس جائے اور وہ اس کو دھکیل کر دفع کریں-
فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِیْ بَطْنِیْ - جب وہ میرے پیٹ میں چلا گیا-
مَنْ لَّمْ یَغْتَسِلْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْیَسْتَوْغِلْ - جو شخص جمعہ کے دن غسل نہ کرے (کسی عذر سے) تو میل جمنے کے مقاموں کو اور جوڑوں کو دھو ڈالے-
اِسْتِیْغَالٌ - میل جمنے کے مقامات (جیسے بغل، چڑھا، گھائیاں وغیرہ) کو دھونا-
وَغْمٌ - زبردستی کرنا-
وَغَمٌ - حسد کرنا-
تَوَغُّمٌ - غصہ ہونا-
وَغْمٌ - ثقیل، احمق، کینہ اور کپٹ جو دل میں قائم ہو-
کُلُوْا الْوَغْمَ وَاطْرَحُوا الْفَغْمَ - جو نوالہ گر پڑے یا جو کھانا خلال سے نکلے اس کو کھالو اور جو زبان کی نوک چلا کر دانتوں میں سے نکلے اس کو پھینک دو-
وَاِنَّ بَنِیْ تَمِیْمٍ لَّمْ یُسْبَقُوْا بِوَغْمٍ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ - بنی تمیم کے لوگوں پر کوئی کینہ اور کپٹ میں سبقت نہیں لے گیا نہ جاہلیت کے زمانے میں نہ اسلام کے زمانے میں-

بابُ الواو مع الفاء

وَفْدٌ یا وُفُوْدٌ یا وِفَادَةٌ یا اِفَادَةٌ - پیغام لے کر آنا-
تَوْفِیْدٌ - پیغام دے کر بھیجنا-
اِیْفَادٌ - بلند ہونا، اور پر نمودار ہونا، جلدی جانا-
وَفْدٌ - وہ جماعت جو بادشاہ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے کوئی پیغام یا اطاعت یا خوشی یا تہنیت کی خبر لے کر آتی ہے-
وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ - اللہ کے وفد تین ہیں-
اِذَا قُتِلَ فَهُوَ وَافِدٌ لِسَبْعِیْنَ یَشْهَدُ لَهُمْ - شہید جب اللہ کی راہ میں مارا جائے تو وہ قیامت کے دن ستر آدمیوں کا وفد ہوگا - ان کے لئے گواہی دے گا (ان کی سفارش کرے گا)-
تَرَی الْعُلَیْفِیَّ عَلَیْهَا مُوْفِدًا - تو علیفی کو اوپر نمودار ہوا دیکھتا ہے-
وَفَدْتُ عَلَی الْمُلُوْكِ - میں تو بادشاہوں کے پاس وفد ہو کر (پیغام لے کر) گیا ہوں-
وَ اَنَا خَطِیْبٌ اِذَا وَفَدُوْا - جب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے تو میں ان کی طرف سے عرض کروں گا (اور کسی پیغمبر کو ابتداء عرض کرنے کی بھی جرأت نہ ہوگی)-

اَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ - تم وفدوں کی ویسی ہی خاطرداری اور مدارات کرنا جیسی میں کیا کرتا تھا-

کُنْتُ وَافِدَ بَنِی الْمُنْتَفِقِ - میں بنی منتفق کی طرف سے وفد بن کر آیا تھا (بنی منتفق کے لوگوں نے مدینہ کو ہجرت نہیں کی اپنے ملک ہی میں رہے- اگر دین کے کاموں کو بجا آوری سے کوئی روکے نہیں تو ایسے ملک سے ہجرت کرنا فرض نہیں ہے)-

یَا عَلِیُّ الْوَفْدُ لَا یَکُوْنُوْنَ اِلَّا رُکْبَانًا - (آنحضرتؐ نے اس آیت یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کی تفسیر میں فرمایا) اے علی وفد ہمیشہ سوار ہوتے ہیں (تو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اللہ تعالیٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو خاص کیا ان کے اعمال سے راضی ہوا' ان کا نام متقی رکھا- پھر فرمایا اے علی! قسم اس کی جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی- یہ لوگ قبروں سے ایسے سفید منہ نکلیں گے جیسے برف سفید ہوتی ہے ان کے کپڑے دودھ کی طرح سفید ہوں گے اور سونے کی جوتیاں پہنے ہوں گے جس کے تسمے میں موتی جڑے ہوں گے- دوسری روایت میں ہے کہ فرشتے ان لوگوں کے پاس بہشت کی سانڈنیاں لے کر آئیں گے جن پر سونے کی کاٹھیاں موتی اور یاقوت سے جڑی ہوئی ہوں گی' ان کی جھولیں سندس اور استبرق کی ہوں گی' ان کی نکیل ارجوان کی اور باگیں زبرجد کی ہوں گی' وہ ان کو سوار کرا کر محشر کی طرف اڑیں گی ان میں سے ہر شخص کے جلو میں ہزار فرشتے آگے اور داہنے بائیں ہوں گے' ان کے ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے بڑے دروازے تک پہنچا دیں گے- کذا فی البحرین)-

اَنَا عَبْدُکَ الْوَافِدُ اِلَیْکَ - میں تیرا بندہ ہوں' تیری خدمت میں حاضر ہوں-

کُتِبَ عَلَیْکُمْ وِفَادَتُہٗ - تم پر بیت اللہ میں آنا (حج کرنا) فرض کیا گیا-

حَقُّ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّھَا وِفَادَۃٌ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی - نماز کا حق یہ ہے کہ تو جانے میں اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہوں-

وَفْرٌ یا وُفُوْرٌ یا فِرَۃٌ - بہت ہونا' کشادہ ہونا' پورا ہونا' تمام ہونا' بہت کرنا' کشادہ کرنا' پورا کرنا' تمام کرنا' بچانا' پھیر دینا رضامندی کے ساتھ-

تَوْفِیْرٌ - بڑھانا' بہت کرنا' بچانا' پورا کرنا' سارا حق دے دینا (جیسے اِیْفَارٌ ہے)-

تَوَفُّرٌ - ہمت پھیرنا' بہت ہونا-

تَوَافُرٌ - بہت ہونا-

اِسْتِیْفَارٌ - پورا لے لینا-

اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ ذُوْ وَفْرَۃٍ فِیْھَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّآءٍ - میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی طرف چلا آپ کو دیکھا کانوں کی لو تک آپ کے بال تھے ان میں کہیں کہیں مہندی لتھڑی ہوئی تھی-

یَاْخُذْنَ مِنْ رُؤُوْسِھِنَّ حَتّٰی یَکُوْنَ کَالْوَفْرَۃِ - آنحضرت ﷺ کی بیویاں اپنے سر کے بال کانوں کی لو تک کٹوا ڈالتیں-

وَلَا ادَّخَرْتُ مِنْ غَنَائِمِھَا وَفْرًا - نہ میں نے دنیا کے مالوں میں سے بہت جوڑ کر رکھا-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَفِرُہُ الْمَنْعُ - شکر اللہ تعالیٰ کا جس کا مال نہ دینے سے نہیں بڑھتا (نہ دینے سے گھٹتا ہے)-

اَوْفَرُ مَا یَکُوْنُ - خوب گوشت دار جیسے تھے (یعنی اس ہڈی پر پھر اللہ تعالیٰ خوب گوشت پیدا کر دیتا ہے جو جنات کھاتے ہیں)-

وَفَرْتُہٗ - میں نے اس پر بہت کھانا پیش کیا-

تُوَفَّرُ وَتُحْمَدُ - اللہ کرے تیری دولت بڑھے اور لوگ تیری تعریف کرتے رہیں-

تَجِدُھَا بِوَفْرِھَا - تو اس کو پورا پائے گا اس میں سے کچھ کم نہ ہوا ہوگا-

اِجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِکَ نَصِیْبًا - مجھ کو ان بندوں میں کر جن کو تو نے بہت دیا ہے-

کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَفْرَةٌ- آنحضرتؐ کے بال کانوں کی لوتک تھے (مجمع البحرین میں ہے جو بال کانوں کی لوتک ہوں' وہ وفرہیں پھراس سے نیچے جمہ پھراس سے نیچے لمہ جو مونڈھوں تک ہوں-

وَفْزٌ- جلدی (جیسے وَفَزٌ ہے)-

اِیْفَازٌ-جلدی کرنا-

تَوَفُّزٌ- تیار ہونا-

اِسْتِیْفَازٌ- جلدی کی حالت میں بیٹھنا' اطمینان سے نہ بیٹھنا یا گھٹنے زمین پر لگا کر سرین اٹھا کر بیٹھنا-

كُوْنُوْا مِنْهَا عَلٰى اَوْفَازٍ- دنیا میں جلدی کے ساتھ رہو (جیسے وہاں سے بہت جلد جانا ہے- زیادہ سامان کرنا کیا ضرور ہے)-

مُسْتَوْفِزًا فِیْ مَرْضَاتِكَ- تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لئے جلدی کرنے والا مستعد ہونے والا-

یَاْكُلُ مُسْتَوْفِزًا- آنحضرتؐ کھانے کے لئے بیٹھتے تو اس طرح بیٹھتے جیسے کسی کو جانے کی جلدی ہوتی ہے (یعنی اکڑوں یا صرف گھٹنے ٹیک کر سرین اٹھا کر)-

وَفْضٌ -دوڑنا' جلدی چلنا (جیسے اِیْفَاضٌ اور اِسْتِیْفَاضٌ ہے)-

وِفَاض -توشہ دان یا ترکش-

اَوْفَاض -جمع' مختلف قبیلوں کے لوگ مختلف فرقے-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَنْ تُوْضَعَ فِی الْاَوْفَاضِ- آنحضرتؐ نے حکم دیا ایک صدقہ مختلف جماعتوں میں تقسیم کرنے کا (نہایہ میں ہے کہ اَوْفَاض وہ لوگ جن کے پاس چھوٹے چھوٹے تلوے ہوتے ہیں' ان میں کھانا ڈال لیتے ہیں بعض نے کہا اصحاب صفہ مراد ہیں-بعض نے کہا نا تو ان مسکین اور فقرا جن کا کوئی ذریعۂ معاش نہیں)-

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ كُلُّهٗ صَدَقَةٌ فَاَفْتَرَ اَبَوَاهُ حَتّٰى جَلَسَا مَعَ الْاَوْفَاضِ -ایک انصاری شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا- میرا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ ہے- اس نے اپنے ماں باپ کو محتاج کر دیا وہ فقیروں کے ساتھ بیٹھے (پھر کیا کرتے کچھ کھانے کو نہیں رہا)-

مَنْ زَنٰى مِنْ بِكْرٍ فَاصْقَعُوْهُ وَاسْتَوْ فِضُوْهُ عَامًا- جو شخص کنواری سے زنا کرے (اور خود بھی کنوارا ہو اس کا نکاح نہ ہو چکا ہو) تو اس کو (سو کوڑے) مارو اور ایک برس تک دیس نکالا کرو (ملک کے باہر جا کر رہے وَفَضَتِ الْاِبِلَ سے ماخوذ ہے- یعنی اونٹ متفرق ہو گئے)-

وَفْقٌ -موافق پانا-

تَوْفِیْقٌ -موافق کرنا' اصلاح کرنا' مضبوط کرنا-

مُوَافَقَةٌ اور وِفَاقٌ- پانا' موافق ہونا-

اِیْفَاقٌ -اتفاق ہونا' صف باندھنا' برابر ہونا-

تَوَفُّقٌ -مظہر توفیق ہونا-

تَوَافُقٌ -ایک دوسرے کے موافق اور قریب ہونا-

اِتِّفَاقٌ -اتحاد (یہ اختلاف کی ضد ہے)-

اِنَّهٗ وَفَّقَ مَنْ اَكَلَهٗ -انھوں نے اس کے لئے نیک توفیق کی دعا کی جس نے اس کو کھایا-

لَایَقُوْمُ اَحَدٌ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَیُوَافِقُهَا -کوئی شخص شب قدر کو پا کر اس میں عبادت کرے-

اِذَا كَانَ اَوْفَقَ لَهٗ- جب اس کے لئے وہ زیادہ موافق ہو-

فَلَمْ تُوَافِقْهُ- (حضرت فاطمہؓ ایک خادم مانگنے کے لئے آنحضرتؐ کے پاس آئیں) لیکن آپ کو نہیں ملا (آنحضرتؐ نے خادم نہیں دیا)-

فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ- جس کی آمین فرشتوں سے لڑ جائے- یعنی ایک ہی وقت میں دو آمینیں ہوں یا خشوع خضوع میں اس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہو- شیخ ابن حجر مکی نے جو صاحب مجمع البحار کے استاد ہیں یہ کہا شاید فرشتے جس وقت امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہے تو تحمید کرتے ہیں (اللّٰھمّ لك الحمد) کہتے ہیں اور آمین کے وقت آمین کہتے ہیں)-

فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ- اب جس کا خط اس خط کے موافق ہوگا (جو اگلے ایک پیغمبر کیا کرتے تھے' تو اس کا یہ فعل درست ہوگا مگر

چونکہ ہم کو اس کا علم نہیں ہے اس لئے یہ امر ہمارے لئے درست نہیں ہے)-

يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ- آنحضرتؐ کو جس مقدمہ میں کوئی حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ آتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت بہ نسبت مشرکوں کے زیادہ پسند کرتے (یہ طرز آپ کا اوائل زمانہ اسلام میں تھا اس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ مشرک تو مخالف ہو رہے ہیں اب اہل کتاب کا بھی مخالف کر لینا سردست ٹھیک نہیں ہے- پھر جب اسلام قوی ہو گیا تو آپ نے بہت سی باتوں میں اہل کتاب کی مخالفت کی- مثلاً خضاب وغیرہ میں)-

لَا تُوَافِقُوْا سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا فَيَسْتَجِيْبُ- ایسا نہ ہو وہ وقت ہو کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا جاتا ہے تو وہ قبول کرتا ہے-

ثُمَّ اتَّفَقَا- پھر یہاں سے دونوں راوی متفق ہو گئے-

وَالْاِنْتِفَاعُ بِالْوَفْقِ- موافقت سے فائدہ اٹھانا-

وَكَانَ مَاجَرٰى عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ وَفْقِهٖ- اس کے بعد جو معاملہ ہوا وہ ان کی مرضی کے موافق ہوا-

زَادَكَ اللّٰهُ تَوْفِيْقًا- اللہ تعالیٰ تجھ کو زیادہ توفیق دے (اللہ کی توفیق یہ ہے کہ اسباب کو خیر کی طرف متوجہ کر دے)-

اَلْمَيِّتُ وَالْجُنُبُ يَتَّفِقَانِ- میت اور جنب دونوں متفق ہیں (دونوں کو غسل دیا جاتا ہے)-

حَلُوْبَتُهٗ عَلٰی وَفْقِ عِيَالِهٖ- اس کا دودھ کا جانور اتنا ہی دودھ دیتا ہے جو اس کے اہل وعیال کو کافی ہوتا ہے (کچھ بچتا نہیں)-

فَكَتَبْتَ بَيْنَهُمَا اتِّفَاقًا- پھر تو نے دونوں متخاصمین کا ایک صلح نامہ لکھا جس پر دونوں نے اتفاق کیا-

اِنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ فِیْ صُوْرَةِ الشَّابِّ الْمُوَفَّقِ (امام رضا سے کسی نے کہا لوگ کہتے ہیں) کہ آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو ایک جوان متناسب الاعضاء کی صورت میں دیکھا (یہ سن کر امام صاحب سجدے میں گر پڑے، اور کہنے لگے- ان لوگوں نے تجھ کو نہیں پہچانا اور تیری توحید نہیں کی اسی واسطے ایسی باتیں کرتے ہیں- بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے جب اپنے پروردگار کی عظمت کو دیکھا تو آپ ایک جوان متناسب الاعضاء کی صورت میں تھے- ایک روایت میں الْمُوَنَّقِ ہے نون سے یعنی حسین اور خوبصورت میں)-

وَفْهٌ- کنیسہ کا منتظم ہونا، یعنی گرجا کا پادری ہونا-

وِفَاهَةٌ- اس کا کام-

لَا يُحَرَّكُ رَاهِبٌ عَنْ رَهْبَانِيَّتِهٖ وَلَا وَافِهٌ عَنْ وَفْهِيَّتِهٖ- کوئی درویش نصرانی اپنی درویشی سے نہ ہٹایا جائے گا- نہ کوئی گرجا کا خادم اور مہتمم اپنی خدمت سے-

وَفَاءٌ- پورا کرنا، محافظت کرنا، عمر لمبی ہونا-

وُفِیٌّ- پورا ہونا، بہت ہونا-

تَوْفِيَةٌ- پورا دے دینا (جیسے مُوَافَاةٌ اور آنا، حج کرنا، وعدہ وفا کرنا-

تَوَفِّیْ- پورا لے لینا-

تُوُفِّیَ- (بہ صیغۂ مجہول) مر گیا-

مُتَوَفّٰی- وفات شدہ، مرا ہوا، وفات پانے والا-

مُتَوَفِّیْ- روح قبض کرنے والا، مارنے والا-

اِسْتِيفَاءٌ- پورا لے لینا-

مُسْتَوْفِی الْمَمَالِكِ- صدر، محاسب جو تمام ملک کی آمدنی وصول کرتا ہے، اس کو جانچتا ہے (کنٹرولر جنرل)-

اِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا- تم سترھویں امت ہو (یعنی انہتر امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں اور تمہارا نمبر ستر کا ہے، ستر کا عدد تم سے پورا ہوا)-

فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ- پھر میں چند لوگوں پر گزرا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے-

اَوْفَی اللّٰهُ ذِمَّتَكَ- اللہ تیرا ذمہ پورا کرے-

اِسْتَوْفَيْتُ حَقِّیْ- میں نے اپنا حق پورا لے لیا-

اَلَسْتَ تُنْتِجُهَا وَافِيَةً اَعْيُنُهَا وَ اٰذَانُهَا- کیا تیری بکری پوری آنکھ اور کان والی بکری نہیں جنتی (پوری آنکھ اور کان والی جنتی ہے لیکن لوگ اس کے کان چیر دیتے ہیں کتر ڈالتے ہیں)-

وَفَتْ اُذُنُكَ وَصَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ - تیرے کان نے جو سنا تھا وہ پورا ہوا (سچا نکلا) اور اللہ نے تیری بات سچ کی۔

اَوْفَى اللّٰهُ بِاُذُنِهٖ - اللہ تعالیٰ نے اس کے کان کو سچا کیا (اس نے کان سے سن کر جو بیان کیا تھا وہ پورا ہوا - ہوا یہ تھا کہ زید ابن ارقمؓ نے عبداللہ بن ابی منافق کو یہ کہتے سنا کہ محمد کے اصحاب پر تم کچھ خرچ مت کرو اور آنحضرتؐ سے جا کر بیان کیا - آنحضرتؐ نے فرمایا شاید تیرے سننے میں غلطی ہوئی - مگر جب قرآن میں اس کی تصدیق اتری تو آپ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا: وَفَتْ اُذُنُكَ يَا غُلَامُ ارے لڑکے تیرا کان سچا ہوا)۔

فَمَنْ وَفٰى فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ - (ایک روایت میں وفی ہے یعنی) جو کوئی ان باتوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے (اس کا اجر ضرور ملے گا)۔

فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ - (ام عطیہؓ کے ساتھ جن عورتوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ نوحہ ترک کرنے کا عہد کیا تھا) ان میں سے پانچ عورتوں نے اپنا اقرار پورا کیا (آنحضرتؐ نے ایک میت پر نوحہ کرنے کی ام عطیہؓ کو خاص اجازت دی - اس سے نوحہ کا جواز نہیں نکلتا - جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے - شیعہ امامیہ بھی نوحہ کے جواز کے قائل ہیں)۔

اَنْ يُوْفٰى يا اَنْ يُوَفّٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ - ان کا جو ذمہ لیا گیا ہے کہ تمہارے مال اور جان کی حفاظت ہو گی وہ پورا کیا جائے۔

بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ - عہد پورا کرنے کی فضیلت کا بیان (ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ حدیث میں ہے کہ پیغمبر دغا نہیں کرتے - گو یہ ہرقل کا قول تھا مگر صحابہؓ نے اس کو اچھا سمجھا اور ہرقل نے اگلی آسمانی کتابوں سے یہ مضمون لیا ہوگا)۔

فَلْيُوَافِنَا - وہ ہمارے پاس آئے۔

يَا زَيْنَ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ - اے زینت ان لوگوں کے جو قیامت کے دن آئیں گے۔

وَكَانَ شَارِبُهٗ وَفَاءً - ان کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ - اللہ اکبر حضرت محمدؐ کے لوگوں کو عہد کا پورا کرنا ضرور ہے اور دغابازی ان کے شایاں نہیں۔

اَوْفٰى عَلٰى سَبْعٍ - ساتویں تاریخ نمودار ہوئے۔

خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِى الْحِجَّةِ - ہم اس وقت نکلے جب ذی الحجہ کے چاند کا وقت قریب تھا (ذی الحجہ کے پانچ دن باقی رہے تھے)۔

اَلْجَذَعُ يُوْفِيْ مِمَّا يُوْفِيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ - بھیڑ ایک سال کی اس کام کو پورا کرتی ہے جس کو دو برس کی بکری پورا کرتی ہے (یعنی قربانی میں ایک برس کی بھیڑ جو دوسرے برس میں لگی ہو کافی ہے مگر بکری دو برس سے کم کی درست نہیں)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ - جس شخص کو یہ بھلا لگے کہ اس کو ہم اہل بیت پر درود بھیجنے کا پورا ثواب ملے تو یوں کہے۔

حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ - یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کو پورا عذاب (اس کے گناہوں کا) دے گا۔

وَعَدَنِيْ فَوَفَانِيْ - ابوالعاص (میرے داماد) نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا (کہ حضرت زینبؓ کو آپ کے پاس بھجوا دوں گا)۔

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا) میں تم کو آسمان پر اٹھا لوں گا اور پھر (اترنے کے بعد) ماروں گا (تو آیت میں تقدیم اور تاخیر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مُتَوَفِّيْكَ سے موت مراد نہ ہو بلکہ یہ معنی ہوں کہ تمہارے زمین میں رہنے کی میعاد پوری کر دوں گا)۔

اَنْتَ تَوَفَّاهَا - تو ہی اس کو مارتا ہے۔

اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ - تو وعدہ پورا کرنے والا ہے۔

وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ - یہودی عورت نے خیبر میں جو بھنی ہوئی بکری آنحضرتؐ کو تحفۃً بھیجی تھی - اس کے کھانے سے آنحضرتؐ کے بعض اصحاب مر گئے (لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا)۔

فَاشْهَدْلِيْ بِالْمُوَافَاةِ - (آنحضرتؐ نے حجر اسود سے فرمایا) میرا گواہ رہیو کہ میں تیرے پاس آیا تھا (تجھ کو چوما تھا)۔

اَلْحَجَرُ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِالْمُوَافَاةِ - حجر اسود کو جو کوئی چومے گا یا چھوئے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے

گواہی دے گا (مشرک لوگ مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں کہ تم بھی پتھر کو چومتے ہو اس کی تعظیم کرتے ہو پھر اگر ہم نے بت کو چوما تو کیا برا کیا - ان کا جواب یہ ہے کہ تم تو بت کو غیر اللہ سمجھ کر اس کو چومتے ہو اور حجر اسود کو ہم جو چومتے ہیں تو صرف اللہ ہی کی تعظیم کے لئے نہ کہ غیر اللہ کی تعظیم کے لئے)۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخَذَ مِنْ شِيْعَتِنَا الْمِيْثَاقَ كَمَا اَخَذَ عَلٰى بَنِىْ اٰدَمَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفٰى لَنَا وَفَى اللّٰهُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ - اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اقرار لیا جیسے بنی آدم سے "الست" کا عہد لیا تھا - پھر جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے اپنا عہد پورا کرے گا اس کو بہشت دے گا۔

اَحْصَيْتُ لِعَلِيِّ بْنِ يَقْطِيْنَ مَنْ وَافٰى عَنْهُ فِىْ عَامٍ وَّاحِدٍ خَمْسَ مِاَةٍ وَّخَمْسِيْنَ رَجُلًا - میں نے ان لوگوں کا شمار کیا جنھوں نے ایک سال میں علی بن یقطین کی طرف سے حج کیا ان کی تعداد ساڑھے پانچ سو تھی۔

بابُ الواو مع القاف

وَقْبٌ - ڈوب جانا، وقب میں داخل ہونا، آنا، پھیل جانا، گہنا جانا، اندر گھس جانا۔

اِيْقَابٌ - بھوکا ہونا۔

وَقْبٌ - پتھر میں سوراخ جس میں پانی جمع ہوتا ہے اور جسم میں ہر ایک گڈھا مثلاً آنکھ کا یا مونڈھے کا اور گھوڑے کے آنکھوں پر کے دو گڈھے۔

وَقْبَانٌ - احمق۔

اَوْقَاب - گھر کا سامان۔

لَمَّا رَاَى الشَّمْسَ قَدْ وَقَبَتْ قَالَ هٰذَا حِيْنُ حِلِّهَا - جب سورج ڈوب گیا تو کہا یہ مغرب کی نماز کا وقت ہے (یعنی اب مغرب کی نماز پڑھنے کا صحیح وقت ہوا)۔

تَعَوَّذِىْ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ - اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس اندھیرے سے جب آن پہنچے۔

فَاغْتَرَفْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهٖ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ - ہم نے اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے تیل کے مٹکے بھرے چلوؤں سے لے کر۔

اِيَّاكُمْ وَحَمِيَّةَ الْاَوْقَابِ - احمقوں کی حمیت سے بچے رہو (یہ جمع ہے وَقْبٌ کی بہ معنی احمق)۔

وَقَبَتْ عَيْنَاهُ - اس کی آنکھیں اندر گھس گئیں۔

لِلرَّجُلِ مَابَيْنَ اِلْيَيْهَا وَلَا يُوْقِبُ - حائضہ عورت سے اس کا خاوند اس کے دونوں سرین کے درمیان سے مزہ اٹھا سکتا ہے لیکن دخول نہ کرے (یعنی فرج کے اندر ذکر کو داخل نہ کرے نہ تھوڑا نہ بہت اگر حشفہ بھی غائب ہو جائے تو ایقاب ہو گیا)۔

وَقْتٌ - وقت مقرر کرنا۔

تَوْقِيْتٌ - وقت مقرر کرنا، انتہا قرار دینا۔

مِيْقَات - وقت اور وہ مقام جہاں سے مکہ جانے والے کو احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے۔

وُقِّتَتْ اور اُقِّتَتْ - (دونوں سورۂ والمرسلات میں پڑھنا جائز ہے اور عرب لوگ ہمیشہ واؤ ہمزے سے بدل دیتے ہیں - جیسے وُكِّدَتْ اور اُكِّدَتْ میں)۔

اِنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ - آنحضرتؐ نے مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ مقرر کیا۔

لَمْ يَقِتِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَمْرِ حَدًّا - آنحضرتؐ نے شراب پینے کی سزا کوئی معین نہیں کی بلکہ آنحضرتؐ کے عہد میں یوں ہی بلاتعین کبھی کپڑوں سے کبھی جوتوں سے کچھ ماریں لگا دیں جاتی تھیں۔

كِتَابًا مَّوْقُوْتًا - نماز کو وقتوں میں فرض کیا (یعنی ہر نماز کا ایک وقت معین ہے اور وہ اپنے وقت معینہ پر فرض ہے - کبھی وَقَّتَ بہ معنی اَوْجَبَ کے آتا ہے یعنی واجب کیا)۔

وَقَّتَ فِىْ قَصِّ الشَّارِبِ اَنْ لَّا تُتْرَكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ - آنحضرتؐ نے مونچھ کترانے کا یہ وقت یہ مقرر کیا کہ چالیس دن سے زیادہ اس کو نہ چھوڑنا چاہئے (ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ اپنے ناخن اور مونچھیں ہر جمعہ کو کترتے اور زیر ناف کے بالوں کو بیس دن میں مونڈھتے اور بغل کے بالوں کو چالیس دن میں اکھیڑتے - ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ

جمعہ کی نماز سے پہلے ناخن اور مونچھیں وغیرہ کتراتے اور جن لوگوں نے جمعہ کی نماز کے بعد اصلاح رکھی ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے)۔

وَلَا يُوَقِّتُ۔ کسی جمرے کو دعا کے لئے معین نہ کرتے یا کوئی دعا جمروں کے پاس معین نہ کرتے۔

وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔ اس دن فجر کی نماز معمولی وقت سے پہلے پڑھی (یعنی طلوع فجر ہوتے ہی)۔

تَأْتِيَ الْوَقْتَ فَتُلَبِّيْ۔ میقات پر آ کر لبیک کہہ (احرام باندھ)۔

اَحْرَمَ مِنْ دُوْنِ اَنْ يَّأْتِيَ الْوَقْتُ۔ میقات آنے سے پہلے احرام باندھ لینا۔

وَقْحٌ یا وَقَاحَةٌ یا وُقُوْحَةٌ یا وَقِحَةٌ یا قِحَةٌ یا قَحَةٌ یا وَقْحٌ۔ سخت ہونا، کم شرم ہونا۔

تَوْقِيْحٌ۔ درستی کرنا، سخت کرنا، چربی لگا کر۔

تَوَقُّحٌ اور اِتِّقَاحٌ۔ کم شرم ہونا۔

تَوَاقُحٌ۔ کم شرم بننا۔

اِسْتِيْقَاحٌ۔ سخت ہونا۔

وَمُتَوَاقِحٌ يَبْقٰى عَلٰى فَضِيْحَتِهٖ۔ بے شرم جو اپنی رسوائی پر قائم رہتا ہے۔

وَقِحٌ۔ بے شرم۔

وَقْدٌ یا وَقَدٌ یا وُقُوْدٌ یا وَقُوْدٌ یا قِدَةٌ یا قَدَانٌ۔ مشتعل ہونا، سلگنا۔

اِيْقَادٌ۔ سلگانا۔

تَوَقُّدٌ اور اِسْتِيْقَادٌ۔ سلگنا اور سلگانا۔

تَوَقُّدٌ۔ چمکنا۔

اِتِّقَادٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا۔ اس کے نیچے آگ سلگاتا ہے۔

وَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود جلتا ہوگا عود انگیٹھی کا ایندھن ہوگا)۔

وَقْذٌ۔ ایسا سخت مارنا کہ بالکل ڈھیلا ہو جائے۔ یا مرنے کے قریب ہو جائے۔ پچھاڑنا، ساکن کرنا، غالب ہونا، گرا دینا، بیمار چھوڑ دینا، ایذا دینا۔

وَقِيْذٌ۔ پڑا ہوا بیمار مرنے کے قریب۔

شَاةٌ مَّوْقُوْذَةٌ۔ بکری جس کو لکڑی یا پتھر وغیرہ سے ماریں، وہ مرجائے ذبح کرنے سے پہلے۔

فَوَقَذَ النِّفَاقَ۔ نفاق کو توڑ دیا، میٹ دیا۔

وَكَانَ وَقِيْذَ الْجَوَانِحِ۔ غمگین دل والے تھے۔

وَقِيْذٌ اور مَوْقُوْذٌ۔ جو غیر محدد سے مارا جائے، یعنی بغیر دھار کی چیز سے مثلاً پتھر یا لکڑی یا غلیل سے لیکن بندوق کی گولی سے جو مارا جائے بسم اللہ کہہ کر وہ وقیذ نہیں ہے۔ جیسے بھالے یا تیر سے جو مارا جائے۔

وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ۔ اگر تیر (نوک سے نہ لگے بلکہ) عرض کی طرف سے یعنی آڑی لکڑی جانور پر پڑے اور وہ مرجائے تو وہ قیذ ہے (مراد ہے اس کا کھانا حرام ہے)۔

اَلْمَوْقُوْذَةُ الَّتِيْ مَرِضَتْ وَ وَقَذَهَا الْمَرَضُ حَتّٰى لَمْ يَكُنْ لَّهَا حَرَكَةٌ۔ موقوذہ وہ جانور ہے جو بیمار ہو جائے اور بیماری اس کو گرا دے اتنا کہ ہل نہ سکتا ہو۔

وَقَذَهُ النُّعَاسُ۔ اس کو نیند نے مغلوب کر دیا۔

وَقْرٌ۔ بھاری ہونا، بہرا ہو جانا، بہرا کرنا۔

وَقْرٌ اور وُقُوْرَةٌ۔ عظمت اور وقار کے ساتھ بیٹھنا، چھوڑنا۔

وَقَارَةٌ اور وَقَارٌ اور قِرَةٌ۔ سنجیدہ اور وزنی اور ثابت ہونا۔

تَوْقِيْرٌ۔ تعظیم کرنا، ٹھہرانا، زخمی کرنا، بھاری کرنا۔

اِيْقَارٌ۔ لادنا، بھاری کرنا۔

تَوَقُّرٌ اور اِتِّقَارٌ۔ باوقار ہونا۔

اِسْتِيْقَارٌ۔ موٹا ہونا۔

فِيْ صَدْرِهٖ وَقْرٌ۔ اس کے دل میں غصہ بھرا ہوا ہے۔

لَمْ يَفْضُلْكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهٗ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِي الْقَلْبِ یا وَقَرَ فِيْ صَدْرِهٖ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت تم پر بہت روزے رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں ہے (ان سے بھی زیادہ بعض لوگ روزہ نماز کرتے ہیں) لیکن یہ فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو دل میں جم گئی ہے یا ان کے سینے میں جم گئی ہے (وہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی اور اس کے

رسول کی محبت، دنیا سے غفلت)۔

يُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ - عزت اور عظمت کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا۔

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ - جس نے بدعتی کی عزت کی اس نے اسلام کو گرا دینے کے لئے مدد کی۔

عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَالْوَقَارِ - تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور وقار (سنجیدگی اور سہولت) کے ساتھ رہنا لازم کرلو (چھچھورے پن اور ہلکے پن سے پرہیز کرو)۔

اَلتَّعَلُّمُ فِى الصِّغَرِ كَالْوَقْرَةِ فِى الْحَجَرِ - بچپن میں علم سیکھنا پتھر میں سوراخ کرنے کی طرح ہے (جیسے پتھر کا سوراخ نہیں مٹتا ویسے ہی بچپن کی تعلیم کا اثر کبھی نہیں جاتا)۔

فَاَلْقَوْا وَقْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ - ایک خچر یا دو خچر کے بوجھ برابر چاندی ڈال دی (یعنی مجوسیوں نے اس لئے کہ حضرت عمرؓ کھانے کے وقت ان کو آواز نکالنے یعنی زمزمہ کی اجازت دیں)۔

لَعَلَّهٗ اَوْقَرَ رَاحِلَتَهٗ ذَهَبًا - شاید اس نے اپنی اونٹنی پر سونا لاد لیا۔

تَسْمَعُ بِهٖ بَعْدَ الْوَقْرَةِ - اونچا سننے کے بعد اس کو سنے وَقْرٌ (بہ فتحہ واو) ثقلِ سماعت اور وِقْر (بہ کسرۂ واو) بوجھ۔

وَقِيْرٌ كَثِيْرُ الرَّسْلِ - بکریاں جو بہت چرا گاہ میں چھوڑی جاتی ہیں (بعض نے کہا وَقِیر سے بکری والے مراد ہیں۔ بعض نے کہا بھیڑوں کا گلہ، بعض نے کہا بکریاں چرواہے وغیرہ)۔

اَلْاِيْمَانُ مَا وَقَرَ فِى الْقُلُوْبِ - ایمان وہ ہے جو دل میں جم جائے (شک نہ رہے)۔

اَلسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ - اطمینان اور سنجیدگی بکری والوں میں ہے (اور سختی اور اضطراب اونٹ والوں میں)۔

وَقِّرُوْا كِبَارَكُمْ - اپنے بڑوں کا ادب کرو ان کی تعظیم کرو۔

اِشْتَرَيْتُ اَرْضًا اِلٰى جَنْبِ ضَيْعَتِىْ فَلَمَّا وَقَرْتُ الْمَالَ اِلٰى مَنِ اشْتَرَيْتُهَا مِنْهُ خُبِّرْتُ اَنَّ الْاَرْضَ وَقْفٌ - (ایک روایت میں وَقَرْتُ کے بدلے وَفَيْتُ ایک میں وَزَنْتُ ہے) یعنی میں نے اپنی زمین کے بازو میں ایک زمین خریدی جب میں روپیہ لاد کر بیچنے والے کے پاس لے گیا تو مجھ کو یہ خبر دی گئی کہ زمین تو وقف کی زمین ہے (اس کی بیع نہیں ہوسکتی)۔

اَوْقِرْ رِكَابِىْ فِضَّةً وَّ ذَهَبًا - میرے اونٹ کو سونے چاندی سے لاد دے (میں نے ایک حجاب میں رہنے والے بادشاہ کو مارا - کہتے ہیں یہ قاتلِ حسین رضی اللہ عنہ نے ابن زیاد سے کہا)۔

وَقْشٌ - مٹ جانا۔

تَوَقُّشٌ - ہلنا، حرکت، حس، اوقاش، اوباش۔

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ وَقْشًا مِّنْ خَلْفِىْ - میں بہشت میں گیا پیچھے سے مجھ کو کچھ آہٹ معلوم ہوئی (کیا دیکھتا ہوں بلالؓ اس وقت تک زندہ اور دنیا میں تھے۔ معلوم ہوا کہ روح کا ایک ہی وقت میں دو جگہ نمودار ہونا ہوسکتا ہے پھر خداوند کریم کی تو شان بہت اعلیٰ اور ارفع ہے وہ اگر عرش کے اوپر اور نزدیک کے آسمان پر ایک ہی وقت میں ہو تو اس میں کچھ استبعاد نہیں)۔

وَقْصٌ - توڑنا، ٹوٹ جانا، پھینک کر گردن توڑ دینا، کم کرنا۔

تَوْقِيْصٌ بہ معنی وَقْصٌ ہے۔

تَوَقُّصٌ - ایک چال ہے عنق اور خبب کے بیچ میں۔

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور کودنے چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے لگا (خوشی سے کہ مجھ پر وہ شخص سوار ہیں جو تمام آدمیوں کے سردار ہیں)۔

رَكِبَتْ دَآبَّةً فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ - ام حرام بنت ملحان (جن کو آنحضرتؐ نے جہاد قسطنطنیہ کے دریائی مجاہدین میں شریک ہونے کی پیشین گوئی فرمائی تھی) ایک جانور پر سوار ہوئیں اس نے ان کی گردن توڑ ڈالی، وہ گر کر مر گئیں (ایک روایت میں فَرَقَصَتْ ہے یعنی وہ جانور ناچنے لگا یا جلد چلنے لگا)۔

قَضٰی فِی الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّیَةِ اَثْلَاثًا- حضرت علیؓ نے چٹکی لینے والی اور اچھلنے والی اور جو گردن ٹوٹ کر مرگئی ان میں ایک ایک تہائی دیت کا حکم دیا (یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے کہ تین چھوکریاں ایک کے اوپر سوار ہوئیں)-

اُتِیَ بِوَقَصٍ فِی الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَمْ یَاْمُرْنِیْ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ- معاذ بن جبلؓ کے پاس زکوٰۃ کے نصابوں کے درمیان کی بڑھوتیاں (مثلاً کسی کے پاس نو اونٹ یا پچاس بکریاں ہیں) لائی گئیں تو انھوں نے کہا آنحضرتؐ نے ان کے باب میں مجھ کو کوئی حکم نہیں دیا (وَقَص کی جمع اَوْقَاص بعض نے اَوْقَاص کو ان زیادتیوں سے خاص کیا ہے جو اونٹوں میں ہوتی ہیں جن میں بکریاں دی جاتی ہیں یعنی پانچ سے بیس اونٹوں تک- بعض نے کہا اوقاص گائے بیلوں میں ہوتے ہیں اور اونٹوں کی زیادتیوں کو اَشْنَاق-

وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ فَخَالَفْتُ بَیْنَ طَرَفَیْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَیْهَا کَیْلَا تَسْقُطَ- میرے پاس ایک چادر تھی میں نے اس کے دونوں کنارے ادھر کے ادھر ڈالے پھر اس پر جھک گیا کہیں گر نہیں (یعنی گردن کو جھکا کر اس کو تھاما)-

اَوْقَص- کوتاہ گردن' وہ شخص جس کی گردن پیدائش سے چھوٹی ہو-

وَقَصْتُهٗ یا اَوْقَصْتُهٗ- اس کی گردن توڑ ڈالی-

اَلْوَقَصُ مَالَمْ یَبْلُغِ الْفَرِیْضَةَ- وقص وہ ہے کہ نصاب تک شمار نہ پہنچا ہو (مثلاً چار اونٹ ہوں یا بیس بکریاں)-

وَاقِصَه- ایک منزل کا نام ہے مکہ کے راستے میں-

فَوَقَصَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَمَاتَ- احرام والے شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی وہ مرگیا-

وَقْطٌ- مار کر بھاری کر دینا' پچھاڑنا' زمین پر گرانا' مرغی پر چڑھنا' بھاری کرنا-

تَوْقِیْطٌ- وقط (سوراخ) ہو جانا-

اِسْتِیْقَاطٌ- سوراخیں ہو جانا-

وَقِیْطٌ- جس کی نیند اڑ گئی ہو' اعضا ٹوٹ رہے ہوں' بدن بھاری ہو گیا ہو-

کَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْهِ الْوَحْیُ وُقِطَ فِیْ رَاْسِهٖ- آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تو آپ کا سر بھاری ہو جاتا-

وَقْظٌ- مارنا' ڈرانا-

وَقِیْظٌ- اپاہج جو اٹھ نہ سکے-

فَوَقَظَتْنِیْ- اس نے مجھ کو مارا اور دھکیل دیا (ابوموسیٰ نے کہا ایک ایک روایت میں ایسا ہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ صحیح فَوَقَذَتْنِیْ ہے ذال معجمہ سے)-

وَقْعٌ- جانا' جلد چلنا' تیز کرنا' داغ دینا' برسنا' خوب لڑنا' باز رہنا-

وُقُوْعٌ- گرنا' واقع ہونا' ثابت ہونا' بیٹھ جانا' اترنا' برا کرنا' عیب کرنا' اثر کرنا-

تَوْقِیْعٌ- اثر کرنا' دستخط کر دینا-

مُوَاقَعَةٌ اور وِقَاعٌ- لڑنا' جماع کرنا-

اِیْقَاعٌ- خوب لڑنا-

تَوَاقُعٌ- ایک دوسرے سے لڑنا-

تَوَقُّعٌ- انتظار کرنا-

اِسْتِیْقَاعٌ- ڈرنا-

اِتَّقُوا النَّارَ لَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تَقَعُ مِنَ الْجَائِعِ مَوْقِعَهَا مِنَ الشَّبْعَانِ- دوزخ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا اللہ دے کر کیونکہ کھجور بھوکے پیٹ میں کچھ معلوم نہیں ہوتی جیسے اس شخص کے پیٹ میں جو آسودہ ہو (تو ایک کھجور دے دینے سے آسودہ شخص کو کچھ نقصان نہ پہونچے گا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ سائل ہر ہر جگہ سے ایک ٹکڑا لے کر اپنا پیٹ آسودہ کی طرح بھر لے گا)-

قَدِمَتْ اِلَیْهِ حَلِیْمَةُ فَشَکَتْ اِلَیْهِ جَدْبَ الْبِلَادِ فَکَلَّمَ لَهَا خَدِیْجَةَ فَاَعْطَتْهَا اَرْبَعِیْنَ شَاةً وَّبَعِیْرًا مُوَقَّعًا لِلظَّعِیْنَةِ- حلیمہ سعدیہ (آنحضرتؐ کی انا) آنحضرتؐ کے پاس آئی اور شکایت کی کہ ملک میں قحط پڑ گیا ہے (میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے) آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہؓ سے اس کا حال کہا حضرت خدیجہؓ نے اس کو چالیس بکریاں دیں اور ایک اونٹ دیا جس پر ہودہ رکھا جاتا تھا اس کی پیٹھ پر زخموں کے نشان تھے

(کیونکہ کثرت سے اس پر سواری کی جاتی تھی اور بوجھ لادا جاتا تھا)-

مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى نَسِيجِ وَحْدِهِ قَالُوا مَانَعْلَمُهُ غَيْرَكَ قَالَ مَاهِيَ اِلَّا اِبِلٌ مُوَقَّعٌ ظُهُوْرُهَا - (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو کون شخص ایسا آدمی بتلائے گا جو بے عیب ہو (اس کی نظیر نہ ہو یگانۂ زماں ہو)- لوگوں نے کہا ایسے تو بس آپ ہی کو ہم جانتے ہیں (آپ ہی کی ذات بے عیب اور بے نظیر ہے) تب حضرت عمرؓ نے کہا- میں تو ان اونٹوں کی طرح ہوں جن کی پیٹھ لگ گئی ہو (یعنی عیب دار ہوں)-

قَالَ لِرَجُلٍ لَوِاشْتَرَيْتَ دَابَّةً تَقِيْكَ الْوَقَعَ - انھوں نے ایک شخص سے کہا کاش تم ایک جانور مول لے لیتے جو تم کو پاؤں میں پتھر لگنے سے بچاتا-

اِبْنُ اَخِيَ وَقِعٌ - میرا بھتیجا بیمار ہے یا اس کے پاؤں میں درد ہے-

فَوَقَعَ بِيْ اَبِيْ - تب میرے والد نے مجھ کو برا کہا ملامت کی جھڑکا-

ذَهَبَ رَجُلٌ لِيَقَعَ فِيْ خَالِدٍ - ایک شخص نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو برا کہنا چاہا-

وَقَعْتُ فِيَّ - انھوں نے مجھ کو برا کہا سخت سست کہا-

كُنْتُ اٰكُلُ الْوَجْبَةَ وَاَنْجُوْ الْوَقْعَةَ - میں ایک ہی بار دن رات میں کھاتی ایک ہی بار پاخانہ پھرتی-

اِجْعَلِيْ حِصْنَكِ بَيْتَكِ وَوِقَاعَةَ السِّتْرِ قَبْرَكِ - (حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) اپنے گھر کو اپنا قلعہ بنالو اور پردے کے کنارے کو اپنی قبر کرلو (تم بصرے کو ہرگز نہ جاؤ)-

نَزَلَ مَعَ اٰدَمَ الْمِيْقَعَةُ وَالسِّنْدَانُ - حضرت آدمؑ کے ساتھ (بہشت سے) ہتھوڑا اترا اور نہائی اور سنسی اتری (لوہاری کا سامان)-

فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ - لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف گیا (کھجور کے درخت کا کسی نے خیال نہیں کیا)-

وَقْعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ - ان کا زمین پر لیٹنا بہت تھوڑا ہے (جیسے کوئی قسم اتارنے کے لئے تھوڑا سادہ کام کر لیتا ہے جس کی قسم کھائی تھی)-

حَتّٰى كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَّلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى مِنْهَا - جب رات اخیر ہوگئی تو ہم ذرا سا پڑ رہے (سو گئے) کوئی پڑنا اس سے زیادہ شیریں اور مزہ دار نہ ہوگا (اس لئے کہ خوب تھک جانے کے بعد پڑے تھے)-

وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِ اَبِيْ طَلْحَةَ - حضرت ابوطلحہؓ کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی (ان کو اونگھ آ رہی تھی)-

فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ - ان کا دل بے قرار ہوگیا-

فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ - میرے دل میں ان کی طرف سے کچھ شک آیا (یہ سلیمان تیمی نے کہا جب انھوں نے ایک حدیث ابوعثمان کی ابوتمیمہ کے توسط سے سنی- ان کو یہ وہم ہوا کہ میں مدت تک ابوعثمان کے پاس رہا ان سے حدیثیں سنیں مگر یہ حدیث جو ابوتمیمہ نے نقل کی انھوں نے بیان نہیں کی- آخر سلیمان نے اپنی کتاب کو دیکھا تو اس میں یہ حدیث ان حدیثوں میں پائی جو انھوں نے ابوعثمان سے سنی تھیں تب ان کا شک اور وہم جاتا رہا)-

حِيْنَ يَقَعُ الشَّمْسُ - جب سورج ڈوب جائے-

صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ - جب بچہ ماں کے پیٹ سے زمین پر گرے-

فَوَاقَعْتُ عَلَيْهَا - میں اس چادر پر جھک گیا (گردن سے اس کو تھاما - ایسا نہ ہو گر جائے)-

مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ - جو شخص شبہ کی باتوں میں پڑ جائے (جن کی حلت اور حرمت میں اشتباہ ہو یعنی مشتبہات سے نہ بچے) وہ حرام میں پڑ جائے گا- (کیونکہ جب شبہ کے مال سے بچنا اور احتیاط کرنا چھوڑ دے گا تو رفتہ رفتہ شیطان اس کو اور آگے بڑھائے گا حرام مال کھانے لگے گا- مجمع البحار میں ہے کہ شبہ کا مال وہ ہے جس میں حرمت کا گمان ہو مثلاً سودخور کا مال جس میں اصل اور سود ملا ہوا ہو یا رشوت خوار کا مال جس میں رشوت کا روپیہ اور اصل تنخواہ کا روپیہ ملا ہوا ہو یا

بادشاہوں کی تنخواہ اور انعامات اور عطایا (کیونکہ اکثر ان کی تحصیل ظلم سے برخلاف شرعی احکام کے کی جاتی ہے)- اسی طرح ان بازاروں میں تجارت کرنا جو ظلم سے بنائے گئے ہوں اور ان رباطوں یا مدرسوں میں رہنا جو غصب کے روپے سے تیار کئے گئے ہوں اور ان پلوں پر چلنا جو ایسے روپے سے باندھے گئے ہوں اور ان مسجدوں میں نماز پڑھنا جو حرام یا ظلم کے پیسے سے بنی ہوں انتہی مع زیادہ- اگلے اولیاء اللہ نے ایسے معاملوں میں یہاں تک احتیاط کی ہے کہ ایک ذرا سے شبہ پر اس دریا کی مچھلی کھانا ترک کر دی ہے یا اس تالاب کا پانی پینا چھوڑ دیا ہے جو ظلم سے تیار کیا گیا ہو یا اس میں کوئی حرام یا ناجائز مال مل گیا ہو- اور بعض علماء کے نزدیک تو مغصوب زمین میں نماز جائز ہی نہیں ہوتی- اسی طرح اس مسجد میں جو غصب شدہ زمین میں بنائی گئی ہو یا مال حرام سے تیار ہوئی ہو)-

اَلْقَائِمُ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعُ فِیْهَا- اس کا ترجمہ کتاب القاف باب القاف مع الواو میں گزر چکا ہے-

یُوْشِكُ اَنْ یُّوَاقِعَهٗ- جو شخص اپنے جانوروں کو محفوظ چراگاہ کے پاس چرائے وہ قریب ہے کہ چراگاہ میں گھس جائے (یہ مشتبہات سے نہ بچنے والے کی مثال ہے)-

سُبْحَانَ مَنْ یَّعْلَمُ وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَاءِ- پاک ہے وہ خداوند جو ہوا میں پرندے کے مکان کو جانتا ہے کہ وہ کتنا اونچا ہے-

تَوْقِیْعُ الْعَسْكَرِیِّ- امام حسن عسکری کا جواب-

اَلرَّجُلُ یَقَعُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ- مرد اگر اپنی عورت سے حالت حیض میں صحبت کرے-

وَقْفٌ یا وُقُوْفٌ- ٹھہرنا' کھڑے رہنا' ٹھہرانا' روکنا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز سے فائدہ اٹھانے دینا' وقت پر حاضر ہونا' واقف کرنا' خبردار کرنا-

تَوْقِیْفٌ- ٹھہرانا' کھڑا کرنا' درست کرنا' بیان کرنا' حج کے مقاموں میں ٹھہرنا-

مُوَاقَفَةٌ اور **وِقَافٌ**- ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہونا-

اِسْتِیْقَافٌ- اس کی درخواست کرنا-

اَلْمُؤْمِنُ وَقَّافٌ مُتَاَنٍّ- مومن ٹھہر کر سوچ بچار کر کے دیر میں کام کرنے والا ہوتا ہے (ہر کام کا انجام سمجھ کر) جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دیر میں کام کرنا رحمان کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے)-

اَقْبَلْتُ مَعَهٗ فَوَقَفَ حَتّٰی اتَّقَفَ النَّاسُ- میں ان کے ساتھ آیا وہ ٹھہر گئے یہاں تک کہ لوگ بھی ٹھہر گئے-

وَاَنْ لَّا یُغَیَّرَ وَاقِفٌ مِنْ وِقِّیْفَاهُ- کوئی گرجا کا خادم اپنی خدمت سے علیحدہ نہ کیا جائے-

اُخْبِرَ عُمَرُ اِنَّهٗ قَدْ وَقَّفَهَا یَبِیْعُهَا- حضرت عمرؓ کو خبر دی گئی کہ اس نے اس کو بازار میں ٹھہرایا ہے اس کو بیچ رہا ہے (نیلام کر رہا ہے)-

یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ حَتّٰی یُطَلِّقَ- ایلا کرنے والے کو (مدت گزرنے کے بعد) قید کریں تاکہ طلاق دے دے (یا رجوع کرے اور قسم کا کفارہ دے اگر اس پر بھی وہ طلاق نہ دے تو حاکم اس کی طرف سے طلاق دے دے اور حنفیہ کے نزدیک ایلاء کی مدت گزرنے کے بعد خود بخود طلاق پڑ جائے گی)-

اَسْتَوْقِفُ لَكُمْ- میں تمہارے لئے ٹھہرنے کی درخواست کروں گا-

فَاِذَا وَقَفَ عَلَیْهِ- جب اس پر واقف ہوگا-

فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا- جب پانچویں گواہی کی باری آئی تو لوگوں نے عورت کو روکا (اس کو ڈرایا دھمکایا' دیکھ اب بھی سچ بول دے اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے- یعنی لعان میں)-

یَقْطَعُ قِرَاءَتَهٗ بِقَوْلِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ- آنحضرت ﷺ الحمد للہ رب العالمین کہہ کر قرأت موقوف کر دیتے اور ٹھہر جاتے (آپ ہر آیت پر وقف کیا کرتے اسی لئے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ کثیر الاوقاف تھے بعض نے کہا وقف مالک یوم الدین پر ہے اور یہ روایت بہت صحیح نہیں ہے)-

مِنَ الْاُمُوْرِ اُمُوْرٌ مَّوْقُوْفَةٌ یُقَدِّمُ مِنْهَا مَا یَشَآءُ

وَيُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ - بعض کام ایسے ہیں کہ لوح محفوظ میں ان کا وقت مقرر تھا لیکن اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کام کو وقت سے آگے کر دیتا ہے کسی میں دیر کر دیتا ہے (یہ امامیہ کی حدیث ہے وہ بداء کے قائل ہیں - یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک نئی مصلحت معلوم ہونا اور نیا ارادہ پیدا ہونا - اہل سنت کے نزدیک بداء باطل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی شان کے لائق نہیں ہے اس کے علم میں جو کام جس وقت میں ہونا تھا اسی وقت میں ہوتا ہے البتہ اس کو قدرت ہے کہ لوح محفوظ کے لکھے میں سے جو چاہے باقی رکھے اور جو چاہے میٹ دے - يمحو الله مايشاء ويثبت وعنده امّ الكتاب) -

اَجَلٌ مَّوْقُوْفٌ - میعاد ٹھہری ہوئی -

مَوْقِفَان - عرفات اور مزدلفہ -

يَوْمُ الْمَوْقِفِ - قیامت کا دن -

لِلْقِيَامَةِ خَمْسُوْنَ مَوْقِفًا كُلُّ مَوْقِفٍ مِقْدَارُهٗ اَلْفُ سَنَةٍ - قیامت میں پچاس ٹھہرنے کے مقام ہوں گے - اور ہر مقام میں ایک ہزار برس تک ٹھہرنا ہوگا (تو سارا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا) -

مَا اَوْقَفَكَ هٰهُنَا - کس چیز نے تجھ کو یہاں ٹھہرایا -

وَاقِفِيَّه - شیعہ کا وہ فرقہ جو امامت کو حضرت موسیٰ کاظم پر ٹھہرا دیتے ہیں -

اِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْوَاقِفِيَّةَ وَالنُّصَّابَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ - زیدیہ اور واقفیہ اور ناصبی سب یکساں ہیں یعنی سب گمراہ ہیں (بس امامیہ اثنا عشریہ سیدھے راستے پر ہیں یہ امام رضا سے شیعوں نے نقل کیا ہے) -

اَلْوَاقِفِيَّةُ حُمُرُ الشِّيْعَةِ - واقفیہ شیعوں میں گدھے ہیں -

لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمْ اَعْظَمُ وِزْرًا وَعَدَّ مِنْهُمُ الَّذِيْ يَقُوْلُ وُقِفُوْا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ - میں نہیں جانتا ان میں کون زیادہ گناہ گار ہے ایک تو وہ جو کہتا ہے ٹھہر جاؤ ابھی میت کو دفن نہ کرو دوسرے جو کہتا ہے میت کے لئے بخشش کی دعا کرو کیونکہ دفن میں جلدی کرنا سنت ہے اور دوسرے شخص کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ میت گناہ گار ہے -

مترجم: کہتا ہے مجھ کو اس حدیث کی صحت میں شک ہے اس لئے کہ بخشش کی دعا کرنے والا گناہ گار نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نماز جنازہ خود استغفار ہے اور کون سا بندہ ایسا ہے جس نے قصور نہ کیا ہو اور آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ - اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو) -

وَقْلٌ - چڑھنا، ایک پاؤں اٹھانا ایک پاؤں زمین پر رکھنا -

تَوَقُّلٌ - چڑھنا -

لَيْسَ بِلَبِدٍ فَيَتَوَقَّلُ - وہ بھدا اور گھر بیٹھنے والا نہیں ہے کہ لوگ اس کو چڑھائیں -

فَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ - ہم کو اونٹنیاں لے کر اوپر چڑھ گئیں -

لَمَّا كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ كُنْتُ اَتَوَقَّلُ كَمَا تَتَوَقَّلُ الْاَرْوِيَّةُ - جس دن احد کی جنگ ہوئی اس دن پہاڑ پر میں اس طرح چڑھ رہا تھا جیسے جنگلی بکری چڑھ جاتی ہے (جلد بلا تکلف) -

وَقْمٌ یا وَاقِمٌ - ایک محل تھا مدینہ کے محلوں میں سے -

وَقْمٌ - ذلیل کرنا، بری طرح پھیر دینا، رنج دینا، باگ کھینچنا -

اِيْقَامٌ - میٹ دینا -

تَوَقُّمٌ - ڈرانا، عمداً ایک کام کرنا -

وِقَامٌ - تلوار، کوڑا، عصا، رسی -

وَقْهٌ - اطاعت کرنا (جیسے اِيْقَاهٌ ہے) -

اِتِّقَاهٌ - کے بھی وہی معنی ہیں -

وَاقِهٌ - گرجا کا منتظم -

وَقْهَةٌ - اطاعت -

لَا يُمْنَعُ وَاقِهٌ عَنْ وَقْهِيَّتِهٖ - کوئی گرجا کا خادم اپنی خدمت سے نہ روکا جائے (نہایہ میں ہے کہ ایک روایت میں ایسا ہی ہے قاف سے لیکن صحیح وَافِهٌ ہے فا سے جیسے اوپر گزرا - میں کہتا ہوں لغت سے دونوں ثابت ہیں) -

وَقْيٌ یا وِقَايَةٌ یا وَاقِيَةٌ - بچانا، حفاظت کرنا (جیسے تَوْقِيَةٌ ہے) -

اِتِّقَاءٌ اور تَوَقِّیْ - ڈرنا، خوف کرنا۔

فَوَقٰی اَحَدُکُمْ وَجْهَهُ النَّارَ - اپنے منہ کو دوزخ سے بچائے۔

وَتَوَقَّ کَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ - ان کے عمدہ مالوں سے بچارہ (زکوٰۃ میں ان کو لے)۔

تَبَقَّهْ وَتَوَقَّهْ - اپنے نفس کو باقی رکھ اور آفتوں سے بچارہ۔

کُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اِتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - جب جنگ سخت خون ریز ہوتی تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ کی آڑ لیتے)۔

مَنْ عَصَی اللّٰهَ لَمْ تَقِهِ مِنَ اللّٰهِ وَاقِیَةٌ - جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کو اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا بچا نہ سکے گا۔

یَدُ طَلْحَةَ الَّتِیْ وَقٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ - حضرت طلحہؓ کا وہ ہاتھ جس سے انھوں نے آنحضرتؐ کو بچایا تھا (کافروں کے وار اپنے ہاتھ پر لئے تھے) شل ہو گیا تھا بے کار ہو گیا تھا (اسّی سے زائد زخم حضرت طلحہؓ کو لگے تھے)۔

مَنْ یَّتَّقِیْ شَیْئًا مِّنَ الْبَیْتِ - بیت اللہ کی کسی خبر سے کون پرہیز کرتا ہے۔

اَلتَّقِیَّةُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ - (امام حسن بصریؒ نے کہا) تقیہ قیامت تک باقی رہے گا (یعنی جب جان جانے کا ڈر ہو یا بے عزتی کا یا کوئی عضو کاٹے جانے کا یا ضرب شدید کا جس کا تحمل نہ ہو سکے - تو کسی حیلے سے اپنے تئیں بچانا، اس کا نام تقیہ ہے اور یہ شیعوں کے نزدیک قرآن سے ثابت ہے، الا ان تتقوا منهم تقاة)۔

فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَالنِّسَاءَ - دنیا سے اور عورتوں سے بچتے رہو (یہ دونوں بڑی آفت ہیں)۔

اِتَّقِ اللّٰهَ یَا عَمَّارُ - عمار اللہ تعالیٰ سے ڈرو (یہ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا جب انھوں نے جنابت میں تیمم کی حدیث نقل کی - عمار کی روایت صحیح اور سچ تھی خود حضرت عمرؓ بھول گئے تھے اور جب کے لئے تیمم جائز نہیں رکھتے تھے اور عمار کے بارے میں خیال کیا کہ وہ بھول گئے ہیں)۔

یَتَّقُوْنَهٗ فِی الْکَانُوْنِ الْاَوَّلِ - دسمبر کے مہینے میں اس سے بچتے (کانون اول رومی مہینہ ہے جو انگریزی ماہ دسمبر کے مطابق ہوتا ہے)۔

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ - حضرت محمد ﷺ کی عزت کو تو تم سے بچاؤ ہیں۔

اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یہ منتر (یا دوا) ہم کرتے ہیں اور بچاؤ کی تدبیر کیا کرتے ہیں، کیا یہ اللہ کی تقدیر کو پھیر دیں گی - آپ نے فرمایا خود وہ اللہ کی تقدیر ہیں۔

فَیَتَّقُوْنَکُمْ بِاَمْوَالِهِمْ - وہ اپنے مالوں کو تم سے بچاؤ کرتے ہیں۔

اِتَّقَاهُ بِحَقِّهٖ - اس کا حق دے کر بچایا۔

یَسْجُدُ اِتِّقَاءً - ڈر کی وجہ سے جان بچانے کو سجدہ کرتا ہے۔

لَمْ یُصْدِقْ اِمْرَاَةً اَکْثَرَ مِنْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَّةً وَّنَشًّا (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے) یعنی آنحضرتؐ نے کسی بی بی کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی سے زیادہ مقرر نہیں کیا (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے)۔

اُوْقِیَّه کو وَقِیَّةٌ بھی کہتے ہیں۔

بِعْتُهٗ بِوَقِیَّةٍ - اس کو ایک وقیہ کے بدلے میں نے بیچا - (ایک روایت میں دو وقیہ ہیں ایک میں پانچ وقیہ)۔

کُنَّا نَبِیْعُ الْیَهُوْدَ الْوَقِیَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَالثَّلَاثَةِ - ہم یہودیوں کے ہاتھ ایک اوقیہ سونا دو یا تین دینار کو بیچ ڈالتے (یعنی سونے کا زیور جس میں نگ وغیرہ لگے ہوتے)۔

تَقِیَّةٌ عَلٰی اَقْذَاءٍ - (کتاب القاف میں گزر چکا)۔

صِیْحَ بِنَامَا اتَّقَیْنَا - (کتاب الالف میں گزر چکا ہے)۔

مَنِ اتَّقٰی عَلٰی ثَوْبِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ اِکْتَسٰی - جس نے نماز میں اپنا کپڑا بچایا (اس کو مٹی یا گرد وغبار

سے محفوظ کیا) اس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا-

تَقِیُّ- لقب ہے امام محمد بن علی جواد کا- کہتے ہیں کہ آپ رات کو مامون رشید کے پاس تشریف لے گئے وہ نشہ میں تھا اس نے تلوار سے آپ کو مارا لیکن اللہ نے آپ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے آپ کو بچالیا- اس لئے آپ کا لقب تقی ہو گیا-

تَوَقَّوا الْبَرْدَ فِیْ اَوَّلِهٖ وَتَلَقَّوْهُ فِیْ اٰخِرِهٖ- شروع سردی میں اس سے بچو (کیونکہ گرمی کے بعد مسام کھلے ہوتے ہیں اور اعصاب کو سردی کی عادت نہیں ہوتی) اور اخیر سردی میں (مسام بند ہوتے ہیں) اس سے بچنا ضروری نہیں-

بابُ الواو مع الکاف

اِتِّکَاءٌ- تکیہ لگانا یا تکیہ لگائے ہوئے کی طرح کر دینا-

اِیْکَاءٌ- اٹھانا، زور دینا، ٹیکا دینا-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَاکِیُ- آنحضرتؐ دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ان کو لمبا کرتے-

تَوَکَّاَ عَلَے الْعَصَا- لکڑی پر ٹیکا دیا-

لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا- میں چار زانو بیٹھ کر یا نرم بستر پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتا (بعض نے کہا تکیہ لگا کر یا ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر نہیں کھاتا- یہ سب صورتیں مکروہ ہیں- آنحضرت ﷺ اکڑوں بیٹھ کر جیسے جلد اٹھنے والے ہیں کھانا کھاتے- مطلب یہ ہے کہ پرخواروں کی طرح میں اطمینان سے تکیہ لگا کر نہیں کھاتا)-

مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ- اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے-

اِنَّهُمْ لَیُزَاحِمُوْنَا عَلٰے تُکَاءِ نَا- فرشتے ہمارے تکیہ پر ہجوم کرتے ہیں-

وَاللّٰهِ مَانَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَطُّ- (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) خدا کی قسم آنحضرتؐ نے کھانے میں ہاتھ پر ٹیکا دینے سے منع نہیں کیا)-

لَا تَتَّکِئْ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّهٗ یُذِیْبُ شَحْمَ الْکُلْیَتَیْنِ- حمام میں ٹیکا مت دے وہ گردوں کی چربی کو گلا دیتا ہے (گھلا دیتا ہے)-

وَکْبٌ یا وُکُوْبٌ یا وَکَبَانٌ- آہستگی سے بہ سہولت چلنا، کھڑا ہونا، سیدھا ہونا، ہمیشگی کرنا-

وَکْبٌ- میلا ہونا، کالا ہونا-

مُوَاکَبَةٌ- مواظبت-

مَوْکِبٌ- زینت کی سواری-

اِنَّهٗ کَانَ یَسِیْرُ فِی الْاِفَاضَةِ سَیْرَ الْمَوْکِبِ- آنحضرتؐ عرفات سے لوٹتے وقت موکب کی طرح چلتے (یعنی آہستہ نرمی کے ساتھ)-

فِیْ زُقَاقِ بَنِیْ غَنَمٍ مَوْکِبَ جِبْرِیْلَ- بنی غنم کے کوچہ میں جبریلؑ کی سواری میں دیکھتا ہوں-

اَوْکَبَ الطَّائِرُ- پرندہ اڑنے کو تیار ہوا-

وَکْتٌ- اثر کرنا، بھر دینا-

تَوْکِیْتٌ- بھر دینا-

وَکْتَةٌ- ایک نقطہ جو کسی چیز میں نمودار ہو-

لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ وَّلَوْ عَلٰی مِثْلِ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا کَانَتْ وَکْتَةٌ عَلٰے قَلْبِهٖ- جو شخص قسم کھائے اگرچہ مچھر کے پر کے برابر کسی چیز پر تو اس کے دل پر نشان ہوگا-

وَکْتَةٌ- وہ نشان جو بہ طور نقطہ کے دوسرے رنگ کا نمودار ہو اسی سے کچی کھجور میں جب پختگی کے نقطے نمودار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں وَکَّتَ (اس کی جمع وَکْتٌ ہے)-

فَیَظَلُّ اَثَرُهَا کَاَثَرِ الْوَکْتِ- اس کا نشان ایسا رہ جاتا ہے جیسے دھبے پھنسی کے جب وہ اچھی ہو جاتی ہے-

وَکْدٌ- قصد کرنا-

وُکُوْدٌ- اقامت کرنا-

وَکْدٌ- پہنچ جانا، مضبوط باندھنا-

اَکَّدَهٗ اور وَکَّدَهٗ- اس کو مضبوط کیا، مستحکم کیا-

تَاکِیْدٌ اور اِیْکَادٌ- مضبوط کرنا-

تَوَکُّدٌ اور تَاَکُّدٌ- مضبوط ہونا، سخت ہونا-

وَکْدٌ- سعی اور کوشش اور قصد اور عزم-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَفِرُهُ الْمَنْعُ وَلَا یَکْدُهُ الْاِعْطَاءُ- شکر اس خدا کا جس کے خزانوں میں نہ دینا کچھ نہیں بڑھاتا اور اسی طرح دینا اس کے خزانوں کو کم نہیں کرتا (اس کے

خزانے تو بے انتہا ہیں اور بے نہایت چیز نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ ہوتی ہے)-

قَدْ اَوْكَدَتَاهُ يَدَاهُ وَ اَعْمَدَتَاهُ رِجْلَاهُ- اس کے ہاتھوں نے اس کو کام میں لگایا اور اس کے پاؤں نے اس کو متوجہ کیا (عرب لوگ کہتے ہیں: مَازَالَ ذٰلِكَ وَكْدِیْ ہمیشہ میرا طرز اور نکتہ مقصود یہ رہا)-

وَكْرٌ- گھونسلہ میں گھس جانا' ناک پر مارنا' بھر دینا-

وَكِيْرَة- وکیرہ کی یعنی نیا مکان بن جانے کی دعوت کرنا-

تَوْكِيْرٌ اور اِيْكَارٌ- بھر دینا' وکیرہ کرنا-

تَوَكُّرٌ- بھر جانا یا پیٹ بھر جانا' پرندے کا پیوٹہ بھر جانا-

اِتِّكَارٌ- گھونسلہ بنانا-

وَكْرٌ- پرندے کا گھونسلہ-

نَهٰى عَنِ الْمُوَاكَرَةِ- بٹائی سے آپ نے منع فرمایا- (یعنی زمین دینا پیداوار کے ایک حصے کے بدلے جس کو مزارعت اور مخابرت بھی کہتے ہیں)-

نَهٰى عَنْ طُرُوْقِ الطَّيْرِ فِىْ وَكْرِهَا- پرندے کو اس کے گھونسلے میں چھیڑنے سے منع فرمایا-

لَاوَلِيْمَةَ اِلَّا فِىْ وِكَارٍ- دعوت جب ہی کرنا چاہیے جب گھر خریدا جائے (بعض نے کہا وِكَار وہ دعوت جو گھر تیار کرنے پر کی جاتی ہے یا خریدنے پر اور سفر سے آنے پر جو دعوت ہو اس کو نَقِيْعَه کہتے ہیں)-

وَكْزٌ- دھکیلنا' کونچنا' گھونسا مارنا یا ٹھڈی پر مارنا' لات لگانا' بھرنا' گاڑنا' دوڑنا-

تَوَكُّزٌ- ٹیکا دینا' بھر جانا-

فَوَكَزَ الْفِرْعَوْنِىَّ فَقَتَلَهٗ- حضرت موسیٰ نے فرعون کے قوم والے (یعنی قبطی) کو ایک گھونسا لگایا اس کو مار ڈالا- (حضرت موسیٰ کی نیت مار ڈالنے کی نہ تھی- آپ نے اس کو ظالم سمجھ کر تنبیہ کرنی چاہی- لیکن وہ ایک ہی گھونسے سے مر گیا)-

اِذْ جَاءَ جِبْرِيْلُ فَوَكَزَ بَيْنَ كَتِفَىَّ- اتنے میں جبریلؑ آئے اور میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ایک مکا لگایا-

وَكْزَة- طعنہ اور ضربہ-

وَكْسٌ- کم ہونا' یا کم کرنا' ٹوٹا اٹھانا-

تَوْكِيْسٌ- کم کرنا' نقصان دینا-

اِيْكَاسٌ- ٹوٹا اٹھانا-

لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ- نہ تو کمی ہے نہ زیادتی-

بَيْعُ الرِّبٰوا وَشِرَاؤُهٗ وَكْسٌ- سودی خرید و فروخت نقصان اٹھانا ہے-

مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فَلَهٗ اَوْكَسُهُمَا اَوِ الرِّبٰوا- جو شخص دو بیعیں کرے تو اس کو کم مقدار والی ملے گی' نہیں تو سود کھائے (خطابی نے کہا- میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہو اور کم قیمت والی بیع کو جائز رکھا ہو- مگر امام اوزاعی سے ایسا ہی منقول ہے کیونکہ اس میں دھوکا اور جہالت ہے- خطابی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو شاید اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک معین چیز میں معاملہ کرے مثلاً کسی سے ایک دینار دے کر ایک قفیز گیہوں لینا ایک معیاد پر ٹھہرائے جب میعاد آ گئی تو اور میعاد بڑھا کر اس کو دو قفیز کر دیئے تو یہ دوسری بیع ہوئی جو اول بیع پر اتری- اب ان دونوں بیعوں میں وہ بیع بحال رہے گی جس کی مقدار کم ہے یعنی ایک قفیز والی بیع اگر دونوں بائع اور مشتری نے بیع ثانی کو بحال رکھا قبضہ سے پہلے تو سود میں مبتلا ہو گئے- کذا فی النہایہ)-

اِنَّهٗ كَتَبَ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِىٍّ اِنِّىْ لَمْ اَخِسْكَ وَلَمْ اَكِسْكَ- حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت حسینؓ کو لکھا کہ میں نے کوئی عہد تم سے نہیں توڑا نہ تم کو کچھ نقصان پہنچایا-

وَكْظٌ- دھکیل دینا' ہمیشہ کرنا-

مُوَاكَظَةٌ- مواظبت اور مداومت-

تَوَكُّظٌ- ملتوی ہونا-

اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا قَالَ مُجَاهِدٌ اَىْ مُوَاكِظًا- مجاہد نے اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا کی تفسیر یوں بیان کی کہ ہمیشہ اس کے سر پر کھڑا رہے (سخت تقاضا کرے)-

وَكْعٌ- گھونسا لگانا' ڈنک مارنا' کاٹنا' گر پڑنا' جھک جانا' خاموش کر دینا-

وَكَاعَةٌ- سخت ہونا-

اِیْکَاعٌ - موٹا ہونا' سخت ہونا-
مُوَاکَعَةٌ - نر کا مادہ پر چڑھنا-
اِیْکَاعٌ - سخت ہونا (جیسے اِسْتِیْکَاعٌ ہے)-
وَادِعٌ لَکُوْعٌ - بخیل' قابل ملامت-
وَکِیْعٌ - وہ بکری جس کے پیچھے دوسری بکریاں چلیں اور سخت مضبوط-
قَلْبٌ وَکِیْعٌ وَّاعٍ - مضبوط دل یاد رکھنے والا-
سِقَاءٌ وَکِیْعٌ - یعنی خوب مضبوط سلی ہوئی مشک-
وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ - حدیث کے مشہور امام ہیں-
شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَرْشَدَنِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
یعنی میں نے وکیع سے حافظہ کی خرابی کا شکوہ کیا- انھوں نے کہا تو گناہوں کو چھوڑ دے (اس کی وجہ یہ بیان کی کہ علم اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے اور وہ گناہ گار کو نہیں ملتا- مثل مشہور ہے ''دروغ گو را حافظہ نہ باشد'')-
وَکْفٌ یا وُکُوْفٌ یا وَکِیْفٌ یا تَوْکَافٌ - ٹپکنا اور تھوڑا تھوڑا بہنا-
وَکَفٌ - مائل ہونا' ظلم کرنا' گناہ گار ہونا-
تَوْکِیْفٌ - پالان رکھنا-
مُوَاکَفَةٌ - مواجہہ کرنا' مقابلہ کرنا-
اِیْکَافٌ - ٹپکنا' گناہ میں ڈالنا' پالان رکھنا-
تَوَکُّفٌ - نگرانی کرنا' اہتمام کرنا-
تَوَاکُفٌ - انحراف کرنا' کنارہ ہونا' مائل ہونا-
اِسْتِیْکَافٌ - ٹپکانے کی درخواست کرنا-
مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً وَّکُوْفًا - جو شخص ایسا دوھیل جانور (اللہ کی راہ میں) دے جس کا دودھ برابر نکلتا رہے-
اِنَّهٗ تَوَضَّأَ وَاسْتَوْکَفَ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ نے وضو کیا اور اعضاء سے تین تین بار پانی ٹپکایا-
خِیَارُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَاللّٰهِ اَصْحَابُ الْوَکَفِ قِیْلَ وَمَنْ اَصْحَابُ الْوَکَفِ قَالَ قَوْمٌ تُکْفَأُ مَرَاکِبُهُمْ عَلَیْهِمْ فِی الْبَحْرِ - سب سے بہتر شہید اللہ تعالیٰ کے نزدیک وکف والے ہیں لوگوں نے پوچھا وکف والوں سے کیا مراد ہے- آپ نے فرمایا جن کے جہاز سمندر میں ان پر لوٹ جائیں (ان کے اوپر ہو جائیں اور وہ غرق ہو جائیں)-
لَیَخْرُجَنَّ نَاسٌ مِّنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰی صُوْرَةِ الْقِرَدَةِ بِمَا دَاهَنُوْا اَهْلَ الْمَعَاصِیْ ثُمَّ وَکَفُوْا عَنْ عِلْمِهِمْ وَاهُمْ یَسْتَطِیْعُوْنَ - کچھ لوگ اپنی قبروں میں سے بندروں کی صورت میں نکلیں گے' اس وجہ سے کہ انھوں نے دنیا میں گناہ کرنے والوں سے چشم پوشی کی ہوگی اور جان بوجھ کر منع کرنے میں تقصیر کی ہوگی حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتے تھے (یعنی ان کو منع کرنے کی)-
مَا عَلَیْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَکَفٌ - تیرے اوپر اس کام کی وجہ سے کوئی نقصان نہ ہوگا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)-
اَلْبَخِیْلُ فِیْ غَیْرِ وَکَفٍ - گناہ کے سوا اور کاموں میں بخیل (زمخشری نے کہا وَکَفٌ گناہ اور عیب میں پڑ جانا)-
وَکَفَ الْمَطَرُ - مینہ برسا-
تَوَکَّفَ الْخَبَرَ - اس کا انتظار کیا یعنی خبر کا (کہ وہ واقع ہوئی یا نہیں- کذا فی النہایہ)-
اَهْلُ الْقُبُوْرِ یَتَوَکَّفُوْنَ الْاَخْبَارَ - قبر والے خبروں کی تلاش کرتے ہیں (جب کوئی نیا مردہ آتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں' دنیا کا کیا حال ہوا فلاں شخص کا کیا حال ہوا' اب کس قوم کا غلبہ ہے)-
اَلْحِمَارُ الْمُوْکَفَةُ - پالان لگا ہوا گدھا-
اَکَفْتُ الْحِمَارَ یا اَوْکَفْتُهٗ - میں نے گدھے پر پالان رکھی-
اَلسَّطْحُ یُبَالُ عَلَیْهِ فَتُصِیْبُهُ السَّمَاءُ فَیَکِفُ فَیُصِیْبُ الثَّوْبَ - ایک مکان کی چھت پر لوگ پیشاب کریں پھر پانی برسے اور ٹپک کر کپڑے پر گرے-
وَکْلٌ - سونپ دینا' چھوڑ دینا' سپرد کر دینا' آہستہ چلنا' سستی کی وجہ سے-
تَوْکِیْلٌ - وکیل کرنا (وِکَالَةٌ اسم مصدر ہے)-
وِکَالٌ - بری چال چلنا-
اِیْکَالٌ - سپرد کر دینا-

تَوَکُّلٌ - وکالت قبول کرنا' سپرد کر دینا' آہستہ چلنا' بھروسا رکھنا' اعتماد کرنا' عاجزی ظاہر کرنا-

تَوَکُّل - فقرا کی اصطلاح میں یہ ہے کہ اللہ پر بھروسا رکھنا اور خلق اللہ کے پاس جو کچھ ہے اس کی امید نہ رکھنا' اس سے مایوس ہو جانا-

مُوَاکَلَۃٌ اور تَوَاکُلٌ - ایک دوسرے کے ساتھ کھانا-

تَوَاکُلٌ - چھوڑ دینا-

اِتِّکَالٌ - سپرد کر دینا' بھروسہ کرنا' اعتماد کرنا-

اَلْوَکِیْل - اللہ تعالیٰ کا ایک نام وکیل بھی ہے کیونکہ وہ سب کی روٹی رزق کا ضامن اور کفیل ہے-

لَاتَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ فَاَھْلِکَ - اے پروردگار مجھ کو ایک پلک مارنے برابر بھی مجھ پر مت چھوڑ دے (اپنی حفاظت اور ضمانت مجھ پر سے مت سرکا) ورنہ میں تباہ ہو جاؤں گا-

وَکَلَھَا اِلَی اللّٰہِ - اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا (اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا)-

مَنْ تَوَکَّلَ بِمَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَرِجْلَیْہِ تَوَکَّلْتُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ - جو شخص اپنے دونوں جبڑوں کے درمیانی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیانی چیز (یعنی شرم گاہ) کا ذمہ لے (خدا کے حکم کے مطابق ان سے کام لے گا' شرع کے خلاف نہیں کرے گا) میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں (مطلب یہ ہے کہ زبان اور فرج کو قابو میں رکھے اکثر گناہ ان ہی دونوں سے سرزد ہوتے ہیں)-

اَتَیَاہُ یَسْاَلَانِہِ السِّعَایَۃَ فَتَوَاکَلَا الْکَلَامَ - دونوں ان کے پاس آئے زکوٰۃ کی تحصیل داری چاہتے تھے اور ہر ایک نے گفتگو کا بار دوسرے پر رکھا (یہ چاہا کہ دوسرا تقریر کرے)-

فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیَکِلُ الْکَلَامَ اِلَیَّ - میں سمجھا کہ وہ گفتگو میرے اوپر چھوڑ دے گا (مجھ کو بات کرنے دے گا)-

وَاِذَا کَانَ الشَّانُ اِتَّکَلَ - جب کوئی بڑا امر پیش آئے تو (خود نہ اٹھے) دوسروں پر بھروسا کرے (ان کے سپرد کر دے)-

اِنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْمُوَاکَلَۃِ - آنحضرتؐ نے کاموں کو ایک دوسرے پر ڈال دینے سے منع فرمایا (کیونکہ اس سے نفرت اور ناخوشی پیدا ہوتی ہے اپنا اپنا کام اپنی ذات سے کرنا چاہئے - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ سب کام ایک شخص پر ڈال دینا اور خود اس کی مدد نہ کرنا - بعض نے کہا "مَوَاکَلَۃ" کے وہ معنی ہیں جو کتاب الالف کے باب الالف مع الکاف میں گزر چکے ہیں)-

کَانَ اِذَا مَشٰی عُرِفَ فِیْ مَشْیِہٖ اَنَّہٗ غَیْرُ غَرِضٍ وَّلَا وَکِلٍ - جب آنحضرتؐ چلتے تو معلوم ہوتا کہ آپ کی چال میں ملال اور سستی نہیں ہے اور نہ عاجز کی سی چال ہے (جو اپنا کام دوسروں پر ڈال دے) یا نہ نامرد اور بزدل کی سی چال ہے (بلکہ بہادرانہ اور مستعدانہ چالاکی اور چستی کے ساتھ آپ کی چال ہوتی)-

وَلَّیْتُ رَأْسَہٗ امْرَأً غَیْرَ وَکِلٍ - (نسان بن انس نخعی نے حجاج سے کہا) میں نے امام حسین کا سر کاٹنا ایسے شخص پر رکھا جو عاجز اور نامراد نہ تھا (ایک روایت میں یوں ہے وَکَلْتُہٗ اِلٰی غَیْرِ وَکِلٍ - میں نے یہ کام ایسے کو دیا جو نامرد اور بزدل نہ تھا (اس سے اس نے اپنے تئیں مراد لیا)-

لَوْلَمْ تَکِلْہُ لَقَامَ لَکُمْ - اگر تم اس پر بھروسہ نہ کرتے تو وہ ہمیشہ قائم رہتا-

اِذًا یَّتَّکِلُوْا - آپ ایسا کیجئے گا تو لوگ (اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر) بھروسا کریں گے (نیک اعمال میں کوشش کرنا چھوڑ دیں گے - ایک روایت میں یَنْکُلُوْا ہے - یعنی نیک اعمال سے باز آ جائیں گے)-

اَفَلَا نَتَّکِلُ - (جب تقدیر کا لکھا ٹلتا نہیں) تو ہم تقدیر پر بھروسا کیوں نہ کر لیں (اور سست ہو کر بیٹھ جائیں' محنت سے فائدہ کیا اور تدبیر سے حاصل کیا)-

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِالرَّحِمِ - اللہ تعالیٰ نے ماں کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے-

وَکَّلَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ - آں حضرتؐ نے مجھ کو رمضان کی زکوٰۃ کی نگہبانی پر مقرر کیا-

اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَّسْئَلَةٍ وُکِّلْتَ اِلَیْهَا وَ وُکِلْتَ اِلَیْهَا - اگر تو سرداری اور حکومت کو درخواست کر کے لے گا تو پھر تو چھوڑ دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تجھ پر سے اٹھ جائے گی' اگر بے درخواست تجھ کو دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے ساتھ ہو گی - ایک روایت میں اُکِلْتَ اِلَیْهَا ہے معنی وہی ہیں)-

بَابُ وَکَالَةِ الْمَرْاَةِ الْاِمَامُ - ایک عورت کو امام اور حاکم وکیل کرے-

تَوَکَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ اِنْ تَوَفَّاهُ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ - اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جو جہاد کے واسطے نکلے اور مر جائے اس امر کا ضامن ہے کہ وہ بہشت میں جائے گا (اگر مارا جائے تو بھی بہشت ملے گی - اگر مرے نہیں اور مال غنیمت لے کر آئے تو اجر اور ثواب لے کر لوٹے گا - یعنی دنیا کا مال بھی ملے گا اور آخرت کا ثواب بھی) ل

مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ - جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرے اسباب کو حاصل کر کے (تو اسباب حاصل کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے - آنحضرتؐ سب سے زیادہ متوکل تھے مگر یہ حکم دیا کہ اونٹ کو باندھ دے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا کر اور جنگ احد میں دو زرہیں تلے اوپر پہنیں اور روزی حاصل کرنے کے لئے کوشش نہ کرنے کو حرام فرمایا یہاں تک کہ اگر کوئی اپنی جگہ بیٹھ کر آسمان سے کھانا اترنے کا انتظار کرتا رہے اور مر جائے تو اس کو خودکشی کا عذاب ہوگا)-

لَوْ تَوَکَّلْتُمْ عَلَی اللّٰهِ حَقَّ التَّوَکُّلِ - اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا بھروسہ کرو جیسا کرنا چاہئے (تو اللہ تعالیٰ تم کو اس طرح روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے - صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے آتے ہیں - مجمع البحار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل جیسا چاہئے وہ یہ ہے کہ فاعل اور مسبب اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور جو کچھ ملے روٹی' رزق' روپیہ' پیسہ وغیرہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سمجھے مگر اس کے ساتھ حلال طریقوں سے روٹی کمانے کی فکر کرتا رہے - یہ نہیں کہ ہاتھ پاؤں ڈال کر اپاہج بن جائے - امام غزالیؒ کہتے ہیں جاہل یہ خیال کرتے ہیں کہ کمانا اور محنت کرنا چھوڑ دینا' اس کا نام توکل ہے یہ باطل ہے انتہی)-

مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَکَلَهُ اللّٰهُ اِلَی النَّاسِ - جو شخص لوگوں کی خوشی کا طالب ہو اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں ہی کے سپرد کر دے گا - (اپنی حفاظت اس پر سے اٹھا لے گا - اب وہ اس کا خمیازہ پائے گا - وہی لوگ جن کی رضامندی چاہتا تھا اس کے دشمن بن جائیں گے اس کو ذلیل وخوار کریں گے)-

سَیَکِلُ الْکَلَامَ اِلَیَّ - وہ بات کرنا مجھ پر چھوڑ دے گا -

ثُمَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لِئَلَّا یَتَّکِلَ رَجُلٌ وَّلَا یَیْاَسُ - ابن شہاب نے کہا (ابن عباس نے ایک حدیث امید کی بیان کی تو دوسری حدیث خوف کی بیان کر دی) اس ڈر سے کہیں ایسا نہ ہو لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسا کر کے نیک اعمال میں کوشش چھوڑ دیں یا رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں (اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہی طرز اختیار کیا ہے - رجا کے ساتھ خوف کی آیتیں لگا دی ہیں - واعظ کو بھی چاہئے کہ رجا اور خوف دونوں کی آیات اور احادیث سنائے' بلکہ خوف کی زیادہ سنانا چاہئے)

فَتَوَاکَلْنَا الْکَلَامَ - اس کے معنی کتاب الصاد میں گزر چکے باب الصاد مع الراء میں-

لَاتَکِلْهُمْ اِلَیَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ - ان کو میرے سپرد مت کر دے ایسا نہ ہو میں ان کی خبر گیری کی طاقت نہ رکھوں (عاجز ہو جاؤں)-

رَجُلٌ وُّکَلَةٌ - وہ شخص جو اپنے کام دوسروں پر ڈال دے-

مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُّکِّلَ بِهٖ - جو شخص کسی دوا پر اعتقاد رکھے کہ اس سے شفا ہوگی وہ اسی دوا پر چھوڑ دیا جائے گا اب دوا کیا کر سکتی ہے اس کو کبھی شفا نہ ہو گی ہاں شافی اللہ کو سمجھ کر دوا کرے اس اعتقاد سے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس دوا میں اثر دے گا - تو یہ مومنوں کا طریق ہے)-

فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ - اللہ تعالیٰ نے شام کے ملک کی اور شام والوں کی میرے لئے ضمانت کی ہے (یعنی قیامت تک شام میں حکومت اسلام رہے گی - البتہ قیامت کے

قریب شام کا ملک نصاریٰ لے لیں گے اور وابق یا اعماق تک جو مدینہ کے قریب ہے ان کی حکومت آ جائے گی اس وقت امام مہدی ظاہر ہوں گے)۔

کَانَ لَایَکِلُ طُهُوْرَهٗ اِلٰی اَحَدٍ وَّلَا صَدَقَتَهٗ۔ آنحضرتؐ اپنی طہارت اور صدقہ خیرات کا کام کسی کے سپرد نہیں کرتے تھے (مجھ کو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے۔ آپ نے طہارت میں متعدد صحابہؓ سے مدد لی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ آپ کی طہارت کا پانی ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔ اب یہ جو حضرت عمرؓ سے بزار اور رافعی نے نکالا کہ میں نے آنحضرتؐ کو وضو کا پانی کھینچتے دیکھا، میں نے چاہا کہ آپ کی مدد کروں، لیکن آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ وضو پر کوئی میری مدد کرے۔ تو نووی نے کہا یہ روایت باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں)۔

اَلتَّوَکُّلُ اِلَی اللّٰهِ اَلْعِلْمُ بِاَنَّ الْمَخْلُوْقَ لَایَضُرُّ وَلَا یَنْفَعُ وَلَا یُعْطِیْ وَلَا یَمْنَعُ وَاسْتِعْمَالُ الْیَاْسِ مِنَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ پر توکل یہ ہے کہ آدمی یہ جان لے کہ مخلوق نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان دے سکتی ہے نہ روک سکتی ہے اور لوگوں سے ناامید ہو جائے (جب بندہ ایسا سمجھے گا تو اب نیک عمل خالص خدا کے لئے کرے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا نہ کسی سے کوئی امید اور طمع رکھے گا)۔

قِیْلَ لَهٗ مَاحَدُّ التَّوَکُّلِ قَالَ اَلْیَقِیْنُ قِیْلَ فَمَاحَدُّ الْیَقِیْنِ قَالَ اَنْ لَّا یَخَافَ مَعَ اللّٰهِ شَیْئًا۔ آپ سے پوچھا گیا توکل کیا ہے۔ فرمایا، یقین پھر پوچھا گیا یقین کیا ہے: فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہ ڈرنا۔

اَلْمُقْتَدِیْ بِصَلٰوتِهٖ لَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّقْرَاَ یَکِلُهٗ اِلَی الْاِمَامِ۔ مقتدی کو قرأت کرنا (یعنی سورت پڑھنا) ضروری نہیں اس کو امام کے سپرد کر دے (امام کی قرأت اس کی قرأت ہے)۔

وَکَّلَ اللّٰهُ الرِّزْقَ بِالْحُمْقِ وَوَکَّلَ الْحِرْمَانَ بِالْعَقْلِ وَوَکَّلَ الْبَلَاءَ بِالصَّبْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے حماقت اور نادانی کے ساتھ روزی لگا دی ہے (عقل کے ساتھ محرومی اور آزمائش کے ساتھ صبر کو متعین کر دیا ہے))۔

سعدیؒ

بہ ناداں آں چناں روزی رساند
کہ دانا اندراں حیراں بماند[1]

اور عقلمندی کے ساتھ محرومی۔

گر زمیں رابہ آسماں دوزی
نہ دہندت زیادہ ازروزی[2]

اور صبر کے ساتھ بلا (صابروں کا ہی امتحان ہوتا ہے، ان پر طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ حضرت ایوبؑ کا قصہ دیکھو)۔

مُتَوَکِّلُ عَلَی اللّٰهِ۔ یہ ایک خلیفہ عباسی کا نام تھا۔ اس نے اپنے وقت میں اہل حدیث کی مدد کی اور جہمیہ اور معتزلہ کی خوب سرکوبی کی۔ امام احمد کو اعزاز کے ساتھ چھوڑ دیا۔ معتزلہ اور جہمیہ اس کے ڈر سے غائب ہو گئے جن کا کئی خلافتوں سے زور ہو رہا تھا۔

وَکْمٌ۔ رنج دینا، میٹ دینا۔
کِمَةٌ۔ غمگین ہونا۔
وَکَمَهُ الْاَمْرُ۔ اس کام نے اس کو رنج دیا۔
وَکْنٌ۔ تیز چلنا، بیٹھنا، انڈا سینا۔
تَوَکُّنٌ۔ بہ معنی تمکن ہے۔
وُکْنَةٌ اور وَکْنٌ۔ پرندے کا گھونسلہ۔

اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی وُکُنَاتِهَا۔ پرندوں کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو (ان کو وہاں سے نہ نکالو، ان کا گھونسلہ اکھاڑ کر نہ پھینکو)۔

وَکْیٌ۔ سر بندھن سے باندھنا، ڈاٹ لگانا، بخیلی کرنا۔
وِکَاءٌ۔ سر بندھن۔

اَعْرِفْ وِکَاءَ هَا وَ عِفَاصَهَا۔ اس کا سر بندھن (وہ دھاگا جس سے تھیلی باندھتے ہیں) اور اس کا ظرف لوگوں سے

---

[1] احمق کو دیکھ کیسے بآسانی رزق مل جاتا ہے جب کہ بڑے بڑے عقلمند حیران و سرگرداں ہیں۔ (م)

[2] اگر زمین و آسمان دونوں مل بھی جائیں تو تب بھی مقدر سے زیادہ رزق فراہم نہیں کر سکتے۔ (م)

پچھوا-

اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ- آنکھ سرین کی سربندھن ہے- (جب تک آدمی جاگتا رہتا ہے تو سرین کی خبر رہتی ہے کیا چیز اس میں سے نکلی- جب سو گیا تو گویا ڈاٹ کھل گئی اب حدث ہو تو بھی خبر نہ ہوگی)-

نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوْكٰى- کدو کی تونبی اور رالی لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور یہ کہا کہ سربندھی ہوئی مشک میں نبیذ بھگونا لازم کرلو- (کیونکہ سربندھی مشک میں اگر نبیذ تیز ہو جائے تو وہ پھٹ جاتی ہے اس لئے اس کو دیکھتے رہنا پڑتا ہے)

اَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ- مشکوں کا منہ باندھ دیا کرو ایسا نہ ہو اس میں کیڑا یا زہریلا جانور گھس جائے-

وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَاءِ كَ وَاَوْكِهٖ- اپنی مشک میں پی اور اس کا منہ باندھ دے-

مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ- سات مشکیں پانی کی جن کے سربندھن نہ کھولے گئے ہوں (کیونکہ وہ پانی صاف اور ستھرا ہوگا اس کو لوگوں کے ہاتھ نہیں لگے)

اَعْطِيْ وَلَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ- اللہ کی راہ میں دیئے چلی جا اور باندھ کر نہ رکھ ورنہ تیری روزی بھی باندھ دی جائے گی (شمار سے آئے گی اور جو بے شمار دی جائے گی تو اللہ تعالیٰ بھی بے شمار دے گا)-

اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ- جیسے مشک کی تھیلی کا منہ باندھ دیا گیا-

كَانَ يُوْكِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا- صفا اور مروہ میں جب دوڑتے تو اپنا منہ باندھ لیتے (یعنی باتیں نہ کرتے یا خوب زور سے دوڑتے)-

لَاتَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِيْ اِكَاءٍ- اسی مشک سے پانی پیو جس کا منہ باندھ دیا گیا ہو-

لَوْكَانَتْ لِاَلْسِنَتِكُمْ اَوْكِيَةٌ لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِءٍ بِمَالَهٗ وَعَلَيْهِ- اگر تمہاری زبانوں میں بندھن ہوتے (تم راز فاش نہ کرتے) تو میں ہر شخص کے نفع اور نقصان اس کو بتلا دیتا-

اَوْكِ حَلْقَكَ- خاموش رہ منہ بند رکھ-

اِسْتَوْكَى السِّقَاءُ- مشک بھر گئی-

اِسْتَوْكَى الْبَطْنُ- قبض ہو گیا-

بابُ الواو مع اللام

وَلْتٌ- گھٹانا کم کرنا (جیسے اِيْلَاتٌ ہے)-

وَتُوْلِتُوْا اَعْمَالَكُمْ- اپنے عملوں کا ثواب کم کردو-

لَايَلِتْكُمْ مِنْ عَمَلِكُمْ شَيْئًا- وہ تمہارے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا-

وَلْتٌ- مارنا ضعیف وعدہ کرنا ہمیشہ رہنا بھاری کرنا-

لَوْلَا وَلْتٌ عُقِدَلَكَ لَاَمَرْتُ بِضَرْبِ عُنُقِكَ- اگر ایک ضعیف وعدہ (یا مضبوط وعدہ) نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارنے کا حکم دیتا-

وَاْتُ السَّحَابِ- ابر کی تھوڑی تری-

كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ سَبْيِ زَّابَلَ وَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ وَلَتَ لَهُمْ وَلْتًا- زابل کے قیدیوں کو خریدنا ابن سیرین مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت عثمانؓ نے ان سے کچھ عہد کیا تھا-

اُسْكُتْ حَتّٰى نَاْخُذَ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّلْتًا- خاموش رہ یہاں تک کہ ہم محمدؐ سے ایک عہد لے لیں (یہ ابوسفیان نے ابان بن سعید سے کہا)

وَلَجٌ یا وُلَجَةٌ- بہت گھسنے والا-

وُلُوْجٌ اور لِجَةٌ- گھسنا اندر جانا داخل ہونا-

اِيْلَاجٌ- اندر گھسیڑنا-

تَوْلِيْجٌ- اپنی زندگی میں مال واسباب واولاد کو بانٹ دینا تاکہ لوگ اس سے سوال کرنے سے باز آجائیں-

تَوَلُّجٌ اور اِتِّلَاجٌ- داخل ہونا-

لَايُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ- اپنا ہاتھ اندر نہیں ڈالتا کہ عورت کا عیب معلوم کرے (یہ خاوند کی تعریف ہے- بعض نے کہا ہجو ہے کہ عورت کو ہاتھ لگا کر اس کی دکھ بیماری نہیں پوچھتا خبر نہیں لیتا)-

عُرِضَ عَلَیَّ کُلُّ شَیْءٍ تُوْلِجُوْنَهٗ - میرے سامنے ہر ایک مقام پیش کیا گیا - جس میں تم (قیامت کے بعد) جاؤ گے (بہشت اور دوزخ کے مقامات) -

اِیَّاکَ وَالْمُنَاخَ عَلٰی ظَهْرِ الطَّرِیْقِ فَاِنَّهٗ مَنْزِلٌ لِلْوَالِجَةِ - تو عین راستہ پر مت اتر (اپنے جانوروں کو وہاں مت بٹھا) کیونکہ راستہ پر چھپنے والے جانور (درندے اور سانپ وغیرہ) گزرتے ہیں -

اِنَّ اَنَسًا کَانَ یَتَوَلَّجُ عَلَی النِّسَاءِ وَهُنَّ مُکَشَّفَاتُ الرُّءُوْسِ - انسؓ عورتوں میں چلے جاتے' ان کے سر کھلے ہوتے (کیونکہ وہ کم سن تھے دوسرے خادم خاص تھے آنحضرتؐ کے ان کو ہر وقت آنے جانے کی ضرورت پڑتی -

خَیْرَ الْمَوْلِجِ - داخل ہونے کی بھلائی یا جہاں داخل ہوں اس کی بھلائی -

اَقَرَّ بِالْبَیْعَةِ وَادَّعَی الْوَلِیْجَةَ - بیعت کا اقرار کیا اور دلی دوستی کا دعویٰ کیا -

وَلِیْجَة - گہرا جگری دوست' خاص الخاص دوست محرم راز -

وَاضِحُ الْوَلَایِجِ - اسلام کے دین کی اندر کی باتیں سب کھلی ہوئی ہیں (عقل کے موافق ہیں لغویات اور خرافات اور خلاف شرم و حیا اور خلاف عقل سلیم باتیں جیسے دوسرے دینوں میں ہیں' اسلام ان سے پاک ہے) -

اِمْرَاَةٌ صَخَّابَةٌ وَّ لَّاجَةٌ - چلانے والی گلہ کرنے والی بہت گھسنے والی (ہر ہر گھر میں آنے جانے والی) -

لَابُدَّمِنْ فِتْنَةٍ یَّسْقُطُ فِیْهَا کُلُّ بِطَانَةٍ وَّ وَلِیْجَةٍ - ایک فتنہ ضرور ایسا ہوگا جس میں ہر ایک راز دار خاص الخاص دوست بھی الگ ہو جائے گا -

وَلَدٌ یا وُلْدٌ یا وِلْدٌ یا وَلْدٌ - جس کو کوئی جنے مرد ہو خواہ عورت -

وِلَادٌ اور وِلَادَةٌ اور اِلَادَةٌ اور لِدَةٌ اور مَوْلِدٌ - جننا -

تَوْلِیْدٌ - جنانا' پیدا کرنا -

اِیْلَادٌ - زچگی کا وقت آ جانا -

تَوَلُّدٌ - پیدا ہونا -

تَوَالُدٌ - کثرت سے پیدا ہونا' ایک دوسرے سے پیدا ہونا -

اِسْتِیْلَادٌ - اولاد چاہنا' حاملہ کرنا' لونڈی کی اولاد اس کے مالک سے ہونا -

وَلِیْدٌ - بچہ اور غلام -

وَلِیْدَة - بچی اور لونڈی -

وَاقِیَةٌ کَوَاقِیَةِ الْوَلِیْدِ - یا اللہ ایسی حفاظت چاہتا ہوں جیسے بچہ کی حفاظت کی جاتی ہے (بعض نے کہا ولید سے حضرت موسیٰ مراد ہیں ان کی طرح مجھ کو میری قوم کے شر سے بچائے رکھ) -

اَلْوَلِیْدُ فِی الْجَنَّةِ - چھوٹا بچہ بہشت میں رہے گا -

اَلْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ - اس کے بھی وہی معنی ہیں -

لَاتَقْتُلُوْا وَلِیْدًا - بچہ کو مت مارو - (یعنی جہاد میں اور جنگ میں نابالغ بچوں کو مت مارو) -

لَاتَقْتُلُوا النِّسَاءَ وَالْوِلْدَانَ - عورتوں اور بچوں کو مت مارو (البتہ اگر عورت لڑتی ہو اور مقابلہ کرتی ہو تب اس کا مارنا درست ہے) -

تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِوَلِیْدَةٍ - میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ میں دی -

وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ - اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے (ابلیس سب شیطانوں کا باپ ہے) -

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ - قرآن میں جو ہے "وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" تو وہاں سے والد سے حضرت آدمؑ اور ماولد سے ان کی اولاد مراد ہے -

فَاَعْطٰی شَاةً وَالِدًا - ایک جننے والی بکری دی (جو بہت جنا کرتی تھی شَاةٌ وَّالِدٌ حاملہ بکری کو بھی کہتے ہیں) -

مَاوَلَّدْتَ یَارَاعِیْ - ارے چرواہے تو نے کیا جنایا (یعنی تیری بکری کیا جنی - بعض نے مَاوَلَدَتْ پڑھا ہے یعنی بکری کیا جنی؟) -

مَاوَلَّدْتَ یَا فُلَانُ قَالَ بُهْمَةً - تو نے کیا جنایا اس نے

کہا بھیڑ کی بچی یا بھیڑ کا بچہ۔

فَانْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا۔ ان دونوں کے جانوروں کے بچے پیدا ہوئے اور اس نے بھی جنایا۔

اَنَا وَلَّدْتُ هَامَّةَ اَهْلِ دَارِنَا۔ میں نے اپنے گھر والوں اکثر عورتوں کو جنایا (یعنی میں دائی جنائی تھی)۔

مُوَلِّدَة۔ دائی جنائی۔

اَنَا وَلَّدْتُكَ۔ (انجیل شریف میں یہ اترا تھا کہ) میں نے تجھ کو جنایا (یعنی تو میری نگرانی میں پیدا ہوا۔ نصاریٰ نے اس کو اَنَا وَلَدْتُكَ بہ تخفیف لام پڑھا۔ جس کے معنی یہ ہو گئے کہ میں نے تجھ کو جنا یعنی تو میرا بیٹا ہے اور میں تیرا والد ہوں۔ اور گمراہ ہو گئے)۔

لَایَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مُؤَامًّا مَّالَمْ یَنْظُرُوْا فِی الْقَدْرِ وَالْوِلْدَانِ۔ لوگوں کا کام ہمیشہ درست رہے گا جب تک تقدیر اور بچوں میں نظر نہ کریں گے (یعنی تقدیر میں بحث اور گفتگو نہ کریں گے اور بچوں کو حکومت اور خلافت نہ دیں گے)۔

اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰی جَارِیَةً شَرَطُوْا اَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِیْدَةً۔ ایک شخص نے ایک لونڈی خرید اور یہ شرط ٹھہری کہ وہ مولدہ ہو (یعنی عرب کی پیدائش) پھر وہ عجم کی پیدائش نکلی۔

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ۔ میرے باپ ثابت اور ان کے باپ منذر اور ان کے باپ حرام یہ چاروں (یعنی بیٹا، باپ، دادا، سکر دادا ہر ایک ان میں سے ایک سو بیس برس تک زندہ رہا۔ یہ ایک نادر واقعہ ہے۔

مترجم: کہتا ہے یونانی اور مسلمانی حکیموں نے لکھا ہے کہ انسان کی عمر طبعی ایک سو بیس سال کی ہے مگر بعض آدمی ایسے گزرے ہیں کہ ان کی عمر ان سے بھی زیادہ ہوئی ہے، جیسے حضرت سلیمان فارسیؓ)۔

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا یُلِدَ عَلَی الْفِطْرَةِ۔ ہر بچہ فطرت الٰہی کے موافق پیدا ہوتا ہے (وُلِدَ کو یُلِدَ کر لیا۔ ایک روایت میں یولد ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ۔ یا اللہ! مجھ کو اور میرے ماں باپ اور جو میرے ساتھ پیدا ہوئے (بھائی بہن) سب کو بخش دے (بعض نے تَوَالَدَ سے جنانے والی مراد لی ہے)۔

حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِهَا۔ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے سواری کے لیے اونٹ مانگا) آپ نے فرمایا میں تجھ کو اونٹنی کا ایک بچہ دوں گا۔ اس نے کہا بچہ کو لے کر میں کیا کروں گا (اس پر سواری نہیں ہو سکتی) آپ نے فرمایا کا ہر اونٹ اپنی ماں کا بچہ نہیں ہوتا) یہ مزاح تھا وہ شخص یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو چھوٹا بچہ دیں گے جو سواری کے لائق نہ ہو گا)۔

اَرْبَعَةٌ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِیْلَ۔ چار اسماعیل کی اولاد میں سے۔

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْیَةٍ۔ ولد الزنا بہشت میں نہیں جائے گا (یہ تغلیظاً زانی کو ڈرانے کے لیے فرمایا اور نہ وَلَدُ الزِّنَا بے قصور ہے قصور اس کے باپ کا ہے۔ بعض نے بہشت سے وہ بہشت مراد لی ہے جہاں حلال زادے رہیں گے۔ یا یہ مطلب ہے کہ دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا بلکہ ایک مدت کے بعد)۔

اِنَّ ابْنَ وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ۔ (عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے کہا) زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا بیٹا ہے (میرے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ عربوں کی عادت تھی لونڈیوں سے کسب کراتے اور مالک بھی ان سے صحبت کرتے اولاد ہوتی تو جو کوئی اس کو اپنا بچہ قرار دیتا اس کا بچہ کر دیتے۔ اگر اختلاف ہوتا تو قیافہ شناس کو بلاتے، اس کی شناخت پر عمل کرتے)۔

اَلطَّاهِرُ لِدَاتُهٗ۔ اس کی پیدائشیں سب پاک ہیں۔

اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِیْلَ۔ اس کو آزاد کر دے وہ اسماعیل کی اولاد ہے۔

كَیْفَ اُقَسِّمُ مَالِیْ فِیْ وَلَدِیْ۔ میں اپنے مال کو اپنی اولاد میں کیونکر تقسیم کروں (ہر ایک کو کتنا دوں)۔

هُمْ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ عَلٰی صُوْرَةِ الْوِلْدَانِ۔ مشرکوں کے بچے بہشتیوں کے خادم بنیں گے بچوں کی شکل میں۔

اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ فَالْوَلَدُ يُشْبِهُ اَبَاهُ وَعُمُوْمَتَهُ وَ اِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ عَلٰی مَاءِ الرَّجُلِ فَهُوَ يُشْبِهُ اُمَّهُ وَ اَخْوَاتِهِ - جب مرد کی منی عورت پر غالب آتی ہے تو بچہ اپنے باپ اور چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو بچہ اپنی ماں اور خالہ کے مشابہ ہوتا ہے-

مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْاَةِ وَلَدَتْ ذَكَرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاِذَا عَلَامَنِيُّ الْمَرْاَةِ مِنِيَّ الرَّجُلِ وَلَدَتْ اُنْثٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ - مرد کا پانی (منی) سفید ہوتا ہے' عورت کا زرد' جب دونوں پانی ملتے ہیں تو اگر مرد کا پانی عورت کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے تو بچہ بہ حکم الٰہی نر پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے تو بہ حکم الٰہی مادہ پیدا ہوتی ہے-

لَمْ اَجِدْ لِوَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ عَلٰی وَلَدِ اِسْحَاقَ فَضْلًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ - میں نے تو اللہ کی کتاب میں اسماعیلؑ کی اولاد میں کوئی فضیلت اسحاق کی اولاد پر نہیں پائی (مسلمان ہو جائیں تو دونوں برابر ہیں مگر فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ سے یہ نکلتا ہے کہ اسماعیلؑ کی اولاد کی فضیلت ہے چونکہ پیغمبر آخر الزماں اور امام اور بنی ہاشم سب اسماعیلؑ کی اولاد میں ہیں- میں کہتا ہوں ادھر اسحاق کی اولاد میں بھی تمام بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں)-

لَمْ يُوْلَدْ فَيَكُوْنُ فِی الْعِزِّ مُشَارِكًا وَّلَمْ يَلِدْ فَيَكُوْنُ مَوْرُوْثًا هَالِكًا - اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں جنا ورنہ جس نے جنا ہوتا وہ اللہ کا برابر والا ہوتا عزت اور عظمت میں اور نہ اللہ نے کسی کو جنا ورنہ اس کا بیٹا اس کا وارث ہوتا اور وہ ہلاک ہو جاتا (بعض نسخوں میں اس کے برعکس ہے اور میرے نزدیک وہی صحیح ہے- واللہ اعلم)

وَلْعٌ یا وَلَعَانٌ - ہلکا ہونا' جھوٹ بولنا' حق اڑا لینا' روکنا-

وَلُوْعٌ - متعلق ہونا-

اِيْلَاعٌ - اغوا کرنا' تحریص کرنا' بہکانا' ابھارنا-

وَالِعٌ - جھوٹا-

وَلْعٌ وَّالِعٌ - بڑا جھوٹ-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ وَلُوْعًا - میں تیری پناہ چاہتا ہوں برائی پر بہکائے جانے سے-

اِنَّهٗ كَانَ مُوْلَعًا بِالسِّوَاكِ - آنحضرت ﷺ مسواک کرنے کے بڑے حریص (شوقین) تھے-

اَوْلَعْتُ قُرَيْشًا بِعَمَّارٍ - میں نے قریش کو عمارؓ پر ابھارا-

وَلْغٌ یا وُلُغٌ یا وُلُوْغٌ یا وَلَغَانٌ - چپڑ چپڑ کر کے پینا یعنی زبان کے کنارے سے پینا جیسے کتا پیتا ہے-

وَلُوْغٌ - کھانا-

اِيْلَاغٌ - پلانا-

مُسْتَوْلِغٌ - جس کو مذمت اور عار کی پرواہ نہ ہو-

اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ - جب تمہارے برتن میں کتا چپڑ چپڑ کر کے پئے-

طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعًا - تم میں سے کسی کے برتن کی طہارت جب کتا اس میں چپڑ چپڑ کر کے پئے یہ ہے کہ اس کو سات بار دھوئے- (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ کتا نجس ہے اور امام مالکؒ اور امام بخاریؒ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ کتا اور درندوں کی طرح پاک ہے اور سات بار دھونے کا حکم محض تعبدی ہے اس خیال سے کہ شاید زہریلا کتا ہو ورنہ سؤر اس سے بھی زیادہ نجس ہے حالانکہ اس کے جھوٹے برتن کو سات بار دھونے کا حکم نہیں دیا)-

بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدِیَ قَوْمًا قَتَلَهُمْ خَالِدٌ فَاَعْطَاهُمْ مِّيْلَغَةَ الْكَلْبِ - آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو ان لوگوں کی دیت ادا کرنے کو بھیجا جن کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے قتل کر ڈالا تھا تو آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو ہر چیز کی قیمت دلائی (جو حضرت خالدؓ نے تلف کر دی تھی) یہاں تک کہ اس برتن کی بھی جس میں کتا پانی پیتا ہے-

وَلْفٌ - پے در پے ہونا' ایک ساتھ آنا-

مُوَالَفَةٌ اور وِلَافٌ - الفت کرنا' مل جانا-

وَلُوْف - بجلی جو بار بار چمکے-

وَلِيْفٌ کے بھی وہی معنی ہیں-

وَلْقٌ - جلدی کرنا' مارنا' کونچنا' ہمیشہ رہنا-

كَذَبْتَ وَاللّٰهِ وَوَلَقْتَ - خدا کی قسم تو نے جھوٹ کہا اور تو

جھوٹا ہے-

وَلْقٌ اور اَلْقٌ- ہمیشہ جھوٹ بولتے رہنا-

اِذْ تَلِقُوْنَهٗ- (قرآن میں ایک یہ قرأت بھی ہے) یعنی جب تم جھوٹے بولتے تھے-

وَلْمٌ- رسی-

اِیْلَامٌ- ولیمہ کرنا' جمع ہونا-

وَلْمَةٌ- جمع ہونا-

وَلِیْمَة- شادی کا کھانا' یا ہر کھانے کی دعوت-

مَا اَوْلَمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ- آنحضرتؐ نے حضرت زینب کا ولیمہ جیسا (جتنا بڑا) کیا اتنا کسی بیوی کا نہیں کیا-

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ- ولیمہ کر اگر چہ ایک ہی بکری کا ہو (یہ طاقت پر منحصر ہے اگر گوشت نہ ہو سکے تو اور کھانوں پر بھی ولیمہ ہوسکتا ہے- آنحضرتؐ نے بعض بیویوں کا دو مد پر کیا اور ایک بیوی کا ستو اور کھجو پر اور ایک بیوی کا حیس پر)-

اَلْوَلِیْمَةُ حَقٌّ- ولیمہ سنت ہے یا واجب ہے (اکثر کے نزدیک ہے اس کا وقت دخول کے بعد ہے یا عقد کے وقت)-

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ- سب کھانوں میں برا ولیمہ کا کھانا وہ کھانا ہے جس پر مال دار لوگ بلائے جائیں اور محتاج لوگ چھوڑ دیئے جائیں (یعنی ایسا ولیمہ برا ہے جس میں صرف مال دار لوگ شریک کئے جائیں اور محتاجوں کو نہ آنے دیا جائے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ولیمہ کا کھانا مطلقاً برا ہے ورنہ دوسری حدیث میں آپ ولیمہ کا حکم کیوں دیتے- ولیمہ کی مثل ہر خوشی کی دعوت ہے جیسے ختنہ کی)-

وَلْوَلَةٌ- چیخنا' پے در پے آواز کرنا' رونا-

فَسَمِعَ تَوَلْوُلَهَا تُنَادِیْ یَاحَسَنَانِ یَا حُسَیْنَانِ- آپ نے ان کا چیخنا چلانا سنا' پکار رہی تھیں یا حسنان (دونوں کو بہ طور تغلیب حسن کہہ دیا جیسے شمسان قمران) یا حسینان-

جَائَتْ اُمُّ جَمِیْلٍ فِیْ یَدِهَا فِهْرٌ وَّلَهَا وَلْوَلَةٌ- (جب سورۂ تبت اتری تو) ام جمیل (ابولہب کی بیوی) ہاتھ میں ایک پتھر لئے ہوئے آئی چیخ چلا رہی تھی (بڑے غصہ میں تھی کہ آنحضرتؐ نے میرے خاوند کی ہجو کی- میں اس پتھر سے ان کا سر کچل ڈالوں گی)-

فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ- دونوں چیختی چلاتی چلی گئیں-

اَنَا ابْنُ عَتَّابٍ وَّسَیْفِیْ وَلُوْلٌ- میں عتاب کا بیٹا ہوں میری تلوار چخوانے اور رلانے والی ہے (یعنی میں اس سے مردوں کو قتل کرتا ہوں' ان کی عورتیں چیختی چلاتی ہیں)-

اِخْشَعْ لِیْ بِالتَّضَرُّعِ وَاهْتِفْ لِیْ بِوَلْوَلَةِ الْکِتَابِ (اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ سے فرمایا) میرے سامنے عاجزی کر اور توراۃ میں جب خوف کی آیتیں پڑھے تو پکار کر رو-

وَاِذَا وَزَغٌ تُوَلْوِلُ- یکا یک ایک گرگٹ کو دیکھا جو آواز کر رہا تھا-

وَلَهٌ- رنجیدہ ہونا' رنج سے عقل جاتی رہنا' حیران ہونا' ڈرنا' محبت اور عشق میں دیوانہ ہو جانا-

لَاتُوَلَّهُ وَالِدَةٌ عَنْ وَّلَدِهَا- کوئی ماں اپنے بچہ سے جدا نہ کی جائے (یعنی بیع میں)-

وَالِهٌ- جو عورت اپنے بچہ سے جدا ہو جائے اس کو والہ کہیں گے یعنی ماتا کی ماری-

غَیْرَ اَنْ لَّا تُوَلَّهَ ذَاتُ وَلَدٍ عَنْ وَلَدِهَا- صرف یہ ہے کہ کوئی بچہ والی عورت اپنے بچہ سے جدا نہ کی جائے-

تُکْفِئُ اِنَاءَ كَ وَتُوَلِّهُ نَاقَتَكَ- تو اپنے دودھ کا برتن اوندھا دے اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ بنا دے-

وَلَّهَ قُلُوْبَهُمْ- ان کے دلوں کو دیوانہ کر دیا-

تَوْلِیْهٌ- دیوانہ کر دینا' ماں کو بچہ سے جدا کر دینا-

یُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ- وضو پر ایک شیطان معین ہے اس کو ولہان کہتے ہیں (جو وسوسے ڈالنے کے لیے دیوانہ اور حریص ہو رہا ہے یا لوگوں کو دیوانہ کر دیتا ہے' وضو کرنے والے کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے)

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ التَّوْلِیْهِ وَالتَّبْرِیْحِ- دیوانہ بنانے سے اور سختی کرنے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے) آپ نے منع فرمایا-

لَوْحَنَنْتُمْ حَنِیْنَ الْوُلْهِ الْعَجَائِلِ لَکَانَ فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ قَلِیْلًا - اگر تم اللہ کے سامنے ایسا روؤ جیسے دیوانی عورتیں جن کا بچہ مر جاتا ہے روتی ہیں تو وہ بھی کم ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے بھی زیادہ رونا چاہیے)-

تَوَلُّهٌ - دیوانہ ہونا (جیسے اِتِّلَاهٌ ہے)-

اِسْتِیْلَاهٌ - عقل کا اضطراب-

وَلْیٌ - نزدیک ہونا' ایک کے بعد دوسرا آنا بغیر فصل کے-

وِلَایَۃٌ - مالک ہونا' منتظم اور متصرف ہونا-

وِلَایَۃٌ - ایک قطعۂ ملک یا امارت یا بادشاہی' مدد کرنا' محبت کرنا' مسلط ہونا-

تَوْلِیَۃٌ - والی بنانا کوئی عہدہ یا خدمت دینا' پیٹھ پھیر کر بھاگنا-

مُوَالَاۃٌ - پے در پے ہونا (جیسے وِلَاءٌ ہے)- دوستی کرنا-

اِیْلَاءٌ - والی بنانا' قسم کھانا-

تَوَلِّیْ - ایک کام کو لینا' اس کا اہتمام کرنا-

تَوَالِیْ - پے در پے ہونا-

اِسْتِیْلَاءٌ - غالب ہونا-

وَلِیٌّ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے' یعنی مدد کرنے والا یا تمام عالم کے کاموں کا متولی-

وَالِیْ - اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ایک نام ہے یعنی سب چیزوں کا مالک اور متصرف-

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ - ولا کی بیع اور ہبہ سے منع فرمایا (ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے آزاد کیے ہوئے غلام یا لونڈی پر حاصل ہوتا ہے یعنی اگر وہ مر جائے تو آزاد کرنے والا بھی اس کا ایک وارث ہوتا ہے- عرب لوگ اس حق کو بیچ ڈالتے اور ہبہ کرتے- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرما دیا-

اَلْوَلَاءُ لِلْکُبْرِ - ولاء آزاد کرنے والے کے قریب تر وارث کا حق ہوگی (یعنی اعلیٰ وارث کی مثلاً بیٹے کے ہوتے ہوئے جو اعلیٰ ہے پوتے کو نہ ملے گی)-

مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ - جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسروں کو اپنا ولی بنائے (حق ولاء ان کو دلائے حالانکہ حق ولاء سوائے آزاد کرنے والے کے دوسرے کو حاصل ہی نہیں ہو سکتا- گو آزاد کرنے والا اجازت بھی دے تو یہ شرط نہیں ہے- بعض نے کہا اگر مالک اجازت دے تو حق ولاء دوسرے کو دلا سکتا ہے)-

وَالٰی قَوْمًا - دوسروں کو اپنا مولیٰ بنائے-

مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْهُمْ - کسی قوم کا مولیٰ (آزاد کیا ہوا غلام) انہی میں سے گنا جائے گا (تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے موالی کو زکوٰۃ کا لینا درست نہ ہوگا)-

مَوْلٰی - کے بہت معنی آئے ہیں- رب اور مالک اور سردار اور منعم اور آزاد کرنے والا اور مدد کرنے والا اور محب اور تابع اور ہمسایہ اور چچا کا بیٹا اور حلیف اور عقید اور داماد یا خسر اور غلام اور آزاد کیا ہوا اور جس پر احسان کیا جائے اور یہ لفظ بہت حدیثوں میں وارد ہے تو ہر ایک مقام میں مناسب معنی پر محمول کیا جائے گا-

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ - جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے (یعنی جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ علی سے بھی محبت رکھے- امام شافعیؒ نے کہا اسلام کی محبت مراد ہے جیسے ذلک بان اللّٰه مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لامولی لھم)-

اَصْبَحْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَۃٍ - (حضرت امیر المومنین عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا) تم تو ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے مولیٰ بن گئے (حضرت عمرؓ نے علیؓ کو مبارک باد دی جب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی من کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حضرت علیؓ سے کہا- تم میرے مولیٰ نہیں ہو' میرے مولیٰ تو رسول اللہ ﷺ ہیں- اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی مجھ میں اور علی میں کوئی جدائی نہیں جو کوئی مجھ سے محبت رکھے وہ علی سے بھی محبت رکھے- مگر اسامہؓ کا قصہ اگر صحیح ہو تو محبت کے معنی یہاں نہیں بنتے بلکہ سردار اور اولیٰ بالتصرف کے بنتے ہیں اور شیعہ نے جو معنی لیے ہیں ان کی تائید ہوتی ہے)-

اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ مَوْلَاهَا فَنِکَاحُهَا

بَاطِلٌ- (ایک روایت میں بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا ہے' یعنی) جو عورت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے (اپنا آپ) نکاح کرلے اس کا نکاح باطل ہے (اہل حدیث نے اسی حدیث کی رو سے کہا ہے کہ عورت بالغہ ہو یا نابالغہ ثیبہ ہو یا باکرہ ہر حال میں ولی کا توسط ضروری ہے اور کوئی عورت گو بالغہ اور ثیبہ ہو' اپنا نکاح آپ نہیں کرسکتی' اگر اس کا رشتہ دار ولی کوئی نہ ہو تو قاضی یا حاکم یا اور کوئی دین دار عالم ولی ہوسکتا ہے)-

مُزَیْنَةُ وَّجُھَیْنَةُ وَّ اَسْلَمُ وَ غِفَارٌ مُوَالِی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ- مزینہ قبیلہ والے اور جہینہ قبیلہ والے اور اسلم قبیلہ والے اور غفار قبیلہ والے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے چاہنے والے ہیں یا چہیتے ہیں-

اَسْئَلُكَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ- میں تجھ سے اپنی تونگری اور اپنے مولیٰ کی تونگری چاہتا ہوں-

مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدِ رَجُلٍ فَھُوَ مَوْلَاہُ- جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ (یعنی مسلمان کرنے والا) اس کا مولیٰ ہوگا (اگر اس کے کے دوسرے قریب کے وارث نہ ہوں تو وہ اس کا وارث ہوگا)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مُّشْرِكٍ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ ھُوَ اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہٖ- آپ سے پوچھا گیا کہ ایک مشرک شخص نے ایک مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا- آپ نے فرمایا اس کا حق اس پر سب لوگوں سے زیادہ ہے' اس کے دور حیات میں اور مرنے کے بعد بھی (اکثر علماء نے مسلمان کرنے والے کو اس کا وارث قرار نہیں دیا ہے' وہ کہتے ہیں اَوْلَی النَّاسِ سے یہ مراد ہے کہ احسان اور سلوک میں اس کا حق دوسروں پر مقدم ہوگا)-

اَلْحِقُوْا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ السِّھَامُ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ- پہلے ذوی الفروض کو ان کے حصے تقسیم کرو' اب جو حصے بچ رہیں وہ اس مرد وارث (عصبہ) کو ملیں گے جو میت سے زیادہ قریب ہو (مثلاً بیٹا' پھر باپ اور قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو کچھ نہ ملے گا مثلاً بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتے کو کچھ نہ ملے گا)-

ھُمَا وَالِیَانِ وَالٍ یَّرِثُ- (یہ قرآن میں ہے- فَارْزُقُوھم منه وقولوا لَهُمْ قولًا معروفًا) یہ دو والیوں سے متعلق ہے ایک وہ والی جو میت کے مال کا واث ہوتا ہے (وہ دور کے ناطہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں کو اپنے حصہ میں سے کچھ دے- دوسرے وہ والی جس کو ترکہ میں کوئی حق نہیں ہے جیسے وصی یا یتیم کا ولی' وہ ان لوگوں کو دستور کے موافق نرمی سے جواب دے دے)-

اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ- میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰؑ سے قریب ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہے (اب یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ایک اور پیغمبر خالد بن سنان ہوئے تھے وہ صحیح نہیں ہے- حضرت عیسیٰؑ سے زیادہ قرب کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے آنحضرت ﷺ کی بشارت دی اور آنحضرتؐ نے یہودیوں کا بہتان ان پر سے رفع کیا اور ان کی نبوت اور وجاہت اور عزت دنیا میں پھیلائی)-

بَابُ الْمَوَاضِعِ مِنَ الْمُوَالِیَاتِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ عرب کے سوا دوسری عورتوں کو دودھ پلانے پر رکھ سکتے ہیں-

لِیَلِیَنِیْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی- نماز میں (پہلی صف میں) میرے نزدیک وہ لوگ رہیں جو عقل و شعور والے ہیں (اور عمر والے ہیں تاکہ وہ نماز کی صفت خوب یاد کرلیں اور دوسروں کی تعلیم کریں' تو صف بندی اس طرح ہو کہ پہلے بوڑھے بوڑھے عاقل اور شعور والے ہوں- پھر جوان لوگ پھر جو بلوغ کے قریب ہوں پھر جو تمیز والے بچے ہیں' پھر عورتیں)-

یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا- حکم دینے میں انصاف کرتے ہیں (جب وہ حاکم ہوں) اور اپنے گھر والوں میں اور جن جن لوگوں پر ان کا بس چلتا ہے-

اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا- دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے) مگر اللہ کی یاد اور جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور عالم اور طالب علم (بعض نے وَمَا وَالَاہُ کا ترجمہ کیا ہے کہ جو اللہ کے ذکر سے تعلق رکھتا ہے مثلاً

فرائض کا بجالانا' محرمات سے باز رہنا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سامان ہیں مثلاً مسجد میں دین کی کتابیں دین کے مدرسے)-

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ- سب سے زیادہ میری شفاعت کا مستحق-

صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ- رمضان کے روزے رکھ اور (چھ روزے) اس کے بعد والے مہینے (شوال) میں (بعض نے کہا "وَالَّذِیْ یَلِیْہِ" سے شعبان کا مہینہ مراد ہے)-

وَقَدْ وَلّٰی حَرَّہٗ- پکانے والے نے پکانے کی گرمی برداشت کی (تو اس کو کھانے میں سے تھوڑا دینا ضروری ہے' یہ حکم استحباباً ہے)-

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ وُلَاۃً مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ وَلِیِّیْ خَلِیْلُ رَبِّیْ- ہر پیغمبر کے پیغمبروں میں سے ایک ایک رفیق اور ولی ہیں اور میرے ولی میرے پروردگار کے خلیل (حضرت ابراہیمؑ) ہیں-

حَتّٰی اَتَی الْحِجَابَ الَّذِیْ یَلِی الرَّحْمٰنَ- یہاں تک کہ آنحضرتؐ اس حجاب تک پہنچ گئے جو پروردگار کے قریب ہے-

قَامَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ وَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَوْلٰی لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ- عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ! میرا باپ کون تھا (لوگ شبہ کرتے تھے کہ ان کا باپ حذافہ ہے یا کوئی اور) آنحضرت ﷺ نے فرمایا- تیرا باپ حذافہ تھا- پھر آپ خاموش ہو رہے- اس کے بعد فرمایا وہ چیز نزدیک آ پہنچی جس کو تم برا جانتے ہو- (اَوْلٰی کلمۂ تاسف ہے جیسے اَوْلٰی لَکَ ثُمَّ اَوْلٰی تجھ پر افسوس پھر افسوس)-

اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ- دنیا اور آخرت دونوں جگہ میرا مالک میرا کام چلانے والا تو ہے-

کَانَ اِذَا مَاتَ بَعْضُ وَلَدِہٖ قَالَ اَوْلٰی لِیْ کِدْتُ اَنْ اَکُوْنَ السَّوَادَ الْمُخْتَرَمَ- محمد بن حنفیہ کا جب کوئی بچہ مر جاتا تو وہ کہتے' افسوس وہ زمانہ قریب ہے جب میں بھی ان لوگوں میں ہوں گا جو گزر گئے-

لَایُعْطٰی مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْءٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ دَلِیْلٍ غَیْرِ مُوْلِیْہِ قُلْتُ مَا مُوْلِیْہِ قَالَ مُحَابِیْہِ- لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کچھ نہ دیا جائے گا مگر چرواہے کو اس کی اجرت دے سکتے ہیں یا جو راستہ بتاتا ہے مگر اس کے حق کے موافق نہ کہ حق سے زیادہ (یعنی معمولی اجرت سے زیادہ دینا درست نہیں)-

کَلَّا وَاللّٰہِ لَنُوَلِّیَنَّکَ مَا تَوَلَّیْتَ- ہرگز نہیں خدا کی قسم تم نے جو حدیث بیان کی اس کی ذمہ داری ہم تم ہی پر رکھیں گے (تم جانو تمہارا کام جانے- یہ حضرت عمرؓ نے عمارؓ سے کہا جب انھوں نے جنب کے تیمم کی حدیث بیان کی)-

اِنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَعْنَانُ الشَّیٰطِیْنِ لَاتُقْبِلُ اِلَّا مُوَلِّیَۃً وَّلَا تُدْبِرُ اِلَّا مُوَلِّیَۃً وَلَا یَاْتِیْ نَفْعُھَا اِلَّا مِنْ جَانِبِھَا الْاَشْاَمِ- اونٹوں کو آپ سے پوچھا- آپ نے فرمایا- شیطان کے اطراف ہیں سامنے سے آتے ہیں تو پیٹھ پھرائے ہوئے یا پیٹ پھرائیں گے اور جب پیٹھ موڑتے ہیں تب تو چل ہی دیتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں پھر ہاتھ نہیں آتے) اور ان سے فائدہ اسی جانب سے ہوتا ہے جو منحوس ہے (یعنی بائیں طرف سے ان پر سوار ہوتے ہیں اور بائیں طرف رہ کر دودھ دھوتے ہیں)-

کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً- وہ قوم کس طرح کامیاب ہوگی جس نے اپنے (ملکی) کام ایک عورت کے اختیار میں دیئے ہوں (عورت کو بادشاہ بنایا ہو)-

اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تَوَلّٰی وَذَھَبَ اَصْحَابُہٗ- جب مردے کو قبر میں رکھ دیتے ہیں اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر چل دیتے ہیں-

لَانُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَہٗ- جو شخص کام اور عہدے (خدمت) کی درخواست دیتا ہے اس کو ہم امور نہیں کرتے (کیونکہ درخواست دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دنیا کی طمع ہے اور چکھنے اور پیسہ کمانے کی نیت ہے دوسرے اللہ کی مدد اس کے ساتھ نہ ہوگی)-

قَدْ وُلِّيتُمْ اَمْرَيْنِ - تم کو بھی دونوں کام ملے ہیں، ان میں تمہارا اختیار ہے (یعنی ماپ اور تول)۔

صِلَةُ الرَّحِمِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ - باپ کے مر جانے کے بعد ان کے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا صلۂ رحم ہے۔

كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ - تم جیسے ہو گئے ویسے ہی تم پر حاکم مقرر ہوں گے (اگر تم ایماندار اور عادل اور منصف ہو تو تمہارے بادشاہ اور حکام بھی ایماندار اور عادل مقرر ہوں گے۔ اگر تم چور، رشوت خوار، ظالم، بے ایمان ہو تو تم پر ایسے ہی لوگ حاکم بنائے جائیں گے۔ زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت)۔

نَهٰى اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ عَلَى الْوَلَايَا - آنحضرتؐ نے منع کیا ان نمدوں پر بیٹھنے سے جو جانور کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں (کیونکہ اگر وہ زمین پر بچھائے جائیں گے تو ان میں کانٹے کنکر پتھر وغیرہ چپک جائیں گے۔ پھر جب ان کو جانور کی پیٹھ پر رکھا جائے گا تو اس کو سخت تکلیف ہوگی)۔

اِنَّهٗ بَاتَ بِقَفْرٍ فَلَمَّا قَامَ لِيَرْحَلَ وَجَدَ رَجُلًا طُوْلُهٗ شِبْرَانِ عَظِيْمُ اللِّحْيَةِ عَلَى الْوَلِيَّةِ فَنَفَضَهَا فَوَقَعَ - حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ایک ویران زمین میں رات کو رہے جب صبح کو اٹھے کوچ کرنے کو تو کمبل پر جس کو بچھایا تھا ایک آدمی دیکھا جس کا قد دو بالشت کا تھا بڑھی داڑھی والا۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے کمبل کو جھاڑا تو وہ نیچے گر پڑا (شیطان ہوگا)۔

تَسْقِيْهِ الْاَوْلِيَةُ - وہ پانی جو موسم بہار کے پہلے پانی کے بعد آتے ہیں اس کو سیراب کریں گے۔

هُمْ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى اِلَّا اللّٰهُ - وہ میرے موالی ہیں (یعنی میرے مددگار اور مخلص خیرخواہ) ان کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے (وہ غلام نہیں ہو سکتے کیونکہ اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے ان کو جنگ میں قید نہیں کیا گیا)۔

عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ - جس بندے نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کیا (یعنی جن کا غلام تھا)۔

يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ - جو عصبہ مال کے وارث ہوتے ہیں وہ ولاء کے بھی وارث ہوں گے۔

اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا - تو اس کا نگہبان اور مالک ہے۔

يَسْمَعُهٗ مَنْ يَّلِيْ - نزدیک والے قبر کا عذاب سنتے ہیں۔

وَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ - آج تو میرے قابو میں آیا ہے تو دیکھے گا میں کیا کرتی ہوں (یہ زمین میت سے کہے گی)۔

اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کیا تم آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرتؐ نے پیٹھ نہیں موڑی (آپ دشمن کے مقابلہ جمے رہے البتہ بعض صحابہ بھاگ نکلے تھے)۔

وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ - اور جن لوگوں کی تو نگہبانی اور پرداخت کرتا ہے ان میں ہماری بھی نگہبانی اور پرداخت کر (امام الحرمین نے کہا۔ اگر بادشاہ ظلم شروع کرے اور لوگوں سے بہ جبر روپیہ وصول کرے (اور بیت المال میں خیانت کرے) اور سمجھانے اور جھڑکنے سے باز نہ آئے تو ملک کے عمائد اور اشراف مل کر اس کو سلطنت سے اتار سکتے ہیں خواہ ہتھیار اٹھانے پڑیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ قول غریب ہے اور اس صورت پر محمول ہے جب کسی بڑے فتنے کے اٹھنے کا ڈر نہ ہو)۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نَزَلَتْ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ حِيْنَ سَاَلَهٗ سَائِلٌ وَّهُوَ رَاكِعٌ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ الْيُمْنٰى فَاَخَذَ السَّائِلُ الْخَاتَمَ مِنْ خِنْصَرِهٖ - یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ حضرت علیؓ کے حق میں اتری جب ایک سائل نے آپ سے سوال کیا اور آپ رکوع میں تھے تو آپ نے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا اس کی طرف کر دی، اس نے انگوٹھی اتار لی (شیعہ اس حدیث کو خلافت کی قطعی دلیل سمجھتے ہیں حالانکہ اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں ہے اور دوسرے ولی کے بہت سے معنی آئے ہیں۔ تیسرے خلافت بلافصل کیونکر اس سے ثابت ہوگی اور مطلق خلافت میں تو نزاع ہی نہیں۔ چوتھے الَّذِيْنَ صیغہ جمع ہے تو وہ ایک شخص واحد سے کیونکر خاص ہوگا بلکہ قیامت تک تمام متشرع خلفاء اس میں داخل ہو سکتے ہیں جو زکوٰۃ دیا کرتے

ہیں اور نماز پڑھا کرتے ہیں- پھر ان سب احتمالات کے ساتھ یہ استدلال کیونکر تمام ہوگا)-

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِہٖ- پیغمبر ہر مومن پر خود اس کے نفس سے زیادہ تصرف کا حق رکھتا ہے یا اپنے نفس سے زیادہ اس کو محبوب ہے-

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلَاہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ- ''یعنی قرآن کی اس آیت میں صالح المومنین سے مراد حضرت علیؓ ہیں (یہاں بھی وہی گفتگو ہے جو گزشتہ آیت میں بیان ہوئی)-

اَلزَّکٰوۃُ لِاَھْلِ الْوَلَایَۃِ- زکوٰۃ ان کو دینا چاہئے جو بارہ اماموں سے محبت رکھتے ہیں (ان کو امام جانتے ہیں' یہ شیعی روایت ہے)-

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ مِّنْھَا الْوَلَایَۃُ- اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے' ان میں سے ایک ولایت ہے (یعنی ائمہ اثنا عشریہ کو امام برحق جاننا' تو امامت کا اعتقاد شیعہ کے نزدیک اصول اسلامی میں داخل ہے)-

بابُ الواو مع المیم

وَمَدٌ- وہ تری جو سمندر سے سخت گرمی میں اٹھ کر لوگوں پر آتی ہے- یعنی آبی بخارات یا گھمس جب ہوا بند ہوتی ہے اور گرمی سخت ہوتی ہے-

وَمِدَ عَلَیْہِ- اس پر غصہ ہوا-

اِنَّہٗ لَقِیَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ یَوْمٍ وَمِدَۃٍ وَّعِکَاکٍ- وہ مشرکوں سے اس دن مقابلہ ہوئے جب سخت گرمی کی وجہ سے سمندر کی تری آرہی تھی' ہوا بند تھی اور گھمس ہو رہا تھا-

وَمْسٌ- ایک چیز کو دوسری چیز پر رگڑنا تا کہ اس کا پوست نکل آئے-

اِیْمَاسٌ- عورت کا رگڑنے پر راضی ہونا (یعنی جماع کرنے پر)-

لَایَمُوْتُ حَتّٰی یَنْظُرَ فِیْ وُجُوْہِ الْمُوْمِسَاتِ- وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک رنڈیوں کنچنیوں کا منہ نہ دیکھے گا-

مُوْمِسَۃٌ- چھنال بدکار عورت' رنڈی-

غُفِرَ لِمُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِرَکِیَّۃٍ- ایک بدکار عورت کی بخشش ہوگئی جو ایک کنویں پر سے گزری (اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا- یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)-

صَدِیْدٌ یَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ- طینۃ الخبال ایک پیپ ہے جو بدکار عورتوں کی شرم گاہ سے دوزخ میں بہے گی-

وَمْضٌ یا وَمِیْضٌ یا وَمَضَانٌ- ہلکی چمک بجلی کی جو سب طرف پھیلی نہ ہو (ورنہ اس کو خَفْوٌ کہیں گے' اور اگر آسمان کے بیچ میں چمکے اور ابر کو چیر دے لیکن کناروں میں نہ پھیلے تو اس کو عقیقہ کہیں گے)-

اِیْمَاضٌ- چمکنا' مخفی اشارہ کرنا-

ھَلَّا اَوْمَضْتَ اِلَیَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ- آپ نے یارسول اللہ چپکے سے مجھ کو اشارہ کیوں نہ کر دیا-

اِنَّہٗ سَاَلَ عَنِ الْبَرْقِ اَخَفْوًا اَمْ وَمِیْضًا- آپ نے پوچھا بجلی کیسی ہے خفو ہے یا ومیض ہے (دونوں کے معنی بیان ہو چکے)-

وَمْقٌ یا مِقَۃٌ- محبت کرنا-

تَوَمُّقٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِنَّہٗ اطَّلَعَ مِنْ وَّافِدِ قَوْمٍ عَلٰی کَذِبَۃٍ فَقَالَ لَوْلَا سَخَاءٌ فِیْکَ وَمِقَکَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَشَرَّدْتُ بِکَ- ایک قوم کی طرف سے ایک شخص پیغام لے کر آیا تھا- آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ اس نے ایک جھوٹ بات کہہ دی- تو فرمایا اگر تجھ میں سخاوت نہ ہوتی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھتا ہے تو میں تجھ کو نکلوا دیتا (تیرا عیب دوسروں کو سنا دیتا جدا کر ڈالتا)-

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنِ اللّٰہِ اَنَّکَ سَخِیٌّ لَشَرَّدْتُ بِکَ وَجَعَلْتُکَ حَدِیْثًا عَلٰی مَنْ خَلْفَکَ- اگر جبرئیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے تو میں تیرا عیب مشہور کر دیتا اور تجھ کو تیری قوم والوں پر زبان زد کر دیتا (تجھے ایک کہانی بنا دیتا' جو تیرے لوگ تیرے پیچھے ہیں وہ سب تجھ پر حرف رکھتے اور تجھ کو جھوٹا کہا کرتے)-

بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ- باب اللہ تعالیٰ کی محبت کے بیان میں-

وَمْأٌ یا وَمْیٌ- اشارہ کرنا-

تَوْمِئَةٌ اور اِیْمَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مَوْمَاءٌ- پٹپر ویران غیر آباد جنگل (مَوَامِیْ اس کی جمع ہے)-

وَامِئَةٌ- آفت اور مصیبت-

وَاَوْمٰی اِلَیْهِ الشَّطْرَ- آدھا قرض معاف کر دینے کے لیے اشارہ کیا (یعنی ہاتھ سے اشارہ کر کے سفارش کی)-

یُوْمِیْ بِرَاْسِهٖ- سر سے اشارہ کرتے (یعنی رکوع اور سجدے کے لیے)-

فَاَوْمَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ بِرَاْسِهٖ- ایک عورت نے پیچھے سے سر سے اشارہ کیا-

عَلَامَ تُوْمِئُوْنَ- تم کس بات کا اشارہ کرتے ہو-

بابُ الْواو مع النون

تَوْنِیْبٌ- جھڑکنا، تنبیہ کرنا-

مَازَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ- مجھ کو برابر ملامت اور زجر کرتے رہے-

وَنْیٌ یا وُنِیٌّ یا وِنَاءٌ یا وِنْیَةٌ یا نِیَةٌ یا وَنًی- سست ہونا، ناتوان ہونا، تھک جانا-

تَوْنِیَةٌ- کام میں کوشش نہ کرنا-

سَبَقَ اِذْ وَنَیْتُمْ- جب تم نے سستی کی تو وہ آگے بڑھ گئے انھوں نے چستی دکھلائی (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)-

اَلنَّسِیْمُ الْوَانِیْ- سست اور دھیمی ہوا-

لَاتَنْقَطِعُ اَسْبَابُ الشَّفَقَةِ عَنْهُمْ فَیَنُوْا فِیْ جَدِّهِمْ- ان پر شفقت اور مہربانی کے سلوک موقوف نہ کیے جائیں، نہیں تو وہ کوشش میں سستی کریں گے (ان کا دل اتر جائے گا)-

تَوَانٰی فِیْ اَمْرِهٖ- اپنے کام میں سستی کی-

اَنَاةٌ- تامل اور دیر، سنجیدگی-

ذُوْ اَنَاةٍ- دیر کرنے والا حلیم، بردبار-

فَتَانَّہْ- دیر کر- (اخیر میں ہائے سکتہ ہے)

بابُ الواو مع الهاء

وَهْبٌ یا وَهَبٌ یا هِبَةٌ- بغیر عوض کے کوئی چیز دینا جس کو بخشش کہتے ہیں-

وَهَبَنِیَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ- اللہ مجھ کو تجھ پر فدا کرے-

مُوَاهَبَةٌ- ہبہ میں غالب ہونا-

اِیْهَابٌ- تیار کرنا-

تَوَاهُبٌ- ایک دوسرے کو ہبہ کرنا-

اِتِّهَابٌ- ہبہ قبول کرنا-

اِسْتِیْهَابٌ- ہبہ کی درخواست کرنا-

وَهَّابٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام وہاب بھی ہے- یعنی بلاعوض دینے والا اور بلاغرض-

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ- میں نے قصد کیا کہ کسی کا حصہ نہ لوں مگر قرشی یا انصاری یا ثقفی کا (کیونکہ یہ لوگ شہر والے ہیں اخلاق اور مروت رکھتے ہیں برخلاف گنواروں کے وہ جو حصہ لاتے ہیں تو اس سے زیادہ مانگنے کو اور احسان رکھنے کو)-

وَلَا التَّوَاهُبُ فِیْمَا بَیْنَهُمْ ضَعَةٌ- وہ زبردستی اور ناراضی سے ہبہ نہیں کرتے-

اِنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ- حضرت سودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی-

هِبَتُهٗ لِمَنْ دُوْنَهٗ اِکْرَامٌ وَهِبَتُهٗ لِلْاَعْلٰی یَقْتَضِی الثَّوَابَ- اپنے سے کم درجہ والے کو ہبہ کرنا کرم ہے اور اعلیٰ درجہ والے کو ہبہ کرنا عوض کے لیے ہوتا ہے-

اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ- ہبہ کے پھر لوٹانے والا ایسا ہے جیسا قے کر کے چاٹنے والا (یعنی کتے کی طرح)-

وَهَّابِیَّه- ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو محمد بن عبدالوہاب کے پیرو ہیں ان کی کتاب التوحید کے موافق اعتقاد رکھتے ہیں-

هِبَةُ اللّٰهِ- لقب ہے حضرت شیث کا-

لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِیْ- جب تم نے اللہ تعالیٰ سے میرے گناہوں کی معافی چاہی-

وَهْجٌ-سلگنا-

اِيْهَاجٌ-سلگانا-

تَوَهُّجٌ-سلگنا-

يُطْفِئُ عَنْكَ وَهْجَ الْمَعِدَةِ- معدے کی حرارت کو بجھا دیتا ہے-

وَهْزٌ-روندنا دھکیلنا' مارنا' برانگیختہ کرنا' ابھارنا-

تَوَهُّزٌ-کودنا-

اِذَا النَّاسُ يَهِزُوْنَ الْاَبَاعِرَ- لوگ اونٹوں کو دھکیل رہے تھے (جلدی چلا رہے تھے)-

اِنَّ سَلَمَةَ بْنَ قَيْسِ الْاَشْجَعِیَّ بَعَثَ اِلٰی عُمَرَ مِنْ فَتْحِ فَارِسٍ بِسَفَطَيْنِ مَمْلُوْئَيْنِ جَوْهَرًا قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِالسَّفَطَيْنِ نَهِزُهُمَا حَتّٰی قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ- سلمہ بن قیس اشجعی نے حضرت عمرؓ کے پاس ایران کی فتوحات میں سے دو گٹھے جواہرات سے بھرے ہوئے بھیجے' ہم ان گٹھوں کو لے کر چلے ان کو دھکیلتے جاتے تھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے (ایک روایت میں نَهِزُبِهِمَا ہے یعنی اس اونٹ کو جس پر وہ گٹھے لدے تھے دھکیل رہے تھے' جلدی چلا رہے تھے)-

حُمَادَيَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ وَقِصَرُ الْوِهَازَةِ- عمدہ قابل تعریف عورتیں وہ ہیں جن کی نگاہ نیچی ہو اور چھوٹے قدم رکھیں-

وَهْصٌ-توڑنا' خوب روندنا' زور سے پھینکنا-

اِنَّ اٰدَمَ حَيْثُ اُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ وَهَصَهُ اللّٰهُ اِلَی الْاَرْضِ- آدم جب بہشت سے اتارے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زور سے پھینک دیا-

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَكَبَّرَ وَعَدَا طَوْرَهٗ وَهَصَهُ اللّٰهُ اِلَی الْاَرْضِ- بندہ جب غرور کرتا ہے اور اپنے جامے سے باہر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر پھینک دیتا ہے (یا پاؤں سے روند ڈالتا ہے- یعنی ذلیل اور خوار کر دیتا ہے)-

وَهْطٌ-توڑنا' روندنا-

تَوْهِيْطٌ-ضعیف کرنا' پچھاڑنا ایسا کہ پھر نہ اٹھ سکے' مار ڈالنا-

تَوَهُّطٌ-پچھڑ جانا-

اَوْهَاط-خصومات اور جھگڑے-

عَلٰی اَنَّ لَهُمْ وِهَاطَهَا وَ عِزَازَهَا- نرم اور ہموار زمین وہ رکھیں' اسی طرح سخت زمین-

وَهْطٌ- ایک باغ تھا عمرو بن عاصؓ کا طائف میں وج سے تین میل پر جس کے منڈوے میں دس لاکھ لکڑیاں تھیں ہر لکڑی کی قیمت ایک درہم تھی-

وَهْفٌ- پتے نکلنا' جھومنا' نزدیک ہونا' سامنے آنا' ظاہر ہونا-

وِهَافَةٌ-گرجا کی خدمت-

لَا يُمْنَعُ وَاهِفٌ عَنْ وَهْفِيَّتِهٖ- (ایک روایت میں عن وهافته ہے) کوئی گرجا کا خادم اور مہتمم گرجا کی خدمت سے نہ روکا جائے-

قَلَّدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهْفَ الدِّيْنِ- آنحضرتؐ نے دین کی حفاظت ان کے گلے میں ڈال دی (یعنی مرض موت میں ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا- ایک روایت میں ہے قَلَّدَهٗ وَهْفَ الْاَمَانَةِ امانت کا بوجھ ان کے گلے ڈال دیا)-

كُلَّمَا وَهَفَ لَهُمْ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اَخَذُوْهُ- جب ان کے سامنے دنیا کی کوئی چیز آئی بس اس کو لے لیا-

وَهَفَ الشَّیْءُ-اڑ گئی-

وَهْقٌ-روکنا' گلے میں رسی ڈالنا' لٹکانا-

تَوَهُّقٌ-سخت گرم ہونا-

تَوَاهُقٌ-کاموں میں برابر ہونا-

وَاَعْلَقَتِ الْمَرْءَ اَوْهَاقُ الْمَنِيَّةِ- موت کی رسیوں نے آدمی کو لٹکا لیا:-

فَانْطَلَقَ الْجَمَلُ يُوَاهِقُ نَاقَتَهٗ مُوَاهَقَةً- اونٹ چلا اور اس کی اونٹنی سے مقابلہ کر رہا تھا (اس کے ساتھ چل رہا تھا)-

مُوَاهَقَةُ الْاِبِلِ- اونٹوں کا چلنے میں گردن دراز کرنا-

وَهْلٌ -ضعیف ہونا، گھبرا جانا، غلطی کرنا، بھول جانا-
وَهْلٌ -ایک طرف وہم جانا اور قصد دوسرا ہو-
تَوْهِيلٌ -گھبرا دینا-
تَوَهُّلٌ -غلطی کے لیے پیش کرنا-
اِسْتِيهَالٌ -ضعیف ہونا گھبرانا، ڈرنا-
وَاهِلَة -شروع، ابتدا-
وَهْلَةٌ اور وَهَلَةٌ -ایک بار-

رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلَى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْهَجَرُ -میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ہجرت کر رہا ہوں، تو میرا خیال اس طرف گیا کہ شاید یمامہ کو جاؤں گا (جو نجد کی طرف ہے) یا ہجر کو (جو شام کے ملک میں ہے)-

وَهِلَ اَنَسٌ -انس سے غلطی کی-

وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ -عبداللہ بن عمرؓ نے غلطی کی یا بھول گئے-

وَهِلَ ابْنُ عُمَرَو اللّٰهِ مَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ -ابن عمرؓ نے غلطی کی خدا کی قسم آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ گھر والوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے (بلکہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کے گھر والے تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے)-

فَوَهِلَ النَّاسُ -لوگوں نے غلطی کی (وہ یہ سمجھے کہ سو برس میں کوئی باقی نہ رہے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی حالانکہ آنحضرتؐ کا مطلب یہ تھا کہ اس رات کو جو لوگ موجود ہیں، ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہیں رہے گا اور یہ درست نکلا-سب سے آخر میں عامر بن طفیل صحابی ۱۱۰ھ میں مرے-تو اس شب سے سو برس میں وہ بھی گزر گئے)-

فَقُمْنَا وَهِلِيْنَ -ہم گھبرائے ہوئے اٹھے-

كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَتَاكَ مَلَكَانِ فَتَوَهَّلَاكَ فِيْ قَبْرِكَ -تیرا اس وقت کیا ہوگا جب وہ فرشتے قبر میں تیرے پاس آئیں گے اور تجھ سے غلطی کرانا چاہیں گے (کہ تم سہم کر برابر جواب نہ دے اور وہ عذاب شروع کریں)-

فَلَقِيْتُهٗ اَوَّلَ وَهْلَةٍ -میں شروع بار میں ان سے ملا (یعنی پہلی گھبراہٹ انہیں کی ملاقات سے ہوئی)-

اَقِلُّوا الْكَلَامَ فَاِنَّهٗ اَطْرَدُ لِلْفَشَلِ وَاَذْهَبُ لِلْوَهَلِ -باتیں کم کیا کرو اس سے نامردی دور ہوتی ہے اور گھبراہٹ جاتی رہتی ہے-

وَهْمٌ -خیال ایک طرف جانا اور قصد دوسرا ہونا، دل میں آنا غلطی کرنا، گرا دینا-
وَهَمٌ -غلطی کرنا-
تَوْهِيمٌ -وہم میں ڈالنا-
اِيْهَامٌ -وہم میں ڈالنا (اور بہ معنی وَهْمٌ ہے) اور گرا دینا-
اِتِّهَامٌ -کے بھی وہی معنی ہیں اور چھوڑ دینا-
تَوَهُّمٌ -گمان کرنا، شک کرنا کہ سچا ہے یا جھوٹا-

اِنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ فَاَوْهَمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ -آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی اور کوئی حصہ اس کا چھوڑ دیا، ساقط کر دیا-

اِنَّهٗ وَهِمَ فِيْ تَزْوِيْجِ مَيْمُوْنَةَ -ابن عباس کا ام المومنین میمونہؓ کے نکاح کے مقدمہ میں وہم اور طرف گیا (کہ آنحضرتؐ اس وقت احرام باندھے تھے)-

اِنَّهٗ سَجَدَ لِلْوَهَمِ وَهُوَ جَالِسٌ -آنحضرتؐ نے نماز میں غلطی کی وجہ سے سجدۂ سہو کیا بیٹھ کر-

قِيْلَ لَهٗ كَاَنَّكَ وَهِمْتَ قَالَ وَكَيْفَ لَا اِيْهَمُ -آپ سے کہا گیا کہ آپ بھول گئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا-میں کیونکر نہ بھولوں گا (آخر میں بھی آدمی ہوں اور آدمی کے لیے بھول چوک لازم ہے اِيْهَمُ ایک لغت ہے بعض عربوں کی جو علامت مضارع کو زیر دیا کرتے ہیں اِعْلَمُ اور نِعْلَمُ اور تِعْلَمُ کہا کرتے ہیں-اصل میں اَوْهَمُ تھا-جب ہمزہ کو کسرہ دیا تو واو یا سے بدل گئی)-

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ اَوْهَمَ -(صحیح وَهِمَ ہے) ابن عمر کو وہم ہو گیا-

لَا اَدْرِيْ وَهِمَ عَلْقَمَةُ -میں نہیں جانتا علقمہ کو اس حدیث میں وہم ہوا-

اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ - مجھ کو نماز میں سہو ہوتا ہے (مگر میں وسوسہ کو دفع کرنے کے لیے شیطان سے کہتا ہوں تو سچا ہے میری نماز پوری نہیں ہوئی - لیکن میں ان کو پورا نہیں کرنے کا - تیری بات تو ہرگز نہیں سنے گا - یہ عمدہ طریق ہے وسوسہ دفع کرنے کا)-

قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ اَوْهَمَ - آنحضرتؐ رکوع کے بعد اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سمجھتے آپ نے رکوع چھوڑ دیا اور دوبارہ قیام اختیار کیا یا آپ غلطی میں ڈالے گئے-

حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُهْمَةٍ - ایک شخص کو تہمت کی وجہ سے قید میں رکھا (مزید ثبوت کے انتظار میں' یعنی پورا ثبوت اس کے قصور کا نہیں ملا تھا اس کو احتیاطاً قید رکھا - جب ثبوت پورا نہ ہوسکا تو چھوڑ دیا' غرض سزا بغیر کامل ثبوت کے نہیں دی جاسکتی)-

هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا - وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر تہمت لگانے والے ہیں-

لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ - میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا تھا-

وَهِمَ عُمَرُ - عمرؓ کو وہم ہوا (جو انھوں نے یہ روایت کی کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مطلقاً منع ہے بلکہ ممانعت اس سے ہے کہ خواہ مخواہ قصد کر کے عصر کے بعد کوئی نفل پڑھے - یہ حضرت عائشہؓ نے کہا چونکہ انھوں نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں)-

اِتَّهِمُوْا اَنْفُسَکُمْ - اپنے نفسوں کو خطاوار سمجھو (اور صلح کو برا نہ جانو گو تم جنگ کو پسند کرتے ہو - جیسے حدیبیہ میں صحابہ جنگ کو بہتر سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے صلح میں وہ فائدے رکھے تھے جو بعد کو ظاہر ہوئے)-

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ عَلِیًّا بِضَرْبِ عُنُقِهٖ - ایک شخص کی نسبت لوگ کہتے تھے کہ وہ آنحضرتؐ کی ام ولد لونڈی (ماریہ قبطیہ) سے آشنائی رکھتا ہے - آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اس کی گردن مارنے کا حکم دیا (جب حضرت علیؓ اس کو مارنے لگے دیکھا تو اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہے اس لیے اس کو چھوڑ دیا - آنحضرتؐ نے جو قتل کا حکم دیا یہ صرف لوگوں کی تہمت کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ کسی اور سبب سے ہوگا - مثلاً منافق ہوگا یا واجب القتل اور حضرت علیؓ نے جو اس کو چھوڑ دیا وہ اس وجہ سے کہ انھوں نے یہ خیال کیا کہ آنحضرتؐ نے صرف لوگوں کی تہمت کی وجہ سے اس کے قتل کا حکم دیا ہے)-

اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مُسْلِمٍ لَّا یَتَّهِمُ فَکُلْ - جب تو ایسے مسلمان کے پاس جائے جس پر تہمت نہ ہو (کہ اس کا مال حرام ہے) تو اس کے ساتھ کھا-

وَیَحَارُدُوْنَ اَدَانِیْهَا الْوَهْمُ - اس کے نزدیک والوں تک وہم نہیں پہنچ سکتا-

صَلٰوةُ الْاَخْرَسِ یُحَرِّکُ لِسَانَهٗ یَتَوَهَّمُ تَوَهُّمًا - جو شخص گونگا ہو وہ نماز میں اپنی زبان ہلاتا رہے جیسے پڑھ رہا ہے اس کا وہم کافی ہے-

اِذَا رَاَیْتُمْ مُحِبًّا لِلدُّنْیَا فَاتَّهِمُوْهُ عَلٰی دِیْنِکُمْ - جب تم کسی کو دنیا سے محبت رکھنے والا پاؤ تو اس پر اپنے دین کی تہمت کرو (یعنی اس کا دین بگڑا ہوا ہے اس کے ساتھ یہ گمان کرو)-

فَرَضَ اللّٰهُ عَلَی الْعِبَادِ عَشْرَ رَکْعَاتٍ وَفِیْهِنَّ الْقِرَاءَةُ وَلَیْسَ فِیْهِنَّ وَهْمٌ - اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازوں میں دس رکعتوں میں قرأت فرض کی ہے اور اس میں سہو نہیں ہوتا-

اَلْاِمَامُ یَحْمِلُ اَوْهَامَ مَنْ خَلْفَهٗ - مقتدیوں کے سہو امام اٹھالے گا (مقتدیوں پر سجدۂ سہو نہ آئے گا)-

وَهِمْتُ فِی الْحِسَابِ - میں نے حساب میں غلطی کی-

وَهْنٌ - رات کے آخیر آدھے حصہ میں داخل ہونا' ضعیف کرنا' ضعیف ہونا-

تَوْهِیْنٌ اور **اِیْهَانٌ** - ضعیف اور ناتوان کرنا-

مَوْهُوْنٌ - ضعیف' کم طاقت-

قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰی یَثْرِبَ - مدینہ کے بخار نے ان کو کم طاقت کر دیا (یہ مشرکین مکہ نے صحابہ کی نسبت گمان کیا اس لیے آنحضرتؐ نے طواف میں رمل کا حکم دیا - یعنی کندھے ہلاتے ہوئے دوڑ کر چلنا اور یہ حکم صرف پہلے تین پھیروں میں دیا تا کہ آخیر تک ان کی قوت باقی رہے اور صفا و مروہ کی سعی دشوار نہ ہو

جائے)۔

وَلَا وَاهِنًا فِيْ عَزْمٍ -اور نہ رائے میں ضعیف۔

اِنَّ فُلَانًا دَخَلَ عَلَيْهِ وَفِيْ عَضُدِهٖ حَلْقَةٌ مِّنْ صُفْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ اَمَا اِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کے بازو پر تانبے کا کڑا تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ تانبے کی انگوٹھی پہنے تھی- آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا یہ واہنہ کی دوا ہے (واہنہ ایک ریاحی درد ہے جو کندھے سے لے کر بازو تک آتا ہے- خصوصاً بڑھاپے میں) آپ نے فرمایا اس سے تو اور ضعف ہوگا (جب ضعف زیادہ ہوا تو درد بڑھے گا)۔

مَنِ اشْتَكَى الْوَاهِنَةَ -جس کو واہنہ کی شکایت ہو۔

وَهْيٌ - پھٹ جانا' لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا یعنی پھٹنے کے قریب ہونا' ضعیف ہونا' گرنے کے قریب ہونا۔

اِيْهَاءٌ -ضعیف کرنا' توڑ ڈالنا۔

وَاهِيٌ -ضعیف' ناتوان۔

اَلْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَّاقِعٌ -مومن پھٹنے والا ہے اور پیوند لگانے والا ہے (یعنی گناہ میں مبتلا ہو کر پھٹ جاتا ہے پھر توبہ کا پیوند لگا کر اپنے تئیں جوڑ لیتا ہے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّهُوَ يُصْلِحُ خُصًّا لَهٗ قَدْ وَهَا - آنحضرت ﷺ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ پر سے گزرے وہ اپنے جھونپڑے کی مرمت کر رہے تھے جو بودا ہو گیا تھا یعنی پرانا ہو کر کمزور ہو گیا تھا۔

وَلَا وَاهِيًا فِيْ عَزْمٍ - نہ رائے میں ضعیف یا ہمت اور عزم میں ناتوان۔

جَعَلْتُهٗ مِنَ الْوَاهِيَةِ - میں نے اس کو نقصان میں کر دیا۔

اَلْفَارَةُ تُوْهِي السِّقَاءَ - چوہا مشک کو پھاڑ ڈالتا ہے۔

نَتْفُ الْاِبِطِ يُوْهِيْ وَيُضْعِفُ الْبَصَرَ -بغل کے بال اکھیڑنا کندھوں کو ناتوان اور بینائی کو ضعیف کر دیتا ہے- (مگر متعدد حدیثوں میں بغل کے بال اکھیڑنا سنت رکھا گیا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے- واللہ اعلم بصحتھا)۔

وَاهًا لَّهُمَا فَقَدْ نَبَذَا الْكِتَابَ - افسوس ہے ان دونوں پر انھوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ڈال دیا (چھوڑ دیا)۔

اِنْ يَّكُنْ خَيْرًا فَوَاهًا وَّاِنْ يَّكُنْ شَرًّا فَآهًا اهًا - اگر بہتر ہو تو واہ واہ اگر بری ہو تو آہ آہ۔

بابُ الواو مع الیاء

وَيْ - کلمۂ تعجب و افسوس ہے اس کے بعد اَنَّ آتا ہے۔

وَيْكَاَنَّهٗ مَا اَخْطَأَ الرَّكِيَّةَ - افسوس اس نے کنواں نہ دیکھا (کسائی نے کہا وَيْلَكَ اور اَنَّ سے مرکب ہے اس کے معنی کیا تو نے نہیں دیکھا یا تیری خرابی ہو یا تو جان رکھ)۔

وَيْبٌ - بہ معنی وَيْلٌ کہتے ہیں وَيْبَكَ وَيْبَ زَيْدٍ جیسے وَيْلَكَ کہتے ہیں۔

اَلَا اَبْلِغَا عَنِّيْ بُجَيْرًا رِسَالَةً عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ وَيْبَ غَيْرِكَ دَلَّكَا - میری طرف سے بجیر (میرے بھائی) کو پیغام پہنچا دو تیری خرابی ہو' محمد نے تجھ کو کیا بتلا دیا۔

وَيْحٌ - رحم اور شفقت کا کلمہ ہے- بعض نے کہا بمعنی ویل ہے بعض نے کہا مدح اور تعجب کے لیے آتا ہے۔

وَيْحَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ - ہائے سمیہ کا بیٹا (عمارؓ کی ماں کا نام سمیہ تھا) اس کو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہؓ کا گروہ ہے- یہ پیشین گوئی آنحضرتؐ کی پوری ہوئی)۔

وَيْحَ ابْنِ اُمِّ عَبَّاسٍ -تعجب ہے ابن ام عباس سے۔

وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ - (ایک روایت میں وَيْلَكَ يَا اَنْجَشَةُ ہے) یعنی تیری خرابی ہو اے انجشہ (جو گا گا کر عورتوں کے اونٹ تیز چلا رہا تھا- مجمع البحار میں ہے کہ وَيْحَكَ وہاں کہتے ہیں جہاں شفقت اور رحم کے ساتھ کسی فعل پر انکار کیا جاتا ہے اور وَيْلَكَ جہاں غصہ اور ناراضی کے ساتھ انکار کیا جاتا ہے)۔

وَيْخٌ بہ معنی وَيْحٌ ہے۔

وَيْسٌ - فقیری' محتاجی' مقصود اور کلمہ توجع اور رحم (جیسے وَيْحٌ ہے) محیط میں ہے کہ وَيْ کے ساتھ کبھی با کو لگاتے کبھی حا کو کبھی خا کو کبھی سین کو کبھی لام کو کبھی ہا کو۔

وَيْسَ ابْنُ سُمَيَّةَ - ہائے سمیہ کا بیٹا-

مَا وَيْسَ ابْنُ سُمَيَّةَ - وہی معنی ہیں-

اِنَّهَا تَبِعَتْهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ حُجْرَتِهَا لَيْلًا فَوَجَدَ لَهَا نَفَسًا عَالِيًا فَقَالَ وَيْسَهَا مَالَقِيْتِ اللَّيْلَةَ - ایک بار ایسا ہوا آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے حجرے سے رات کو نکل کر بقیع کو تشریف لے گئے (وہ سمجھیں کہ آپ میری باری میں کسی اور بیوی کے پاس تشریف لئے جاتے ہیں) تو (چپکے چپکے) آپ کے پیچھے روانہ ہوئیں (اور جب آنحضرتؐ لوٹے تو جلدی سے بھاگ کر اپنے حجرے میں آ گئیں کہ آنحضرتؐ کو خبر نہ ہو- آپ جب تشریف لائے) دیکھا تو حضرت عائشہؓ کا دم چڑھ رہا ہے (سانس پھول رہا ہے) پوچھا ائیں آج رات کو تجھے کیا ہو گیا-

وَيْلٌ - ہائے خرابی افسوس، یہ کلمہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شر اور برائی پیش آئے-

تَوْيِيْلٌ - ویل کا لفظ بہت کہنا-

تَوَيُّلٌ - ویل ویل پکارنا-

تَوَايُلٌ - ایک دوسرے کو ویل کہنا-

وَيْلٌ - ایک وادی کا بھی نام ہے دوزخ میں اگر اس میں پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو گرمی سے گل جائیں-

اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَهٗ - جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف جا کر روتا ہے اور کہتا ہے- ہائے خرابی میری (اگر میں آدم کو سجدہ کر لیتا تو مردود نہ ہوتا)-

وَيْلَكَ اِرْكَبْهَا - ارے تیری خرابی اس پر سوار ہو جا (یعنی قربانی کے اونٹ پر)-

وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ - تعجب ہے یہ تو (ابو بصیر) جنگ کی آگ سلگایا چاہتا ہے (عجب بہادر اور جری آدمی ہے)-

وَيْلُ اُمِّهٖ كَيْلًا بِغَيْرِ ثَمَنٍ لَوْ اَنَّ لَهٗ وِعَاءً - عجیب بات ہے میں بلا قیمت اس کو ماپ دیتا ہوں اگر رکھنے کے لیے اس کے پاس کوئی برتن ہو (یعنی میں علوم اور اسرار کی باتیں بتانے کو بلا معاوضہ حاضر ہوں بشرطیکہ یاد رکھیں)-

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا - جب جنازہ کندھوں سے اتار کر زمین پر رکھا جاتا ہے تو اس کی روح کہتی ہے ہائے خرابی تم اس کو کہاں لئے جاتے ہو-

وَشَرِبَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ دَمَ حَجَامَتِهٖ فَقَالَ وَيْلٌ لَّكَ مِنَ النَّاسِ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّنْكَ - آنحضرتؐ نے پچھنے لگائے اور جو خون نکلا وہ عبداللہ بن زبیرؓ پی گئے (برکت کے لئے) تب آنحضرتؐ نے فرمایا- ارے تجھ سے لوگوں کو خرابی ہو گی اور تجھ کو ان سے خرابی ہو گی (یہ پیشین گوئی تھی ان کو امارت اور حکومت ملنے کی- مطلب یہ ہے کہ جو لوگ تیری اطاعت نہ کریں گے تجھ کو قتل کریں گے وہ خراب ہوں اور تو ان کے ہاتھ سے خرابی اٹھائے گا قتل ہو گا)-

وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا - جو شخص آزمائش اور مصیبت میں ڈالا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کو واہ واہ ہے-

وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهٗ دُوْنَ اُحُدٍ - واہ واہ بہشت کی خوشبو میں احد پہاڑ کے پاس پا رہا ہوں (یہ حضرت انس بن نضر صحابی نے کہا جنگ احد میں اور کافروں پر حملہ کیا اور شہید ہوئے)-

وَيْلُ الْاٰخَرِ مَا ذَاكَ - دوسرے کی خرابی یہ کیا ہے (عربوں کا قاعدہ ہے کہ جب مخاطب کی تعظیم کا ارادہ کرتے ہیں تو "وَيْل" کو اس کی طرف مضاف نہیں کرتے- یعنی ويلك نہیں کہتے بلکہ وَيْلُ الْاٰخَرِ کہتے ہیں-

ھا- حروف تہجی میں سے ستائیسواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد پانچ ہے- ھائے مفردہ پانچ طرح کی ہے ضمیر غائب، حرف غیبت، ہائے سکتہ، الف استفہام کے بدلے ہائے تانیث-

بابُ الھا مع الالف

ھَا- محیط میں ہے کہ ہا چار طرح پر آتی ہے ایک اسم فعل بمعنی خُذْ یعنی لے یا آ- دوسرے ضمیر مؤنث- تیسرے ایٌّ کی لغت جیسے یَا اَیُّھَا میں- چوتھے قسم کے لئے جیسے ھَا اللّٰہِ بمعنی وَاللّٰہِ ہے-

لَاتَبِیْعُوا الذَّھَبَ اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ- سونے کو سونے کے بدلے مت بیچ مگر دست بدست (یعنی بائع اور مشتری ہر ایک دوسرے سے کہے لے مطلب یہ ہے کہ اگر ایک طرف بھی میعاد ہو تو جائز نہیں ہے بلکہ دونوں طرف نقد انقد ہونا چاہئے- بعض نے کہا ہا و ہا کے معنی یہ ہیں کہ لے اور دے)-

فَاَجَابَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِّنْ صَوْتِہٖ ھَاؤُمُ- آنحضرتؐ نے اسی گنوار کی طرح آواز بلند کر کے فرمایا آ اور لے (آپ نے اپنی آواز اس لئے بلند کی کہ اس کے اعمال پیغمبر کی آواز پر آواز بلند کرنے سے اکارت نہ ہو جائیں جیسے قرآن میں ہے اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی اپنی امت پر)-

ھَا اِلَّا وَجَعَلْتُکَ مَوْعِظَۃً- (امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰؓ سے کہا) تم اس حدیث پر کسی شخص کو گواہ لاؤ- ورنہ میں تم کو (سزا دے کر) دوسروں کے لئے نصیحت (اور عبرت) کروں گا (حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ کو جھوٹا نہیں سمجھا بلکہ مزید اطمینان کے لئے اور شہادت چاہی- یہ بھی حضرت عمرؓ کا مطلب نہ تھا کہ خبر واحد حجت نہیں ہے کیونکہ خود حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن میں وہ متفرد ہیں- جیسے حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وغیرہ)-

ھَا اِنَّ ھٰھُنَا عِلْمًا وَّ اَوْمٰی بِیَدِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ لَوْ اَصَبْتُ لَہٗ حَمَلَۃً- (حضرت علیؓ نے کہا) دیکھو (یا آگاہ رہو یا سن لو) یہاں (اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا) علم ہے (میں اس کو سکھا سکتا ہوں) اگر اس کے اٹھانے والے پاؤں (جو اس علم کا تحمل کر سکیں)-

ھَا- کلمہ تنبیہہ ہے اور کبھی قسم کے لئے آتا ہے، جیسے لَاھَا اللّٰہِ مَا فَعَلْتُ یعنی لَا وَاللّٰہِ (واؤ کو ہا سے بدل دیا)-

لَاھَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ- (یہ حدیث یونہی مروی ہے اور صحیح یوں ہے لَاھَا اللّٰہِ ذَا) یعنی قسم خدا کی ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ اللہ کے ایک شیر کا اس کے شیروں میں سے قصد کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے اور تجھ کو اس کا سامان حوالہ کر دیں (یعنی ہتھیار وغیرہ جو اس کا حق ہے تجھ کو دے دیں یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا جب ابو قتادہ نے ایک کافر کو مارا تھا اور اس کافر کا سامان دوسرا شخص لینا چاہتا تھا نہایہ میں ہے کہ ھَا اللّٰہِ میں خواہ ہا کے بعد الف کو قائم رکھو اور مد کے ساتھ پڑھو- جیسے دَآبَّۃٌ میں یا الف کو اجتماع ساکنین سے گرا دو

هَلِّهٖ پڑھو)۔

فَيَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ لَا اَدْرِیْ - تب وہ کافر قبر میں منکر نکیر کے جواب میں کہے گا ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا (ہاہ ہاہ کلمۂ تحیر ہے یعنی حیرت میں ہوش وحواس کھو کر ہاہ ہاہ کرے گا)۔

يَنْتَحِبُ الشَّيْخُ بِنَشِيْجٍ اَیْ يَصُوْتُ هَاهَا - بوڑھا روئے گا اس کی گھگی بندھ جائے گی۔ ہاہا۔

ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ هَهُ - پھر ان کے بعد امام محمد بن علی ان کے بعد میں۔

هَا اَنَا ذَابَيْنَ يَدَيْكَ - میں ہوں تیرے سامنے حاضر ہوں۔

هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتَابِيَهْ - (قرآن میں ہے) لو آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔

بابُ الهاء مع الباء

هَبَّ یا هُبُوْبٌ یا هَبِيْبٌ - چلنا' حملہ کرنا' زور کرنا' جاگنا' خوش ہونا' جلدی کرنا' ہلانا' جھومنا' گزر جانا' ایک زمانہ تک غائب رہنا' شکست پانا' کاٹنا' شروع کرنا' مادہ پر چڑھنے کے لئے آواز کرنا۔

تَهْبِيْبٌ - پھاڑنا۔

اِهْبَابٌ - جگانا' ہلانا۔

تَهَبُّبٌ - پرانا ہونا۔

اِهْتِبَابٌ - مادہ پر چڑھتے وقت آواز کرنا' کاٹنا۔

ثَوْبٌ هَبَائِبُ - کٹا ہوا کپڑا (جیسے هِبَبٌ ہے)۔

لَاحَتّٰى تَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهٗ قَالَتْ فَاِنَّهٗ قَدْ جَائَنِیْ هَبَّةً - (آنحضرتؐ نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا تو پھر رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی) جب تک عبدالرحمٰن بن زبیر سے مزہ نہ اٹھائے اس نے کہا ایک بار تو وہ مجھ سے صحبت کر چکا ہے یا مجھ پر گر چکا ہے (یہ هَبَّةُ السَّيْفِ سے ماخوذ ہے یعنی تلوار کا پڑنا)۔

هَبَّ التَّيْسُ - بکرے نے آواز کی (بکری پر چڑھنا چاہتا ہے)۔

فَاِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ - جب اونٹ چلنے کے لئے کھڑے ہوں۔

هَبَّ النَّائِمُ - سونے والا جاگا۔

لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُبُّوْنَ اِلَيْهَا كَمَا يَهُبُّوْنَ اِلَى الْمَكْتُوْبَةِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو دیکھا وہ بڑی مستعدی اور خوشی سے مغرب کی دو رکعت سنت اس طرح پڑھتے تھے جیسے فرض نماز پڑھتے)۔

اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ - جب رات کو جاگتے (سو کر بیدار ہوتے)۔

اَهَبَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہم کو آنحضرت ﷺ نے جگایا۔

اَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ - بتلاؤ جب اونٹ چلنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں (اور نمازی کو پریشان کر دیں)۔

حَتّٰى تَهُبَّ - یہاں تک کہ تو جاگے۔

هَبَّةٌ مِنَ الدَّهْرِ - زمانہ کا ایک لمبا ٹکڑا' ایک مدت مدید' عرصۂ بعید' مدت دراز۔

هَبْتٌ - مارنا' جھکا دینا' اتار دینا' گھٹا دینا۔

هَبِيْتٌ یا مَهْبُوْتٌ - دیوانہ مجنون (جیسے مَبْهُوْتٌ ہے)۔

فَهَبَتُوْهُمَا حَتّٰى فَرَغُوْا مِنْهُمَا - پھر امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے کو (تلواروں سے) مارتے رہے یہاں تک کہ دونوں سے فراغت پائی (دونوں کا کام تمام کر دیا)۔

لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ هَبَتَهُ الْمَوْتُ عِنْدِیْ مَنْزِلَةً حَيْثُ لَمْ يَمُتْ شَهِيْدًا - جب عثمان بن مظعونؓ اپنے بچھونے پر مر گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا۔ موت نے عثمان کو میرے نزدیک ایک درجہ اتار دیا کیونکہ وہ شہید ہو کر نہیں مرے۔

نَوْمُهٗ سُبَاتٌ وَّلَيْلُهٗ هُبَاتٌ - اس کا سونا آرام کرنا ہے اور اس کی رات پڑ جانا ہے (هَبْتٌ کہتے ہیں نرمی اور ڈھیلے پن کو عرب لوگ کہتے ہیں فِیْ فُلَانٍ هَبْتَةٌ اس میں ناتوانی اور ضعف ہے۔ مجمع البحار میں يَوْمُهٗ سُبَاتٌ ہے یعنی اس کا دن آرام کرنا ہے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن نہایہ میں نَوْمُهٗ ہے)۔

هَبْجٌ - مارنا۔

تَهْبِیْجٌ-سوج جانا' ورم کر آنا-

تَهَبُّجٌ-سوجنا' ورم ہونا-

هُوَ بَجَۃٌ تُنْبِتُ الْاَرْطٰی- یہ تو ایک نرم ہموار زمین ہے جو ارطیٰ اگاتی ہے (اَرْطیٰ ایک درخت ہے جو ریتی میں اگتا ہے اس کی شاخیں سرخ ہوتی ہیں)-

هَبْدٌ- توڑنا' پکانا' چننا-

هَبِیْد-کھلانا (یعنی اندرائن)-

اِهْتِبَادٌ-ہبید کھلانا (اس کی ترکیب یہ ہے کہ اندرائن خشک کو لے کر اس پر پانی ڈال کر رکھ دیں اور ملیں پھر پانی ڈالیں اور ملیں کئی دن تک ایسا ہی کرتے رہیں یہاں تک کہ اس کی تلخی دور ہو جائے پھر پیس کر اس کو پکائیں)-

فَزَوَّدَتْنَا مِنَ الْهَبِیْدِ- ہم کو ہبید کا توشہ دیا (نہایہ میں ہے کہ اندرائن کو توڑ کر اس کا بیج نکال لیں اور پانی میں بھگو دیں تا کہ اس کی تلخی دور ہو جائے پھر اس کو پکائیں ضرورت کے وقت عرب لوگ اس کو کھاتے ہیں)-

هَبْرٌ- بڑے بڑے ٹکڑے کاٹنا-

اِهْبَارٌ-خوبصورت' موٹا ہونا-

اِهْتِبَارٌ-گوشت فنا ہو جانا' کاٹنا-

هَبَّارٌ-بندر بہت بال والا-

اُنْظُرُوْا شَزْرًا وَّاضْرِبُوْا هَبْرًا-گوشۂ چشم سے دیکھو اور ایسی مار لگاؤ کہ گوشت کا بڑا ٹکڑا کٹ جائے-

اِنَّهٗ هَبَرَ الْمُنَافِقَ حَتّٰی بَرَدَ- حضرت عمرؓ نے منافق کو مارا (اس کے گوشت کے ٹکڑے اڑا دیئے) یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (یہ منافق آنحضرتؐ کے حکم اور فیصلہ سے ناراض ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس مرافعہ کرنے گیا تھا جس کی سزا پائی کہ جان کھوئی)-

فَهَبَرْنَاهُمْ بِالسُّیُوْفِ- ہم نے تلواروں سے ان کے ٹکڑے اڑا دیئے-

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ قَالَ هُوَ الْهَبُّوْرُ- ابن عباسؓ نے عصف ماکول کی تفسیر یہ کی کہ چھوٹی چیونٹی (یعنی ریزہ ریزہ کر دیا- بعض نے کہا هَبُّوْر نبطی زبان میں کھیت کے بھوسے اور باریک ٹکڑوں کو کہتے ہیں)-

قَصْرُ هُبَیْرَۃَ-کوفہ میں ہے-

هَبْطٌ- اتارنا' دبلا کر دینا' مارنا' داخل ہونا' داخل کرنا' کم کرنا' کم ہونا' منتقل ہونا' اترنا' گر پڑنا-

اِهْبَاطٌ-اتارنا' کم کرنا-

اِنْهِبَاطٌ-گھٹنا' نیچے اترنا-

اَللّٰهُمَّ غَبْطًا لَا هَبْطًا- یا اللہ لوگ مجھ پر رشک کرتے رہیں (میرا مرتبہ بلند ہوتا جائے) میرا تنزل اور گھٹاؤ نہ ہو-

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَۃٌ وَّلَا عَلَقٌ- پھر آپ دنیا میں آئے (حضرت آدمؑ کی صلب میں) نہ آپ آدمی تھے نہ گوشت کا ٹکڑا تھے نہ خون کی پھٹکی تھے (یہ شعر اس قصیدہ کا ہے جو حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا تھا)-

فِیْ الْعَصْفِ الْمَاْكُوْلِ قَالَ هُوَ الْهَبُوْطُ-ابن عباسؓ نے عصف ماکول کی تفسیر میں کہا وہ چھوٹی چیونٹی ہے (خطابی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح هَبُّوْر ہے جیسے اوپر گزرا)-

وَاَنَا اَتَهَبَّطُ اِلَیْهِمْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ- میں گھاٹی سے ان کی طرف اتر رہا تھا-

فَاُهْبِطَ الْقَائِلُ- پھر کہنے والے (جبرئیلؑ یا موسیٰؑ) اتار دیئے گئے-

لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ- اگر تم سب سے نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ کے علم پر اترے گی (وہاں بھی اللہ تعالیٰ کا علم محیط ہے- کوئی ذرہ عرش سے لے کر نشیبی زمین تک اس کے علم وقدرت سے خالی نہیں- جہمیہ جو اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہر جگہ ہونے پر دلیل لیتے ہیں یہ ان کی نادانی ہے خود امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے اس کی تفسیر کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت اور سلطان پر اترے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے- جیسے اس نے اپنی کتاب میں فرمایا)-

وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ - لوگ مدینہ میں اترے (مدینہ ہر طرف سے نشیب میں ہے اس لیے هَبَطَ کا لفظ کہا)۔

اِنَّ اَمَامَكَ عَقَبَةً كَئُوْدًا اَنْتَ هَابِطٌ - تیرے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس میں تجھ کو اترنا ہے اور اس کا اتارنا بہشت پر ختم ہو گا یا دوزخ پر۔

مَهْبِطُ الْوَحْيِ - شہر مکہ اور مدینہ۔

هَبَطْتُ الْوَادِيَ - میں وادی میں اترا۔

هَبَلٌ - ماں کا اپنے بچہ کو گم کرنا، عقل جاتی رہنا۔

تَهْبِيْلٌ - کمانا۔

هَبِلَتْكَ اُمُّكَ - کہنا، گوشت بہت ہو جانا۔

اِهْبَالٌ - جلد کرنا، بچہ پر تڑپنا، گوشت بہت ہو جانا۔

تَهَبُّلٌ - کمانا۔

اِهْتِبَالٌ - بہت جھوٹ بولنا، مکر کرنا، ڈھونڈنا، بچہ پر رونا۔

هَبَّالٌ - مکار جانور کو دھوکا دے کر شکار کرنے والا۔

مَنِ اهْتَبَلَ جَوْعَةَ مُؤْمِنٍ كَانَ لَهُ كَيْتَ وَكَيْتَ - جو شخص کسی مسلمان کی بھوک کو غنیمت سمجھ کر (اس کو کھانا کھلائے) اس کو ایسا (خوب) ثواب ملے گا۔

وَاهْتَبَلُوْا هَبَلَهَا - اس کا کام اپنے اوپر لیا۔

فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهٗ - میں نے اس کی غفلت غنیمت سمجھی۔

وَالنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ لَّمْ يُهَبِّلْهُنَّ اللَّحْمُ - ان دنوں عورتوں پر بہت گوشت نہ تھا (موٹی نہ تھیں)۔

مُهَبَّلٌ - موٹا، فربہ جو جلد حرکت نہ کر سکے۔

هَبِلَتِ الْوَادِعِيَّ اُمُّهٗ لَقَدْ اَذْكَرَتْ بِهٖ - (وادعی نے عربی گھوڑوں کے حصے مجنس گھوڑوں سے زیادہ رکھے (مجنس وہ گھوڑا جس کا باپ عربی ہو ماں ترکی یا ہندی یا بالعکس حضرت عمرؓ نے اس کی رائے پسند کی اور کہا) وادعی کی ماں نے اس کو اچھا جنا حقیقت میں بہادر مرد جنا)۔

لِاُمِّكَ هَبَلٌ - تیری ماں نے تجھ کو جواں مرد جنا۔

فَقِيْلَ لِيْ لِاُمِّكَ الْهَبَلُ - (شعبی نے کہا) مجھ سے کہا گیا تیری ماں نے ایک جوان مرد بچہ جنا (یعنی تجھ سا بہادر اور صاحب الرائے)۔

وَيْحَكِ اَوَهَبِلْتِ - افسوس تیری عقل جاتی رہی ہے (تیرا بیٹا سراقہ جو مارا گیا تو تو دیوانی ہو گئی ہے - بہشتوں کو ایک بہشت سمجھتی ہے وہاں تو لاکھوں کروڑوں باغ ہیں)۔

هَبِلَتْهُمُ الْهَبُوْلُ - ان کو ان عورتوں نے رلا دیا یا دیوانہ بنا دیا جن کے بچے نہیں جیتے۔

اُعْلُ هُبَلُ - ہبل! (جو ایک بت تھا خانہ کعبہ میں اس کی پوجا کیا کرتے تھے) تو اب اونچا ہو جا (تیرا مرتبہ بلند ہو گیا تو نے فتح دلائی یہ ابوسفیان نے جنگ احد میں نعرہ لگایا - یعنی ہبل کی جے)۔

اَلْخَيْرُ وَالشَّرُّ خُطَّا لِابْنِ اٰدَمَ وَهُوَ فِي الْمَهْبِلِ - آدمی کے لیے جو کچھ بھلا برا ہونے والا ہے وہ اسی وقت لکھ دیا جاتا ہے جب وہ رحم میں ہوتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں)۔

فَيَحْمِلُهُمْ فَيَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ - ان کو اٹھا کر غار میں ڈال دے گا۔

هِبْلَعٌ يَاهَبَلَّعُ - بڑا کھانے والا، بڑے بڑے لقمے اڑانے والا اور سلوقی کتا۔

هَبَنْقَعٌ - احمق، عورتوں سے بات چیت کو پسند کرنے والا۔

يَمْشِي الشَّطَا وَيَجْلِسُ الْهَبَنْقَعَةَ - بچوں کی چال چلے اور اکڑوں بیٹھے رانوں کو ملا کر پاؤں کو کھول کر۔

هَبَنْقَع اور هُبَاقِعٌ - پست قد اور ٹھوس اعضاء والا گول بدن۔

هَبْهَبٌ - دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے۔

اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ الْجَبَّارُوْنَ - دوزخ میں ایک وادی ہے جس میں مغرور لوگ رہیں گے - اس کو ہبہب کہتے ہیں۔

هُبُوٌّ - چمکنا، بھاگنا، مرجانا، مل جانا۔

اِهْبَاءٌ - غبار اڑانا۔

تَهْبِيٌّ - ہاتھ جھٹکنا۔

هَبَاءٌ - غبار۔

وَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سَحَابٌ اَوْ هَبْوَةٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ - اگر تم میں اور چاند میں ابر یا غبار حائل ہو جائے تو تمیں

دن پورے کرلو۔

هَبْوٌ۔ وہ باریک مٹی جو ہوا میں بلند ہوتی ہے۔

ثُمَّ اتَّبَعَهُ مِنَ النَّاسِ رِعَاعٌ هَبَاءٌ۔ پھر اس کے تابعدار لوگ ہو گئے جو بازاری اور ادنیٰ درجہ سے غبار کی طرح ضعیف اور ناتوان تھے۔

اَقْبَلَ يَتَهَبّٰى كَاَنَّهٗ جَمَلٌ اٰدَمُ۔ پھر ہاتھ جھاڑتا ہوا اتراتا ہوا سفید اونٹ کی طرح آیا۔

اِنَّهٗ حَضَرَ ثَرِيْدَةً فَهَبَّاهَا۔ آنحضرتؐ کے سامنے ثرید رکھا گیا۔ آپ نے انگلیوں کے نشان اس پر برابر کر دیئے۔

اَهْبَى التُّرَابَ۔ گرد اڑائی۔

ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ كُنْ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا۔ (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اٹھائے گا' ان کے سامنے نور ہوگا) پھر کہا جائے گا گرد کی طرح اڑ جا (ان کا نور مٹ جائے گا امام ابوجعفر نے کہا یہ وہ لوگ ہوں گے جو روزہ نماز کرتے تھے مگر حرام مال آتا تو لے لیتے اور جناب امیر کی کچھ فضیلت بیان ہوتی تو اس کا انکار کرتے (یہ شیعی روایت ہے)۔

بابُ الهاء مع التّاء

هَتٌّ۔ مارنا' کھانا' جھکنا۔

تَهَتُّؤٌ۔ کٹنا' پرانا ہونا۔

هِتْأٌ۔ وقت۔

اَهْتَأُ۔ کبڑا۔

هَتٌّ۔ بہت باتیں کرنا' کلام کو جاری کرنا' سیاق اچھا کرنا' پھاڑنا' بہانا' مرتبہ گھٹانا' توڑنا' ریزہ ریزہ کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا۔

هَتَّاتٌ۔ بلکا' باتونی۔

فَهَتَّهَا فِى الْبَطْحَاءِ۔ پھر اس کی پتھریلی زمین میں بہا دیا یعنی شراب کو۔

حَتّٰى سَمِعَ لَهَا هَتِيْتٌ۔ یہاں تک کہ اس کی آواز سنی گئی (یعنی بہنے کی)۔

اَقْلِعُوْا عَنِ الْمَعَاصِىْ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَكُمُ اللّٰهُ فَيَدَعُكُمْ هَتًّا بَتًّا۔ گناہوں سے باز رہو اس سے پہلے کہ اللہ تم سے مواخذہ کرے پھر تم کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑ دے۔

وَاللّٰهِ مَا كَانُوْا بِالْهَتَّاتِيْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ الْكَلَامَ لِيُعْقَلَ عَنْهُمْ۔ خدا کی قسم وہ لوگ بکی (بہت باتیں کرنے والے) نہ تھے بلکہ کلام کو اکٹھا کرتے تھے تاکہ لوگ ان کی بات سمجھ جائیں۔

كَانَ عَمْرُوْ بْنُ شُعَيْبٍ وَّ فُلَانٌ يَهُتَّانِ الْكَلَامَ۔ عمرو بن شعیب اور فلاں شخص دونوں جھڑ جھڑ (یعنی مسلسل اور یکساں) تقریر کرتے تھے۔

هَتْرٌ۔ پھاڑ ڈالنا۔

مُهَاتَرَةٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔

اِهْتَارٌ۔ عقل جاتی رہنا بڑھاپے' بیماری یا رنج سے۔

تَهَاتُرٌ۔ ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرنا' ساقط ہونا' باطل ہونا۔

اِسْتِهْتَارٌ۔ اپنی خواہش پر چلنا' کسی کام کی پرواہ نہ کرنا۔

هِتْرٌ۔ جھوٹ' آفت' عجیب' خراب بات' غلط کلام' رات کا پہلا آدھا حصہ۔

هُتْرٌ بمعنی اِهْتَارٌ ہے۔

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اُهْتِرُوْا فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ ایک روایت میں اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ بِذِكْرِ اللّٰهِ۔ آپ نے فرمایا مفرد لوگ آگے بڑھ گئے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ مفرد کون لوگ ہیں؟ فرمایا جو لوگ اللہ کی یاد میں غرق ہیں (رات دن ذکر الٰہی کیا کرتے ہیں۔ بعض نے کہا اُهْتِرُوْا فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی یاد میں بوڑھے ہو گئے اور ان کے ہم عمر لوگ گزر گئے گویا دنیا میں اکیلے رہ گئے)۔

اَلْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ۔ گالی گلوچ کرنے والے دونوں شخص شیطان ہیں' بری باتیں زبان سے نکالتے ہیں اور جھوٹ بکتے ہیں۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْتَهْتَرِيْنَ۔ تیری پناہ اس سے کہ میں بیہودہ باتیں کرنے والوں میں ہوں یا ان لوگوں میں

جن کو کوئی گالی دے یا برا کہے تو کچھ پرواہ نہیں کرتے (یعنی بے حیا بے شرم) یا ان لوگوں میں جو دنیا کے دھندوں میں غرق ہیں آخرت کا خیال ہی نہیں کرتے۔

هَتْفٌ - آواز دینا' پکارنا' بلند آواز سے بلانا۔

هَاتِفٌ - وہ جس کی آواز سنی جائے لیکن دیکھا نہ جائے۔

قَالَ اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ - آنحضرتؐ نے جنگ حنین میں حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ انصار کو آواز دو بلاؤ (آنحضرتؐ کو انصار پر بڑا اعتماد تھا اس لئے پہلے انہی کو آواز دینے کے لئے فرمایا)۔

فَجَعَلَ يَهْتِفُ - لگے دعا کرنے اپنے مالک کو پکارنے اس سے فریاد کرنے۔

هَتْكٌ - پھاڑنا' کھینچ کر کاٹ ڈالنا' لمبا پھاڑنا' رسوا کرنا' فضیحت کرنا۔

تَهْتِيْكٌ - پھاڑنا۔

تَهَتُّكٌ اور اِنْهِتَاكٌ - پھٹ جانا۔

هَاتَكَ الْهُتْكَةَ مُهَاتَكَةً - رات کے اندھیرے میں چلا۔

فَهَتَكَ السِّتْرَ حَتّٰى وَقَعَ بِالْاَرْضِ - آنحضرتؐ نے پردہ کو (جس کو حضرت عائشہؓ نے حجرے کے دروازے پر لٹکایا تھا) پھاڑ ڈالا' یہاں تک کہ زمین پر گر پڑا۔

فَلَمَّا مَضَتْ هُتْكَةٌ مِنَ اللَّيْلِ - جب ایک گھڑی رات گزری۔

اِلَّا اَنْ تَنْتَهِكَ مَحَارِمُ اللّٰهِ - مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی باتوں کا کوئی ارتکاب کرے (اس کے احکام کی عزت اور حرمت پھاڑے)۔

مَنْ هَتَكَ حِجَابَ سِتْرِ اللّٰهِ - جو شخص اللہ کے پردہ کا حجاب پھاڑے۔

هَتْمٌ - آگے کے دانت گر جانا' توڑنا۔

هَتَمٌ - سامنے کے دانت جڑ سے ٹوٹ جانا۔

تَهَتُّمٌ - ٹوٹنا۔

اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ كَانَ اَهْتَمَ الثَّنَايَا - حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے تھے انھوں نے جنگ احد کے دن آنحضرتؐ کے رخساروں سے زرہ کے دو چھلے دانتوں سے پکڑ کر نکالے جو آپ کے کلوں میں گھس گئے تھے (کمبخت ابن قمیہ نے تلوار سے چند وار کئے آپ کی خود پر لگے۔ خود کے دو حلقے آپ کے گالوں میں گھس گئے۔ حضرت ابوعبیدہ نے ان کو دانتوں سے پکڑ کر گھسیٹا' ان کے دو دانت نکل پڑے)۔

اِنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّضَحِّيَ بِهَتْمَاءَ - آنحضرتؐ نے اس بکری کو قربانی کرنے سے منع فرمایا جو بوڑھی ہو کر اس کے دانت ٹوٹ گئے ہوں یا جڑ سے اکھڑ گئے ہوں۔

اَهْتَمُ - سنان بن خالد کا لقب ہے۔ کیونکہ اس کا سامنے کا دانت یوم الکلاب میں ٹوٹ گیا تھا۔

بابُ الھا مع الجیم

هَجْأٌ یا هُجُوْءٌ - تھم جانا' چل دینا' کھالینا' بھر دینا۔

هَجَأٌ - بھوک لگنا۔

اِهْجَاءٌ - بھوک دور کرنا' حق ادا کرنا' کھلانا۔

هَجٌّ یا هَجِيْجٌ - گرا دینا' اندر گھس جانا' روشن ہونا' بھاگ جانا۔

اِهْتِجَاجٌ - ایک کام کئے جانا۔

هَجَاجَة - غبار جیسے عَجَاجَة ہے۔

هَجْدٌ یا هُجُوْدٌ - رات کو سونا یا جاگنا۔

تَهْجِيْدٌ - جاگنا' جگانا' سلانا۔

اِهْجَادٌ - سونا' سلانا' سوتا ہوا پانا۔

هَجُوْدٌ - رات کو نماز پڑھنے والا۔

فَنَظَرَ اِلٰى مُتَهَجِّدِىْ عُبَّادِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ - انھوں نے بیت المقدس کے عابدوں میں سے ان لوگوں کو دیکھا جو رات کو جاگتے رہتے۔

اَلنَّائِمُ فِيْ مَكَّةَ كَالْمُتَهَجِّدِ فِي الْبُلْدَانِ - مکہ میں سونے والے کا وہ درجہ ہے جو دوسرے شہروں میں تہجد پڑھنے والوں کا۔

هَجْرٌ یا هِجْرَانٌ - کاٹنا' ملانا' جوڑنا' چھوڑ دینا۔

هُجْرٌ - بڑبڑانا' ہذیان۔

تَهْجِيْرٌ - اول وقت نماز کے لئے جانا' گرمی سخت ہونا-
مُهَاجَرَةٌ - ایک ملک سے دوسرے ملک میں چل دینا-
اِهْجَارٌ - چھوڑ دینا' بڑبڑانا' ہذیان' دوپہر کو چلنا-
هِجْرَةٌ - ایک ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے جانا-
تَهَجُّرٌ - دوپہروں میں چلنا-
لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ - مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی-

وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ - لیکن جہاد اور جہاد کی نیت رکھنا یہ قیامت تک رہے گا (مطلب یہ ہے کہ مکہ جب فتح ہو گیا اور اسلام عرب کے چاروں طرف پھیل گیا تو اب ہجرت کی فرضیت جاتی رہی- لیکن ہجرت کا استحباب خصوصاً اس ملک سے جہاں بدعات اور فسق و فجور' زنا' شراب خواری کا رواج ہو اب بھی باقی ہے) چنانچہ دوسری حدیث میں ہے لَاتَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ - ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ توبہ کا دروازہ بند ہو (یعنی سورج پچھم سے نکلے) مجمع البحار میں ہے کہ ہجرت اس ملک سے جہاں آدمی امر بالمعروف نہ کر سکے یا جہاں اللہ کی حدیں شرعی حدود جاری نہ ہوں' قیامت تک باقی رہے گی' بعض نے کہا اس ہجرت سے مراد یہ ہے کہ گناہ کو چھوڑ کر عبادت کی طرف یا کفر کو چھوڑ کر ایمان کی طرف رجوع کرنا یہ تو اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا- کرمانی نے کہا دار الحرب سے ہجرت کرنا قیامت تک فرض رہے گا- اسی طرح دین کی اصلاح اور درستی کے لئے ہجرت ہمیشہ قائم رہے گی-)

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَءً مِّنَ الْاَنْصَارِ - اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی ایک انصاری آدمی کی طرح ہوتا (ہجرت کی فضیلت مجھ میں زیادہ ہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مہاجرین انصار سے افضل ہیں- بعض نے کہا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ظاہر کرنا اور ان کا دل ملانا منظور ہے- یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مکہ میں پیدا نہ کیا ہوتا اور میں وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ میں نہ آتا تو میں اس کو پسند کرتا کہ انصاریوں میں سے ہوتا اور مدینہ کا رہنے والا ہوتا-

هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ - میں نے پہلے دو ہجرتیں کیں (ایک مکہ سے ملک حبش کی طرف دوسرے مدینہ کی طرف)-

اَلْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ - وہ لوگ ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی یعنی بیت المقدس اور خانۂ کعبہ کی طرف- بعض نے کہا قریش کے وہ لوگ جو جنگ بدر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے-

وَمُهَاجَرُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ - ان کی ہجرت کا مقام مدینہ میں ہوگا-

سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُّهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - ہجرت (جو مدینہ کی طرف ہوئی) اس کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی (یعنی اخیر زمانے میں ملک شام کی طرف تو سب سے اچھے زمین والوں میں وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیمؑ کے ہجرت کے مقام کو یعنی ملک شام کو لازم کر لیں گے (حضرت ابراہیمؑ نے کوثی سے جو ملک عراق میں نواح کوفہ میں تھا حوران کو ہجرت کی جو شام میں ہے پھر وہاں سے فلسطین آئے آپ کے ساتھ حضرت سارہ تھیں اور حضرت لوط تھے- مجمع البحار میں ہے طیبی نے کہا- یہ وہ زمانہ ہوگا جب کفار کا تسلط ہر طرف ہو جائے گا اور مسلمانوں کا لشکر ملک شام پر قابض رہے گا- وہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور دجال سے لڑیں گے-

مترجم: کہتا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ نصاریٰ ملک شام پر بھی قابض ہو جائیں گے یہاں تک کہ وابق تک جو مدینہ کے قریب ہے ان کی حکومت ہوگی- تو شاید یہ حدیث اس کے بعد سے متعلق ہے جب امام مہدیؑ ملک شام پھر نصاریٰ سے لے لیں گے اس وقت مدینہ کے مسلمان امام صاحب کے ساتھ ملک شام کو ہجرت کریں گے اور دجال کے ظہور کے وقت وہیں کہیں پہاڑوں میں چھپ جائیں گے- یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ جب اتریں گے تو ان کے ساتھ مل کر دجال سے لڑیں گے)-

مُهَاجِرَةُ الْفَتْحِ - وہ مسلمان جو فتح مکہ سے پہلے ہجرت کر چکے تھے- بعضوں نے کہا وہ مسلمان جو فتح مکہ کے بعد ہجرت

کر کے آئے ان کو مشیخہ قریش کہتے ہیں۔

مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا - ہجرت کا زمانہ مہاجرین کے لئے گزر چکا (یعنی اس ہجرت کا جو افضل تھی یعنی فتح مکہ سے پہلے)۔

هَاجِرُوْا وَلَا تَهَجَّرُوْا - ہجرت کرو اور جھوٹ موٹ اپنے آپ کو مہاجر نہ بناؤ۔

لَاهِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ - تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک ملاقات اور ترک سلام و کلام نہ کرنا چاہئے (یعنی دنیاوی نزاعات اور ناراضیوں کی وجہ سے لیکن دینی وجوہ سے تو ترک ملاقات اس وقت تک ہوسکتا ہے جب تک وہ شخص توبہ نہ کرے اور حق کی طرف رجوع نہ کرے کیونکہ آنحضرتؐ نے کعبؓ سے ملاقات اور سلام و کلام ترک کر دینے کے لیے پچاس راتوں تک حکم دیا اور ایک مہینے تک اپنی بیویوں سے ملنا چھوڑ دیا اور حضرت عائشہؓ نے ایک مدت تک عبداللہ بن زبیرؓ سے ترک ملاقات کی اور عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹے بلال سے بات کرنا چھوڑ دی جب بلال نے حدیث شریف کے خلاف کہا کہ ہم تو عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکیں گے)۔

فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ - حضرت فاطمہؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے جواب سے غصہ آیا اور ان کی ملاقات چھوڑ دی مرنے تک ان سے بات نہیں کی (حضرت فاطمہ نصوص اور آیات قرآنی سے استدلال کرتی تھیں ان کے خیال میں یہ آ گیا کہ ابوبکرؓ اچھا نہیں کر رہے ہیں حالانکہ حضرت ابوبکرؓ حدیث نبوی ﷺ کو اپنے کان سے سن چکے تھے وہ حدیث و فرمان رسول کی متابعت میں کامل تھے۔ دونوں فریق کی نیت بخیر تھی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے)۔

لَايَحِلُّ لَكَ اَنْ تَهْجُرَ اَخَاكَ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَايَرُدُّ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ - تجھ کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (تین دن کے اندر صفائی کر لے اور مل جا) اگر اس سے ملے اور تین بار اس کو سلام کرے وہ جواب نہ دے تو سارا گناہ وہی سمیٹ لے گا اور سلام کرنے والے پر کوئی گناہ نہ رہے گا۔

اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ - مگر ان دو ترک ملاقات کرنے والوں کو۔

لَاتُهْجَرُ اِلَّا فِى الْبَيْتِ - جورو کو اگر چھوڑے تو اپنے بستر پر نہ سلائے مگر گھر کے باہر نہ نکالے۔

لَاتَهْجُرُوْا يا لَاتَهَاجَرُوْا - ترک ملاقات اور ترک سلام و کلام نہ کرو۔ بعض نے لَاتَهْجُرُوْا کے یہ معنی کئے ہیں کہ زبان سے قبیح باتیں مت نکالو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا مُهَاجِرًا - بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد دل لگا کر نہیں کرتے بلکہ اس طرح زبان سے رٹتے ہیں کہ دل غافل ہوتا ہے خیال اور طرف رہتا ہے۔

وَلَا يَسْمَعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اِلَّا هَجْرًا - قرآن سنتے ہیں تو دل اور طرف رکھتے ہیں (توجہ کے ساتھ دل لگا کر نہیں سنتے بعضوں نے اِلَّا هُجْرًا نقل کیا ہے مگر خطابی نے اس کو غلط کہا)۔

لَايَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ اِلَّا هُجْرًا - ہمیشہ بری اور قبیح باتیں ہی سنتے رہتے ہیں۔

فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا - اب قبروں کی زیارت کرو (جس سے پہلے میں نے منع کر دیا تھا) لیکن زبان سے بری باتیں مت نکالو (لغو اور بیہودہ، ناشکری اور کفر کی باتیں)۔

اِذَا طُفْتُمْ بِالْبَيْتِ فَلَا تَلْغُوْا وَلَا تَهْجُرُوْا - جب تم خانۂ کعبہ کا طواف کرو تو بیہودہ اور فحش باتیں نہ کرو۔

مَاشَانُهٗ اَهَجَرَ اِسْتَفْهِمُوْهُ - آنحضرتؐ کا کیا حال ہے کہیں بخار کی شدت میں آپ بڑبڑاتے تو نہیں (جیسے بیمار کا حال ہوتا ہے) اچھی طرح سمجھ لو (کہ آپ کا کیا مطلب ہے دریافت کر لو تو یہ استفہام ہے نہ کہ اخبار اور حضرت عمرؓ کی نسبت یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ انھوں نے پیغمبر کی طرف ہذیان کی نسبت کی ہو تو ہجر کے معنی ہذیان اور فحش کے نہیں ہیں بلکہ یہ کہ آپ کا کلام مختلط تو نہیں ہو گیا کہ کبھی کچھ فرمائیں کبھی کچھ جیسے بیماری کی حالت میں ہو جاتا ہے)۔

لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِى التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ - اگر لوگ اول وقت نماز کے لئے جانے کا ثواب جانتے ہوتے تو جلد

جاتے (ہر نماز کو اول وقت پڑھنا افضل ہے بعض نے جمعہ سے خاص کیا ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر لوگ دو پہر کے وقت نماز کو جانے کا ثواب جانتے ہوتے)۔

هَجَّرْتُ يَوْمًا۔ ایک دن میں سویرے گیا۔

اَلتَّهْجِيْرُ يَوْمَ عَرَفَةَ۔ عرفہ کے دن جلدی جانا یعنی ٹھیک دو پہر کے وقت عرفات میں وقوف کرنے کے لئے۔

لِكَيْ اُهَجِّرَ مَعَهُمْ۔ تاکہ میں ان کے ساتھ جلدی جاؤں گا۔

فَالْمُهَجِّرُ اِلَيْهَا كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً۔ جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے سویرے جائے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے ایک اونٹ مکہ میں قربانی کرنے کے لیے بھیجا۔

فَهَجِّرْ۔ نماز کے لئے جلدی نکل (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے حجاج سے کہا تھا)۔

وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اَيِ التَّهْجِيْرَ اِلَّا سُنَّةً۔ نماز کے لئے جلدی جانے میں آنحضرتؐ کی سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ۔ آنحضرتؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔

وَهَلْ مُهَجِّرٌ كَمَنْ قَالَ۔ کیا دو پہر میں چلنے والا اس کی طرح ہے جو کوئی دو پہر کو پڑ کر سو جائے۔

مَاءٌ نَمِيْرٌ وَّلَبَنٌ هَجِيْرٌ۔ عمدہ اور صاف پانی اور خالص بہتر دودھ۔

مَالَهٗ هِجِّيْرٰى غَيْرَهَا۔ اس کی عادت اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

عَجِبْتُ لِتَاجِرِ هَجَرَ وَرَاكِبِ الْبَحْرِ۔ (ہجر ایک مشہور شہر ہے بحرین میں وہاں وبا کثرت سے رہتی ہے) یعنی مجھ کو دو شخصوں پر تعجب آتا ہے ایک تو اس پر جو ہجر میں تجارت کے لئے جائے دوسرے جو سمندر میں سوار ہو (کیونکہ دونوں اپنی جان اندیشہ میں ڈالتے ہیں)۔

هَجَرٌ۔ ایک اور بستی کا بھی نام ہے شام میں یا مدینہ میں جس کی طرف قلال منسوب ہوتے ہیں جو جمع ہے قلہ کی بمعنی مٹکہ اور گولی اور زیر۔

قِلَالِ هَجَرٍ۔ دو قلہ پانی ہجر کے قلوں سے ہو (جو مدینہ کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے)۔

فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔ اور سارہ کی خدمت کے لیے اس نے ایک لونڈی ہاجرہ نامی دی۔

وَيْحَكَ اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ۔ ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی مدینہ منورہ کی اقامت تو اپنی بستی میں رہ کر نیک اعمال کرتا رہ گو سات سمندروں کے پار ہو)۔

تَصَدَّقْ عَلٰى مَنْ هَاجَرَ اِلَى الرَّسُوْلِ۔ جو شخص آنحضرتؐ کی طرف ہجرت کرے (یعنی مدینہ میں آئے) اس کی خیرات دے۔

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا ہے۔

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ تَرَكَ الْبَاطِلَ اِلَى الْحَقِّ۔ مہاجر وہ ہے جو باطل کو چھوڑ کر حق کو اختیار کرے۔

مَنْ دَخَلَ اِلَى الْاِسْلَامِ طَوْعًا فَهُوَ مُهَاجِرٌ۔ جو شخص اپنی رغبت سے (بلا جبر و اکراہ) اسلام میں داخل ہو وہ مہاجر ہے۔

اَتَرَاكَ مُعَذِّبِيْ وَقَدْ اَظْمَاْتُ لَكَ هَوَا جِرِيْ۔ کیا تو مجھ کو عذاب کرے گا اور میں تیرے لیے سخت گرمی کے دو پہروں میں پیاسا رہا ہوں (یعنی روزہ کی حالت میں)۔

اِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرُّكْنِ الْيَمَانِيْ لَيْسَ لَهٗ هَجِيْرٌ اِلَّا التَّاْمِيْنُ عَلٰى دُعَائِكُمْ۔ ایک فرشتہ خانہ کعبہ کے رکن یمانی پر معین ہے اس کا کام اور کچھ نہیں صرف تمہاری دعا پر آمین کہنا ہے۔

هِجِّيْرٌ۔ طریقہ اور عادت۔

لَا يَنْبَغِيْ لِلنَّائِحَةِ اَنْ تَقُوْلَ هُجْرًا۔ نوحہ کرنے والی کو لغو اور فحش باتیں زبان سے نہ نکالنا چاہئیں۔

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا السَّعَفَاتِ مِنْ هَجَرٍ لَعَلِمْنَا اَنَّنَا عَلَى الْحَقِّ۔ اگر ہم کو مارتے مارتے وہ ہجر کے کھجور کی ڈالیوں تک آ جائیں جب بھی ہم یہی سمجھیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ یعنی اگر باغیوں کا غلبہ بھی ہو جائے جب بھی وہ اہل باطل ہی سمجھے جائیں

گے)-

هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَكَثَ عَشْرَ سِنِيْنَ - آنحضرتؐ نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی اور دس برس تک آپ مدینہ میں رہے (اس کے بعد وفات پائی)-

وَمَنْ هَاجَرَ اِلَى امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا اَوْ دُنْيَا يُصِيْبُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ - جو شخص کسی عورت کو بیاہنے کے لیے یا دنیا کا مال حاصل کرنے کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی (نہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی طرف)-

هِجْرِسٌ - بندر یا لومڑی کا بچہ یا ریچھ یا لئیم کمینہ-

اَزْنٰى مِنْ هِجْرِسٍ وَّ اَغْلَمُ مِنْ هِجْرِسٍ - ریچھ سے زیادہ زنا کرنے والا اور بندر سے زیادہ اغلام کرنے والا (یہ ایک مثل ہے)-

اِنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مَدَّ رِجْلَيْهِ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ فُلَانٌ يَاعَيْنَ الْهِجْرِسِ اَتَمُدُّ رِجْلَيْكَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - عیینہ بن حصن نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے پاؤں پھیلائے ایک شخص نے اس سے کہا ارے بندر یا لومڑی کے بچے! تو اپنے پاؤں آنحضرتؐ کے سامنے پھیلاتا ہے (تجھ کو ادب اور تمیز نہیں ہے- معلوم ہوا کہ بزرگوں کے سامنے پاؤں لمبے کرنا سخت بے ادبی ہے)-

هِجْرِسٌ کی جمع هَجَارِس ہے-

هَجْسٌ - دل میں خطرہ آنا' پھیر دینا-

اِنْهِجَاسٌ - پھر جانا-

هَاجِسٌ - وسوسہ هَوَاجِسُ اس کی جمع ہے-

وَمَا يَهْجِسُ فِى الضَّمَائِرِ - اور جو خیالات دلوں میں آتے ہیں-

وَمَا هُوَ اِلَّا شَىْءٌ هَجَسَ فِىْ نَفْسِىْ - وہ ایک خیال تھا جو میرے دل میں گزرا اور کچھ نہ تھا-

اَنَا الضَّامِنُ لِمَنْ لَّمْ يَهْجِسْ فِىْ قَلْبِهٖ اِلَّا الرِّضَا اَنْ يَّدْعُوَ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ - حضرت حسنؓ نے فرمایا- جس شخص کے دل میں رضا کے سوا اور کوئی خیال نہ ہو تو اس کی دعا قبول ہونے کا میں ضامن ہوں-

فَدَعَا بِلَحْمٍ عَبِيْطٍ وَّخُبْزٍ مُّتَهَجِّسٍ - حضرت عمرؓ نے سخت سوکھا گوشت اور بغیر خمیر کی روٹی (یعنی فطیری) منگوائی (بعض نے مُتَهَجِّشٍ شین معجمہ سے روایت کیا ہے وہ غلط ہے)-

هَجْعٌ - ٹوٹنا' توڑنا-

هُجُوْعٌ اور تَهْجَاعٌ - رات کو سونا-

طَرَقَنِىْ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ - رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد اس نے کھٹکھٹایا-

هَجْعٌ اور هَجِيْعَةٌ اور هَجْعَةٌ - رات کا ایک ٹکڑا-

طَالَ هُجُوْعِىْ وَقَلَّ قِيَامِىْ - میرا سونا بڑی دیر تک ہے اور عبادت کم-

اِنْتَبَهَ بَعْدَ هَجْعَةٍ - ایک جھرمٹا نیند کا لے کر جاگ اٹھے-

اُرْسِلَ عَلٰى طُوْلِ هَجْعَةٍ مِّنَ الْاُمَمِ - آنحضرتؐ دنیا میں اس وقت بھیجے گئے جب امتوں کا ایک لمبا زمانہ گزر چکا-

هَجْعَة - کے معنی غفلت اور موت اور جہل کے بھی آئے ہیں-

رَجُلٌ هُجَعٌ - غافل مرد-

هَجْلٌ - آنکھ پھرا کر اشارہ کرنا' پھینک دینا-

تَهْجِيْلٌ - گالیاں دینا' برا کہنا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اِذَا فِتْيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَذْرَعُوْنَ الْمَسْجِدَ بِقَصَبَةٍ فَاَخَذَ الْقَصَبَةَ وَرَمٰى بِهَا - آنحضرتؐ مسجد میں گئے دیکھا تو کچھ انصاری جوان ایک بانس سے مسجد کو ماپ رہے ہیں آپ نے وہ بانس لے کر پھینک دیا (ازہری نے کہا هَجْلٌ کے معنی پھینکنا میں نہیں جانتا شاید وہ نَجَلَ بِهَا ہوگا)-

هَجْمٌ یا هُجُوْمٌ - اندر گھس جانا' تھن کا دودھ دوہ لینا' ساکن ہونا' ساکت ہونا' سر جھکا لینا' ہانک دینا' گرا دینا' پسینہ بہانا-

هُجُوْم - ایک ہی ایکا آ جانا یا بے اجازت اندر آ نا -

تَهْجِيْم - ہجوم کرانا -

مُهَاجَمَةٌ - ایک دوسرے پر ہجوم کرنا -

اِهْجَامٌ - تھما دینا، دور کر دینا -

تَهَاجُمٌ - ایک دوسرے پر ہجوم کرنا -

اِنْهِجَامٌ - گر جانا، منہدم ہو جانا -

اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ - جب تو ایسا کرے گا تو آنکھ اندر بیٹھ جائے گی -

وَمَا يَهْجَمُ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ - اس سے پہلے کوئی دشمن ہجوم نہ کرے گا (کیونکہ اللہ تعالیٰ مدینہ کی محافظت فرشتوں سے کرے گا) -

فَضَمَمْنَا صِرْمَتَهٗ اِلٰى صِرْمَتِنَا فَكَانَتْ لَنَا هَجْمَةٌ - ہم نے ان کا مندا (اونٹوں کا گلہ) اپنے مندے میں ملا لیا تو سو اونٹوں کے قریب ہو گئے -

فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً - اس نے حیران رہ کر سر جھکا لیا -

هَجَمْتُ الْبَيْتَ - میں نے گھر گرا دیا -

هَجْنٌ - ہاجن ہونا -

هُجْنَةٌ اور هَجَانَةٌ اور هُجُوْنَةٌ - ہجین ہونا، عیب دار ہونا، برا کہنا، عیب کرنا -

اِهْجَانٌ - عمدہ سفید اونٹ بہت ہونا، دو برس کی اونٹنی پر نر کا چڑھنا اور اس کو حاملہ کر دینا، بچی کا نکاح چھٹپن میں کر دینا -

اِهْتِجَانٌ - صغر سنی میں جماع ہونا -

اِسْتِهْجَانٌ - قبیح سمجھنا، برا جاننا -

هَاجِنٌ - وہ لڑکی جس کی شادی بلوغ سے پہلے کر دی جائے -

هَجِيْنٌ - کمینہ اور سفلہ، کم ذات، لونڈی زادہ -

لَايُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَاللُّجَيْنِ وَاللَّجِيْنِ - شریف اور کمینہ میں تمیز نہیں کرتے نہ چاندی اور تھوک کے جھاگ میں - (یا پتوں کے چارے میں) -

اَزْهَرُ هِجَانٌ - دجال گورا سفید رنگ ہوگا -

فَمَا بِهَا لَبَنٌ وَّقَدِ اهْتُجِنَتْ - آنحضرتؐ ایک غلام پر سے گزرے جو بکریاں چرا رہا تھا - آپ نے اس سے دودھ مانگا اس نے کہا خدا کی قسم میرے پاس دودھ کی کوئی بکری نہیں ہے ایک چھوٹی کمسن بکری ہے وہ شروع جاڑے میں حاملہ ہو گئی، اس کے دودھ نہیں ہے چھٹپنے میں اس پر نر چڑھ بیٹھا آنحضرتؐ نے فرمایا اسی کو لے کر آ -

حَرْفٌ اَخُوْهَا اَبُوْهَا مِنْ مُّهَجَّنَةٍ - وہ پہاڑ کا کنارہ یعنی بڑی ہے اس کا بھائی اور باپ اچھی ذات کی اولاد ہے -

هٰذَا جَنَايَ وَهِجَانُهٗ فِيْهِ - یہ میرے چنے ہوئے ہیں اور ان کے عمدہ اور شریف بھی انہی میں ہیں - نہایہ میں ہے کہ ہجین آدمی اور گھوڑے میں وہ جن کا باپ شریف اور نجیب ہو لیکن ماں ایسی نہ ہو تو ہجین ماں کی طرف سے ہوتا ہے اور ''اِقْرَاف'' باپ کی طرف سے -

هَجْوٌ یا هِجَاءٌ یا تَهْجَاءٌ - شعروں میں برائی کرنا، گالی دینا، عیب کرنا -

اِهْجَاءٌ - تھمانا -

هَجْوٌ اور هِجَاءٌ - حروف کا نام لے کر شمار کرنا جیسے تَهْجِيَةٌ ہے - حروف ہجا الف، با، تا، ثا -

مُهَاجَاةٌ - ہجو کرنا -

تَهَجِّيْ - حروف کا شمار نام لے کر -

تَهَاجِيْ اور اِهْتِجَاءٌ - ایک دوسرے کی ہجو کرنا -

اُهْجُوَّةٌ اور اُهْجِيَّةٌ - ہجو کا قصیدہ، اس کی جمع اَهَاجِيْ ہے -

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ هَجَانِيْ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ فَاهْجُهُ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْهُ عَدَدَ مَاهَجَانِيْ اَوْ مَكَانَ مَا هَجَانِيْ - یا اللہ عمرو بن العاص نے میری ہجو کی اور وہ جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں (کہ اس کی ہجو کا جواب ترکی بہ ترکی دوں) تو اس کو اس ہجو کا بدلہ دے اور جتنی بار اس نے میری ہجو کی ہے اتنی ہی بار اس پر لعنت کر -

جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَا الْفَائِدَةُ فِيْ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ فَقَالَ الرَّسُوْلُ لِعَلِيٍّ مَا مِنْ حَرْفٍ مِّنْ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ اِلَّا وَلَهٗ اِسْمٌ مِّنْ

اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاَلِفُ الحدیث بطولہ- ایک یہودی آنحضرتؐ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا حروف تہجی میں کیا فائدہ ہے؟ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اس کو جواب دو! حضرت علیؓ نے کہا- ہر ایک حرف میں اللہ تعالیٰ کے ایک نام کا اشارہ ہے پھر کہا کہ الف اللہ کی طرف اشارہ ہے اور با باقی کی طرف اور تا تواب کی طرف اور ثا ثابت کی طرف اور جیم جل ثناؤہٗ کی طرف اور حا حی حلیم کی طرف اور خا خبیر کی طرف اور دال دیان یوم الدین کی طرف اور ذآل ذوالجلال والاکرام کی طرف اور را رؤف کی طرف اور زا زین المعبودین کی طرف اور سین سمیع کی طرف اور شین شکور کی طرف اور صاد صادق الوعد اور صبور کی طرف اور عین عالم کی طرف اور غین غیاث المستغیثین کی طرف اور فا فالق الحب والنوٰی کی طرف اور قاف قادر کی طرف اور کاف کافی کی طرف اور لام لطیف بعبادہ کی طرف اور میم مالک الملک کی طرف اور نون نور کی طرف اور واؤ واحد احد کی طرف اور ہا ہادی کی طرف اور یا ید اللہ کی طرف انتھی-

باب الھاء مع الدال

هَدْءٌ یا هُدُوْءٌ- تھم جانا، ساکن ہونا، آرام لینا، تھپکنا سو جانے کے لیے-

اِهْدَاءٌ اور تَهْدِئَةٌ- تھمانا، ساکن کرنا، تھپکنا-

اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ- جب لوگوں کے چلنے کی آواز تھم جائے تو اس وقت باتیں کرنے سے بچے رہو لغو قصے اور کہانیاں سننے اور بیان کرنے سے مطلب یہ ہے کہ بڑی رات تک مت جاگو ورنہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی-

جَاءَ نِیْ بَعْدَ هَدْءٍ مِّنَ اللَّيْلِ- رات کا ایک ٹکڑا (جزو حصہ) گزر جانے کے بعد میرے پاس آئے-

اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الْاَرْجُلُ- جب پاؤں کی آواز تھم جائے لوگ چلنا پھرنا موقوف کریں اس وقت کم نکلا کرو (اللہ تعالیٰ اس وقت شیطانوں، جنوں، درندوں، سانپوں کو چھوڑ دیتا ہے وہ رات گئے نکلتے ہیں، جب آدمیوں کا چلنا پھرنا موقوف ہو جاتا ہے)-

قَالَتْ لِاَبِیْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِهَا هُوَ اَهْدَاُ مِمَّا كَانَ- ام سلیمؓ نے حضرت ابوطلحہؓ اپنے خاوند سے کہا اب تمہارے بچہ کو پہلے کی بہ نسبت آرام ہے (حالانکہ وہ مر گیا تھا یہ حضرت ام سلیمؓ کی کمال دانائی تھی اس وقت خاوند کو رنج دینا مناسب نہ سمجھا ایسا لفظ کہا جو جھوٹ بھی نہیں ہے اور مطلب کا مطلب ادا ہو گیا رات کو ان کے خاوند نے صحبت کی اور صبح کو ام سلیمؓ نے خبر دی کہ بچہ مر گیا ہے)-

فَلَمَّا هَدَتِ الْاَصْوَاتُ- جب آوازیں تھم گئیں صحیح هَدَأَت ہے-

حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَاةِ- جب وہ ہدات میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ اور طائف کے درمیان)-

اِهْدَاُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ وَّ صِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ- احد پہاڑ تو تھم جا (ابوبکرؓ) اور دو شہید (عمرؓ اور عثمانؓ) ایک روایت میں وَشَهِيْدٌ ہے- تو حضرت صدیقؓ کے بعد وہ سب شہید ہوئے حضرت عمر و عثمانؓ ظلم سے مارے گئے اور طلحہؓ اور زبیرؓ جنگ جمل کے موقع پر میدان جنگ سے لوٹے اور قتال موقوف کیا اس وقت مارے گئے-

لَمْ يَزَلْ يُهْدِئُهٗ- اس کو برابر تھپکتے رہے-

لِيَهْدَاُ رَوْعُكَ يَا مُحَمَّدُ- تمہارے دل کو تسلی ہے اے محمدؐ-

عَلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ اَهْنَاُ اَیْ اَلَذُّ لِهُدُوْءِ الْقَلْبِ- بائیں کروٹ پر لیٹنا دل کی تسلی کو زیادہ کرتا ہے-

هَدْبٌ- کاٹنا، دودھ دوہنا، چننا-

هَدَبٌ- پلکیں لمبی ہونا، یا شاخیں لٹک آنا-

تَهْدِيْبٌ- سر الگانا-

اِهْدَابٌ- شاخیں لمبی ہونا-

تَهَدُّبٌ- لٹک آنا-

هُدْبٌ یا هُدُبٌ- پلک کے بال اور کپڑے کا سرا-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ- آنحضرتؐ کے پلکوں کے بال لمبے تھے (ایک روایت میں هَدِبَ الْاَشْفَارِ ہے معنی وہی ہے)-

طَوِيْلُ الْعُنُقِ اَهْدَبُ- لمبی گردن والے لمبی پلکوں والے-

هُدْبُ الْعَيْنِ- پلک-

اِنَّ لَنَا هُدَّابَهَا- ہداب لیں گے (ارلی کے پتوں کو ہداب کہتے ہیں اور جو پتہ پھیلا ہوا نہ ہو جیسے جھاؤ اور سرو کے پتے)-

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی هُدَّابِهَا- گویا میں اس کا سرا دیکھ رہا ہوں-

اِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ- اس کے پاس تو ایسا ہے جیسے کپڑے کا سرا (جو بالکل نرم اور ملائم ہوتا ہے- مطلب یہ ہے کہ وہ ڈھیلا ہے نامردا)-

لَهٗ اُذُنٌ هَدْبَاءُ- اس کا کان نرم لٹکا ہوا ہے-

اَهْدَبُ الْقُبَالِ- پیشانی کے بال لمبے تھے-

وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰی حَاشِيَةِ قَدَمَيْهِ- اس کا کنارہ (سرا) اس کے دونوں پاؤں پر پڑا تھا (اتنی نیچی ازار تھی)-

اَلْاِزَارُ الْمُهْدَبُ- سرے دار ازار لنگی-

مَامِنْ مُؤْمِنٍ يَّمْرَضُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ هُدْبَةً مِّنْ خَطَايَاهُ- مسلمان جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا ایک حصہ معاف کر دیتا ہے-

مِنَّامَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا- ہم میں سے بعض لوگوں کا تو میوہ پک گیا وہ اس کو چن رہا ہے (مزے سے کھانے کے لیے) مطلب یہ ہے کہ دنیا ہی میں اس کو غنا اور تونگری حاصل ہوگئی تو اس کے اعمال کا نتیجہ کچھ دنیا میں اس کو مل گیا برخلاف مصعبؓ کے کہ ان کو دنیا کا کوئی مزہ نہیں ملا' ان کا سارا اجر آخرت پر رہا)-

هَيْدَبُ السَّحَابِ- ابر کے لمبے لمبے دھاگے-

وَجَرٰی اٰثَارُ هَيْدَبِهٖ حَبَابَةً- اس کے لمبے لمبے دھاگوں کے اثر حباب ہو کر بہنے لگے (یعنی خوب زور کا پانی برسے کہ اس پر حباب اٹھیں (بلبلے)-

هِنْدَبَاءٌ- کاسنی-

اَلْهِنْدَبَاءُ شَجَرَةٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ- کاسنی ایک درخت ہے بہشت کے دروازے کا-

بَقْلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهِنْدَبَاءُ وَبَقْلَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَاذَرُوْجُ- آنحضرتؐ کی بھاجی کاسنی ہے اور حضرت علی کی ریحان ہے-

هَدَجَةٌ- مہربانی کرنا-

هَدَجَانٌ اور هُدَاجٌ- بوڑھے کی چال چلنا یا لرزتے ہوئے چلنا-

تَهَدُّجٌ- لرزے کے ساتھ کٹ جانا-

اِلٰی اَنِ ابْتَهَجَ بِهَا الصَّغِيْرُ وَهَدَجَ اِلَيْهَا الْكَبِيْرُ- یہاں تک کہ کمسن چھوٹی عمر والا اس سے خوش ہوگیا اور بوڑھا کانپتا ہوا اس کی طرف چلا-

فَاِذَا شَيْخٌ يَهْدِجُ- دیکھا تو ایک بوڑھا کانپتا ہوا جا رہا ہے-

هَوْدَجٌ- عورتوں کی سواری کا ہودہ جو اونٹ یا ہاتھی پر لگاتے ہیں-

هَدٌّ یا هُدُوْدٌ- گرا دینا' سختی کے ساتھ توڑنا' آواز کے ساتھ بوڑھا ہو جانا' بودا کر دینا' آواز کرنا' گرتے وقت آواز نکلنا' اس آواز کو هَدِيْد کہتے ہیں-

تَهْدِيْدٌ اور تَهَدُّدٌ- ڈرانا-

اِنْهِدَادٌ- ٹوٹ جانا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدِّ وَ الْهَدَّةِ- یا اللہ تعالیٰ تیری پناہ گرنے اور دھنسنے سے-

ثُمَّ هَدَّتْ وَ دَرَّتْ- پھر ابر نے آواز نکالی اور خوب برسا (ایک روایت میں هَدَأَتْ ہے یعنی تھم گیا)-

قَبْلَ اَنْ تَنْهَدَ رُكْنَاكَ- اس سے پہلے کہ تمہارے رکن گر جائیں-

لَهَدَّ مَاسَحَرَكُمْ صَاحِبُكُمْ- تعجب ہے تمہارے ساتھی نے تم پر کیسا جادو کر دیا-

لَهَدَّ- کلمہ تعجب ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں لَهَدَّ الرَّجُلُ یعنی کیسا سخت اور مضبوط آدمی ہے یا اچھا آدمی ہے)-

هُدْهُدُ- مشہور پرندہ ہے-

هَدْرٌ- باطل ہونا' ضائع ہونا' بے کار رہنا' کچھ بدل نہ

ہونا۔

هَدْرٌ اور تَهْدَارٌ - آواز کرنا' گانا۔

هَدِيْرٌ - آواز۔

اِهْدَارٌ - باطل کرنا' مباح کرنا۔

تَهَادُرٌ - ایک دوسرے کا خون باطل کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ اٰخَرَ فَنَدَرَ سِنَّهٗ فَاَهْدَرَهٗ - ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت نکل پڑا - آنحضرتؐ نے دانت والے کو کچھ نہ دلایا اس کو لغو کر دیا۔

مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهٗ - جس شخص نے کسی گھر میں بلا اجازت جھانکا اس کی آنکھ مفت گئی (یعنی اگر گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان پر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔

هَدَرْتَ فَاَطْنَبْتَ الْهَدِيْرَ - تو نے آواز نکالی اور لمبی آواز نکالی۔

هَدَّار - ایک مقام کا نام ہے یمامہ میں مسیلمہ کذاب وہیں پیدا ہوا تھا۔

ذَهَبَ سَعْيُهٗ هَدْرًا یا هَدَرًا - اس کی کوشش بے کار گئی۔

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَيْدَرَةً - بڑھیا سے نکاح مت کر جس میں شہوت اور حرارت نہ رہی ہو۔

هَدَرَ الْحِمَارُ هَدِيْرًا - گدھے نے آواز نکالی۔

هَدْفٌ - داخل ہونا' قریب ہونا' نیا آنا' سستی کرنا' ناتوان ہونا۔

اِهْدَافٌ - نزدیک ہونا' اوپر چڑھنا' التجا کرنا' پیش آنا' سیدھا ہونا' سامنے آنا۔

اِسْتِهْدَافٌ - نشانہ بننا' سامنے ہونا۔

مَنْ صَنَّفَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ - جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بنا (کوئی اس کی تعریف کرے گا کوئی مذمت)۔

هَدَفٌ - نشانہ یا کوئی اونچی چیز ٹیلہ وغیرہ۔

كَانَ اِذَا مَرَّ بِهَدَفٍ مَائِلٍ اَسْرَعَ الْمَشْيَ - آنحضرتؐ جب کسی جھکی ہوئی عمارت کے تلے سے گزرتے تو جلدی سے گزر جاتے (سبحان اللہ عین حکمت اور دانائی ہے کہ خوف کے مواقع سے پرہیز اور احتیاط کرے)۔

قَالَ لَهٗ ابْنُهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَقَدْ اَهْدَفْتَ لِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَضِفْتُ عَنْكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لٰكِنَّكَ لَوْ اَهْدَفْتَ لِيْ لَمْ اَضِفْ عَنْكَ - عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے اپنے والد (حضرت ابوبکر صدیقؓ) سے کہا آپ بدر کے دن میرے سامنے آ گئے تھے (میرا وار آپ پر چل سکتا تھا) مگر میں ہٹ گیا (آپ کو چھوڑ دیا مارا نہیں) حضرت ابوبکرؓ نے کہا لیکن اگر تو میرے سامنے آ جاتا (میری زد میں) تو میں تجھ سے نہ ہٹتا (بغیر مارے تجھ کو نہ چھوڑتا - (سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا ہو کہ اللہ و رسولؐ کی محبت میں نہ بیٹے کی کوئی حقیقت سمجھے نہ اور کسی عزیز یا دوست کی - جب ہی تو ان کو صدیقیت کا مرتبہ عطا ہوا جس کا درجہ نبوت کے بعد ہے رضی اللہ عنہ و ارضاہ)۔

قَالَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لَقَدْ كُنْتَ اَهْدَفْتَ لِيْ يَوْمَ بَدْرٍ وَلٰكِنِّي اسْتَبْقَيْتُكَ لِمِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ - حضرت زبیر بن عوامؓ نے عمرو بن عاصؓ سے کہا تم بدر کے دن میری زد میں آ گئے تھے (میں تم پر وار کر سکتا تھا) مگر میں نے تم کو اس دن کے لئے چھوڑ دیا (کہ آج تم مسلمان ہو اور مسلمانوں کی مدد کرتے ہو - ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور عمرو بن عاصؓ مشرکوں کے ساتھ تھے)۔

اَغْرَاضٌ مُسْتَهْدِفَةٌ - نشانے سامنے نصب کئے ہوئے۔

هَدْلٌ - نیچے چھوڑ دینا' لٹکا دینا' ڈھیلا ہو جانا۔

اَعْطِهِمْ صَدَقَتَكَ وَ اِنْ اَتَاكَ اَهْدَلُ الشَّفَتَيْنِ - اپنا صدقہ ان کو دے دے اگرچہ تیرے پاس لٹکے ہوئے ہونٹ والا آئے (یعنی حبشی جس کا نیچے کا ہونٹ موٹا اور لٹکا ہوتا ہے (یعنی ہر ایک مسلمان بادشاہ اور حاکم کو زکوٰۃ حوالہ کر دے جب وہ طلب کرے)۔

اَهْدَبُ اَهْدَلُ - پیشانی پر بال والا موٹے اور لٹکے ہونٹ والا۔

وَ رَوْضَةٍ قَدْ تَهَدَّلَ اَغْصَانُهَا - اور ایک باغیچہ جس

کے درختوں کی شاخیں لٹک گئی ہیں (میوے کے بوجھ سے)۔

مِنْ ثِمَارٍ مُّتَهَدِّلَةٍ۔ لٹکے ہوئے میووں سے۔

هَدِيْلٌ۔ کبوتر یا قمری کی آواز۔

هَدَلَ الْحِمَامُ هَدِيْلًا۔ کبوتر نے آواز کی (غوں غوں)۔

اَهْدَلُ۔ یمن کے کئی عالموں کا لقب ہے۔

هَدْمٌ۔ توڑنا، گرانا، ڈھانا، منسوخ کرنا، پیٹھ توڑنا۔

تَهْدِيْمٌ۔ توڑنا۔

تَهَدُّمٌ۔ تھوڑا تھوڑا گرنا، ڈرانا۔

اِنْهِدَامٌ۔ گر جانا۔

هَادِمُ اللَّذَّاتِ۔ مزوں کو گرا دینے والی مٹا دینے والی (یعنی موت جس سے تمام لذات جسمانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے)۔

بَلِ الدَّمَ الدَّمَ وَالْهَدَمَ الْهَدَمَ۔ اگر تمہارا خون طلب کیا ہے تو گویا میرا خون طلب کیا گیا اور اگر تمہارا خون بے کار اور لغو کر دیا جائے تو میرا خون بے کار اور لغو کر دیا گیا ایک روایت میں الهَدَمَ الْهَدَمَ ہے بہ فتحہ دال۔ یعنی میری قبر وہیں بنے گی جہاں تمہاری قبر بنے گی۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم سے زندگی میں جدا نہ ہوں گا نہ مرنے کے بعد جیسے دوسری روایت میں ہے المحيا محياكم والممات مماتكم وصاحب الهدم شَهِيْدٌ جو شخص عمارت گرنے سے مر جائے (دیوار یا مکان اس پر گر پڑے)۔ وہ شہید ہے (یعنی شہید کا درجہ آخرت میں اس کو ملے گا۔

وَالْمَبْطُوْنُ وَالْهَدِمُ۔ جو شخص پیٹ کے عارضہ سے یا مکان گر پڑنے سے مر جائے۔

اَلْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ۔ اسلام ان سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اسلام لانے سے پہلے کئے تھے۔ (خواہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد، صغیرہ ہوں یا کبیرہ اور حج اور عمرہ حقوق العباد اور کبیرہ گناہوں کو نہیں مٹاتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی کافر مرد یا عورت نے زنا یا سود یا رشوت سے کچھ پیسہ کمایا ہو، پھر مسلمان ہو جائے تو اس کا کمایا ہوا پیسہ بھی حلال ہو جائے گا۔ البتہ مسلمان نے جو پیسہ حرام ذریعوں سے کمایا ہو پھر توبہ کرلے تو گناہ معاف ہوگا لیکن وہ پیسہ بدستور مال حرام رہے گا۔ اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے)۔

مَنْ هَدَمَ بُنْيَانَ رَبِّهٖ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ۔ جو شخص اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (آدمیوں کو ناحق قتل کرے) وہ ملعون ہے (تو یہ بدوی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان حاجیوں کو قتل کرتے ہیں ملاعین اور شیاطین ہیں ان کا استیصال حاکم وقت پر واجب ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَهْدَمِيْنَ۔ آنحضرت ﷺ عمارت گرنے یا گڑھے میں گرنے سے پناہ مانگتے تھے۔

اَهْدَم۔ کنویں کے اطراف سے جو گرے اور آدمی اس میں گر پڑے۔

وَقَفَتْ عَلَيْهِ عَجُوْزٌ عَشَمَةٌ بِاَهْدَامٍ۔ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک سوکھی بڑھیا پرانے کپڑے پہنے ہوئے آکر ٹھہری۔

اَهْدَامٌ۔ جمع ہے هِدْمٌ کی (عرب لوگ کہتے ہیں هَدَمْتُ الثَّوْبَ۔ میں نے کپڑوں میں پیوند لگایا۔

لَبِسْنَا اَهْدَامَ الْبِلٰى۔ ہم نے گلے ہوئے کپڑوں کا لباس پہنا۔

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَدْمَهٗ وَسَدَمَهٗ۔ جس کو دنیا کی خواہش اور لالچ ہو (محفوظ روایت هَمَّهٗ وَسَدَمَهٗ ہے یعنی دنیا ہی کی فکر اور خواہش ہو)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَالتَّرَدِّيْ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر عمارت گرنے سے اور کنویں میں گرنے سے۔

هَدْمَةٌ۔ خفیف بارش یا ایک جھپا کا مینہ کا۔

هَدْنٌ۔ تسکین دینا، کچھ وعدہ کر کے یا روپیہ دے کر راضی کرنا، دفن کرنا، قتل کرنا۔

هُدُوْنٌ۔ ساکن ہو جانا، بزدل ہونا، ڈھیلا ہونا۔

تَهْدِيْنٌ۔ جمانا، ٹھہرانا، تسکین دینا، راضی کرنا۔

مُهَادَنَةٌ۔ صلح کرنا۔

اِهْدَانٌ۔ گھوڑے کو دبلا کرنا گھوڑ دوڑ کے لئے۔

تَهَادُنٌ۔ استقامت، صلح۔

اِنْهِدَانٌ۔ سست ہو جانا۔

هُدْنَةٌ - مصالحہ فراغت امن وسکون-

هُدْنَةٌ عَلٰی دَخَنٍ - ایک صلح ہوگی مگر فریب اور فساد اور بدنیتی کے ساتھ (وہ معاویہؓ کی صلح ہے امام حسن کے ساتھ) بعض نے کہا وہ صلح مراد ہے جو قیامت کے قریب مسلمانوں اور نصاریٰ میں ہوگی' اس میں نصاریٰ مسلمانوں کو چکمہ دیں گے)-

هُدْنَةٌ بَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ - نصاریٰ سے مصالحت (بنو الاصفر اور حمران نصاریٰ کو کہتے ہیں)-

عُمْیَانًا فِیْ غَیْبِ الْهُدْنَةِ - اندھی مصالحت کے پردے میں (یعنی نہ فتنہ میں جو شر ہے اس کو جانتے ہیں اور نہ سکون میں جو بھلائی ہے اس کو سمجھتے ہیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَلْغَاةُ اَوَّلَ اللَّیْلِ مَهْدَنَةٌ لِاٰخِرِهٖ - شروع رات میں بے کار باتوں میں مصروف رہنا آخر رات میں سو جانے کا سبب ہوتا ہے (تہجد کے لئے آنکھ نہیں کھلتی)-

جَبَانًا هِدَانًا - نامرد' بزدل' احمق' بھاری-

مَا دَارُ الْهُدْنَةِ - مصالحت کا گھر کیا ہے-

هَدَةٌ - ملک حجاز میں ایک مقام کا نام ہے-

اِذَا كَانَ بِالْهَدَةِ بَیْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ - جب ہدہ میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے- (ہدہ کی نسبت برخلاف قیاس هَدَوِیٌّ ہے یا هَدَّوِیٌّ - اور عاصم کے قتل کے قصہ میں جو هَدَاة مذکور ہے وہ ایک دوسرا موضع ہے- بعضوں نے کہا یہی ہے)-

هَدْهَدَةٌ - آواز کرنا' پرندے کا قرقر کرنا' حرکت دینا' جھلانا' اوپر سے نیچے اتارنا-

هَدَاهِدُ - نرمی اور آہستگی اور تامل-

هُدَاهِدُ اور هُدْهُدُ - مشہور پرندہ ہے-

جَاءَ شَیْطَانٌ اِلٰی بِلَالٍ فَجَعَلَ یُهَدْهِدُهٗ كَمَا یُهَدْهَدُ الصَّبِیُّ - شیطان حضرت بلالؓ کے پاس آیا (جن کو آنحضرتؐ نے جگانے کے لئے معین کیا تھا) اور لگا ان کو جھلانے جیسے بچہ جھلایا جاتا ہے تا کہ سو جائے-

هَدْهَدَةٌ - ماں کا بچے کو جھلانا تا کہ وہ سو جائے-

هُدًی یا هَدْیٌ یا هِدَایَةٌ یا هِدْیَةٌ - راہ بتلانا' سوجھانا زاہ پانا-

تَهْدِیَةٌ - جدا کرنا' تحفہ دینا' دلہن کو خاوند کے پاس پہنچا دینا-

مُهَادَاةٌ - ایک دوسرے کو ہدیہ دینا' ٹیکا دے کر چلنا-

اِسْتِهْدَاءٌ - ہدایت چاہنا یا تحفہ طلب کرنا-

تَهَدِّیْ - راہ پانا جیسے اِهْتِدَاءٌ ہے-

تَهَادِیٌّ - ایک دوسرے کو ہدیہ دینا' جھک کر ناتوانی سے چلنا یا ٹیکا دے کر چلنا-

هَادِیْ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہادی ہے- یعنی اس نے اپنے بندوں کو راہ بتلائی' اپنی معرفت کی تدبیر سکھائی اور ہر جاندار کو اپنی حفاظت اور حیات کا طریق بتایا-

اَلْهَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ - اچھے طریق پر چلنا اور اچھی خصلت پر رہنا نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی یہ پیغمبروں کی خصلت ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ نبوت کے ٹکڑے ہوتے ہیں نہ یہ کہ جو ان کو حاصل کرے وہ نبوت حاصل کرلے کیونکہ نبوت کسبی اور اختیاری نہیں بلکہ خالص پروردگار کی عطا ہے)-

وَاهْدُوْا هَدْیَ عَمَّارٍ - عمار کی روش پر چلو (ان کی سیرت اور خصلت اختیار کرو)-

اِنَّ اَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ - سب سے بہتر طریق محمدؐ کا طریق ہے (آپ نے جو رستہ دین و دنیا کا بتلایا اس سے بہتر کوئی رستہ نہیں اور جو درویش یا فقیر یا صوفی دوسرا راستہ بتلائے وہ ہرگز اس راستہ کے برابر نہیں ہوسکتا جو پیغمبر ﷺ کا تھا)-

كُنَّا نَنْظُرُ اِلٰی هَدْیِهٖ وَ دَلِّهٖ - ہم آپ کے طریق اور خصلت کو دیکھتے رہتے-

سَلِ اللّٰهَ الْهُدٰی - اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگو (وہ سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے)-

قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَ بِالسَّدَادِ تَسْدِیْدَكَ السَّهْمَ - اے علی!

یوں کہہ یا اللہ مجھ کو راستہ بتا اور مجھ کو سیدھا رکھ اور دل میں (یہ دعا مانگتے وقت) راستہ معلوم کرنے اور تیر کو سیدھا دشمن کی طرف کرنے کا تصور کر۔

تَمَسَّکُوْا بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ- میرے طریق کو اور راہ پانے والے حق پر چلنے والے خلفاء کے طریق کو تھامے رہو۔

یَهْدُوْنَ بِغَیْرِ هَدْیِهٖ- آپ کے راستے کے سوا دوسرے رستہ پر چلیں گے۔

قَرِیْبُ السَّمْتِ وَالْهَدْیِ- خصلت اور طریق میں آنحضرتؐ کے قریب (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ)۔

رَاَیْتُ هَدْیَهٗ- میں نے ان کی چال دیکھی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا- یا اللہ اس کو راہ بتلانے والا اور راہ پایا ہوا کر (یہ آنحضرتؐ نے معاویہؓ کے لئے دعا کی)۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ- یا اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت کی ہے اور ان میں مجھ کو بھی شریک فرما ہدایت کر۔

خَیْرُ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ- بہتر راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ- یا اللہ مجھ کو اچھے اخلاق کی توفیق دے (عمدہ عادات اور اطوار اختیار کروں)۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِیَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ- اللہ تعالیٰ نے جو طریق اور علم مجھ کو دے کر بھیجا ہے اس کی مثال۔

رَغِبُوْا عَنْ هُدَی الرَّسُوْلِ- پیغمبر کی ہدایت سے انھوں نے نفرت کی۔

مَنْ هَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ- جو شخص اندھے یا راستہ گم کئے ہوئے شخص کو راستہ بتلائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا ایک بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے ایک روایت میں هَدّٰی ہے یعنی جس نے کھجور کے درختوں کی ایک قطار صدقہ کی۔

هَلَكَ الْهَدِیُّ وَمَاتَ الْوَدِیُّ- جانور مر گئے اور کھجور کے درخت سوکھ گئے (یعنی خشک سالی سے- اگرچہ ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجا جائے- مگر یہاں ہر ایک جانور مراد ہے)۔

وَلَمْ یَسُقِ الْهَدْیَ یا الْهَدِیَّ- اس نے قربانی نہیں کی (یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا)۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِیْ یُهْدِیْنَ وَالْعَرُوْسِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ شادی میں جو عورتیں مہمان بلائی جائیں وہ ان عورتوں کے لیے دعا کریں جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہیں اور دلہن کے لئے۔

فَاَهْدَتْهَا لَهٗ- انھوں نے ان کو دولہا کے پاس گزران دیا۔

مَنْ اُهْدِیَ وَ عِنْدَهٗ جُلَسَاؤُهٗ فَهُوَ اَحَقُّ- جس شخص کے پاس کچھ ہدیہ آئے اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوں تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (ابن عباس سے منقول ہے کہ ساتھی بھی اس ہدیے میں شریک ہوں گے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہوئی- امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ ہارون رشید خلیفۂ عباسی کے پاس بہت سا مال تحفہ کے طور پر آیا وہاں یہ حدیث بیان کی گئی (کہ ہدایا مشترک ہوں گے) تو ابو یوسف نے کہا یہ حدیث ان تحفوں میں ہے جو کھانے کی قسم سے ہوں (مثلاً میوہ، مٹھائی، حلوا پوری، پلاؤ وغیرہ) اور روپیہ اشرفی وغیرہ میں ساتھیوں کا حصہ نہ ہوگا۔

کُلِیْ هٰذَا وَ اَهْدِیْ- اس کو کھا اور اپنے ہمسایوں کو تحفہ کے طور پر بھیج دے۔

طَلَعَتْ هَوَادِی الْخَیْلِ- گھوڑوں کی گردنیں نمودار ہوئیں۔

اِبْعَثِیْ بِهَا فَاِنَّهَا هَادِیَةُ الشَّاةِ- اس کو بھیج دے یہ بکری کی گردن ہے۔

فَکَاَنَّمَا اَهْدٰی دِجَاجَةً وَ کَاَنَّمَا اَهْدٰی بَیْضَةً- جیسے اس نے ایک مرغی بھیجی یا ایک انڈا بھیجا۔

خَرَجَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ یُهَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ- آنحضرتؐ اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حجرے سے نکلے دو مردوں پر ٹیکا دیئے ہوئے (ان دونوں مردوں کو یھادیان کہیں گے)۔

فَمَا هَدٰى مِمَّا رَجَعَ- (عبداللہ بن ابی سلیط نے عبدالرحمٰن بن زید بن حارثہ سے کہا جب انھوں نے ظہر کی نماز میں دیر کی تھی- کیا لوگ یہ نماز اسی وقت پڑھا کرتے تھے عبدالرحمٰن نے جواب میں صرف ''لَا وَاللہ'' کہا- یعنی نہیں قسم بخدا اور جواب میں کوئی دلیل بیان نہیں کی)-

هَدَيْتُ لَكَ- کو بعض عرب بَيَّنْتُ لَكَ کی جگہ استعمال کرتے ہیں- یعنی میں نے تجھ سے بیان کر دیا-

مَنْ دَعَا اِلَيْهِ هَدٰى یا هُدِيَ- جو شخص لوگوں کو قرآن کی طرف بلائے اس نے راستہ بتلایا یا اس کو راستہ بتلایا گیا- یعنی وہ ہادی ہے یا مہدی ہے-

مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ- جو شخص مرتے وقت لونڈی غلام کو آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو سیر ہو جانے کے بعد کسی کو ہدیہ بھیجے-

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ- (حضرت علیؓ نے کہا آنحضرتؐ نے میرے لئے یوں دعا کی)- یا اللہ! تو اس کے دل کو ہدایت کر اور اس کی زبان مضبوط کر (زبان سے صحیح اور درست ہی بات نکلے) اس کے بعد سے مجھ کو کسی فیصلہ میں شک نہیں ہوا اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت علیؓ نے مرتدوں کے جلا دینے میں خطا کی- اسی طرح کئی فرعی مسائل میں جیسے بچوں کی شہادت بچوں کے مقابل قبول کرنے میں، وغیرہ، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس دعا کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ سے سہو و نسیان نہ ہوگا کیونکہ یہ تو پروردگار کی صفت ہے- خود آنحضرتؐ سے کئی مقاموں میں سہو اور مسامحہ ہوا ہے- مثلاً قیدیوں سے فدیہ لینے میں بلکہ آنحضرتؐ کی غرض یہ تھی کہ اکثر باتوں میں ان کا حکم صحیح کر یعنی صحت اور صواب خطا پر غالب ہو جیسے ابن عباس کے لئے دعا فرمائی تھی کہ ان کو قرآن کی تفسیر سکھلا دے اور ان کو فقیہہ بنا دے- حالانکہ غسلین اور قیم اور حنان الفاظ قرآنی کے معانی ان کو معلوم نہیں ہوئے اور فقہ میں ان کے بعض اقوال بالکل رد کر دیئے گئے ہیں اور لوگوں نے ان پر عمل نہیں کیا، اس کے علاوہ یہ کیا ضروری ہے کہ پیغمبر جو دعا کریں وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو جائے- آنحضرتؐ اپنے چچا ابو طالب کے لئے دعا کر رہے تھے تو یہ آیت اتری مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (تا آخر) اور حضرت علیؓ کے فیصلے اور احکام بعض ایسے ہیں کہ آدمی کی عقل ان کو سن کر حیران ہوتی ہے (یہ آپ کی کمال ذکاوت اور معاملہ فہمی تھی) اور حضرت عائشہؓ نے ان کے باب میں جو کہا ہے وہ مشہور ہے- اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجودیکہ وہ صاحب الہام تھے یہ کہا کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا- کذا فی مجمع البحار)-

اِهْدِنِیْ بِالْهُدٰى- مجھ کو ہدایت کا راستہ بتلا دے-

غَيْرَ اَنَّ الصِّدْقَ يَهْدِیْ اِلَى الْبِرِّ- سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے-

مَهْدِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ- وہ مسلمانوں کے امام ہوں گے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں آئیں گے)- ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے اور دونوں مل کر دجال سے لڑیں گے اور قسطنطنیہ پھر نصاریٰ کے ہاتھ سے لیں گے اور عرب اور عجم تک ان کی حکومت پھیل جائے گی اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، ان کی پیدائش مدینہ میں ہوگی اور مسلمان ان سے زبردستی مکہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے اور ہند کے بادشاہ ان کی پناہ چاہیں گے)-

فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ- ان کے سامنے ایک شخص کچھ ہدیہ لئے ہوئے آیا-

هَدْیٌ اور هَدِیٌّ- وہ اونٹ یا گائے یا بکری جو بیت اللہ کو بھیجی جائے-

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ- ہاد سے حضرت علیؓ مراد ہیں یہ شیعہ کی تفسیر ہے اور اہل سنت نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور ہادی امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَ هَوَادِيْهِ- یا اللہ تیری پناہ شرک سے اور شرک کی ابتداء اور شروع سے-

تَهَادُوْا تَحَابُّوْا- ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو محبت ہو جائے گی-

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَهْدِیْ مَاءَ زَمْزَمَ- آنحضرت ﷺ زم زم کے پانی کا ہدیہ چاہتے (مجمع

البحرین میں ہے کہ امام مہدی آخرالزماں محمد بن حسن عسکری ہیں جو بارھویں امام ہیں)۔

كُنْتُ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ هَدْيًا۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ میں سب سے زیادہ سیرت اور طریقۂ معاشرت میں آنحضرتؐ کے مشابہ تھا۔

بابُ الھا مع الذّال

هَذْبٌ۔ کاٹنا، صاف کرنا، خالص کرنا، اصلاح کرنا، درست کرنا، بہنا، جلدی جانا۔

تَهْذِيْبٌ۔ جلدی جانا، درست کرنا، صاف کرنا، مہذب بنانا۔

مُهَاذَبَةٌ۔ جلدی کرنا۔

اِهْذَابٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَهَذُّبٌ۔ درست ہونا۔

هَذَبٌ۔ صفائی اور خلوص۔

فَرَسٌ هَذِبٌ۔ گھوڑا تیز بھاگنے والا۔

اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَيْكُمُ الطَّلَبَ فَهَذِّبُوْا۔ میں ڈرتا ہوں تمہارے پیچھے لوگ تمہارے پکڑنے کو نہ آتے ہوں اس لئے جلدی بھاگو۔

هَذَبَ اور اَهْذَبَ اور هَذَّبَ۔ سب کے معنی جلد بھاگا۔

فَجَعَلَ يُهَذِّبُ الرُّكُوْعَ۔ جلدی جلدی رکوع کرنا شروع کیا، پے در پے۔

هَذٌّ۔ جلدی کاٹنا، جلدی پڑھنا۔ (جیسے اِهْتِذَاذٌ ہے)۔

هَذَاذَيْكَ۔ کاٹ کے بعد کاٹ۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں نے آج کی رات سارا مفصل (یعنی سورۂ ق یا حجرات سے اخیر تک) پڑھ ڈالا عبداللہ نے کہا ہاں جلدی جلدی پڑھا ہوگا جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں (عبداللہ نے جلد پڑھنے پر انکار کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کا جلد جلد پڑھنا منع ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کرمانی نے کہا عبداللہ نے غور کے ساتھ نہ پڑھنے پر انکار کیا۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ جلد جلد پڑھنا ناجائز ہے)۔

هٰذَا۔ اسم اشارہ ہے بمعنی یہ۔

فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔ یہ اس کا بدل ہے۔

لَاتَهُذُّوا الْقُرْاٰنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ۔ قرآن کو اتنا جلد جلد مت پڑھو جیسے اشعار پڑھتے ہیں۔

هَذْرٌ یا تَهْذَارٌ۔ بیہودہ بکنا، سخت گرم ہونا۔

هَذَرٌ۔ باطل اور غلط کلام، بہت کہنا، جیسے اِهْذَارٌ ہے۔

مِهْذَارٌ اور هَذَّارٌ اور هَذِرٌ۔ بہت بکنے والا۔

لَانَزْرٌ وَّلَا هَذْرٌ۔ نہ تھوڑا ہے نہ بہت۔

مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِسَرِ الْيَابِسَةِ وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَهْذِرُوْنَ الدُّنْيَا۔ آنحضرتؐ سوکھی روٹی کے ٹکڑوں سے بھی سیر نہیں ہوئے۔ (وہ بھی روزانہ پیٹ بھر کر نہ ملی) اور تم دنیا کے مال خوب اڑاتے ہو، اسراف کرتے ہو۔ (ایک روایت میں تَهُذُّوْنَ ہے یعنی دنیا کا مال کاٹ کر اپنے پاس اکٹھا کرتے ہو)۔

مَلْغَاةُ اَوَّلِ اللَّيْلِ مَهْذَرَةٌ لِاٰخِرِهٖ۔ شروع رات میں بیہودہ باتیں کرنا (نقل حکایات وغیرہ) اخیر رات میں پڑ رہنے کا باعث ہوتا ہے (اخیر رات میں آدمی تھک کر سو جاتا ہے ایک روایت میں یوں ہے اور مشہور روایت مَهْدَنَةٌ ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَيْذَرَةً۔ بکی (گلہ والی) عورت سے نکاح مت کر۔

هَذْرَمَةٌ۔ بہت باتیں کرنا یا جلد جلد پڑھنا، باتیں کرنا۔

هَذْرَمٰی۔ بڑی باتونی غل مچانے والی عورت۔

لَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ ثَلَاثٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَاَهٗ لَيْلَةً كَمَا يُقْرَاُ هَذْرَمَةً۔ اگر میں قرآن کو تین راتوں میں پڑھوں تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ ایک رات میں جلدی جلدی پڑھ ڈالوں۔

اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِیْ ثُلُثٍ فَقَالَ لَاَنْ اَقْرَاَ الْبَقَرَةَ فِیْ لَيْلَةٍ فَاُدَبِّرَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَقْرَاَ كَمَا تَقُوْلُ۔ ایک

شخص نے کہا میں قرآن کو تین دن میں پڑھ ڈالتا ہوں- ابن عباس نے کہا اگر میں ایک رات میں صرف سورۂ بقرہ غور کر کے پڑھوں تو یہ مجھ کو تیری طرح پڑھنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے-

وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تُهَذْرِمُوْنَ الدُّنْيَا- تم تو دنیا میں خوب کشادگی کے ساتھ بسر کر رہے ہو (اچھے اچھے کھانے کھاتے ہو' عمدہ عمدہ کپڑے پہنتے ہو)-

لَاتَقْرَاِ الْقُرْاٰنَ هَذْرَمَةً- جلدی جلدی قرآن مت پڑھ-

هَذْرَمَ وِرْدَهٗ- اپنا وظیفہ جلد جلد پڑھ لیا-

هَذْمٌ- جلد کاٹ ڈالنا' جلد کھا لینا-

هُذَامٌ- بہادر کاٹنے والی تلوار جیسے مِهْذَمٌ ہے-

كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ وَاِيَّاكَ وَالْهَذْمَ- اپنے پاس سے کھا (دوسری طرف ہاتھ مت دوڑا) اور جلدی کھانے سے بچا رہ-

هَيْذَامٌ- بڑا کھانے والا-

هٰذِهٖ- یہ-

هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ سَوَاءٌ- یہ انگلی اور یہ انگلی یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہے-

رَبِّ هٰذِهٖ- اے رب! میں صرف یہ چاہتا ہوں-

كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا- میں تم کو اس سے منع کرتا تھا (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی لاش سے کہا- یعنی میں تم سے کہتا تھا کہ خلافت قبول نہ کرو تم نے نہ مانا آخر مارے گئے (معلوم ہوا کہ مردوں سے خطاب کرنا درست ہے جیسے آنحضرتؐ نے بدر کے کافروں سے خطاب کیا تھا)-

هٰذِهِ الْقِبْلَةُ- یہ قبلہ ہے یعنی کعبہ نہ کہ حرم اور نہ مکہ اور نہ مسجد (یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ ہونا چاہئے)-

بابُ الهاء مع الراء

هَرَبٌ یا هُرُوْبٌ یا مَهْرَبٌ یا هَرَبَانٌ- بھاگنا' جلد چلنا دور جانا' غرق ہو جانا (یعنی کسی کام میں ایسا مصروف ہو جانا کہ دوسرا خیال نہ رہے) غائب ہو جانا-

اِهْرَابٌ- غرق ہو جانا' ڈرے ہوئے جلد جانا' بھاگنے کے لئے لاچار کرنا-

تَهَارُبٌ- ایک دوسرے کے ساتھ بھاگنا-

مَالَهٗ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ- اس کے پاس کچھ نہیں ہے یا نہ کوئی اس سے بھاگتا ہے نہ اس کے پاس جاتا ہے-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَالِيْ وَلِعِيَالِيْ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ غَيْرُهَا- اس اونٹنی کے سوا نہ میرے پاس کوئی پانی پی کر لوٹنے والا جانور ہے نہ پانی پر جانے والا-

يَا مَلْجَأَ الْهَارِبِيْنَ- اے بھاگنے والوں کی پناہ-

هَرْتٌ- طعنہ مارنا' گوشت کو بہت پکانا' پھاڑ ڈالنا-

هَرَتٌ- ہریت ہونا-

هَرِيْت- کشادہ اور وہ عورت جس کے دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں اور وہ شخص جو راز کو نہ چھپائے اور بری باتیں منہ سے نکالے اور کشادہ جبڑوں والا-

اِنَّهٗ اَكَلَ كَتِفًا مُّهَرَّتَةً- آنحضرتؐ نے کندھے کا گوشت کھایا یا جو پک پک کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا-

لَحْمٌ مُّهَرَّتٌ- گوشت اتنا پکا ہوا کہ پھٹ کر ٹکڑے ہو گیا ہو (بعض نے کہا صحیح كَتِفًا مُّهَرَّدَةً ہے دال مہملہ سے اور لَحْمٌ مُّهَرَّدٌ کے وہی معنی ہیں یعنی گوشت بہت پکا ہوا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو (خوب گل گیا ہو)-

لَاتُحَدِّثُنَا عَنْ مُّتَهَادِتٍ- ہم کو اس شخص کی حدیث مت سناؤ جو باتونی ہو یہ هَرَتَ الشِّدْقُ سے نکلا ہے یعنی جبڑا کشادہ ہو- اور رَجُلٌ اَهْرَتُ کشادہ جبڑے والا بڑا بات کرنے والا-

هَارُوْت اور مَارُوْت- دو فرشتے ہیں جو تعلیم سحر کے لئے اتارے گئے ہیں لوگوں کی آزمائش کے لئے- ان کا قصہ مشہور ہے-

هَرَتَ عِرْضَهٗ- اس کی عزت پر طعنہ کیا-

هَرَتَ الثَّوْبَ- کپڑا پھاڑ ڈالا-

هَرْجٌ- بہت جماع کرنا' فتنہ اور خرابی میں پڑنا' دروازہ کھلا رہنے دینا' دوڑنا-

تَهْرِيْجٌ- دوپہر کو چلانا' ڈانٹنا' چیخنا-

تَهَارُجٌ-ایک دوسرے سے مقابلہ ہونا-

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ هَرْجٌ-قیامت کے سامنے ہرج ہوگا یعنی جنگ اور اختلاط (یعنی کاموں کا خلط ملط اچھے برے کی تمیز نہ ہونا' اصل میں ہرج کے معنی کثرت اور کشادگی)-

اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ- فتنہ اور فساد کے وقت اللہ کی عبادت کرنا-

فَذٰلِكَ حِيْنَ اسْتَهْرَجَ لَهُ الرَّأْيُ- یہ اس وقت ہے جب اس کی رائے کشادہ اور قوی ہوگئی ہو-

لَاَكُوْنَنَّ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ يُحْمَلُ عَلَيْهِ الْحِمْلُ الثَّقِيْلُ فَيَهْرَجُ فَيَبْرُكُ وَلَا يَنْبَعِثُ حَتّٰى يُنْحَرَ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں تو اس فتنہ میں اس اونٹ کی طرح رہوں گا جو بیمار ہو اور اس پر بھاری بوجھ لاد دیا جائے وہ حیران ہو کر بیٹھ جائے اور کسی طرح نہ اٹھے یہاں تک کہ اس کو نحر کر ڈالیں (ذبح کر دیں) (عرب لوگ کہتے ہیں هَرَجَ الْبَعِيْرُ يَهْرَجُ هَرَجًا- جب گرمی کی شدت سے یا قطران بہت ملنے سے یا بھاری بوجھ لادنے سے اونٹ پریشان اور بے قرار ہو جائے)-

اِنَّمَاهُمْ هَرْجًا مَّرْجًا- بہشتی لوگ خوب جماع کریں گے اپنی عورتوں سے جڑے رہیں گے-

حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ وَالْمَرْجُ- یہاں تک خون ریزی اور فساد بہت ہو-

يَتَهَارَجُوْنَ تَهَارُجَ الْبَهَائِمِ- چوپایوں کی طرح جماع کریں گے (بالکل ننگے ہو کر یا لوگوں کے سامنے بے شرم ہو کر-

تَهَارُجَ الْحُمُرِ-گدھوں کی طرح جماع کریں گے-

اَلْهَرْجُ اَلْقَتْلُ بِهَا-حبشی زبان میں ہرج خون ریزی کو کہتے ہیں اور عربی میں بھی اس معنی میں مستعمل ہے تو یہ راوی کا گمان ہے یا یہ لفظ دونوں زبان کا ہے-

اِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانُ هَرْجٍ لَا يَأْنَسُوْنَ فِيْهِ اِلَّا بِكُتُبِهِمْ-ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ کتاب کے سوا کوئی دل بہلاوا نہ ہوگا لوگوں میں انسانیت اور مروت نہ رہے گی ان کی صحبت سے اور تکلیف پہنچے گی ایسی حالت میں کتاب کے سوا اور کوئی رفیق نہ ہوگا ''وخیر جلیس فی الزمان کتاب'' ایک شاعر کا قول ہے)-

هَرْدٌ- پھاڑنا' چیرنا' گوشت کو اتنا پکانا کہ بالکل گل جائے' قادر ہونا' طعنہ کرنا-

هِرَادَةٌ-بمعنی اِرَادَةٌ ہے-

اِنَّهُ يَنْزِلُ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ-حضرت عیسیٰؑ دو چادریں یا دو جوڑے پہنے ہوئے اُتریں گے یا ایسے دو کپڑے پہنے ہوئے جو ورس و زعفران میں رنگے ہوئے ہوں گے-قتیبی نے کہا راویوں نے اس حدیث میں غلطی کی ہے اور صحیح مَهْرُوَّتَيْنِ ہے یعنی دو زرد کپڑے پہنے ہوئے- ابن انباری نے کہا مُهْرُوْدَتَيْنِ اور مَهْرُوْذَتَيْنِ دال اور ذال دونوں سے مروی ہے یعنی ہلکے زرد دو کپڑوں میں اور لفظ اس حدیث کے سوا اور کہیں ہم نے نہیں سنا-

اِنَّ الْمَسِيْحَ يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقٍ فِيْ مَهْرُوْدَتَيْنِ-حضرت مسیحؑ سفید مینار پر جو دمشق کے مشرقی جانب ہے اتریں گے-

ذَابَ جِبْرِيْلُ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْهُرْدَةِ- حضرت جبرئیلؑ گلتے گلتے مسور کے دانے کے برابر ہو گئے-

هَرْذَلَةٌ-لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا-

فَاَقْبَلَتْ تُهَرْذِلُ-وہ ڈھیلی ہو کر لٹکتی ہوئی آئی-

هَرٌّ يا هَرِيْرٌ- ناپسند کرنا' مکروہ جاننا' آواز کرنا' جاری ہونا' بدخلق ہونا-

مُهَارَّةٌ-آواز کرنا کتے کی طرح-

اِهْرَارٌ-چلوانا' بھونکوانا-

نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ- آنحضرتؐ نے بلی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانے سے (بعض نے کہا یہ ممانعت جنگلی بلی سے خاص ہے اور پلی ہوئی بلی کا بیچنا درست ہے-کابلی لوگ کابل سے بلیاں لا کر ہندوستان میں بیچتے رہتے ہیں-عرب لوگ هِرٌّ اور هِرَّةٌ بِسَّةٌ اور نر بلے کو سِنَّوْرٌ کہتے ہیں)-

اِنْ هِيَ هَرَّتْ وَازْبَاَرَّتْ فَلَيْسَ لَهَا- اگر وہ آواز کرے اور پھول جائے اور اس کی نہیں ہے-

شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ-کسی شر نے کتے کو بھونکوایا (یعنی کتا

بھونکا تو کوئی خرابی ضرور ہے چور آیا یا اور کوئی آفت آئی)-

اِنَّ الْکَلْبَ یَھِرُّ مِنْ وَّرَاءِ اَھْلِہٖ- (آنحضرتؐ نے قرآن کے قاری اور صدقہ دینے والے کا بیان کیا- ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ بہادری جو آدمی میں ہوتی ہے اس کی فضیلت میں سے ہے) آپ نے فرمایا بہادری ان دونوں کے برابر نہیں ہے (یعنی قرآن پڑھنے اور صدقہ دینے کے کیونکہ بہادری تو ایک خلقی صفت ہے انسان کو تو اس کی طبیعت بہادری پر برانگیختہ کرتی ہے کچھ ثواب کے لئے بہادری نہیں کرتا برخلاف تلاوت قرآن اور صدقہ کے یہ دونوں محض ثواب کے لئے کئے جاتے ہیں) دیکھو کتا بھی اپنے گھر والوں کی پشتی پر بھونکتا ہے-

لَا اَعْقِلُ الْکَلْبَ الْھَرَّارَ- جو کتا بھونکتا ہو اس کا تاوان میں نہیں دلاتا (اگر کوئی اس کو مار ڈالے تو اس کو کچھ نہ دینا ہوگا- کیونکہ وہ موذی ہے)-

اَلْمَرْاَۃُ الَّتِیْ تُھَارُّ زَوْجَھَا- جو عورت (کتے کی طرح) اپنے خاوند پر بھونکتی ہے-

وَ اَعَادَ لَھَا الْمُطِیَّ ھَارًّا- اس کے اونٹ لوٹا دیئے-

سَمِعْتُ ھَرِیْرًا کَھَرِیْرِ الرَّحٰی- میں نے ایک ایسی آواز سنی جیسے چکی گھومتی ہے-

اِنَّ الْھِرَّ سَبُعٌ- بلی ایک درندہ جانور ہے (اس کا جھوٹا پاک ہے)-

اَبُوْ ھُرَیْرَۃَؓ- مشہور صحابی ہیں ان کا نام عبداللہ تھا کہتے ہیں ایک روز وہ اپنی آستین میں ایک بلی اٹھا کر لائے آنحضرتؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا بلی- آنحضرتؐ نے فرمایا یَااَبَاھُرَیْرَۃَ اس روز سے ان کی کنیت ابو ہریرہ مشہور ہوگئی سب صحابہ سے زیادہ انھوں نے حدیثیں روایت کی ہیں اب اس میں اختلاف ہے کہ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ پڑھنا چاہئے یا اَبِیْ ھُرَیْرَۃٍ اور صحیح امر ثانی ہے کیونکہ ہریرہؓ کے غیر منصرف ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے بعض نے کہا غیر منصرف ہے بوجہ ترکیب اور علمیت کے- اور مشہور یہی ہے اور ہم نے اپنے مشائخ کے سامنے یوں ہی پڑھا ہے-

فَجَاءَتْ ھِرَّۃٌ فَاَصْغٰی لَھَا الْاِنَاءَ- آنحضرتؐ کے پاس ایک بلی آئی آپ نے اس کے پینے کے لئے برتن کو جھکا دیا (معلوم ہوا بلی کا جوٹھا پاک ہے- اسی طرح ہر درندے کا پاک ہے)-

لَیْلَۃُ الْھَرِیْرِ- ایک جنگ ہے جو حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں کوفہ کے قریب ہوئی-

اِنَّ امْرَاَۃً دَخَلَتِ النَّارَ فِیْ ھِرَّۃٍ- ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی-

ھَرْسٌ- خوب کھانا' خوب کوٹنا-

ھَرَسٌ- بہت کھانا-

ھِرْسٌ- بلا اور شیر-

ھَرِیْسَۃ- مشہور کھانا ہے جو گیہوں اور گوشت سے بنایا جاتا ہے-

مِھْرَاسٌ- ہاون دستہ' کھرل-

اِنَّہٗ عَطِشَ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَ ہٗ عَلِیٌّ بِمَاءٍ مِّنَ الْمِھْرَاسِ فَعَافَہٗ وَغَسَلَ بِہِ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ- آنحضرتؐ جنگ احد کے دن پیاسے ہوئے تو حضرت علی ایک کھدے ہوئے پتھر میں سے (جس میں پانی جمع ہوتا ہے) پانی لے کر آئے- آپ کو اس کا پینا ناپسند ہوا اور اس سے اپنے منہ کا خون دھویا- بعض نے کہا مِھْرَاس ایک پانی کا نام ہے احد پہاڑ میں-

وَقَتِیْلًا بِجَانِبِ الْمِھْرَاسِ- اور مہراس کے ایک طرف قتل کئے گئے- (یہاں مہراس سے وہی پانی مراد ہے)-

اِنَّہٗ مَرَّ بِمِھْرَاسٍ یَتَجَاذَوْنَہٗ- ایک کھرل پر سے گزرے جس کو لوگ اٹھا رہے تھے-

فَقُمْتُ اِلٰی مِھْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُہٗ بِاَسْفَلِہٖ حَتّٰی تَکَسَّرَتْ- میں نے ایک کھرل اٹھائی اور نیچے کی طرف سے اس کو مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی-

فَاِذَا جِئْنَا مِھْرَاسَکُمْ ھٰذَا کَیْفَ نَصْنَعُ- جب ہم تمہارے اس کھرل پر آئیں تو کیا کریں-

کَانَ فِیْ جَوْفِیْ شَوْکَۃَ الْھَرَاسِ- گویا میرے پیٹ میں ہراس کا نٹا تھا (ہراس ایک درخت ہے یا ایک بھاجی ہے کانٹے دار)-

ھَرْشٌ- سخت ہونا-

هَرَشٌ - بدخلق ہونا۔
تَهْرِيْشٌ - لڑا دینا، فساد کرا دینا جیسے مُهَارَشَةٌ اور هِرَاشٌ ہے۔
تَهَرُّشٌ - پھٹ جانا۔
تَهَارُشٌ - ایک دوسرے پر کودنا۔
يَتَهَارَشُوْنَ تَهَارُشَ الْكِلَابِ - ایک دوسرے پر کتوں کی طرح بھونکیں گے (حملہ کریں گے)۔
فَاِذَا هُمْ يَتَهَارَشُوْنَ - دیکھا تو وہ آپس میں لڑ رہے ہیں یا ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔
هَرْشٰى - ایک گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان- بعضوں نے کہا پہاڑ ہے جحفہ کے قریب-
هَرْفٌ - تعریف میں مبالغہ کرنا۔
تَهْرِيْفٌ - جلدی کرنا۔
اِنَّ رُفْقَةً جَائَتْ وَهُمْ يَهْرِفُوْنَ بِصَاحِبٍ لَّهُمْ - کچھ رفیق آئے اور وہ اپنے ایک ساتھی کی تعریف میں مبالغہ کرنے لگے۔
لَاتَهْرِفْ قَبْلَ اَنْ تَعْرِفَ - بغیر امتحان اور آزمائش کے تعریف نہ کر (جب تک کسی شخص کے اوصاف اچھی طرح نہ جانچے اس کا امتحان نہ لے تعریف کے پل باندھنا حماقت ہے)۔
هَرْقٌ - بہانا جیسے تَهْرِيْقٌ اور اِهْرَاقٌ اور هَرِيْقَةٌ اور اِهْرِيَاقٌ ہے۔
اَهْرَاقَهٗ - اس کو بہایا۔
يُهْرِيْقُهٗ - اس کو بہاتا ہے۔
اِرَاقَةٌ - بہانا جیسے هِرَاقَةٌ ہے۔
اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ - ایک عورت کا خون بہایا جاتا تھا (اس کو استحاضہ تھا)۔
هِرْقٌ - پرانا کپڑا۔
مُهْرَقٌ - صاف جنگل، چکنا۔
مُهْرَقَان - سمندر یا جہاں پانی بہے۔
مَهْرَقَةٌ - خط یا رقعہ جو بہہ کر آتا ہے یعنی بھیجا جاتا ہے۔

هَرِيْقُوْا یا اَهْرِيْقُوْا - بہاؤ۔
فَاُهْرِيْقَ یا فَهُرِيْقَ - وہ بہا دیا گیا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ زمین پر جس پانی سے نجاست دھوئی جائے وہ پاک ہے کیونکہ وہ دوسری جگہ جائے گا جہاں نجاست نہیں گری تھی)۔
مَاعَمِلَ بْنُ اٰدَمَ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هِرَاقَةِ الدَّمِ - اس دن اللہ کو کوئی عبادت خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پسند نہیں ہے)۔
اَهْرَاقَ الْمَاءَ - پانی بہایا یعنی پیشاب کیا۔
اُهْرِيْقُ الْمَاءَ - میں پیشاب کر رہا تھا۔
اِنْ كَانَ يَدُهٗ قَذِرَةً فَاَهْرِقْهُ - اگر اس کا ہاتھ گندا تھا تو اس کو بہا دے۔
فَدَعَا بِذَنُوْبٍ فَاُهْرِيْقَ - ایک ڈول پانی کا منگوایا وہ اس پر بہا دیا گیا۔
هِرَقْلُ - روم کے بادشاہ کا نام تھا- جس نے دینار سکہ کئے اور گرجا بنائے۔
هِرَقْلٌ - چھلنی۔
لَمَّا اُرِيْدَ عَلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِىْ حَيَاةِ اَبِيْهِ قَالَ جِئْتُمْ بِهَا هِرَقْلِيَّةً وَّ قُوْقِيَّةً - جب معاویہؓ نے اپنی زندگی میں یزید سے بیعت کرانا چاہی تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا یہ (خلافت شرعی کا ہے کو ہے یہ تو) روم کی شاہی ٹھہری- ڈرپوک پنے کی آواز (کہ باپ کے بعد بیٹے کو سلطنت ملتی ہے- خلافت شرعی کو اس سے کیا واسطہ) مجمع البحرین میں ہے کہ ہرقل اور ضغاطر دونوں روم کے بادشاہ تھے- ضغاطر تو مسلمان ہوگیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی، آخر اس کو مار ڈالا اور ہرقل مسلمانوں سے لڑتا رہا اور اس نے تبوک سے آنحضرتؐ کو لکھا کہ میں مسلمان ہوں- لیکن آپ نے فرمایا نہیں وہ نصرانی ہے وہ نجومی بھی تھا آئندہ کے واقعات بھی تجویز کیا کرتا تھا)۔
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ اَنَّ بَنِىْ هَاشِمٍ يَتَوَارَثُوْنَ هِرَقْلًا بَعْدَ هِرَقْلٍ فَكَذَا - یا اللہ! اگر تیرے نزدیک یہی حق ہے کہ بنی ہاشم ایک کے بعد ایک بادشاہ ہوتے رہیں۔

هَرْمٌ - چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا-

هَرَمٌ اور مَهْرَمٌ - بوڑھا پھونس ہونا-

تَهْرِيْمٌ اور اِهْرَامٌ - بوڑھا کرنا اور تعظیم کرنا' چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا-

تَهَارُمٌ - بوڑھا سمجھنا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَهْرَمَيْنِ - یا اللہ! میں دونوں بوڑھوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی عمارت اور کنویں سے یعنی عمارت گر پڑنے اور کنویں میں گر جانے سے چونکہ یہ دونوں چیزیں مدت دراز تک رہتی ہیں اس لئے ان کو بوڑھا فرمایا- مشہور روایت اهدمين ہے جو اوپر گزر چکی)-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً اِلَّا الْهَرَمَ - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی جس کی دوا نہ رکھی ہو مگر بڑھاپا (وہ لاعلاج ہے موت کی کوئی دوا نہیں)-

تَرْكُ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ - شام کا کھانا چھوڑ دینا بوڑھا کر دیتا ہے (قتیبی نے کہا یہ جملہ لوگوں کی زبان پر جاری ہے- میں نہیں جانتا کہ آنحضرتؐ نے پہلے اس کو فرمایا اول سے لوگ کہا کرتے تھے)-

اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ - اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی (یعنی قیامت صغریٰ موت مطلب یہ ہے کہ اس وقت کے سب لوگ مر جائیں گے)-

لَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ - زکوٰۃ میں بوڑھی بکری جس کے دانت گر گئے ہوں اور کانی نہ لی جائے گی-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ - یا اللہ تیری پناہ پھونس بڑھاپے سے (جب عقل اور حواس میں فتور آ جاتا ہے اور آدمی ایک بچہ کی طرح ہو جاتا ہے اس عمر تک جینے سے پناہ مانگی- کیونکہ بیماریوں کا سخت حملہ ہوتا ہے' عبادت اور طہارت نہیں ہو سکتی اور دین کا علم بالکل بھول جاتا ہے شیطان کے اغوا کا خیال پیدا ہو جاتا ہے دوسرے اپنے عزیز اور قریب ناطہ والوں کی اور دوستوں کی موت کے صدمے اٹھانا پڑتے ہے)-

هُرْمُزَان - ایک عجمی رئیس تھا اور اہواز کا بادشاہ تھا-

فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ - ہرمزان اسلام لایا (کہتے ہیں عبید اللہ بن عمرؓ نے امیر المومنین حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد اس کو مار ڈالا- اس گمان پر کہ اس کی بھی حضرت عمرؓ کے قتل میں سازش تھی- حضرت علیؓ نے عبید اللہؓ کو قصاصاً قتل کرنے کی رائے دی- مگر حضرت عثمانؓ نے جو خلیفۂ وقت تھے حضرت علیؓ کی رائے منظور نہیں کی اور فرمایا- ابھی کل تو حضرت امیر المومنینؓ شہید کر دیئے گئے آج ان کے صاحبزادے کو قتل کیا جائے- یہ ہرگز مناسب نہیں ہے)-

هَرْوَلَةٌ - جلدی چلنا' دوڑنا-

مَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً - جو بندہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے- میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں (اس کو اپنا تقرب جلد دے دیتا ہوں' اس کی توبہ فوراً قبول کرتا ہوں)-

فَانْطَلَقْنَا نُهَرْوِلُ - ہم دوڑتے ہوئے چلے-

هَرْیٌ - لکڑی سے مارنا' پرانا کرنا' گلا دینا-

ذَاكَ الْهِرَاءُ شَيْطَانٌ وُّكِّلَ بِالنُّفُوْسِ - یہ ہر ایک شیطان ہے جو نفسوں پر مقرر ہے- هِرَاءٌ کا لفظ بجز اس حدیث کے اور کہیں نہیں سنا گیا-

هُرَاءٌ - بہ ضمہ ہا- تخی' باہمت اور بیہودہ بکنا-

لَعَظُمَتْ هٰذِهٖ هِرَاوَةُ يَتِيْمٍ - یہ تو یتیم کی بڑی عصا ہے (یعنی یہ تو بڑے قد و قامت اور جبشہ کا آدمی ہے یہ یتیم کیونکر ہے)-

وَخَرَجَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ - اور لاٹھی والے صاحب نکلے (مراد آنحضرتؐ ہیں آپ اکثر عصا ہاتھ میں رکھتے)-

هِرَات - ایک مشہور شہر ہے خراسان میں- اس کی نسبت هروی ہے-

بابُ الهاء مع الزاء

هَزْءٌ - توڑنا' سردی سے مار ڈالنا' ہلانا' مرجانا-

هَزْءٌ اور هُزُوْءٌ - مسخراپن کرنا' ٹھٹا کرنا-

اِهْزَاءٌ - سخت سردی میں داخل ہونا-

اِسْتِهْزَاءٌ - ٹھٹا کرنا-

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهْزَأُبِهٖ - آنحضرتؐ نے عمار سے فرمایا آپ ان سے دل لگی کرتے تھے (یعنی مزاح جو صحت مزاج اور تندرستی کی دلیل ہے)۔

هَزَجٌ - گن گن کرنا' گنگنانا' کڑک کی آواز۔

اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ هَزَجٌ وَّ دَزَجٌ يا زَجٌّ - شیطان گنگناتا پھنپھناتا' پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے۔

هَزَجٌ - شعر کی ایک بحر بھی ہے۔

هَزْرٌ - زور سے مارنا' پسلی یا پیٹھ پر دبانا' ہانک دینا' نکال دینا' پچھاڑ دینا' بہت دینا' ہنسنا۔

هَزَارٌ - بلبل۔

هِزْرٌ - احمق۔

اِذَا شَرِبَ قَامَ اِلَى ابْنِ عَمِّهٖ فَهَزَرَ سَاقَهٗ - جب پیتا تو اپنے چچازاد بھائی کی طرف اٹھتا اس کی پنڈلی پر زور سے مارتا۔

اِنَّهٗ قَضٰى فِىْ سَيْلٍ مَّهْزُوْرٍ اَنْ يُّحْبَسَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْمَاءُ الْكَعْبَيْنِ - مہزور کے نالے میں آپ نے یہ حکم دیا کہ پانی جب تک ٹخنوں تک پہنچے اس کو روک رکھا جائے (اس کے بعد دوسرے کے باغ میں چھوڑ دیا جائے مہزور ایک وادی کا نام ہے بنی قریظہ میں لیکن مہروز بہ تقدیم را بر زائے معجمہ ایک بازار تھا مدینہ کا آنحضرتؐ نے اس کو مسلمانوں پر تصدق کیا تھا)۔

هَزٌّ - حرکت دینا' خوش کرنا' ٹوٹ جانا۔

تَهْزِيْزٌ - حرکت دینا۔

تَهَزُّزٌ اور اِهْتِزَازٌ - دل کا خوش ہونا' جھومنا۔

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدٍ - (حضرت سعد بن معاذؓ کے مرنے سے عرش جھوم گیا (اس کو خوشی ہوئی کہ حضرت سعدؓ کی روح آتی ہے۔ بعض نے کہا مراد عرش والے فرشتوں کا جھومنا ہے)۔

اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ - جب فاسق بدکار شخص کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصے ہوتا ہے اور عرش جھوم جاتا ہے (گویا بڑی آفت آئی)۔

فَانْطَلَقْنَا بِالسَّفَطَيْنِ نَهُزُّبِهِمَا - ہم اور وہ دونوں گٹھوں کو لے کر جلدی جلدی بھاگ رہے تھے۔

اَرْضًا تَهْتَزُّ زَرْعًا - وہ زمین جس پر کھیتی لہلہاتی ہے۔

سَمِعْتُ هَزِيْزًا كَهَزِيْزِ الرَّحٰى - میں نے چکی کی آواز کی طرح ایک آواز سنی۔

ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ - پھر ان کو ہلائے گا (یعنی آسمان اور زمین' دریا اور پہاڑوں کو جو اس کی ایک انگلی پر ہوں گے) پھر کہے گا میں بادشاہ ہوں (بے شک تو بادشاہ ہے' ہمارا مالک ہے اور سب تیرے بندے اور غلام ہیں)۔

اِهْتَزُّوْا فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومے اور خوش ہوئے۔

هَزْعٌ - جلدی جانا' توڑنا۔

تَهْزِيْعٌ - توڑنا۔

تَهَزُّعٌ - ترش رو ہونا' مضطرب ہونا۔

اِنْهِزَاعٌ - ٹوٹ جانا۔

اِهْتِزَاعٌ - جلدی بھاگنا' جھومنا۔

حَتّٰى مَضٰى هَزِيْعٌ مِّنَ اللَّيْلِ - یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ (تہائی یا چوتھائی) گزر گیا۔

اِيَّاكُمْ وَ تَهْزِيْعَ الْاَخْلَاقِ - اخلاق کو خراب کرنے اور توڑنے سے بچے رہو (یعنی اچھے اخلاق کو چھوڑ کر برے عادات و اطوار مت اختیار کرو)۔

هَزْلٌ - دبلا ہونا' مزاح کرنا' ٹھٹا کرنا' دبلا کرنا' محتاج ہو جانا۔

هَزَلٌ - دبلا ہونا۔

تَهْزِيْلٌ - دبلا کرنا۔

مُهَازَلَةٌ - دل لگی کرنا' ٹھٹا کرنا۔

اِهْزَالٌ - مسخرہ پانا۔

هَزْلٰى - سانپ۔

مَهَازِلُ - قحط۔

كَانَ تَحْتَ الْهَيْزَلَةِ - وہ جھنڈے کے تلے تھے (جھنڈے کو هَيْزَلَة اس لئے کہا کہ ہوا اس کے ساتھ کھیلتی ہے اس کو ہلاتی ہے)۔

اِنَّمَا كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِى الْقَاسِمِ - یہ تو ابوالقاسم کا

یعنی آنحضرتؐ کا ایک مزاح تھا-

لَيْسَ بِهَزْلٍ - یہ کچھ ٹھٹا نہیں بلکہ سراسر سچ اور واقع ہے-

هُزَالٌ - لاغری-

هَزَلَةٌ - دل لگی، خوش طبعی، ٹھول-

اَلَاسَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ يَا هَزَّالُ - ارے ہزال! تو نے اس کام کو اپنے کپڑے سے چھپا کیوں نہ دیا- (ہزال اس لونڈی کے مالک کا نام تھا جس سے ماعز نے زنا کیا اور ماعز کو بہکا کر اس نے آنحضرتؐ کے پاس بھیج دیا تا کہ آپ کے پاس جا کر زنا کا اقرار کریں)-

فَاَذْهَبْنَا الْاَمْوَالَ وَ اَهْزَلْنَا الذَّرَارِیَّ وَالْعِيَالَ - ہم نے اپنے اونٹ کھو دیئے اور بال بچوں اور عورتوں کو ناتوان اور دبلا کر دیا-

لَايَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزْلِ - دبلے پن اور ناتوانی کی وجہ سے خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کر سکتے (صحیح هُزَال ہے بروزن قُلَال)-

هَزْمٌ - دبانا، گڑھا کر دینا، سرین کے درمیان مار کر ناف نکال دینا، آواز کرنا، توڑنا، شکست دینا، کھودنا-

هُزُوْمٌ - پھٹ جانا-

تَهْزِيْمٌ - شکست دینا-

تَهَزُّمٌ - آواز کرنا، آواز کے ساتھ پھٹ جانا، سوکھ جانا، ٹوٹ جانا-

اِنْهِزَامٌ - شکست پانا، پھٹ جانا آواز کے ساتھ جیسے اِهْتِزَامٌ ہے- اور اِمْتِزَامٌ دوڑنا، جلدی کرنا-

هَازِمَةٌ - آفت-

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا هَزْمَ الْاَرْضِ فَاِنَّهَا مَأْوَی الْهَوَامِ - جب تم سفر میں رات کو کہیں ٹھہرو (آرام کے لئے) تو پھٹی ہوئی زمین سے الگ رہو وہ کیڑوں کا ٹھکانا ہے (ڈراڑوں میں کیڑے مکوڑے رہتے ہیں)-

اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِی الْاِسْلَامِ بِالْمَدِيْنَةِ فِیْ هَزْمِ بَنِیْ بَيَاضَةَ - سب سے پہلا جمعہ جو اسلام کے زمانے میں پڑھا گیا وہ بنی بیاضہ کے ہزم میں (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)-

اِنَّ زَمْزَمَ هَزْمَةُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - زمزم کا کنواں حضرت جبرئیلؑ کی ایک لات ہے (جو انھوں نے زمین پر ماری تو پانی نکل آیا)-

هَزْمَةٌ - سینہ کا گڑھا اور سیب میں دبانے سے جو گڑھا ہو جائے (عرب لوگ کہتے ہیں هَزَمْتُ الْبِيْرَ میں نے کنواں کھودا-

مَحْزُوْنُ الْهَزْمَةِ - سینہ میں جو گڑھا ہے وہ سخت یا رنج وغم سے سینہ بھاری-

فِیْ قِدْرٍ هَزِمَةٌ مِّنَ الْهَزِيْمِ - ہانڈی میں بھی بجلی کڑکنے کی سی آواز ہے-

هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ - مشرکوں کو شکست ہوئی-

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ - اس نے مشرکوں کی جماعتوں کو خود اکیلے ہی شکست دے دی (مسلمانوں کو لڑنا نہ پڑا- یعنی جنگ خندق میں اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر مشرکوں کو بھگا دیا)-

يَرٰی اَنَّهٗ هُزِیَ بِهٖ - وہ سمجھتا ہے کہ اس سے ٹھٹا کیا گیا-

لَايُهْزَمُ جُنْدُهٗ - اس کا لشکر شکست نہیں پائے گا-

بابُ الهاء مع الشين

هَشٌّ - لکڑی سے جھاڑنا-

هُشُوْشَةٌ - نرم ہونا-

هَشَاشَةٌ - خوشی، تبسم اور نشاط جیسے بَشَاشَةٌ ہے-

هَشٌّ بَشٌّ - خوش، خرم، ہنس مکھ-

تَهْشِيْشٌ - خوش کرنا-

اِهْتِشَاشٌ - خوش ہونا-

اِسْتِهْشَاشٌ - ہلکا کرنا-

لَايُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ هَشُّوْا هَشًّا - آنحضرتؐ نے جو رمنے محفوظ کئے ہیں وہاں کے پتے نہ توڑے جائیں اور نہ درخت کاٹے جائیں- لیکن نرمی سے پتے جھاڑ سکتے ہیں-

لَقَدْ رَاهَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ لَّهٗ یُقَالُ لَهٗ سَبْحَةٌ فَجَاءَ تْ سَابِقَةً فَلَهَشَّ لِذٰلِكَ وَ اَعْجَبَهٗ- آنحضرتؐ نے ایک گھوڑی پر شرط کرائی جس کا نام سبحہ تھا- وہ شرط جیت گئی- آگے بڑھ گئی- آنحضرتؐ یہ دیکھ کر خوش ہوئے- آپ کو اچھا معلوم ہوا-

هَشِشْتُ یَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ- (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) ایک دن میں خوشی میں تھا میں نے روزے کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لے لیا-

دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ- حضرت ابوبکرؓ آئے لیکن آپ خوشی کے ساتھ ان سے نہیں ملے-

حَتّٰی اِذَا رَاَیْنَا جُدُرَ الْمَدِیْنَةِ هَشِشْنَا- جب ہم نے مدینہ کی دیواروں کو دیکھا تو خوش ہو گئے-

هَشْمٌ- توڑنا' جیسے تَهْشِیْمٌ ہے- خوب توڑنا' تعظیم کرنا-

تَهَشُّمٌ- ٹوٹنا' ناتوان ہو جانا' تعظیم اور اکرام کرنا' مہربانی چاہنا' مہربانی کرنا-

اِنْهِشَامٌ- ٹوٹنا- اِهْتِشَامٌ (اونٹنی کو) دوہنا' مطیع ہونا-

هَاشِمٌ- آنحضرتؐ کے پردادا کیونکہ وہ ثرید توڑ کر اہل حرم کو کھلاتے تھے-

جُرِحَ وَجْهُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُشِمَتِ الْبَیْضَةُ عَلٰی رَاْسِهٖ- آنحضرتؐ کا چہرہ زخمی ہوا اور آپ کے سر پر خود توڑا گیا-

هَاشِمَةٌ- وہ زخم جو سر کی ہڈی توڑ ڈالے-

بابُ الهاء مع الصّاد

هَصْرٌ- کھینچنا' جھکانا' توڑنا' ہٹانا' نزدیک کرنا' مڑنا-

اِنْهِصَارٌ اور اِهْتِصَارٌ- مڑ جانا' کھنچ جانا-

هَصُوْرٌ- شیر-

کَانَ اِذَا رَکَعَ هَصَرَ ظَهْرَهٗ- آنحضرتؐ جب رکوع کرتے تو اپنی پیٹھ موڑتے-

اِنَّهٗ کَانَ مَعَ اَبِیْ طَالِبٍ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَتَهَصَّرَتْ اَغْصَانُ الشَّجَرَةِ- آنحضرتؐ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تھے سفر میں ایک درخت کے تلے اترے تو اس درخت کی شاخیں لٹک آئیں (آپ پر سایہ کرنے کو)-

لَمَّا بَنٰی مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَفَعَ حَجَرًا ثَقِیْلًا فَهَصَرَهٗ اِلٰی بَطْنِهٖ- جب آپ نے مسجد قبا بنائی تو ایک بھاری پتھر اٹھایا اور اس کو اپنے پیٹ کی طرف جھکایا-

کَاَنَّهُ الرِّئْبَالُ الْهَصُوْرُ- گویا وہ ایک شکار کرنے والے شیر تھے جو اکیلا شکار کیا کرتا ہے-

وَ دَارَتْ رَحَاهَا بِاللُّیُوْثِ الْهَوَاصِرِ- اس کی چکی شکار کرنے والے شیروں سے چل رہی ہے-

فَرُبَّمَا اَضْحَوْا بِمَنْزِلَةٍ تَهَابُ صَوْلَهُمُ الْاُسُدُ الْمَهَاصِیْرُ- وہ کبھی ایسے مرتبہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ ان کے حملہ سے شکار کرنے والے پھاڑنے والے شیر ڈرتے ہیں-

هَصَرْتُ بِفَوْدَیْ رَاْسِهٖ- میں نے اس کے سر کے دونوں کونے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا (یہ ایک شاعر نے معاویہؓ کی دختر کی نسبت کہا)-

بابُ الهاء مع الضّاد

هَضْبٌ- مینہ برسنا' ست چال چلنا' آوازیں بلند ہونا' باتوں میں لگنا-

اِهْضَابٌ- پہاڑ کے بالائی حصوں پر اترنا-

اِهْتِضَابٌ- باتوں میں لگنا-

اِسْتِهْضَابٌ- ہضبہ ہو جانا-

هَضْبَةٌ- وہ پہاڑ جو زمین پر پھیلا ہو یا ایک پتھر ہو یا ٹیلہ یا لمبا پہاڑ سب پہاڑوں سے الگ-

هِضَبٌّ- سخت-

هَضِیْبٌ- کم دودھ والی-

اِنَّهُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَامُوْا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَقَالَ عُمَرُ اِهْضِبُوْا لِکَیْ یَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- ایک سفر میں لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے' سب سو رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا

آنحضرت ﷺ اس وقت بھی سو رہے تھے- تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا "باتوں میں لگ جاؤ تاکہ آنحضرتؐ جاگ اٹھیں" (باتوں کی آوازیں سن کر اور آپ کو جگانا ادب کے خلاف سمجھا)-

فَاَرْسَلَ السَّمَآءُ بِهَضْبٍ- آسمان نے مینہ برسایا-

تَمْرِيْهِ الْجَنُوْبُ دِرَرَ اَهَاضِيْبِهٖ- اس کے بارشوں کے بہاؤ کو جنوبی ہوا کھینچتی ہے-

مَاذَا لَنَا بِهَضْبَةٍ- ہم کو ٹیلے سے کیا کام (اس کی جمع هِضَبٌ اور هَضَبَاتٌ اور هِضَابٌ ہے)-

اِلٰى هَضْبَةٍ- پہاڑ کی طرف-

وَاَهْلُ جِنَابِ الْهِضَبِ- جناب کے لوگ (جو ایک مقام کا نام ہے) بلند ٹیلے ہیں-

هَضْبَةٌ حَمْرَاءُ- سرخ ٹیلہ ہے یا بڑی بڑی بوندوں کا مینہ (یہ بنی تمیم کا وصف ہے)-

اَهَاضِيْب- بارش کی بوچھاڑ' ایک کے بعد ایک' پے در پے-

هَضْمٌ- توڑنا' ظلم کرنا' غصب کرنا' کم کرنا' ساقط کرنا' پچا دینا-

هَضَمٌ- پیٹ دبلانا' کمر پتلی ہونا-

تَهَضُّمٌ اور اِهْتِضَامٌ- ظلم کرنا' غصب کرنا' ذلیل کرنا' توڑنا-

تَهَضُّمٌ- مطیع ہو جانا-

اِنْهِضَامٌ- رچنا پچنا' ہضم ہو جانا-

اَمِيْرُكُمْ لهٰذَا الْاَهْضَمُ الْكَشْحَيْنِ- تمہارا سردار یہ پتلی کمر والا ہے جس کے دونوں پہلو ٹل گئے ہیں (ایک عورت نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کسی طرح ننگا دیکھ کر کوفہ والوں سے یہ کہا)-

هُوَ يَهْضِمُ الطَّعَامَ- وہ کھانے کو ہضم کر دیتا ہے-

اِنَّمَا اَشْرَبُ الْقَدَحَ وَالْقَدَحَيْنِ يَهْضِمُ طَعَامِيْ قَالَ هُوَ لِدِيْنِكَ اَهْضَمُ- بشر بن مفصل نے اپنے بیٹے سے کہا تو شراب کیوں پیتا ہے اس نے کہا میں دو ایک گلاس پی لیتا ہوں تو میرا کھانا ہضم ہو جاتا ہے؟ بشر نے کہا وہ تیرے دین کو کھانے سے زیادہ ہضم کر دے گا (یعنی گو شراب سے کھانا ہضم ہوگا- مگر دین برباد ہوگا- خدا کا گناہ گار ہوگا)-

وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَخَيْرُهُمْ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ يَهْضِمُ نَفْسَهٗ- قسم خدا کی حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہؓ میں افضل ہیں لیکن مومن اپنے نفس کو توڑتا ہے حقیر کہتا ہے (یعنی تواضع کرتا ہے اپنے تئیں سب سے کمتر جانتا ہے)-

اَلْعَدُوُّ بِاَهْضَامِ الْغِيْطَانِ- دشمن نشیبی زمین کے نرم حصوں میں ہے-

صَرْعٰى بِاَثْنَاءِ هٰذَا النَّهْرِ وَ اَهْضَامِ هٰذَا الْغَائِطِ- اس نہر کے درمیان گرے پڑے ہیں اور اس پست اور نرم زمین کے ٹکڑوں میں-

اَوْعِنْدَ هَضِيْمَةٍ نَالَتْهُ- یا کسی ظلم پر جو اس کو پہنچے-

رَجُلٌ هَضِيْمٌ- مظلوم شخص-

هَاضُوْم- جوارش جو کھانا ہضم کرے یا کوئی ہاضم دوا یا نمک-

بابُ الهاء مع الطاء

هَطْعٌ یا هُطُوْعٌ- ڈرتے ہوئے سامنے آنا' جلد جلد یا ایک چیز پر نگاہ جمانا-

اِهْطَاعٌ- گردن دراز کرنا' سر جھکانا- جیسے اِسْتِهْطَاعٌ ہے-

سِرَاعًا اِلٰى اَمْرِهٖ مُهْطِعِيْنَ اِلٰى مَعَادِهٖ- اس کے حکم پر جلدی چلنے والے اپنی معاد کی طرف دوڑنے والے-

هَطْلٌ یا هَطَلَانٌ یا تَهْطَالٌ- بڑی بڑی بوندیں متفرق طور پر پے در پے برسنا' پسینہ نکلنا' آہستہ چلنا' بہنا-

هَطَّالٌ- پے در پے زور کا مینہ-

هَطْلٌ- جھڑی (یعنی آہستہ بارش جو برابر قائم رہے)-

هِطْلٌ- بھیڑیا' چور' احمق-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ- یا اللہ مجھ کو دو آنکھیں ایسی دے جو روتی رہیں آنسو بہاتی رہیں-

اِنَّ الْهَبَاطِلَةَ لَمَّا نَزَلَتْ بِهٖ بَعِلَ بِهِمْ - جب ہندی یا ترکی اس کے پاس اترے تو وہ دہشت زدہ ہوگیا یہ ھَیْطَلٌ کی جمع ہے جو ایک قوم ہے ترکوں کی یا ہندیوں کی-

هَطْمٌ - جلدی ہضم ہونا (یہ لفظ مجھ کو لغت میں نہیں ملا- اصل میں حَطْمٌ بمعنی توڑنے کے ہے- شاید حائے حطی کو ہائے ہوز سے بدل دیا)-

اِذَا شَرِبُوْا مِنْهُ هَطَمَ طَعَامَهُمْ - جب اس میں سے پئیں گے تو ان کا کھانا ہضم کردے گا-

بابُ الهاء مع الفاء

هَفْتٌ یا هُفَاتٌ - ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرنا' بغیر سوچے بہت باتیں کرنا-

تَهَافُتٌ - گرنا' پے در پے ہونا' اکثر اس کا استعمال شر اور برائی میں ہوتا ہے' اڑ کر آنا' ہجوم کرنا-

یَتَهَافَتُوْنَ فِی النَّارِ - کٹ کٹ کر آگ میں گریں گے-

وَالْقُمَّلُ یَتَهَافَتُ عَلٰی وَجْهِیْ - جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں (اس کثرت سے سر میں جوئیں تھیں)-

هَفٌّ - چلنا اس طرح کہ آواز سنائی دے-

هَفِیْفٌ - جلدی چلنا' ہلکا ہونا' چمکنا' جھکنا-

اِهْتِفَافٌ - چمکنا-

وَهِیَ رِیْحٌ هَفَّافَةٌ - وہ ہوا ہے جلد چلنے والی-

هَفَّافَةٌ - اچھی ساکن ہوا-

هَلْ کَانَ اِلَّا حِمَارًا هَفَّافًا - امام حسن بصریؒ سے حجاج بن یوسف کا ذکر آیا تو انھوں نے کہا وہ ایک بے قرار ہلکا گدھا تھا (ایک بھیڑیا خونخوار ظالم تھا)-

کَانَتِ الْاَرْضُ هِفًّا عَلَی الْمَاءِ - زمین پانی پر ہل رہی تھی (حرکت کر رہی تھی)-

رَجُلٌ هِفٌّ - ہلکا آدمی-

وَاللّٰهِ مَا فِیْ بَیْتِكَ هِفَّةٌ وَّلَا سُفَّةٌ - تمہارے گھر میں تو ابر ہے (جس میں سے پانی برستا ہے- یعنی پینے کی کوئی چیز نہیں) نہ زنبیل ہے (جس میں کھانا رکھتے ہیں یعنی کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے)-

کَانَ بَعْضُ الْعُبَّادِ یُفْطِرُ عَلٰی هِفَّةٍ یَّشْوِیْهَا - بعض عابد لوگ ایک مچھلی پر روزہ افطار کرتے جس کو بھون لیتے (بعض نے کہا هِفَّة وعوص (مینڈک کے بچے) کو کہتے ہیں)-

هَفْكٌ - ڈال دینا-

مُنْهَفِكٌ - مضطرب' چلنے میں ڈھیلا لٹکتا ہوا-

قُلْ لِاُمَّتِكَ فَلْتَهْفِكْهُ فِی الْقُبُوْرِ - اپنی امت سے کہہ اس کو قبروں میں ڈال دے-

تَهَفُّكٌ - اضطراب اور استرخاء چلنے میں-

هَفْوٌ یا هُفُوَّةٌ یا هَفَوَانٌ - جلدی جانا' کودتے ہوئے جانا پنکھ ہلا کر اڑ جانا' پھسل جانا' بھوکا ہونا' چل دینا' بلند ہونا' ہلانا' خوش ہونا' ہلکا ہونا-

هَفَاءٌ - بھوک سے ہلاک ہونا' قرضہ ڈوب جانا-

تَهْفِیَةٌ - کھانا نہ دینا یہاں تک کہ مر جائے-

مُهَافَاةٌ - خواہش پر مائل کرنا-

هَافٍ - بھوکا-

اِنَّهٗ وَلّٰی اَبَا غَاضِرَةَ الْهَوَافِیَ - حضرت عثمانؓ نے ابو غاضرہ کو گمے ہوئے اونٹ دے دیئے-

هَفَا الطَّائِرُ - پرندہ اڑ گیا-

هَفَا الرِّیْحُ - ہوا چلی-

اِلٰی مَنَابِتِ الشِّیْحِ وَمَهَافِی الرِّیْحِ - گھاس اگنے کے مقاموں کی طرف اور ہوائیں چلنے کے (یعنی جنگلوں' بیابانوں کی طرف)-

تَهْفُوْا مِنْهُ الرِّیْحُ بِجَانِبٍ کَاَنَّهٗ جَنَاحُ نَسْرٍ - اس میں ایک کونے سے ہوا نکلتی ہے گویا وہ گھر گدھ کا بازو ہے- (یعنی چھوٹا گھر ہے)-

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْهَفْوَةَ - یا اللہ! میری لغزش اور غلطی پر رحم کر (اس پر مواخذہ نہ کر)-

هَفَوَاتُ اللِّسَانِ - زبان کی غلطیاں-

بابُ الهاء مع القاف

هَقْعٌ - داغ دینا-
هَقَعٌ - جفتی چاہنا-
تَهَقُّعٌ - احمق ہونا، تکبر کرنا، قبیح کام کرنا-
اِنْهِقَاعٌ - بھوکا ہونا-
اِهْتِقَاعٌ - روکنا، بازرکھنا-
اُهْتُقِعَ لَوْنُهٗ - اس کا رنگ بدل گیا-
هَقِعٌ - حریص-
طَلِّقْ اَلْفًا يَكْفِيْكَ مِنْهَا هَقْعَةُ الْجَوْزَاءِ - ہزار طلاق دے دے مگر تجھ کو برج جوزا کے تین ستارے کافی ہیں (یعنی تین طلاقیں کافی ہیں باقی فضول ہیں)-

بابُ الهاء مع الكاف

هَكْرٌ اور هَكَرٌ - اونگھ آنا، سخت نیند ہونا-
تَهَكُّرٌ - تعجب اور تحیر-
هَكِرٌ - اونگھنے والا-
اَقْبَلْتُ مِنْ هَكْرَانَ وَ كَوْكَبٍ - میں ہکران اور کوکب کی طرف سے آیا (یہ دو پہاڑ ہیں عرب میں مشہور)-
هَكِمٌ - شریر بے کار کاموں میں مشغول-
تَهْكِيْمٌ - گانا-
تَهَكُّمٌ - گر جانا، ٹھٹا کرنا، سخت غصہ ہونا، شرمندہ ہونا، بہت بارش ہونا-
جَعَلَ يَتَهَكَّمُ بِيْ - مجھ سے ٹھٹا کرنے لگا-
وَهُوَ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى وَ يَقُوْلُ هَلُمَّ اِلَى الْجَنَّةِ يَتَهَكَّمُ بِنَا - وہ الٹے پاؤں جا رہا تھا اور کہتا تھا بہشت کی طرف آؤ- ہم سے ٹھٹا کرتا تھا-
وَلَا مُتَهَكِّمٌ - نہ ٹھٹا کرنے والا-

بابُ الهاء مع اللام

هَلْبٌ - بال اکھیڑنا، کترنا، تر کر دینا-

هَلَبٌ - بہت بال ہونا-
تَهْلِيْبٌ - بال اکھیڑنا، ہجو کرنا، گالی دینا-
لَاَنْ يَّمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِيْ وَهُلْبَتِيْ - اگر میرے پیڑو اور ہلبہ کے درمیان بھر جائے (ہلبہ وہ مقام جو پیڑو کے اوپر ہے ناف کے قریب)-
رَحِمَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ - اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو اپنے خاوند کی عاشق ہے دوسرے کسی سے اس کو مطلب نہیں اور اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس عورت پر جو خاوند کے سوا دوسرے مرد سے آشنائی رکھے-
مَامِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجٰى عِنْدِيْ بَعْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ لَيْلَةٍ بِتُّهَا وَ اَنَا مُتَتَرِّسٌ بِتُرْسِيْ وَالسَّمَاءُ تَهْلُبُنِيْ - حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا لا الٰہ الا اللہ کے بعد اور کسی نیک کام پر مجھ کو اس رات سے زیادہ امید نہیں ہے جب میں رات بھر اپنی سپر اپنے اوپر لگائے رہا اور آسمان مجھ کو تر کر رہا تھا یعنی آسمان سے پانی برس رہا تھا (یہ جہاد کا سفر ہوگا- گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی تکلیف اٹھائی)-
وَفِيْهَا هَلَبَاتٌ كَهَلَبَاتِ الْفَرَسِ - اور دجال کے جھنڈے بردار کی دم میں بالوں کے گچھے ایسے ہوں گے جیسے گھوڑے کی دم پر ہوتے ہیں-
كَلَّا اِنَّهٗ لَيُهْلِبُهٗ - ہرگز نہیں وہ اس کو بالوں دار کر دے گا-
فَلَقِيَهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ - انھوں نے بالوں میں ڈھکا ہوا پایا (یہ تمیم داری کے قصہ میں ہے جنھوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا تھا)-
وَالدَّابَّةُ الْهَلْبَاءُ الَّتِيْ كَلَّمَتْ تَمِيْمًا هِيَ دَابَّةُ الْاَرْضِ الَّتِيْ تُكَلِّمُ النَّاسَ يَعْنِيْ بِهَا الْجَسَّاسَةَ - وہ بالوں دار جانور جو تمیم داری سے جزیرہ میں ملا تھا وہی دابۃ الارض ہے (جو قیامت کے قریب زمین سے نکل کر) لوگوں سے بات کرے گا- مراد جساسہ ہے (یعنی دجال کا جاسوس)-
وَ رَقَبَةٌ هَلْبَاءُ - گردن بہت بال والی-
لَاتَهْلُبُوْا اَذْنَابَ الْخَيْلِ - گھوڑوں کی دمیں مت کترو (کیونکہ دم کتر ڈالنے سے گھوڑے کو تکلیف ہوتی ہے، وہ مکھیوں کو

نہیں اڑا سکتا ہمارے زمانے میں نصاریٰ کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی گھوڑوں کو گاڑیوں میں جوتنا شروع کیا ہے اور ان کی دمیں کاٹنا- حالانکہ گھوڑا سواری کے لئے موضوع ہے نہ گاڑی کھینچنے کے لئے عموماً گھوڑوں کا رواج ہو گیا ہے اور لمبی دم گاڑی میں اٹک جاتی ہے اس لئے اس کو کاٹ کر چھوٹا کر دیتے ہیں آسٹریلیا میں گھوڑے نا گراہل چلاتے ہیں)-

هَلْسٌ -دبلا کرنا-

تَهْلِيْسٌ -دبلا ہونا-

مُهَالَسَةٌ -سرگوشی کرنا-

اِهْلَاسٌ -چھپانا-

هُلَاسٌ -سل کی بیماری-

وَلَا يَنْهَلِسُ -اور بیمار نہ ہو-

رَجُلٌ مَّهْلُوْسُ الْعَقْلِ -وہ آدمی جس کی عقل جاتی رہی ہو-

نَوَازِعُ تَقْرَعُ الْعَظْمَ وَتَهْلِسُ اللَّحْمَ -کھینچنے والے کمان کہ جو ہڈی تک پہنچ جاتے ہیں اور گوشت کو دور کر دیتے ہیں-

هَلَعٌ -بے قراری کرنا' بے انتہا اضطراب کرنا-

مِنْ شَرِّ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ - بندے کو بری خصلت جو دی جاتی ہے وہ بخیلی اور لالچ ہے بے قرار کرنے والی اور نامردی بزدلی جو دل نکالنے والی ہو (یعنی سخت بزدلی)-

اِنَّهَا لَمِسْيَاعٌ هِلْوَاعٌ -وہ ایسی اونٹنی ہے جس کی خبر گیری اچھی طرح نہ کرو' جب بھی کام دیتی تیز اور چالاک ہلکی ہے-

هَلُوْعٌ -بے قرار' مضطرب' رنجیدہ' حریص-

لَا جَشَعٌ وَّلَا هَلَعٌ -مومن نہ حریص ہوتا ہے نہ بے قرار اور مضطرب-

وَعَلَوْتُ اِذْهَلَعُوْا -میں غالب ہوا جب وہ مضطرب تھے-

هُلْكٌ یا هَلَاكٌ یا تُهْلُوْكٌ یا هُلُوْكٌ یا مَهْلِكٌ یا مَهْلِكَةٌ یا تَهْلُكَةٌ -مرجانا' تباہ ہو جانا' گم ہو جانا' فنا ہو جانا-

تَهْلِيْكٌ اور اِهْلَاكٌ -ہلاک کرنا' مال کو تباہ کرنا' بیچ ڈالنا-

تَهَالُكٌ -گرنا-

اِنْهِلَاكٌ اور اِهْتِلَاكٌ -اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا-

اِسْتِهْلَاكٌ -ہلاک کرنا' تباہ کرنا' خرچ کر ڈالنا' تمام کر دینا-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ -جب کوئی شخص یوں کہے لوگ تباہ ہو گئے تو وہی سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (بندگان خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا عاقل اور فرزانہ خیال کرتا ہے- متکبر اور مغرور ہے یا لوگوں کو گناہ گار خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیز گار- ایک روایت میں اَهْلَكَهُمْ بہ فتحہ کاف ہے تو ترجمہ یوں ہو گا- جو کوئی یوں کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو اسی نے ان کو تباہ کیا کیونکہ ایسا کہنے سے لوگ اصلاح کی سعی و کوشش چھوڑ دیں گے مایوس ہو کر بیٹھ رہیں گے اگر "تباہ ہو گئے" سے یہ مطلب کہ وہ دوزخی ہو گئے تب بھی ایسا کہنے سے لوگ عبادت کرنے سے باز آ جائیں گے کہیں گے اب دوزخ میں جانا تو ضرور ہے پھر تکلیف اٹھانے سے کیا فائدہ؟)-

وَلٰكِنَّ الْهُلْكَ كُلَّ الْهُلْكِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ - کمبخت دجال تباہ ہو پورا تباہ ہو (وہ مردود تو کانا ہو گا) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (وہ ہر عیب سے پاک ہے- ایک روایت میں یوں ہے فَاِمَّا هَلَكَتْ هُلَّكٌ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ - یعنی اگر کچھ تباہ ہو جانے والے لوگ تباہ ہو جائیں (بے وقوفی سے دجال کو خدا سمجھنے لگیں تو سمجھ لو (کہ وہ مردود کانا ہے) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (ہر چند دجال عجیب عجیب باتیں دکھلائے گا جو بشر سے نہیں ہو سکتیں اور اسی وجہ سے بیوقوف لوگ اس کی خدائی کے قائل ہو جائیں گے- لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے سمجھ دار بندوں کو بچانے کے لئے دجال میں ایک کھلا عیب رکھ دیا ہے- ہر عقل مند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ خدا ہوتا تو پہلے اپنا کانا پن درست کرتا)-

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا اِلَّا اَهْلَكَتْهُ -زکوٰۃ کا روپیہ

اگر نکالا جائے اور اصل مال میں ملا جلا رہے تو اس مال کو تباہ کر دے گا اس لئے زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔ بعض نے کہا یہ زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو ڈرایا کہ وہ زکوٰۃ کا روپیہ تحصیل کر کے اپنے مال میں نہ ملائیں ورنہ ان کا مال بھی تباہ ہو جائے گا بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص غنی ہو کر زکوٰۃ کا پیسہ قبول نہ کرے اپنے مال میں نہ ملائے ورنہ اس کا اصلی مال بھی تباہ ہو جائے گا)۔

اَتَاهُ سَائِلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ وَ اَهْلَكْتُ۔ ایک سائل حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگا میں ہلاک ہو گیا اور ہلاک کر دیا (یعنی میرے بال بچے بھی ہلاک ہو گئے)۔

وَتَرْكُهَا بِمَهْلَكَةٍ۔ مہلکہ' ہلاکت کا مقام یا ہلاکت اور مَهْلَكَة جنگل کو بھی کہتے ہیں۔

وَهُوَ اِمَامُ الْقَوْمِ فِی الْمَهَالِكِ۔ میرا خاوند تہلکوں میں (لڑائیوں میں) لوگوں کے آگے رہتا ہے (بڑا بہادر اور شجاع ہے) یا وہ رستے پہچانتا ہے لوگوں کے آگے جنگوں اور میدانوں میں چلتا ہے۔

اِنِّیْ مُوْلَعٌ بِالْخَمْرِ وَالْهَلُوْكِ مِنَ النِّسَاءِ۔ میں تو شراب کا اور بدکار عورتوں کا دیوانہ ہوں (شراب پیا کرتا ہوں اور زنا کیا کرتا ہوں)۔

فَتَهَالَكْتُ عَلَيْهِ۔ میں اس پر گر پڑا۔

اِذَا هَلَكَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ۔ جب ایران کا کسریٰ (موجودہ بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ ایران کا بادشاہ نہ ہوگا (بلکہ وہ ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے گا اور جب قیصر روم کا بادشاہ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد شام کے ملک میں) کوئی قیصر نہ ہوگا (مسلمان شام کا ملک لے لیں گے)۔

فَسَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلٰی هَلَكَتِهٖ۔ اللہ نے اس کے ہلاک کرنے کے لئے اس کو مسلط کر دیا (یعنی اس کو خرچ کرنے کے لئے)۔

فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

هَلَكَةُ اُمَّتِیْ عَلٰی يَدَیْ غِيْلِمَةٍ۔ میری امت کی تباہی چند بچوں کے ہاتھ پر ہوگی۔

يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَیُّ۔ یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔

بِهٖ مَهْلَكَةٌ۔ وہاں ہلاکت کا مقام ہے۔

فِیْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ۔ ایک ہلاکت اور تباہی کی زمین میں۔

يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا۔ ایک ہی بار سب ہلاک ہو جائیں گے۔

لَنْ يَّهْلِكَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا هَالِكٌ۔ اللہ کی رحمت اور وسعت فضل و کرم سے وہی محروم رہے گا جس کی قسمت میں ہلاکت لکھی گئی ہو۔

لَاهُلْكَ عَلَيْكُمْ۔ تم پر کوئی تباہی نہ ہوگی۔

اِنَّمَا هَلَكَ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ۔ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہوئے۔

مَاهَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ۔ وہ آدمی تباہ نہیں ہوگا جو اپنا مرتبہ پہچانے (سمجھے کہ میری لیاقت کس درجہ کی ہے یہ نہیں اپنے آپ کو عالم سمجھے اور علم خاک نہ رکھتا ہو)۔

مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِمَا اَمَرَ بِهٖ مِنْ طَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ الْوَجْهُ الَّذِیْ لَايَهْلِكُ۔ امام جعفر صادق نے "**كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلاَّ وَجْهَهٗ**" کی تفسیر میں فرمایا حضرت محمدؐ کی اطاعت جس کا اللہ نے حکم دیا ہے' یہی وجہ ہے جو ہلاک نہ ہوگی۔

لَمْ اُبَالِ فِیْ اَیِّ وَادٍ هَلَكَ۔ میں پرواہ نہیں کرنے کا وہ جس وادی میں ہلاک ہو جائے۔

شِرَارُ نِسَاءِكُمُ الْحِصَانُ عَلٰی زَوْجِهَا اَلْهَلُوْكُ عَلٰی غَيْرِهٖ۔ بدتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو صحبت نہ کرنے دے اور دوسروں سے صحبت کرائے۔

وَالْهَالِكُ مِنَّا مَنْ هَلَكَ عَلَيْهِ۔ تباہ ہونے والا ہم میں وہ ہے جو اس کی مخالفت کرے (اس کا حکم نہ مانے)۔

هَلٌّ۔ خوب پانی برسنا' چاند نکلنا' خوش ہونا' چیخنا۔

تَهْلِيْلٌ۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا۔

مُهَالٌ اور هِلَالٌ-مزدور کو ماہواری اجرت پر ٹھہرانا-

اِهْلَالٌ-ظاہر ہونا-

اِسْتِهْلَالٌ-پیدائش کے وقت رونا' چاند دیکھنا-

اِهْلَالٌ-لبیک پکار کر کہنا یہ متعدد حدیثوں میں وارد ہے اور دیکھنا' پکارنا-

اِنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهٗ اِنَّا بَيْنَ الْجِبَالِ لَانُهِلُّ الْهِلَالَ اِذَا اَهَلَّهُ النَّاسُ-کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم پہاڑوں کے بیچ میں رہتے ہیں جب لوگ چاند دیکھتے ہیں تو ہم کو دکھائی نہیں دیتا (پہاڑ آڑ ہو جاتے ہیں)-

اَلصَّبِيُّ اِذَا وُلِدَ لَمْ يَرِثْ وَلَمْ يُوْرَثْ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا-بچہ جب پیدا ہو تو نہ وہ کسی کا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا جب تک آواز نہ نکالے (روئے نہیں) یا اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس کی زندگی معلوم ہو مثلاً چھینکے یا سانس لے)-

كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ-ہم کیوں اس بچہ کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی-

ثَلٰثَةُ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ-دو مہینوں میں تین چاند (دو مہینے پورے کر کے تیسرے کا چاند دیکھیں)-

اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ-جب لوگوں نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا تو لبیک پکاری' احرام باندھ لیا-

اَهِلِّيْ بِحَجٍّ-تو ایسا کر حج کا احرام باندھ لے (اور عمرے کا احرام توڑ ڈال یا اس کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے)-

اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ-یا اللہ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ نکال-

اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ خَاصَّةً فَاَمَرَ اَنْ نَحِلَّ-ہم نے میقات سے خاص حج کا احرام باندھا تھا-لیکن آنحضرتؐ نے حکم دیا (عمرہ کر کے) احرام کھول ڈالنے کا اور حج کا احرام فسخ کر دینے کا ائمہ ثلثہ کہتے ہیں یہ حکم صحابہ سے خاص تھا مگر تخصیص کی کوئی دلیل بیان نہیں کرتے اور امام احمدؒ اور اہل حدیث کے نزدیک عام ہے' قیامت تک باقی ہے-

فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ-اس کے احرام باندھنے کا مقام اس کا گھر ہے-

اَهْلَلْنَا الْهِلَالَ-ہم چاند میں داخل ہوئے (یعنی ہلال میں جو غرہ سے تیسری تاریخ تک کہتا ہے)-

اِسْتَبْشَرَ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهٗ-آپ خوش ہو گئے آپ کا چہرہ چمکنے دمکنے لگا (درخشاں ہو گیا)-

كَاَنَّ فَاهُ الْبَرَدُ الْمُنْهَلُّ-ان کا منہ گویا برستا ہوا اولہ تھا-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ وَهَلَّتْنَا-اللہ تعالیٰ نے ابر کو جوڑ دیا اس نے ہم پر پانی برسایا (ایک روایت میں مَلَّتْنَا ہے یعنی ہم کو خوب کشادگی کے ساتھ پانی دیا-ایک روایت میں مَلَاَتْنَا یعنی ہم کو پانی سے بھر دیا)-

فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَآءُ-آسمان سے پانی برسانا شروع کیا یا پانی کی آواز نکالنا شروع کی-

وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيْلٌ-وہ موت کے حوضوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے-

وَهَلَّلَهٗ-اور لا الٰہ الا اللہ کہا-

مَابَالُ الْهِلَالِ يَبْدُوْ دَقِيْقًا كَالْخَيْطِ ثُمَّ يَزِيْدُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ-حضرت معاذؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یہ چاند کا کیا حال ہے؟ دھاگے کی طرح باریک نمودار ہوتا ہے پھر (بڑھتے بڑھتے) پورا ہو جاتا ہے-

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ مَا ذُبِحَ لِصَنَمٍ اَوْ وَثَنٍ اَوْ شَجَرٍ حَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ كَمَا حَرَّمَ الْمَيْتَةَ-''وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ'' کی تفسیر حدیث میں یوں آئی ہے کہ جو جانور بت یا اللہ کے سوا کسی معبود یا درخت کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے-اس کو اللہ نے مردار کی طرح حرام کر دیا ہے گو اس پر اللہ کا نام بھی ذبح کے وقت لیا جائے-غرض یہ ہے کہ ذبح ایک عبادت ہے جو خالص اللہ کے لئے ہونا چاہئے جب یہ ذبح کسی دوسرے کے احترام و تعظیم کے لئے کیا جائے تو وہ جانور مردار ہے-مثلاً شاہ یا امیر کی تعظیم کے لئے جانور کاٹیں یا غوث یا پیر یا مرشد یا کسی ولی کی تعظیم کے لئے کاٹیں)-

تَهَلَّلَتْ دُمُوْعُهٗ-اس کے آنسو بہہ نکلے-

اَلَا هَلَّا اَلَا هَلُمَّ - ارے آ جلدی آ -

هَلُمَّ - یہ لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے یہ اسم فعل ہے اس کے معنی آ اور لا واحد اور تثنیہ اور مذکر مؤنث اور جمع سب میں یکساں مستعمل ہے لیکن بنی تمیم کے لوگ هَلُمَّ هَلُمِّیْ هَلُمَّا هَلُمُّوْا کہتے ہیں -

هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ - آؤ برکت والی صبح کا کھانا کھاؤ (یعنی سحری کا) -

هَلُمَّهٗ - اخیر میں ہائے سکتہ ہے -

هَلُمُّوْا شُهَدَاءَ كُمْ - اپنے گواہوں کو لاؤ -

اِذَ ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّ هَلَا بِعُمَرَ - جب نیک لوگوں کا ذکر آئے تو عمرؓ کا نام جلد لو یا عمرؓ کے نام پر ٹھہر جاؤ ان کے فضائل بیان کرو -

هَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا - تو نے ایک کنواری سے کیوں شادی نہ کی اس سے کھیلتا رہتا -

هَلُمَّ اِلَی الْحَجِّ - (حضرت ابراہیمؑ جب کعبہ بنا چکے تو یوں پکارا "هَلُمَّ اِلَی الْحَجِّ" یعنی) حج کے لئے آؤ (کہتے ہیں اگر هَلُمُّوْا کہتے تو صرف ان لوگوں کی طرف خطاب ہوتا جو آدمی اس وقت دنیا میں موجود تھے تو هَلُمَّ خطاب ہے ہر شخص کی طرف جو اس کے لائق ہو خواہ حاضر ہو یا غیر حاضر اور هَلُمُّوْا ان حاضرین کے لئے جو موجود ہوں) -

لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَهَلُمَّ جَرًّا يَمُنُّ بِهٰذَا الدِّيْنِ عَلٰی اَوْلَادِ الْاَعَاجِمِ - اللہ تعالیٰ نے جب سے اپنے پیغمبر کو دنیا سے اٹھا لیا اور اس کے بعد برابر (قیامت تک) یہ دین عجمیوں کی اولاد کو دے کر ان پر احسان کرتا رہے گا - (عجم میں بڑے بڑے فاضل اور عالم گزرے ہیں اور اب تک جیسا دین کا علم عجم میں ہے ویسا عرب میں نہیں ہے - میں نے بہ چشم خود مدینہ طیبہ میں آ کر دیکھا کوئی عالم وہاں خاص مدینہ کا رہنے والا نہ تھا بلکہ دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے - امام بخاریؒ امام مسلمؒ امام ترمذیؒ امام ابوداؤد حدیث کے بڑے بڑے عالم عجم ہی کے تھے) -

بابُ الهاء مع الميم

هَمْجٌ - ایک ہی بار سیراب ہونے تک پی لینا -

اِهْمَاجٌ - خوب دوڑنا، چھپانا -

اِهْتِمَاجٌ - ناتوان ہو جانا -

وَسَائِرُ النَّاسِ هَمَجٌ رِعَاعٌ - اور باقی لوگ رذیل اور بازاری ہیں (کہتے ہیں هَمَجٌ اصل میں وہ چھوٹی مکھی جو بکری اور گدھے کے منہ پر گرتی ہے - بعض نے کہا مچھر تو کمینہ اور ذلیل لوگوں کو اس سے تشبیہ دی) -

سُبْحَانَ مَنْ اَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ - پاک ہے وہ خداوند جس نے چیونٹی اور مکھی کے پاؤں جمائے (حالانکہ چیونٹی بہت ہی چھوٹی ہے مگر اس میں بھی تمام اعضاء اور حواس ہیں اتنی سی چیز میں اتنے اعضاء اور قویٰ رکھنا اس خداوند ہی کا کام ہے) -

هُمْ هَمَجٌ هَامِجٌ - وہ مکھی ہیں حقیر ان سے کیا ہو سکتا ہے "کیر مگس چہ خفتہ و چہ بیدار" -

هَمْدٌ - لمبائی میں سے پھٹ جانا کہ نظر نہ آئے -

هُمُوْدٌ - مرجانا، بجھ جانا (جیسے خُمُوْدٌ ہے) -

هَامِدَه - وہ زمین جس میں زندگی نہ ہو نہ درخت ہوں نہ گھاس ہو نہ پانی ہو -

اِهْمَادٌ - اقامت کرنا -

هَمْدَان - ایک مشہور قبیلہ ہے یمن میں -

هَمِيْد - وہ تنخواہ جو سرکاری دفتر میں لکھی ہو -

اَخْرَجَ بِهٖ مِنْ هَوَامِدِ الْاَرْضِ النَّبَاتَ - اس نے مری ہوئی زمینوں میں سے گھاس نکالی پانی برسا کر -

حَتّٰی كَادَ يَهْمُدُ مِنَ الْجُوْعِ - بھوک سے مرنے کو تھا -

هَمَدَتْ اَصْوَاتُهُمْ - ان کی آوازیں خاموش ہو گئیں ماتھم گئیں -

هَمْرٌ - بہانا -

اِنْهِمَارٌ - بہنا، گرنا -

هَمِرٌ - موٹا، غلیظ -

هَمَّارٌ - بڑا باتونی - جیسے مِهْمَرٌ اور مِهْمَارٌ ہے -
هَمْزٌ - دبانا' چٹکی لینا' کونچنا' دھکیلنا' کاٹنا' توڑنا' پچھاڑنا مہمیز لگانا جلد چلنے کے لئے -
مِنْ هَمْزِهٖ - شیطان کے کونچے اور دبانے اور دھکیلنے سے -
هَمْزٌ - غیبت کرنا (اسی سے هَمَّازٌ ہے غیبت کرنے والا چغل خور) -
مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ - شیطانوں کے کونچوں سے -
مِنَ النِّسَاءِ وَلَّاجَةٌ هَمَّازَةٌ - بعض عورت ہرجائی اور چغل خور لگائی بجھائی کرنے والی ہوتی ہے -
هَمْسٌ - چھپانا' نچوڑنا' توڑنا' چبانا -
هَمُوْسٌ - شیر' کیونکہ چلنے میں وہ آواز نہیں نکالتا -
فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ اِلٰى بَعْضٍ - ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے کھسر پھسر (سرگوشی) کرنے لگا -
كَانَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ - آنحضرتؐ عصر کی نماز پڑھ کر چپکے چپکے کچھ پڑھا کرتے یا عصر کی نماز میں قرأت آہستہ چپکے چپکے کرتے -
كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَهَمْسِهٖ - آنحضرتؐ شیطان کے کونچے اور اس کے وسوسہ سے پناہ مانگتے تھے -
وَهُنَّ يَمْشِيْنَ بِنَا هَمِيْسًا - وہ ہم کو لے جا رہی تھیں آہستہ آواز نکال رہی تھیں (یعنی پاؤں کی) -
وَالذِّئْبِ الْهَامِسِ وَاللَّيْلِ الدَّامِسِ - بھیڑیا آہستہ دبے پاؤں چلنے والا اس کی اور اندھیری رات کی قسم (یہ مسیلمہ کذاب کا جزء ہے جو قرآن کا مقابلہ کرتا تھا) -
مَهْمُوْسَه - یہ حروف ہیں -
حَثَّهٗ شَخْصٌ فَسَكَتَ - باقی سب مجہورہ ہیں -
هَمْطٌ - ظلم کرنا' خبط کرنا' بے انداز لے لینا' کہے یا کہائے کی پرواہ کرنا' چھین لینا -
تَهَمُّطٌ - غضب کرنا' چھین لینا -
اِهْتِمَاطٌ - عیب کرنا' گالی دینا -
سُئِلَ عَنْ عُمَّالٍ يَنْهَضُوْنَ اِلَى الْقُرٰى فَيَهْمِطُوْنَ النَّاسَ فَقَالَ لَهُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيْهِمُ الْوِزْرُ - ابراہیم نخعیؒ سے پوچھا گیا یہ حاکم کے عامل لوگ (عہدہ دار) جو دیہات میں جاتے ہیں اور لوگوں سے زبردستی ان کے مال چھین لیتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ - انھوں نے کہا گاؤں والوں کو مبارک بادی ہے اور عاملوں پر وبال ہے (ان کو سزا ملے گی) -
كَانَ الْعُمَّالُ يَهْمِطُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ فَيُجَالُوْنَ - عامل لوگ رعیت پر ظلم کرتے تھے پھر لوگوں کی دعوت کرتے تھے تو ان کی دعوت قبول کی جاتی (کیونکہ ان کا سب مال' مال حرام نہیں ہوتا اور یہی حکم ہے ہر ظالم کا - البتہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ دعوت مال حرام میں سے ہے تب تو اس کا قبول کرنا جائز نہیں' مثلاً ایک فاحشہ رنڈی زنا کے پیسے سے لوگوں کی دعوت کرے اور سود خوار کا مال چونکہ سب کا سب سود نہیں ہوتا اس لئے اس کی بھی دعوت قبول کرنا جائز ہے مگر تقویٰ اور ورع یہ ہے کہ ان سب سے پرہیز کرے) -
لَا غَرْوَ اِلَّا اَكْلَةً بِهَمْطَةٍ - کچھ عجب نہیں مگر جلدی کھانے میں -
هَمْكٌ - کسی کام میں لگا دینا -
تَهَمُّكٌ اور اِنْهِمَاكٌ - کسی کام میں بالکل مصروف ہو جانا' اس میں اصرار کرنا -
اِهْمِيْكَاكٌ - غصہ ہونا -
اِنَّ النَّاسَ اِنْهَمَكُوْا فِى الْخَمْرِ - لوگوں نے شراب پینے میں انہماک کیا (شراب خواری پر جھک پڑے) -
هَمْلٌ - بہنا' برابر برسنا' چھوڑ دینا -
اِهْمَالٌ - چھوڑ دینا' بے معنی کرنا -
تَهَامُلٌ - سستی کرنا' دیر کرنا -
اِنْهِمَالٌ - بہنا -
فَلَا يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ - ان میں سے اتنے لوگ نجات پائیں گے جتنے گم ہوئے چھوٹے ہوئے جانور ہوتے ہیں (وہ جانوروں میں بہت کم ہوتے ہیں مطلب یہ کہ بہت تھوڑے نجات پائیں گے) -
وَلَنَا نَعَمٌ هَمَلٌ - ہمارے جانور چھٹے ہوئے بھی ہیں' (جن کا چرانے والا اور نگہبان کوئی نہیں ہے وہ گے ہوئے

جانوروں کی طرح ہیں)-

اَتَیْتُهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْهَمَلِ - میں آنحضرتؐ کے پاس جنگ حنین کے دن آیا اور چھٹے ہوئے جانوروں کا پوچھا-

عَلَیْهِمْ فِی الْهَمُوْلَةِ الرَّاعِیَةِ فِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ نَاقَةٌ - جو اونٹ چھٹے ہوئے جنگل میں چرتے پھرتے ہیں ان میں ہر پچاس اونٹوں میں ایک اونٹنی دینی ہوگی-

تُهْمَلَانِ مِنْ مِّصْرٍ - شہر سے چھوڑ دیئے جائیں گے-

وَوَحْشُكَ الْمُهْمَلَةُ - تیرے وحشی جانور جو چھٹے ہوئے ہیں-

تَرَكْتُهَا هَمَلًا - میں نے ان کو چھوڑ دیا (چرواہا وغیرہ کوئی نہیں)-

هِمْلَاجٌ - دوڑنے والا قدم باز-

فَرَدَّهٗ هِمْلَاجًا لَّا یُسَایَرُ - پھر اس کو ایسا دوڑنے والا قدم باز بنایا کہ اس کے ساتھ ساتھ کوئی جانور چل نہ سکتا تھا-

هَمٌّ - رنج اور غم قصد کرنا-

هُمُوْمَةٌ اور هَمَامَةٌ - بوڑھا پھونس ہو جانا-

تَهْمِیْمٌ - باریک آواز سے سلانا-

اِهْمَامٌ - بوڑھا پھونس ہو جانا، رنجیدہ کرنا، فکر میں ڈالنا-

تَهَمُّمٌ - طلب کرنا، ڈھونڈنا-

هِمٌّ - بوڑھا پھونس-

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ حَارِثٌ وَّ هَمَّامٌ - سچے نام یہ ہیں-

حَارِثٌ - کھیتی کرنے والا اور هَمَّام قصد کرنے والا یا فکر کرنے والا کیونکہ ہر ایک آدمی کچھ نہ کچھ اس کو فکر ہوتی ہے بری ہو یا بھلی-

شَمِّرْ فَاِنَّكَ مَاضِی الْهَمِّ شِمِّیْرٌ - مستعد ہو جا تو جو ارادہ کرے اس کو پورا کرنے والا مستعد ہے-

اَیُّهَا الْمَلِكُ الْهُمَامُ - اے بادشاہ ہمت والے-

اِنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ هِمٍّ - ایک بوڑھا پھونس ان کے پاس لایا گیا-

كَانَ یَاْمُرُ جُیُوْشَهٗ اَنْ لَّا یَقْتُلُوْا هِمًّا وَّلَا امْرَاَةً - امیر المومنین حضرت عمرؓ اپنی فوجوں کو حکم کرتے کہ بوڑھے پھونس اور عورت کو قتل نہ کریں (کیونکہ وہ لڑائی کے قابل نہیں ہوتے - اگر لڑتے ہوں یا لڑائی کی تدبیریں بتاتے ہوں تب ان کا قتل جائز ہے)-

فَحَمَلَ الْهِمَّ كَنَازًا جَلْعَدًا - بوڑھے کو اٹھا کر ایک ٹھوس زور آور اونٹ پر لاد لیا-

اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ - آنحضرت ﷺ حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو یوں تعویذ کرتے تھے فرماتے تھے میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی پناہ میں دیتا ہوں ہر زہریلے قاتل جانور سے (جیسے کالا ناگ وغیرہ) اور اس زہریلے جانور سے جو قاتل نہیں ہے (مگر تکلیف دیتا ہے - جیسے بچھو، بھڑ، زنبور، بسکو پھرا وغیرہ)-

اَتُؤْذِیْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ - کیا تیرے سر کی جوئیں تجھ کو تکلیف دیتی ہیں-

وَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ - آپ کے اصحاب نے اس کو ڈانٹنا چاہا-

فَلَا یُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ - آپ کو ان یہودیوں کی کوئی فکر نہ کرنی چاہیے-

وَیُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یَهُمُّوْا بِذٰلِكَ - اور مسلمان روکے جائیں گے یہاں تک کہ اداس (رنجیدہ) ہو جائیں گے ایک روایت میں حَتّٰی یَهْتَمُّوْ ہے معنی وہی ہیں-

اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یُّهِمَّهُمْ - یہ کام اس سے بھی سخت ہے کہ ان کو فکر میں ڈالے یا رنجیدہ کرے-

هَمَّنِیَ الْمَرَضُ - مجھ کو بیماری نے گلا ڈالا-

فَیَفِیْضُ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُهٗ - اس قدر بہے گا (لوگوں کو کثرت سے ملے گا) کہ مال والے کو اس کی فکر پیدا ہوگی زکوٰۃ لینا کون قبول کرتا ہے - یا حَتّٰی یَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُهٗ یہاں تک کہ مال والا اس کو ڈھونڈھے گا کون زکوٰۃ قبول کرتا ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ - تیری پناہ رنج و غم سے (بعضوں نے غم اور حزن میں فرق کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم

موجودہ امر پر ہوتا ہے اور حزن گزشتہ امر پر)۔

اِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِسَيِّئَةٍ لَّمْ يُكْتَبْ - جب بندہ کسی برائی کا قصد کرتا ہے تو وہ لکھی نہیں جاتی (جب تک اس برے کام کو کرے نہیں) بشرطیکہ وہ قصد دل میں مضبوط نہ ہو ورنہ لکھا جائے گا اور اسی پر محمول ہے- وہ روایت جس میں بجائے "لم یکتب" کے "یکتب" ہے-

حَتَّى الْهَمِّ يَهُمُّهُ - یہاں تک کہ فکر جو اس کو رنجیدہ کرے-

حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لِحْيَانَ وَهَمَّ الْمُشْرِكُوْنَ - یہاں تک کہ ہم ایک منزل میں اترے ہمارے اور بنی لحیان کے درمیان اور مشرکوں نے قصد کیا کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کو دھوکے سے مار ڈالیں-

تَهُمُّهُ نَفْسُهُ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ - اس کو فکر ہو جاتی ہے کہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے-

مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا - جو شخص اپنے فکروں کو ایک ہی فکر کر دے (یعنی دنیا کے جھگڑوں سے قطع نظر کر کے آخرت کی اصلاح کی فکر کرے)-

فَهُمْ مِنْهُمْ يا هُمْ مِّنْ اٰبَائِهِمْ - ان کا حکم وہی ہے جو ان کے باپ دادوں کا ہے (یعنی وہ بھی مشرک سمجھے جائیں گے) مراد مشرکوں کی اولاد ہے-

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هِمَّتَهٗ۔ الحدیث - جو شخص دنیا کی فکر رکھے (اس کا اصلی مقصود دنیا کمانا ہو گا آخرت کا اس کو چنداں خیال نہ ہو گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو پریشان کر دے گا اور اس کی محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا (اس کے چہرے پر محتاجی اور مفلسی نمودار ہو گی) اور اس پر بھی دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی قسمت میں رکھی گئی ہے اور جو شخص آخرت کی فکر کرے گا (اصلی مقصود اس کا آخرت کی اصلاح ہو گو ذیل میں دنیا کا بھی کچھ خیال ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کے پریشان کاموں کو اکٹھا کر دے گا اور اس کے دل میں تونگری اور غنا عطا فرمائے گا (وہ دنیا داروں کی خوشامد اور التجا پسند نہ کرے گا (اور دنیا ذلیل اور حقیر ہو کر اس کے پاس آئے گی)-

لَا يُدْرِكُهٗ بُعْدُ الْهِمَمِ - کتنی ہی ہمت والا آدمی ہو اور اس کا فکر کتنا ہی رسا ہو مگر پروردگار کی حقیقت کو نہیں پا سکتا

تواں در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ درکنہہ بیچون سبحان رسید

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ - مجمع البحرین میں ہے کہ ہم مصیبت آنے سے پیشتر ہوتا ہے اس سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور غم مصیبت آنے کے بعد اور حزن گزشتہ امر پر-

اَمْرٌ مُهِمٌّ - بڑا کام جس کا فکر کرنا چاہئے-

اِذَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ تَكَفَّلَ فِي الرِّزْقِ فَاِهْتِمَامُكَ لِمَاذَا - جب اللہ تعالیٰ تیرے رزق کا ضامن ہے تو پھر فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے (یعنی اس کے خیال میں رنج اور غم کرنے کی بلکہ ہر حال میں خوش اور مگن رہ' تیرا رزق جو پروردگار نے مقدر کیا ہے وہ تجھ کو ضرور پہنچے گا)-

هَيْمَنَةٌ - خبر گیری کرنا' بندوبست کرنا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام مُهَيْمِنٌ بھی ہے یعنی نگہبان' ہر چیز کو تکنے والا یا تمام مخلوقات کے کاموں کا بندوبست اور انتظام کرنے والا- بعضوں نے کہا اس کی اصل مُؤَيْمِنٌ تھی ہمزے کو ہا سے بدل دیا-

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدَفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ - یہاں تک کہ آپ کی بزرگی نے جو آپ کی فضیلت کی گواہ ہے خندف کے بلند مقام کو گھیر لیا ہے' اس کے نیچے دوسرے پہاڑوں کے درمیانی حصے ہیں- یہ شعر کئی بار او پر گزر چکا ہے کتاب النون مع الطاء اور کتاب الحاء میں-

كَانَ عَلِيٌّ اَعْلَمَ بِالْمُهَيْمِنَاتِ - حضرت علیؓ مشکل اور مبہم قضیوں کے بڑے عالم تھے (آپ فی البدیہہ ایسے مشکل سوالات کو حل کر دیتے کہ دوسرے لوگ غور کے بعد بھی حل نہ کر سکیں' غرض فنون سپہ گری اور علوم و کمالات دونوں کے جامع تھے ایسے آدمی دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں کہ بیسٹ سولجر اور بیسٹ فلاسفر بھی ہوئے ہوں)-

خَطَبَ فَقَالَ اِنِّيْ مُتَكَلِّمٌ بِكَلِمَاتٍ فَهَيْمِنُوْا عَلَيْهِنَّ - حضرت عمرؓ نے خطبہ سنایا تو کہا میں کچھ باتیں کہوں گا تم ان کے گواہ ہو یا ان پر آمین کہو-

اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِیْ اَلْهَانِیَةِ الرَّبِّ وَمُهَیْمِنِیَّةِ الصِّدِّیْقِیْنَ لَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَّأْخُذُ بِقَلْبِه- جب بندہ پروردگار کی الوہیت اور صدیقوں کے ایمان میں پڑ جاتا ہے (اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے) پھر دنیا کی کوئی چیز اس کے دل پر اثر نہیں کرسکتی (بس اللہ ہی کی محبت میں غرق رہتا ہے ''آں کس کہ ترا شناخت جاں راچہ کند فرزند وعزیز وخاناں راچہ کند'')-

تَعَاهَدُوْا هَمَایِنَکُمْ فِیْ اَحْقِیْکُمْ وَ اَشْسَاعَکُمْ فِیْ نِعَالِکُمْ- اپنے کمر بندوں کا کمر پر خیال رکھو- اسی طرح اپنے تسموں کا جوتوں پر (یہ نعمان نے نہاوند کی جنگ میں لوگوں سے کہا هَمَایِنُ جمع ہے هِمْیَان کی بمعنی کمر بند وازار بند)-

تَهْمِیْنٌ- ہمیان میں رکھنا-

هِمْیَانٌ- اس تھیلی کو بھی کہتے ہیں جس میں روپیہ اشرفی رکھ کر کمر پر باندھ لیتے ہیں-

حَلَّ الْهِمْیَانَ- حضرت یوسفؑ نے اپنا ازار بند کھولا (اور زلیخا سے صحبت کرنی چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو روک دیا)-

کَانَ فِیْ یَدِیْ سِوَارَانِ فَهَمَّنِیْ شَانُهُمَا- میرے ہاتھ میں دو کنگن دکھلائی دیئے مجھ کو ان کی فکر ہوگئی (یہ حدیث هَمٌّ سے متعلق ہے مگر صرف لفظی مناسبت سے صاحب مجمع البحار نے اس کو یہاں ذکر کر دیا ہے)-

اِنَّ اَمْرَ کُنَّ لَمَا یَهُمَّنِیْ- تمہارے کام کی مجھ کو فکر ہوگئی ہے-

هَامَانَ- فرعون کا وزیر تھا-

مَنْ اٰمَنَ فَهُوَ مُهَامَنٌ- جو شخص ایمان لایا اس کو امن ہے- (اصل میں مُؤَامَنٌ تھا ہمزے کو ہا سے بدل دیا)-

هَمْهَمَةٌ- آہستہ گنگنانا، بچہ کو باریک آواز سے سلانا-

هَمَاهِمُ- فکر اور غم-

هَمْهَام- سردار، بہادر، سخی، شیر-

فَسَمِعَ هَمْهَمَةً- کچھ آہستہ گنگناہٹ سنی (جیسے چپکے چپکے کوئی بات کر رہا ہے- اصل میں هَمْهَمَه گائے کی آواز کو کہتے ہیں)-

تُهَمْهِمِ رَاْسَهٗ فَلَاةً وَّ یَقُوْلُوْنَ نِعْمَ الْهَامَّةُ- اس کا سر جنگل میں آواز نکال رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اچھا جانور ہے-

تَحْتَ قَطِیْفَةٍ یُهَمْهِمُ- ابن صیاد ایک کملی اوڑھے گنگنا رہا تھا-

هَمْوٌ یا هَمْیٌ- بہنا-

هَمْیٌ- گر جانا-

هُمَایُوْن- فارسی لفظ ہے بمعنی مبارک-

اِنَّا نُصِیْبُ هَوَامِیَ الْاِبِلِ فَقَالَ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا- ہم چھٹے ہوئے اونٹوں کو (جن کے ساتھ کوئی محافظ نہیں ہوتا اور بھاگ نکلتا ہے) پکڑ لیتے ہیں- آپ نے فرمایا مومن کی گمی ہوئی چیز آگ کی سوزش ہے (یعنی جو کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز دبا رکھے گا وہ دوزخ میں جلے گا)-

هَمَی الْمَطَرُ- پانی برسا-

بابُ الهاء مع النون

هَنْأٌ- کھلانا، دینا، ہنا (قطران) ملنا، مدد کرنا، ہضم ہونا، پچنا، مبارک ہونا-

تَهَنُّأٌ- پچنا، خوش گوار ہونا، خوش ہونا-

اِهْتِنَاءٌ- درست کرنا-

اِسْتِهْنَاءٌ- مدد چاہنا، مانگنا-

تَهْنِئَةٌ- مبارک باد دینا (یہ ضد ہے تَعْزِیَةٌ کی)-

تَهَانِیْ- ایک دوسرے کو مبارک باد دینا-

فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ- (شیطان نمازی کے پاس آ کر اس کے دل میں خیالات ڈالتا ہے، خواہشیں پیدا کرتا ہے-

هَنِیْءٌ- جو چیز بغیر تکلیف کے آ جائے جیسے مَهْنَأٌ اور مُهَنَّأٌ ہے اس کی جمع مَهَانِیْ ہے-

فِیْ اِجَابَةِ صَاحِبِ الرِّبَا لَکَ الْمَهْنَأُ وَعَلَیْهِ الْوِزْرُ- عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا سود خوار کی دعوت کھانا کیسا ہے؟- انھوں نے کہا تیرا کھانا رچتا پچتا ہوگا (تجھ پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا) وبال اس پر پڑے گا-

لَهُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيْهِمِ الْوِزْرُ- (ابراہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا ظالم عہدہ داروں کا کھانا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا) کھانے والوں کو رچتا پچتا ہوگا اور مواخذہ ان ظالموں پر رہے گا-

فَانْهَسُوْا فَإِنَّهٗ اَهْنَأُ- نوچ کر منہ سے گوشت کھاؤ وہ (چھری کے کاٹے ہوئے سے) زیادہ ہضم ہوگا-

لِيَهْنِئْكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ- ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو-

قَالَ اَصْحَابُهٗ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا- آنحضرتؐ کے اصحاب نے آنحضرتؐ سے عرض کیا- آپ کو مبارک باد یا رسول اللہؐ (اللہ نے آپ کے سب قصور بخش دیئے)-

وَكَانَ مِنْ اَهْنَأِ النَّاسِ- وہ بہت نرم مزاج تھے-

لَاَنْ اُزَاحِمَ جَمَلًا قَدْ هُنِئَ بِالْقَطِرَانِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُزَاحِمَ اِمْرَاَةً عَطِرَةً- اگر مجھ کو اس اونٹ کا دھکا لگے جس پر قطران (ڈامر) ملا گیا ہو تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ ایک عطر لگائے ہوئے عورت کا دھکا لگے (یعنی اجنبی عورت کا)-

اِنْ كُنْتَ تَهْنَأُ جَرْبَاهَا- تو اس کے خارشتی اونٹوں پر قطران لگائے-

يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَهٗ- ایک اونٹ پر قطران مل رہے تھے-

لَا اَرٰى لَكَ هَانِئًا- میں تو کوئی ایسا شخص نہیں جانتا جو تم کو دے (ایک روایت میں مَاهِنًا ہے یعنی کوئی خادم تمہارے پاس نہیں دیکھتا)-

هِنْأٌ- عطیہ، بخشش-

مُهْنَاَةٌ- صاف ستھری-

اِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظُنُّوْا هُوَ الَّذِيْ هُوَ اَهْنَاُهٗ وَ اَهْدَاهُ وَ اَتْقَاهُ- جب تم آنحضرتؐ سے کوئی حدیث روایت کرو تو آنحضرتؐ کے ساتھ یہی گمان رکھو کہ آپ وہی بات فرمائیں گے جو عمدہ اور ہدایت کی صاف ترین بات ہو (یہ انھوں نے اس حدیث پر کہا جس میں ایک شخص نے اپنی عورت کی نسبت عرض کیا تھا لَاتَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ وہ کسی ہاتھ لگانے والے کو محروم نہیں کرتی- لوگوں نے اس کے یہ معنی کیے کہ جو کوئی اس سے حرام کاری کرنا چاہتا ہے وہ راضی ہو جاتی ہے- حالانکہ یہ معنی نہیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو آنحضرتؐ ایسی بدکار عورت کو رہنے نہ دیتے- بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جو پاتی ہے لوگوں کو دے ڈالتی ہے- یعنی مسرف اور فضول خرچ ہے-

مترجم: کہتا ہے ہم اوپر اس حدیث کی شرح بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی بیان کر آئے ہیں کہ آنحضرتؐ کا ارشاد سراسر درست اور عین مقتضائے مصلحت تھا- اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ وہ عورت جو پاتی ہے دے ڈالتی ہے تو حدیث میں یوں ہوتا لَاتَرُدُّ يَدَ سَائِلٍ نہ کہ لَامِسٍ جو لمس سے ہے بمعنی جماع-

اَعْطِنِي الْفَرَجَ الْهَنِيَّ- مجھ کو ایسی کشائش دے جس میں کوئی آفت نہ ہو-

اَلْمَيِّتُ يُوْضَعُ دُوْنَ قَبْرِهٖ هُنَيْئَةً- میت کو تھوڑی دیر اس کی قبر کے پاس رکھیں-

اُمُّ هَانِئٍ- ابوطالب کی بیٹی آنحضرتؐ کی چچا زاد بہن-

هَنْبَثٌ- سخت آفت کا کام-

هَنْبَثَةٌ- مخلط گڑبڑ بات کرنا-

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ اَنْبَاءٌ وَّ هَنْبَثَةٌ لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ يَكْثُرِ الْخَطْبُ اِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقْدَ الْاَرْضِ وَابِلَهَا فَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ وَلَا تَغِبْ- (حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یہ شعر کہے) یعنی آپ کی وفات کے بعد عجب عجب باتیں ہوئیں اور بڑی بڑی آفتیں اگر آپ موجود ہوتے تو بہت مشکل نہ ہوتی- ہم نے آپ کو ایسا کھو دیا جیسے زمین اپنی بارش کو کھو دیتی ہے- آخر آپ کی قوم بگڑ گئی اس لئے آپ دیکھئے اور غائب نہ ہو جایئے-

هَنْبَرٌ- گورخر-

اُمُّ الْهَنْبَرِ- گدھی-

هِنَّبْرٌ- بجو جیسے هِنَّبْرٌ ہے-

فِيْهَا هَنَابِيْرُ مِسْكٍ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهَا رِيْحًا تُسَمَّى الْمُثِيْرَةَ- بہشت میں مشک کے انبار لگے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہوا بھیجے گا جس کو مثیرہ کہتے ہیں (یعنی اڑانے والی وہ

مشک کو غبار کی طرح اڑاتی رہے گی)۔

هُنْبَاطٌ - سردار لشکر (یہ رومی لفظ ہے)۔

اِذْ نَزَلَ الْهُنْبَاطُ - جب ہنباط اترا یعنی لشکر کا سردار۔

هَنَعٌ - جھکنا یا گردن جھکی ہونا۔

قَالَ لِرَجُلٍ شَكَا اِلَيْهِ خَالِدًا فَقَالَ هَلْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ خَالِدٍ فَقَالَ نَعَمْ رَجُلٌ طَوِيْلٌ فِيْهِ هَنَعٌ - حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے خالد بن ولیدؓ کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا بھلا خالد کے ساتھیوں میں سے بھی کوئی یہ جانتا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں ایک لمبا آدمی جس کی گردن جھکی ہے۔

هَنٌّ یا هَنِيْنٌ - رونا، مائل ہونا۔

اِهْنَانٌ - قوی کرنا۔

هَنٌ - شرم گاہ (اصل میں هَنٌّ تھا)۔

هَنَّا، هِنَّا، هُنَّا - اسمائے اشارہ ہیں بعید کے لئے۔

هِنَا - یہاں۔

هُنَا - وہاں۔

فَتَجْدَعُ هٰذِهٖ وَتَقُوْلُ صَرْبٰی وَتَهُنَّ هٰذِهٖ وَ تَقُوْلُ بَحِيْرَةٌ - اس کا کان کاٹتا ہے اور اس کو صربیٰ کہتا ہے اور اس کی اور کوئی چیز جس کا نام لینا اچھا نہیں کاٹتا ہے اور اس کو بحیرہ کہتا ہے۔

هَنْ اور هَنٌّ - وہ چیز جو نام لے کر نہیں بیان کی جاتی (ہروی نے کہا میں نے یہ حدیث ازہری سے نقل کی انھوں نے کہا صحیح تَهِنُّ هٰذِهٖ یعنی اس کو ناتوان بناتا ہے ضعیف کر دیتا ہے، وَهْنٌ سے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هَنِيْ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنی شرمگاہ کے شر سے (ایک روایت میں شَرِّ مَنِيِّيْ ہے۔ یعنی میری منی (نطفہ) کے شر سے۔

مَنْ تَعَزّٰی بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا - جو شخص جاہلیت کی رسمیں غمی میں کرے (مثلاً نوحہ، بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا) تو اس کو صاف صاف باپ کی گالی دو، اشارہ کنایہ نہ کرو (یعنی اس سے تہذیب کی ضرورت نہیں، سیدھا کہہ دو۔ ابے جا اپنے باپ کا لوڑا تھام)۔

هَنْ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَكْنِيْ - (ابوذرؓ نے کہا میں مشرکوں کو غصہ دلانے کے لئے) اشارے کنایے میں نہیں صاف صاف کہتا ہوں۔ اساف کا لوڑا لکڑی کی طرح نائلہ کی چوت میں (یہ دونوں بت تھے اساف مرد تھا اور نائلہ عورت)۔

ثُمَّ اِنَّ هَنِيْنًا اَتَوْا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ طِوَالٌ - پھر جنات آئے لمبے لمبے سفید کپڑے پہنے ہوئے۔

فَاِذَا هُمْ بِهَنِيْنٍ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ - انھوں نے چند لوگوں کو دیکھا جیسے سوڈان یا ہندوستان کے آدمی ہوتے ہیں۔

(زُطِّی - جاٹ قوم کو بھی کہتے ہیں جو ہندوستان میں مشہور قوم ہے)۔

هِنْوٌ - وقت اور قبیلے کا باپ تھا۔

هَنٌ - چیز۔

هُنَيْهَةٌ - تھوڑی دیر۔

سَتَكُوْنُ هَنَاةٌ وَّهَنَاةٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يَمْشِيْ اِلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ لِيُفَرِّقَ جَمَاعَتَهُمْ فَاقْتُلُوْهُ مجمع البحرین میں يَمْشِيْ اِلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے قریب میں شر ہوں گے شر (فساد کے بعد فساد) تو جس کو دیکھو محمد ﷺ کی امت میں پھوٹ ڈالنے کو جا رہا ہے اس کو مار ڈالو (پھوٹ ایسی خراب چیز ہے جس کا اثر تمام قوم پر پڑتا ہے اس لئے ساری قوم کو تباہی سے بچانے کے لیے ایک شخص کے مار ڈالنے میں قباحت نہیں)۔

سَتَكُوْنُ هَنَاةٌ وَّ هَنَاةٌ - پھر شر اور فساد ہوں گے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ هَنَاتٌ مِّنْ قَرَظٍ - حضرت عمرؓ (بالا خانہ میں) آنحضرتؐ کے پاس گئے دیکھا تو (کچھ سامان نہیں) قرظ کے ڈھیر جدا جدا پڑے ہیں (قرظ ایک درخت کے پتے جن سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے)۔

لَاتَزَالُ تَاْتِيْنَابِهَنَةٍ - تم برابر ایک نہ ایک بری بات ہمارے پاس لاتے جاتے ہو۔

لَاتُسْمِعُنَا مِنْ هَنَاتِكَ - تم اپنے اشعار کچھ ہم کو نہیں سناتے (ایک روایت میں هُنَيَّاتِكَ ایک میں هُنَيْهَاتِكَ ہے معنی وہی ہیں)۔

هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ - اپنی بری خصلتیں کچھ لے کر آ -

اِنَّهٗ اَقَامَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر ٹھہرے (یہ هَنَةٌ کی تصغیر ہے)-

وَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهٖ - اپنے ہمسایوں کی ایک حاجت بیان کی-

اَحْسِبُهٗ قَالَ هُنَيَّةً - میں سمجھتا ہوں انھوں نے هُنَيَّةً کہا ایک روایت میں هُنَيْئَةٌ ہے-

فَسَكَتَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر خاموش رہے-

وَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ هُنَيْهَةً - ابوبکرؓ تھوڑی دیر اپنے مقام پر ٹھہرے (یعنی امام کی جگہ اللہ کا شکر کرتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ اور مجھ کو امامت کے لائق سمجھا)-

فَاِذَا هُوَ يَوْمَ وَضَعَتْهُ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ - پھر وہ دن نکلا جب اس نے تھوڑی دیر کان کے سوا رکھی (اس عبارت میں قلب ہوگیا ہے اور صحیح یوں ہے غَيْرَ هُنَيَّةٍ فِيْ اُذُنِهٖ یعنی دیر تک اپنے کان میں رکھی-

فَلَمْ يَقْرُبْنِيْ اِلَّا هَنَةً وَّاحِدَةً - اس نے مجھ سے ایک بار کے سوا صحبت نہیں کی (ایک روایت میں اِلَّا هِبَةً ہے یعنی صرف ایک بار مجھ کو کچھ دیا)-

قُلْتُ لَهَايَا هَنْتَاهُ - میں نے ان سے کہا- اری بھولی بھالی یا اری عورت- عورت کو پکارتے ہیں تو يَاهَنْتَاه کہتے ہیں اور مرد کے لئے يَاهَنَه يا يَاهَنَاه کہتے ہیں-

فَقُلْتُ يَا هَنَاه اِنِّيْ حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ - میں نے کہا ارے مرد (آدمی) میں جہاد کا خواہش مند ہوں-

نَحَرْتَ هٰهُنَا وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفْتَ هٰهُنَا وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ - تم نے یہاں نحر کیا اور منی سارا نحر کی جگہ ہے اور تم یہاں ٹھہرے اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے-

وَمَالَ الْاٰخَرُ لِصِهْرِهٖ مَعَ هَنٍ وَّهَنٍ - اور دوسرا شخص یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ اپنی صہر (یعنی سسرال کے رشتہ دار) کی طرف مائل ہوئے (انھوں نے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ کر دیا) اس کی وجہ صرف رشتہ داری نہ تھی بلکہ اور کئی وجوہ تھے (ان کا ذکر مناسب نہ سمجھا اس لئے هَنٍ وَّهَنٍ کہا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے عزیزوں کی پاسداری شروع کی اور عبدالرحمن نے یہ دیکھا تو کہنے لگے اگر میں یہ جانتا ہوتا تو عثمانؓ کو خلافت کیلئے منتخب نہ کرتا)-

اَلْقَيِّمُ عَلٰى اِبِلِ الْاَيْتَامِ اِذَا لَاطَ حَوْضَهَا وَطَلَبَ ضَالَّتَهَا وَهَنَأَ جُرْبَهَا فَلَهٗ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ لَّبَنِهَا - یتیموں کے اونٹوں کا جو کوئی محافظ ہو تو اس کو ان کا دودھ پینا درست ہے (کیونکہ اتنی خدمت کے بدلے تھوڑا سا دودھ لینے میں یتیموں کا سراسر فائدہ ہے نہ کہ نقصان)-

بابُ الهاء مع الواو

هُوَ - ضمیر ہے واحد مذکر غائب کی یعنی وہ مرد- جیسے هِيَ وہ عورت-

هُوَاذَا - وہ تمہارا ہار یہ ہے-

هَوْءٌ - بلند کرنا' اٹھانا' نسبت کرنا' خوش ہونا-

هَوَاءٌ - قصد کرنا-

هَاءَ - لا دے-

هَوْءٌ - ہمت اور نافذ رائے اور گمان کو بھی کہتے ہیں-

اِذَا قَامَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ قَلْبُهٗ وَ هَوْنُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْصَرَفَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ - جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور اس کا دل اس کا ارادہ اللہ کی طرف رہے (اور دنیا کا کوئی خیال نہ آئے) تو وہ اس طرح نماز پڑھ کر لوٹے گا (گناہوں سے پاک صاف ہو کر) جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - وہ خداوند اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں-

هُوْتَةٌ - پست زمین- اس کی جمع هُوْتٌ ہے-

تَهْوِيْتٌ - چیخنا' پست زمین میں آنا-

لَقَدْ بَاتَ يُهَوِّتُ - (جب یہ آیت اتری "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" تو آنحضرت ﷺ رات بھر اپنے کنبے والوں کو پکارتے رہے ایک ایک شاخ کو جدا جدا' تو اس وقت مشرک کہنے لگے) یہ شخص تو رات بھر چلاتا رہا- (عرب لوگ کہتے

ہیں: هَوَّتَ بِهِمْ یا حَیَّتَ بِهِمْ ان کو پکارا- اصل میں یہ حکایت ہے آواز کی- بعض نے کہا یَاہ یَاہ کہنا وہ چرواہے کی آواز ہے اپنے ساتھی کے بلانے کو اور کہتے ہیں يَهْيَيْتُ بِالْإِبِلِ میں نے اونٹ کو یاہ یاہ کہا)-

وَ دِدْتُ اَنَّ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْعَدُوِّ هُوْتَةً لَّا يُدْرَكُ قَعْرُهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- مجھ کو آرزو ہے کاش ہمارے اور دشمن کے درمیان ایک گہرا گڑھا ہوتا جس کی تہہ میں قیامت تک نہ پہنچ سکتے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان مارے جانے سے محفوظ رہتے- جیسے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس گھاٹی کے پرے ایک انگارہ ہوتا اور آگ سلگتی ہوئی' کافر لوگ اس کے پرے کھاتے اور ہم ورے کھاتے)-

هَوَجٌ- لمبا بے وقوف ہونا' جلد بازطیش کے ساتھ-

اَهْوَجُ- جو مرد ایسا ہو اس کا مونث هَوْجَاء ہے اور

هَوْجَاء- تیز سانڈنی کو بھی کہتے ہیں اور تیز آندھی کو هٰذَا الْاَهْوَجُ الْبَجْبَاجُ- یہ جلد باز (یا بے وقوف احمق) کی (کثیر الکلام)-

اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ شَاءَ لَتَجِدَنَّ الْاَشْعَثَ اَهْوَجَ جَرِيْئًا- خدا کی قسم اگر اللہ چاہے تو تو اشعث کو جلد کام کرنے والا بہادر پائے گا-

مَافَعَلْتَ فِيْ تِلْكَ الْهَاجَةِ- تو نے اس حاجت میں کیا کیا- مکحول حائے حطی کو بوجہ لکنت کے ہائے ہوز کہتے وہ کابل کے قیدیوں میں سے تھے (ان کی زبان سے حائے حطی نہیں نکلتی تھی یا حا کو ہا سے بدل دیا گیا ہے)-

هَوْدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا-

تَهْوَادٌ- نرم آواز نکالنا-

تَهْوِيْدٌ- آہستہ چلنا' نرم آواز نکالنا' کوہان کھانا' پھر یہودی بنا دینا' خوش کرنا' غافل کرنا' نشہ کرنا' نرمی اور ملائمت سے بات پہنچانا' دیر کرنا-

مُهَاوَدَةٌ- مائل کرنا' جھکانا' رخصت کرنا' صلح کرنا' قیمت لینے میں آسانی کرنا-

تَهَوُّدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا' رشتہ داری یا رحم کے خیال سے مل جانا-

هَوَادَةٌ- نرمی اور وہ بات جس سے مصالحت کی امید ہو اور رخصت اور عطا-

يَهُوْد- عجمی لفظ ہے یا عربی اگر هَائِدٌ کی جمع ہو-

لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللّٰهِ هَوَادَةٌ- اللہ کے کام میں آپ کو نرمی اور رعایت نہیں ہوتی تھی (مثلاً شرعی حد رحم کر کے چھوڑ دیں)-

اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّكَ اِلٰى رَجُلٍ لَّا تَاْخُذُهٗ فِيْكَ هَوَادَةٌ- حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو شراب پیا کرتا تھا- انھوں نے کہا میں تجھ کو ایسے شخص کے پاس بھجواتا ہوں جو تجھ پر کچھ نرمی نہیں کرنے کا (بلکہ پوری سزا دے گا)-

اِذَا مُتُّ فَخَرَجْتُمْ بِيْ فَاَسْرِعُوا الْمَشْيَ وَلَا تُهَوِّدُوْا كَمَا تُهَوِّدُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى- عمران بن حصین نے کہا- جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ جلدی جلدی لے چلنا اور اور یہود اور نصاریٰ کی طرح آہستہ نرمی کے ساتھ مت لے جانا-

اِذَا كُنْتَ فِي الْجَدْبِ فَاَسْرِعِ السَّيْرَ وَلَا تُهَوِّدْ- جب تم قحط زدہ زمین میں پہنچو تو جلدی چل کر وہاں سے نکل جاؤ اور آہستہ مت چلو (کیونکہ جانور کو قحط زدہ ملک میں پانی اور چارے کی تکلیف ہوگی)-

لَاهَوَادَةَ عِنْدَ السُّلْطَانِ- بادشاہ کے پاس نرمی اور رعایت نہیں ہے-

هَادَ- یہودیوں کا طریق اختیار کیا- یہود ہائد کی جمع ہے معنی تائب اور ایک پیغمبر کا نام تھا اور یہودا بھائی تھا حضرت یوسفؑ کا-

فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ- پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا لیتے ہیں-

هُوْدٌ- مشہور پیغمبر تھے جو قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے-

يَاصَاحِبَ الذَّنْبِ هَوِّدْ وَاسْجُدْ- اے گناہ گار توبہ کر اور سجدہ کر-

وَلَا لِاَحَدٍ عِنْدَكَ هَوَادَةٌ- اے علی! تو خدا کے کام میں نرمی مت کیجیو (یعنی حدود شرعیہ میں رعایت مت کیجیو نہ مروت)

هَوْدَجٌ - ہودہ جو گول قبہ کی طرح ہوتا ہے عورتیں اس میں بیٹھتی ہیں۔

هَوْرٌ - گمان کرنا' پھیر دینا' لا د دینا' قتل کر کے ایک پر ایک ڈال دینا' دھوکا دینا' انداز کرنا' پچھاڑنا' گرانا' گر جانا' پھٹ جانا۔

تَهْوِيْرٌ - گرا دینا' ہلاکت میں ڈالنا۔

تَهَوُّرٌ - گر جانا' ہلاکت کے مقام میں پرواہ نہ کر کے گھس جانا۔

اِهْتِوَارٌ - ہلاک ہونا۔

اِنْهِيَارٌ - گر جانا۔

مَنْ اَطَاعَ رَبَّهٗ فَلَا هَوَارَةَ عَلَيْهِ - جو شخص اپنے پروردگار کی اطاعت کرے اس پر ہلاکت نہ ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ اس کو تباہی سے بچائے گا)۔

مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وُقِيَ الْهَوْرَاتِ - جو شخص اللہ سے ڈرے گا وہ تہلکوں سے محفوظ رہے گا (اللہ اس کا نگہبان ہوگا)۔

اِنَّهٗ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَنْ يَّتَّقِي اللّٰهَ لَا هَوَارَةَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَدْرُوْا مَا قَالَ فَقَالَ يَحْيىٰ بْنُ يَعْمَرَ اَيْ لَاضَيْعَةَ عَلَيْهِ - انسؓ نے بصرہ میں خطبہ سنایا تو کہنے لگے جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اس کو ہوارہ نہ ہوگی۔ لوگ سمجھے نہیں ہوارہ کیا ہے تب یحییٰ بن یعمر نے کہا یعنی وہ تباہ نہ ہوگا (تو "ہوارہ" کے معنی تباہی اور ہلاکت)۔

حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ - یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا۔

فَتَهَوَّرَ الْقَلِيْبُ بِمَنْ عَلَيْهِ - کنواں ان لوگوں کو لے کر جو اس کے اوپر تھے گر گیا۔

تَرَكَتِ الْمُخَّ رَارًا وَّالْمَطِيَّ هَارًا - مغز کو تباہ کر دیا اور اونٹنیوں کو ضعیف اور ناتوان بنا دیا (ایک روایت میں هَارٌّ ہے بہ تشدید را)۔

تَهَوَّرَ فِيْ كَلَامِهٖ - جو بات دل میں آئی کہہ ڈالی (کچھ پرواہ نہ کی)۔

اِنَّ النَّازِلَ بِهٰذَا الْمَنْزِلِ نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ - اس منزل میں اترنے والا پھٹے ہوئے کگار پر جو گرنے والا ہے اترا ہے۔

هَوْشٌ - مل جانا' خلط ہو جانا' اضطراب ہونا' فساد پڑنا' حرام طریق سے مال جمع کرنا' بھونکنا۔

هَوَشٌ - بے قرار ہونا' پیٹ چھوٹا ہونا۔

تَهْوِيْشٌ - ملا دینا' رنگ برنگ گردلانا' فساد ڈالنا۔

مُهَاوَشَةٌ - ہلانا۔

تَهَوُّشٌ اور تَهَاوُشٌ - مل جانا اور جمع ہونا۔

فَاِذَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ يَتَهَاوَشُوْنَ - دیکھا تو بہت سے آدمی ایک دوسرے سے مل گئے ہیں ایک میں ایک گھس گئے ہیں۔

اِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْاَسْوَاقِ - بازاروں کی خرابیوں اور فتنوں سے بچے رہو (یہ جمع ہے هَوْشَةٌ کی بمعنی فتنہ اور اضطراب)۔

اِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ اللَّيْلِ - رات کی خرابیوں سے بچے رہو (ایک روایت میں هَيْشَات ہے معنی وہی ہیں)۔

كُنْتُ اُهَاوِشُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - میں تو جاہلیت کے زمانے میں ان میں گھس کر فساد کرا دیتا تھا (ایک کو ایک سے لڑا دیتا تھا)۔

مَنْ اَصَابَ مَالًا مِنْ مَّهَاوِشَ اَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِيْ نَهَابِرَ - جو شخص حرام ذریعوں سے روپیہ اکٹھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکت کے مقاموں میں لے جائے گا (وہ مال رہے گا بھی نہیں اور کمانے والا آفت میں گرفتار ہوگا)۔

هُوَاشٌ - وہ مال جو حرام حلال ہر طریق سے جمع کیا جائے۔

لَيْسَ فِي الْهَايِشَاتِ عَقْلٌ وَّلَا قِصَاصٌ - رات یا دن میں جو ہنگامے ہوں (اور کوئی مار جائے یا زخمی ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس نے مارا یا زخمی کیا) تو ان میں نہ دیت لازم آئے گی نہ قصاص (کیونکہ ہنگاموں میں قاتل کا پتہ نہیں لگتا)۔

هَوْعٌ - ہلکا ہونا' بے قراری کرنا' ایک پر ایک کودنے کا قصد کرنا' قے کرنا' بغیر تکلیف کے (یعنی خود بخود قے ہو جانا)۔

تَهْوِيْعٌ - قے لانا' جی پر متلی لانا۔

تَهَوُّعٌ - انگلی ڈال کر قے کرنا۔

مُهَوَّعٌ - جو دواقے لائے -
هَاعٌ - حریص -
مِهْوَاعٌ - جنگ میں چلانے والا -
كَانَ اِذَا تَسَوَّكَ قَالَ اُعْ اُعْ كَاَنَّهٗ يَتَهَوَّعُ - آنحضرتؐ جب مسواک کرتے تو اع اع کی آواز آتی جیسے تے کر رہے ہیں (آپ مسواک کو زبان پر لمبا پھرا کر پیٹ کا اور حلق کا بلغم وغیرہ نکال ڈالتے جو حفظ صحت کے لئے نہایت عمدہ تدبیر ہے)-
هُوَاعٌ - تے -
اَلصَّائِمُ اِذَا تَهَوَّعَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ - روزہ دار اگر اپنے اختیار سے (جیسے انگلی ڈال کر) تے کرے تو اس پر قضا لازم ہوگی (اگر خود بخود آ جائے تو نہ قضا ہے نہ کفارہ - کیونکہ خود بخود تے آ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا -
هَوَكٌ - احمق ہونا -
تَهْوِيْكٌ - کھودنا -
تَهَوُّكٌ - حیران ہونا' ایک امر میں بے پرواہی سے جا پڑنا' تہور جیسے اِنْهِيَاكٌ ہے -
هَوْكٌ - احمق - جیسے يَهْكُوْكٌ ہے -
اَرْضٌ هَوَّاكَةٌ - کھاری زمین -
اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى - تم بے پرواہ ہو کر ہلاکت میں جا پڑنے والے ہو جیسے یہود اور نصاریٰ پڑ گئے - یا تم حیرت میں گرفتار ہو جانے والے ہو جیسے یہود اور نصاریٰ اپنے دینی اعتقادات میں حیرت اور پریشانی میں گرفتار ہو گئے (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا - جب وہ اہل کتاب کا ایک صحیفہ لا کر اس کو پڑھ رہے تھے)-
اِنَّ عُمَرَ اَتَاهُ بِصَحِيْفَةٍ اَخَذَهَا مِنْ بَعْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَغَضِبَ وَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ فِيْهَا يَابْنَ الْخَطَّابِ - حضرت عمرؓ ایک صحیفہ اہل کتاب سے لے کر آئے (اس کو آنحضرتؐ کے سامنے پڑھ رہے تھے) آپ کو غصہ آ گیا فرمانے لگے - خطاب کے بیٹے! کیا تم حیرت میں پڑنا چاہتے ہو یا بے پرواہی سے اس میں گرنا چاہتے ہو (دیکھو جو شریعت میں لایا ہوں وہ نورانی سفید صاف ہے اب اگلی شریعتوں کی حاجت نہیں رہی - اس میں بہت سی باتیں غلط لوگوں نے ملا کر سب کچھ خلط ملط کر دیا ہے)-
هَوْلٌ - ڈرانا' بڑا ہونا' ڈرنا' گھبرانا -
تَهْوِيْلٌ - ڈرانا کہ آراستہ ہونا' برا کہنا' گھبرا دینا' مارنے کا قصد کرنا -
تَهَوُّلٌ - خوفناک ہونا -
هَائِلٌ - خوفناک -
لَا اَهُوْلَنَّكَ - میں تجھ کو نہیں ڈراؤں گا مجھ سے مت ڈر -
فَهُلْتُ - میں ڈر گیا مرعوب ہو گیا -
اِنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يُنَاكِرْ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا كَانَتْ مَعَهُ الْاَهْوَالُ - (ابو سفیان نے کہا) محمدؐ جس سے لڑے اس کو ہول ہو گیا (ہمیشہ کے لئے اس کے دل میں آپ کا رعب سما گیا) یا اس کو ہمیشہ سختیاں پیش آئیں -
وَهَوْلًا وَّ اَجْنِحَةً - اس نے یعنی ابو جہل نے خوف ناک چیزیں اور پنکھ (فرشتوں کے) دیکھے -
رَاٰى جِبْرِيْلَ يَنْتَشِرُ مِنْ جَنَاحَيْهِ الدُّرُّ وَالتَّهَاوِيْلُ - آنحضرتؐ نے حضرت جبریلؑ کو دیکھا - ان کے دونوں بازوؤں سے موتی اور عجب رنگ برنگ کی چیزیں جھڑ رہی تھی -
اَلْمَالُ رِزْقٌ هَائِلٌ - مال (روپیہ پیسہ) خوف ناک روزی ہے (مال والے کو ہمیشہ فکر رہتی ہے)-
مَكَانٌ مَهِيْلٌ - خوف ناک جگہ -
هَوْمٌ - زمین کا درمیانی حصہ اور پارسیوں کا ایک درخت جو چنبیلی کے مشابہ ہوتا ہے فارسی میں اس کو مرانیا کہتے ہیں - پارسی لوگ اس کو اپنی عبادت گاہوں میں رکھتے ہیں -
تَهْوِيْمٌ یا تَهَوُّمٌ - سر ہلانا' اونگھ سے یا تھوڑا سونا -
هَوْمَةٌ - جنگل -
هَوَّامٌ - شیر -
اَهْوَمُ - بڑے سر والا -
اِجْتَنِبُوْا هَوْمَ الْاَرْضِ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ - زمین

کے ہوم سے بچو وہ کیڑوں کا' زہریلے جانوروں کا ٹھکانا ہے- (خطابی نے کہا میں نہیں جانتا زمین کا ہوم کیا ہے- بعض نے کہا ہوم زمین کا اندر کا حصہ مشہور روایت زائے معجمہ سے ہے جو اوپر گزر چکی-)

فَبَيْنَا اَنَا نَائِمَةٌ اَوْ مُهَوِّمَةٌ- میں سوگئی تھی یا آنکھ لگی تھی-

لَاعَدْوٰى وَلَا هَامَةَ- نہ چھوت لگنا کوئی چیز ہے نہ ہامہ کی کوئی اصل ہے (ہامہ الو کو کہتے ہیں عرب لوگ اس کو منحوس سمجھتے اور کہتے کہ جو شخص قتل کیا جائے اور اس کا قصاص نہ لیا جائے تو اس کی روح الو بن کر جا بجا پکارتی پھرتی ہے مجھ کو پانی پلاؤ پانی پلاؤ- جب اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو اڑ جاتی ہے)-

اَمِنْ هَامِهَا اَمْ مِنْ لَهَازِمِهَا- تو اس قبیلہ کے اشراف اور عمائد میں سے ہے یا متوسط لوگوں میں سے-

ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَّقِيْلِهٖ- ایسی مار لگاتے ہیں کہ سر کو اپنے ٹھکانے سے (یعنی گردن سے) جدا کر دیتی ہے-

وَكَيْفَ حَيَاةُ الْاَصْدَاءِ وَالْهَامِ- سڑے ہوئے دماغوں اور کھوپریوں کی زندگی دوبارہ کیسے ہوگی؟

وَاضْرِبُوا الْهَامَ- سروں پر مارو (کافروں کے سر کاٹو)-

وَ مَذْحَجٌ هَامَتُهَا- مذحج ان کا سردار ہے-

فَاَجَابَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ هَاؤُمْ- (صفوان کہتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک گنوار نے بلند آواز سے آپ کو پکارا یا محمد یا محمد- آپ نے ویسی ہی آواز سے پکارا آلے (آپ کی شفقت تھی تا کہ اس کے اعمال ضائع نہ ہوں جیسے اوپر گزر چکا ہے)-

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِىْ اَوْ هَامَتِىْ- آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا (راوی کو شک ہے کہ رَاْسِىْ کہا یا هَامَتِىْ دونوں کے معنی ایک ہیں)-

لَاصَفَرَ وَلَا هَامَةَ- صفر کا مہینہ منحوس سمجھنا اس کی کوئی اصل نہیں اسی طرح الو کو منحوس سمجھنا-

بِئْرُ بَرَهُوْتَ يَرِدُ عَلَيْهِ هَامُ الْكُفَّارِ وَصَدَاهُمْ- برہوت کے کنویں پر (جو حضر موت میں ہے) کافروں کے سر اور دماغ آتے ہیں-

خُذْ مِنَ الْمَاءِ الْحَارِّ وَضَعْهُ عَلٰى هَامَتِكَ- گرم پانی لے اور اس کو اپنے سر پر ڈال-

هَوْنٌ- نرم ہونا' سہل ہونا-

هُوْنٌ اور هَوَانَةٌ اور مَهَانَةٌ- ذلیل و خوار ہونا' ضعیف ہونا' ساکن ہونا-

اِذَا عَزَّ اَخُوْكَ فَهُنْ وَاِذَا عَاسَرَكَ فَيَاسِرْهُ- جب بھائی تجھ پر اپنی عظمت جتائے تو تو عاجزی کر اور جب وہ تجھ سے سختی سے پیش آئے تو تو نرمی اور آسانی سے پیش آ-

تَهْوِيْنٌ- آسان کرنا' ہلکا کرنا' ذلیل کرنا-

مُهَاوَنَةٌ- نرمی کرنا-

اِهَانَةٌ- ذلیل کرنا-

تَهَاوُنٌ اور اِسْتِهَانَةٌ- ذلیل سمجھنا' حقیر جاننا' ٹھٹا کرنا' ہلکا سمجھنا-

عَلٰى هَوْنِكَ- آہستہ-

شَيْءٌ هَوْنٌ- حقیر چیز-

يَمْشِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوْنًا- آنحضرتؐ نرمی اور آہستگی کے ساتھ چلتے-

يَمْشِى الْهُوَيْنَا- اس کے بھی وہی معنی ہیں-

اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا- اپنے دوست کے ساتھ اعتدال سے دوستی رکھ (نہ افراط نہ تفریط- کیونکہ کبھی دوست دشمن بن جاتا ہے تو اپنے سب راز کسی پر فاش نہ کرنا چاہئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے تیری محبت دیوانگی اور عشق تک نہ پہنچے اور تیری دشمنی دوسرے کی ہلاکت چاہنے تک نہ پہنچے-

كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هُوَ وَاَخَوَاتُهٗ بِخِفَّةِ يَاءٍ وَّشِدَّتِهَا- یعنی هَيِّنٌ اور هَيْنٌ سب کے معنی آسان کے ہیں (جیسے اَهْوَنُ کے)-

هٰذَا اَهْوَنُ- یہ آسان ہے کیونکہ مخلوق کا عذاب خالق کے عذاب سے آسان ہے-

هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ- وہ یعنی دجال اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ حقیر ہے کہ اس کے سبب سے مومن گمراہ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خاص بندوں کا امتحان اور ان کا ایمان

بڑھانا منظور ہے۔

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ۔ میں کسی پر موت کی آسانی کی وجہ سے رشک نہیں کرتی (جب سے میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ پر موت کی سختی ہوئی۔ اور موت کی سختی سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے)۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَنْ اَكْرَمَهُ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهُ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ بادشاہ اللہ کا سایہ ہے زمین میں جو کوئی اس کی عزت کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی عزت کرے گا اور جو کوئی اس کو ذلت دے اللہ بھی اس کو ذلیل کرے گا (مراد اسلامی بادشاہ ہے جو شریعت کا پیرو ہو۔ کیونکہ اللہ کا سایہ وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلتا ہو۔ انجیل مقدس میں ہے کہ ہر بادشاہت اللہ کی طرف سے ہے)۔

اَلدُّنْيَا دَارٌ هَانَتْ عَلٰى رَبِّهَا۔ دنیا ایک گھر ہے پروردگار کے نزدیک ذلیل ہے (اس میں حلال کو حرام سے ملا دیا ہے اور خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے اور حیات کو موت سے اور شیرین کو تلخی سے اور مزے کو دکھ سے اور صحت کو بیماری سے)۔

هَوَّنَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کو آسان کرے۔

شَيْءٌ هَيِّنٌ۔ آسان چیز۔

قَوْمٌ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ۔ آسانی اور نرمی کرنے والے لوگ۔

وَمَا هِيَ بِالْهُوَيْنَا۔ وہ آسان نہیں ہے۔

لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ۔ آنحضرتؐ اپنے اصحاب پر جفا کرنے والے اور ان کو ذلیل کرنے والے نہ تھے۔

اِنْ شِئْتَ اَنْ تُكْرَمَ فَلِنْ وَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُهَنْ فَاخْشُنْ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عزت ہو تو نرمی کر اور جو تو چاہتا ہے کہ ذلیل ہو تو سختی کر۔

هَاوَنٌ۔ جس میں چیزوں کو کوٹتے ہیں۔ اس کی جمع هَوَاوِيْن ہے۔

هَوْهَاةٌ۔ احمق۔

كُنْتُ الْهَوْهَاءَ الْهُمَزَةَ۔ میں احمق عیب جو تھا۔

رَجُلٌ هَوْهَةٌ۔ نامرد بزدل۔

هَاهٍ هَاهٍ۔ (یہ مردہ قبر میں کہے گا جب فرشتے اس کو ماریں گے یعنی) آہ آہ۔

هَاهُنَا اِذًا۔ اچھا یہیں ٹھہرا رہ (تاکہ تیرے ہاتھ پاؤں تجھ پر گواہی دیں۔

هَوِيٌّ۔ چڑھنا۔

هُوِيٌّ۔ اترنا، منہ کھولنا، گرنا، مر جانا۔

هَوًى۔ محبت اور خواہش۔

مُهَاوَاةٌ مُدَارَاةٌ اِهْوَاءٌ۔ گرنا، بڑھانا، اشارہ کرنا۔

اِنْهِوَاءٌ۔ گرنا۔

اِسْتِهْوَاءٌ۔ عقل اور حواس گم کر دینا، حیران کر دینا۔

كَاَنَّمَا يَهْوِيْ مِنْ صَبَبٍ۔ گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے جیسے زبردست قوی لوگ چلتے ہیں)۔

هُوِيٌّ۔ جلد چلنا۔

ثُمَّ انْطَلَقَ يَهْوِيْ۔ پھر جلد جلد چلے گئے۔

كُنْتُ اَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ۔ میں بڑی رات تک اس کو سنتا رہا۔

اِضْطَجَعَ هَوِيًّا۔ بڑی رات تک لیٹے رہے۔

يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ۔ بڑی رات تک سبحان رب العالمین کہتے رہے۔

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا هُوَى الْاَرْضِ۔ جب تم رات کو سفر میں ٹھہرو تو گڑھوں سے پرہیز کرو۔

وَامْتَاحَ مِنَ الْمَهْوَاةِ۔ بڑے گہرے کنویں سے پانی کھینچا (یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ یعنی انھوں نے وہ کام کیا جو دوسرا نہ کر سکتا تھا)۔

فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَيْهِ۔ اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ۔ اس کو ان کی طرف جھکایا یا ان کی طرف اشارہ کیا (ان کو تیر کا نشانہ بنانا چاہا)۔

يَاْخُذُ كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنَ الْبَيْعِ مَاهَوٰى۔ ہر ایک بائع اور مشتری جو چاہے وہ کرے (یعنی جب خیار کی شرط ہو گئی ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا چاہیں تو بیع کو رکھیں چاہیں تو فسخ کر ڈالیں)۔

اَیْ زَوْجَتَیَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ۔ تم میری دونوں

بیویوں میں سے جس کو پسند کرو میں اس کو تمہارے لئے چھوڑ دوں گا (طلاق دے دوں گا تم مدت کے بعد اس سے نکاح کر لینا یہ سعد بن ربیع انصاری نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ کو ان کا بھائی بنا دیا تھا)۔

فَهَوِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُهُ - آنحضرت ﷺ نے اس کا کہنا پسند کیا اور میرا کہنا پسند نہیں کیا۔

يَهْوِیْ بِالتَّكْبِيْرِ - تکبیر کہتا ہوا جھکے (یعنی رکوع اور سجدے کے لئے)۔

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِیْ - پھر جھکتے وقت تکبیر کہے (یعنی سجدے کے لئے)۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِیْ بِيَدِهَا اِلٰی حِلَقِهَا - عورت اپنے ہاتھ چھلوں کی طرف جھکانے لگی (ان کو اتار کر صدقہ دینے کو)۔

وَيَهْوِيْنَ اِلٰی اٰذَانِهِنَّ - اور اپنے کانوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (کانوں کی بالیاں صدقہ دینے کو)۔

لَا اُهْوِیْ بِهَا فِیْ مَكَانٍ اِلَّا طَارَ اِلَيْهَا - میں جس جگہ اس کو لے جانا چاہتا تھا وہاں اڑ جاتا (مجھ کو وہاں پہنچا دیتا)۔

اَهْوَيْتُ لِاُنَاوِلَهُمْ - میں جھکا کہ ان کو دے دوں۔

اَلْقَاهُ فِیْ مَهْوَاةٍ - اس کو ایک گہرے گڑھے میں ڈال دیا۔

مِنْ مَّهَاوِیْ التَّشْبِيْهِ - تشبیہ کے گڑھوں میں سے۔

وَهَوٰی حَتّٰی اَنَاخَ - اور نیچے اترا یہاں تک کہ اونٹ کو بٹھا دیا۔

ثُمَّ يَهْوِیْ سَبْعِيْنَ - پھر ستر برس کی راہ تک گرتا جائے گا۔

وَهَلْ اَهْوَيْتَ اِلَی الْحَجَرِ - کیا تو نے پتھر کا قصد کیا۔ (اس کو ہٹایا یا پھوڑا تب تو رکاز ہو جائے گا اور اس میں خمس واجب ہوگا)۔

فَاَهْوٰی بِيَدِهٖ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا - اپنے ہاتھ کو بڑھایا زمین کی طرف سجدہ کرنے کو۔

هُوَی الْاَرْضِ - زمین کے سوراخ (یہ جمع ہے هُوَّةٌ کی)

اِذَا هَوٰی - جب گر جائے۔

فَقَدْ هَوٰی - وہ ہلاک ہو گیا۔

فِیْ هُوَّةٍ زُبْيَلَةٍ - گہرے گڑھے میں زبیلہ کے۔

فَهُنَّ هَوَاءٌ وَالْحُلُوْمُ عَوَازِبٌ - دل اوڑے ہوں گے اور عقلیں غائب ہوں گی۔

لَاتَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ - خواہشات نفس پر چلنے والے اس کو بدل نہیں سکتے یا قرآن کی وجہ سے کوئی گمراہ اور خواہش نفس پر چلنے والا نہ ہوگا بلکہ اس کی وجہ سے راہ پائے گا۔

وَاَهْوَاءٌ مُّتَشَتِّتَةٌ - اور پریشان متفرق خواہشیں جدا جدا۔

اِلٰی اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ - اپنے ٹھکانے ہاویہ میں (ہاویہ دوزخ یا اس کا ایک طبقہ جو بہت نیچے ہے)۔

اَلْهَوَاءُ جِسْمٌ رَقِيْقٌ تَتَكَيَّفُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ بِقَدَرِهٖ - ہوا ایک لطیف جسم ہے کہ ہر چیز کی کیفیت اس کے انداز کے موافق حاصل کر لیتی ہے۔

لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّاْخُذَ بِهَوًی وَّلَا رَاْیٍ وَّلَا مَقَائِيْسَ - کسی کو یہ جائز نہیں (کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر) نفس کی خواہش پر یا رائے یا قیاس پر عمل کرے۔

اَهْلُ الْاَهْوَاءِ - خارجی اور معتزلہ اور مرجۂ اور روافض وغیرہم۔

وَاَمَّا الْقَلْبُ فَسُلْطَانُهٗ عَلَی الْهَوَاءِ - دل کی بادشاہت ہوا پر ہے یعنی عالم اجسام پر دل انہی چیزوں کی حقیقت معلوم کر سکتا ہے جو جسم ہیں یا جسمانی ہیں)۔

وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ - تیری پناہ ان گناہوں سے جو ہوا کو تاریک کر دیتے ہیں (وہ سحر ہے اور کہانت اور ایمان بالنجوم اور قدر کی تکذیب اور والدین کی نافرمانی)۔

كَمْ مِنْ دَنِفٍ نَجَاوَ صَحِيْحٍ قَدْ هَوٰی - کتنے بیمار تو بچ گئے اور تندرست مر گئے۔

اِنَّمَا اَتَقَبَّلُ مِنَ الْعَبْدِ هَوَاهُ وَهِمَّتَهٗ - میں بندے سے اس کی نیت اور قصد کو قبول کرتا ہوں (اگر اس کی نیت بخیر ہو تو اس

کو ثواب دیتا ہوں- یہ حدیث قدسی ہے)-
يَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ- اس کو لے کر اتنا گرتا ہے کہ مشرق اور مغرب میں جتنا فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ-
تَهَاوَى الْقَوْمُ فِي الْهَوَاءِ- جب ایک دوسرے کے پیچھے گر جائیں-
اُهْوِيَّةٌ- وہ مسافت جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے جس کو جَوّ کہتے ہیں اور گہرا گڑھا-
هَذْ- ایک کلمہ ہے جس کو متہور (بے پرواہ بہادر) کہتا ہے-

بابُ الهاء مع الياء

هَيْأَةٌ یا هَيَاءَ ةٌ- اچھی مشکل ہونا-
هِيَأَةٌ- مشتاق ہونا-
تَهْيِئَةٌ- تیار کرنا' درست کرنا-
مُهَايَاةٌ- موافقت-
تَهَيُّؤٌ- مستعد ہونا' تیار ہونا-
اَقِيْلُوْا ذَوِی الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ- جو لوگ خوش وضع ہیں اگر ان سے کوئی لغزش ہو جائے تو اس کو معاف کر دو (طیبی نے کہا یعنی جو لوگ صاحب مروت ہیں اور خصائل حمیدہ رکھتے ہیں اور لوگوں میں ان کی وجاہت ہے یا جو لوگ متقی اور پرہیزگار ہیں ان سے اگر کوئی صغیرہ گناہ ہو جائے تو اس کو معاف کر دو- لیکن شرعی حدیں معاف نہیں ہو سکتیں)-
لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ- میں تمہاری طرح نہیں ہوں (مجھ کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا دیتا ہے)-
فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْأَتِنَا حَتّٰى رَجَعَ- ہم اسی حالت پر ٹھہرے رہے (یعنی کھڑے کھڑے نماز کی نیت باندھے ہوئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ لوٹ کر آ گئے (غسل کر کے)-
فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْأَتِهِ- برابر اپنی وضع پر چلتے رہے-
هَيَّأْتُ شَيْئًا- اس کا ترجمہ ''کتاب ش'' میں گزر چکا-
اَلْخِضَابُ وَالتَّهْيِئَةُ مِمَّا يَزِيْدُ اللّٰهُ بِهِ فِيْ عِفَّةِ النِّسَاءِ- خضاب کرنا اور اپنا جسم صاف پاک معطر رکھنا عورتوں کی پاک دامنی کو بڑھاتا ہے (کیونکہ خاوند کے میلے کچیلے اور غلیظ ہونے سے عورت کے دل میں اس سے نفرت پیدا ہو کر اس کا دل دوسرے مردوں کی طرف مائل ہوتا ہے)-
اُمِرْتُ بِتَهْيِئَةِ الْمَيِّتِ- مجھ کو حکم ہوا میت کے سامان کرنے کا (یعنی غسل و کفن وغیرہ)-
اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ وَتَعَبَّأَ وَ اَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ- جو شخص تیاری کرے چار دن (لفظوں کے یہی معنی ہیں)-
هَيَّأَ لِحْيَتَهٗ بَيْنَ اللِّحْيَيْنِ- جو شخص اپنی داڑھی کو متوسط رکھے دونوں کلموں کے درمیان نہ بہت چھوٹی نہ بہت لمبی-
اَوْلَادُ الْمُدَبَّرِهِمْ مُدَبَّرُوْنَ كَهَيْئَاتِهِ- مدبر غلام کی اولاد بھی اس کی طرح مدبر ہو گی-
هَيْبٌ اور هَيْبَةٌ اور مَهَابَةٌ- ڈرنا' بچنا' تعظیم کرنا' پرہیز کرنا-
هَائِبٌ اور هَيُوْبٌ اور هَيَّابٌ- لوگوں سے ڈرنے والا اور مَهُوْبٌ اور مَهِيْبٌ لوگ جس سے ڈریں-
تَهْيِيْبٌ- مہیب کرنا-
اِهَابَةٌ- ڈانٹنا-
تَهَيُّبٌ- ڈرنا-
اَلْاِيْمَانُ هَيُوْبٌ- ایمان ہیبت ڈالنے والا ہے (یعنی ایمان دار سے لوگ ڈرتے ہیں کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے- یا ایمان ڈرانے والا ہے گناہوں سے- یعنی ایمان دار گناہوں سے ڈرتا ہے (اس کو مواخذہ کا خوف رہتا ہے)-
هَابَ الرَّجُلُ- اس کی تعظیم اور توقیر کی حَصُوْرًا کی تفسیر هَيُوْبًا سے کی یعنی گناہوں سے ڈرنے والا بچنے والا-
اَتَهَيَّبُنِیْ- کیا تو میری تعظیم کرتا ہے-
وَهِبْتُهٗ- اور میں اس سے ڈر گیا-
قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ- آنحضرتؐ پر ہیبت ڈالی گئی تھی (جو آپ کو دیکھتا اس پر رعب طاری ہوتا)-
فَهَابَ اَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا- وہ اس کے سوا کوئی اور بات کہنے سے ڈر گئے (شاید ان سے پوری نہ ہو سکے)-

وَقَوِّنِیْ عَلٰی مَا اَھَبْتَ لِیْ- جن باتوں کی طرف تو نے مجھ کو بلایا ہے ان کے بجالانے کی مجھ کو قوت دے-

وَاَھَابَ النَّاسَ اِلٰی بَطْحِہٖ- لوگوں سے کہا کہ اس کو برابر کردو-

ھِیْت- ایک ہیجڑا تھا جس کو آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں کے حرم میں جانے کی اجازت دی تھی (کیونکہ وہ "غیر اُولِي الاِرْبَۃِ" میں سے ہے) پھر جب آپ نے اس کی ایک ایسی بات سنی جس سے معلوم ہوا کہ اس کو عورتوں کی شناخت ہے تو بیویوں کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا وہ غلام تھا ابن ابی امیہ کا جو بھائی تھا بی بی ام سلمہؓ کا فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا تھا)-

ھَیْتَ- لے آ جا-

ھِیْتِ- ایک شہر ہے فرات پر-

ھَاتِ- دے-

فَھَیْتَ ھَیْتًا- آ و-

ھَیْجٌ یا ھِیَاجٌ یا ھَیَجَانٌ- حملہ کرنا' جوش مارنا' حرکت کرنا' مضطرب ہونا' بہادری کرنا' گھس جانا' پیاسا ہونا' سوکھ جانا-

تَھْیِیْجٌ- برانگیختہ کرنا (جیسے مُھَایَجَۃٌ اور ھِیَاجٌ ہے)-

یَوْمُ الْھِیَاجِ- جنگ کا دن تھا-

تَھَایُجٌ- ایک دوسرے پر حملہ کرنا-

اِھْتِیَاجٌ- حملہ کرنا-

یَوْمُ ھَیْجٍ- ہوا اور ابر اور بارش کا دن-

ھَیْجَاءٌ- جنگ-

ھَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا- آسمان پر ابر آیا اور ہوا خوب چلی پھر ہم پر بارش ہوئی-

رَاٰی مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا فَلَمْ یَھْجِہٖ- اپنی جورو کے پاس ایک غیر مرد کو دیکھا پھر اس کو چھیڑا نہیں (نہ مارا نہ ہٹایا)-

تَصْرَعُھَا مَرَّۃً وَّ تَعْدِلُھَا اُخْرٰی حَتّٰی تَھِیْجَ- ہوا اس گھاس کو کبھی زمین پر گرا دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتی ہے (پک کر زرد ہو جاتی ہے)-

کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِغُصْنٍ فَقُطِعَ اَوْ کَانَ مَقْطُوْعًا قَدْ ھَاجَ وَرَقُہٗ- ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے آپ نے حکم دیا ایک شاخ درخت کی کاٹی گئی یا کٹی ہوئی تھی اس کے پتے سوکھ گئے تھے-

لَایَھِیْجُ عَلَی التَّقْوٰی زَرْعُ قَوْمٍ- تقویٰ اور پرہیز گاری سے کسی قوم کی کھیتی نہیں سوکھتی (یعنی ان کے اعمال خراب نہیں ہوتے)-

وَاِذَا ھَاجَتِ الْاِبِلُ رَخُصَتْ وَنَقَصَتْ قِیْمَتُھَا- جب اونٹ مست ہوتا ہے (جفتی چاہتا ہے تو دبلا ہو جاتا ہے) اس کا مول سستا اور اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے-

لَایَنْکُلُ فِی الْھَیْجَاءِ- جنگ میں پیچھے نہیں ہٹتا-

مَایَھِیْجُھُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ شَیْءٌ- اس سے پہلے ان کو کوئی چیز خوف دلانے والی نہ تھی-

لَایَھِیْجُ الرُّسُلَ- آنحضرتؐ پیغام لانے والوں کو (سفیروں اور ایلچیوں کو) نہیں چھیڑتے (ان کو نہیں ستاتے)-

مِنْ نَسْجِ دَاوٗدَ فِی الْھَیْجَا سَرَابِیْلُ- حضرت داؤد علیہ السلام کے بنے ہوئے جنگ کے قمیص (زرہیں)-

فَاِذَا حَاجَتْ رَخِصَۃً- جب اونٹ مست ہو کر سستے ہوں-

عِنْدَ ذٰلِکَ تَھِیْجُ رِیَاحُ النَّصْرِ- اس وقت یعنی عصر کے بعد فتح و فیروزی کی ہوائیں چلتی ہیں-

ھَیْدٌ- ڈرانا' سختی دینا' ہلانا' اصلاح کرنا' زائل کرنا' گرانا' پھیر دینا' گھبرا دینا' ڈانٹنا-

مَایَھِیْدُنِیْ ذٰلِکَ- میں اس سے کچھ نہیں گھبراتا (اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا)-

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَھِیْدَنَّکُمُ الطَّالِعُ الْمُصْعِدُ- تم کھاؤ پیو (یعنی رمضان میں یا جب روزہ رکھنا چاہو) اور تم کو لمبی روشنی جو اوپر چڑھ جاتی ہے (یعنی صبح کاذب) گھابرا نہ کرے (گھبرا نہ دے تم اس کو دیکھ کر کہ صبح ہوگئی اور پھر کھانا پینا چھوڑ دو)-

مَامِنْ اَحَدٍ عَمِلَ لِلّٰہِ عَمَلًا اِلَّا سَارَ فِیْ قَلْبِہٖ سُوْرَتَانِ فَاِذَا کَانَتِ الْاُوْلٰی لِلّٰہِ فَلَا تَھِیْدَنَّہُ الْاٰخِرَۃُ- جو شخص اللہ کی رضامندی کے لئے کوئی کام کرے اس کے دل میں

دو خیال آتے ہیں- اب اگر پہلا خیال یہ تھا کہ خالص خدا کے لئے کرتا ہے تو دوسرا خیال (وسوسہ جو شیطان نے ڈالا کہ وہ ریا کے لئے کرتا ہے) اس کو نیک کام کرنے سے نہ روکے (شیطان کو بکنے دے نیک کام کر ڈالے)-

قِيْلَ لَهٗ فِيْ مَسْجِدِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِدْهُ فَقَالَ بَلْ عَرْشٌ كَعَرْشِ مُوْسٰى- مسجد کے باب میں آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ اس کو درست کر لیجئے (یا گرا کر پھر بنا لیجئے) آپ نے فرمایا نہیں ایک منڈوا کافی ہے موسیٰؑ کے منڈوے کی طرح (جو شاخوں اور پتوں سے بنایا جاتا ہے)-

يَا نَارُ لَا تَهْدِيْهِ- اے آگ اس کو مت ستائیو مت چھیڑیو-

اَوْلَقِيْتُ قَاتِلَ اَبِيْ فِي الْحَرَمِ مَاهِدْتُهٗ- اگر میں اپنے باپ کے قاتل کو بھی حرم میں پاؤں تو اس کو نہ چھیڑوں-

مَالِيْ لَا اَزَالُ اَسْمَعُ اللَّيْلَ اَجْمَعَ هِيد هِيد- مجھ کو کیا ہوا ہے ساری رات میں ہید کی آواز سنتی رہی (ہید ہید کہہ کر اونٹوں کو ڈانٹتے ہیں اور ایک قسم گانے کی ہے جو اونٹ والے گاتے ہیں)-

يَا نَارُ هِيْدِيْهِ وَلَا تُوْذِيْهِ- اے آگ اس کو ہلا لیکن تکلیف مت دے (یہ حدیث مجمع البحرین میں ہے اسی طرح نقل کی ہے اور دوسری کتابوں میں لَاتَهِيْدِيْهِ ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

هَيْدَرَةٌ- بڑھیا پھونس جس کی شہوت جاتی رہی ہو-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَيْدَرَةً- بڑھیا سے نکاح مت کر- (ایک روایت میں هَيْذَرَةٌ ہے ذال معجمہ سے یعنی بکنے والی زبان دراز عورت سے)-

هَيْسٌ- کثرت سے لینا' تیز چلنا' روند ڈالنا-

هَيْسِ هَيْسِ- ایک کلمہ ہے جو کسی کو اکسانے یا ایک امر کے ممکن ہونے پر کہا جاتا ہے-

عَرِّفُوْا عَلَيْكُمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ اَهْيَسُ اَلْيَسُ- اپنا عریف (نقیب) فلاں شخص کو کر دو وہ اہیس ہے (یعنی روزی کی طلب میں پھرتا ہے- جب جانے کے موافق مل جاتی ہے تو وہ بیٹھ رہتا ہے (اپنی جگہ نہیں چھوڑتا) قیاس کی رو سے اَهْوَسُ صحیح ہے مگر اَلْيَسُ کی مناسبت سے واؤ یا سے بدل دیا-

هَيْشٌ- بگاڑنا' حرکت کرنا' زور کرنا' بہت باتیں کرنا-

هِيْش- ایک کلمہ ہے جس سے گدھے کو ڈانٹتے ہیں-

هَيْشَةٌ هَوْشَةٌ- جماعت' فتنہ و فساد و ہنگامہ-

لَيْسَ فِي الْهَيْشَاتِ قَوَدٌ- ہنگاموں میں (جن میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ قاتل کون ہے) قصاص نہ لیا جائے گا-

اِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ- بازاروں کے ہنگامے اور چیخ پکاروں سے بچے رہو-

لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ الحديث وَ اِيَّاكُمْ وَ هَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ- نماز میں پہلی صف کے اندر میرے نزدیک وہ لوگ رہیں جو عقل والے ہیں (بڑی عمر والے سمجھ دار) پھر جو ان سے لگ بھگ ہوں' اخیر حدیث تک اور بازار کی گپوں سے بچے رہو یا بازار کی طرح مرد عورت بچے سب مل جل جانے سے بچے رہو-

هَيْضٌ- بیٹ کرنا' جڑ جانے کے بعد پھر توڑنا' بیماری کے بعد دوسری بیماری آنا-

اِنْهِيَاضٌ- جڑ جانے کے بعد ٹوٹ جانا (جیسے تَهَيُّضٌ ہے)-

اِهْتِيَاضٌ- بمعنی هَيْضٌ ہے-

هَيْضَةٌ- مشہور بیماری ہے جس میں دست اور قے ہوتے ہیں-

لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِيَاتِ مَانَزَلَ بِيْ لَهَاضَهَا- جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عائشہؓ کہنے لگیں خدا کی قسم اگر گڑے ہوئے مضبوط بھاری پہاڑوں پر وہ آفتیں اتریں جو مجھ پر اتریں تو ان کو توڑ ڈالتیں-

يَهِيْضُهٗ حِيْنًا وَّحِيْنًا يَصْدَعُهٗ- کبھی اس کو توڑتا ہے کبھی اس میں شگاف ڈالتا ہے (چیرتا ہے)-

خَفِّضْ عَلَيْكَ فَاِنَّ هٰذَا يَهِيْضُكَ- اپنے اوپر آسانی کرو یہ تم کو توڑ ڈالے گا-

اَللّٰھُمَّ قَدْ ھَاضَنِیْ فَھِضْہُ- یا اللہ اس نے مجھ کو توڑا تو اس کو توڑ-

ھَیْعٌ- زمین پر پھیل جانا' گل جانا' قے کرنا' پانی کی طرف قصد کرنا' بھوکا ہونا-

ھَیَعَانٌ- نامرد ہونا' تنگ آ جانا-

تَھَیُّعٌ- زمین پر پھیل جانا-

اِنْھِیَاعٌ- جاری ہونا' بہنا-

کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً طَارَ اِلَیْھَا- جب کوئی خوف ناک آواز سنتے تو جھٹ اس طرف دوڑ جاتے (گویا شہادت کے طالب تھے)-

کُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَسَمِعَ الْھَائِعَۃَ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقِیْلَ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الْوِتْرِ- میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک ڈراونی آواز سنی پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اب لوگ وتر پڑھ کر لوٹے ہیں-

یَامَھْیَعُ یَاسَلْفَعُ یَافَرْدَعُ- حضرت علیؓ نے ایک عورت سے کہا جو اپنے خاوند پر فریاد کرتی تھی- اے مہیع ارے سلفع ارے فردع- عورت سے کسی نے ان لفظوں کے معنی پوچھے- تو کہنے لگی مہیع یہ کہ میں عورتوں کے ساتھ رہتی ہوں مردوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی- سلفع یہ کہ مجھ کو اس مقام میں حیض آتا ہے جہاں سے اور عورتوں کو نہیں آتا فردع یعنی اپنے خاوند کا گھر تباہ کرنے والی اس کے لئے کچھ نہ چھوڑنے والی-

مَھْیَعَۃ- حجفہ کو بھی کہتے ہیں جو شام والوں کا میقات ہے-

اِتَّقُوا الْبِدَعَ وَالْزَمُوا الْمَھْیَعَ- بدعتوں سے پرہیز کرو اور سنت کا کشادہ راستہ لازم کرلو-

ھَیْقٌ- شتر مرغ' باریک لمبا-

تَھَیُّقٌ- ٹھہر جانا' حرکت نہ کرنا-

ھِیَقٌّ- بے خبر لمبا آدمی-

اَھْیَقُ- لمبی گردن والا-

اِنْخَزَلَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ فِیْ کَتِیْبَۃٍ کَاَنَّہٗ ھَیْقٌ یَقْدُمُھُمْ- عبداللہ بن ابی (منافق) ایک فوج لے کر ہم لوگوں سے الگ ہو گیا وہ ان کے آگے آگے شتر مرغ کی طرح چل رہا تھا (یعنی جلدی سے بھاگ گیا)-

ھَیْکَلَۃٌ- موٹا ہونا' ضخیم ہونا' لمبا گھوڑا' لمبی گھاس' بلند عمارت' نصاریٰ کا گرجا جس میں حضرت مریمؑ کی تصویر رکھتے ہیں-

ھَیْکَلٌ- گرجا کا وہ مقام جہاں قربانیاں چڑھاتے ہیں (مجمع البحار میں ہے کہ اب ''ہیکل'' تعویذ کو کہتے ہیں جس میں اسمائے الٰہی لکھے ہوں)-

ھَیْلٌ- بہانا' ڈالنا بن ماپے ہوئے-

تَھْیِیْلٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

تَھَیُّلٌ- گر پڑنا (اِنْھِیَالٌ کے بھی یہی معنی ہیں) اور گالی گلوچ کرنا-

ھَالَۃ- چاند کے گرد جو دائرہ ابر میں نظر آتا ہے-

ھَیُوْلٰی- مادہ (میٹر) جو مختلف صورتیں قبول کرتا ہے (ارسطو نے اس کو ایک موہوم امر قرار دیا ہے مگر جدید فلسفہ میں دیمقراطیس کے قول کے موافق ہیولیٰ وہ چھوٹے چھوٹے سخت اجزا ہیں جن سے تمام قسم کے اجسام مرکب ہیں اور وہ فنا نہیں ہوتے بلکہ ان کی ہیئت ترکیبی یعنی صورت بگڑ کر وہ دوسری صورت اختیار کرتے ہیں)-

اِنَّ قَوْمًا شَکَوْا اِلَیْہِ سُرْعَۃَ فَنَاءِ طَعَامِھِمْ فَقَالَ اَتَکِیْلُوْنَ اَمْ تَھِیْلُوْنَ قَالُوْا نَھِیْلُ قَالَ فَکِیْلُوْا وَلَا تَھِیْلُوْا- کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارا غلہ جلدی ختم ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا تم ناپ کر پکاتے ہو یا یوں ہی بغیر ناپے ڈال کر- انھوں نے کہا یونہی بغیر ناپے ڈال کر- آپ نے فرمایا ناپا کرو اور بغیر ناپے مت ڈالا کرو (جو چیزیں بغیر ناپے چھوڑی جائیں غلہ ہو یا مٹی یا ریت ان کے چھوڑنے کو ھیل کہتے ہیں)-

ھَالَ التُّرَابَ فِی الْقَبْرِ- قبر میں مٹی ڈالی-

ھِلْتُ الدَّقِیْقَ- میں نے آٹا ڈالا-

اَوْصٰی عِنْدَ مَوْتِہٖ ھِیْلُوْا عَلَیَّ ھٰذَا الْکَثِیْبَ وَلَا تَحْفِرُوْا لِیْ- انھوں نے مرتے وقت یہ وصیت کی کہ یہ ریتی کا ٹیلہ جو ہے اس کو میری لاش پر ڈال دینا اور قبر نہ کھودنا-

فَعَادَتْ كَثِيْبًا اَهْيَلَ - پھر وہ ریتی کارواں ٹیلہ ہو گیا-
مَهِيْلٌ - بہنے والا-
هَيْمٌ يا هَيَمَانٌ - عورت پر عاشق اور فریفتہ ہو جانا' پیاسا ہونا-
تَهْيِيْمٌ - عاشق بنانا-
اِهْتِيَامٌ - حیلہ کرنا-
اِنَّ رَجُلًا بَاعَهٗ اِبِلًا هِيْمًا - ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ بیمار اونٹ بیچے (جن کو ہیام کی بیماری تھی یعنی پانی پیتے تھے مگر سیراب نہیں ہوتے تھے (یہ بیماری آدمی میں ہوتی ہے تو اس کو استسقاء کہتے ہیں)-
اِغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا - ہماری زمین غبار آلود ہو گئی (پانی نہ پڑنے کی وجہ سے اور ہمارے جانور پیاسے ہو گئے-
فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ - کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے کہا هِيْم وہ ریتیاں جو پانی سے سیر نہیں ہوتیں چوستی چلی جاتی ہیں- (یہ جمع ہے هَيَام کی بعضوں نے کہا وہ اونٹ مراد ہیں جن کو هُيَام کی بیماری ہوتی ہے)-
فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَمَ - پھر وہ ایک ریتی کا ٹیلہ جو پانی چوستی ہے ہو گیا (مشہور روایت اَهْيَلَ ہے جیسے اوپر گزر چکا)-
فَدُفِنَ فِىْ هَيَامٍ مِّنَ الْاَرْضِ - پھر وہ ریتی میں دفن کئے گئے-
وَتَرَكَتِ الْمَطِىَّ هَامًا - اس قحط نے اونٹوں کو ھامہ یعنی الو بنا دیا- (مطلب یہ ہے کہ مر گئے اور عرب کے اعتقاد کے موافق کہ مردہ الو کی شکل میں نمودار ہوتا ہے- اُلو ہو گئے تو هَامٌ جمع ہے هَامَةٌ کی بمعنی الو- بعض نے کہا هَائِمٌ کی جمع ہے یعنی بھاگ کر جنگلوں میں چل دیئے- وہاں حیران پریشان پھرتے ہیں)-
نَسِيْحُ فِى الْاَرْضِ وَنَهِيْمُ - ہم زمین کی سیر کریں وہاں گھومیں جدھر منہ ہوا ادھر چل دیں-
كَانَ عَلِىٌّ اَعْلَمَ النَّاسِ بِالْمُهَيِّمَاتِ - حضرت علیؓ باریک اور مشکل مسائل کو سب صحابہؓ سے زیادہ جانتے تھے جن میں لوگ حیران ہو جاتے ہیں هَامَ فِى الْاَمْرِ سے نکلا ہے یعنی اس کام میں حیران ہو گیا- ایک روایت میں مُهَيِّمَاتٌ ہے جو اوپر گزری-
كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِالْهِيْمِ - تین سانس میں پانی پینا افضل ہے اور پیاسے اونٹوں کی مشابہت کرنا غٹ غٹ ایک ہی دم میں پی جانا برا سمجھتے تھے-
هَيِّنٌ - آسان نرم- اس کی تخفیف هَيْنٌ آتی ہے- جیسے لَيِّنٌ سے لَيْنٌ-
اَلْمُسْلِمُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ - مسلمان نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں-
اَلنِّسَاءُ ثَلٰثَةٌ فَهَيِّنَةٌ لَيِّنَةٌ عَفِيْفَةٌ - عورتیں تین طرح کی ہیں ایک وہ جو نرم مزاج سنجیدہ پاک دامن ہو-
كُلُّ ذٰلِكَ هَيِّنٌ عَلَيْهِ - جب ہو یا حائضہ سب کا اس کے پاس آنا اس کی خدمت کرنا سہل اور آسان ہے اس میں کوئی قباحت نہیں-
اِنَّهٗ سَارَ عَلٰى هِيْنَتِهٖ - وہ اپنی عادت کے موافق آہستہ چلے-
لَيْسَ بِالْجَا فِىْ وَلَا الْمُهِيْنِ يا وَلَا الْمَهِيْنِ - آنحضرت ﷺ سخت مزاج (اجڈ) نہ تھے نہ لوگوں کو حقیر سمجھنے والے یا نہ حقیر اپنے آپ کو ذلیل کرنے والے (بلکہ خودداری کو ملحوظ رکھتے)-
هَيْنَمَةٌ - وہ پوشیدہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے-
مَا هٰذِهِ الْهَيْنَمَةُ - یہ چپکے چپکے کیا باتیں ہو رہی ہیں؟-
هَيْنَمَ فِى الْمَقَامِ - مقام ابراہیم میں چپکے سے قرأت کی-
هَيْنَمٌ - روئی-
هِيْهِ - اور کہو-
قَالَ يَاصَخْرُ هِيْهِ فَقُلْتُ هِيْهًا - امیہ نے ابوسفیان سے کہا اور کہو! ابوسفیان نے کہا بس بس اب چپ رہو-
هَيْهَاتَ - دور ہوا- کبھی اَيْهَاتَ بھی کہتے ہیں-

ی

ی- حروف تہجی میں سے اٹھائیسواں حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں دس ہے- یائے مفرد ضمیر مونث اور علامت مضارع اور ضمیر متکلم اور نسبت اور تثنیہ اور جمع اور اطلاق اور اشباع کے لئے آتی ہے-

بابُ الیاء مع الالف

یَا- حرف ندا ہے اور بعید اور قریب دونوں میں مستعمل ہے-

یَا جَجْ- بطن یاجج ایک مقام کا نام ہے مکہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر-

یَأْسٌ اور یَآسَةٌ- ناامید ہونا' جاننا-

مُوَایَسَةٌ اور اِیَاسَةٌ- ناامیدی میں ڈالنا-

لَایَأْسَ مِنْ طُوْلٍ- لمبائی سے ناامیدی نہ تھی یعنی لمبا شخص آنحضرتؐ کو دیکھ کر ناامید نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ بھی لمبائی کے قریب تھے-

فَآیِسْهُ مِنَّا کَمَا اٰیَسْتَهٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ- اس کو ہم سے ناامید کر دے جیسے تو نے اس کو اپنی رحمت سے ناامید کیا ہے-

اَلسِّلُّ دَاءُ یَأْسٍ- سل ناامیدی کی بیماری ہے- (اس کا اچھا ہونا مشکل ہے- لیکن مسلول برسوں تک زندہ رہتے ہیں ایک پھیپڑا گل سڑ کر گر جاتا ہے تو ایک ہی پھیپڑا کام کرتا رہتا ہے)-

اَلْیَاسُ بْنُ مُضَرَ مَاتَ مِنْهُ- الیاس بن مضر قریش کا دادا اسی بیماری سے مرا- اسی وجہ سے اس کا نام اَلْیَأْس ہوا- یعنی ناامیدی-

اِسْتِیْئَاسٌ- ناامید ہونا-

اِلْیَاس- مشہور پیغمبر ہیں- بعض نے کہا وہی ادریسؑ ہیں- بعض نے کہا وہ بنی اسرائیل میں سے تھے حضرت موسیٰؑ کے بعد اور ''الیسع'' ان کے شاگرد تھے- کہتے ہیں الیاسؑ اور خضرؑ اب تک زندہ ہیں الیاسؑ خشکی پر مامور ہیں اور خضرؑ دریا پر-

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ- کو بعض نے اٰلِ یَاسِیْن پڑھا ہے یعنی سلام ہو حضرت محمد ﷺ کی آل پر-

اَلْیَأْسُ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ عِزُّ الْمُؤْمِنِ- مسلمان کی عزت اس میں ہے کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے ناامید رہے (بجز خدا کے اور کسی سے امید اور توقع نہ رکھے)-

اِذَا عَرَفْتَ الْیَأْسَ اَلْفَیْتَهُ الْغِنٰی- جب تو ناامیدی کو پہچان لے گا تو اس کو غنا اور تونگری پائے گا-

اَلْیَأْسُ اِحْدَی الرَّاحَتَیْنِ- ناامیدی دو راحتوں میں سے ایک راحت ہے (جیسے کہتے ہیں اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ)-

یَافُوْخ- چندیا اس کی جمع یَاَفِیْخ ہے-

وَتُوْضَعُ عَلٰی یَافُوْخِ الصَّبِیِّ- بچہ کی چندیا پر رکھ دیا جائے-

وَاَنْتُمْ لَهَامِیْمُ الْعَرَبِ وَ یَآفِیْخُ الشَّرَفِ- تم عربوں کے اعلیٰ ذات والے ہو اور شرف اور بزرگی کی چندیا ہو-

یَاَلَ- ماضی کا صیغہ ہے یَوْلٌ سے- یَوْلٌ اور اِیَالَةٌ وقت آ جانا اور چاہئے ہونا-

مَایَاَلَ لَهُمْ اَنْ یَّفْقَهُوْا- ان کو سمجھنے کا وقت ابھی نہیں آیا

(جیسے کہتے ہیں: نَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا یا نَوَالُكَ اَنْ تَفْعَلَهٗ تجھ کو ایسا کرنا چاہئے)۔

بابُ الیاء مع الباء

يَبْسٌ یا يُبْسٌ - سوکھ جانا۔

اِتِّبَاسٌ - سکھانا، گھاس سوکھ جانا، خشک زمین میں چلنا۔

اِتِّبَاسٌ - سوکھنا (اصل میں اِيْتِبَاسٌ تھا)۔

لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبِسَا - شاید جب تک یہ ڈالیاں نہ سوکھیں ان کا عذاب کچھ ہلکا ہو۔

اِجْتَاحَتْ جَمِيْمُ الْيَبِيْسِ - سوکھی گھاس کے گٹھے تباہ ہو گئے۔

يُبُوْسَةٌ - خشکی (یہ ضد ہے رطوبت کی)۔

يُتْمٌ یا يَتْمٌ - یتیم ہو جانا۔

يَتْمٌ - تقصیر کرنا، سستی کرنا، تھک جانا، دیر کرنا۔

اِيْتَامٌ - اولاد کا یتیم ہو جانا۔

يَتِيْمٌ - وہ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو اور وہ نابالغ ہو اگر ماں باپ دونوں مر گئے ہوں تو اس کو لَطِيْمٌ کہیں گے اگر صرف ماں مر گئی ہو تو اس کو عَجِيٌّ کہیں گے اور جانوروں میں یتیم اس کو کہیں گے جس کی ماں مر گئی ہو۔

تُسْتَامَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا - کنواری لڑکی جوان (جس کا باپ مر گیا ہو) اس سے نکاح کرتے وقت اجازت لیں گے۔ اگر وہ خاموش رہے تو بس یہی اس کی اجازت ہے (حالانکہ وہ لڑکی جوان ہے مگر اس کو مجازاً یتیمہ کہا۔ بعض نے کہا عورت کی جب تک شادی نہ ہو اس کو یتیمہ ہی کہتے ہیں)۔

جَائَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ يَتِيْمَةٌ فَضَحِكَ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ يَتَامٰى - امام شعبیؒ کے پاس ایک عورت آئی - کہنے لگی میں یتیم عورت ہوں - یہ سن کر ان کے ساتھی ہنسنے لگے (کہ جوان ہو کر اپنے آپ کو یتیم کہتی ہے) شعبیؒ نے کہا (ہنسنے کی کیا بات ہے) عورتیں سب یتیم ہیں (یعنی ناتواں اور کمزور نوع ہیں)۔

اِنِّیْ امْرَاَةٌ مُّؤْتِمَةٌ تُوُفِّیَ زَوْجِیْ وَتَرَكَهُمْ - میں ایک عورت ہوں یتیم بچے والی، میرا خاوند مر گیا اور بچوں کو چھوڑ گیا۔

كَافِلُ الْيَتِيْمِ وَ اَنَا كَهَاتَيْنِ - یتیم کا پرورش کرنے والا اور میں قیامت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے (یعنی میرے بالکل نزدیک رہے گا - یہ حدیث عام ہے غیر یتیم اور اپنے عزیز یتیم سب کو شامل ہے)۔

مَتٰى يَنْقَضِیْ الْيُتْمُ - یتیمی کب ختم ہوتی ہے (بلوغ کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے)۔

يَتِيْمًا لَّا مِثَالَ لَكَ - یتیم ہو آپ کا کوئی نظیر نہیں (جیسے کہتے ہیں دُرَّةٌ يَتِيْمَةٌ بےنظیر موتی)۔

يَتِيْمَةُ الدَّهْرِ - یگانۂ روزگار۔

يَتْنٌ - بچہ کے پاؤں سر سے پہلے نکلنا۔

تَيْتِيْنٌ - ایسا بچہ جننا۔

مُوْتِنَةٌ - جو عورت یا اونٹنی ایسا بچہ جنے۔

اِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلْيُنْقِ الْمِيْتَنَيْنِ وَلْيُمِرَّ عَلَى الْبَرَاجِمِ - جب کوئی تم میں جنابت کا غسل کرے تو چڈھوں کو صاف کرے (وہاں میل جمتا ہے) اور گھائیوں کو (یعنی انگلیوں کے جوڑوں کو) خطابی نے کہا میں اس لفظ کے معنی نہیں جانتا اور احتمال ہے کہ مِتْيَنَيْنِ ہو بہ تقدیم تا بر یا بمعنی دبر یعنی دونوں شرمگاہوں کو صاف کرے عبدالغافر نے کہا شاید مُنْتِنَيْنِ ہو یعنی دونوں بدبوداروں کو مراد دونوں شرمگاہ ہیں کیونکہ وہ بدبو کا مقام ہیں۔

مَا وَلَدَتْنِیْ اُمِّیْ يَتْنًا - میری ماں نے مجھ کو ایسا نہیں جنا تھا کہ میرے پاؤں پہلے نکلے ہوں۔

بابُ الیاء مع الثاء

يَثْرِبُ - مدینۂ منورہ کا پرانا نام تھا - اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مدینہ رکھا اور آنحضرتؐ نے طابہ اور طیبہ - اور یثرب کہنے کو آپ نے مکروہ رکھا کیونکہ وہ تثریب سے ماخوذ ہے بمعنی توبیخ اور ملامت - اور قرآن میں جو یثرب کا لفظ آیا ہے وہ منافقوں کے قول کی حکایت ہے۔

فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ - پھر معلوم ہوا کہ وہ بستی مدینہ ہے یعنی یثرب-

يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ - وہ یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے (شاید یہ حدیث ممانعت سے پہلے کی ہے یا لوگوں کو معلوم کرانے کے لئے کیونکہ وہ مدینہ کا نام نہ پہچانتے ہوں گے)-

بابُ الیاء مع الدّال

يَدٌ - ہتھیلی یا ہتھیلی سے مونڈھے تک یعنی ہاتھ-

يَدْيٌ - ہاتھ پر مارنا، حق حاصل کرنا-

يُدِيَ - اس کو بخشش ملی-

يَدِيَ مِنْ يَدِهٖ - اس کا ہاتھ ضائع ہو گیا-

مُيَادَاةٌ - دست بدست نقدا نقد بدلہ-

اِيْدَاءٌ - حق حاصل کرنا-

اَيْدِيْ - جمع ہے يَدٌ کی اور تصغیر يُدَيَّةٌ اور نسبت يَدِيٌّ اور يَدَوِيٌّ ہے-

عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْفُسْطَاطِ - اپنے اوپر جماعت میں رہنا لازم کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا ہاتھ جماعت پر رہتا ہے (اصل میں فسطاط کے معنی شہر کے ہیں شہر میں بہت لوگ جمع رہتے ہیں تو مجازاً اس سے جماعت مراد لی- جیسے اس حدیث میں ہے- حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے)-

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ - اللہ (کی مہربانی) کا ہاتھ جماعت پر رہتا ہے (جہاں جماعت سے نکلے اور مسلمانوں کے جتھے سے الگ ہوئے بس تباہی آئی جماعت سے مراد یہاں صحابہ اور تابعین کا گروہ ہے- جس نے ان کا طریق چھوڑا وہ گمراہ ہوا)-

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ السُّفْلٰى - اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے افضل ہے اسی لئے بزرگوں کو جب کوئی چیز پیش کرتے ہیں تو ہتھیلی پر رکھ کرتا کہ ان کا ہاتھ اوپر رہے اس کو اہل ہند کی اصطلاح میں نذر کہتے ہیں) بعضوں نے کہا اوپر والے ہاتھ سے مراد وہ شخص ہے جو سوال نہ کرتا ہو اور نیچے والے ہاتھ سے سائل مراد ہے)-

هٰذِهٖ يَدِيْ لَكَ - یہ میرا ہاتھ آپ کے اختیار میں ہے (میں بالکل آپ کا مطیع اور تابعدار ہوں)-

هٰذِهٖ يَدِيْ لِعَمَّارٍ - یہ میرا ہاتھ عمار کے لئے ہے (عمار جو چاہتا ہے وہ میرے ساتھ کرے- یہ حضرت عثمان غنیؓ نے ارشاد فرمایا جب انھوں نے عمار کو مارا پھر نادم ہوئے اور کہنے لگے عمار تو مجھ سے بدلہ لے لے)-

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ - مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں کہ اس کا قصاص اس سے نہ لیا جائے اور وہ دوسرے دین والوں پر یعنی مخالفوں کے مقابلے میں سب مسلمان متفق اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں)-

قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ - میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں (یعنی یاجوج ماجوج کو)-

وَ اَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ - اور جزیہ ذلیل ہو کر دو یا زبردست ہاتھ کو جزیہ دو-

اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا - سب سے پہلے جو بی بی مجھ سے ملے گی (اس کی وفات ہوگی) وہ بی بی ہے جس کا ہاتھ تم سے لمبا ہے (یعنی سخی اور خیرات کرنے والی بیوی وہ حضرت زینبؓ تھیں جن کی وفات آپ کی سب بیویوں سے پہلے ہوئی بعض نے کہا بیوی سودہؓ ان کے ہاتھ سب بیویوں سے زیادہ لمبے تھے)-

مَا رَاَيْتُ اَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ مِّنْ طَلْحَةَ - حضرت طلحہؓ سے بڑھ کر میں نے کسی کو بہت سا مال بغیر بدل کے دینے والا نہیں دیکھا (یعنی اس خیال کے بغیر کہ وہ بدلہ کرے گا یا نہیں، ابتدائی طور سے خطیر مال دینے والے)-

مَرَّ قَوْمٌ مِّنَ الشُّرَاةِ بِقَوْمٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ يَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا بِكُمُ الْيَدَانِ - کچھ خارجی لوگ حضرت علیؓ کے اصحاب پر گزرے ان پر بددعا کر رہے تھے- حضرت علیؓ

نے کہا خود تمہارے اوپر تمہاری بددعا پڑے گی تم ہی تباہ ہو گے (عرب لوگ کہتے ہیں کَانَتْ بِهِ الْيَدَانِ یعنی وہ میرے لئے کہتا تھا' اسی کو پیش آیا)۔

لَمَّا بَلَغَهُ مَوْتُ الْاَشْتَرِ قَالَ لِلْيَدَيْنِ وَلِلْفَمِ۔ (حضرت معاویہؓ کو) جب مالک اشتر کی موت کی خبر آئی تو کہنے لگے اللہ نے اس کو دونوں ہاتھوں اور منہ کے بل زمین پر گرایا۔

اِجْعَلِ الْفُسَّاقَ يَدًا يَدًا وَّ رِجْلًا رِجْلًا۔ فاسقوں کو الگ الگ رکھو ہر ایک کا ہاتھ اور پاؤں دوسرے کے ہاتھ اور پاؤں سے جدا رہے (کیونکہ اکٹھا ہو کر فساد مچائیں گے)۔

تَفَرَّقُوْا اَيْدِيَ سَبَا وَ اَيَادِيَ سَبَا۔ شہروں میں جابجا متفرق ہو گئے۔

فَاَخَذَ بِهِمْ يَدَ الْبَحْرِ۔ اس نے ان کو لے کر سمندر کا راستہ اختیار کیا (یہ ہجرت کا قصہ ہے یعنی ابوبکرؓ اور آنحضرتؐ کو سمندر کے راستے سے مدینہ لے گیا)۔

حَتّٰى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ۔ یہاں تک کہ جو مال اپنی قمیص کی آستین میں رکھے ید کے معنی نعمت اور طاقت اور قدرت اور قوت اور سلطنت اور جماعت سب آئے ہیں۔

ضَعْ يَدَكَ۔ کھا۔

خَرَجَ نَازِعَ يَدٍ۔ باغی ہو کر نکل گیا۔

يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اس کے خزانے بے حدوحساب ہیں)۔

قَبَّحَ اللّٰهُ هٰذَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقَصِيْرَتَيْنِ۔ اللہ ان دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تباہ کرے (جو خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں' ان پر بددعا کی۔ حالانکہ دعا میں ہاتھ اٹھانا آنحضرتؐ سے ثابت ہے مگر دونوں خطبوں کے درمیان دعا کے لئے آنحضرتؐ سے ہاتھ اٹھانا چونکہ ثابت نہ تھا لہٰذا ایسا کرنے والے پر بددعا کی)۔

لَاتَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَّلَا مِنَّةً۔ یا اللہ کسی فاسق بدکار کا احسان مجھ پر نہ رکھ۔

نَحْنُ يَدُ اللّٰهِ الْبَاسِطَةِ عَلٰى عِبَادِهٖ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ۔ ہم (یعنی اہل بیت کرام) اللہ کی نعمت ہیں جو اس کے بندوں پر مہربانی اور رحم کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے۔

مَنْ صَنَعَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِيْ يَدًا۔ جو شخص میرے اہل بیت کے ساتھ سلوک کرے (ان کو راحت پہنچائے ان کی خبر گیری کرے)۔

مَا مِنْ صَلٰوةٍ يَّحْضُرُ وَقْتُهَا اِلَّا نَادٰى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ اَوْ قَدْ تُمُوْهَا عَلٰى ظُهُوْرِكُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِصَلٰوتِكُمْ۔ جب کسی نماز کا وقت آجاتا ہے تو ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ اٹھو جو آگ تم نے اپنی پیٹھوں پر سلگائی ہے اس کو نماز پڑھ کر بجھاؤ۔

ذُوالْيُدَيْنِ۔ (ابو محمد بن عمرو) ایک صحابی تھے جن سے سہو کی حدیث منقول ہے۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا تھا کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے۔ ان کے ہاتھ لمبے تھے اس لئے ذوالیدین کہلائے۔

ذُوالْيُدَيَّة۔ جس کو ذُوالثُّدَيَّة بھی کہتے ہیں وہ خارجیوں کا سردار تھا جو نہروان میں مارا گیا۔

بابُ الیاء مع الرّاء

يَرَرٌ۔ سخت ہونا' گرم ہونا۔ يَارٌّ تابع ہے جو حَارٌّ کے بعد بولا جاتا ہے۔

اِنَّهٗ حَارٌّ يَارٌّ۔ شبرم بڑا سخت گرم ہے (جو ایک مسہل دوا ہے) ایک روایت میں حَارٌّ جَارٌّ ہے معنی وہی ہیں)۔

يَرْبُوْعٌ۔ جنگلی چوہا۔

وَفِي الْيَرْبُوْعِ جَفْرَةٌ۔ احرام کی حالت میں جنگلی چوہا مارنے میں چار مہینے کا بکری کا بچہ دینا ہوگا۔

يَرْعٌ۔ نامرد بزدل ہونا۔

يَرَاعٌ۔ بانس اور ایک مکھی جو رات کو اڑتی ہے اور مچھر قلم کے نرکل کو بھی یراع کہتے ہیں۔

وَعَادَ لَهَا الْيَرَاعُ مُجْرَنْثِمًا۔ کمزور بکریاں (قحط کی وجہ سے) اکٹھا ہو گئیں۔

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ۔ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا۔ آپ نے

بانسری کی آواز سنی (بانسری بجانا اور اس کا سننا بعض مکروہ تنزیہی کہتے ہیں بعض مکروہ تحریمی - اس حدیث سے تو تحریم کی تائید ہوتی ہے -

يَرْفَاءُ - حضرت عمرؓ کے دربان کا نام تھا -

يَرْمَقُ - قبا اور ترکی زبان میں درہم کو کہتے ہیں -

اَلدِّرْهَمُ يُطْعِمُ الدَّرْمَقَ وَيَكْسُوا الْيَرْمَقَ - روپیہ آدمی کو میدہ کھلاتا ہے اور قبا پہناتا ہے (یعنی روپے سے کھانا بھی اچھا ملتا ہے اور کپڑا بھی اچھا - نہایہ میں ہے کہ قباہ کو یلمق کہتے ہیں اور یرموق روپیہ کو غرض دنیا میں روپیہ عجیب چیز ہے تمام مشکلیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے آسان کر دیتا ہے -

يَرْمُوكُ - شام میں ایک مقام کا نام ہے وہاں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمان مجاہدین اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی -

يَرَنَّاءُ - مہندی -

اِنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْيُرَنَّاءِ فَقَالَ مِمَّنْ سَمِعْتِ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَقَالَتْ مِنَ الْخَنْسَاءِ - حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یرناء کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے یہ لفظ کس سے سنا - انھوں نے کہا خنساء سے - (خطابی نے کہا اس وزن پر مجھ کو کوئی لفظ نہیں ملا) -

يَرِيْسٌ - کسان، کاشتکار -

فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْيَرِيْسِيْنَ - تجھ پر تیرے کسانوں کا (رعیت کا) گناہ پڑے گا -

بابُ الياء مع السّينْ

ياسين -

اِلْيَاسِيْنَ - نام ہے الیاسؑ پیغمبر کا یا حضرت ادریسؑ کا (جیسے اوپر گزر چکا) -

يُسْرٌ - آسان ہونا، کم ہونا -

يَسْرٌ اور يَسَرٌ - نرم ہونا، مطیع ہونا، زچگی آسان ہونا -

يَسَرٌ - جوا کھیلنا، بائیں طرف سے آنا -

تَيْسِيْرٌ - آسان کرنا، دے دینا -

مُيَاسَرَةٌ - بائیں سمت لینا -

اِيْسَارٌ - مال دار ہونا -

تَيَسُّرٌ - آسان ہونا -

تَيَاسُرٌ - جوئے کا مال تقسیم کر لینا -

اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ - یہ دین (یعنی دین اسلام) آسان ہے (نہ اس کا سمجھنا مشکل ہے نہ اس کے احکام پر عمل کرنا دشوار ہے ایسا صاف اور سیدھا بلا انچ پیچ دنیا میں کوئی دین نہیں ہے) -

تَيَاسُرٌ - بائیں طرف جانا -

اِسْتِيْسَارٌ - سہل ہونا، تیار ہونا -

اِتِّسَارٌ اور اِيْتِسَارٌ - جوئے کا مال تقسیم کر لینا -

يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا - آسانی کرو، سختی نہ کرو (جو کوئی نیا مسلمان ہو اس کو رفتہ رفتہ ایک ایک حکم پر لگاؤ ایک بارگی دشواریاں مت ڈال دو) -

مَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ وَ يَاسَرَ الشَّرِيْكَ - جو شخص امام (حاکم اسلام) کی اطاعت کرے اور اپنے ساجھی (شریک) پر آسانی کرے -

كَيْفَ تَرَكْتَ الْبِلَادَ فَقَالَ تَيَسَّرَتْ - تم نے بستیوں کو کس حال میں چھوڑا - انھوں نے کہا ارزانی کی حالت میں -

لَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ - ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہ آئے گی (اس کی شرح کتاب العین میں گزر چکی ہے) -

تَيَاسَرُوْا فِي الصَّدَاقِ - مہر میں آسانی کرو (گراں مہر مت باندھو - افسوس ہے کہ ہندوستان میں اس حدیث پر عمل بالکل چھوڑ دیا گیا ہے حتیٰ کہ مولوی اور عالم لوگ بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور دولہا اور دلہن کی حیثیت سے ہزاروں حصے زائد مہر باندھتے ہیں) -

وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا - دو بکریاں اگر اس کو مل سکیں تو اس کے ساتھ دے یا بیس درہم -

اِعْمَلُوْا وَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ - عمل کئے جاؤ اور سیدھے راستے پر رہو اور صواب کے قریب

رہو ہر ایک کے لئے وہی آسان کیا جائے گا (ہر ایک کو اسی کی توفیق ہوگی) جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا (اگر بہشت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو بہشتیوں کے سے اعمال کرے گا۔ اگر دوزخ کے لئے بنا ہے تو دوزخیوں کے سے کام کرے گا)۔

وَقَدْ يُسِّرَلَهٗ طَهُوْرٌ۔ آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا گیا۔

قَدْ تَيَسَّرَا لِلْقِتَالِ۔ دونوں جنگ کے لئے مستعد ہو گئے۔

قَدْ صَحِبَهٗ وَ رَاٰى تَيْسِيْرَهٗ۔ آپ کی صحبت میں رہا اور آپ نے اپنی امت کے لئے جو آسانی رکھی ہے اس کو دیکھا۔

سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ۔ تجھ سے تو دنیا میں وہ بات چاہی گئی تھی جو بہت آسان تھی (یعنی توحید الٰہی)۔

بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔ رکوع کے بعد چند روز تک (ایک ماہ تک)۔

يَسَّرَتِ الْغَنَمُ۔ بکریاں جننے کو ہیں۔

اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ۔ میں مال دار پر آسانی کرتا ہوں۔

قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا۔ اس نے ایک لشکر تیار کیا۔

تَيَسَّرُوْا لِلْقِتَالِ۔ جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

اَقْبَلُ الْمَيْسُوْرَ۔ میں جو آسانی سے مل جائے اس کو لے لیتا ہوں۔

فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ۔ بائیں طرف تھوتھو کرے۔

اِطْعَنُوا الْيُسْرَ۔ منہ کے سامنے برچھا مارو۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ مَالَمْ يَغْشَ دَنَاءَةً يَخْشَعُ لَهَا اِذَا ذُكِرَتْ وَتُغْرِىْ بِهٖ لِئَامُ النَّاسِ كَالْيَاسِرِ الْفَالِجِ۔ مسلمان جب تک کوئی دناءت (حقارت) کا کام ایسا نہ کرے جس کا ذکر آتے وقت وہ شرمندہ ہو جھک جائے اور بدکار لوگ اس کو اغوا کریں اس جوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کھیل میں غالب آئے۔

اَلشِّطْرَنْجُ مَيْسِرُ الْعَجَمِ۔ شطرنج عجمی لوگوں کا جوا ہے (یعنی ہار جیت کی شرط لگا کر کھیلی جائے۔ جس کھیل میں ہار جیت کی شرط ہو وہ جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا بادام سے کھیلنا)۔

كَانَ عُمَرُ اَعْسَرَ اَيْسَرَ۔ (روایت ایسی ہی ہے اور صحیح اَعْسَرَ يَسَرَ ہے یعنی دونوں ہاتھ سے کام کرتے تھے اس کو اَضْبَطُ بھی کہتے ہیں)۔

تَخْدِىْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَّهِىَ لَاحِقَةٌ۔ قدموں پر دوڑتی ہے اور اس کا پیٹ دبلا ہے۔

لَابَأْسَ اَنْ يُّعَلَّقَ الْيُسْرُ عَلَى الدَّابَّةِ۔ جانور پر اس کا پیشاب رواں کرنے کے لئے اگر لکڑی لٹکائی جائے تو کچھ قباحت نہیں۔

اَلدِّيْنُ يَسَرٌ۔ دین آسان ہے۔

وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ۔ بائیں طرف تھوکے (اگر نماز میں تھوک آ جائے) یا پاؤں کے تلے۔

ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا۔ تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ آسانی سے اس کا حساب لے گا (صحابہؓ نے پوچھا وہ تین باتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جو تجھ کو محروم کرے تو اس کو دے اور جو تجھ سے ناطہ قطع کرے تو اس سے جوڑے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر دے)۔

اَلْاِسْلَامُ يَسِيْرُ الْمِضْمَارِ۔ اسلام کا وقت قلیل ہے (اخیر میں دنیا میں آیا جب دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا تھا)۔

اِنَّ الْكَيِّسَ لَدَى الْحَقِّ يَسِيْرٌ۔ عقل مند آدمی حق بات کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔

قِلَّةُ الْعِيَالِ اِحْدَى الْيَسَارَيْنِ۔ بال بچے کم ہونا دو تونگریوں میں سے ایک تونگری ہے۔

بابُ الیاء مع الطاء

يَطْبٌ طَيْبٌ کا قلب ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَيْطَبُهٗ۔ اس میں سے کالے کالے چنو وہ عمدہ قسم ہے (اس کی اصل میں اَطْيَبُهٗ تھا اس کو الٹ کر اَيْطَبُهٗ کر لیا۔ جیسے جَذَبَ سے جَبَذَ)۔

بابُ الیاء مع العین

يَعْرٌ۔ وہ بکری کا بچہ جو ایک گڑھے کے پاس باندھ دیا جاتا

ہے اس کی آواز سن کر بھیڑیا یا شیر آتا ہے اور گڑھے میں گر پڑتا ہے-

يُعَارٌ - بکری کی آواز-

لَايَجِيْئُ اَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارٌ - کوئی تم میں سے (قیامت کے دن) بکری نہ لائے جو آواز کر رہی ہو (یعنی وہ بکری جو اس نے زکوٰۃ کی تحصیل یا لوٹ کے مال میں سے چرائی ہو)-

بِشَاةٍ تَيْعِرُ - ایک بکری جو آواز کرتی ہو- (ایک روایت میں لَهُ ثُغَاءٌ ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّ لَهُمُ الْيَاعِرَةُ - بکریاں ان کی ہیں-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْيَاعِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ - منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو گلوں کے درمیان آواز کر رہی ہو (کبھی ادھر جائے کبھی ادھر مشہور روایت اَلْعَائِرَةِ ہے لیکن امام احمد کی مسند میں یوں ہی مروی ہے)-

تَرْوِيْهِ فِيْقَةُ الْيَعْرَةِ - اس کو ایک بکری کے بچہ کا دودھ سیراب کر دیتا ہے (بہت کم خوراک ہے)-

فِيْقَة - وہ دودھ جو دونوں مرتبہ دوہنے کے درمیان تھن میں جمع ہو-

وَعَادَ لَهَا الْيَعَارُ مُجْرَنْثِمًا - اور یعار (قحط کی وجہ سے) اکٹھا ہو گیا ہے (یعار ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے مشہور روایت يَرَاعَ ہے جو اوپر گزر چکی)-

يَعْسُوْبٌ - شہد کی مکھیوں کا سردار-

اَنَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْكُفَّارِ يا يَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِيْنَ - (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا) میں تو مومنوں کا سردار ہوں اور کافروں اور منافقوں کا سردار مال ہے (وہ مال کی پناہ لیتے ہیں اور مومن میری پناہ لیتے ہیں)-

يَعْفُوْرٌ - ہرن کا بچہ اور نیل گائے کا بچہ (بعض نے کہا ہرنا اس کی جمع يَعَافِيْر ہے)-

يَعْقُوْبٌ - چکور-

حَتّٰى اِذَا صَارَ مِثْلَ عَيْنِ الْيَعْقُوْبِ اَكَلْنَا هٰذَا وَشَرِبْنَا هٰذَا - جب چکور کی آنکھ کی طرح صاف اور پاکیزہ ہو گیا تو ہم نے یہ کھایا یا پیا-

صُنِعَ لَهُ طَعَامٌ فِيْهِ الْحَجَلُ وَالْيَعَاقِيْبُ وَهُوَ مُحْرِمٌ - حضرت عثمانؓ احرام باندھے ہوئے تھے ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا جس میں چکور تھا اور چکوریں-

يَعْلُوْلٌ - تلے اوپر ابر یا حباب-

مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيْضٍ يَعَالِيْلَ - ساریہ کی طرف سے سفید تہہ بہ تہہ ابر-

يَعُوْقُ - حضرت نوحؑ کی قوم کا ایک بت تھا (جیسے يَغُوْث ان کا ذکر قرآن شریف میں ہے)-

بابُ الیاء مع الفاء

يَفَعٌ - بیس سال کے قریب عمر ہونا یا بلوغ کے قریب ہونا، چڑھنا-

اِيْفَاعٌ - بمعنی يَفَعٌ ہے-

تَيَفُّعٌ - ٹیلہ یا بلندی پر چڑھنا-

يَفَاعٌ - ٹیلہ، ٹیکرہ یا بلند زمین-

خَرَجَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ وَمَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَيْفَعَ اَوْ كَرَبَ - عبدالمطلب نکلے آنحضرتؐ بھی ان کے ساتھ تھے- آپ بلوغ کے قریب تھے یا اس کے نزدیک-

اِنَّ هٰهُنَا غُلَامًا يَفَاعًا لَمْ يَحْتَلِمْ - اس جگہ ایک لڑکا ہے بلوغ کے قریب لیکن ابھی بالغ نہیں ہوا ہے-

لَايُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ كَذَا وَكَذَا وَلَا وَلَدُ الْمُيَافَعَةِ - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ہم اہل بیت سے ایسے ایسے لوگ محبت نہیں رکھتے (ان کا ذکر کیا) اور نہ جو ولد الحرام ہو (وہ بھی ہم سے محبت نہیں رکھتا)-

يَافَعَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ فُلَانٍ - اس نے فلاں شخص کی چھوکری سے زنا کیا-

اَلْاِمَامُ النَّارُ عَلٰى يَفَاعٍ - امام بلندی پر ایک آگ کی طرح ہے (کہ اس کی روشنی دور تک پھیلتی ہے)-

يَفَنٌ - بوڑھا پھونس-

اَيُّهَا الْيَفَنُ الَّذِیْ قَدْ لَهَزَهُ الْقَتِيْرُ - ارے بوڑھے پھونس جس کو بڑھاپے نے دے مارا-

بابُ الیاء مع القاف

يَقْطِيْنَ - ہر وہ بیل جس کی شاخ نہ ہو اور کدو-
يَقَظٌ - بیدار ہونا جاگنا (جیسے يَقَاظَةٌ ہے)-
تَيْقِيْظٌ اور اِيْقَاظٌ - جگانا-
تَيَقُّظٌ اور اِسْتِيْقَاظٌ - جاگنا (عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ يَقِظٌ اور يَقُظٌ اور يَقْظَانٌ یعنی عقل مند سمجھدار آدمی ہے)-
اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ - جب تم میں سے کوئی سو کر جاگے تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے (بلکہ ہاتھ دھو کر پھر پانی میں ڈالے شاید اس میں نجاست لگ گئی ہو)-
اَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ - حجرے والیوں کو جگاؤ- (یعنی بیویوں کو)-
اِذَا نَامَ لَمْ يُوْقَظْ - آنحضرتؐ جب سو جاتے تو جگائے نہ جاتے (کوئی آپ کو بیدار نہ کرتا یہاں تک کہ آپ خود ہی اٹھ بیٹھیں کیونکہ سوتے میں وحی آنے کا احتمال تھا دوسرے ادب کے خلاف سمجھتے تھے)-
اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سب سے پہلے آنحضرتؐ ہی جاگے (ایک روایت میں لوگوں کا پہلے جاگنا منقول ہے اور شاید یہ دو واقعہ ہوں)-
اِنَّ عَيْنَهٗ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ يَقْظَانٌ - آپ کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل بیدار ہے-
يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - آنحضرتؐ رمضان کی آخری دس راتوں میں اپنی بیویوں کو جگا دیتے- (تاکہ زیادہ عبادت کریں- کیونکہ یہ راتیں دوسری راتوں سے افضل ہیں)-
لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا اَنْ يَّتَسَوَّكَ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ - آنحضرتؐ جب رات یا دن کو سو کر جاگتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کر لیتے-
يَقَقٌ یا يَقِقٌ - بہت سفید-
يُقُوْقَةٌ - سفیدی-
بِيْضٌ يَقَّائِقُ - سفید براق چیزیں یا آدمی یا جانور-
وَلَفَّهٗ فِيْ بَيْضَاءَ كَاَنَّهَا الْيَقَقُ - اور ان کو سفید میں لپیٹا گویا وہ سفید براق تھی-
لَمَّا اُسْرِيَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا فِيْعَانًا يَقَقًا - جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سفید براق میدان دیکھے-
يَقَنٌ یا يَقْنٌ - ثابت ہونا' واضح ہونا' جاننا' تحقیق کرنا (جیسے اِيْقَانٌ اور اِسْتِيْقَانٌ اور تَيَقُّنٌ ہے)-
يَاْتِيَكَ بِالْيَقِيْنِ - موت لائے گا-
اَوَّلُ اِصْلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ - اس امت کی اصلاح کا شروع یقین اور زہد سے ہے- (جب اللہ تعالیٰ پر یقین ہوگا کہ وہ روزی کا ضامن ہے تو پھر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگی جس کو زہد کہتے ہیں)-
لَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ النَّاسِ اَقَلَّ مِنَ الْيَقِيْنِ - یقین سب چیزوں سے کم لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے (یعنی یقین کرنے والے دنیا میں کم ہیں)-
هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ - یہ تیرا ٹھکانا ہے تو یقین پر تھا-

بابُ الیاء مع اللام

يَلَمْلَمُ - ایک مقام کا نام ہے یمن والوں کا میقات ہے مکہ سے دو منزل پر اس کو اَلَمْلَمُ بھی کہتے ہیں-
يَلْيَلُ - ایک وادی ہے ینبوع میں-

بابُ الیاء مع المیم

يَمٌّ - سمندر' دریا-
مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ - دنیا کی نسبت تو آخرت سے ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے جتنا پانی انگلی میں آئے اس کو جو سمندر سے نسبت

ہے وہی دنیا کہ آخرت سے ہے۔

تَیَمُّم۔ قصد کرنا۔ (جیسے تَیَمُّم) اور نماز کے لئے منہ اور ہاتھوں پر مٹی لگانا جب پانی نہ ملے۔

یَمَام۔ وحشی کبوتر۔

یَوْمُ الْیَمَامَۃِ۔ یمامہ کا دن۔ جہاں مسیلمہ کذاب کے لوگوں سے جنگ ہوئی تھی۔

اِمْضِ یَمَامِیْ۔ میرے آگے چل۔

اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَالْکَفَّیْنِ۔ تیمم ایک بار ہاتھ مارنا ہے منہ اور دونوں پہنچوں کے لئے۔

فَیَمَّمْتُ لَھَا التَّنُّوْرَ یا فَتَیَامَمْتُ۔ میں نے اس کو تنور میں ڈالنے کا قصد کیا۔

فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ۔ میں چلا قصد کرتا تھا۔

یَمَامَہ۔ ایک ٹکڑا ہے عرب کے ملک کا حجاز کے پورب کی طرف اس کا بڑا شہر حجر الیمامہ ہے۔

یَمْنٌ۔ مبارک کرنا، داہنی طرف لے جانا۔

یُمْنٌ اور مَیْمَنَۃٌ۔ مبارکی۔

مَیْمُوْنٌ۔ مبارک۔

تَیَمُّنٌ۔ داہنی طرف لے جانا، برکت دینا، یمن میں آنا۔

مُیَامَنَۃٌ۔ داہنی طرف جانا، یمن کی راہ لینا۔

اِیْمَانٌ۔ یمن کی راہ لینا، داہنی طرف آنا۔

تَیَمُّنٌ۔ مر جانا، برکت لینا، یمن والا ہونا، داہنی طرف سے شروع کرنا (جیسے تَیَامُنٌ ہے)۔

اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَّۃٌ۔ ایمان یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے (کیونکہ ایمان مکہ سے شروع ہوا اور مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن میں داخل ہے اسی لئے کعبہ کو کعبۂ یمانیہ کہتے ہیں۔ بعض نے کہا انصاری لوگوں کا اصل وطن یمن تھا انھوں نے ہی دین کی مدد کی تو گویا ایمان یمن ہی کا ہوا۔ بعض نے کہا آپ نے یہ حدیث تبوک میں فرمائی اور یمن کی طرف اشارہ کیا اور مراد آپ کی مکہ اور مدینہ سے تھی۔

مترجم: کہتا ہے ممکن ہے کہ آنحضرتؐ کی مراد یہ ہو کہ یمن والے اپنی خوشی سے اسلام لائے اس لئے عمدہ ایمان انہی کا ہوا یا یہ مقصود ہو کہ اخیر زمانے میں ایمان کی قوت یمن میں رہ جائے گی)۔

بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْیَمَانِیَّیْنِ۔ دو یمنی رکنوں کے درمیان (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی)۔

لَاتَمَسَّ اِلَّا الْیَمَانِیَّیْنِ۔ طواف میں کعبہ کے دو ہی یمانی رکنوں کا استلام کر۔

اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ۔ حجر اسود گویا ہے گویا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے اس کی زمین میں (معمول ہے کہ بادشاہ کا ہاتھ چومتے ہیں اسی طرح دنیا میں حجر اسود کو چومتے ہیں)۔

وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ۔ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یہ نہیں کہ مخلوقات کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو اس کے دونوں ہاتھ یکساں زور اور قوت رکھتے ہیں تو گویا دونوں داہنے ہوئے)۔

یُعْطَی الْمُلْکَ بِیَمِیْنِہٖ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِہٖ۔ بادشاہت اس کے داہنے میں دی جائے گی اور ہمیشہ زندہ رہنا اس کے بائیں ہاتھ میں۔

خَرَجَا یَرْعَیَانِ نَاضِحًا لَّھُمَا قَالَ لَقَدْ اَلْبَسَتْنَا اُمُّنَا نُقْبَتَھَا وَزَوَّدَتْنَا یُمَیْنَتَیْھَا مِنَ الْھَبِیْدِ کُلَّ یَوْمٍ۔ (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانے میں اپنے افلاس کا حال بیان کرتے ہیں کہ میں اور میری ایک بہن دونوں ایک اونٹ چرانے کو نکلے اور ہماری ماں نے ہم کو ایک بے نیفہ کا پاجامہ اپنا پہنا دیا تھا اور دو مٹھیاں داہنے ہاتھ سے اندرائن کی ہم کو دیا کرتیں یہ ہمارا توشہ تھا۔

وَفِی تَفْسِیْرِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کٓھٰیٰعٓصٓ ھُوَ کَافٍ ھَادٍ یَمِیْنٌ عَزِیْزٌ صَادِقٌ۔ سعید بن جبیر نے کہیعص کی تفسیر یوں کی ہے۔ کاف سے کافی ھا سے ہادی یا سے یمین عین سے عزیز صاد سے صادق مراد ہے۔ یمین کے معنی برکت والا۔ اللہ تعالیٰ کو یامن اور یمین کہتے ہیں۔

حُسْنُ الْمَلَکَۃِ یُمْنٌ۔ خوش خلقی برکت کا سبب ہوتی ہے (خوش خلقی سے لوگ راضی ہوتے ہیں۔ احسان اور سلوک کرتے ہیں خوش خلق کو برکت اور فراغت حاصل ہوتی ہے)۔

كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِيْ جَمِيْعِ اَمْرِهٖ مَا اسْتَطَاعَ- آنحضرتؐ تمام کاموں میں جہاں تک ہوسکتا داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے-

كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ- آنحضرتؐ کو جوتا پہننے میں پہلے داہنے پاؤں میں پہننا پسند تھا (اسی طرح کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنا اور وضو اور غسل میں اور سرمہ لگانے میں، ناخن کترانے میں، موزہ پہننے میں مسجد میں پاؤں رکھنے میں غرض کل کاموں میں)-

يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ- آنحضرتؐ داہنی طرف سے شروع کرنا طہارت اور کنگھی اور جوتا پہننے میں پسند کرتے جہاں تک ہوسکتا اسی طرح اپنے ہر ایک کام میں-

كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَ شَرَابِهٖ وَ ثِيَابِهٖ- آنحضرت ﷺ اپنے کھانے اور پینے اور کپڑا پہننے کے لئے داہنے ہاتھ کو رکھتے-

اَلْبَابُ الْاَيْمَنُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ- باب ایمن بہشت کا ایک دروازہ ہے (بعض نے کہا وہ آٹھواں دروازہ ہے جس میں سے لوگ بلا حساب و کتاب داخل ہوں گے)-

تَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ- چھ ان میں سے یمن کی طرف گئے-

وَتَشَاءَمَ- اور شام کی طرف گئے-

ثُمَّ تَشَاءَمَتْ- پھر شام کی طرف ہوجائے-

بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ- داہنی سمتوں سے شروع کیا (یعنی داہنی آستین دامن وغیرہ سے)-

عَلٰى مَنَابِرَ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ- منبروں پر پروردگار کے داہنی طرف-

يَامِنْ بِاَصْحَابِكَ وَ شَائِمْ- اپنے لوگوں کو داہنی طرف لے جا اور بائیں طرف-

فَابْدَأُوْا بِمَيَامِنِكُمْ یا بِاَيَامِنِكُمْ- داہنی جانبوں سے شروع کرو-

فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا- (نماز میں داہنی طرف نہ تھوکے کیونکہ داہنی طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے (جو نیکیاں لکھتا ہے اور برائیوں کا لکھنے والا فرشتہ جو بائیں طرف رہتا ہے نماز پڑھتے وقت علیحدہ ہو جاتا ہے کیونکہ جب تک نماز میں ہے برائی نہیں ہوتی- بعض نے کہا یہ ایک اور فرشتہ ہے کرام کاتبین کے علاوہ)-

فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ- داہنی کروٹ پر سوئے-

جَعَلَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى- انگشتری کو آپ نے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہنا (بعض نے کہا آنحضرتؐ کا آخری فعل بائیں ہاتھ میں پہننا تھا- لیکن صحیح یہ ہے کہ داہنے ہاتھ پہننا افضل ہے)-

رِيْحًا مِّنْ قِبَلِ الْيَمَنِ- یمن کی طرف سے ایک ہوا (ایک روایت میں شام کی طرف سے منقول ہے تو شاید دو ہوائیں چلیں گی یا یمن یا شام سے شروع ہوکر پھر شام یا یمن کی طرف ہوجائیں گی)-

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ- پھر داہنی طرف دیکھے گا تو وہی اعمال نظر آئیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے-

يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ- تیری قسم کا وہی مطلب رہے گا جو قسم دینے والے نے یعنی تیرے ساتھی نے سچ سمجھا ہے (مطلب یہ ہے کہ قسم میں توریہ کرنا اور دوسرا مطلب مراد رکھنا اور جس نے اس کو قسم دلائی ہے اس کو دھوکا دینا کچھ مفید نہ ہوگا- قسم اسی مطلب پر رہے گی جس پر قسم دلانے والے نے دلائی ہے یہ اس صورت میں ہے جب قاضی یا مدعی شرع کے موافق کسی کو قسم دلائے- لیکن اگر کوئی ظلم کی راہ سے قسم دلائے تو اس میں توریہ ہوسکتا ہے)-

عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَسْهَمَ- کچھ لوگوں سے قسم کھانے کو کہا- انھوں نے جلدی سے قسم کھالی (اور گواہ نہ تھے ہر ایک نے قسم سے بیان کیا کہ یہ چیز میری ہے) آخر قرعہ ڈالا (جس کے نام پر قرعہ نکلا اس کو وہ چیز دلا دی)-

فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَيَامَنُوْا عَنِ الْغَمِيْمِ- آپ نے یہ حکم دیا کہ غمیم سے (جو ایک مقام ہے) داہنی طرف مڑ جائیں-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا- جس نے ایک بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنا بہتر

معلوم ہوا-

لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ - میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا-

لَيَمِيْنُكَ لَئِنِ ابْتَلَيْتَ لَقَدْ عَافَيْتَ وَلَئِنْ اَخَذْتَ لَقَدْ اَبْقَيْتَ - خدا کی قسم اگر تو نے بلا میں ڈالا تو ایک مدت تک تندرستی بھی دی اگر تو نے اعضاء بے کار کر دیئے تو آنکھ اور عقل باقی رکھی-

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُفِنَ فِيْ يُمْنَةٍ - آنحضرت ﷺ کو یمن کی چادر میں کفن دیا گیا-

يُمْنُ الْخَيْلِ فِيْ شُقْرِهَا - برکت اشقر (سرخ) گھوڑے میں ہے (اسی طرح کیت میں بھی- جیسے دوسری روایت میں ہے)-

فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِاَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الحديث - داہنی کروٹ پر لیٹے پھر سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے (تو قیامت کے دن) پروردگار فرمائے گا- میرے بندے داہنی طرف جاؤ یہیں بہشت ہے-

اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ - داہنا شخص پھر جو اس کی داہنی طرف ہو پھر جو اس کی داہنی طرف ہو یہ پہلے پینے کا حق رکھتے ہیں (جب سب داہنے والوں سے فراغت ہو جائے تو اب پیالہ اس کو دے جو بائیں طرف بیٹھا ہے)-

اَلْحَجَرُ يَمِيْنُ اللّٰهِ يُصَافِحُ بِهَا مَا يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ - حجر اسود اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے جس بندے سے چاہتا ہے اس سے مصافحہ کرتا ہے-

لَا يَمِيْنَ لِوَلَدٍ مَعَ وَالِدِهٖ وَلَا لِمَمْلُوْكٍ مَّعَ مَوْلَاهُ وَلَا لِلْمَرْاَةِ مَعَ زَوْجِهَا وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّلَا يَمِيْنَ فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ - بچہ کو قسم بلا اجازت اس کے باپ کے' اور غلام کی بلا اجازت اس کے مالک کے اور عورت کی بلا اجازت خاوند کے درست نہ ہوگی (بلکہ لغو اور باطل ہوگی تو اس میں کفارہ لازم نہ آئے گا) اسی طرح گناہ کے کام کی منت ماننا (مثلاً شراب پینے کی) درست نہ ہوگا- اسی طرح ناطہ توڑنے کی قسم بھی صحیح نہ ہوگی-

اُمُّ اَيْمَنَ - آنحضرتؐ کی کھلائی تھیں- آپ نے ان کا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیا تھا- انھیں کے پیٹ سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور صاحب مجمع البحرین نے صریح غلطی کی جو ام المومنین میمونہؓ کو ام ایمن کی دختر سمجھا-

بابُ الياء مع النّون

يَنْبُعُ - ایک بستی ہے جو مدینہ سے سات منزل پر ساحل سمندر پر واقع ہے-

يَنْعٌ يا يُنْعٌ يا يُنُوْعٌ - پک جانا' توڑنے کے لائق ہو جانا-

يَنْعٌ اور يَنَعَةٌ - سرخ عقیق-

دَمٌ يَانِعٌ - سرخ خون-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ مِثْلَ الْيَنَعَةِ - اگر چھوٹا سرخ بچہ عقیق کی طرح جنے-

مِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا - بعض لوگ تو ہم میں ایسے ہیں کہ ان کا میوہ پک گیا (تیار ہو گیا) وہ اس کو چن رہے ہیں-

اِنِّيْ اَرٰى رُؤُسًا قَدْ اَيْنَعَتْ وَحَانَ قِطَافُهَا - میں دیکھتا ہوں کتنی کھوپڑیاں پک گئی ہیں اب ان کے توڑنے کا وقت آ پہنچا ہے (یہ حجاج بن یوسف کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگ قتل کے قابل ہیں)-

بِنَا اَيْنَعَتِ الثِّمَارُ - ہم اہل بیت کی برکتوں سے میوے پکے ہیں-

يَنِيْعٌ اور يَانِعٌ - پختہ-

اَلتَّمْرُ يَانِعٌ وَالنَّاطُوْرُ غَيْرُ مَانِعٍ - کھجور پختہ اور تیار ہے اور باغ کا نگہبان روکتا نہیں-

بابُ الياء مع الواو

يُوْحٌ يا يُوْحٰى - سورج-

هَلْ طَلَعَتْ يُوْحٌ - کیا سورج نکلا (ایک روایت میں بُوْحٌ ہے بائے موحدہ سے اس سے بھی مراد سورج ہے کیونکہ وہ ظاہر اور نمودار ہوتا ہے يُوْحٌ مبنی ہے کسرہ پر)-

يَوْمٌ - دن- یعنی صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک

کا وقت اور سورج ڈوبنے سے صبح صادق تک کے وقت کو لَیْلٌ کہتے ہیں-

مُیَاوَمَۃٌ- روزینہ مقرر کرنا (جس کو یومیہ کہتے ہیں)-

اَلسَّائِبَۃُ وَالصَّدَقَۃُ لِیَوْمِھِمَا- سائبہ اور صدقہ اپنے دن کے لئے ہے (یعنی قیامت کے دن اس کا اجر ملے گا (سائبہ سے یہاں آزاد کیا ہوا غلام مراد ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی جائے)-

سِرْ اِلَی الْعِرَاقِ غِرَارَ النَّوْمِ طَوِیْلَ الْیَوْمِ- (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا) تو ملک عراق کی طرف جا بہت کم سوتا ہوا دن کو لمبا کرتا ہوا (یعنی جلدی جلدی منزلیں طے کرتا ہوا ("غرار النوم طویل الیوم" اس کو کہتے ہیں جس سے ایک کام بہت کوشش اور مستعدی کے ساتھ کرانا منظور ہوتا ہے)-

تِلْکَ اَیَّامُ الْھَرَجِ- یہ تو قتل کا زمانہ ہے (یہاں ایام سے اوقات مراد ہیں)-

اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ- کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟-

اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ ھٰذَا- اس وقت مجھ کو نکاح کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا-

اِلَّا یَوْمَنَا ھٰذَا- مگر ہمارا یہ دن-

اَلْحَیْضُ یَوْمٌ اِلٰی خَمْسَ عَشْرَۃَ- حیض کی مدت ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک ہے-

فَتُوُفِّیَ فِیْ یَوْمِیْ- آنحضرتؐ میری باری کے دن گزر گئے (وفات پائی- یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے حساب کی رو سے کہا یعنی اگر آپ تندرست رہ کر باری باری ایک ایک بیوی کے پاس رہتے تو اس دن میری باری کا دن ہوتا- اس تاویل کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے تو بیماری میں حضرت عائشہؓ کے گھر رہنے کی اجازت دوسری بیویوں سے لے لی تھی اور آپ بیماری بھر انہی کے پاس رہے)-

ھٰذَا یَوْمُکَ- یہ تیرا وقت ہے-

یَوْمُ اَبِیْ جَنْدَلٍ- حدیبیہ کا دن-

یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَ یَوْمٌ کَشَھْرٍ- ایک دن سال بھر کا اور ایک دن ایک مہینہ کا-

وَالْحِفْظُ لِاَیَّامِھَا- عرب کے واقعات یاد رکھنا-

یَوْمُ الْقِیَامَۃِ- قیامت کا دن-

اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّ لَنَافِیْھَا صَوْمٌ- دنیا کی مدت ایک دن ہے (آخرت کے مقابل) اور ہم نے اس میں روزہ رکھ لیا ہے اپنی سب خواہشوں کو آخرت میں پورا کریں گے- وہاں روزہ کھولیں گے)-

لَاتُعَادُوا الْاَیَّامَ فَتُعَادِیْکُمْ- ایام سے (یعنی حضرت محمدؐ اور ائمہ اہل بیت سے) دشمنی نہ رکھو ورنہ وہ (آخرت میں) تم سے دشمنی کریں گے (مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابوالحسن نے کہا سبت حضرت محمدؐ کا نام ہے اور احد حضرت علیؓ کا اور اثنین امام حسن وامام حسینؓ کا ثلاث علی بن حسین محمد بن علی جعفر بن محمد کا اور اربعاء موسیٰ بن جعفر اور علی بن موسیٰ اور محمد بن علی اور میں اور خمیس میرا بیٹا حسن اور جمعہ میرا پوتا)-

اَلْحَمَّامُ یَوْمٌ وَ یَوْمٌ لَّایُکْثِرُ اللَّحْمَ- ایک دن بیچ حمام کرنے سے گوشت بہت پیدا ہوتا ہے-

اَلْاَیَّامُ اَیَّامُ اللّٰہِ- سب دن اللہ کے ہیں (ان میں کوئی منحوس نہیں)-

اَیَّامُ اللّٰہِ- اللہ تعالیٰ کے عذاب جو اس نے اگلی امتوں پر بھیجے تھے-

بابُ الیاء مع الھاء

یَھَابُ یا اَھَابُ- ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب-

یَھْمَاءُ- وہ جنگل جہاں آدمی کو راستہ نہ ملے نہ اس میں پانی ہو نہ کوئی نشان، علامت-

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَ یْھَمَیْنِ- آنحضرتؐ پانی کے بہاؤ اور آگ سے پناہ مانگتے تھے (کیونکہ ان دونوں میں آدمی کا نجات مشکل ہو جاتی ہے)-

کُلَّ یَھْمَاءَ یَقْصُرُ الطَّرْفُ عَنْھَا- ہر جنگل کو جس میں نظر کام نہیں کرتی-

اَرْقَلْتُھَا قِلَاصُنَا اِرْقَالًا- ہماری اونٹنیاں دوڑ کر طے کر

گئیں (بعض نے کہا اَیْھَمَیْن گاؤں والوں کے نزدیک سیل اور مست اونٹ ہے)۔

اَیْهَمْ - نامعلوم شہر۔

بابُ الیاء مع الیاء

یَنْعَث - ایک مقام ہے ملک یمن میں۔

یَاقُوْتٌ - مشہور جوہر ہے جو اکثر سرخ ہوتا ہے۔

اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمُقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَوَاقِیْتِ الْجَنَّةِ - رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم دونوں بہشت کے یاقوت ہیں (مگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کا رنگ بدل دیا تا کہ ایمان بالغیب قائم رہے)۔

❀ ❀ ❀